تحفۃ العوام

مُصدّقہ مقبول جدید

ناشر

افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور

تحفۃ العوام

مصدقہ مقبول جدید

Download Shia Urdu & English Books
www.ShiaMultimedia.com

Presented by www.ziaraat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مقبول

تحفۃ العوام

جدید

افتخار بک ڈپو - اسلام پورہ

MAHFOOZ BOOK AGEN
Martin Road, Karachi-74800
Tel : 4917823-4124286

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق محفوظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ

وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ

تحفۃ العوام مقبول

جدید مع اضافہ

مؤلفہ و مرتبہ

عالیجناب تقدس مآب مولانا السید منظور حسین نقوی پیشنماز مسجد ٹی پور ر مظفر گڑھ

مطابق فتاوی مجتہدین اعلام

- حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ الوارف
- حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید روح اللہ الموسوی الخمینی اعلی اللہ مقامہ
- حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج السید ابو القاسم الخوئی اعلی اللہ مقامہ۔
- حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید الحکیم مدظلہ نجف اشرف عراق
- مصدقہ:۔ عالیجناب سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی مجتہد اعلی اللہ مقامہ۔
- مصدقہ:۔ عالیجناب مولانا سید محمد جعفر شہید سابق پیشنماز مسجد صاحب الزمانؑ لاہور

ناشر

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ، اسلام پورہ، لاہور

Presented by www.ziaraat.com

اعلم العلماء والمجتہدین رئیس الملۃ والدین زعیم الحوزۃ العلمیۃ آیۃ اللہ العظمیٰ

آقائے حاج سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ الوارف

عظیم نورانی نقش

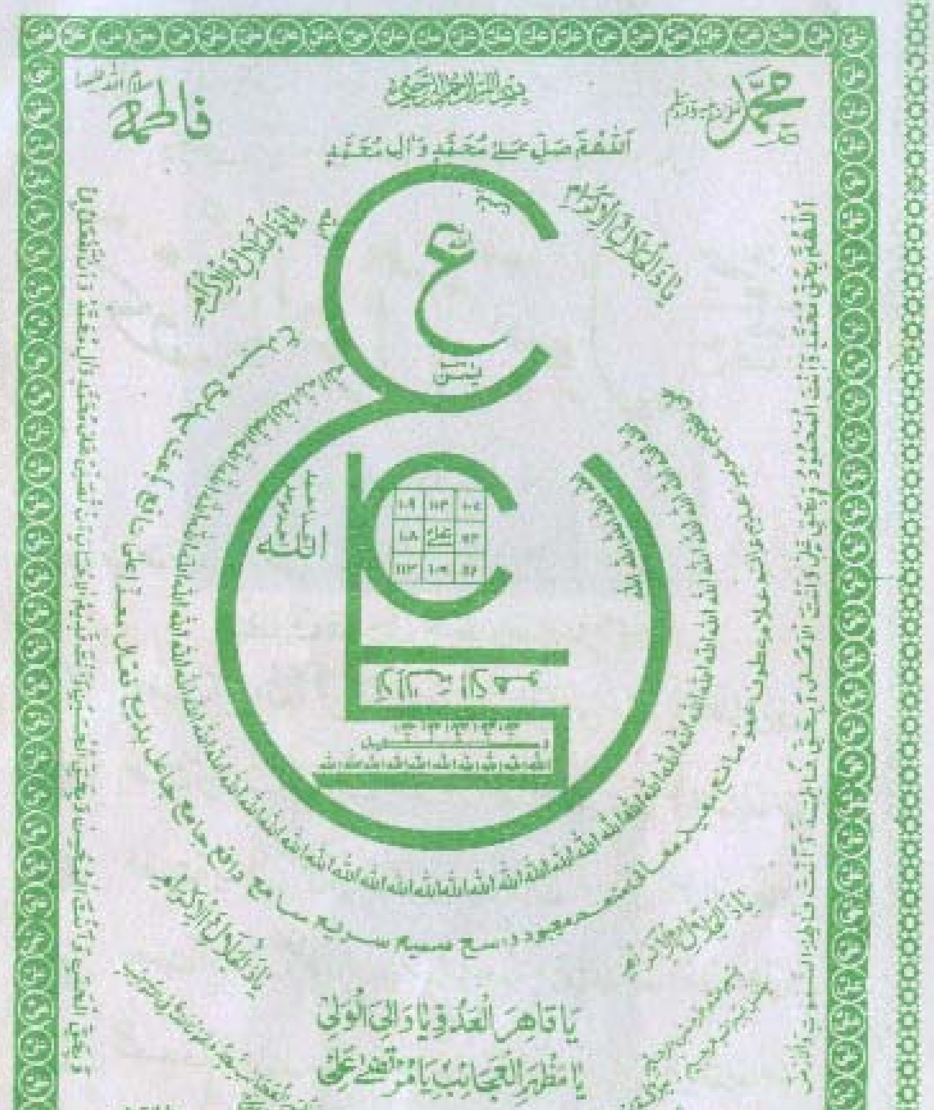

سید علی اس عظیم نورانی نقش کو حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ شکل عین ہر روز دیکھیں یعنی اس کی زیارت کریں اور بوقت زیارت آیۃ الکرسی کی تلاوت کریں۔ آپ دنیا میں کسی کے محتاج نہ رہیں گے۔ لوگوں میں عزت کا مقام حاصل ہوگا۔ رزق میں اضافہ ہوگا۔ ناا ہلوں سے مخفی رکھیں۔

ضمیمہ حواشی
تحفۃ العوام مقبول جدید

مطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید علی حسینی سیستانی نجف اشرف عراق

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید الحکیم نجف اشرف عراق

مرتبہ:

عالیجناب مولانا سید زوار حسین ہمدانی (تلہ گنگ) فاضل عراق

ناشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

Presented by www.ziaraat.com

تعارف

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید علی حسینی سیستانی نجف اشرف

آپ ۱۳۴۹ھ ۱۹۳۰ء مشہد مقدس میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان علم و ورع اور پرہیز گاری میں مشہور و معروف ہے مقدمات و سطوح (ابتدائی و قانونی) کی تعلیم اپنے آبائی شہر میں حاصل کی۔ اور ایک عرصہ تک جناب عالم ربانی آقائے مرزا مہدی اصفہانیؒ سے کسب فیض کیا۔

۱۳۶۸ھ میں قم تشریف لے گئے اور وہاں آیۃ اللہ العظمیٰ سید حسین بروجردیؒ سے فقہ و اصول فقہ کی تعلیم حاصل کی اور ان کی کتاب رجال حدیث سے بھرپور استفادہ کیا نیز انہی دنوں آپ نے آیۃ اللہ آقائے قمیؒ اور نامور فقیہ آقائے کوہ کمریؒ کے درس فقہ میں شرکت فرمائی۔

۱۳۷۱ھ میں وارد نجف اشرف ہوئے اور آیۃ اللہ العظمیٰ سید محسن حکیمؒ آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے شیخ حسین حلیؒ اور آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے سید ابوالقاسم خوئیؒ کے زیر سایہ علوم الٰہیہ کے جوہر سمیٹے ۱۳۸۰ھ میں آقائے خوئیؒ نے سند اجتہاد مرحمت فرمائی جب کہ اس وقت آپ کی عمر ۳۱ سال تھی فقہ میں آپ کی تحقیق عمیق، رجال حدیث کے گہرے مطالعہ اور مختلف دینی امور سے واقفیت کی مثال آپ کے ہمعصروں میں بہت کم ملتی ہے آپ نے آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد باقر صدر شہیدؒ کی علمی نشستوں سے بھی بھرپور استفادہ فرمایا۔ آیۃ اللہ آقا بزرگ تہرانیؒ نے علم رجال اور راویان حدیث کے موضوع پر علمی کمال اور تفوق کی سند عطا فرمائی۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی صرف ایک فقیہ ہی نہیں ہیں بلکہ وہ ایک بالغ نظر عالم ہیں جو زمانہ حال کے مختلف علوم سے بھی پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں۔ جن میں سیاسی اور معاشی نظریات بھی شامل ہیں ان کے خیالات انتظامی اور سماجی امور میں موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہیں۔

آیۃ اللہ سید نصر اللہ مستنبطؒ کی وفات کے بعد آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئیؒ نے آپ کو حوزہ علمیہ نجف اشرف کے ایگزیکٹو آفس کے انتظام و انصرام کے لئے منتخب فرمایا چنانچہ آپ نے اس مسئولیت کو بدرجہ احسن انجام دیا آقائے خوئیؒ کی زندگی میں ہی آپ ان کی جگہ مسجد خضراء میں نماز جماعت پڑھاتے تھے۔

گزشتہ ۳۴ سالوں سے آپ حوزہ علمیہ نجف اشرف میں مختلف علوم کی تدریس و تحقیق میں مصروف ہیں درج خارج کے ساتھ تالیفات کا سلسلہ بھی جاری ہے آپ کی تالیفات مندرجہ ذیل ہیں جن میں سے بعض شائع بھی ہو چکی ہیں۔

تالیفات: (۱) شرح عروۃ الوثقیٰ (۲) البحوث الاصولیۃ (۳) کتاب القضا (۴) کتاب البیع و الخیارات (۵) رسالہ فی لباس المشکوک فیہ (۶) رسالہ فی قاعدۃ الید (۷) رسالہ فی صلاۃ المسافر (۸) رسالہ فی قاعدہ التجاوز و الفراغ (۹) رسالہ فی القبلہ (۱۰) رسالہ فی التقیہ (۱۱) رسالہ فی قاعدہ الالزام (۱۲) رسالہ فی الاجتہاد و التقلید (۱۳) رسالہ فی قاعدۃ لا ضرر ولا ضرار (۱۴) رسالہ فی الربا (۱۵) رسالہ فی حجیۃ مراسیل ابن ابی عمیر (۱۶) رسالہ فی مسالک القدماء فی حجیۃ الاخبار (۱۷) رسالہ عملیۃ المسائل المنتخبہ

تعارف

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید حکیم مدظلہ نجف اشرف

آپ ۸ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ سرزمین نجف اشرف میں پیدا ہوئے آپ آیۃ اللہ سید محمد علی حکیم مدظلہ کے فرزند ارجمند اور آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محسن حکیم اعلی اللہ مقامہ کے نواسے ہیں۔ خاندان حکیم ایک مشہور و معروف مجاہد علمی گھرانہ ہے جس کے افراد دین و دیانت، علم و ورع اور زکاوت و ذہانت میں اپنی مثال آپ ہیں ناسامد حالات میں ملت اسلامیہ کے لئے آپ کے خاندان کی قربانیاں قابل ستائش ہیں اس خاندان کے درجنوں افراد جن میں مرحوم آقائے حکیمؒ کے جید علماء فرزند بھی شامل ہیں درجہ شہادت پر فائز اور تقریباً ستر اسی افراد ان ناسامد حالات کے باعث قید فجرہ میں عدم پتہ ہیں۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد سعید حکیم مدظلہ نے ابتدائی اور قانونی (مقدمات و سطوح) کی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی جنہوں نے بڑی جانفشانی اور انتہائی کاوشوں کے ساتھ ایک ایک لفظ کی کماحقہ دقیق تعلیم دی رسائل و مکاسب اور کفایہ تک تعلیم اپنے والد محترم اور آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد طاہر آل الشیخ راضی اور آیۃ اللہ سید محمد حسین طباطبائی حکیم (صاحب کتاب الفقہ المقارن) سے حاصل کی آپ کی فہم و فراست اور علمی صلاحیتوں کے پیش نظر آیۃ اللہ الشیخ محمد طاہر آل الشیخ راضی ابتدا ہی سے فرماتے تھے کہ یہ شخص مستقبل کا مرجع عام ہے لہٰذا مذکورہ بالا اساتذہ آپ کی علمی تربیت میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیتے۔

Presented by www.ziaraat.com

آپ حصول علم کے ساتھ ساتھ ایک ماہر مدرس کی حیثیت سے بھی کسی سے کم نہ تھے چنانچہ رسائل و مکاسب اور کفایۃ کو کئی بار پڑھا۔ اور ۱۳۸۸ھ سے درس خارج بھی شروع کر دیا ۱۳۹۹ھ کے بعد آپ پر مصائب و آلام نے شدت اختیار کر لی جس سے آپ کو ایک مدت تک شرار شرار کے باعث قید تجرد میں رہنا پڑا لیکن جونہی آپ کو قدرے آزادی میسر آئی پھر سے درس خارج اور تالیفات کا سلسلہ جلیلہ شروع کر دیا آپ حضرت آیۃ اللہ **العظمیٰ** آقائے سید محسن حکیمؒ کی کتاب منہاج الصالحین کی بنیاد قرار دے کر درس خارج دیتے ہیں۔

آیۃ اللہ **العظمیٰ** اقائے حکیمؒ کی اجتہادی کتاب **مستمسک العروۃ الوثقیٰ** آپ کے اشراف میں مراحل تکمیل کو پہنچی اور اس طرح اپ نے اس مفصل اجتہادی کتاب فقہ پر پوری طرح عبور حاصل کیا اور کئی مقامات پر خود مصنف مرحوم آقائے حکیمؒ کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا چنانچہ آپ کی علمی صلاحیت کے اعتراف کے طور پر آپؒ نے فرمایا (**انی انتظر للسید محمد سعید ان یکون مرجعا**) میں مستقبل میں دیکھتا ہوں کہ سید محمد سعید مرجع خلائق ہو گا) آپ نے حضرت آیۃ اللہ **العظمیٰ** سید ابو القاسم خوئیؒ خاص طور پر آیۃ اللہ **العظمیٰ** شیخ حسین حلیؒ سے بھی کسب فیض کیا۔

آپ کی تالیفات: آپ ابتداء ہی سے اپنے مجلہ دروس قلمبند کرنے کے عادی تھے۔ چنانچہ اپنی اس تحقیقی و حسینی تمائل کے پیش نظر آپ نے بڑی بڑی علمی و تحقیقی کتب کی تالیف کا سلسلہ جلیلہ بھی جاری رکھا ہوا ہے اب تک تالیف شدہ کتب کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ المحکم فی اصول الفقہ: یہ فن اصول فقہ میں ایک کامل دورہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے دو جلد میں مباحث الفاظ و ملازمات عقلیہ ہیں' دو جلدیں مباحث قطع و امارات اور براءۃ و احتیاط میں اور دو جلدیں استصحاب و تعارض اور اجتہاد و تقلید میں ہیں۔

۲۔ مصباح المنہاج: آیۃ اللہ **العظمیٰ** سید محسن حکیم رح کے منہاج الصالحین پر استدلالی کتاب ہے چونکہ آپ منہاج الصالحین کی بنیاد پر درس خارج دیتے ہیں لہٰذا اب تک دس مجلدات مکمل ہوئی ہیں ایک جلد اجتہاد و تقلید میں' سات جلدیں طہارت و صلوۃ میں ایک جلد صوم اور ایک جلد خمس میں ہے۔

۳۔ دورۃ فی تہذیب علم الاصول: اس دوران چونکہ حالات انتہائی نامساعد تھے لہٰذا آپ نے علم اصول کی صرف اہم ابحاث پر اقتصار کرتے ہوئے اب تک دو جلدیں مکمل کی ہیں جو بحث دوران الامرین بین **الاقل و الاکثر الارتباطین** تک مشتمل ہیں امید ہے کہ فراغت پا کر اس کو مکمل کریں گے۔

۴۔ کتاب فی اصول العملیۃ: یہ کتاب اپنے نامساعد حالات میں تحریر کی جب کہ آپ کے دسترس میں کوئی مدرک و مصدر بھی نہ تھا صرف اپنے حافظہ میں یاداشتوں پر اعتماد کرتے ہوئے تالیف کی لیکن افسوس کہ یہ کتاب انہی نامساعد حالات کے نتیجہ میں ظالم ہاتھوں سے تلف کر دی گئی۔

۵۔ حاشیہ موسعہ بر رسائل الشیخ انصاری: تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

۶۔ حاشیہ موسعہ بر کفایۃ الاصول جلد اول: درس خارج کی تدریس کے دوران تین جلدوں میں تالیف فرمایا۔

۷۔ حاشیہ بر کفایۃ الاصول جلد دوم: یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

۸۔ حاشیہ موسعہ بر مکاسب: نامساعد حالات کے باعث صرف دو جلدوں پر مشتمل مکاسب محرمہ سے مباحث عقد فضولی تک تالیف کر پائے اس کے علاوہ اپنے والد محترم سے درس حاصل کرتے وقت بھی ایک اور حاشیہ تحریر فرما چکے ہیں جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔

۹۔ تقریرات آیۃ اللہ **العظمیٰ** الشیخ حسین الحلیؒ جو اصول فقہ میں ہیں اور **استصحاب** اور اس کے لواحق' باب التعارض اول اصول سے اجزا تک ہے۔

۱۰۔ تقریرات آیۃ اللہ **العظمیٰ** الشیخ حسین الحلیؒ جو فقہ میں دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۱۔ تقریرات آیۃ اللہ **العظمیٰ** سید ابو القاسم خوئیؒ یہ کتاب صرف ایک جلد واجب تخییری سے بدایۃ البراۃ تک ہے۔

۱۲۔ رسالہ تجرتہ بحث الخارج

۱۳۔ رسالہ مستقلہ فی خارج المعاملات

۱۴۔ رسالہ عملیۃ منہاج الصالحین: دو جلدوں پر مشتمل مومنین کی کثیر تعداد کی خواہش کے پیش نظر تالیف فرمایا

۱۵۔ کتاب سیرۃ المعصومین و حیاتہم: یہ کتاب بھی آپ نے نامساعد حالات اور قید تنہائی میں بغیر کسی کتاب مصدر کے اپنی ذہنی یاداشتوں پر اعتماد کی بناء پر تالیف فرمائی۔

احقر سید زوار حسین ہمدانی (فاضل عراق)

Presented by www.ziaraat.com

ضمیمہ تحفۃ العوام

اس تحفہ کی افادیت کو بڑھانے کے لئے ہم نے اس کو حواشی کے ذریعہ مندرجہ ذیل علمائے کرام کے فتویٰ کے مطابق کر دیا ہے۔ تاکہ ان حضرات میں سے ہر ایک کا مقلد اپنی تقلید کے مطابق عمل کر سکے۔ جن علماء کے حواشی درج کئے گئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱۔ (ع): حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید علی حسینی سیستانی نجف اشرف عراق

۲۔ (س): حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید الحکیم نجف اشرف عراق

ملتمس دعا: سید زوار حسین ہمدانی (فاضل عراق)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۴۱	۲	احتیاط واجب	یہ احتیاط مستحب ہے (ع) یہ احتیاط لازم نہیں (س)
۴۱	۹	اگرچہ حرام ہے	حرام گوشت حیوان کہ جو خون جہندہ نہیں رکھتا کے پیشاب سے اجتناب لازم ہے (ع) (س)
۴۱	۱۳	یہ سب حرام ہو جائیں گے	اور ان کی نسل کا حکم بھی خود انہی کی طرح ہے، حیوانات کے علاوہ پرندے بھی اس حکم میں شامل ہیں (س)
۴۲	۱۳	صرف زردی نجس ہوگی	بناء بر احتیاط مستحب (ع) نجس نہیں اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے (س)
۴۳	۱۰	سب چیزیں پاک سمجھی جائیں گی	بشرطیکہ وہ ان کو شرعی طریقہ سے ذبح شدہ اشیاء کی طرح پیش کرے (س)
۴۳	۳	بلکہ ہر نشہ کرنے والی چیز جو اصل میں بہنے والی ہو	بناء بر مستحب (ع)
۴۳	۹	بناء بر احوط نجس بھی ہے	نجس نہیں پاک ہے (ع) (س)
۔	۲	طاہر ہو جائے گا	

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۴۴	۸	حرام و نجس ہے	نہ حرام ہے نہ نجس (ع) (س)
۴۴	۱۵	بناء بر احوط و اقویٰ	یہ احتیاط واجب نہیں (ع) عرق جنب حرام کا پسینہ نجس نہیں لیکن اس حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں (س)
۴۴	۱۸	بناء بر اقویٰ اجتناب کیا جائے	اجتناب (پرہیز) لازم نہیں (ع) نماز کے علاوہ اجتناب لازم نہیں (س)
۴۵	۱	بناء بر احتیاط واجب	بلکہ اقویٰ یہی ہے (ع)
۴۶	۱۲	بواسیر کا خون	بواسیر کا خون معاف نہیں خواہ ظاہری ہو یا باطنی (س)
۴۶	۱۵	خواہ بدن پر ہو یا لباس میں	صرف لباس میں معاف ہے (س)
۴۶	۱۶	یا استحاضہ	خون استحاضہ سے اجتناب بناء بر احتیاط کے مستحب ہے (س)
۴۷	۳	یا وہ دونوں (غلط)	اور وہ دونوں (صحیح)
۵۱	۵	۴۲ ۷/۸ بالشت مکعب	بلکہ ۳۶ بالشت مکعب بھی کافی ہے (ع) ۴۲ ۷/۸ بالشت مکعب کافی ہے (س)
۵۱	۳	چھری کی نوک	چھری کی نوک کا پاک ہونا محل اشکال ہے (س)
۵۱	۱۹	نصب کی ہوئی اشیاء	نصب شدہ مثلاً دروازہ کیل وغیرہ آفتاب سے پاک نہیں ہوتے (ع)
۵۱	۱۹	اور منقول اشیاء	منقول اشیاء مثلاً بوریا، چٹائی وغیرہ کو آفتاب پاک نہیں کرتا (س)
۵۴	۲	دوسری جانب دھوپ نہ جا سکے	ظاہراً دوسری جانب بھی پاک ہو جائے گی اگر عرفاً کہا جائے کہ وہ بھی آفتاب کی تمازت ہی سے خشک ہوتی ہے (ع)
۵۴	۱	استبراء کی مدت	استبراء کی مدت اونٹ کے لئے چالیس دن، گائے بھینس کے لئے بیس دن اور افضل تیس دن بلکہ احوط چالیس دن ہے بھیڑ بکری کے لئے دس دن اور افضل چودہ دن

Presented by www.ziaraat.com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتوی	حاشیہ: بیان اختلاف فتوی
			ہے۔ بطخ کے لئے پانچ دن اور افضل سات دن ہے مرغ کے لئے تین دن ہے ان کے علاوہ دیگر حیوانات کے لئے بناء بر احتیاط واجب اس وقت تک استبراء ضروری ہے کہ جب ان کو نجاست خوار نہ کیا جائے بشرطیکہ یہ مدت اس حیوان کے حجم کے مطابق بیان کردہ ایام سے کم نہ ہو۔ اور خنزیر کا دودھ پینے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو کسی جگہ پابند کر کے سات دن چارہ یا بکری وغیرہ کے دودھ سے غذا مہیا کی جائے (س)
۵۳	۱۱	بشرطیکہ	یہ شرط بناء بر احتیاط مستحب ہے (ع)
۵۵	۱۱	اس کے بعد دو مرتبہ	جس برتن میں کتے کا لعاب دہن گر جائے اس کو مٹی سے مانجھنے کے بعد بناء بر احتیاط کے تین مرتبہ دھونا لازم ہے (ع)
۵۵	۲۰	بناء بر احوط (دھونا)	یہ احتیاط مستحب ہے (ع) (س)
۵۵	۲۱	پہلے مٹی سے مانجھ لیں	لازم نہیں البتہ سات مرتبہ دھونا لازم ہے خواہ پانی قلیل ہو یا کر و جاری (ع) مٹی سے مانجھنا ضروری نہیں لیکن آب قلیل سے سات مرتبہ دھونا لازم ہے جب کہ کر یا جاری پانی میں ایک مرتبہ دھونا کافی ہے (س)
۵۶	۳	خمیر اور نجس روٹی پاک	ان چیزوں کا پاک ہونا مشکل ہے (ع) (س)
۵۶	۱۶	آب قلیل	آب قلیل کر یا جاری پانی میں پیشاب سے نجس شدہ کو دو مرتبہ دھونا لازم ہے (ع)
۵۷	۱۱	احوط (استحبابی)	یہ احتیاط واجب ہے (ع)
۵۷	۱۷	جاری میں دو دفعہ	بلکہ ایک دفعہ کافی ہے (س) اگر پیشاب سے نجس ہو بصورت دیگر صرف ایک دفعہ کافی ہے (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتوی	حاشیہ: بیان اختلاف فتوی
۵۸	۶	خرمہ کا شیرہ	خرمہ کا شیرہ جوش کھانے سے نہ نجس ہوتا ہے نہ حرام (ع) (س)
۵۸	۱۳	مخاصمت حرام ہے	مخاصمت حرام نہیں ہے (ع)
۵۸	۱۴	حرام نہیں ہے	حرام ہے (س)
۵۸	۱۹	جائز ہے	حرام ہے (س)
۵۹	۳	حرام ہے	حرام نہیں ہے (ع) وہ جو عام طور پر کھانے پینے کے لے استعمال ہوتے ہوں (س)
۵۹	۵	حرام ہے	حرام نہیں ہے (ع) صرف ایسے برتن کہ جن کا استعمال صرف کھانے پینے میں منحصر ہو لیکن اگر ان برتنوں کی خرید و فروخت برتن ہونے کے پیش نظر نہ ہو بلکہ اصل ماہیت کے اعتبار سے ہو تو جائز ہے (س)
۶۰	۱	اس سے محل پاخانہ صاف ہو جائے	بناء بر احتیاط مستحب (ع) بنا بر احتیاط واجب (س)
۶۰	۶	حرام ہے	حرام نہیں اگرچہ بنا بر احتیاط کے ایسا نہ کرنا مستحب ہے (ع) (س)
۶۲	۱	قرآن کشیدہ ہو	بشرطیکہ اس تک نجاست پہنچنے کا امکان یا ہتک حرمت نہ ہو ورنہ حرام ہے (ع) (س)
۶۷	۱۷	واجب ہے	واجب نہیں ہے (ع)
۶۹	۱۰	ہتھیلی سے مسح	بناء بر احتیاط مستحب (ع) (س)
۶۹	۱۹	دوسری مرتبہ مستحب	استحباب ثابت نہیں اگرچہ مبطل بھی نہیں ہے (س)
۷۰	۶	احکام جبیرہ	اگر شکستہ یا زخمی عضو پر جبیرہ وغیرہ نہ ہو بلکہ وہ جگہ کھلی ہو اور اس جگہ کا دھونا یا مسح کرنا مضر ہو تو اس صورت میں صحیح اطراف کا دھونا یا مسح کرنا کافی ہے کھلی شکستہ یا زخمی جگہ کا دھونا یا مسح کرنا لازم نہیں ہے (س)

Presented by www.ziaraat.com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			مذکورہ صورت میں اگر ممکن ہو تو بہتر یہ ہے کہ تر ہاتھ سے زخمی جگہ پر مسح کرے اور اس کے بعد پاک کپڑا اس جگہ پر رکھ کر دوبارہ تر ہاتھ سے مسح کرے لیکن شکستگی کی صورت میں صرف تیمم واجب ہے (ع)
۷۱	۹	وقت اتنا تنگ ہو	اگر وقت تنگ ہو تو پانی سے وضو کر کے نماز کا کچھ حصہ (اگرچہ ایک رکعت ہی ہو) بھی وقت میں نہ پڑھ سکتا ہو تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھے اور اس کے بعد نماز کی قضا بھی لازم ہے لیکن اگر وضو کے ساتھ وقت میں ایک رکعت بھی پڑھ سکنے کا احتمال ہو تو واجب ہے کہ کوشش کرے ایسا ہی کرے (س)
۷۳	۱	سوائے معادن کے	بناء بر احتیاط مستحب (ع) معادن میں در نجف شامل نہیں یہ سنگریزوں میں سے ایک شفاف سنگریزہ ہے (س)
۷۳	۱	چونا گچ پختہ ہونے سے قبل	چونا گچ سیمنٹ وغیرہ پر خواہ پختہ ہوں یا پختہ ہونے سے قبل دونوں صورتوں میں ان پر تیمم جائز ہے (ع) (س)
۷۳	۱۵	اگر غسل کے بدلے تیمم ہو	تیمم خواہ غسل کے بدلہ ہو یا وضو کے عوض ایک ضربی کافی ہے
۷۳	۱	اگر وضو کے عوض تیمم ہو	اگرچہ بناء بر احتیاط کے دو ضربی مستحب ہے (ع)(س)
۷۵	۳	اگرچہ منی خارج نہ ہو	مذکر کی دبر میں جماع کی صورت میں اگر باوضو نہ ہو تو غسل کے ساتھ وضو بھی کرنا بناء بر احتیاط کے واجب ہے (س) دبر میں جماع خواہ مذکر کے ساتھ ہو یا مونث اگر باوضو نہ ہو تو غسل کے ساتھ وضو بھی بناء بر احتیاط کے واجب ہے (ع)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۷۵	۱۳	احوط (وجوبی)	یہ احتیاط واجب نہیں (ع)(س)
۷۶	۳	احوط (وجوبی)	یہ احتیاط مستحب ہے (ع)
۷۶	۷	ان چار سورتوں	بلکہ ان چار آیات کہ جن میں سجدہ واجب ہے (ع) (س)
۷۷	۳	جس کی ترتیب یہ ہے	مذکورہ ترتیب کے علاوہ اس قدر بھی کافی ہے کہ پہلے سر کو دھو لے اور بعد بقیہ بدن' دائیں بائیں جانب ترتیب ضروری نہیں (ع)(س)
۷۷	۱۶	ٹھنڈے پانی سے	لازم نہیں (ع)(س)
۷۸	۱۸	علی الاحوط واجب	تمام اغسال واجبہ اور مستحبہ میں وضو کرنا واجب نہیں (ع)(س)
۷۸	۲۰	سب کے قصد سے	سب یا کسی ایک کا قصد کر لے تو نیز سب کے لئے کافی ہے (ع)(س)
۷۹	۴	تو یہ غسل تو صحیح ہوگا	معلوم نہیں لہٰذا اس صورت میں اس غسل کو نئے سرے سے کرے اور وضو نیز کرنا ہوگا (س)
۷۹	۸	علاوہ دوسری عورتوں کو	غیر قریشی عورتوں کو پچاس اور ساٹھ سال کے درمیانی عرصہ میں (اگر خون صفات حیض رکھتا ہو) تو احکام حیض اور احکام استحاضہ دونوں پر عمل کر کے احتیاط کرنا چاہیے (ع)
۸۳	۱۸	کفایت نہیں کرتا	کفایت کرتا ہے اور وضو واجب نہیں (ع)(س)
۸۳	۲	وضو کرنا لازم ہے	وضو کرنا لازم نہیں صرف غسل واجب یا مستحب کافی ہے (ع)(س)
۸۵	۱۹	وضو کرے	بناء بر احتیاط کے مستحاضہ متوسطہ کو غسل کے بعد وضو کرنا چاہیے (ع) جو نماز غسل کے بعد بلا فاصلہ پڑھے اس کے لئے وضو لازم نہیں اسی طرح اگر متوسطہ

Presented by www.ziaraat.com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			ظہرین یا مغربین سے پہلے غسل کرے اور دونوں نمازوں کو بلا فاصلہ پڑھے تو نیز دونوں نمازوں کے لئے وضو لازم نہیں (س)
۸۶	۲	اور وضو کرنا ضروری ہے	مستحاضہ کثیرہ کے لئے غسل ہی کافی ہے وضو کی ضرورت نہیں اگرچہ بناء بر احتیاط کے مستحب ہے (خ) جو نماز یا نمازیں غسل کے بعد فوراً بلا فاصلہ پڑھے ان کے لئے وضو لازم نہیں (س)
۸۹	۱۳	البتہ چار مہینے سے کم	اگر چار ماہ سے قبل ساقط ہونے والے کے بدن کی ساخت مکمل ہو چکی ہو تو بھی بناء بر احتیاط کے غسل و کفن واجب ہے (خ)
۸۹	۲۰	اور شیعہ اثنا عشری ہو	بناء بر مشہور کے (خ)(س)
۹۳	۱۰	اگر اتنا پانی نہ ہو	اگر تین غسل دینے کے لئے پانی نہ ہو تو خالص پانی سے غسل دیں اور اگر مزید بچ جائے تو بیری کے پتوں یا کافور میں سے کسی ایک کے ساتھ غسل دینے میں اختیار ہے اور بناء بر احتیاط واجب اس صورت میں تیمم بھی ضروری ہے (س)
۹۳	۹	اگر بیری کے پتے اور کافور میسر نہ ہوں	اس صورت میں بناء بر احتیاط واجب ہر ایک کے بدلے خالص پانی سے غسل دیں اور تیمم بھی کرائیں (خ)
۹۳	۱۹	تین تیمم دیے جائیں	صرف ایک تیمم کافی ہے اگرچہ بناء بر احتیاط کے تین تیمم (ہر ایک کے عوض) مستحب ہے اور ان میں سے کسی ایک کی نیت ما فی الذمہ کی کرے (خ)(س)
۹۳	۱۴	جائز ہے	واجب ہے اگر ہتک حرمت نہ ہوتی ہو (خ)(س)
			نوٹ: (۱) غسل میت میں جبیرہ نہیں ہے لہٰذا اگر

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			غسل بغیر جبیرہ کے ممکن نہ ہو تو غسل جبیرہ کے بجائے تیمم واجب ہے (خ)(س) (۲) میت کو تیمم اپنے ہاتھ سے کرایا جائے اور اگر ممکن ہو تو میت کے ہاتھ سے بھی کرائیں (خ) اگر میت کے ہاتھ سے تیمم ممکن ہو تو میت کے ہاتھ سے بصورت دیگر غسل دینے والا اپنے ہاتھ سے تیمم کرائے (س)
۹۸	۱۹	اس میں چھ سال کا بچہ	چھ سال سے کم عمر بچہ اگر نماز کو سمجھتا ہو تو اس پر نماز پڑھنا لازم ہے بصورت دیگر برجاء مطلوبیت پڑھی جا سکتی ہے (خ) جو بچہ نماز کو نہیں سمجھتا اس پر بلوغ سے قبل نماز پڑھنا مشروع نہیں بالغ پر واجب اور غیر بالغ اگر نماز کو سمجھتا ہے تو اس پر مستحب ہے (س)
۹۸	۲۱	نماز پڑھنا واجب ہے	واجب نہیں بلکہ برجاء مطلوبیت پڑھنا چاہیے (خ)(س)
۱۰۸	۵	میت کو بغیر غسل و کفن کے دفن کر دیا گیا ہو	اس صورت میں تب قبر کھودنا جائز ہے جب میت تازہ دفن کی گئی ہو اس طرح کہ بدن پاش پاش یا بدبودار ہونے کے باعث میت کی بے حرمتی نہ ہو ورنہ جائز نہیں اور اس صورت میں غسل و کفن ساقط ہو جائے گا اسی طرح اگر بے حرمتی نہ ہو تو ایک جگہ سے قبر سے نکال کر دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا جائز ہے خصوصاً جب کہ اماکن مقدسہ میں لے جا کر دفن کرنا ہو (س)
۱۰۹	۱	کفایت نہیں کرتا	کفایت کرتا ہے اور وضو واجب نہیں (خ)(س)
			نوٹ: واضح رہے کہ اگر زندہ یا مردہ انسان کا (جب کہ

Presented by www.ziaraat.com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			تین غسل مکمل نہ ہو چکے ہوں) کوئی حصہ جدا ہو جائے اور ا۔ وہ حصہ گوشت اور ہڈی پر مشتمل ہو۔ ۲۔ وہ حصہ صرف گوشت پر مشتمل ہو اور ہڈی نہ ہو۔ ۳۔ وہ حصہ صرف ہڈی ہو گوشت نہ ہو یا برائے نام ہو۔ تو صرف پہلی صورت میں مس کرنے سے غسل مس میت واجب ہو گا دوسری اور تیسری صورت میں نہیں (س) تینوں صورتوں میں غسل واجب نہیں (ع)
۱۰	۱۷	نماز والدین	صرف نماز والدین جو اس نے نافرمانی کے باعث نہ پڑھی ہو اور قضا کرنا بھی ممکن تھا بڑے لڑکے پر واجب ہے لیکن اگر باپ کی فوتیدگی کے وقت بالغ نہ ہو تو بلوغ کے بعد واجب نہ ہو گی (ع) ہر مرد میت کی ایسی نمازیں جو اس نے کسی عذر (مثلاً بیماری، جہالت غلط ادائیگی یا غفلت وغیرہ) کے باعث نہیں پڑھی ہوں اس کے ولی پر قضا واجب ہے "ولی سے مراد مرد وارث ہے" اگر ایک سے زیادہ وارث ہوں تو سب پر واجب کفائی کے طور پر قضا کرنا واجب ہے لیکن ایسی نمازیں جو جان بوجھ کر خفیف قرار دیتے ہوئے بے اعتنائی وہٹ دھرمی کے باعث ادا یا قضا نہ پڑھی ہوں ان کی قضا وارث پر واجب نہیں، موت کے بعد نابالغ وارث پر بھی بلوغ کے بعد بناء بر احتیاط کے قضا واجب ہے (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۱۳	۳	تو اس صورت میں احوط یہ ہے	بلکہ واجب ہے کہ اس کے بعد نماز ظہر کی نیت سے پڑھے اسی طرح اگر عشاء کی نماز مغرب کی نماز سے پہلے سہواً پڑھنے کے بعد یاد آئے تو نیز اس کے بعد مغرب کی نیت سے نماز پڑھے (ع)
۱۱۳	۱۳	بلکہ نماز مستحب میں بھی	مستحبی نماز اگر حالت استقرار میں پڑھی جائے تو قبلہ معتبر ہے لیکن اگر راستہ چلتے یا سواری پر مستحبی نماز پڑھتا ہو تو قبلہ رو ہونا شرط نہیں ہے (ع)(س)
۱۱۵	۱	تو واجب ہے کہ چاروں سمتوں	واجب نہیں اگرچہ مستحب ہے اور کسی ایک سمت پڑھنا کافی ہے (ع)(س)
۱۱۵	۹	اگر نہ باقی ہو	اگر وقت گذرنے کے بعد ظاہر ہو تو قضا واجب نہیں (س)
۱۱۶	۱	بنا بر احوط	یہ احتیاط واجب نہیں (ع)
۱۱۸	۱۹	یہی حکم بواسیر کے خون	داخلی بواسیر، داخلی زخم اور داخلی پھوڑے کا خون معاف نہیں بلکہ ظاہری بواسیر کا خون بھی بنا بر احتیاط واجب معاف نہیں (س)
۱۱۸	۲۰	پالنے والی عورت	ہر عورت نہیں بلکہ صرف بچہ پالنے والی ماں (س)
۱۱۹	۱	احوط یہ ہے	بلکہ واجب یہی ہے (س)
۱۲۰	۱۳	واجبات نماز گیارہ	قیام حالت تکبیرۃ الاحرام اور قیام متصل بر رکوع کو ایک ہی واجب شمار کیا جاتا ہے جب کہ گیارھواں واجب ذکر ہے جیسے رکوع و سجود کے دوران اور تیسری و چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے عوض (ع)(س)
۱۲۰	۱۴	کمی یا زیادتی	رکن کی کمی خواہ سہواً ہو یا عمداً اور زیادتی اگر عمداً ہو تو مبطل ہے لیکن رکن کی زیادتی (رکوع و سجود کے علاوہ) اگر سہواً ہو تو اس تامل ہے (ع)(س)

Presented by www.ziaraat.com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۳۳	۲۰	اسکے بعد ایک مرتبہ استغفراللہ	یہ مستحب ہے (ع)(س)
۱۳۴	۱۱	سورتوں کا جزو ہے	جزئیت معلوم نہیں لہٰذا بسم اللہ کو جزئیت کی نیت سے نہ پڑھے اگرچہ تعیین سورۃ کیلئے پڑھنا واجب ہے (ع)(س)
۱۴۱	۷	قنوت سنت ہے	سوائے نماز شفع کے کہ اس میں قنوت بر جائے مطلوبیت پڑھنا چاہیے (ع)(س)
۱۴۶	۳	اس طرح منحرف ہونا	اگر عذر یا جبر کے باعث قبلہ کے دائیں یا بائیں جانب تک بلکہ پشت بقبلہ کی صورت میں بھی اگر نماز کا وقت گذر چکا ہے یا نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ ایک رکعت بھی وقت میں نہ پڑھ سکے تو نماز صحیح ہو گی (ع)(س)
۱۵۰	۱	سجدے سے سر اٹھانے	بلکہ دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) بلکہ دوسرے سجدے میں ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۳	یا دو رکعت بیٹھ کر	بیٹھ کر نہیں بلکہ بناء بر احتیاط واجب کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھے (ع)(س)
۱۵۰	۲	احتیاطاً اعادہ بھی	لازم نہیں (ع)(س)
۱۵۰	۹	اکمال سجدتین کے بعد	دوسرے سجدے میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۱۳	اکمال سجدتین کے بعد	دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۱۵	اکمال سجدتین کے بعد	دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۶،۷	چوتھی اور پانچویں	ان چار صورتوں میں مذکورہ احتیاط کے ساتھ نماز تمام کرنے کے بعد بناء براولیٰ نئے سرے سے نماز پڑھے (ع)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۵۱	۸،۹	رکعت	ان چار صورتوں میں نماز کو تمام کرنے کے بجائے نئے سرے سے پڑھے (س)
۱۵۳	۹	دل میں نیت	نماز احتیاط کی نیت زبان سے ادا کرنا مبطل نماز ہے (ع)(س)
۱۵۳	۱۴	احتیاط بہتر ہے	یہ احتیاط واجب ہے (ع)(س)
۱۵۵	۱	تو اختیار ہے جسے چاہے	بلکہ اس صورت میں نماز احتیاط کو مقدم کرے (ع)(س)
۱۵۵	۶	اور پڑھے	بلکہ یوں پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اور تشہد نماز کی طرح پڑھے (ع) دونوں میں سے جسے چاہے پڑھ سکتا ہے اور تشہد نماز کی طرح پڑھے (س)
۱۵۶	۲	احوط ہے	یہ احتیاط لازم نہیں (ع)(س)
۱۵۶	۹	سات یا پانچ	مع امام کے کل پانچ افراد کا ہونا ضروری ہے (ع)(س)
۱۵۶	۱۳	پہلی رکعت میں	نماز جمعہ صبح کی نماز کی طرح ہے اگرچہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ منافقون پڑھنا مستحب ہے۔ نیز پہلی رکعت میں رکوع سے قبل اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قنوت بھی مستحب ہے (ع)(س)
۱۵۷	۱۱	نماز آیات	آیات کے وقت اگر عورت حالت حیض یا نفاس میں ہو تو اس پر نماز ادا یا قضا واجب نہیں ہے (س)
۱۵۷	۱۳	یا زلزلہ	بنا بر احتیاط واجب (ع)(س)
۱۵۷	۱۵	بلکہ احوط یہ ہے	یہ احتیاط واجب ہے (ع)
۱۵۷	۲۱	ادا کرنے کی نیت	بلکہ قضا کی نیت کرے اگر وقت میں فوراً نہ پڑھے (س)

Presented by www.ziaraat.com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۵۸	۲۲	بسم اللہ	اس صورت میں صرف بسم اللہ پر اکتفا نہ کرے بلکہ بسم اللہ کے ساتھ معین صورت کا کچھ دیگر حصہ بھی ملا کر پڑھے اور سورۂ توحید پڑھنے کی صورت میں یوں پانچ حصے بنا کر پڑھے (۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ (۲) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (۳) لَمْ يَلِدْ (۴) وَلَمْ يُوْلَدْ (۵) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ (ع)(س)
۱۵۹	۶	نماز والدین	باپ کی ایسی نمازیں اور روزے جو انہوں نے کسی عذر کی بنا پر ادا نہ کئے ہوں اور قضا کرنے پر قدرت رکھتے تھے بڑے لڑکے پر قضا واجب ہے بشرطیکہ والد کی وفات کے وقت نابالغ، مجنون، کافر یا ان کا قاتل نہ ہو ورنہ قضا واجب نہ ہو گی (ع) والدین بلکہ ہر میت کی نماز اور روزے جو کسی عذر کی بنا پر ادا نہ کئے ہوں یا غفلت کے باعث مرد ولی (وارث) پر قضا واجب ہے بشرطیکہ میت نے لاپرواہی اور بغاوت کے باعث قضا کرنے میں کوتاہی نہ کی ہو۔ ولی سے مراد ہر وارث مرد ہے اگر وارث مرد ایک سے زیادہ ہو تو سب پر واجب کفائی کے طور پر قضا لازم ہے (س)۔
۱۶۱	۸	اس ترتیب سے بجالانا واجب ہے	قضا نمازوں میں ترتیب واجب نہیں مگر وہ نمازیں جو اصل میں بالترتیب ہیں جیسے ظہرین سے پہلے ظہر پڑھے بعد میں عصر یا جیسے مغربین سے پہلے مغرب پڑھے بعد میں عشاء اور ترتیب حاصل کرنے کا جو طریقہ صفحہ ۱۶۱ سطر ۱۰ سے صفحہ ۱۶۲ سطر ۱۰ تک بیان کیا گیا ہے غیر ضروری ہے (ع)(س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۶۳	۳	اگرچہ اقویٰ ہے	یہ اقویٰ نہیں ہے (ع)(س)
۱۶۳	۶	تو احوط یہ ہے	اگر کوئی اول وقت حضر میں ہو اور آخر وقت سفر میں یا اول وقت سفر میں ہو اور آخر وقت حضر میں تو ایسی صورت میں آخر وقت کی اپنی شرعی تکلیف کے مطابق عمل کرے (ع)(س)
۱۶۳	۱۳	احتیاطاً ۲۸ میل	اس طرح احتیاط غلط ہے جہاں تک ممکن ہو اصل مقدار مسافت معلوم کر کے اس پر عمل کرے اور شک کی صورت میں نماز پوری پڑھنا چاہیے (۳)
۱۶۳	۴	چھ مہینے تک	چھ مہینے کی کوئی قید نہیں، وطن کی تین قسمیں ہیں (۱) جہاں ماں باپ رہتے ہوں اور وہ بھی ان کے ساتھ رہتا ہو (۲) خود کسی شہر میں ہمیشہ رہنے کی نیت سے رہائش اختیار کر لی ہو (۳) جائے عمل ہو اس طرح کہ ہر روز یا ہفتہ میں اکثر ایام وہاں جاتا ہو یا یہ کہ اپنے کام (ڈیوٹی، تعلیم) وغیرہ کی غرض سے وہاں کچھ مدت کے لئے رہنا پڑے اس طرح کہ اگر کوئی دوسرا کام نہ ہو تو وہ اسی جگہ پر مقیم رہے جیسے وہاں کے لوگ رہتے ہیں (ع)(س)
۱۶۳	۳	(مثلاً ایک مہینہ) قیام	ضروری نہیں (ع)(س)
۱۶۳	۸	پہلے سفر میں نماز قصر	پہلے یا دوسرے سفر کی کوئی قید نہیں اور نہ احتیاط ضروری ہے (ع)(س)
۱۶۵	۹	تیسرے مسجد کوفہ	بلکہ شہر کوفہ (س)
۱۶۵	۹	چوتھے حائر سید الشہداؑ	یعنی جتنی مقدار قبہ شریفہ کے نیچے آتی ہے صرف اسی حد تک (ع)(س)

Presented by www.ziaraat.com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ بیان اختلاف فتویٰ
۱۸۲	۷	حد شرعی	جس پر حد شرعی جاری کی گئی ہو اگرچہ اس نے بعد میں توبہ بھی کر لی ہو کے پیچھے نماز جماعت جائز نہیں (ع)(س)
۱۸۲	۱۵	ترک فاصلہ احوط ہے	آخری یا درمیانی میں فاصلہ کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں اور یہ احوط لازم نہیں (ع)(س)
۱۸۳	۱۳	دوبارہ پڑھے	لازم نہیں لیکن اس کے بعد نماز کو فرادی کی نیت سے پڑھے (س)
۱۸۳	۵	دوبارہ پڑھے	لازم نہیں لیکن اس کے بعد نماز کو فرادی کی نیت سے پڑھے (س)
۱۸۵	۸	احتیاط کے خلاف ہے	بلکہ ضروری ہے کہ بغیر عذر کے جماعت سے فرادی نہ ہو (ع)
۱۹۱	۹	غیر معمولی طرز سے ہو	ایسا ٹیکہ لگوانا جائز ہے جو عضلات (گوشت) میں ہو البتہ رگ میں لگوانے سے پرہیز کرے کہ جس کا اثر معدہ تک ہو' اور آنکھ' کان یا ناک میں دوا ڈالنا جائز ہے۔ اگرچہ اس کا اثر حلق میں بھی محسوس ہو (ع)(س)
۱۹۱	۱۷	تو احوط یہ ہے	یہ احتیاط مستحب ہے (ع)(س)
۱۹۲	۱۲	احوط وجوبی	یہ احتیاط واجب نہیں (ع)(س)
۱۹۳	۲	کفارہ بھی دے	اگر غسل کرنے کے قصد سے سوئے تو جتنی بار ہو کفارہ واجب نہ ہو گا مگر یہ کہ غسل کرنے سے منصرف ہو کر سوئے (س)
۱۹۶	۳	تو احوط (وجوبی) بلکہ اقویٰ	لازم نہیں (س)
۱۹۷	۹	دو عادل گواہی دیں	لیکن اگر جماعت یا کثیر تعداد میں لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں اور ان میں بھی کم از کم دو عادل شخص موجود ہوں جو کوشش کے باوجود چاند نہ دیکھ پائیں اور مطلع بھی صاف ہو تو ایسی صورت میں صرف دو عادل گواہوں کی گواہی قابل قبول نہ ہو گی (ع)
۱۹۷	۱۳	(۵) مجتہد جامع الشرائط کا حکم	یہ بذات خود ثبوت ہلال کے لئے کافی نہیں (ع)(س)
۱۹۷	۱۹	افق ایک ہو	افق ایک ہو یا یہ کہ جس شہر میں چاند دیکھا گیا ہے وہ مشرق کی طرف واقع ہو پس جملہ شہر جو مغرب کی طرف واقع ہوں گے کے لئے بھی ثابت ہو گا (س)
۲۰۳	۱	مواجب نکالنے کے بعد	جملہ مصارف زراعت بشمول مواجب شاہی کا استثنا جائز نہیں (ع)(س)
۲۰۳	۳	زکوٰۃ وصول کرنے والے	بشرطیکہ نبیؐ' امامؑ یا ان کے نائب خاص کی طرف سے معین ہوں (س) نبیؐ' امامؑ' انکے نائب خاص / عام یا حاکم شرعی کی طرف سے معین ہوں (ع)
۲۰۳	۳	یعنی وہ کفار	یا ایسے مسلمان کہ جن کا ایمان ضعیف ہو اگر ان کو زکوٰۃ دی جائے تو ممکن ہے کہ وہ راہ حق پر آجائیں (ع) صرف ضعیف العقیدہ مسلمان (س)
۲۰۳	۵	ساتویں امور خیریہ	جن سے عام لوگ استفادہ کریں لہٰذا حاجی' زوار' یا نکاح وغیرہ جیسے امور میں صرف نہ کریں (س) عمومی نوعیت کے امور خیریہ میں اور وہ بھی بنا بر احتیاط واجب حاکم شرعی کی اجازت سے صرف کریں (ع)
۲۰۳	۹	مجتہد جامع الشرائط	لازم نہیں تاہم اگر بحیثیت وکیل کے ایسا کیا جائے تو بری الذمہ ہو سکتا ہے (س)
۲۰۳		مستحب زکوٰۃ	مذکورہ امور میں زکوٰۃ کا استحباب ثابت نہیں لیکن صدقہ عامہ کی نیت سے استحباب میں کوئی اشکال نہیں (س)

Presented by www.ziaraat.com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۳۰۳	۵	(۳) دوسرے مال تجارت میں	مال تجارت میں بناء بر احتیاط کے زکوۃ واجب ہے (ع)
۳۰۶	۷	خمس نہ ہوگا	بلکہ بناء بر احتیاط کے ہبہ یا کسی بھی دوسرے طریقہ سے زمین حاصل کرنے میں خمس دینا واجب ہے (ع)(س)
۳۰۷	۵	آمدنی و منافع تجارت	آمدنی سے مراد ہر قسم کی آمدنی خواہ تجارت' صناعت' زراعت' اجارہ' حیازت' ہبہ' وصیت' نماز و وقف' مہر' عوض خلع و مبارات' غیر محسوب میراث وغیرہ سے ہو البتہ قریبی رشتہ دار کی میراث پر نہ ہے (س) قریبی رشتہ دار کے علاوہ مہر' عوض خلع و مبارات اور زکوۃ و خمس کے عنوان سے حاصل شدہ مال پر بھی خمس نہیں (ع)
۳۰۸	۱۳	غیر امام کا سہم	سہم سادات بھی حاکم شرع کی اجازت کے بغیر از خود نہیں دیا جا سکتا تاہم میری طرف سے مومنین کو اجازت عام ہے کہ وہ سہم سادات مستحقین کو اپنے علاقہ میں خود دے سکتے ہیں (س)
۳۱۰		بیسواں باب بیان حج	چونکہ کتاب تحفۃ العوام حج پر ہمراہ نہیں لے جائی سکتی لہذا احکام حج سے متعلق علیحدہ رسالہ مناسک حج ملاحظہ فرمائیں (ع)(س)
۳۶۰	۱۰	مقدار مہر کی تعیین ہو	مقدار مہر کا معین طور پر ذکر کرنا عقد دائمی میں شرط صحت نہیں لہذا ذکر نہ کرنے کی صورت میں عقد صحیح اور مہر مثل (یعنی اتنی مقدار کہ جو عام طور پر اس علاقہ میں اس حیثیت کے لوگوں میں رائج ہے) دینا ہوگا البتہ عقد غیر دائمی (متعہ) میں مہر معین اور مدت معین کا

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			ذکر شرط صحت ہے (ع)(س)
۳۶۰	۳	باپ کی اجازت	باکرہ لڑکی کے لئے باپ' یا دادا کی اجازت ضروری ہے اگرچہ بنا بر احتیاط واجب وہ لڑکی باپ دادا سے علیحدہ مستقل طور پر زندگی بسر کر رہی ہو مگر یہ کہ وہ شرعاً" و عرفاً" کفو کے ساتھ شادی کرنے پر راضی نہ ہوں یا اس کے امور زواج میں دخالت کرنے سے باز رہیں یا یہ کہ اجازت کی اہلیت ہی نہ رکھتے ہوں مثلاً" دیوانے ہوں یا غائب ہوں اور ان سے اجازت مشکل ہو اور اس باکرہ لڑکی کے لئے شادی کرنا ضروری ہو یا لڑکی باکرہ نہ ہو یعنی مطلقہ یا بیوہ ہو البتہ باپ یا پدری اجداد کے علاوہ دیگر رشتہ دار افراد مثلاً" ماں' بھائی' چچا' ماموں اور مادری اجداد سے اجازت کی ضرورت نہیں (ع)(س)
۳۶۱	۲	صیغے عربی زبان میں	بشرط امکان بنا بر احتیاط واجب بصورت دیگر اپنی زبان میں بھی بقصد انشاء ماضی کے صیغے پڑھ کر عقد کر سکتے ہیں اگرچہ وکیل کے ذریعہ ممکن ہو (ع)
۳۶۵	۵	اور بازاری عورت	بناء بر احتیاط واجب زنا کرنے والی مشہور عورتیں یا ایسی عورت جس سے انسان نے خود زنا کیا ہو (بشرطیکہ شوہر دار یا عدت میں نہ ہو) تو اس کے توبہ کرنے سے پہلے نکاح دائمی یا متعہ کرنا جائز نہیں نیز بناء بر احتیاط واجب ایک حیض کا استبراء بھی لازم ہے (ع)
۳۶۸	۸	یا یہ کہ	شک کی صورت میں (ع)
۳۶۹	۱	طلاق رجعی	بناء بر احتیاط واجب (ع)
۳۶۹	۱۱	دونوں خواہ کس عمر کے ہوں	بناء بر احتیاط واجب ہے (ع)

Presented by www.ziaraat.com

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ و بیان اختلاف فتویٰ
۳۶۹	۱۳	وہ حرام ہو جائیگی	حرام نہیں ہو گی (ع)
۳۶۹	۱۳	عقد ہونے سے قبل	بناء بر احتیاط واجب یا عقد کے بعد دخول سے پہلے لیکن عقد اور دخول کے بعد حرام نہ ہو گی (ع)
۲۷۰	۳	بناء بر احوط ناجائز ہے	جائز ہے مگر یہ کہ اس کے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہو (ع)
۳۰۳	۴	جائداد سے حصہ نہ پائیگی	خواہ اس کی اولاد ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں زمین سے وراثت کی حقدار نہ ہو گی خواہ زمین سکنی ہو، کمرشل ہو، یا زراعتی البتہ جو چیزیں موت کے وقت اس زمین میں ثابت ہوں گی مثلاً "عمارت، زراعت، درخت، مشینری وغیرہ ان کی قیمت سے وراثت پائے گی (ع)(س)

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

تقریظ

از جناب مولینا و مقتدانا سیّد محمد جعفر صاحب قبلہ مدظلہٗ

دینی مسائل، اعمال اور ادعیہ ماثورہ پر مشتمل بہت سی مفید کتابیں اُردو زبان میں لکھی گئیں اور ایک حد تک متداول و مقبول بھی رہیں لیکن جو پائیدار مقبولیت اور برقرار شہرت کتاب "تحفۃ العوام" نے حاصل کی وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔

خدا جانے کہ کتاب مذکور ابتداءً حاجی حسن علی اعلی اللہ مقامہٗ نے کس خلوص کامل، کس جذبۂ اخلاص اور کس سچی لگن سے کیسی مبارک اور نیک ساعت میں لکھی تھی کہ دنیائے شیعیت نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا نہ کوئی گھر اس سے خالی رہا نہ کوئی شخص اس سے ناواقف رہا۔ قرآن کریم کے ساتھ اس کتاب کا بھی ہر گھر میں موجود ہونا ضروری سمجھا جاتا تھا اور قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اس کتاب کا بھی بچوں اور بچیوں کو پڑھانا معمول رہا۔ جیسی یہ کتاب مقبول عام ہوئی کوئی کتاب ایسی مقبول نہیں ہوئی۔

اس قبولیتِ بے مثال کا سبب ایک مؤلف مرحوم کا خلوص اور دوسری طرف اس کتاب کی ہمہ گیر افادیت ہے۔ حاجتمندوں کی جو زیادہ سے زیادہ ضرورتیں اس ایک کتاب سے پوری ہو جاتی ہیں وہ اس کتاب کے سوا کسی ایک کتاب سے پوری نہیں ہوتیں بلکہ مختلف اور متعدد کتابیں درکار ہوتی ہیں۔

اس کتاب کی مقبولیتِ عام اور شہرتِ عام ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ وقت کے بدلتے ہوئے تقاضے سے اور بہت سی مفید اور کار آمد چیزوں کے اضافہ سے اگرچہ کتاب کا ڈھانچہ بہت کچھ بدل گیا اور ردو بدل یا تحلّل ہوتے ہوتے یہ کتاب کچھ سے کچھ ہوتی چلی گئی مگر نام

Presented by www.ziaraat.com

اس کا برقرار اور پائیدار رہا۔

"جدید تحفۃ العوام مقبول جو اس وقت میرے پیشِ نظر ہے وسعتِ مضامین کے اعتبار سے ایک بیش بہا دینی ذخیرہ اور شرعی خزینہ ہے جو عوام ہی کے لیے نہیں بلکہ خواص کیلیے بھی ازبس مفید اور کارآمد ہے اب تو اس کتاب کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ اگر اس کتاب کا نام بدل دینا کوئی پسندیدہ اقدام ہوتا تو تحفۃ العوام کے بجائے اس کو تحفۃ الخواص سے موسوم کیا جاتا۔

لائق صد ہزار تحسین و آفرین اور مستحق اجر جمیل ہیں جناب عمدۃ الاحباب زبدۃ اولی الالباب نخبۃ الافاضل وقدوۃ الاماثل مولوی السید منظور حسین صاحب قبلہ دام ظلہٗ جنھوں نے اپنی محنت شاقہ اور صلاحیت فائقہ سے اس کتاب کو پہلے سے بھی کہیں زیادہ جامع الکتب بنا دیا جس کا آغاز اُصول دین سے جن کا ماٗخذ کتاب اللہ ہے قرار دیا۔

اس طرح اس کتاب سے اللہ کا معجزہ اور مولانا کی کرامت دونوں کا ظہور ہو رہا ہے۔ ابتدا میں یہ کتاب ہلال تاباں تھی انتہا میں مولانا الموصوف کے دم سے بدر درخشاں ہوگئی پھر اس چاند کو مولانا نے اور چار چاند لگائے جبکہ چار علماء اعلام اور مجتہدین عظام کے ارشادات عالیہ کو بھی شامل کر دیا۔ متن کتاب کو پہلے ہی جناب سید العلماء علی نقی النقوی دام ظلہٗ کے ارشادات میں ڈھال دیا تھا اس طرح یہ کتاب ہر صورت اور ہر معنی سے بخشی ہوگئی۔ خداوند عالم مولانا الموصوف کو اجر جزیل اور عمر طویل عطا کرے تاکہ اُن سے ایسے کرامات کا ظہور ہوتا رہے اور قوم و ملت کو اس گنجینۂ جواہر سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں آخر میں اُن تمام حضرات کے لیے صمیم قلب سے دعا گو ہوں جنھوں نے اس کتاب کی نشر و اشاعت و طباعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا خصوصاً قوم کے اسم بامسمیٰ سرمایۂ افتخار آغا افتخار حسین صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ کہ خداوند عالم اس جواں ہمت اور جواں سال کو خیر و برکت کیساتھ طول حیات کرامت فرمائے جو دینی اور ایمانی سرمایہ کی نشر و اشاعت کیلئے ہمیشہ سرگرم عمل رہتے ہیں۔

—— السید محمد جعفر عفی عنہ القلم (شہید)

خطیب جامع شیعہ کرشن نگر لاہور

توثیق

از عالیجناب صدر المفسرین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب نقوی

مجتہد العصر مد ظلہ العالی لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب مستطاب تحفۃ العوام اول سے آخر تک میری نظر سے گذری ہے اور میں نے مسائل واعیہ واعمال سب کو پوری ذمہ داری کے ساتھ جانچ کر محل اختلاف میں حواشی تحریر کر دیے ہیں۔ اب مومنین اس کتاب پر ان حواشی کے پیش نظر رکھنے کے ساتھ عمل کرنے کے لئے مجاز ہیں اور عمل کرنا اس کتاب پر بلا اشکال جائز اور صحیح ہے۔

دستخط (علی نقی النقوی عفی عنہ)

اس حقیر نے علامہ موصوف مد ظلہ العالی کے حواشی کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید تحفۃ العوام کو ترتیب دیا ہے اور ان مطالب کو جزو متن بنا دیا ہے۔ اگر کوئی فروگذاشت ہو گئی ہو تو سہوا ہو گی۔ لہٰذا قابل معافی۔

حررہ الاحقر۔ منظور حسین نقوی عفی عنہ

پیش نماز و خطیب جامع مسجد

علی پور (مظفر گڑھ)

الحاج مولانا سید منظور حسین نقوی رحلت فرما چکے ہیں۔ مرحوم و مغفور کے ایصال ثواب کے لئے سورۂ فاتحہ کی استدعا ہے۔ (ادارہ)

Presented by www.ziaraat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تقریظ	۳	پانچواں باب۔ مطہرات (اول) آب رواں	۴۷
توثیق	۵	(۲) آب باراں (۳) آب چاہ	۴۸
فہرست مضامین	۶	احکام چاہ	۴۹
مسائل حج	۱۴	(۴) احکام راکد (بقدر کر)	۵۰
دیباچہ	۱۷	(۵) آب راکد (ٹھہرا ہوا پانی جو کر سے کم ہو)	۵۱
مشکل الفاظ کے معنی نظر ثانی و تصحیح و ترتیب	۱۸	(دوم) زمین (سوم) آفتاب	۵۱
حواشی مطابق فتاوی جدید	۲۰	(چہارم) استحالہ و انقلاب (پنجم) انتقال	۵۲
کتاب المسائل والاحکام	۲۹	(ششم) اسلام (ہفتم) تبعیت	۵۳
پہلا باب۔ اصول دین	۳۱	(ہشتم) غیبت (نہم) استبراء	۵۳
توحید۔ صفات ثبوتیہ	۳۲	(دہم) ذبیحہ کا خون (یازدہم) غسالہ کا جدا ہونا	۵۴
عدل	۳۳	(دوازدہم) زوال عین نجاست۔ احکام طہارت	۵۴
نبوت	۳۴	احکام ظروف طلاء و نقرہ	۵۸
امامت	۳۵	**چھٹا باب۔** تہذیب بیت الخلاء۔ واجب امور	۵۹
قیامت (معاد)	۳۷	حرام امور۔ مستحب امور	۶۰
دوسرا باب۔ تقلید	۳۸	مکروہ امور	۶۱
تیسرا باب۔ فروع دین	۳۹	چند متعلقہ مسائل	۶۲
چوتھا باب۔ نجاست	۴۱	**ساتواں باب:**	
(اول و دوم) پیشاب و پاخانہ	۴۱	بیان وضو۔ حقیقت وضو۔ شرائط وضو	۶۳
(سوم) منی (چہارم) خون (پنجم) مردہ	۴۲	مستحبات وضو	۶۵
(ششم و ہفتم) کتا، سور (ہشتم) کافر	۴۳	مکروہات وضو	۶۶
(نہم) شراب (دہم) فقاع (یازدہم) پسینہ	۴۴	نواقض وضو۔ غایات وضو واجب	۶۷
ثبوت نجاست۔ احکام نجاست	۴۵	غایات وضو مستحب	۶۸
بحالت نماز نجاست کی معافی	۴۶	چند ضروری مسائل	۶۹

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
احکام جبیرہ	۷۰	شرائط کفن۔ کیفیت کفن	۹۴
آٹھواں باب: بیان تیمم۔ موجبات تیمم	۷۱	مستحبات کفن	۹۵
اشیائے تیمم	۷۱	مکروہات کفن۔ جریدتین۔ ترکیب کفن	۹۶
ترکیب تیمم	۷۲	مشایعت جنازہ	۹۷
احکام تیمم	۷۳	نماز میت	۹۸
نواں باب: بیان غسل۔ اقسام غسل واجب	۷۴	دفن میت	۱۰۱
اسباب جنابت	۷۴	تلقین مرد	۱۰۲
محرمات جنب۔ مکروہات جنب	۷۶	تلقین عورت	۱۰۴
طریقہ غسل جنابت	۷۷	احکام بعد تلقین	۱۰۶
مستحبات غسل جنابت	۷۸	نبش قبر	۱۰۷
چند متعلقہ مسائل غسل	۷۸	نماز ہدیہ میت۔ غسل مس میت	۱۰۸
دسواں باب: غسل حیض و نفاس و استحاضہ	۷۹	**بارھواں باب: نماز**	۱۰۹
علامات و شرائط حیض	۷۹	اہمیت و ثواب نماز	۱۰۹
اقسام حائض	۸۰	عذاب ترک نماز۔ واجب نمازیں	۱۱۰
احکام حائض	۸۳	سنتی نمازیں۔ مقدمات نماز	۱۱۱
بیان نفاس	۸۴	اوقات نماز پنجگانہ	۱۱۲
بیان استحاضہ	۸۵	شناخت قبلہ	۱۱۴
چند مسائل	۸۶	مکان (جگہ) نماز	۱۱۵
گیارھواں باب: بیان غسل میت و دیگر	۸۷	لباس نماز	۱۱۷
احکام میت۔ احتضار	۸۷	طہارت لباس و جسم	۱۱۸
ولی میت	۸۸	اذان و اقامت	۱۱۹
احکام غسل میت	۸۹	واجبات نماز	۱۲۰
شرائط غسل دہندہ	۸۹	نیت۔ تکبیرۃ الاحرام	۱۲۱
کیفیت غسل میت	۹۰	قیام	۱۲۲
مستحبات غسل میت	۹۱	قرأت (سورتوں کا پڑھنا)	۱۲۳
مکروہات غسل میت۔ چند مسائل	۹۲	رکوع	۱۲۶
حنوط میت۔ کفن میت	۹۳	سجود	۱۲۷

Presented by www.ziaraat.com

تشہد	۱۲۹
سلام۔ ترتیب	۱۳۰
موالات۔ قنوت۔ مختصر ترکیب نماز	۱۳۱
تعقیبات نماز	۱۳۳
تعقیبات مشترکہ	۱۳۴
تعقیب نماز صبح	۱۳۸
دعائے صباح	۱۳۹
تعقیب نماز ظہر	۱۴۲
تعقیب نماز عصر	۱۴۳
تعقیب نماز مغرب۔ تعقیب نماز عشا	۱۴۴
سجدۂ شکر	۱۴۵
تیرھواں باب: دیگر امور متعلقہ نماز	۱۴۶
مبطلات نماز	۱۴۶
مکروہات نماز۔ شکیات نماز۔ شک افعال	۱۴۸
شک رکعات	۱۴۹
غیر معتبر شک	۱۵۱
ترکیب نماز احتیاط۔ احکام ظن	۱۵۳
احکام سجدۂ سہو	۱۵۴
ترکیب سجدۂ سہو	۱۵۵
چودھواں باب: بقیہ واجب نمازیں	۱۵۵
نماز جمعہ	״
نذر، عہد وغیرہ سے واجب شدہ نمازیں۔ نماز آیات	۱۵۷
نماز والدین	۱۵۹
نماز اجارہ۔ نماز قضا	۱۶۰
شرائط نماز قصر	۱۶۲
دیگر احکام سفر	۱۶۵
پندرھواں باب: بعض سنتی نمازوں کا بیان نوافل یومیہ	۱۶۶
نماز شب (تہجد)	۱۶۷
نماز جناب رسول خدا صلعم	۱۷۱
نماز جناب امیرالمومنینؑ	۱۷۲
نماز جناب فاطمۃ الزہراؑ	۱۷۲
نماز دیگر۔ نماز جناب جعفر طیارؑ	۱۷۳
نماز جناب سلمان فارسیؒ	۱۷۴
نماز اعرابی	۱۷۵
نماز شکر	۱۷۶
نماز مغفرت۔ نماز توبہ	۱۷۷
نماز رد مظالم	۱۷۸
نماز غفیلہ۔ نماز مغفرت والدین	۱۷۹
سولھواں باب: نماز جماعت کا بیان	۱۸۰
نماز جماعت کی فضیلت	۱۸۰
شرائط امام جماعت	۱۸۱
شرائط جماعت	۱۸۲
احکام جماعت	۱۸۳
چند مسائل	۱۸۵
سترھواں باب: بیان روزہ	۱۸۷
تعریف روزہ۔ اقسام روزہ	۱۸۷
شرائط صحت روزہ	۱۸۹
نیت روزہ	۱۹۰
مبطلات روزہ	۱۹۱
امور واجب قضا	۱۹۴
آداب روزہ	۱۹۵
مکروہات روزہ	۱۹۵
چند مسائل	۱۹۶
ثبوت رویت ہلال	۱۹۷

اٹھارھواں باب: بیان زکوٰۃ	۱۹۸
ثواب زکوٰۃ و عذاب ترک زکوٰۃ	۱۹۸
شرائط وجوب زکوٰۃ	۱۹۸
اشیائے زکوٰۃ۔ بیان نصاب سونا	۱۹۹
چاندی	۲۰۰
گوسفند کے نصاب پانچ ہیں	۲۰۱
اونٹ کے نصاب بارہ	۲۰۱
گائے کے نصاب دو ہیں	۲۰۱
گیہوں، جو، مویز، خرمے کے نصاب	۲۰۲
مصرف زکوٰۃ	۲۰۳
مستحب زکوٰۃ	۲۰۴
انیسواں باب: بیان خمس، ثواب خمس	۲۰۴
اشیائے خمس	۲۰۵
شرائط خمس	۲۰۶
مصرف خمس	۲۰۸
بیان صدقات	۲۰۹
بیسواں باب: بیان حج، وجوب حج	۲۱۰
شرائط وجوب حج	۲۱۱
مسئلہ شرائط صحت حج۔ اقسام حج	۲۱۲
افعال عمرۂ تمتع، اعمال حج تمتع	۲۱۳
بیان مواقیت	۲۱۴
میقات مسجد شجرہ۔ وادی عقیق۔ یلملم جحفہ	۲۱۵
واجبات احرام	۲۱۶
محرمات احرام اور ان کا کفارہ	۲۱۷
واجبات طواف	۲۲۵
شرائط	۲۲۶
واجبات جو طواف میں شامل ہیں	۲۲۸
نماز طواف	۲۳۰
سعی کے احکام	۲۳۲
تقصیر کا بیان	۲۳۴
احکام حج تمتع۔ عرفات میں وقوف	۲۳۶
مشعر الحرام میں وقوف	۲۳۸
واجبات منیٰ	۲۴۰
امر اول۔ واجبات رمی الجمرات	۲۴۱
(امر دوم) مسئلہ نمبر ۱ تا مسئلہ نمبر ۲	۲۴۲
(امر سوم) واجبات منیٰ (حلق یا تقصیر)	۲۴۳
ادائے مناسک منیٰ کے بعد واجبات	۲۴۵
منیٰ میں شب ہائے تشریق کے احکام	۲۴۶
تین جمروں پر سنگریزے مارنے کے احکام	۲۴۷
اکیسواں باب: بیان جہاد	۲۴۹
کتاب المعاشرت و المعاملات	۲۵۱
بائیسواں باب: تہذیب زندگی	۲۵۲
فضیلت علم	۲۵۲
بعض گناہان کبیرہ۔ زنا	۲۵۳
اغلام وغیرہ۔ سود	۲۵۴
جھوٹ۔ شراب	۲۵۵
جوا۔ گانا۔ بجانا	۲۵۶
غیبت (چغلی)	۲۵۷
حسد و تکبر۔ قطع رحم	۲۵۸
عقد نکاح کا بیان	۲۵۹
احکام نکاح	۲۶۰
خطبۂ نکاح	۲۶۱
صیغۂ نکاح	۲۶۲
عقد متعہ۔ صیغۂ متعہ	۲۶۵

Presented by www.ziaraat.com

حرام عورتیں	۲۶۶
اعمال بعد نکاح	۲۷۰
حقوق زوجہ وشوہر	۲۷۲
اعمال طلب اولاد	۲۷۴
اعمال وقت حمل و آسانی وضع حمل	۲۷۵
اعمال بعد ولادت	۲۷۶
عقیقہ	۲۷۷
ختنہ، اعمال رضاع مولود وحق فرزند	۲۷۹
طلاق کا بیان	۲۸۰
عدہ طلاق ووفات	۲۸۳
ظہار کا بیان	۲۸۴
اُمور خانہ داری	۲۸۵
پرورش جانور۔ کھانا۔ پینا	۲۸۶
لباس	۲۸۸
انگشتری	۲۸۹
خوشبو و سرمہ۔ کنگھی و آئینہ	۲۹۰
حجامت و ناخن تراشی	۲۹۱
مسواک و مہندی	۲۹۲
بیان ذبح و شکار۔ حلال جانور۔ حرام جانور	۲۹۳
مکروہ جانور	۲۹۴
حرام و مکروہ اشیاء۔ احکام ذبح	۲۹۵
احکام شکار	۲۹۷
تئیسواں باب: احکام خرید و فروخت	۲۹۸
آداب و مستحبات تجارت مکروہ پیشے	۲۹۸
حرام معاملے	۲۹۹
بیع و شرا۔ بائع و مشتری کے شرائط	۳۰۰
رہن (گروی)	۳۰۱
قرض	۳۰۲
چوبیسواں باب: میراث	۳۰۳
موانع ارث	۳۰۴
سہام و فروض کا بیان	۳۰۵
تقسیم وراثت۔ ماں۔ باپ	۳۰۶
اولاد	۳۰۷
جدہ۔ بھائی۔ بہن	۳۰۸
جد و جدہ۔ چچا اور پھوپھی	۳۰۹
ماموں اور خالہ۔ سببی وارث زوجیت	۳۱۰
کتاب الادعیہ والاعمال مشہورہ	۳۱۱
پچیسواں باب: ثواب تلاوت قرآن مجید	۳۱۲
آداب تلاوت قرآن	۳۱۲
بعض سورتوں کے مختصر فضائل و خواص	۳۱۳
بعض آیات و اسماء الٰہی کے فوائد	۳۱۶
سجدۂ قرآن	۳۱۸
بیان استخارہ	۳۱۹
استخارہ سجادیہ	۳۲۱
سورہ ہائے مبارکہ قرآن کریم	۳۲۲
(۱) سورۂ مبارکہ یٰسین	۳۲۳
(۲) سورۂ مبارکہ الفتح	۳۲۶
(۳) سورۂ مبارکہ الرحمٰن	۳۲۹
(۴) سورۂ مبارکہ الواقعہ	۳۳۱
(۵) سورۂ مبارکہ الملک	۳۳۲
(۶) سورۂ مبارکہ المزمل	۳۳۵
(۷) سورۂ مبارکہ الدھر	۳۳۶
(۸) سورۂ مبارکہ النباء	۳۳۷
(۹) سورۂ مبارکہ الجمعہ	۳۳۸

(۱۰) سورۂ مبارکہ المنافقون	۳۳۹
(۱۱) آیۃ الکرسی	۳۴۰
ادعیۂ ماثورۂ مشہورہ	۳۴۱
(۱) دعائے جوشن کبیر	۳۴۱
(۲) دعائے جوشن صغیر	۳۶۰
(۳) دعائے کمیل	۳۶۹
(۴) دعائے مشلول	۳۷۵
(۵) دعائے جامع	۳۸۰
(۶) دعائے معراج	۳۸۱
(۷) دعائے توسل	۳۸۳
(۸) حدیث کساء	۳۸۵
(۹) دعائے مجیر	۳۸۹
(۱۰) دعائے صد سبحان	۳۹۳
(۱۱) دعائے سمات	۳۹۶
(۱۲) دعائے مجیب	۴۰۰
(۱۳) دعائے عدیلہ	۴۰۲
(۱۴) اسناد درود طوسیؒ	۴۰۴
دعائے اعتصام۔ درود طوسیؒ	۴۰۵
درود طوسیؒ	۴۰۶
(۱۵) دعائے سباسب	۴۱۴
(۱۶) دعائے نور صغیر	۴۲۱
(۱۷) نادِ علی کبیر	۴۲۲
(۱۸) دعائے یستشیر	۴۲۴
چھبیسواں باب: حالات و اعمال ایام ہفتہ	۴۲۷
جمعۃ المبارک	۴۲۷
اعمال روز جمعہ	۴۲۹
ہفتہ۔ اتوار	۴۳۰
پیر۔ منگل۔ بدھ۔ جمعرات	۴۳۱
ادعیۂ ایام ہفتہ: دعائے یکشنبہ (اتوار)	۴۳۲
دعائے دوشنبہ (پیر)	۴۳۳
دعائے سہ شنبہ (منگل)	۴۳۴
دعائے چہارشنبہ (بدھ)	۴۳۵
دعائے پنجشنبہ (جمعرات)۔ دعائے روز جمعہ	۴۳۶
دعائے شنبہ (ہفتہ)	۴۳۷
دعائے عافیت	۴۳۸
دعائے ہلال	۴۳۹
چاند دیکھنے کے نقش	۴۴۱
دعا و نماز روز اول ہر ماہ علیحدہ علیحدہ چاندوں کے لیے مخصوص چیزیں دیکھنا	۴۴۲
بارہ مہینوں کی تاریخہائے نیک و بد	۴۴۳
ہر مہینے کی نیک و بد تاریخیں	۴۴۹
ستائیسواں باب:	۴۵۳
حالات و اعمال ہر ماہ۔ ماہ محرم	۴۵۳
اعمال شب عاشورا۔ روز عاشورا	۴۵۶
پہلا طریقہ عمل عاشورا	۴۵۷
دوسرا طریقہ عمل عاشورا	۴۶۵
زیارت آخر روز عاشورہ	۴۶۹
ماہ صفر	۴۷۱
ماہ ربیع الاول	۴۷۳
ماہ ربیع الثانی جمادی الاول۔ ماہ جمادی الثانی	۴۷۴
ماہ رجب	۴۷۵
عمل ام داؤد	۴۷۹
ماہ شعبان	۴۸۸
نیمۂ شعبان	۴۹۲

Presented by www.ziaraat.com

عریضۂ حاجت	۴۹۴
ماہ رمضان	۴۹۶
آداب دخول ماہ رمضان	۴۹۷
اعمال شب و روز	۴۹۹
اعمال سحر	۵۰۵
اعمال افطار	۵۰۷
تاریخ وار ادعیہ	۵۰۸
اعمال شب قدر	۵۱۱
دعائے مکارم الاخلاق	۵۱۴
جمعۃ الوداع اور اعمال دہۂ آخر	۵۲۱
ماہ شوال	۵۲۹
فطرہ	۵۳۰
نماز عید	۵۳۲
ماہ ذیقعد	۵۳۳
ماہ ذوالحجہ	۵۳۴
عید الضحیٰ ۔ قربانی	۵۳۶
عید غدیر	۵۳۸
عید مباہلہ	۵۴۲
عید نوروز	۵۴۶
آب نیساں	۵۴۹
کتاب الحاجات و التعویذات	۵۵۰
اٹھائیسواں باب: اعمال حاجات وسعت رزق وغیرہ، نماز حاجت	۵۵۱
اعمال وسعت رزق	۵۵۲
وسعت رزق کی دعائیں	۵۵۴
ادعیہ ادائے قرض	۵۵۶
انتیسواں باب: مصیبت و غم و الم	۵۵۸
ادعیہ دفع خوف وغیرہ	۵۶۰
رہائی قید کے لیے دعائیں	۵۶۲
گمشدہ اشیاء کے لیے دعائیں	۵۶۲
دفع شیاطین و دفع سحر (جادو)	۵۶۴
دفع نظر بد	۵۶۶
حفاظت جان و مال کے لیے دعائیں	۵۶۷
تیسواں باب: بیان اعمال و ادعیہ متعلق امراض وغیرہ	۵۶۸
ادعیہ خاص امراض ۔ بخار	۵۷۳
درد سر	۵۷۶
درد چشم	۵۷۷
درد گوش و دندان	۵۷۸
درد پہلو	۵۷۹
قولنج و فالج و صرع وغیرہ	۵۸۰
جذام و برص	۵۸۱
وبا، چیچک، طاعون، خنازیر وغیرہ	۵۸۲
نسیان	۵۸۳
تسخیر محبت	۵۸۴
اکتیسواں باب: اعمال و ادعیہ سفر	۵۸۵
کتاب الزیارات والخطبات	۵۸۷
بتیسواں باب: زیارت چہاردہ معصومینؑ	۵۸۸
زیارت جناب رسول خداؐ	۵۸۸
زیارت جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا	۵۸۹
زیارت حضرت علی علیہ السلام	۵۹۰
زیارت امام حسنؑ ۔ زیارت امام حسینؑ	۵۹۲
زیارت حضرت امام زین العابدینؑ	۵۹۳
زیارت امام محمد باقرؑ، زیارت امام جعفر صادقؑ	۵۹۴
زیارت امام موسیٰ کاظمؑ	۵۹۵
زیارت امام رضاؑ ۔ زیارت امام محمد تقیؑ	۵۹۶
زیارت امام علی نقیؑ ۔ زیارت امام حسن عسکریؑ	۵۹۶
زیارت صاحب الامرؑ ۔ مختصر زیارت جامعہ	۵۹۷
زیارت حضرت عباسؑ	۵۹۹
زیارت ایام ہفتہ ۔ روز شنبہ (ہفتہ) یکشنبہ (اتوار)	۶۰۰
روز دوشنبہ (پیر) ۔ زیارت امام حسنؑ و حسینؑ	۶۰۱
زیارت امام حسینؑ	۶۰۱
روز سہ شنبہ (منگل)	۶۰۲
روز چہار شنبہ (بدھ)، پنجشنبہ (جمعرات)	۶۰۳
زیارت ناحیہ مقدسہ	۶۰۴
روز جمعہ	۶۱۲
خطبۂ اولیٰ جمعہ	۶۱۳
خطبۂ ثانیہ جمعہ	۶۱۵
خطبۂ اولیٰ عید الفطر	۶۱۶
خطبۂ ثانیہ عید الفطر	۶۱۹
خطبۂ اولیٰ عید الضحیٰ	۶۲۱
خطبۂ ثانیہ عید الضحیٰ	۶۲۳
ضمیمہ مفیدہ مع ملحقات جدیدہ	۶۲۶
مسائل متفرقہ	۶۲۷
مسائل بطور سوال و جواب منقول از بیان الخمس	۶۳۳
نماز صاحب العصر والزمان	۶۳۵
دعائے معرفت	۶۳۶
زیارت حضرت زینب سلام اللہ علیہا	۶۳۷
مناجات خمسۃ عشر حضرت امام زین العابدینؑ	۶۳۸
پہلی مناجات (توبہ کرنے والوں کے لیے)	۶۳۸
دوسری مناجات (شکوہ کرنے والوں کیلیے)	۶۳۹
تیسری مناجات (اللہ سے خوف رکھنے والوں کیلیے)	۶۴۰
چوتھی مناجات (امیدواروں کے لیے)	۶۴۰
پانچویں مناجات (اللہ کی طرف رغبت کرنیوالوں کیلیے)	۶۴۱
چھٹی مناجات (شکر کرنیوالوں کیلیے)	۶۴۲
ساتویں مناجات (اللہ کی اطاعت کرنیوالوں کیلیے)	۶۴۳
آٹھویں مناجات (اللہ کی طرف ارادہ کرنیوالوں کیلیے)	۶۴۴
نویں مناجات (محبت کرنے والوں کیلیے)	۶۴۴
دسویں مناجات (اللہ کی طرف وسیلہ پکڑنے کیلیے)	۶۴۵
گیارھویں مناجات (اللہ کی طرف محتاج لوگوں کیلیے)	۶۴۶
بارھویں مناجات (عارفین کے لیے)	۶۴۷
تیرھویں مناجات (اللہ کا ذکر کرنیوالوں کیلیے)	۶۴۸
چودھویں مناجات (اللہ سے پناہ مانگنے والوں کیلیے)	۶۴۹
پندرھویں مناجات (زاہدین کے لیے)	۶۴۹
ادعیہ مخصوصہ انبیاء علیہم السلام	۶۵۰
دعائے حضرت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم	۶۵۰
دعائے حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ	۶۵۱
دعائے حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ	۶۵۲
دعائے حضرت ایوبؑ ۔ دعائے حضرت موسیٰؑ	۶۵۳
دعائے حضرت یوشع بن نونؑ، دعائے حضرت خضر و الیاسؑ	۶۵۴
دعائے حضرت یونس بن متیٰؑ، دعائے حضرت ہودؑ	۶۵۵
دعائے حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت آصف بن برخیاؑ	۶۵۶
دعائے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام	۶۵۷
ادعیہ دوازدہ گانہ منسوب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام	۶۵۷
دعائے حضرت امام حسن علیہ السلام	۶۵۸
دعائے حضرت امام حسینؑ، حضرت امام زین العابدینؑ	۶۵۹
دعائے حضرت امام محمد باقرؑ، حضرت امام جعفر صادقؑ	۶۵۹
دعائے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ، حضرت امام علی رضاؑ	۶۶۰
دعائے حضرت امام محمد تقیؑ، حضرت امام علی نقیؑ	۶۶۰
دعائے حضرت امام حسن عسکریؑ، حضرت امام مہدیؑ	۶۶۰
نقوش ایام ہفتہ	۶۶۱ تا ۶۶۳

Presented by www.ziaraat.com

مسائل متفرقہ

مطابق فتاویٰ جناب حجۃ الاسلام آیۃ اللہ العظمیٰ المجاہد الاکبر آقائے آقا مجتہد اعظم نائب امام العصر والزمان الحاج السید روح اللہ الموسوی الخمینی متع اللہ المسلمین بطول وجودہ الشریف۔

۱۔ روزہ دار انسان کے لئے مستحب ہے کہ نماز مغرب و عشاء افطار سے پہلے پڑھ لے اور اگر کوئی شخص اس کا انتظار کر رہا ہو یا کھانے کے لئے اتنا بے قرار ہو کہ حضور قلب سے نماز ادا نہیں کر سکتا تو اس کے لئے بہتر ہے کہ پہلے افطار کرے لیکن جتنا ممکن ہو نماز کو فضیلت کے وقت میں بجا لائے۔

۲۔ اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں سیّد ہوں تو اُسے خمس نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ دو عادل اس کے سیّد ہونے کی تصدیق نہ کریں یا لوگوں کے درمیان اس طرح معروف ہو کہ انسان کو یقین اور اطمینان پیدا ہو جائے کہ یہ سیّد ہے۔

۳۔ معاملہ کرتے وقت قسم کھانا اگر سچی ہو تو مکروہ اور اگر جھوٹی ہو تو حرام ہے۔

۴۔ سود دینا سود لینے کی طرح حرام ہے۔ اگر قرض دینے کے وقت اس کے ساتھ کوئی شرط نہ کرے لیکن مقروض کچھ زیادہ واپس کر دے تو اس میں کچھ حرج نہیں بلکہ یہ مستحب بھی ہے۔

۵۔ خداوند عالم کے علاوہ کسی اور کے لئے سجدہ کرنا حرام ہے اور بعض عوام جو ائمہ علیہم السلام کے قبور کے سامنے پیشانی زمین پر رکھتے ہیں اگر شکر خداوندی کے طور پر ہو تو کوئی اشکال نہیں ورنہ حرام ہے۔

۶۔ چاند کا اونچا ہونا یا دیر میں غروب ہونا اس کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ سابقہ رات کو چاند کی پہلی تاریخ تھی۔

۷۔ وہ فرش جو امام بارگاہ کے لئے وقف کیا گیا ہے وہ نماز کے لئے مسجد میں نہیں لے جا سکتے اگرچہ وہ مسجد امام بارگاہ کے قریب ہی کیوں نہ ہو۔

۸۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کے ترکہ کا تیسرا حصہ نہ بیچا جائے اور اس کا نفع فلاں مصرف میں خرچ

کیا جائے تو اس کی وصیت کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

۹۔ علوم دینیہ کے طلبہ کے لئے ان اداروں میں داخل ہونا جائز نہیں ہے کہ جو دین کے نام پر حکومت کی طرف سے تاسیس کئے گئے ہیں۔

۱۰۔ جو اشخاص اہل علم کے لباس میں ان اداروں میں جو حکومت کے اشارے سے بنائے گئے ہیں وارد ہوتے ہیں مسلمانوں اور دینداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان سے اعراض کریں اور ان سے میل جول نہ رکھیں ایسے اشخاص عدالت سے خارج ہیں اور ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں اور ان کی موجودگی میں طلاق دینا باطل ہے اور سہم مبارک امام علیہ السلام و سہم سادات عظام انہیں نہیں دینا چاہیے اور اگر انہیں دیں گے تو بری الذمہ نہیں ہوں گے اور اگر ایسے اشخاص اہل منبر ہیں تو ضروری ہے کہ انہیں منبر پر جانے کی اجازت نہ دیں اور ان کی مجالس میں شرکت نہ کی جائے۔

۱۱۔ لوگ جو کچھ بینک سے بعنوان قرض یا کسی اور عنوان سے لیتے ہیں جبکہ معاملہ شرعی طور پر انجام پذیر ہو تو حلال ہے۔

۱۲۔ سونے سے زینت کرنا مثلاً سونے کی زنجیر سینہ پر لٹکانا یا سونے کی انگوٹھی کلائی پر باندھنا مرد کے لئے حرام اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سونے کی عینک بھی نہ لگائے۔

۱۳۔ جو پیسہ بینک میں رکھا جاتا ہے اگر قرض کے عنوان سے ہو اور اس میں نفع کی قرارداد نہ ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں اور بینک کے لئے جائز ہے کہ اس پیسے میں تصرف کرے اور اگر نفع کی قرارداد ہو تو قرض باطل اور بینک اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔

۱۴۔ نفع کی قرارداد جو سود کا سبب ہے اس میں فرق نہیں کہ قرارداد صریح ہو یا قرض لیتے وقت طرفین کی بنا نفع پر ہو پس اگر بینک کا یہ قانون ہے کہ وہ جو قرض لیتا ہے اس کا سود ہوگا تو جو قرض اس سود پر مبنی ہو وہ حرام ہے۔

۱۵۔ اگر قرض لیتے وقت نفع کی قرارداد نہ ہو نہ صریحاً نہ اس کے علاوہ تو قرض صحیح ہے اور قرارداد کے بغیر جو چیز قرض لینے والا بینک دے وہ حلال ہے۔

۱۶۔ لاٹری جو کہ متعارف ہے جسے رقم معینہ پر بیچا جاتا ہے پھر اس کی قرعہ اندازی ہوتی ہے پھر جن اشخاص کے نام پر قرعہ نکلتا ہے تو انہیں معین رقم دیتے ہیں اس کی خرید و فروخت جائز نہیں اور باطل ہے اور جو رقم لاٹری کے مقابلے میں لیتے ہیں وہ حرام ہے لینے والا اس کا ضامن ہے اور جو رقم قرعہ اندازی سے ملے وہ حرام ہے اور لینے والا اس رقم کے حقیقی مالک کا ضامن ہے۔

۱۷۔ مسلمان مرنے والے کے جسم کو چیرنا پھاڑنا جائز نہیں اور اگر ایسا کریں تو فعل حرام ہے البتہ غیر مسلم کے مردے کو چیرنا پھاڑنا جائز ہے۔

۱۸۔ اگر کسی ایک یا کئی مسلمانوں کی جان کی حفاظت پیش نظر ہو اور اس پر موقوف ہو اور غیر مسلم کا پوسٹ مارٹم

Presented by www.ziaraat.com

ممکن نہ ہو تو یہ مسلمان کا کرسکتے ہیں۔

۱۹۔ اگر بھیڑ بکری یا دوسرے جانوروں کو ان مشینوں کے ذریعے سے ذبح کریں جو آجکل بعض شہروں میں مرسوم ہیں تو وہ حرام و نجس اور مردار ہو جائیں گے اور ان کی خرید و فروخت جائز نہیں رہے گی چاہے بجلی کا بٹن مسلمان کھولے اور وہ تکبیر بھی کہے اور جانور بھی قبلہ رخ ہو اور اس کے حلقوم کو کاٹنے یا ایسا نہ ہو۔ البتہ وہ گوشت جو مسلمانوں کے بازار میں فروخت ہوتا ہے اور یہ احتمال ہو کہ شرعی طور پہ ذبح کیا گیا ہوگا تو وہ حلال اور اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔

۲۰۔ وہ گوشت یا ذبح شدہ مرغ جو بلادِ کفر سے آتے ہیں وہ نجس و حرام اور مردار کا حکم رکھتے ہیں مگر یہ کہ ثابت ہو جائے کہ انھیں شرعی طور سے ذبح کیا گیا ہے۔

۲۱۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن جو منافع عقلائی رکھتے ہیں اور اسلامی نظریہ کے حرام منافع بھی ان میں ہیں تو ان سے حلال قسم کے منافع حاصل کرنا جائز ہے۔ مثلاً ریڈیو سے خبریں اور مواعظ اور ٹیلیویژن سے حلال چیزیں مثلاً تعلیم و تربیت صحیح کے لیے دکھانا یا کارخانے اور عجائبات بحر و بر دکھانا البتہ حرام چیزیں مثلاً گانے اور موسیقی اور بری چیزوں کی اشاعت کرنا۔ خلافِ اسلام قوانین کا نشر، خائن اور ظالم کی مدح اور باطل کی ترویج کرنا اور ایسی چیزیں دکھانا جو لوگوں کے اخلاق کو خراب اور ان کے عقائد کو متزلزل کرتی ہیں۔ حرام و گناہ ہیں۔

۲۲۔ چونکہ ان آلات کا استعمال وجہ حرام پر شائع و رائج ہے جیسا کہ ان کا استعمال حلال قریباً مفقود ہوگیا ہے لہٰذا میں ان کی خرید و فروخت کی اجازت نہیں دیتا مگر ان اشخاص کو جو بالکل غیر شرعی طور پر انہیں استعمال نہ کریں اور کسی اور کو بھی غیر مشروع طور پہ استعمال نہ کرنے دیں۔

چودہ سورہ ہائے قرآنی مع اورادِ مقبول

وظائفِ مقبول عکسی رنگین

عمدہ کاغذ، بہترین پرنٹنگ، پلاسٹک کور مجلد

افتخار بکڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

[illegible]

مجاہد ملت آیۃ اللہ روح اللہ خمینی مدظلہ

[illegible]

آیۃ اللہ حکیم السید محسن الحکیم اعلی اللہ مقامہ

Presented by www.ziaraat.com

دیباچہ طبع پنجد ہم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ خدا کے فضل و کرم اور حضرت آئمہ معصومین علیہم السلام کی تائید سے کتاب مستطاب "تحفۃ العوام" کی پندرھویں اشاعت اضافہ کثیرہ جدیدہ کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو رہی ہے جس سے اس کی ضخامت میں معتدبہ اضافہ ہو گیا ہے جس طرح کہ شب چہاردہم کا چاند ہر لحاظ سے اپنی ضوافگنی اور نور پاشی میں کامل بدر ہوتا ہے اسی طرح یہ جدید ایڈیشن ہر پہلو اور ہر حیثیت سے کامل بلکہ اکمل ہو گیا ہے۔ ادعیہ منقولہ میں دعائے سباب، دعائے نادِ علی صغیر و کبیر اور دعائے مجیر کا اضافہ ہے۔ حج کے مکمل احکام درج کر دیئے ہیں، جہاد کا باب بھی زیادہ کر دیا گیا ہے۔ مزید ضروری مسائل مثلاً خرید و فروخت، رہن، قرض وغیرہ بھی شامل کر دیئے ہیں۔ مزید برآں اس تازہ ایڈیشن میں جمعہ و عیدین کے مشہور و معروف خطبوں کا بھی الحاق کر دیا گیا ہے اور اس کمی کا احساس پیش نماز صاحبان شدت سے محسوس کر رہے تھے اور اس حقیر کو بارہا دفعہ توجہ دلائی گئی۔ الحمد للہ کہ یہ کمی اب کی دفعہ پوری کر دی گئی ہے اور اب ہر لحاظ سے کامل بلکہ اکمل ہو گئی ہے اور اس تحفہ کو باقی تمام 'تحفوں' پر فوقیت و عظمت حاصل ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ میری محنت ٹھکانے لگی اور مجھے یقین ہے کہ یہ میرے لئے 'الباقیات الصالحات' ثابت ہو گی اور آخر میں التماس ہے کہ مومنین کرام اس حقیر کو اپنی دعاؤں سے فراموش نہ فرمائیں۔

حررہ الاحقر السید منظور حسین نقوی
خطیب و پیش نماز مسجد علی پور (مظفر گڑھ)

الحاج مولانا سید منظور حسین نقوی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم و مغفور کے لئے ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرما کر مشکور فرمائیں۔ ادارہ

Presented by www.ziaraat.com

علامہ سید علی نقی النقوی مجتہد اعلی اللہ مقامہ

علامہ سید محمد جعفر قبلہ شہید

۱۔ مشکل الفاظ کے معنی

اکثر مومنین اور خصوصاً مستورات کو یہ شکایت تھی کہ تحفۃ العوام کی عبارت ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کے علاوہ میرے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ ہمارے نوعمر لڑکے اور لڑکیاں دینیات سے ناواقف اٹھ رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اوّل تو دینیات پڑھنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں ہے اور اگر کوئی پڑھائے تو بعض مسائل میں شرم حائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے غسل وغیرہ کی معلومات جو ہر شخص کو معلوم ہونا چاہیئے، نئی نسل اس سے واقف نہیں ہونے پاتی۔ لہٰذا میری دیرینہ خواہش تھی کہ میں تحفۃ العوام کی عبارت اتنی آسان کر دوں کہ نئے لڑکے اور لڑکیاں خود بغیر کسی استاد کے کتاب پڑھیں تو مسائل ان کی سمجھ میں آجائیں۔

میں جناب آغا افتخار حسین صاحب پروپرائٹر افتخار بک ڈپو کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں کہ موصوف نے تحفۃ العوام چھاپتے وقت مجھے یہ موقع عنایت فرمادیا۔ اب مجھے یہ بات سوجھی ہے کہ اگر کتاب کی عبارت میں تبدیلی کی جائے تو یہ فائدہ تسلیم کہ عبارت آسان ہو جائے گی مگر نقصان یہ پہنچے گا کہ عبارت کا وہ ”وسیع“ مطلب نہ رہے گا جو پہلے تھا۔ اس لئے میں نے دونوں فائدوں کو ہم آہنگ کرنے کے لئے عبارت کو تبدیل نہیں کیا ہے بلکہ مشکل الفاظ پر نمبر ڈال کر ان کے معنی حاشیے میں لکھ دیے ہیں۔

اب سنیئے! حاشیوں پر نمبر ڈالنے کے لئے دشواری یہ پیش آئی کہ کتاب میں پہلے ہی ۱، ۲، ۳ وغیرہ دائرہ کے، نمبر دے کر حاشیے درج کئے ہوئے ہیں۔ اگر میں بھی ۱، ۲، ۳ نمبر دے کر حاشیے لکھوں تو پہلے والے حاشیے اور میرے لکھے ہوئے حاشیے مخلوط ہو جائیں گے اور پتہ نہ چلے گا کہ کونسا حاشیہ کس کا لکھا ہوا ہے لہٰذا میں نے اس کا یہ حل نکالا کہ اپنے حاشیوں پر ۱، ۲، ۳ وغیرہ (انگریزی کے) نمبر ڈال دیئے ہیں۔ اس سے آپ ہر مشکل لفظ کے معنی اُسی صفحے پر دیکھ سکتے ہیں۔

اُمید ہے کہ اب عام مومنین و مومنات اور نوعمر لڑکے و لڑکیاں جو شرم کی وجہ سے بغیر کسی استاد کے خود تحفۃ العوام پڑھیں گے تو تمام مسئلے مسائل انشاءاللہ ان کی سمجھ میں آجائیں گے۔

۲۔ نظرِ ثانی و تصحیح

محترم آغا افتخار حسین صاحب نے اپنے دینی جذبے کا اظہار کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میں تحفۃ العوام کو ایسا چھاپنا چاہتا ہوں کہ اب تک کی تمام تحفۃ العوام سے یہ ایڈیشن سب سے زیادہ خوشخط، جلی اور صاف چھپے۔ اس کے لئے میں نے اسے اس دفعہ آفسٹ پر چھپوانے کا اہتمام کیا ہے جس پر کہ زرِ کثیر صرف ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے اس میں مومنین کرام کی سہولت کے لئے موجودہ وقت کے چاروں مجتہدین اعلام جامع الشرائط کے فتاویٰ اور زیارت ناحیہ مقدسہ کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ مزہ تو جب ہے کہ اس تحفۃ العوام میں کوئی غلطی نہ رہے لہٰذا آپ اس پر نظرِ ثانی اور تصحیح فرمائیں چنانچہ میں نے اس تحفہ کی کتابت کو اس کے سابقہ ایڈیشن سے ایک ایک لفظ ملا کر پروف ریڈنگ کر دی ہے پھر دعاء صرف عربی عبارت کو دوسری عربی کتابوں میں تلاش کر کے ان سے ایک ایک لفظ ملا کر پڑھا اور بقیہ غلطیاں بھی درست کر دی ہیں۔ قرآنی سورتوں کا معاملہ یہ ہے کہ حکومت نے تاج کمپنی کے مطبوعہ قرآن مجید کو غلطیوں سے پاک قرار دیا ہے اس لئے میں نے اس تحفہ کی قرآنی سورتوں کو تاج کمپنی مطبوعہ قرآن مجید سے ایک ایک لفظ ملا کر پروف ریڈنگ کر دی ہے۔ تو غلطیاں دور کرنے کی یہی صورتیں ہیں لہٰذا میں نے اس تحفہ کو حتی المقدور غلطیوں سے پاک کر دیا ہے۔

۳۔ ترتیب

کتاب کی یہ بھی صفت ہوتی ہے کہ اس کے مضامین کی ترتیب درست ہو۔ تحفۃ العوام چونکہ ابتداء میں مختصر لکھی گئی تھی اور بعد میں اس میں اضافے ہوتے چلے گئے۔ لہٰذا جو بھی اضافہ کیا گیا اسے یا تو کتاب کے آخیر میں لگا دیا گیا یا بالکل شروع میں یا کہیں موقع بے موقع درمیان میں لگا دیا گیا اس میں شک نہیں کہ ان اضافوں سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے لیکن یہ بھی تو چاہیئے کہ مضامین کی ترتیب درست ہو۔ میں نے کتاب کی ترتیب درست کر دی ہے۔ یعنی قرآن کی سورتیں جو بالکل شروع میں تھیں انہیں ان کی مناسب جگہ لے گیا ہوں۔ دینیات جو دو جگہ تھی۔ اسے ایک جگہ لے آیا ہوں۔ اسی طرح دعاؤں کو ایک جگہ۔ اعمال کو ایک جگہ، زیارات کو ایک جگہ اور تعویذات وغیرہ کو ایک جگہ لے آیا ہوں۔

اُمید ہے کہ اس سے کتاب بہتر ہو گئی ہے اور مومنین کو پہلے سے زیادہ سہولت ہو جائے گی۔ انشاءاللہ۔

اعجاز محمد (فاضل فقہ)

گورنمنٹ رجسٹرڈ پروف ریڈر

برائے قرآن مجید

رجسٹرڈ نمبر:۔ 15- 76/(4)/ ؟

Presented by www.ziaraat.com

حواشی مطابق فتاویٰ

۱۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای الحاج سید ابوالقاسم الخوئی مدظلہ مجتہد اعظم نجف اشرف
۲۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای الحاج سید محمود الحسینی الشاہرودی مدظلہ مجتہد اعظم نجف اشرف
۳۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای الحاج سید روح اللہ خمینی
۴۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد کاظم شریعتمدار

یہ ہر مومن کی ضرورت ہے کہ وہ جس مجتہد اعلم جامع الشرائط کی تقلید میں ہو، وہ اسی کے فتاویٰ پر عمل کرتا ہے۔ آج کل مندرجہ بالا چار مجتہدین اعلام ہیں۔ لہٰذا مومنین کو ان چاروں کے اختلافی مسائل سے آگاہی کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم موجودہ مجتہدین اعلام کے یہ حواشی آپ کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ مومنین اپنے اپنے مجتہد اعلم کے فتاویٰ تحفۃ العوام ھذا کے صفحہ نمبر و سطر نمبر کی مدد سے حاصل کر سکتے ہیں۔

صفحہ	سطر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ (بیان اختلاف فتوے)
۳۸	۶	مجتہد اعلم جامع الشرائط کی تقلید کرے	جن مسائل کے متعلق یہ معلوم ہو کہ ان میں علما کے درمیان اختلاف ہے۔ خوئیؒ
۳۹	۱	میت کی تقلید پر	میت کی تقلید پر باقی رہنا جائز نہیں۔ آقای شہرودی اگر مسائل یاد ہوں تو بقا واجب اور اگر میت مجتہد کے مطابق فتویٰ مسائل بھول چکا ہو تو زندہ کی تقلید واجب ہے۔ خوئیؒ اگر فوت شدہ مجتہد کے بعض مسائل پر عمل کر چکا ہو تو تمام پر باقی رہنا جائز آقای خمینی میت کی تقلید پر بقا جائز نہیں زندہ مجتہد کی تقلید واجب ہے۔ شاہرودی
۴۱	۶	بنا بر احتیاط واجب	یہ احتیاط واجب نہیں۔ خوئیؒ۔ شاہرودی
۴۲	۶	بنا بر احوط نجس بھی ہے	نجس نہیں بلکہ پاک ہے۔ خوئیؒ۔ شاہرودی
۴۴	۸	حرام و نجس ہے	نجس نہیں بلکہ پاک ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئیؒ
۴۴	۱۴	نجس ہے	نجس نہیں لیکن اس کے ساتھ احتیاطاً نماز نہ پڑھے۔ خوئیؒ
۴۴	۱۷	بلکہ حائضہ کے ساتھ جماع بحالت روزہ	ان صورتوں میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے تو یہ پسینہ نجس نہ ہوگا اور نہ ہی نماز میں اس سے احتیاط لازم ہے۔ خوئیؒ
۴۵	۱	نجاست کھانے والے	نجاست کھانے والے اونٹ اور دیگر جانوروں کا پسینہ نجس نہیں۔ لیکن نماز میں احتیاط واجب ہے۔ خوئیؒ
۴۵	۱	نجاست کھانے والے اونٹ	نجاست خوار اونٹ کا پسینہ نجس ہے۔ ہاں اگر اس کے علاوہ اور جانور نجاست کھاتے ہوں تو اُن کے پسینہ سے اجتناب ضروری نہیں۔ آقای خمینی نجاست خوار اونٹ کا پسینہ بلکہ اونٹ کے علاوہ دیگر نجاست خوار کے پسینہ سے بھی اجتناب لازم ہے اور ان کا پسینہ نجس ہے۔ آقای شہرودی نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ نجس ہے۔ احتیاط واجب ہے کہ نجاست کھانے والے جانوروں کے پسینہ سے انسان اجتناب کرے۔ آقای شریعتمدار بنا بر احتیاط واجب۔ شاہرودی
۴۶	۱۲	بواسیر کا خون خواہ باطن جسم میں ہو	اگر بواسیر باطن جسم میں ہو تو اس صورت میں یہ خون معاف نہ ہوگا۔ شاہرودی
۴۷	۲	وہ عورت جو چھوٹے بچہ کی پرورش	بشرطیکہ عورت کا اپنا بچہ ہو اور بچہ لڑکا ہو اور عورت کے لئے ہر روز بار بار لباس کا پاک کرنا ذاتی طور پر باعث زحمت ہو۔ اور نجاست بھی پیشاب کی ہو تو معاف ہوگا۔ خوئیؒ
۵۱	۴	کُر کی مقدار باعتبار پیمائش	کُر کی مقدار باعتبار پیمائش یہ ہے کہ لمبائی، چوڑائی اور گہرائی میں سے اگر ہر ایک تین بالشت جس کا مجموعی حاصل ضرب ۲۷ بالشت ہوتا ہے کافی ہے۔ خوئیؒ کُر پانی اس مقدار کو کہتے ہیں جس کی لمبائی چوڑائی گہرائی ۳ ½ بالشت ہو۔ اس کا مجموعی وزن بیس مثقال کم ایک سو اٹھائیس من تبریزی ہے جو کہ ۳۸۲/۹۰۶ گرام ہے۔ آقای خمینی کُر کی مقدار یہ ہے جس کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی میں سے ہر ایک ۳ ½ بالشت ہو۔ مجموع ۴۲ ⅞ بالشت مکعب ہو۔ آقای شہرودی کُر کی مقدار یہ ہے جس کی لمبائی چار بالشت ہو۔ چوڑائی اور گہرائی تین تین بالشت ہو۔ یعنی تین بالشت چوڑائی ہو۔ اور تین بالشت گہرائی اور اس کا کل وزن بیس مثقال کم ایک سو اٹھائیس من

Presented by www.ziaraat.com

تبریزی ہے۔ آقای شریعتمدار

۱۵ - ۵۱	لیکن بنا بر احوط	بلکہ بنا بر اقوی ہے۔ خوئی
۱ - ۵۲	بوریہ اور چٹائی	ایسی اشیاء کے پاک ہونے میں اشکال ہے۔ خوئی
۱۹ - ۵۴	صرف ڈبو دینا تطہیر کے لئے کافی ہے۔	کافی نہیں بلکہ آب کر یا آب جاری میں بھی دو مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ خوئی
۳۰ - ۵۵	غسالہ بول و براز پاک ہوگا	بول کا نہیں صرف براز کا غسالہ پاک ہے۔ خوئی۔ شاہرودی
۱۲ - ۵۵	نچوڑنے کی ضرورت نہیں	ضرورت ہے۔ خوئی
۱ - ۵۶	ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔	ایک مرتبہ نہیں بلکہ آب کثیر اور آب جاری میں بھی سات مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ خوئی
۱۸ - ۵۷	نچوڑنے کی بھی ضرورت نہیں	ضرورت ہے۔ خوئی
۶ - ۵۸	نجس ہو جاتا ہے	نجس نہیں ہوتا۔ خوئی۔ شاہرودی
۸ - ۵۸	شیرۂ انگور کا بھی یہی حکم ہے	شیرۂ انگور اگر خود بخود جوش میں آجائے تو اس کا کھانا حرام لیکن نجس نہیں، اگرچہ احتیاط بہتر ہے اور اگر آگ پر جوش آجائے تو اس کا کھانا حرام لیکن نجس نہ ہوگا۔ خوئی
۱۳ - ۵۸	حفاظت حرام ہے	حرام نہیں اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئی۔ شاہرودی
۲ - ۵۹	بنانا اور مزدوری لینا حرام ہے	حرام نہیں ہے اگرچہ احتیاط بہتر ہے۔ خوئی۔ شاہرودی
۵ - ۶۰	استنجا کی حالت میں بھی	استبراء اور استنجاء کی حالت میں حرام نہیں۔ خوئی۔ شاہرودی
۸ - ۶۳	گٹوں تک مسح کرنا	بلکہ پاؤں کے ابھرے ہوئے حصہ تک کافی ہے۔ خوئی۔ شاہرودی
۱۵ - ۶۴	سونے یا چاندی کا ہو	اگر پانی صرف غصبی برتن یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہی ہو تو اس صورت میں اس پانی سے وضو صحیح نہ ہوگا اور تیمم واجب ہے۔ لیکن اگر اس کے علاوہ دوسرا پانی موجود ہو تو پھر اس پانی کے ساتھ اگرچہ ارتماسی وضو جائز نہیں تاہم چلو وغیرہ سے پانی نکال کر اعضاء وضو پر ڈالا جائے تو صحیح ہوگا۔ شاہرودی اگر پانی غصبی برتن یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہو تو وضو ارتماسی صحیح نہ ہوگا لیکن اگر چلو یا کسی دوسری چیز کے ساتھ برتن سے نکال کر اعضاء وضو پر ڈالا جائے تو وضو صحیح ہوگا۔ اگرچہ بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔ خوئی وضو کا پانی غصبی برتن میں ہو یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہو اور پانی نہ ہو، اگر شرعی طریقہ پر دوسرے برتن میں ڈال سکتا ہے تو دوسرے برتن میں ڈال کر وضو کرے ورنہ تیمم کرے۔ اگر اس پانی کے علاوہ کوئی اور پانی موجود ہو تو اس سے وضو کرے۔ اگر غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں وضو ارتماسی کرے تو وضو باطل ہے، اس پانی کے علاوہ اور پانی موجود ہو یا نہ ہو۔ آقای خوئی اگر وضو کا پانی غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں ہو اور کوئی پانی نہ ہو تو پھر تیمم کرنا چاہیئے اور اگر غصبی برتن یا سونے چاندی کے برتن سے وضو ارتماسی کرے یا ان برتنوں سے منہ اور ہاتھوں پر پانی ڈالے، احتیاط واجب یہ ہے کہ وضو باطل ہے اگر چلو یا دوسری چیز سے لپ سے پانی لے کر منہ اور ہاتھوں پر پانی ڈالے تو اس کا وضو صحیح ہے۔ آقای خمینی اگر پانی غصبی برتن یا سونے چاندی کے برتن میں ہو اور پانی نہ ہو تیمم کرے، اگر پانی غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں ہو تو اس سے ارتماسی نہ کرے اگر چلو یا کسی دوسری چیز سے اس سے پانی لے کر وضو کرے تو وضو صحیح ہے۔ آقای شریعتمدار
۲ - ۶۸	بنا بر احوط (وجوبی)	یہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئی
۱۷ - ۷۰	مسح کر لینا کافی ہے	کافی نہیں، اس صورت میں تیمم واجب ہے۔ خوئی
۱۵ - ۷۲	تو دو ضربی تیمم کرے	لازم نہیں بلکہ خواہ وضو کے بدلہ ہو یا غسل کے ایک ضربی کافی ہے۔ خوئی
۳ - ۷۷	بنا بر احوط (وجوبی)	یہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئی
۱۳ - ۷۷	دفعۃً واحدۃً دھل جائے	لازم نہیں بلکہ تدریجی طور پر بھی غوطہ لگانا صحیح ہے۔ خوئی
۱۴ - ۷۷	بدن نجس رہے گا	گذشتہ مسائل میں ذکر کر دیا گیا ہے کہ مجنب حرام کا پسینہ نجس نہیں۔ اگرچہ نماز میں احتیاط لازم ہے لہٰذا گرم پانی کے ساتھ غسل جائز ہے۔ خوئی

Presented by www.ziaraat.com

٧٩ - ٦	ضروری نہیں ہے	لیکن جس حصہ کو دھونا ہو اس کو دھونے سے قبل پاک کر لینا کافی ہے۔ خوئی ۔ شاہرودی
٧٩ - ١٠	قرشی عورتوں کو	قرشی عورتیں کہ جن کی عمر پچاس اور ساٹھ سال کے درمیان ہو۔ ان کو چاہیئے کہ وہ خون دیکھنے کے ایام میں اگر شرائط حیض موجود ہوں تو احتیاط پر عمل کریں۔ یعنی احکام حیض پر بھی عمل کریں اور احکام استحاضہ پر بھی ۔ خوئی
٨٠ - ٣	مگر احوط یہ ہے	یہ احتیاط واجب نہیں ۔ خوئی
٨١ - ١٢	دو روز پہلے خون آتا دیکھے	لیکن اگر دو دنوں سے زیادہ ہو تو اس صورت میں احتیاط لازم ہے خوئی
٨٣ - ٨	اور بنا بر احوط	یہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئی
٨٣ - ١٣	کفارہ واجب ہے	ظاہراً واجب نہیں ۔ خوئی
٨٤ - ٢٠	ان میں احتیاط پر عمل کرے	لازم نہیں بلکہ اس درمیانی مدت میں نفاس کے احکام جاری ہونگے خوئی ۔ شاہرودی
٨٧ - ٧	قبلہ رخ لٹائیں	بنا بر احتیاط واجب اور اس سلسلہ میں ولی میت سے اجازت حاصل کرنا بھی بنا بر احتیاط کے واجب ہے۔ خوئی
٨٨ - ٧	بنا بر احوط غسل سے فراغت تک	یہ احتیاط واجب نہیں ۔ خوئی
٨٩ - ٢٠	اور شیعہ اثنا عشری ہو	لازم نہیں بلکہ اگر مسائل غسل سے واقف ہو اور صحیح غسل بہ نیت قربۃً الی اللہ دے تو کافی ہے۔ خوئی
٩٢ - ١٤	لیکن احوط یہ ہے	واجب نہیں بلکہ تین میں سے کسی ایک غسل کی نیت مافی الذمہ کر لینا کافی ہے۔ خوئی
٩٤ - ٨	بلکہ احوط یہ ہے	یہ احتیاط واجب نہیں ۔ خوئی
١١٢ - ٩	عصر کی نماز صحیح نہیں	البتہ اگر سہواً ایسا ہو جائے تو اس نماز کو ظہر کی قرار دے کر ایک اور نماز چار رکعتی بقصد مافی الذمہ ادا کرے کافی ہے۔ خوئی
١١٦ - ١	بنا بر احوط	یہ احتیاط واجب نہیں اور اگر ایک بالشت یا اس سے زائد فاصلہ دونوں کے درمیان ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ خوئی ۔ شاہرودی یہ احتیاط واجب نہیں ۔ شاہرودی
١١٨ - ٣	جائز ہے	سونے کی گھڑی کا استعمال جائز نہیں ۔ خوئی ۔ شاہرودی

١١٨ - ٣	حرام نہیں ہے	بلکہ حرام ہے۔ خوئی ۔ شاہرودی
١١٨ - ١٩	بواسیر کے خون کا ہے	بشرطیکہ بواسیر داخل میں نہ ہو ۔ شاہرودی
١١٩ - ١	بچہ لڑکا ہو	یہ حکم صرف بچہ کی ماں کے لئے مخصوص ہے۔ خوئی
١١٩ - ١٩	دو مرتبہ اشہد ان امیر المومنین	یہ جملہ جزو اذان نہیں اور نہ جزئیت کے قصد سے کہنا جائز ہے البتہ بقصد تیمن و برکت کہنا چاہیئے۔ خوئی ۔ شاہرودی
١٢٠ - ٩	دو یا ایک مرتبہ اشہد ان علیا	یہ جملہ جزو اقامت نہیں۔ لہٰذا بقصد تیمن و برکت کہنا چاہیئے۔ خوئی ۔ شاہرودی
١٢٨ - ٣	انگوٹھے	بلکہ انگوٹھوں کے سرے ۔ خوئی ۔ شاہرودی
١٢٨ - ٦	کاغذ پر سجدہ جائز ہے	بشرطیکہ ان چیزوں سے بنایا گیا ہو جن پر سجدہ جائز ہے۔ خوئی ۔ شاہرودی
١٥٠ - ٣	یا دو رکعت بیٹھ کر	بنا بر احتیاط واجب ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھے ۔ خوئی
١٥٠ - ٣	اور یہی حکم اس صورت میں بھی	نہیں بلکہ اگر دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے یہ شک ہو اگرچہ ذکر واجب پورا کر چکا ہو تو نماز باطل ہوگی ۔ خوئی
١٥٠ - ٦	لیکن اس صورت میں بہتر یہ ہے	بلکہ بنا بر احتیاط کے واجب ہے ۔ شاہرودی
١٥٦ - ٢	لیکن جمعہ و ظہر دونوں کو	نہیں بلکہ شرائط پوری ہوں تو نماز جمعہ واجب ہے اور نماز ظہر لازم نہیں البتہ بقصد رجاء پڑھ سکتا ہے۔ خوئی
١٥٩ - ٤	کسی عذر کی وجہ سے	بلکہ اگر بغیر کسی عذر کے بھی نہ پڑھی ہوں تو بھی قضا واجب ہے۔ خوئی
١٦٢ - ٢	اگرچہ اقویٰ ہے	اقویٰ نہیں بلکہ بہتر ہے۔ خوئی ۔ شاہرودی
١٦٢ - ٦	دونوں کو جمع کرے	لازم نہیں بلکہ آخر وقت اگر سفر میں ہو تو قصر اور اگر آخر وقت حضر میں ہو تو پوری قضا کرے۔ خوئی ۔ شاہرودی
١٦٢ - ١٣	احتیاطاً ٢٨ میل	یہ احتیاط بے معنی اور لغو و غلط ہے۔ لہٰذا اگر سفر ٢٨ میل ٢ فرلانگ ٨٠ گز سے کم ہو تو نماز پوری اور اگر اس مذکورہ مسافت تک کا یا اس سے ذرا برابر بھی زائد ہو تو قصر واجب ہے۔ خوئی ۔ شاہرودی
١٦٣ - ٨	پہلے سفر میں نماز قصر پڑھیں	نہیں بلکہ پہلے سفر میں بھی نماز پوری پڑھیں گے۔
١٦٣ - ٩	اور احوط یہ ہے	یہ احتیاط لازم نہیں۔ خوئی
١٦٣ - ١١	پہلے سفر میں قصر کرے گا	بلکہ احوط یہ ہے کہ پہلے سفر میں قصر اور پوری دونوں طرح پڑھے۔ خوئی
١٦٥ - ٩	حائر حضرت سید الشہداءؑ	بشرطیکہ ضریح مقدس سے ١١/٢ گز سے زائد مقدار دور نہ ہو۔ شاہرودی

Presented by www.ziaraat.com

۱۶۵ - ۹	جائز حضرت سید الشہداءؑ	بلکہ تمام حرم سید الشہداءؑ کا بھی یہی حکم ہے۔ خوئیؒ
۱۹۲ - ۱۵	ترک فاصلہ احوط ہے	یہ احتیاط بے معنی ہے آخری اور درمیانی صفوں میں کوئی فرق نہیں۔ خوئیؒ - شاہرودی
۱۹۴ - ۵	واجب ہے کہ تیمم کریں	اگر ماہ رمضان یا اس کی قضا کا روزہ ہو تو واجب ہے اگر ان کے علاوہ کسی اور معین دن کا روزہ واجب ہو تو بنا بر احتیاط کے واجب ہے لیکن غیر معین دن کا روزہ واجب ہو یا روزہ مستحبی ہو تو پھر واجب نہیں اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔ شاہرودی
		بنا بر احتیاط واجب مجنب کو چاہئے کہ وہ تیمم کرے لیکن حائض اور نفساء اگر اذان صبح سے قبل پاک ہو جائیں اور ان کا وظیفہ تیمم ہو۔ اور وہ تیمم نہ کریں تو بھی ان کا روزہ صحیح ہوگا۔ خوئیؒ
۲۰۳ - ۱	وہ اور شاہی مواجب نکالنے کے بعد	نہیں بلکہ نصاب کا حساب مواجب و اخراجات کے منہا کرنے سے قبل لگایا جائے اگرچہ زکوٰۃ کی ادائیگی مصارف وغیرہ کے منہا کرنے کے بعد کرے۔ خوئیؒ
۲۰۳ - ۱۵	بلکہ یہ احوط ہے	یہ احتیاط واجب ہے۔ خوئیؒ - شاہرودی
۲۰۴ - ۲	کہ وہ غنی ہو جائے	بنا بر احتیاط واجب ایک سال کے اخراجات سے زائد نہ دی جائے۔ خوئیؒ - شاہرودی
۲۰۶ - ۱۱	ان کو وضع کرنے کے بعد	بلکہ نصاب کا حساب مصارف منہا کرنے سے قبل کیا جائے گا۔ اگرچہ خمس کی ادائیگی مصارف منہا کرنے کے بعد کرے۔ خوئیؒ
۲۰۶ - ۱۲	سونے یا چاندی	نہیں بلکہ صرف سونے کے پہلے نصاب کے برابر ہونا چاہیئے۔ خوئیؒ
۲۰۶ - ۱۵	ایک مثقال شرعی	بنا بر احتیاط واجب اگرچہ اس مقدار سے کم بھی ہو تو نیز مصارف منہا کرنے کے بعد خمس نکالا جائے۔ خوئیؒ
۲۱۴ - ۲۰	بیان مواقیت	واضح رہے کہ آج کل جو راستے ہمارے ہاں کے حجاج اختیار کرتے ہیں خواہ ہوائی راستہ سے جائیں، بحری راستہ سے یا خشکی کے راستہ سے وہ حتمی طور پر یا پہلے مدینہ منورہ وارد ہوں گے یا جدہ میں۔ لہٰذا ہم لوگوں کے لئے صرف دو میقات مسجد شجرہ (کہ جسے ابیار علی بھی کہتے ہیں) اور حدیبیہ (کہ جسے ملیں بھی کہا جاتا ہے) میں سے کسی ایک پر سے احرام باندھنا واجب ہے۔ اس طرح کہ جو شخص جدہ سے مکہ مکرمہ کی طرف حج کے لئے جانا چاہے تو اس پر حدیبیہ کے مقام پر احرام باندھنا واجب ہے۔ اور جو شخص مدینہ سے مکہ جا رہا ہو یا جدہ سے پہلے مدینہ جائے اور پھر اس کے بعد مکہ جانا چاہے تو اس پر مسجد شجرہ پر سے احرام باندھنا واجب ہے۔ لیکن جب جدہ کے راستہ سے ہو کر حدیبیہ سے گذرے تو بنا بر احتیاط کے تجدید نیت کرنا مستحب ہے۔ دیگر میقات کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ ان میقات سے قبل احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔ مگر یہ کہ نذر وغیرہ کی وجہ سے، جو لوگ ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنے والے کراچی سے احرام باندھ لیتے ہیں یا بحری جہاز پر دوران راہ سمندر کے اندر کسی میقات کے محاذی ہونے کی وجہ بتلا کر احرام باندھ لیتے ہیں۔ ہمارے مذہب کی رو سے جائز نہیں، یہ مخالفین کے مذہب کے مطابق ہے۔ لہٰذا محتاط رہیں۔ خوئیؒ - شاہرودی
۲۱۸ - ۷	اور نہ سلا ہوا ہو	یہ شرط مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔ خوئیؒ - شاہرودی
۲۲۱ - ۸	فضیلت و مفاخرت کا اظہار کرنا	اگر اپنی فضیلت و مفاخرت اس طرح کرے کہ دوسرے شخص کی توہین کا پہلو نکلے تو حرام اور اگر ایسا نہ ہو بلکہ صرف اس کی اپنی فضیلت ثابت ہو تو یہ فعل جائز ہے۔ اور احرام کی وجہ سے اس کا حرام ہونا معلوم نہیں۔ خوئیؒ
۲۲۵ - ۱۹	یا جاہل مسئلہ ہو	جاہل مسئلہ ہونے کی صورت میں ایک اونٹ کفارہ نیز واجب ہے۔ شاہرودی
۲۶۰ - ۱۰	مقدار مہر کی معین ہو	دائمی عقد میں مہر کا ذکر کرنا یا معین کرنا ضروری نہیں۔ خوئیؒ - شاہرودی
۲۶۰ - ۱۴	اجازت لینا احوط ہے	یہ احتیاط مستحب ہے۔ شاہرودی

Presented by www.ziaraat.com

۲۶۰ - ۱۴	اجازت لینا احوط ہے	باپ یا دادا سے بناء بر احتیاط کے اجازت لینا واجب ہے۔ خوئی
۳۰۴ - ۲	دھا شوہر قول کے مطابق	زوجہ خواہ اولاد والی ہو یا بے اولاد اصل زمین میں حق وراثت نہیں رکھتی خواہ وہ زمین رہائشی ہو یا زراعتی یا کوئی دیگر البتہ جو چیزیں اس زمین پر مشل عمارت درخت اور زراعت وغیرہ کے مانند موجود ہیں ان کی قیمت میں وراثت کا حق رکھتی ہے جیسا کہ زمین کے علاوہ ہر قسم کے متروکہ اموال سے وراثت کی حقدار ہے۔ اگر اس کے شوہر کی اولاد ہو تو ⅛ حصّہ اور اگر اس کے شوہر کی اولاد نہ ہو تو ¼ حصّہ۔ خوئی۔ شاہرودی

امامیہ جنتری

پاکستان و ہند کی مقبول ترین اور کثیر الاشاعت جنتری

جس میں

سال بھر کی تقویم، قمر در عقرب، نوروز عالم افروز، چاند و سورج گرہن سیاسیاتِ عالم، پیش گوئیاں، نیک و بد تاریخیں، بارہ راشیوں کے نیک و بد حالات و دیگر مذہبی معلومات و مفید مضامین درج ہوتے ہیں۔

ناشر

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ۔ اسلام پورہ - لاہور

کتاب المسائل و الاحکام

اس میں اصولِ دین اور فروعِ دین، احکامِ طہارت و نسواں، تجہیز میتی، نمازہائے واجبہ و مستحبی۔ روزہ حج و زکوٰۃ و خمس و جہاد اور تعقیباتِ نماز کا بیان ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

جدید

تحفۃ العوام

مقبول

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْمَعْصُوْمِیْنَ ؕ

امابعد۔ المتمسک بالثقلین احقر السید منظور حسین نقوی ابن الحاج السید غلام مرتضےٰ صاحب مرحوم طاب ثراہ عرض پرداز ہے کہ ہر مکلّف[1] پر شرعاً واجب ولازم ہے کہ وہ اپنے عقائدِ دینی کو صحیح ودرست کرے۔ یعنی اُسے اُصولِ دین کا صحیح علم وواقفیت حاصل ہو۔ اور اپنی استعداد علمی کے مطابق ادلّہ وبراہین کے ساتھ ان کو تسلیم کرے اور فروعِ دین یعنی نماز روزہ و زکوٰۃ وغیرہ کے ضروری مسائل واحکام سے بمطابق فتاویٰ مجتہد جامع الشرائط پورے طور پر واقف وآگاہ ہو۔

اولاد کی تعلیم وتربیت والدین کا فریضہ ہے۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں۔ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ یعنی تم میں سے ہر

[1] مکلّف۔ یعنی تکلیف دیا گیا ہے۔ یعنی جب لڑکا یا لڑکی شرعی لحاظ سے بلوغ کی حد کو پہنچ جائے تو اس پر شرعی تکلیف عائد ہو جاتی ہے۔ یعنی نو سالہ لڑکی اور پندرہ سالہ لڑکا احکامِ شرعی کا پابند ہو جاتا ہے۔

الاحقر نقوی۔

شخص اپنے گھر والوں کا حاکم ہے۔ اور تم میں سے ہر ایک اپنے متعلقہ اشخاص کے بارے میں جواب دہ ہے۔ لہٰذا صاحبِ خانہ پر اپنے تمام متعلقین کے اخلاق واطوار واعمال کی اصلاح ودرستی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بنابریں اولاد کی تعلیم وتربیت بدرجۂ اولیٰ والدین کا اوّلین فریضہ ہے۔ پس جب لڑکا سنِ تمیز ورشد کو پہنچے تو اُسے خدا ورسول اور آئمہ معصومین علیہم السّلام کے اسمائے مبارکہ تعلیم کئے جائیں۔ اور سات برس کی عمر میں اُسے نماز سکھائی جائے اور نو برس گزرنے پر اُسے نماز پڑھائیں۔ اور اس بارے میں اگر سختی بھی کرنی پڑے تو اس سے گریز نہ کریں۔ لڑکی کو نو برس کے قبل سے تاکید وتنبیہ ضروری ہے تاکہ نو برس پورے ہونے پر وہ بالکل نماز کی پابند ہو جائے۔ اور لڑکے پر جب وہ پورے پندرہ برس کا ہو جائے نماز واجب ہو جاتی ہے۔

پہلا باب

اُصولِ دین

توحید، عدل، نبوت، امامت، قیامت

ہر ذی شعور وصاحبِ عقل وفراست جب اشیائے عالم کے وجود میں ذرا غور وفکر کریگا تو اس پر یہ منکشف ہو جائے گا کہ کوئی مصنوع خود بخود وجود میں نہیں آیا اور کوئی مخلوق از خود خلق نہیں ہوئی بلکہ ایک صانع وخالقِ قادر وحکیم نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اسے ایجاد وخلق فرمایا ہے جو صفاتِ کمالیہ وجلالیہ وجمالیہ کا جامع اور ہر قسم کے نقص وعیب سے مبرّا اور فقر واحتیاج سے منزّہ ہے۔ لہٰذا ہر مصنوع وجودِ صانع پر دال اور ہر مخلوق اپنے خالق کے وجود کی دلیل ہے۔ خالقِ عالم کی توحید و یگانگت ویکتائی کے ثبوت میں چند عام فہم دلیلوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

توحید

خدا کی یکتائی و بے ہمتائی کی چھ دلیلیں ہیں۔

(اوّل) اگر خدا کا کوئی شریک ہوتا تو اس کی وجہ سے عالم میں فساد پیدا ہوتا۔

(دوم) شرکت خدا کا نقص ہے اور نقص خدائی میں نہیں ہو سکتا۔

(سوم) سب نبی و رسول ایک ہی خدا کے پاس سے آئے ہیں جنہوں نے متفقہ طور پر اسکی وحدانیت کی خبر دی۔ اگر کوئی اور خدا ہوتا تو وہ بھی نبی و رسول بھیج کر اپنے آپ کو پہچنواتا۔

(چہارم) اگر دو خدا فرض کر لئے جائیں تو ایک خدا دوسرے خدا کے دفع پر قادر ہوگا یا نہیں اگر قادر ہوگا تو جو دفع ہو جائے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر قادر نہ ہوگا تو جو عاجز ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔

(پنجم) نبیوں اور رسولوں سے خدا نے فرمایا ہے کہ میرا کوئی شریک نہیں لیس کمثلہ شیٔ۔ پس اگر یہ بات اُس نے (معاذ اللہ) جھوٹ کہی ہے تو جھوٹ بولنا نقص ہے اور نقص خدا میں نہیں ہو سکتا اور اگر سچ کہی ہے تو مطلب ثابت ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہیں۔

(ششم) دو چیزوں کے درمیان فصل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ان کا دو ہونا متحقق ہو سکے پس اگر دو خدا ہوں۔ اور اُن کے درمیان فصل ہو تو لازم آئے گا کہ فصل بھی قدیم ہو۔ حالانکہ اس کا کسی نے دعویٰ نہیں کیا ہے اور اگر کوئی یہ دعوےٰ کرے تو بھی تسلسل لازم آئے گا۔ جو محال ہے۔

صفاتِ ثبوتیہ

معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا کی ذات ہر حیثیت سے کامل ہے اور اس لئے جتنے کمال کے آثار ہو سکتے ہیں۔ سب اس کی ذات کے لئے حاصل ہیں مگر اس کی ذات کے لئے علیحدہ صفات جو ذات کے علاوہ ہوں موجود نہیں ہیں۔ وہ ذات ہی ذات ہے۔ اور اگر آثارِ کمال کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اس کی صفات کا حصر و شمار ناممکن ہے لیکن جو صفات خاص طور پر محلِ بحث قرار پائے ہیں اور علم کلام کی کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں وہ آٹھ ہیں۔

قدیم یعنی خدا ہمیشہ سے قدیم ہے۔ قادر یعنی خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ عالم یعنی وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ حیّ یعنی خدا زندہ ہے۔ اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ مرید یعنی وہ صاحب ارادہ ہے۔ اور جو چیز واقع ہوتی ہے۔ اُس کے اختیار سے ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ اپنے افعال میں مجبور نہیں۔ مُدرِک یعنی وہ ہر چیز کے ظاہر و باطن کا دریافت کرنے والا ہے اگرچہ آنکھ کان وغیرہ نہیں رکھتا۔ متکلّم یعنی وہ جس چیز سے چاہے کلام پیدا کر سکتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السّلام کے لئے درخت میں کلام پیدا کیا۔ صادق یعنی خدا کا کلام درست اور برحق ہے۔

صفاتِ سلبیہ

وہ صفتیں جو خدا کی ذات کے شایانِ شان نہیں۔ آٹھ ہیں۔

(اوّل) شرکت یعنی خدا کا کوئی شریک نہیں (دوسرے) ترکیب۔ یعنی خدا مرکب نہیں۔ دوسرے الفاظ میں چند چیزوں سے مل کر اس کا وجود تیار نہیں ہوا ہے۔ اور اس کا کوئی جزو نہیں ہے (تیسرے) مکان۔ یعنی خدا ایک جگہ اور ایک مقام میں نہیں۔ وہ اپنی قدرت کاملہ سے ہر جگہ حاضر و موجود ہے۔ وہ لامکان ہے (چوتھے) حلول۔ یعنی خدا کسی چیز میں نہیں سماتا۔ آدمی کے بدن میں روح حلول کرتی ہے۔ جب روح نکل جاتی ہے تب آدمی مر جاتا ہے۔ یہ صورت خداوند عالم کے لئے روا نہیں ہے بالفاظ دیگر کہ ایک شے دوسری شے میں سما جائے۔ اس طرح کہ اس کی صفت قرار پا جائے۔ جیسے سیاہی جسم میں (پانچویں) محلِ حوادث یعنی خدا مختلف حالات اور کیفیات سے بری ہے۔ پہلے کچھ تھا اور اس کے بعد کسی اور حال میں ہو گیا یعنی بچپن سے جوانی اور پھر بڑھاپا یا جاگتا تھا، سو گیا۔ پس حق تعالےٰ اس عیب سے منزّہ ہے۔ (چھٹے) مرئی۔ یعنی خدا لائق دید نہیں نہ دنیا میں اور نہ عقبیٰ میں (ساتویں) احتیاج۔ یعنی اپنی ذات و صفات میں کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہے۔ وہ ہر طرح سے بے نیاز اور مستغنی ہے۔ (آٹھویں) صفات کا زائد بر ذات ہونا۔ یعنی خدا کی صفتیں اُس کی ذات کے سوا اور علیحدہ نہیں ہیں۔ اُس کی ذات عین صفات اور اُس کی صفات عین ذات ہیں۔

عدل

مطلب یہ ہے کہ خدا کا ہر کام اُس کی حکمت و مصلحت کے مطابق اور موقع و محل کے

Presented by www.ziaraat.com

عین موافق ہے۔ اس کے افعال میں ظلم و بے اعتدالی ناممکن ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ بندہ اپنے افعال میں مختار ہے اور ان کا ذمہ دار ہے۔

خداوند عالم کوئی ایسی بات نہیں کرتا جو خلافِ عدل ہو۔ اس پر دلائل یہ ہیں۔

اوّل۔ ظلم قبیح ہے لہٰذا خدا کے لئے جائز نہیں ہو سکتا۔

دوم۔ ظلم کسی ضرورت و احتیاج کی وجہ سے ہوتا ہے اور خدا محتاج نہیں ہے۔

سوم۔ خدا نے دوسروں کو ظلم کرنے کی ممانعت کی ہے تو وہ خود بھلا کیسے ظلم کرے گا۔

چہارم۔ تمام کتابیں جو خدا نے نازل فرمائی ہیں ان میں اس نے اپنے عادل ہونے کی خبر دی ہے۔

پنجم۔ خلقتِ عالم کا نظام از خود عدل خداوندی کو ظاہر و نمایاں کرتا ہے۔

ششم۔ اگر خدا کے لئے ظلم کا احتمال بھی ہو تو اس کی سچائی کے متعلق اعتماد جاتا رہے گا۔

نبوّت

سب انبیاء و مرسلین خدا کی طرف سے مبعوث اور مامور ہوئے ہیں اور سب برحق ہیں اور جو کتابیں اور صحیفے ان پر نازل ہوئے ہیں وہ سب منجانب اللہ ہیں۔ اور جو معجزات ان کے ہاتھوں واقع ہوئے ہیں اور جن کا تذکرہ کلام الٰہی اور احادیث میں آیا ہے سب صحیح و درست ہیں۔ سب پیغمبر معصوم یعنی مہد سے لحد تک تمام کبیرہ و صغیرہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ کسی نبی سے کوئی خطا عمداً یا سہواً نہیں ہوتی۔ نہ مذموم صفات سے متصف اور نہ ایسے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں جو موجب نفرتِ خلائق ہوں۔ مثلاً برص و جذام اندھا۔ بہرا۔ گونگا ہونا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اللہ کی طرف سے مبعوث برخلائق ہوئے۔ اور ان سب نے ہمارے رسول کی تشریف آوری کی بشارت دی۔ آنحضرت پر ہر قسم کی نبوت و رسالت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور

جو کوئی اس قسم کا دعوے کرے وہ کذاب اور ملعون ہے۔ آں حضرت کا دینِ اسلام قیامت تک باقی رہنے والا ہے آپ کی نبوت چھ دلیلوں سے ثابت ہے۔

(اول) کافر و مسلم سب کا اتفاق ہے کہ رسولِ اکرمؐ نے کسی کے آگے زانوئے ادب تہ نہیں کیا۔ نہ سبق پڑھا۔ اور نہ کتابت کی لیکن بایں ہمہ آں حضرتؐ اور آپ کے اوصیائے طاہرینؑ سے ہر علم میں ایسے افادات اور ارشادات صادر ہوئے۔ جن کا صدور کسی شخص سے باقاعدہ پڑھے لکھے بغیر عادتاً محال ہے اور اس خرقِ عادت کا ان سے صادر ہونا واضح معجزہ ہے۔

(دوم) سب آسمانی کتابوں میں آں حضرتؐ کی تشریف آوری کی بار بار بشارتیں نہ ہوتیں تو یہود اور نصاریٰ جو آں حضرتؐ کے دشمن تھے۔ قرآن مجید کے اس بیان کی تکذیب کرتے۔ اور ان کی اس تکذیب کی خبر ہم تک بتواتر پہنچتی حالانکہ ایسی کوئی خبر ہم تک نہیں پہنچی۔

(سوم) معجزے آں حضرتؐ سے متواتر صادر ہوئے۔ مثلاً چاند کا شق ہو جانا اور سنگریزوں کا آپ کے ہاتھ پر تسبیح کرنا اور اسی طرح تمام معجزے جو کتابوں میں درج ہیں۔

(چہارم) آں حضرتؐ خدا کی جانب سے قرآن لے کر آئے۔ جس کی فصاحت و بلاغت نے عرب کے تمام فصحاء و بلغا کو عاجز و ساکت کر دیا۔ چنانچہ قرآن مجید کے پارہ اول کی آیت ۲۳ میں اس کا چیلنج درج ہے۔

(پنجم) آں حضرتؐ کے جو حالات اور مکارم اخلاق بتواتر ہم تک پہنچے ہیں وہ خود بتاتے ہیں کہ وہ پیغمبر کے سوا کسی دوسرے میں نہیں ہو سکتے۔

(ششم) اگر آپ پیغمبر نہ ہوتے تو لازم تھا کہ خداوند عالم کسی شخص کو معین کرتا جو علم کی رو سے آپ کے دعوائے نبوت کا کذب واضح کرتا کیونکہ مقتضائے حکمت یہ ہے کہ جو کوئی دین کی طلب کرے۔ خدائے حکیم و قادر مطلق پر فرض ہے کہ غلبہ و طاقت سے از روئے علم اسے واقف کرے۔

امامت

انبیاء و مرسلین کی طرح امام بھی منصوص و مامور من اللہ ہوتے ہیں جس طرح انبیوں کے

Presented by www.ziaraat.com

وصی و جانشین خدا کی جانب سے مقرر و معین ہوئے ہیں۔ اسی طرح سے ہمارے پیغمبرؐ کے وصی و جانشین بھی خدا کی طرف سے معین و مقرر ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان کا معصوم اور مالک علم لدنی ہونا اور جمیع اوصاف مامور بہٖ خدا سے ان کا متصف ہونا ضروری و لازمی ہے اور تا قیام قیامت ان کی امامت کا باقی رہنا بھی لازمی ہے اور یہ امام بارہ ہیں جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

پہلے امام جو حضرت محمد مصطفےٰؐ کے خلیفہ بلا فصل و وصی برحق ہیں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام، دوسرے امام حسن علیہ السلام، تیسرے امام حسین علیہ السلام، چوتھے امام علی زین العابدین علیہ السلام، پانچویں امام محمد باقر علیہ السلام، چھٹے امام جعفر صادق علیہ السلام۔ ساتویں امام موسےٰ کاظم علیہ السلام، آٹھویں امام علی رضا علیہ السلام، نویں امام محمد تقی علیہ السلام۔

دسویں امام علی نقی علیہ السلام۔ گیارہویں امام حسن عسکری علیہ السلام، بارھویں امام آخر الزمان عجل اللہ فرجہ خصوصی حیثیت سے ان حضرات کی امامت پانچ دلیلوں سے ثابت ہے:

(اول) شیعہ و سنی متفق ہیں کہ جناب رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے پس ان بارہ اماموں کے علاوہ جن لوگوں نے خلافت کا دعویٰ کیا۔ اُن کی یہ تعداد نہ تھی اور نہ وہ معصوم تھے۔ اور آئمہ طاہرینؑ کی عصمت کسی مسلمان کے نزدیک محل کلام نہیں ہے۔ سوائے خوارج و نواصب کے کہ جن کا بغض و عناد واضح ہے۔

(دوم) ان حضرات میں سے ہر امامؑ نے قطعی طور پر اپنی امامت کا دعوٰی فرمایا اور عصمت دروغ گوئی سے مانع ہے۔ اور اس کے علاوہ ان حضرات کے حالات و کمالات اور عبادات و مکارم اخلاق جو متواتر ہم تک پہنچے ہیں۔ ان کی صداقت کا بیّن ثبوت ہیں۔

(سوم) جو علوم اور حقائق و معارف ان حضرات سے ہمیں پہنچے ہیں وہ انہوں نے کسی دنیوی تعلیم گاہ سے حاصل نہیں کئے تھے اور یہ خرق عادت ہے۔

(چہارم) ان حضرات کی امامت کے بارے میں ان کے اسماء و صفات کے متواتر نصوص جو ہم تک پہنچے ہیں وہ کتب معتبرہ میں مذکور ہیں۔

(پنجم) ان میں سے ہر بزرگوار نے متواتر معجزے دکھائے جو معتبر کتابوں میں درج ہیں۔

قیامت (معاد)

قیامت سے یہ مراد ہے کہ تمام لوگ اسی بدن عنصری کے ساتھ بروز قیامت محشور ہوں گے اور اُن کے نیک و بد اعمال کا جائزہ لیا جائے گا۔ جو قابلِ بہشت ہوں گے وہ جنّت میں داخل کئے جائیں گے۔ اور آبِ کوثر و سلسبیل سے سیراب ہوں گے اور جو قابلِ دوزخ ہوں گے۔ انہیں نارِ جہنّم میں دھکیل دیا جائے گا۔ جناب رسولِ خدا اور ائمہ معصومین گنہگار مومنوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

قیامت کا برپا ہونا چھ دلیلوں سے ثابت ہے

(اوّل) اولادِ آدم میں ظلم بہت ہے اور اکثر و بیشتر ظلم کا بدلہ دنیا میں نہیں ملتا۔ پس اگر کوئی روزِ جزا نہ ہو جس میں مظلوم کی داد ظالم سے لی جائے تو لازم آئے گا کہ خود خدا اسبابِ ظلم قرار پائے اور ظلم اس کے لئے قبیح ہے۔

(دوم) خدائے حکیم نے بندوں پر کچھ فرائض عاید کئے ہیں اور اُن کے متعلق اجر و ثواب کا وعدہ اور عذاب و عقاب کی وعید فرمائی ہے۔ اور چونکہ وہ ثواب و عقاب دنیا میں نہیں۔ لہٰذا لازم ہے کہ کوئی روزِ جزا مقرر ہو۔ ورنہ فرمانبردار اور نافرمان دونوں برابر ہو جائیں گے۔ اور یہ قبیح ہے۔

(سوم) نیز اس امر سے خدا کے لئے (معاذ اللہ) کذب بھی لازم آئے گا۔

(چہارم) تمام اُمتوں کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے کہ قیامت کا برپا ہونا لازمی ہے۔

(پنجم) اگر روزِ جزا نہ ہوتا۔ اور اُسے بیان نہ کیا جاتا تو بندوں کے ظلم و جور سے نظام عالم درہم برہم ہو جاتا۔

(ششم) جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت ثابت ہو چکنے کے بعد ثبوت قیامت کے لئے یہی کافی ہے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر متواتر ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

دوسرا باب

تقلید

قبل اس کے کہ فروعِ دین بیان کئے جائیں، مسئلہ تقلید کا ذکر ضروری ہے تاکہ عامۃ الناس جو اس اہم ترین مسئلہ سے نابلد ہیں واقف ہو جائیں۔ اور ان کی عبادات و اعمال شرعاً صحیح و درست اور بدرگاہِ احدیت قبول و منظور ہو جائیں۔

(۱) ہر مکلفِ شرعی غیر مجتہد کے لئے واجب ہے کہ وہ مجتہد اعلم جامع الشرائط کی تقلید کرے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فقہاء میں جو اپنے نفس کو محفوظ رکھنے والا، دین کو بچانے والا، خواہشِ نفسانی کی مخالفت کرنے والا، اور خدا اور رسولؐ اور ائمہ معصومینؑ کی اطاعت کرنے والا ہو تو عوام پر ایسے فقیہ و مجتہد کی تقلید لازم ہے۔

(۲) تقلید صحیح ہونے کے لئے مجتہد میں چند امور کا ہونا ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

اول بالغ ہو۔ دوسرے عاقل ہو۔ تیسرے مرد ہو۔ چوتھے شیعہ اثنا عشری ہو۔ پانچویں عادلؒ ہو۔ چھٹے ولد الحرام نہ ہو۔ ساتویں اس کا حافظہ عام حیثیت سے اتنا کم نہ ہو کہ استنباطِ مسائل نہ کر سکے۔ آٹھویں مجتہد ہو۔ نویں زندہ ہو۔ پس میّت کی تقلید نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر زندگی میں کسی کی تقلید کر چکا ہو تو مرنے کے بعد بھی صرف ان مسائل میں جن میں وہ عمل کر چکا ہو۔ اسکی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے۔ دسویں اعلم ہو۔ اگرچہ یہ شرط نہیں ہے۔ ہاں جب ایک مجتہد کا فتوے دوسرے مجتہد کے خلاف ہو تب شرط یہ ہے کہ جس کی تقلید کرے اُس سے دوسرا مجتہد اعلم نہ ہو۔ گیارہویں دنیا پر اس طرح مائل نہ ہو کہ اُس کی عدالت میں فرق آ جائے۔

ؒ عادل سے مراد وہ شخص ہے جو تمام واجبات کو بجا لائے۔ اور تمام حرام چیزوں کا ارتکاب نہ کرے۔ اور مکروہات سے مجتنب رہے اور یہ چیز اس کی عادت میں راسخ ہو کر اس کی فطرت ثانیہ بن چکی ہو (الاحقر نقوی)

۱۔ تقلید، معنی پیچھے چلنا۔ چونکہ امام زمانہ غائب ہیں اس لئے شریعت کے مسائل میں رہنمائی کے لئے ان کا کوئی نائب ہونا ضروری ہے جو کہ مشکل اور پیچیدہ مسئلوں میں فتوے دے کر فیصلہ کر سکے۔ اتنی ذمہ داری کا کام صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو تمام مجتہدوں میں سب سے زیادہ عقلمند اور عالم ہو ... [illegible]

(۳) اگر ثابت یہ ہے کہ عمل شدہ مسائل میں میّت کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے۔ لیکن جن مسائل پر عمل نہیں کیا ہے۔ ان میں میّت کی تقلید کرنا جائز نہیں۔ مردہ مجتہد کی تقلید ابتداء میں نہیں ہو سکتی۔

(۴) مجتہد اعلم کی تقلید اگر ہو سکتی ہو تو احتیاطاً واجب ہے کہ اعلم کی تحقیق جہاں تک ممکن ہو کی جائے۔ اور اس کی تعیینؒ میں باخبر لوگوں کی طرف رجوع کرنا چاہیئے جو خود قدرتِ استنباط رکھتے ہوں۔ اور اعلم سے مراد وہ شخص ہے جس کا استنباط دوسروں سے بہتر ہو یعنی وہ اُن تمام چیزوں کا سب سے بہتر جاننے والا ہو جن سے حکم شرعی کا استنباط کیا جاتا ہے۔

(۵) اگر مقلدؒ اپنے مجتہد کے فتوے سے ناواقف ہو۔ لیکن اس کا یقین رکھتا ہو کہ جو وہ عمل بجا لاتا ہے اُس کے اجزاء و شرائط سب ٹھیک ادا کرتا ہے اور کوئی منافی امرِ عمل میں نہیں لایا تو اقویٰ یہ ہے کہ عمل صحیح ہوگا۔ اگرچہ احوط (استحبابی) یہ ہے کہ (فتوے حاصل کرنے کے بعد) اس کا اعادہ کرے۔

(۶) اگر ایک مجتہد کی تقلید کرنے کے بعد یہ علم ہو جائے کہ دوسرا مجتہد اعلم ہے تو عدولؒ واجب ہے۔ اور اگر دوسرے مجتہد کی اعلمیت میں شک ہے یا محض احتمال یا ظنؒ اس کی اعلمیت کا ہو تو ایسی حالت میں عدول جائز نہ ہوگا۔

تیسرا باب

فروع دین

اصول دین یعنی دین کی جڑوں کا بیان ہو چکا ہے۔ اب فروع دین یعنی دین کی شاخوں کا ذکر کیا جاتا ہے جس طرح درخت کی بنیاد کا استحکام اور اُس کی سرسبزی و شادابی اُس کی

ؒ اگر وہ مجتہد زندہ مجتہد سے اعلم ہو تو اس کی تقلید پر تمام مسائل میں باقی رہنا واجب ہے اور اگر زندہ اس سے اعلم ہو تو پھر زندہ کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور اگر دونوں مساوی ہوں تو پھر اختیار ہے جس کی چاہے تقلید کرے اگرچہ زندہ کی تقلید کرنا بہتر ہے (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

جڑوں کی مضبوطی اور شاخوں کے سرسبز اور ہرے بھرے رہنے پر منحصر ہے۔ بعینہٖ دینِ اسلام کی بقاء و استقرار و استحکام کا انحصار اس کے اصول کے صحیح اعتقاد اور فروع احکام سے کما حقہٗ آگاہی اور افعال و اعمال کی مطابق شریعتِ حقہ تعمیل و بجا آوری پر ہے۔

فروعِ دین چھ ہیں:۔ اول نماز، دوسرے روزہ، تیسرے زکوٰۃ، چوتھے خمس، پانچویں حج اور چھٹے جہاد۔ پہلی پانچ چیزوں کا بیان اپنے اپنے مقام پر کیا جائے گا۔ باقی رہا جہاد تو اس کے متعلق یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ جہاد اس زمانہ میں صرف بصورتِ دفاع ہو سکتا ہے یعنی مرکزِ اسلام پر دشمن حملہ کریں تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ بقدرِ امکان اُن سے جنگ کرے اور اُن کو دفع کرے۔ اور اپنے ننگ و ناموس کی حفاظت کرنا بھی فرض ہے لیکن جہاد جس میں علاوہ دیگر شرائط کے یہ بھی شرط ہے کہ امام کی معیت میں یا امام کے حکم سے کافروں سے لڑے یا لڑنے جائے۔ زمانۂ غیبتِ امام آخر الزمان عجل اللہ فرجہ میں مفقود ہے۔

بعض فقہائے کرام کے نزدیک ان چھ فروع کے علاوہ جن کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے۔ چار اور بھی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں: ساتویں امر بالمعروف۔ یعنی حتی الامکان لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرے۔ اور مطابق احکام خدا و رسول ان کو پند و نصیحت کرے۔ آٹھویں نہی عن المنکر یعنی جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو بری باتوں سے منع کرے۔ اور ان کو عذاب و عقابِ خدا سے ڈرائے۔ نویں تولا یعنی اہل بیت رسول علیہم السلام سے اور اُن کے دوستوں سے محبت و دوستی رکھے۔ اور دسویں تبرا یعنی خدا و رسول و اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں سے دشمنی رکھے اور بیزاری اختیار کرے۔

چونکہ احکام نماز وغیرہ کے بیان سے پیشتر یہ جاننا ضروری و لابدی ہے کہ نجاسات کیا ہیں، اور نجاستوں کے ازالہ کے لئے کون کون سے مطہرات ہیں۔ طہارت اصل اصولِ اسلام ہے۔ اس لئے کہ اگر طہارت صحیح اور مطابق احکامِ شریعت نہیں ہے تو پھر تمام عبادتیں ضائع و اکارت ہو جائیں گی۔ یعنی اگر طہارت بدن و لباس نہیں تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔ اور وضو شرطِ صحتِ نماز ہے۔ لہٰذا پہلے نجاسات و مطہرات اور ان کے احکام و شرائط وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

چوتھا باب

نجاست

نجس چیزیں بارہ ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(اول و دوم) پیشاب و پاخانہ:۔ آدمی کا اور ان تمام حیوانوں کا بول و براز نجس ہے جن کا گوشت کھانا حرام ہے۔ اور خونِ جہندہ بھی رکھتے ہوں۔ یعنی بوقتِ ذبح خون دھار سے نکلے اور بنا بر احتیاط واجب حرام گوشت پرندوں کے بول و براز سے بھی پرہیز کیا جائے۔ پس جن حیوانوں کا گوشت کھانا حلال ہے۔ مثلاً گائے بھینس یا بھیڑ بکری وغیرہ۔ ان کا پیشاب و گوبر پاک ہے۔ کوئی چیز اُن سے ملنے سے نجس نہیں ہوتی۔ اسی طرح ان جانوروں کا بھی پیشاب و پاخانہ پاک ہے کہ جن کا کھانا اگرچہ حرام ہے لیکن ان کا خون ذبح کے وقت دھار بن کر نہیں نکلتا۔ مثلاً حرام مچھلی اور حرام گوشت کھانے کے اعتبار سے صرف وہی جانور مراد نہیں جن کا گوشت کھانا اصلاً حرام تھا بلکہ وہ حیوان بھی ان میں داخل ہیں جو اصلی حرام نہ تھے لیکن کسی خاص امر کے پائے جانے کی وجہ سے حرام ہو گئے۔ مثلاً نجاست کھانے والی گائے وغیرہ یا وہ بکری جس نے سورنی کا دودھ اس مقدار میں پیا ہو کہ اس کی ہڈیاں مضبوط ہو جائیں یا وہ پالتو یا وحشی جانور جس سے کسی آدمی نے وطی کی ہو یہ سب حرام ہو جائیں گے۔ اور ان کا پیشاب و پاخانہ نجس رہے گا اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کے پیشاب و پاخانہ کی خرید و فروخت جائز ہے۔ اور حرام گوشت والے جانوروں کے بول و براز کا خریدنا بیچنا حرام ہے۔ البتہ کھیتی کو کھاد دینے یا اس طرح دوسرے کام میں لانا جائز ہے۔

لہ بنا بر اقوی ان کا بول و براز پاک ہے۔ اگرچہ بنا بر احوط (استحبابی) اجتناب کیا جائے خصوصاً چمگادڑ کے پیشاب سے (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

(سوم) منی - ہر اس جاندار کی منی نجس ہے جس کا خون اچھل کر نکلے - خواہ حلال ہو یا حرام دریائی ہو یا صحرائی۔ لیکن وہ رطوبت جو ہیجان شہوت کے وقت مقام پیشاب سے نکلتی ہے پاک ہے اُسے "مذی" کہتے ہیں۔ اور وہ رطوبت بھی جو اخراج منی کے بعد نکلتی ہے - پاک ہے۔ اس کو "وذی" کہتے ہیں۔ اور وہ رطوبت بھی جو پیشاب کے بعد خارج ہوتی ہے پاک ہے۔ اس کا نام "ودی" ہے۔ بلکہ پیشاب یا منی کے علاوہ دوسری رطوبتیں بھی پاک ہیں -

(چہارم) خون - جن جانوروں کا خون جہندہ نہیں ہے - اُن کا خون پاک ہے - مثلاً مچھلی، پسّو، کھٹمل وغیرہ - اور خون جہندہ رکھنے والے تمام جانوروں کا خون نجس ہے خواہ ان کا گوشت حلال ہو یا حرام اور خون مقدار میں کم ہو یا زیادہ اور خون رگ سے نکلے - یا رگ سے نہ نکلے مگر جو حلال جانور شرعی طریقے سے ذبح ہو۔ اُس سے جتنا خون عموماً نکلتا ہے - نکل چکنے کے بعد جو خون باقی رہ جائے وہ پاک ہے - اگرچہ اس کا کھانا پینا حرام ہے - اور جس عضو کا کھانا حرام ہو مثلاً تلی وغیرہ، اس میں جو خون ہو اُس سے اجتناب کرنا احوط (وجوبی) ہے اور اگر انڈے کی زردی میں خون پڑ گیا ہو لیکن زردی پہ جو پردہ ہوتا ہے اُس کی وجہ سے خون سفیدی تک نہ پہنچا ہو تو صرف زردی نجس ہو گی - اور سفیدی پاک رہے گی - اور وہ خون جو جانور کو دوہنے کی حالت میں دودھ کے ساتھ کبھی نکل آتا ہے نجس ہے جس سے دودھ بھی نجس ہو جائے گا اور زخم یا پھوڑے وغیرہ سے جو محض پیپ خارج ہوتی ہے پاک ہے - اور جب کہ زخم یا پھوڑے سے زرد رنگ کی چیز خارج ہو - اور اس میں شک ہو کہ آیا یہ خون ہے یا نہیں تو اس کو پاک سمجھا جائے گا - اسی طرح جسم کے کھجانے سے جو رطوبت نکلے اور اس میں شک ہو کہ آیا یہ خون ہے یا نہیں تو اس کو بھی پاک سمجھا جائے گا اور اسی طرح جب کہ کپڑے پر خون دیکھا جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ آیا گائے بکری کا خون ہے یا مچھر وغیرہ کا - تو وہ بھی پاک سمجھا جائے گا اور اگر غذا کے پکنے کے وقت میں ذرہ بھر خون جا پڑے تو تمام غذا اور برتن نجس ہو جاتا ہے -

(پنجم) مردہ - یعنی وہ جانور جو بیماری سے مرے یا مارا جائے یا شرعی طریقے کے خلاف ذبح کیا جائے، اُن تمام حیوانوں کا مردہ نجس ہے جن کا خون جہندہ ہو خواہ وہ حلال ہوں یا حرام - صحرائی ہوں یا دریائی - اور مُردے کے اجزا بھی نجس ہیں خواہ اس کی زندگی میں اس سے جدا ہوں یا مرنے کے بعد علیحدہ ہوں - بشرطیکہ اُن میں جان ہو لیکن وہ اجزاء پاک ہیں جن میں روح حلول نہیں کرتی - مثلاً بال، ناخن، ہڈی، سینگ وغیرہ اور معمولی اجزاء جو جانور سے جدا ہوتے ہیں (جیسے ہونٹوں کی پپڑی یا زخم کے اوپر کی کھال یا نافہ مشک وغیرہ) جب کہ ان اجزاء کے علیحدہ کرنے کا موقع بھی ہو تو پاک ہیں - اور اگر قبل از موت مثلاً اگر زندہ کھال نوچ لی جائے تو بنا بر اقویٰ نجس ہے - اور انسان کا مردہ سرد ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے نجس ہوتا ہے - البتہ صرف مسلمان کا مردہ غسل سے پاک ہو جاتا ہے - اور غسل سے پہلے اور میت ٹھنڈی ہونے کے بعد کوئی اسے مَس کرے تو غسل مس میت واجب ہو جاتا ہے - اگرچہ خشک ہی کیوں نہ ہو - اور جو کھال یا چربی مسلمان سے لی جائے - خواہ جانور کا شرعی طریقہ ذبح ہونا معلوم نہ ہو - سب چیزیں پاک سمجھی جائیں گی - اور اگر کافر سے لی جائیں تو نجس قرار دی جائیں گی - جب کسی پڑی ہوئی کھال کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ خون جہندہ رکھنے والے جانور کی ہے یا نہیں تو وہ پاک سمجھی جائے گی - اور بحالتِ تری ہاتھ یا کوئی دوسرا عضو لگ جانے سے نجس ہو جاتا ہے جو دھونے سے پاک ہو گا - اور احوط یہ ہے کہ بغیر رطوبت کے لگ جانے پر بھی اس عضو کو دھو کر پاک کیا جائے - جو مُردہ سے لگا ہے - اور مرغی کا انڈا جو مردہ مرغی کے پیٹ سے باہر نکلے - اگر اس کی اوپر کی کھال سخت ہو چکی ہو تو پاک ہے لیکن پھر بھی اُس کا ظاہر پاک کر لینا چاہیے -

(ششم و ہفتم) خشکی پر رہنے والا کتا اور سور نجس ہیں لیکن دریائی سور کتا پاک ہیں اور اس نجس کتے اور سور کے تمام اجزاء بھی نجس ہیں خواہ ان میں جان ہو یا نہ جیسے بال ناخن وغیرہ - اگر بکری کے پیٹ سے کتے یا سور کا بچہ پیدا ہو - اور اس پر کتے یا سور کا نام صادق آئے، تو وہ نجس ہے اور اگر اس کو بکرا یا بکری کہا جائے تو پاک ہے -

(ہشتم) کافر - خواہ وہ مرتد ہو یا یہودی، عیسائی، مجوسی، حربی ہو نجس ہے اور غالی جو امیر المومنین کو خدا کہے نجس ہے اور جن لوگوں نے امیر المومنین پر خروج کیا یا خروج کرنے والوں کے طریقہ پر رہے وہ بھی کافر و نجس ہیں - ان کو خوارج یا خارجی کہتے ہیں - اسی طرح وہ شخص

Presented by www.ziaraat.com

بھی کافر و نجس ہے جو اہلِ بیتؑ سے عداوت رکھے۔ ایسے لوگوں کو ناصب یا ناصبی کہتے ہیں اگر کوئی مسلمان بارہ اماموں میں سے کسی ایک امام کو بھی گالی دیتا یا دشمنی و بغض رکھتا ہو تو وہ بھی نجس ہے اور کافر کی تمام رطوبتیں اور اس کے تمام اجزاء نجس ہیں۔

(نہم) شراب۔ خواہ انگور کی ہو یا کسی اور چیز کی بلکہ ہر نشہ کرنے والی چیز جو اصل میں بہنے والی ہو نجس ہے اور اگر آبِ انگور[ل] آگ پر جوش کھا جائے تو اقوی یہ ہے[ا] کہ حرام ہے۔ اور بنا بر احوط نجس بھی ہے لیکن دو ثلث[ل] آگ پر جل جانے کے بعد طاہر ہو جائے گا۔ آبِ انگور اور منقی و خرمے کا عرق اگر خود بخود یا گرمی کی وجہ سے جوش کھا جائے تو اقوی یہ ہے کہ بلا کسی قید[ل] کے حرام و نجس ہے اور بغیر سکر ہوئے اس کی حرمت[ل] و نجاست کے برطرف ہونے میں اشکال ہے۔ کھجور، کشمش، مویز، منقی وغیرہ کو اگر ابال لیا جائے تو یہ پاک اور ان کا کھانا پینا حلال ہے اگرچہ پرہیز کرنے میں احتیاط[ل] ہے۔

(دہم) فقاع جو شراب جو سے بنائی گئی ہے نجس[ا] ہے اور ماء الشعیر جسے اطباء ادویہ میں استعمال کرتے ہیں فقاع نہیں ہے بلکہ پاک و حلال ہے اُسے عرق جو کہتے ہیں۔

(تنبیہ) بھنگ، چرس وغیرہ جو اصل میں بہنے والی چیزیں نہیں نجس نہیں ہیں اگرچہ ان کو پانی میں ملا کر جوش دیا جائے لیکن ان کا کھانا پینا حرام ہے۔

(یازدہم) پسینہ۔ فعل حرام سے جنب[ل] ہونے والے شخص کا پسینہ بنا بر احوط (وجوبی) نجس ہے۔ خواہ پسینہ جنابت[ل] کے وقت آئے یا بعد میں اور فعل حرام مرد کے ساتھ ہو یا عورت کے ساتھ یا جانور کے ساتھ ہو بلکہ حائضہ کے ساتھ جماع یا بحالتِ روزہ جماع یا قبل از کفارہ ظہار[ع] کی حالت میں جماع کرنے سے جو پسینہ آئے اس سے بھی بنا بر اقوی اجتناب[ل] کیا جائے۔

ل اور عام حضرات علماء کے اگر اس میں نشہ نہ ہو تو نجس نہیں ہے اگرچہ بنا بر اقوی اس کا پینا حرام ہے (آقائے محسن مدظلہ)

ل منقی اور خرمے کا عرق جوش کھانے سے نہ نجس ہوتا ہے نہ حرام۔

ل بلکہ اگر نشہ کرنے والی نہ ہو تو اس کی حرمت و نجاست معلوم نہیں (آقائے محسن مدظلہ)

(دوازدہم) نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ جو استبراء سے قبل آئے بلکہ بنا بر احتیاط واجب ہر فضلہ[ل] خور جانور کا پسینہ نجس[ل] ہے۔

ثبوتِ نجاست

نجاست چند طریقوں سے ثابت ہوتی ہے۔ اول یہ کہ اس چیز کے نجس ہونے کا علم و یقین [illegible] ہو۔ دوسرے یہ کہ جس کے تصرف میں وہ چیز ہے۔ وہ شخص اس کے نجس ہونے کی خبر دے [illegible] یہ کہ دو عادل گواہی دیں بلکہ بنا بر احوط ایک عادل کی گواہی سے بھی نجس ہونا مان لینا [illegible]۔ پس محض خیال و گمان اور ظن و شک ثبوت نجاست میں کافی نہیں ہے۔ اگر کسی چیز کی [illegible] میں شک ہو تو وہ پاک ہے خواہ مخواہ ان چیزوں کو کہ جنہیں شریعت نے طاہر قرار [illegible] نجس سمجھنا اور اُن سے بچنا نہ صرف مکروہ بلکہ کبھی حرام ہو جاتا ہے اور ایسے شیطانی [illegible] اور شکوک رفتہ رفتہ اس حد تک پہنچا دیتے ہیں کہ تمام عبادات نماز روزہ ترک ہو جاتے [illegible] اور زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ البتہ مشتبہ رطوبت جو پیشاب یا منی کے بعد استبراء سے پہلے [illegible] ہو۔ اس میں شک بھی ثبوتِ نجاست کے لئے کافی ہے۔ اسی طرح کسی نجس چیز کا [illegible] ہونا علم سے یا دو عادل شخصوں کی گواہی سے یا اس شخص کے بیان کرنے سے ثابت ہوتا [illegible] کے تصرف میں وہ چیز[ع] ہو۔

احکامِ نجاست

احکامِ نجاست پانچ چیزیں ہیں (۱) نماز و طواف کی حالت میں خواہ واجب ہو یا مستحب [illegible] لباس نجس نہ ہونا چاہیئے۔ اور نہ مشتبہ بر نجس[ل] ہونا چاہیئے۔ مثلاً دو لباس ہوں۔ جن [illegible] ایک کی نسبت معلوم ہو کہ نجس ہے تو ایسے لباس سے نماز نہ پڑھنا چاہیئے۔ اور نہ [illegible] طواف استعمال کرنا چاہیئے۔ البتہ اگر نماز بجا لانے کے بعد معلوم ہو کہ لباس نجس تھا

[illegible] نجاست خوار اونٹ کا پسینہ نجس ہے (آقائے محسن مدظلہ)

[illegible] اگر عادل واحد کے کہنے سے حاصل ہو بنا بر اقوی کافی نہیں ہوگا (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

اور پہلے نجاست کا بالکل علم نہ تھا۔ تو ایسی صورت میں نماز صحیح ہو جائے گی۔ اور اعادہ و قضا لازم نہیں ہے۔

۲۔ کھانے پینے میں جو چیزیں استعمال کی جائیں اُن کا پاک ہونا ضروری ہے۔

۳۔ مقامِ سجدہ کا پاک ہونا لازمی ہے۔

۴۔ مساجد اور مشاہد مقدسہ آئمہ طاہرین علیہم السلام اور رواق و ضریح اقدس، قرآن مجید اور وہ تمام محترم چیزیں جن کی تعظیم کا شرعاً حکم ہے ان سب کا پاک رکھنا ضروری ہے۔

(۵) اعیانِ نجسہ (نجس العین) اور وہ چیزیں جو نجس ہو جانے کی وجہ سے قابلِ طہارت نہ رہیں۔ ان کی خرید و فروخت ناجائز ہے البتہ روغنِ متنجس کی بیع جلانے کی غرض سے جائز ہے اور اسی طرح کلب معلّم (یعنی شکاری کتے) کی بھی بیع و شرا جائز ہے۔

بحالتِ نماز نجاست کی معافی

نماز کی حالت میں نجاست چار صورتوں میں معاف ہے (۱) زخم اور پھوڑے کا خون بشرطیکہ اس کا سلسلہ جاری رہے اور منقطع نہ ہو[1]۔ اور بواسیر کا خون[2] خواہ باطن جسم میں ہو یا ظاہر جسم میں معاف ہے خواہ بدن پر ہو یا لباس میں۔

۲۔ وہ خون جو ایک درہم (یعنی انگوٹھے کے ناخن کی مقدار) سے زیادہ نہ ہو۔ اگرچہ متفرق مقامات پر اس کی چھینٹیں پڑی ہوئی ہوں۔ تب بھی معاف ہے۔ خواہ بدن پر ہو یا لباس میں بشرطیکہ وہ حیض یا نفاس یا استحاضہ یا نجس العین (یعنی کتا، سور اور کافر) اور مُردہ کا خون نہ ہو کہ وہ معاف نہیں ہے بلکہ آدمی کے علاوہ حرام جانور کے خون سے بھی اجتناب[3] کرنا احوط ہے۔

(۳) وہ لباس جو ساترِ عورت نہ ہو۔ جیسے ٹوپی، ازار بند، جراب۔ اس کا نجس ہونا نماز کی حالت میں معاف ہے۔

۴۔ وہ عورت جو چھوٹے بچہ کی پرورش کر رہی ہو۔ اور ایک لباس سے زیادہ اس کے پاس نہ ہو۔ یا دو لباس ہوں۔ یا وہ دونوں محلِ حاجت ہوں تو اس کو چاہیئے کہ شب و روز میں ایک بار لباس پاک کر لے۔ اب اگر اس کے بعد بچہ پیشاب کر بھی دے تو وہ اسی لباس میں نماز پڑھ سکتی ہے۔ اور یہ نجاست معفو قرار پائے گی۔ لیکن احوط یہ ہے کہ آخر وقت لباس کو پاک کر کے نمازِ ظہرین و مغربین قریب ہی قریب طہارت کے ساتھ ادا ہو جائیں۔

پانچواں باب

مطہرات

مطہرات یعنی نجس چیز کو پاک کرنے والی چیزیں بارہ ہیں۔

(اول) **پانی** ۔ ہر اس چیز کو جو کسی نجاست سے نجس ہو جائے۔ اور طہارت کے قابل ہو پانی پاک کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ خود بھی پاک اور خالص ہو۔ پانی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک آبِ مطلق جسے بلا کسی قید کے پانی کہتے ہیں۔ دوسرے آبِ مضاف جو خالی پانی نہ ہو۔ بلکہ اس چیز کا پانی کہا جائے کہ جو اس میں مل گئی ہو یا جس سے وہ نچوڑا گیا ہو۔ مثلاً عرق گلاب یا تربوز کا پانی یا سوڈے کا پانی وغیرہ۔ آبِ مضاف قابلِ تطہیر نہیں ہے نہ اس سے رفعِ حدث ہوتا ہے۔ نہ خبث۔ خواہ وہ کر سے زیادہ ہو۔ تب بھی ذرہ بھر نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے۔

آبِ مطلق اُن چیزوں کو بھی پاک کرتا ہے جو نجس ہو جائیں اور اُسی سے وضو و غسل بھی صحیح ہے۔ اس پانی کی پانچ قسمیں ہیں۔

آبِ رواں ۔ یعنی جاری پانی جو کنوئیں کے علاوہ زمین سے جوش کر کے اس پر

---

[1] اور جسم یا کپڑے کا بار بار پاک کرنا یا لباس کا تبدیل کرنا باعثِ زحمت ہو۔

[2] اگرچہ خونِ بواسیر سے اجتناب احوط ہے جو باطن میں ہو (آقائے محسن مدظلہ)

[3] بلکہ اقویٰ ہے۔ (آقائے محسن مدظلہ)

... گلاب میں مشہور یہ ہے کہ نجس اور سے یا ہوا سے ... (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

رواں ہو جاتا ہے (جیسے دریا، چشمے، نہریں) یہ پانی کسی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا تاوقتیکہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ نجاست کی وجہ سے متغیر[۱] نہ ہو۔ اور ان میں سے کوئی چیز بھی متغیر ہو جائے تو نجس ہو جائے گا۔ جس نجس پانی میں تغیر نہ ہوا ہو یا اُس کا تغیر زائل ہو چکا ہو وہ آبِ جاری یا آبِ کُر کے فقط مل جانے سے پاک[۲] ہو جائے گا۔ اس پانی میں نجس کپڑا وغیرہ نجاست دُور کرنے اور غوطہ لگانے سے پاک ہو جاتا ہے۔ نچوڑنے اور کئی مرتبہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۲) **آبِ باراں** ۔ یعنی بارش کا پانی جو برسنے کی حالت میں آبِ جاری کے حکم میں ہے خواہ وہ قلیل یعنی کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ اور نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا جبتک کہ بوجہ نجاست اس میں تغیر نہ پیدا ہو جائے۔ یعنی اُس کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے۔ نجس پانی اور اُس کے علاوہ زمین کپڑا اور فرش وغیرہ عینِ نجاست زائل ہونے کے بعد بارش[۳] سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اور بارش میں نجس چیز کو کئی بار غوطہ دینا اور نچوڑنا ضروری نہیں ہے۔

(۳) **آبِ چاہ** ۔ یعنی کنوئیں کا پانی۔ یہ بھی آبِ جاری کا حکم رکھتا ہے۔ اور بنا بر اقوی[۴] نجاست کے ملنے سے نجس[۵] نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ تبدیل نہ ہو۔ پس نجس کپڑا یا برتن وغیرہ نجاست دُور کرنے کے بعد اس میں غوطہ دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور کنواں بھی پاک رہتا ہے۔ البتہ اگر کسی نجاست کے گرنے سے اُس کے اوصاف میں تغیر ہو جائے تو اس قدر پانی اس سے کھینچا جائے کہ جس کی وجہ سے وہ تغیر زائل ہو جائے یا یہ کہ آبِ جاری اس سے متصل ہو جائے یا اس قدر بارش اس پر ہو جائے یا اس قدر کُر پانی اس پر ڈالا جائے جس سے پانی کا رنگ و بو و مزہ درست ہو جائے یا یہ کہ خود بخود وہ تغیر دفع ہو جائے تو کنواں پاک ہو جاتا ہے۔ مستحب[۶] ہے کہ نجاسات وغیرہ کے گرنے سے ان کے نکالنے کے بعد حسب ذیل پانی کی مقدار کھینچی جائے۔

---

[۱] بنا بر احوط (وجوبی) آبِ جاری یا آبِ کُر اس پر غالب آجائے۔ [۲] بنا بر احوط (وجوبی) شرط یہ ہے کہ بارش کا پانی برسنے کی حالت میں اس نجس چیز پر غالب آجائے اور یہ کہ بارش اتنی مقدار میں ہو کہ اگر زمین نرم ہو تو اس پر بہنے لگے ۱۲ [۳] اگرچہ کُر سے کم ہو۔ آقائے محسن مدظلہ۔ [۴] اور احوط بھی ہے ۱۲۔ آقائے بروجردی مدظلہ آقائے محسن مدظلہ۔

احکامِ چاہ

نمبر شمار	وہ چیزیں جن کے گرنے سے پانی نکالنا مستحب[۱] ہے	پانی کی مقدار
۱	دودھ پیتے بچے کا پیشاب گرنا۔ چڑیا یا اس کی مانند پرند کا گر کر مرجانا۔	ایک ڈول
۲	سانپ بچھو کا مرجانا یا چوہے کا گر کر مرجانا بشرطیکہ وہ پھولا یا پھٹ نہ گیا ہو۔	تین ڈول
۳	مرغ وغیرہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی بیٹ کا گرنا۔ خواہ وہ فضلہ[۲] کھاتا ہو یا نہ کھاتا ہو۔	پانچ ڈول
۴	کسی پرندہ کا (کبوتر سے لے کر شتر مرغ تک) گر کر مرجانا چوہے کا مر کر پھول جانا یا پھٹ جانا۔ غذا کھانیوالے نابالغ لڑکے کا پیشاب گر جانا۔ کتے کا گر کر زندہ نکل آنا چھپکلی کا مر کر پھول جانا۔ بدن پر کسی نجاست کے بغیر جنب[۳] کا داخل ہونا۔	سات ڈول
۵	تھوڑے سے خون کا گرنا۔ جیسے مُرغ کے ذبح کا خون۔ خشک پاخانہ کا گرنا بشرطیکہ پھٹ کر پھیلا نہ ہو۔	دس ڈول
۶	بارش کے اس پانی کا گرنا جس میں آدمی کا پیشاب، پاخانہ یا کتے کا پاخانہ مخلوط ہو گیا ہو۔ دماغ یا ناک سے جو خون نکلتا ہے اُس کا گرنا۔	تیس ڈول
۷	حیض، نفاس و استحاضہ کے علاوہ و طاہر العین کا خون گرنا ایسے جانور کا خون گرنا جس کا خون زیادہ نکلتا ہو جیسے بکری وغیرہ آدمی کے پاخانہ کا گرنا جو پھٹ گیا ہو۔	پچاس ڈول

Presented by www.ziaraat.com

۸	کتا، بلی، گیدڑ، لومڑی، خرگوش یا ان کے مشابہ جانور کا گر کر مر جانا۔ مرد کا پیشاب گرنا	چالیس ڈول
۹	مسلمان آدمی کا گر کر مر جانا۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ بالغ ہو یا نابالغ۔	ستر ڈول
۱۰	گھوڑا، خچر، گدھا، گائے کا گر کر مر جانا	ایک کُر
۱۱	شراب اور ہر سیال نشہ دار چیز کا گرنا۔ منی کا گرنا۔ ہر اُس حیوان کے پیشاب کا گرنا جس کا گوشت حرام ہے خون حیض نفاس یا استحاضہ کا گرنا۔ نجس العین کا پیشاب، پائخانہ اور اُس کا خون گرنا۔ انسان کے خون کا گرنا۔ حرام سے جنب یا نجاست خور جانور کے پسینہ کا گرنا۔ بیل اور اونٹ کا گرنا۔ خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور تمام اُن نجاستوں کا گرنا جن کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار نکالنے کی بیان نہیں کی گئی۔	تمام پانی

ڈول کی حیثیت کنویں کی نوعیت سے متعلق ہے یا جو مناسب ہو یا جو اس شہر میں معمول ہو۔ کل پانی کھینچنے میں کسی خاص ڈول کا لحاظ نہیں۔ اگر چھوٹے ڈول کی بجائے بڑا ڈول استعمال کریں تو بھی کافی ہے مگر عدد میں کمی نہ ہو۔ اگر کنویں میں دو مختلف چیزیں گر جائیں کہ جن میں ایک کے لئے ڈولوں کی تعداد کچھ اور ہے۔ اور دوسری چیز کے لئے اور ہے۔ مثلاً ایک کے پانچ اور دوسری کے سات ڈول ہیں تو صرف سات ڈول پانی نکالنا کافی نہیں بلکہ پانچ بھی کھینچے جائیں گے۔ اور اگر پانی کی زیادتی کی وجہ سے کنویں کا کل پانی کھینچنا ممکن نہ ہو یا دشوار ہو تو چار مرد باری باری دو دو کر کے اول صبح صادق سے لے کر شام تک برابر پانی کھینچتے جائیں اور جب کنواں پاک ہو جاتا ہے تو اُسی کے اتباع میں ڈول رسّی، دیوار اور کنویں سے متعلقہ سب چیزیں پاک ہو جاتی ہیں۔

(۴) **آبِ راکد** (ٹھہرا ہوا پانی) بقدر کُر یعنی آب کثیر۔ یہ پانی بھی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا۔ جب تک کہ بوجہ نجاست پانی کا رنگ یا بُو یا مزہ میں تغیر نہ آ جائے۔ تغیر سے مراد تغیر حسی ہے۔ یعنی اس طرح تغیر ہو جائے کہ آنکھ کو رنگ، زبان کو ذائقہ اور ناک کو بُو محسوس ہونے لگے۔ متغیر پانی خود بخود اپنی اصلی حالت پر آ جانے سے پاک نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس پر بارش کا ہونا یا آبِ جاری یا دوسرے ایک کُر یا چند کُر پانی سے اتصال[1] لازم ہے۔

کُر کی مقدار باعتبار پیمائش کے اس قدر ہے کہ جس کی لمبائی ۳½ بالشت چوڑائی ۳½ بالشت اور گہرائی بھی اسی قدر ۳½ بالشت جس کا مجموعی حاصل ضرب ۳½ × ۳½ × ۳½ = ۴۲⅞ بالشت مکعب ہوتا ہے[۵]

(۵) **آبِ راکد** (ٹھہرا ہوا پانی) جو کُر سے کم ہو یعنی آبِ قلیل[2] جو کسی برتن میں ہو۔ یا چھوٹے سے گڑھے میں جمع ہو جائے لیکن بقدر کُر کے نہ ہو یا حوض و تالاب میں کُر سے کم ہو جائے تو یہ پانی محض نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ نجاست سوئی کی نوک کے برابر ہو۔ یہ پانی نجس ہونے کے بعد اُس وقت تک پاک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس پر بارش نہ ہو۔ یا آبِ جاری سے اتصال نہ ہو جائے یا دفعۃً کُر بھر پانی اس پر نہ ڈالا جائے۔

(دوم) **زمین**۔ ہر چیز کی نجاست کو زمین پاک نہیں کرتی بلکہ پاؤں کے تلوے کو جوتے کے تلے کو، ہاتھ کی چھڑی کی نوک اور اسی قسم کی چیزوں کو اگر کسی نجاست سے نجس ہو جائیں۔ تو نجاست زائل ہونے کے بعد زمین پر چلنے یا رگڑنے سے پاک کرتی ہے۔ بشرطیکہ زمین پاک اور خشک[1] ہو۔ خواہ پتھریلی ہو یا ریتلی ہو یا مٹی ہو لیکن بنا بر احوط[2] شرط یہ ہے کہ نجس زمین پر چلنے ہی سے نجاست لگی ہو۔

(سوم) **آفتاب**۔ سورج پیشاب کی نجاست یا کوئی اور نجاست جو لگ جائے، تو اس کے دور ہونے کے بعد خشک کر کے صرف غیر منقولہ چیزوں کو مثلاً زمین، مکانات اور دیواروں یا اُن میں نصب کی ہوئی اشیاء مثلاً دروازہ، چوکھٹا، کیل وغیرہ[3] اور منقولہ اشیاء

ھ کافی ہے کہ طول، عرض اور عمیق تین تین بالشت کل مجموعہ ۲۷ بالشت ہو (آقائے محسن حکیم) [1] خشک ہونیکی شرط بنابر احوط وجوبی ہے [2] اگرچہ اقویٰ یہ ہے کہ کوئی فرق نہیں ہے خواہ راستہ چلنے سے نجاست لگی ہو یا کسی اور طرح پھر بھی احوط پر عمل کرنا ضروری ہے [3] یا درخت اور ان کے میوے یا گھاس وغیرہ جو زمین میں اُگی ہو یا وہ ظروف[ش] جو زمین میں گڑے ہوں۔ مثلاً تنور وغیرہ کو۔ آقائے محسن مدظلہ۔

Presented by www.ziaraat.com

میں سے صرف بوریہ اور چٹائی کو پاک کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ نجاست کا لگا ہوا کوئی جزو باقی نہ رہے اور ان دو چیزوں میں مقامِ نجاست پر تری ہو تاکہ اس کو آفتاب عہ خشک کر دے۔ اور اگر نجاست خود بخود سوکھ جائے تو اُسے دوبارہ تر کر دیں تاکہ آفتاب اس کو خشک کر دے طہارت ہو جائے گی۔ اگر سورج دیوار کی ایک طرف پڑے اور دوسری جانب دھوپ نہ جائے تو وہی حصہ پاک ہوگا جس پر دھوپ پڑی ہے۔

(چہارم) **استحالہ و انقلاب**:۔ یعنی کسی نجس چیز کا پاک شے بن جانا۔ جیسے شراب کا سرکہ بن جانا یا عین نجاست (پاخانہ) کا مٹی ہو جانا۔ یا منی سے انسان بن جانا، یا نجس پانی کا بخارات بن جانا۔ کتے کا نمک زار میں گر کر نمک ہو جانا۔ خون کا پیپ کی صورت اختیار کر لینا۔ اس طرح خود نجاستیں بھی، اور تمام نجس چیزیں بھی پاک ہو جاتی ہیں۔ اگر نجس چیز کی جنس نہ بدلے تو پھر نجس ہی رہے گی جیسے نجس گندم کا آٹا بن جانے سے آٹا نجس رہے گا۔ یا نجس آٹے کی روٹی بن جانے سے روٹی نجس ہی رہے گی۔ کیونکہ جنس تبدیل نہیں ہوئی۔

(پنجم) **انتقال**۔ بعض نجس چیزیں منتقل ہونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ بعد از انتقال دوسری چیز کا جزو شمار ہوں۔ جیسے انسان کے خون کا کھٹمل، جوں، مچھر وغیرہ کے جسم میں پہنچ کر ان کا جزو بدن بن جانا یا نجس پانی یا پیشاب کا درخت یا کھیتی میں آنا کہ اس طرح منتقل ہونے سے یہ اشیاء پاک ہو جائیں گی۔

علی الظاہر انتقال کوئی مستقل شے مطہرات میں سے نہیں ہے بلکہ انتقال کی وجہ سے جب استحالہ ہو جائے۔ جیسے آدمی کا لہو کھٹمل یا جوں نے پی لیا۔ اور وہ اب اسی کا خون سمجھا جانے لگا تو پاک ہو جائے گا۔ چونکہ وہ عنوانِ نجس سے خارج ہو گیا اور اس لئے جونک جو آدمی کا خون پیئے وہ طاہر نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ وہ جونک کا خون نہیں قرار پاتا بلکہ جونک

عہ دیوار یا عمارت یا زمین کی وہ مقدار کہ جس میں نجاست جذب ہے ایک ہی مرتبہ سورج پڑ کر اسے خشک کرے۔ پس اگر اس پر سورج ایک دفعہ پڑ کر اس کے ظاہری حصہ کو خشک کرے اور پھر دوسری مرتبہ پڑ کر اس کے باطنی حصہ کو خشک کرے تو اس جگہ کا فقط ظاہری حصہ پاک ہو جائے گا۔ اور باطنی حصہ نجس ہی رہے گا۔ (آقائے محسن حکیم)

اس کا ظرف سمجھا جاتا ہے اور وہ ہے انسان ہی کا خون۔

(ششم) **اسلام**۔ کافر کے مسلمان ہو جانے کے بعد اُس کا بدن اور رطوبت مثلاً تھوک، پسینہ، بال، ناخن وغیرہ سب پاک ہو جاتے ہیں۔ البتہ وہ برتن جو اُس نے حالتِ کفر میں استعمال کئے تھے اور وہ لباس جو کفر کی حالت میں اُس کے زیبِ تن تھا نجس ہیں۔ ان کو پاک کر لینا چاہیئے اور ہر کافر کے لئے یہی حکم ہے۔ خواہ اصلی کافر ہو یا مرتد ملّی (یعنی جس کا نطفہ ماں باپ کے کفر کی حالت میں قرار پایا تھا۔ یہ مسلمان ہوا۔ اور پھر کافر ہو گیا) یا مرتد فطری ہو۔ (جس کے والدین دونوں یا اُن میں سے کوئی نطفہ قرار پکڑنے کے وقت مسلمان ہو۔ اور باوجود اس کے یہ کافر ہو جائے)

(ہفتم) **تبعیّت**۔ کسی چیز کا دوسری چیز کے اتباع میں پاک ہو جانا مثلاً اگر کافر مسلمان ہو جائے تو اُس کا بچہ بھی اُسی کا تابع ہو کر پاک ہے۔ خواہ باپ مسلمان ہو یا ماں یا جب شراب سرکہ بن جائے تو اُس کا برتن بھی پاک ہو جائے گا یا جس تختہ پر میت کو غسل دیں یا جو کپڑا غسل دینے میں میت پر پڑا ہو یا غسل دینے والے کا ہاتھ یہ سب چیزیں تبعیت میں پاک ہو جائیں گی لہ

(ہشتم) **غیبت**۔ مسلمان کا جسم یا کپڑے یا برتن یا فرش یا جو چیزیں بھی اس کے متعلقات میں سے ہوں۔ اگر نجس ہو جائیں اور وہ شخص غائب ہو کر پھر سامنے آئے۔ تو ان کو پاک سمجھا جائے گا۔ بشرطیکہ اس شخص کو اُن چیزوں کی نجاست کا علم ہو چکا ہو۔ اور یہ احتمال بھی ہو کہ اُس نے پاک کر لیا ہوگا۔ اور وہ ان چیزوں کو کسی ایسے امر میں استعمال بھی کرے۔ جس میں طہارت شرط ہے۔

(نہم) **استبراء**۔ حلال جانور جو نجاست کھانے لگے۔ اُسے نجاست کھانے سے بچانا۔ اُس کے پیشاب پاخانہ کو پاک کر دیتا ہے اور استبراء اتنے دن ہو کہ وہ جانور نجاست خود

لہ لیکن غسل دہندہ کے ہاتھ کے علاوہ اور باقی جسم اور لباس کے پاک ہونے میں تامل ہے پس احوط یہ ہے کہ اسے دھویا جائے (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

ہونے سے خارج ہو جائے۔ استبراء کی مدت اونٹ کے متعلق چالیس روز۔ گائے کے بارہ میں تیس روز[1] بھیڑ بکری کے متعلق دس روز بطخ کے لئے سات یا پانچ روز۔ اور مرغ کے واسطے تین روز ہیں۔

(دہم) ذبیحہ کا خون بقدر متعارف نکلنا۔ ذبح کرنے سے جانور کا جب اس قدر خون نکل جائے کہ جس قدر معمولاً نکلا کرتا ہے تو اس کے جسم کا بقیہ خون پاک ہے۔ اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے۔

(یازدہم) **غسالہ کا جدا ہونا**:۔ جو پانی نجس چیز کو دھوتا ہوا گذرے اُس کا جدا ہونا اس تری کو پاک کرتا ہے جو کپڑے میں نچوڑنے کے بعد رہ جاتی ہے۔

(دوازدہم) **زوال عین نجاست**:۔ انسان کے علاوہ ہر حیوان کے ظاہری جسم سے نجاست کا برطرف ہو جانا اُس کی طہارت کے لئے کافی ہے۔ مثلاً مرغ کی چونچ میں اگر انسان کا پاخانہ لگا ہو تو جس وقت وہ اصلی نجاست بالکل برطرف اور رطوبت خشک ہو جائے گی تو اُس کی چونچ پاک ہے۔ اس طرح اگر انسان کے کسی عضو کے اندر کے حصہ میں (مثلاً منہ یا ناک یا آنکھ یا کان کے اندر) نجاست لگ جائے تو صرف اُس کے زائل ہونے سے طہارت ہو جائے گی۔

احکام طہارت

(۱) جو چیز پیشاب سے نجس ہو جائے اُسے آب قلیل سے پاک کرنے میں دو مرتبہ دھونا ضروری[2] ہے۔ ایک مرتبہ دھونا کافی نہ ہوگا۔ اور پیشاب کے علاوہ دیگر نجاست کے لئے صرف ایک مرتبہ پاک کر لینا کافی ہے۔ اگرچہ احوط دو مرتبہ ہے۔ آب کُر یا آب جاری میں ازالہ نجاست کے بعد صرف ڈبو دینا تطہیر کے لئے کافی ہے اور تعدد یعنی دو مرتبہ پاک

[1] بیس دن کافی ہیں (آقائے محسن)

[2] دوسری مرتبہ کے بعد پھر تیسری مرتبہ بھی پانی ڈالنا ضروری ہے ورنہ پاک نہ ہوگی (آقائے محسن حکیم)

کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) پہلی مرتبہ کا غسالہ (دھوون) مطلقاً[1] نجس ہے۔ خواہ وہ شے پیشاب سے نجس ہوئی ہو یا کسی اور نجاست سے اور دوسرے غسالہ سے احوط اجتناب[2] ہے لیکن غسالۂ بول و براز[3] پاک ہوگا۔ بشرطیکہ اس میں عین نجاست نہ ہو۔ اور نہ وہ نجاست سے متغیر ہوا ہو۔ اور نہ نجاست اپنی جگہ سے اتنی پھیلی ہو کہ اُسے آبدست نہ کہہ سکیں۔ اور نہ کوئی بیرونی نجاست اس میں شریک ہوئی ہو۔

(۳) شیر خوار بچہ جس کو ابھی غذا نہیں دی جاتی ہے۔ اگر فرش یا لباس پر پیشاب کر دے تو اس مقام پر اس قدر پانی بہانا کہ وہ نجاست پر غالب آجائے کافی ہے لیکن دو مرتبہ دھونا احوط[4] ہے اور جو چیز فضلہ[5] اور منی یا خون لگ جانے کی وجہ سے نجس ہوگئی ہو۔ اس کا عین نجاست دُور کرنے کے بعد آب قلیل میں ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔ اور دو مرتبہ دھونا بہتر ہے۔ اور آب کثیر یا آب جاری میں نجاست زائل ہونے کے بعد صرف دھونے سے وہ چیزیں پاک ہو جائیں گی نچوڑنے کی ضرورت نہیں۔ اور جو چیزیں نچوڑی جاتی ہیں۔ اُن کا نچوڑنا ضروری ہے۔

(۴) کتے کے چاٹے ہوئے یا کھائے ہوئے برتن کی طہارت میں لازم ہے کہ ایک مرتبہ پاک مٹی سے مانجھیں۔ اور اس کے بعد دو مرتبہ پاک پانی سے دھوئیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے خشک مٹی سے مانجھیں۔ پھر تھوڑا پانی ڈال کر اُسے گیلا کر کے مانجھیں۔ اور اس کے بعد دو مرتبہ پانی سے دھوئیں۔

(۵) سؤر کے چاٹے ہوئے یا کھائے ہوئے ظرف[6] کو اور اُس ظرف کو بھی جس میں جنگلی چوہا مر جائے سات مرتبہ دھونا واجب[7] ہے۔ اور ہر نشہ کرنے والی چیز جس ظرف میں رکھی جائے اُس کی تطہیر بھی بنا بر احوط (وجوبی) سات مرتبہ کرنی چاہیئے۔ بہتر یہ ہے کہ سؤر کے چاٹے ہوئے برتن کو پہلے مٹی سے مانجھ لیں۔ اور اگر آب کثیر یا آب جاری سے پاک کریں

[1] بنا بر اقوی شے احتیاط استحبابی ہے۔ اقوی یہ ہے کہ تین مرتبہ کافی ہے (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

تو اقویٰ یہ ہے کہ عین نجاست زائل کرنے کے بعد ایک مرتبہ دھونا کافی ہے بلکہ احوط (استحبابی) یہ ہے کہ دھونا بھی متعدد بار (یعنی سات مرتبہ) ہو۔

(۶) اگر خمیر یا نجس روٹی کو آب جاری یا آب کُر میں رکھ دیں اور پانی اس کے تمام اجزاء تک اچھی طرح پہنچ جائے تو وہ خمیر اور نجس روٹی پاک ہو جائے گی۔

(۷) فرش۔ لحاف۔ توشک۔ تکیہ وغیرہ کی طہارت میں یا وہ چٹائی جس میں رسی بھی شامل ہے، عین نجاست زائل کر لینے کے بعد آب کُر یا آب جاری میں صرف غوطہ دینا کافی ہے نچوڑنے کی ضرورت نہیں۔ احوط یہ ہے کہ ایسی چیزوں کو آب باراں یا آب جاری یا آب کثیر میں پاک کیا جائے۔

(۸) اگر بہت بڑے بڑے برتنوں (جیسے دیگ وغیرہ) کو آب قلیل سے پاک کرنا ہو تو قدرے پانی اس میں ڈالیں۔ اور ظرف کو حرکت دیں تاکہ پانی اس کے سب اطراف میں پہنچ جائے پھر وہ پانی پھینک کر دوسرا پانی اور ڈالیں۔ اور حرکت دیکر پھینک دیں۔ تیسری مرتبہ کرنے سے وہ ظرف پاک ہو جائے گا۔

(۹) اگر رنگین کپڑا نجس ہو جائے جس کے دھونے میں رنگ نکلتا ہو تو اس کے پاک ہونے کی یہ صورت ہے کہ اگر پانی میں رنگ کے اجزاء نمایاں نہ ہوں۔ اور وہ مضاف نہ ہو جائے تو وہ کپڑا پاک ہو جائے گا (ہلکا سا رنگ نکلنا مضر نہیں ہے) اور اگر خود رنگ کے اجزاء پانی میں نکلیں یا اتنا رنگ نکلے کہ پانی آب مضاف بن جائے۔ آب خالص نہ رہے تو وہ کپڑا پاک نہ ہو گا نجس رہے گا تاوقتیکہ رنگ نکلنا موقوف نہ ہو جائے۔ آب کثیر میں پاک کرنے کی صورت میں اقویٰ یہ ہے کہ جب پانی تمام رنگین کپڑے کے اجزاء پر محیط ہو جائے اور اندر سے بھی بالکل تر ہو جائے تو پاک ہو جائے گا۔ اگرچہ اس کا رنگ مطلقاً نہ چھڑایا جائے

(۱۰) لباس وغیرہ نجس ہو جانے کی صورت میں آب قلیل سے پاک کرنے کی صورت میں نچوڑنا لازم ہے اور آب جاری و کثیر میں نچوڑنا ضروری نہیں البتہ احوط ہے۔

(۱۱) جو چیزیں نچوڑنے کے قابل نہیں ہیں۔ جیسے لکڑی، چاول، گیہوں وغیرہ اور ان میں نجاست نفوذ کر جائے تو ان کا ظاہری حصہ پانی پہنچنے سے پاک ہو جائے گا لیکن باطنی حصہ کا پاک ہونا مشکل ہے جب تک کہ پوری طرح علم نہ ہو جائے کہ اندر کے تمام اجزاء تک پانی پہنچ گیا ہے۔ صرف باطنی حصہ کا گیلا ہو جانا کافی نہ ہو گا۔

(۱۲) مٹی کا مٹکا وغیرہ یا صراحی اگر نجس پانی سے نجس ہو جائے تو پہلے اس کو خشک کر لیا جائے یعنی وہ سوکھ جائے۔ اس کے بعد آب کُر یا آب جاری میں غوطہ دیا جائے تاکہ پانی اندر تک پہنچ جائے پاک ہو جائے گا۔

(۱۳) جانور جن کا کھانا حلال نہیں ہے۔ ان کا جھوٹا پانی مکروہ ہے اور اس میں جلال (نجاست خور اونٹ) اور مردہ خور جانور داخل ہے۔ چوہے کا جھوٹا خصوصیت کے ساتھ مکروہ ہے اور ایسے آدمی کا جھوٹا بھی مکروہ ہے جو نجاست و طہارت کے خیال سے بے پرواہ ہو اور جس پر اطمینان نہ ہو۔

(۱۴) اگر برتن کسی نجاست سے نجس ہو جائے تو نجاست زائل کرنے کے بعد تین مرتبہ دھونا واجب ہے لیکن آب جاری اور آب کُر میں تعدد (۱) نہیں ہے اگرچہ احوط (استحبابی) ہے

(۱۵) اگر کسی آدمی کے ہاتھ میں انگوٹھی ہو۔ اور وہ نجس کپڑے کو نچوڑے تو انگوٹھی ہاتھ اور کپڑے کے ساتھ پاک ہو جاتی ہے۔

(۱۶) اگر کسی کا بدن پیشاب سے نجس ہو جائے اور وہ پاک لنگی باندھ کر آب کُر (حوض وغیرہ) میں داخل ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ کُر میں داخل ہوتے ہی پاک ہو جائے گا۔ اور اس بنا پر لنگی نجس نہیں ہو گی۔

(۱۷) اگر کسی شخص کی ڈاڑھی نجس ہو جائے۔ آب کُر یا آب جاری میں دو دفعہ غوطے (۱) دینے سے پاک ہو جاتی ہے۔ داڑھی کو نچوڑنے (۲) کی ضرورت نہیں۔ البتہ آب قلیل یعنی لوٹے وغیرہ سے اگر پاک کی جائے تو ہاتھ سے اس پانی کو نچوڑنے کی بھی ضرورت ہے۔ جو پاک کرنے کے لئے داڑھی پہ ڈالا گیا ہے اور بنا بر احوط ہاتھ کو الگ پاک کرنا چاہئے۔

---

(۲) اگر داڑھی کے بال زیادہ ہوں تو نچوڑنا ضروری ہے ورنہ لازم نہیں (آقائے محسن حکیم)

(۱) بلکہ اقویٰ کی بنا پر ایک دفعہ کافی ہے۔ ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

(۱۸) انگور کا جوش کھایا ہوا شیرہ۔ اس شیرۂ انگور میں ڈال دیں۔ جس کا دو تہائی حصہ جوش کھانے سے کم ہو گیا ہے تو یہ شیرہ نجس ہو جائے گا۔ اور بنا بر احوط پاک نہ ہوگا۔

(۱۹) اگر انگور کا شیرہ سرکہ بنانے کی غرض سے برتن میں رکھا جائے اور اس میں جوش آجائے اور سرکہ بننے سے پہلے نجس ہو جائے تو اپنی نجاست پر باقی رہے گا۔

(۲۰) اگر کتے یا سؤر کو خشک ہاتھ لگ جائے تو مستحب ہے کہ دیوار یا خاک سے ہاتھ ملے۔

(۲۱) خرمہ کا شیرہ[1] جوش کھانے سے بنا بر احوط نجس ہو جاتا ہے اور دو ثلث[1] حصہ کم ہونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ سرکہ بن جائے تب بھی پاک ہو جائے گا بنا بر اقوٰی شیرۂ انگور کا بھی یہی حکم ہے۔

احکام ظروف طلا و نقرہ

سونے چاندی اور مردار کی کھال کے علاوہ تمام قسم کے برتنوں کا استعمال خواہ کتنے ہی قیمتی پتھروں اور اعلیٰ جواہرات کے بنے ہوں، جائز ہے لیکن طاہر ہوں اور مطلقاً یعنی ہر قسم کے استعمال کے لئے غصبی نہ ہوں۔

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں ہے لیکن کھانے پینے کی جو چیز اس میں ہو وہ حرام نہیں ہے۔ ایسے برتنوں کی حفاظت[2] حرام ہے۔ اگرچہ ان کو استعمال بھی نہ کیا جائے۔

سونے چاندی کی چلم، سرپوش، خنجر کا غلاف، چاقو اور تلوار کا بھی۔ اگر یہ چیزیں سونے چاندی کی ہوں تو اُن کا استعمال حرام نہیں ہے اور چھوٹے چھوٹے سونے چاندی کے برتنوں جیسے سُرمہ دانی وغیرہ سے اجتناب بنا بر احوط واجب ہے۔

کھاتے پیتے وقت برتن کے اُس حصہ کو جس میں چاندی ہو منہ لگانا حرام ہے۔ البتہ قرآن مجید بلکہ ہر کتاب کی سنہری روپہلی جلدوں کا بنانا جائز ہے بلکہ پورے کاغذ پر سونے یا چاندی کا پانی پھیرنا یا اس پر سنہرے حروف لکھنا جائز ہے۔ اسی طرح مشاہد مقدسہ کی

---

[1] خرما اور منقےٰ کا عرق جوش کھانے سے نہ تو نجس ہوتا ہے نہ حرام (آقائے محسن مدظلہ)

[2] ایسے برتنوں کی حفاظت جائز ہے اگرچہ احتیاطاً ترک کرنا مستحب ہے (آقائے محسن حکیم)

زینت سونے یا چاندی کی قندیلوں سے کر سکتے ہیں۔ اور ان کے پردوں اور غلافوں کو بھی مطلا و نقرئی کرنا جائز ہے۔ مردوں کے لئے سونے کی چیزوں سے زینت کرنا حرام ہے۔ جیسے گھڑی میں سونے کی چین لگا کر اس کو گردن میں ڈالے یا اچکن کے بوتام میں لگا کر زینت کرے۔ سونے چاندی کے برتن بنانا اور اس کی مزدوری لینا حرام[1] ہے۔ اسی طرح ان کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔

چھٹا باب

تہذیب بیت الخلاء

واجب امور

جب پیشاب یا پاخانہ کے لئے کسی جگہ بیٹھیں تو چند امور کا بجا لانا واجب ہے۔ اوّل یہ کہ ہر شخص (خواہ مرد ہو یا عورت) اپنی اپنی شرمگاہ (آگا پیچھا) چھپائے تاکہ دوسروں کی نگاہ نہ پڑے۔ البتہ ایسا بچہ جس کو ابھی کچھ تمیز نہ ہو۔ دوسرے شوہر و زوجہ، تیسرے کنیز اور وہ آقا جس کے تصرف میں وہ کنیز ہے۔ یہ اس حکم سے مستثنےٰ ہیں بنا بر احوط ناف سے لے کر نصف پنڈلی تک چھپایا جائے۔ اسی طرح ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ دوسرے کے مقاماتِ پیشاب و پاخانہ کی طرف نظر نہ کرے۔ البتہ مجبوری کی صورت میں جائز ہے جیسا کہ بغرض علاج طبیب کا مریض کو دیکھنا۔

(دوم) استنجا کرنا۔ یعنی مقامِ پیشاب کو دو مرتبہ دھویا جائے اور افضل تین مرتبہ ہے اور ہاتھ سے ملنا واجب نہیں۔ محلِ بول[2] بغیر پانی کے پاک نہ ہوگا۔ اور مقام پاخانہ کو پانی سے اتنا دھونا واجب ہے کہ نجاست کا کوئی چھوٹا سا جزو بھی لگا ہوا باقی نہ رہے مخرجِ پاخانہ کی طہارت تین ڈھیلوں سے بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ پاخانہ اپنے مقام سے تجاوز کر کے اِدھر اُدھر زیادہ نہ پھیل گیا ہو لیکن اس صورت میں بھی پانی سے استنجا کرنا بہتر ہے۔ ڈھیلے

---

[1] جائز ہے لیکن ترک احتیاط مستحب ہے (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

پتھر وغیرہ سے تین مرتبہ صاف کرنا معتبر ہے خواہ اس سے قبل ہی پاخانہ صاف ہو جائے اور اگر تین ڈھیلوں سے صاف نہ ہو تو زیادہ مرتبہ صاف کرے یہاں تک کہ پاخانہ بالکل زائل ہو جائے۔

حرام امور (اوّل) رو بقبلہ اور پشت بقبلہ ہو کر بیٹھنا بلکہ احوط کی بنا پر بچہ کو بھی اس طرح پیشاب پاخانہ کے لئے نہ بٹھایا جائے اور استنجا کی حالت میں بھی قبلہ کی طرف رُخ کرنا یا پشت کرنا حرام ہے (دوم) کسی دوسرے شخص کی مملوکہ جگہ میں پیشاب پاخانہ کرنا (سوم) محترم مقامات میں بلکہ علماء و مومنین کی قبروں پر جب کہ ان کی ہتک ہو پیشاب پاخانہ کرنا (چہارم) ایسے وقف شدہ مقام پر پیشاب پاخانہ کے لئے بیٹھنا جس کے وقف کی کیفیت کا علم ہو (پنجم) قابلِ احترام چیزوں سے استنجا کرنا۔ مثلاً خاکِ شفا یا کاغذ جس پر آیاتِ قرآن یا دعائیں وغیرہ تحریر ہوں یا خوردنی اشیاء روٹی وغیرہ (ششم) گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنا (ہفتم) ایسے بیت الخلاء میں کہ جس میں وہ انگوٹھی ہو جس پر خدا و رسول و آئمہ علیہم السلام کا نام کندہ ہو یا تسبیح و سجدہ گاہ وغیرہ گر جائے، اس کے نکالنے سے قبل پیشاب پاخانہ کے لئے بیٹھنا گناہ ہے ان چیزوں کا فوراً نکالنا واجب ہے۔

مستحب امور (۱) ایسی جگہ بیٹھے جہاں اُس پر کسی کی نظر نہ پڑے (۲) ایسی جگہ اختیار کرے جہاں پر چھینٹوں کا اندیشہ نہ ہو (۳) بیت الخلاء کے اندر داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں اور نکلتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھنا (۴) سر کا چھپانا (۵) مقام پیشاب و پاخانہ سے کپڑا ہٹاتے وقت بسم اللہ کہنا (۶) بدن کا بوجھ بائیں پاؤں پر رکھنا (۷) استنجا بائیں ہاتھ سے کرنا (۸) مقام پیشاب کی طہارت سے پہلے محلِ[1] پاخانہ کی طہارت کرنا (۹) استبرا کرنا جس کا طریقہ یہ ہے کہ پیشاب کے بعد تین مرتبہ مقامِ مقعد[2] سے مقامِ پیشاب کی جڑ تک سونتے اور وہاں سے پھر تین مرتبہ سرِ حشفہ[3] تک۔ اس کے بعد حشفہ کو تین مرتبہ زور سے جھٹک دے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اگر اس کے بعد کوئی مشتبہ رطوبت خارج

[1] حالت استبرا و استنجا میں جائز ہے لیکن بنا بر احتیاط (مستحب) نہ کرے (آقائے محسن مدظلہٗ)

ہو گئی تو وضو باطل نہ ہوگا (۱۰) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الرِّجْسِ النَّجِسِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (۱۱) پاخانہ پھرتے وقت یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْهِ طَیِّبًا فِیْ عَافِیَةٍ وَاَخْرَجَهٗ خَبِیْثًا فِیْ عَافِیَةٍ (۱۲) پاخانہ پر جس وقت نظر پڑے یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی الْحَلَالَ وَجَنِّبْنِیْ عَنِ الْحَرَامِ (۱۳) جب پانی کی طرف توجہ کرے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَلَمْ یَجْعَلْهُ نَجِسًا (۱۴) استنجا کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَاَعِفَّهٗ وَاسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَحَرِّمْنِیْ عَلَی النَّارِ وَوَفِّقْنِیْ لِمَا یُقَرِّبُنِیْ مِنْكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (۱۵) جب استنجا سے فارغ ہو تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِنَ الْبَلَاءِ وَاَمَاطَ عَنِّی الْاَذٰی (۱۶) جب اُٹھے تو ہاتھ اپنے پیٹ پر ملے اور یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَمَاطَ عَنِّی الْاَذٰی وَهَنَّاَنِیْ طَعَامِیْ وَشَرَابِیْ وَعَافَانِیْ مِنَ الْبَلْوٰی (۱۷) بیت الخلاء سے نکلتے وقت یا اس کے بعد یہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَرَّفَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی فِیْ جَسَدِیْ قُوَّتَهٗ وَاَخْرَجَ عَنِّیْ اَذَاهُ یَا لَهَا نِعْمَةً یَا لَهَا نِعْمَةً لَا یَقْدِرُ الْقَادِرُوْنَ قَدْرَهَا

مکروہ امور (اوّل) ایسے مقام پر بیٹھنا کہ جہاں پیشاب پاخانہ کرنے کی وجہ سے اُس کو یا اُس کے والدین کو لوگ بُرا کہیں۔ مثلاً شارعِ عام گھاٹ گھروں کے دروازے، قافلے کے پڑاؤ۔ دوسرے سایہ دار اور پھل دار درخت کے نیچے۔ تیسرے آبِ جاری یا ایستادہ پانی میں۔ چوتھے جانوروں کے سوراخ، پانچویں سخت زمین چھٹے ہوا کے رُخ پر۔ ساتویں حمام میں۔ آٹھویں کھڑے ہو کر۔ نویں چاند یا سورج کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرنا۔ دسویں بغیر مجبوری کے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا۔ گیارہویں بائیں ہاتھ سے ایسی حالت میں طہارت کرنا کہ اس میں وہ انگشتری ہو جس پر خدا یا آئمہ علیہم السلام کا

Presented by www.ziaraat.com

نام یا کلماتِ قرآن کندہ ہوں۔ بارھویں قرآن مجید یا اس کا کوئی جزو یا متبرک انگشتری علکہ ہر محترم چیز مثلاً خاکِ شفا یا عقیق کی انگشتری وغیرہ بیت الخلاء میں لے جانا لیکن اگر پوشیدہ ہوں تو مضائقہ نہیں۔ تیرھویں بیت الخلاء میں کھانا پینا۔ چودھویں ایسی حالت میں مسواک کرنا۔ پندرھویں قبروں پر یا قبروں کے درمیان پیشاب پاخانہ کرنا (سولھویں) بیت الخلاء میں زیادہ دیر تک بیٹھے رہنا کیونکہ اس سے مرض بواسیر پیدا ہو جاتا ہے (سترھویں) بیت الخلاء میں کلام کرنا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو شخص بیت الخلاء میں باتیں کرتا ہے تو چار روز تک اس کی حاجت معلق[1] رہتی ہے۔ البتہ مؤذن کی اذان کی حکایت[2] کر سکتا ہے۔ چھینک آنے پر الحمد للہ کہہ سکتا ہے۔ آیۃ الکرسی پڑھ سکتا ہے اور خدا کی حمد اور اس کا ذکر کر سکتا ہے۔

چند متعلقہ مسائل

پیشاب پاخانہ کا روکنا مکروہ ہے۔ اور اگر ضرر کا اندیشہ ہو تو حرام ہے۔ اور بعض اوقات روکنا واجب ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی باوضو شخص کو پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو لیکن نماز کا وقت اس قدر تنگ ہو کر حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے گا تو وقت قضا ہو جائے گا۔ اور چند اوقات میں پیشاب کرنا مستحب ہے اوّل نماز پڑھنے کا ارادہ ہو۔ دوسرے جب سونے کا قصد ہو۔ تیسرے جماع[3] کرنے سے قبل[4]۔ چوتھے منی خارج ہونے کے بعد۔ پانچویں جانور پر سوار ہونے سے پہلے جب کہ چڑھنا اترنا دشوار ہو۔ اور چھٹے کشتی میں سوار ہونے سے قبل جب کہ پھر نکلنا مشکل ہو۔

ئہ بشرطیکہ اس تک نجاست نہ پہنچے یا ہتک حرمت نہ ہو ورنہ حرام ہے۔ ۱۲

ساتواں باب

بیان وضو

اوّل حقیقت وضو

حقیقتِ وضو چار چیزیں ہیں۔ پہلے منہ دھونا۔ لمبائی میں سر کے بال اُگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں انگوٹھا[1]۔ اور درمیان کی انگلی جہاں تک پھیل سکے دوسرے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سے لے کر انگلیوں کے سرے تک دھونا۔ تیسرے ہتھیلی کی تری سے سر کے اگلے حصّے کا مسح کرنا اور چوتھے اُسی باقی ماندہ تری سے دونوں پاؤں کا انگلیوں کے سرے سے لے کر گٹّوں[2] تک مسح کرنا۔

دوم شرائطِ وضو

وضو کی شرطیں گیارہ ہیں۔ (۱) نیّت۔ اس میں ضروری ہے کہ قربۃً الی اللہ وضو کرنے کا دل میں قصد ہو۔ یعنی وضو کر رہا ہوں نماز وغیرہ کے بجا لانے کے لئے محض خدا کی اطاعت و خوشنودی کے لئے۔ اور یہی نیت آخر وضو تک برقرار رکھے۔ یعنی قصدِ قربت[1] ذہن میں راسخ رہے۔ اگرچہ بالفعل[2] اس طرف التفات نہ ہو۔ نیّت کو زبان سے یا الفاظ سے ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ محض دلی قصد اس قدر کافی ہے کہ (مثلاً) اگر کسی وضو کرنے والے سے یہ پوچھا جائے کہ تم کیا کر رہے ہو

لہ معتدل الخلقت کے لحاظ سے یعنی اگر کسی کے چہرے یا انگلیوں کا طول و عرض غیر معمولی طور پر کم یا زیادہ ہو تو اس کا لحاظ نہ ہوگا۔ ۱۲

ئہ بشرطیکہ پشت قدم کی درمیانی بلندی بھی مسح میں آجائے۔ ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

تو وہ یہ جواب دے کہ "میں وضو کر رہا ہوں" ایسا نہ ہو کہ غافل ہو جائے یا سوال کے جواب میں حیران رہے (۲) جس پانی سے وضو کیا جائے وہ آبِ مطلق یعنی خالص پانی ہو، مضاف[1] پانی سے وضو صحیح نہیں ہے۔ (۳) وضو کا پانی پاک ہو یعنی نجس نہ ہو (۴) آبِ وضو مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔ اور آبِ نجس و غصبی کے حکم میں وہ پانی بھی ہے جس پر نجس یا غصبی ہونے کا بطریق حصر شبہ ہو۔ یعنی اگر دو برتنوں میں پانی ہے اور یقین ہو کہ ایک نجس یا غصبی ضرور ہے مگر تحقیق کے ساتھ یہ معلوم نہ ہو کہ کونسا ہے تو دونوں نجس یا غصبی قرار پائیں گے۔ ہاں اگر وضو کر چکنے کے بعد معلوم ہو کہ وہ پانی غصبی تھا تو وضو صحیح ہوگا۔ لیکن اس پانی کا معاوضہ اصل مالک کو دے دے۔ اور اگر بعد وضو یہ معلوم ہو کہ وہ پانی نجس تھا تو وہ وضو باطل ہوگا اور اسی طرح اگر وضو کے بعد معلوم ہو کہ وہ پانی مضاف تھا تب بھی وضو باطل ہوگا (۵) اعضائے وضو پاک ہوں[2]۔ دیگر اعضا یا کپڑے اگر نجس ہوں تو وضو کی صحت[3] پر کوئی اثر نہیں پڑیگا ہاں نماز کے لئے اگر کوئی عذر نہ ہو تو دیگر اعضاء اور لباس کی طہارت لازم ہوگی (۶) وضو اگر آبِ قلیل (یعنی کُر سے کم) سے کیا جائے تو وضو کا پانی نجاست کے دُور کرنے میں استعمال نہ ہوا ہو۔ پس غسالہ استنجا[4] اپنی شرائط کے ساتھ پاک ہے لیکن اس سے وضو کرنا صحیح نہیں ہے (۷) وضو کی جگہ اور فضا یعنی جہاں پر وضو کا پانی گرے اور اسی طرح پانی کا برتن مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔ اور نہ ہی وہ برتن سونے یا چاندی[5] کا ہو (۸) استعمالِ آب سے کوئی امر (مثلاً بیماری وغیرہ) مانع نہ ہو۔ ورنہ جبیرہ کا حکم ہوگا یا تیمم کرنا ہوگا (۹) **ترتیب**۔ یعنی پہلے منہ دھوئے۔ اس کے بعد داہنا ہاتھ پھر بایاں ہاتھ دھوئے۔ اور پھر سر کا مسح اور پھر دو پاؤں کا مسح کرے بنا بر احوط پیروں میں بھی ترتیب ملحوظ رکھی جائے۔ یعنی پہلے داہنے پیر کا مسح کرے پھر بائیں پیر کا (۱۰) **موالات**۔ یعنی افعالِ وضو کو پے در پے بجا لائے۔ کسی عضو کے

---

[1] بنا بر اقوی ہر عضو کا شروع ہونے سے پہلے پاک ہونا کافی ہے۔

[5] اگر اسی برتن میں ارتماسی طریقے سے وضو کیا جائے تو صحیح نہ ہوگا اور اگر برتن سے چلو میں پانی لے کر وضو کیا جائے تو اقوی یہ ہے کہ صحیح ہوگا۔ لیکن جب پانی صرف اسی حرام برتن میں ہو۔ کہیں اور نہ ہو تو وضو صحیح نہ ہوگا بلکہ تیمم کرنا لازم ہوگا۔ ۱۲

دھونے یا مسح کرنے میں اتنی دیر نہ کرے۔ جس کی وجہ سے پہلے اعضاء خشک ہو جائیں۔ ورنہ وضو باطل ہے۔ البتہ اگر ہوا کی حرارت یا بدن کی گرمی کی وجہ سے پہلا عضو خشک ہو جائے[1] باوجودیکہ اُس نے موالات کو قائم رکھا ہے تو اس کا وضو صحیح ہوگا (۱۱) اپنا وضو خود کرے۔ اور اگر خود کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو یعنی مجبور ہو تو دوسرا شخص اُسے وضو کرائے مگر وضو کی نیت وہ خود کرے۔

سوم مستحبات وضو

وہ اُمور جن کے کرنے میں ثواب ہے۔ پندرہ ہیں (۱) وضو کے پانی کے برتن کو اگر طشت وغیرہ ہو تو داہنی طرف، اور اگر لوٹا وغیرہ ہو تو بائیں جانب رکھنا (۲) وضو سے پہلے مسواک کرنا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مسواک کر کے دو رکعت نماز پڑھنا اُس ستر رکعت نماز سے بہتر ہے جو بے مسواک پڑھی جائے (۳) وضو کرتے وقت قبلہ رُخ بیٹھنا (۴) اول ہاتھ دھونا پیشاب یا سونے کی وجہ سے وضو کے لئے ایک مرتبہ دھوئے اور پائخانہ پھرنے کے سبب سے اگر وضو کیا جائے تو دو مرتبہ (۵) بسم اللہ کہنا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور بسم اللہ نہ کہے تو شیطان کا قابو اس کے وضو میں ہوتا ہے۔ اور روایات میں ہے کہ بسم اللہ کہنے سے طہارت کا اثر تمام جسدِ انسان میں پیدا ہوتا ہے اور وہ وضو ثواب کے اعتبار سے غسل کے برابر ہوتا ہے (۶) پانی سامنے آنے کے بعد یہ دعا پڑھنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاۤءَ طَهُوْرًا وَّلَمْ یَجْعَلْهُ نَجِسًا۔ (۷) ہاتھ پر پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھنا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (۸) تین مرتبہ کلی کرنا۔ پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا (۹) ہر عضو پر پانی ڈالنے کے لئے چلو داہنے ہاتھ میں لینا۔ یہاں تک کہ اس سے بائیں ہاتھ میں لے کر داہنے ہاتھ کو دھونا (۱۰) ہر عضو کے لئے اوپر کے حصے پر پانی ڈالنا مستحب ہے لیکن دھونا تمام اعضاء میں اوپر کی طرف سے واجب ہے (۱۱) ہاتھ دھونے میں مرد کے لئے پہلی مرتبہ کہنی کی پشت سے ابتداء کرنا اور دوسری مرتبہ

---

[1] یا وہ شخص خود ہی خشک کرے۔ آقائے محسن مدظلہ۔

Presented by www.ziaraat.com

کہنی کی اندر کی طرف سے شروع کرنا۔ اور عورت کے لئے اس کے برعکس (۱۲) انگشتری کو حرکت دے کر پانی پہنچانا (۱۳) وضو کرنے کی حالت میں سورۃ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ پڑھنا (۱۴) بعد وضو آیۃ الکرسی پڑھنا (۱۵) وضو کرنے میں حسب ذیل دعاؤں کا اس ترتیب سے پڑھنا کرکلی کرنے کے وقت کہے۔ اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ وَاَطْلِقْ لِسَانِیْ بِذِکْرِکَ اور ناک میں پانی ڈالنے کے وقت کہے اَللّٰھُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَیَّ رِیْحَ الْجَنَّۃِ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّشُمُّ رِیْحَھَا وَرَوْحَھَا وَطِیْبَھَا۔ اور منہ دھونے کے وقت کہے۔ اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ فِیْہِ الْوُجُوْہُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ فِیْہِ الْوُجُوْہُ۔ اور داہنا ہاتھ دھوتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَالْخُلْدَ فِی الْجِنَانِ بِیَسَارِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ وَلَا تَجْعَلْھَا مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّیْرَانِ اور سر کا مسح کرتے وقت پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَبَرَکَاتِکَ اور دونوں پاؤں کا مسح کرتے وقت پڑھے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْہِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْیِیْ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور جب فارغ ہو تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوۃِ وَتَمَامَ رِضْوَانِکَ وَالْجَنَّۃِ ط

چہارم۔ مکروہاتِ وضو

وضو کے بارہ میں جن امور کا نہ کرنا باعثِ ثواب ہے اور کرنے میں گناہ نہیں، آٹھ ہیں (۱) افعالِ وضو میں دوسرے شخص سے مدد لینا۔ مثلاً کسی دوسرے آدمی سے پانی کا چلّو اپنے ہاتھ میں بھروانا مکروہ ہے۔ لیکن وضو کے لئے دوسرے شخص سے پانی کنویں سے کھنچوانا یا اس کو گرم کرانا، اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے (۲) اس پانی سے وضو کرنا جو برتن میں سورج سے گرم ہو گیا ہو (۳) اس پانی سے وضو کرنا جس میں بُو آگئی ہو (۴) کنویں کے پانی سے کسی چیز کے گرنے پر، پیشتر اس کے کہ پانی کی مقررہ مقدار کھینچی جائے وضو کرنا بشرطیکہ پانی نجاست سے متغیر نہ ہوا ہو۔ (۵) اس آبِ قلیل سے وضو کرنا جس میں سانپ، بچھو۔ چھپکلی گر جائے (۶) گھوڑا۔ گدھا خچر، چوہا نجاست خور اور مُردار خور بلکہ ہر حرام جانور کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا (۷) مقامِ استنجا پر وضو کرنا (۸) دامن آستین رومال وغیرہ سے وضو کے بعد اس کا پانی خشک کرنا (۹) اس برتن سے وضو کرنا جس پر کسی حیوان کی صورت نقش ہوئی ہو۔

پنجم۔ نواقضِ وضو

وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے وضو کرنا پڑتا ہے۔ گیارہ ہیں (۱) پیشاب (۲) پاخانہ (۳) مقامِ پیشاب سے مشتبہ رطوبت کا خارج ہونا اگر استبراء نہ کیا ہو (یعنی اگر استبراء کرنے کے بعد رطوبت نکلے تو وضو باطل نہ ہوگا (۴) نیند جو آنکھ، کان، دل پر غالب ہو جائے اور حواس معطل ہو جائیں (۵) ریح کا خارج ہونا (۶) بے ہوشی ومستی وجنون کہ جس سے عقل زائل ہو جائے (۷) حیض (۸) استحاضہ (۹) نفاس (۱۰) مسِ میت (۱۱) جنابت۔ اول کی چار چیزوں کی وجہ سے (۷، تا، ۱۰) نماز کے لئے وضو اور غسل دونوں لازم ہیں۔ اور جنابت کے بعد صرف غسل کی ضرورت ہے

ششم۔ غایاتِ وضو واجب

وہ امور جن کے لئے وضو واجب ہوتا ہے۔ حسب ذیل ہیں۔ (۱) نماز واجب (سوائے نماز میت کے)، خواہ ادا ہو یا قضا، اپنی ہو یا اجارہ کی بلکہ سنتی ومستحبی نماز کے لئے وضو شرط ہے کہ اس کے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی (۲) نماز کے فراموش شدہ اجزا، نماز احتیاط کے ادا کرنے کے لئے، اور اسی طرح احوط کی بنا پر سجدہ سہو کے لئے بھی وضو واجب ہے (۳) طواف واجب، اگرچہ وہ مستحب حج وعمرہ کا جزو ہو (۴) قرآن مجید کے حروف کا چھونا اگر کسی وجہ سے واجب ہو تو اس کے لئے وضو بھی واجب ہوگا مثلاً کسی ایسی جگہ قرآن کا ورق ہو کہ جہاں سے اس کا اٹھانا یا نکال کر پاک کرنا واجب ہو۔ اور بغیر حروف کو ہاتھ لگائے ہوئے ممکن نہ ہو۔ پس ایسی صورت میں وضو واجب ہو جائے گا اور قرآن کے ترجمہ کو خواہ کسی زبان میں ہو۔ بغیر وضو کے چھونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح کتابت کے علاوہ حاشیہ یا سطروں کے درمیان یا خالی جگہ یا جلد وغلاف کو چھونا بھی حرام نہیں ہے اور جس طرح بے وضو شخص پر حروفِ قرآن

Presented by www.ziaraat.com

کا چھونا حرام ہے۔ اسی طرح خداوند عالم کے اسم[1] جلالہ یعنی اللہ، اور اسمائے حسنیٰ اور اسی طرح بنا بر احوط (وجوبی) حضرات انبیاء و آئمہ ہدیٰ اور جناب فاطمہ زہرا علیہم السّلام کے اسمائے گرامی کو بھی بلا وضو جسم سے مس کرنا حرام ہے۔

ہفتم۔ غایاتِ وضوئے مستحب

جن چیزوں کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔ اکیس ہیں۔ (۱) طہارت پر باقی رہنے کے لئے وضو کرنا جو طولِ عمر کا باعث ہے (۲) سُنتی نمازوں کے لئے وضو کرنا جو ان کے صحیح ہونے کی شرط ہے (۳) طواف مستحب کے لئے (۴) وقت سے پہلے وضو کرنا کہ نماز کے لئے تیار ہو جائے (۵) قرآن پڑھنے یا لکھنے یا اُس کا حاشیہ چھونے یا اس کو اٹھانے کے لئے وضو کرنا (۶) مسجد میں داخل ہونے کے لئے (۷) مشاہد ائمہ معصومین علیہم السّلام میں داخل ہونے کے لئے (۸) زیاراتِ آئمہ معصومین علیہم السّلام کے لئے (۹) دُعا و طلب حاجت کے لئے (۱۰) اذان و اقامت کے لئے (۱۱) تعقیباتِ نماز کے لئے (۱۲) سجدۂ شکر و سجدۂ قرآن کے لئے (۱۳) نماز میّت کے لئے (۱۴) شوہر زوجہ کا وضو جب کہ پہلی مرتبہ دلہن اپنے شوہر کے پاس آئے (۱۵) اپنے اہل و عیال کے پاس گھر میں آنے سے قبل مسافر کا وضو کرنا (۱۶) سونے کے لئے وضو کرنا تاکہ باوضو سوئے۔ یہ ایسا ہے کہ اُس نے رات بھر جاگ کر خدا کی عبادت میں رات بسر کی (۱۷) حاملہ عورت سے جماع کے لئے تاکہ جو فرزند پیدا ہو وہ بخیل و بیوقوف نہ ہو (۱۸) کھانے پینے یا سونے یا جماع کرنے یا میّت کو غسل دینے کے لئے جنب شخص کا وضو کرنا۔ اگرچہ اس سے طہارت نہ ہوگی (۱۹) اسی طرح حائضہ کا اوقاتِ نماز میں اپنی جائے نماز پر بیٹھ کر ذکرِ خدا و تسبیح پڑھنے کے لئے وضو کرنا (۲۰) میّت کو کفن پہنانے یا دفن کرنے کے لئے اس شخص کا وضو کرنا کہ جس نے میت کو غسل دیا ہے اور خود ابھی غسل نہیں کیا (۲۱) حالتِ طہارت میں دوبارہ وضو کرنا کہ اسی کو وضو تجدیدی کہتے ہیں۔

[1] چاہے لفظ "اللہ" کسی زبان میں لکھا ہو۔ ۱۲

ہشتم۔ چند ضروری مسائل

(۱) منہ پر پانی ڈالنے میں واجب حصّہ سے کچھ زیادہ لیں تو بہتر ہے تاکہ یہ یقین ہو جائے کہ چہرے کا واجب حصّہ دھل گیا (۲) اسی طرح ہاتھوں کے دھونے میں کہنیوں کے کچھ اُوپر سے دھونا شروع کریں تاکہ کہنیوں سمیت دُھلنے کا یقین ہو جائے (۳) سر کا مسح۔ پیشانی کے اُوپر کا صرف اتنا حصّہ[1] ہے جس پر مسح کا لفظ صادق آجائے۔ یعنی دیکھنے والا یہ کہے کہ اس شخص نے سر کا مسح کیا ہے۔ احوط و افضل یہ ہے کہ سر کے اتنے حصہ پر مسح کرنا چاہیئے جو تین ملی ہوئی انگلیوں کے برابر ہو۔ اور اگر بال چھوٹے ہیں۔ اور وہی ہیں جو اس حصّہ سر پر اُگے ہوئے ہیں تو انہی بالوں پر مسح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر بال اتنے بڑے ہیں کہ اِدھر اُدھر کے بال بھی اُس جگہ آکر جمع ہو گئے ہیں تو مانگ نکالنا ضروری ہے (۴) اگر سر کے بالوں میں تیل وغیرہ کی چکناہٹ ہو تو پہلے اُسے دُور کرے۔ پھر مسح کرے محض پونچھ دینا کافی نہیں ہے (۵) ہتھیلی[2] سے مسح کرنا چاہیئے اور خاص اُس تری سے جو وضو کی ہے دُوسرے پانی سے مسح نہ کرے (۶) اگر کوئی شخص باوضو ہو۔ اور مبطلاتِ وضو میں سے کسی چیز کے واقع ہونے کا شک ہو جائے تو شک کا کوئی خیال نہ کرے اور وضو کو برقرار سمجھے (۷) اور اگر حدث صادر ہو چکا ہو۔ اور یہ شک ہو کہ وضو کیا ہے یا نہیں تو لازم ہے کہ وضو کرے (۸) اگر کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں شک ہو جائے اور یہ شک وضو سے فارغ ہونے کے بعد ہو تو خیال نہ کرے وضو اس کا صحیح ہے (۹) اگر اثنائے وضو میں شک واقع ہو تو تدارک کرنا چاہیئے یعنی اس عضو کو دھوئے یا مسح کرے اور اگر بائیں پیر کے مسح میں اس وقت شک ہو کہ جب دوسرے کام میں مشغول ہو چکا ہے تو یہ شک معتبر نہ ہوگا (۱۰) اعضائے وضو خشک ہوں تاکہ مسح کرنا صادق آجائے (۱۱) اکثر علمائے کرام کا قول ہے کہ کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا ایک مرتبہ واجب ہے اور دوسری مرتبہ مستحب

[1] داہنے ہاتھ کے باطنی حصہ سے سر کے اگلے حصہ کا مسح خواہ کسی جانب سے کیا جائے درست ہے (آقائے محسن حکیم)

[2] لیکن بائیں ہاتھ کو ایک مرتبہ سے زائد نہ دھویا جائے (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ اور اس سے زائد حرام ہے اور مقصود اس سے صرف دھونا ہے۔ نہ صرف پانی ڈالنا لہذا ایک مرتبہ دھونے کے قصد سے متعدد چلّو[1] پانی ڈالنا جائز ہے۔ شیخ ابو جعفر محمد ابن یعقوب کلینیؒ اور شیخ محمد ابن بابویہؒ کا قول ہے کہ دوسری مرتبہ دھونا مستحب نہیں۔ اور یہ قول نہایت قوی ہے۔ لہذا بنابریں منہ ہاتھ کو ایک مرتبہ سے زیادہ نہ دھوئیں۔ اگر دو مرتبہ دھوئیں گے تو دوسری دفعہ کا پانی آبِ وضو نہ ہوگا۔ پس سر و پا کا مسح آبِ جدیدؔ سے ہو جائے گا۔

نہم۔ احکام جبیرہ

جبیرہ سے مراد وہ لکڑی ہے جو شکستہ عضو پر باندھی جاتی ہے یا پٹی اور کوئی دوا اور مرہم ان میں سے کوئی چیز اعضائے وضو کے زخم وغیرہ پر بندھی یا لگی ہوئی ہو۔ اور بغیر تکلیف و ضرر کے اس کا جدا کرنا یا باوجود اس کے لگے رہنے کے اصلی مقام تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو یا پانی اس جگہ نقصان کرتا ہو تو ادھر ادھر کے مقام کہ جن کا دھونا ممکن ہو اُن کو موافق معمول کے دھو کر پٹی یا دوا وغیرہ پر بشرطیکہ وہ پاک ہوں، پانی سے مسح کرنا واجب ہے اور اگر یہ چیزیں نجس ہوں تو واجب ہے کہ دوسرا پاک کپڑا رکھ کر اس پر مسح کرے اور ایسی صورتوں میں احتیاطاً تیمم بھی کرے۔ غسل و تیمم میں بھی جبیرہ کے یہی احکام جاری ہوں گے۔ آشوبِ چشم کی صورت میں اگر آنکھ کو اوپر سے دھونا مضر ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ تیمم کرنا معین ہے۔ ہاں اگر کوئی حائل ہو مثلاً آنکھ پر دوائی لگی ہو۔ اور اس کا دُور کرنا مضر ہو تو جبیرہ کا حکم معین ہے۔ اور اگر اعضائے وضو یا غسل میں جبیرہ کے علاوہ کوئی شے حائل ہو۔ جیسے تارکول وغیرہ جس کا چھوٹنا ناممکن ہو۔ تو اس پر مسح کر لینا کافی[2] ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ مسح اس طرح کیا جائے کہ اس پر دھونا صادق آجائے اور اگر یہ حائل بلاضرورت لگایا گیا ہو تو تیمم ترک نہ ہو (یعنی واجب ہے)

جو نمازیں جبیرہ کی حالت میں پڑھی ہیں اُن کی قضا لازمی نہیں ہے۔ البتہ صحت حاصل ہو جانے کے بعد دوسری نمازوں کے لئے جو بعد میں بجالائے گا وضو و غسل و تیمم کا اعادہ کرنا چاہیئے۔

[2] اس کو دھو لینا کافی ہے تیمم واجب نہیں اگرچہ بنا بر احوط تیمم بھی بجالائے۔ (آقائے محسن مدظلہ)

آٹھواں باب

بیانِ تیمم

موجباتِ تیمم

آٹھ صورتوں میں تیمم واجب ہوتا ہے (۱) جہاں پانی موجود نہ ہو۔ یا اگر موجود ہو مگر کسی مجبوری یا خوفِ جان یا مال تلف ہونے یا آبرو جانے کے سبب اُس تک نہ پہنچ سکتا ہو (۲) بیماری یا زخم یا آنکھ دکھنے کی وجہ سے پانی کا استعمال مضر ہو یعنی اسباب ایسے ہوں کہ جن کی بنا پر وضو سے مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہو (۳) موجودہ پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کر لینے سے اپنے یا اپنے اہل و عیال یا کسی محترم انسان و حیوان[1] کے پیاسا رہنے کا خوف ہو (۴) اگر کسی سے قیمت پر یا بلاقیمت پانی مانگے تو اس پر اتنا احسان رکھا جائے کہ وہ برداشت نہ کر سکے (۵) وقتِ نماز اتنا تنگ ہو کہ پانی حاصل نہ کر سکے (۶) وقت اتنا تنگ ہو کہ پانی استعمال نہ کر سکے۔ مثلاً صبح کو ایسے وقت بیدار ہوا کہ اگر وضو یا غسل کرے گا تو نماز کا وقت نکل جائے گا (۷) پانی کے لئے اتنی زیادہ رقم خرچ کرنی پڑے جو برداشت نہ ہو سکے اور ضرر[2] کا باعث ہو (۸) صرف اس قدر پانی ہو کہ جو صرف نجاست کو پاک کرنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں کہ وضو یا غسل کر سکے تو ایسی حالت میں احوط یہ ہے کہ اوّل نجاست کو دُور کرنے میں پانی صرف کرے پھر تیمم بجالائے۔

اشیائے تیمم

جن چیزوں پر تیمم کرنا چاہیئے سات ہیں (۱) خالص خاک (۲) ریگ (۳) ڈھیلے (۴)

[1] بلکہ ہر وہ جانور جو اس کی پرورش میں ہو [2] اور اگر اتنا دینا پڑے کہ ضرر نہ پہنچے اگرچہ قیمت زیادہ ہو تو واجب ہے کہ دے اور پانی حاصل کرے (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

پتھر سوائے معادن کے (۵) چونا گچ پختہ ہونے سے قبل۔ لیکن احوط یہ ہے کہ خاک پر تیمم کرے اور جب خاک ممکن نہ ہو تو پھر علی الترتیب دوسری یا تیسری یا چوتھی یا پانچویں چیز اختیار کرنی چاہیئے (۶) اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو جس شے پر غبار[1] ہو اس پر تیمم کرے (۷) گیلی مٹی۔ بشرطیکہ اُسے خشک[2] نہ کرسکتا ہو ورنہ خشک کر لینا لازم ہے۔ اور اگر گیلی مٹی بھی نہ ہو تو اقویٰ[3] یہ ہے کہ نماز کو بغیر تیمم پڑھے اور بعد میں اُس کی قضا بھی بجالائے اور جن چیزوں پر تیمم کرنا ہوتا ہے۔ وہ پاک ہوں اور غصبی نہ ہوں۔

ترکیب تیمم

اعضائے تیمم یعنی پیشانی اور دونوں ہاتھ اگر نجس ہوں تو اُن کو جہاں تک ممکن ہو پاک کرے اور انگوٹھی وغیرہ بھی اُتار لے۔ پھر یُوں نیت کرے کہ "تیمم کرتا ہوں بدلے وضو یا غسل کے واجب قربۃً الی اللہ" اور نیت کے ساتھ ہی دونوں ہاتھوں کو یکبارگی تیمم کی چیز پر مارے۔ اس کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو پیشانی پر بال اُگنے کی جگہ رکھے۔ اور ناک کے اُوپر والے سرے تک نیچے کی جانب اس طرح کھینچے کہ تمام پیشانی دونوں طرف سے اور دونوں بھویں نیچے آجائیں پھر داہنے ہاتھ کی پشت پر گٹے سے انگلیوں کے سرے تک بائیں ہتھیلی کو پھیرے اور اس کے بعد اسی طرح بائیں ہاتھ کی پشت پر داہنی ہتھیلی سے مسح کرے۔

اگر غسل کے بدلے تیمم ہو تو دو ضربی تیمم کرے یعنی دو دفعہ ہاتھوں کو زمین پر مارے ایک

---

[1] یعنی مٹی کا غبار ہو۔ راکھ یا آٹا اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کا غبار نہ ہو۔ ۱۲

[2] اس صورت میں بھی احوط یہ ہے کہ ہاتھ مارنے کے بعد توقف کرے یا دونوں ہتھیلیوں کو ملے تاکہ مٹی خشک ہو جائے تب مسح کرے لیکن ایسا کرنے سے اگر وقت فوت ہو جائے تو اس کی ضرورت نہیں (بغیر خشک کئے مسح کرے) ۱۲

[3] اقویٰ یہ ہے کہ نماز ساقط ہے اور بعد میں اُس کی قضا بجالانا ہوگی۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس وقت بغیر وضو ہی نماز پڑھ لے (آقائے محسن مدظلہ)

دفعہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر پیشانی اور کنپٹیوں اور ابروؤں[1] کا مسح کرے۔ اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی پشت کا گٹوں سے انگلیوں کے سرے تک مسح کرے پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے اور فقط پشتِ[2] دست کا مسح بطریق مذکور کرے۔

اور اگر وضو کے عوض تیمم ہے تو بنابر اقویٰ یک ضربی[3] تیمم کافی[4] ہے۔ نیز تیمم میں ترتیب و موالات[5] کا بجالانا واجب ہے اور خود تیمم کا بجالانا واجب ہے۔ اور اگر خود بجالانے سے معذور ہے تو دوسرا شخص تیمم کراسکتا ہے۔

احکام تیمم

اوّل وقت سے پہلے تیمم کرنا صحیح نہیں ہے اور وقت داخل ہونے کے بعد اگر عذر برطرف ہو جانے کی اُمید ہو تو اوّل وقت تیمم نہ کرے۔ بلکہ چاہیئے کہ آخر وقت تک منتظر رہے اور جب آخر وقت مایوس ہو تو اس وقت تیمم کر کے نماز پڑھے۔ دوسرے تیمم اگر ایسے اسباب کی وجہ سے ہو جو کسی خاص عبادت سے تعلّق نہیں رکھتی جیسے پانی کا نہ ملنا یا بیماری ہو تو اس صورت میں اس تیمم سے تمام عبادتیں جو طہارت کے ساتھ مشروط ہیں درست ہو جائیں گی۔ لیکن اگر تیمم تنگیِ وقت کی وجہ سے کیا ہے تو صرف وہی عبادت اس سے درست ہوگی۔ جس کا وقت تنگ ہو۔ اور عبادتیں جائز نہ ہوں گی۔ تیسرے اگر ایک نماز کے لئے تیمم کرے۔ اور دوسری نماز کا وقت ہو جائے تو اس تیمم سے دوسری نماز صحیح ہے۔ بشرطیکہ وہ عذر بھی باقی ہو جو تیمم کا باعث ہُوا ہے۔ چوتھے جو چیزیں وضو اور غسل کو باطل کر دیتی ہیں وہ سب چیزیں تیمم کو بھی باطل کر دیتی ہیں۔ اور علاوہ ان سب کے خصُوصیت سے پانی کا مل جانا بھی بطلان[6] تیمم کا باعث ہے بشرطیکہ پانی ملنے کے بعد اس کے استعمال کا موقع بھی ملے۔ اور اگر نماز شروع کر دینے کے بعد پانی آیا تو اگر رکعت اول کا پہلا رکوع بجا نہیں لایا ہے تو تیمم باطل ہو جائیگا

---

[1] پہلی ضرب میں پیشانی کا مسح کرے پھر دوبارہ ہاتھوں کو زمین پر مار کر ہاتھوں کا مسح کرے یعنی پیشانی کے لئے علیحدہ ضرب اور ہاتھوں کے مسح کے لئے علیحدہ ضرب ۱۲ [2] وضو میں بھی دو مرتبہ مارنا احوط ہے بلکہ پہلی ضرب میں پیشانی اور ہاتھوں کا مسح کرنا احوط ہے (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

اور جب تیمم باطل ہوا تو نماز بھی باطل ہو گی۔ اور اگر رکعت اوّل کا پہلا رکوع بجا لا چکا ہو تو تیمم اور نماز دونوں صحیح رہیں گے اگرچہ اس صورت میں احوط[1] یہ ہے کہ اگر وقت وسیع[2] ہو تو وضو کر کے اس نماز کا پھر سے اعادہ کرے۔ پانچویں وضو یا غسل پر قادر ہونے کے باوجود دو امروں کے لئے تیمم جائز ہے ایک نماز جنازہ دوسرے سونے کے وقت۔ چھٹے غسل جنابت کے بدلے تیمم میں نماز کے لئے وضو یا دوسرا تیمم نہ ہوگا۔ ساتویں تیمم کرتے وقت انگوٹھی چھلے وغیرہ اُتار دے۔ اسی طرح پیشانی پر اور پشت دست پر کوئی چیز مانع[3] مثل پٹی وغیرہ کے ہو تو اُسے بھی دُور کرے۔

نواں باب

بیان غسل

اقسامِ غسلِ واجب

اوّل غسل جنابت، دوسرے غسلِ حیض، تیسرے غسلِ نفاس، چوتھے غسلِ استحاضہ، پانچویں غسلِ میّت، چھٹے غسلِ مسِ میّت اور ساتویں غسل جو نذر، قسم و عہد وغیرہ کی وجہ سے واجب ہو۔

اسبابِ جنابت

اوّل سوتے یا جاگتے میں قصداً یا مجبوراً جماع[1] سے یا بغیر جماع کے منی کا خارج ہونا اور اسی حکم میں وہ مشتبہ رطوبت بھی ہے جو منی کے خارج ہونے کے بعد بذریعہ پیشاب

---

[1] غسل واجب ہونے میں تو اس رطوبت کا حکم منی ہی کا ہے لیکن اگر اس رطوبت کے علاوہ (باقی بر صفحہ)

استبراء کرنے سے قبل نکلے۔ یاد رہے کہ استبراء کرنے کے بعد ایسی مشتبہ رطوبت خارج ہونے سے غسلِ جنابت واجب نہ ہوگا۔

دوم[1] جماع خواہ فرج[2] میں ہو یا دُبر میں۔ اگرچہ منی خارج نہ ہو۔ فاعل[3] و مفعول[4] دونوں پر غسل کرنا واجب ہو جائے گا۔

ایسی حالت میں کہ جب عضو کے داخل ہونے[5] کے متعلق شک ہو کہ داخل ہوا یا نہیں تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر خواب میں دیکھے لیکن منی بالکل خارج نہ ہو تو بھی غسل واجب نہیں۔ اور اگر کوئی شخص اپنے کپڑے میں منی لگی ہوئی دیکھے اور یہ یقین کرے کہ اسی کی ہے تو غسل واجب ہے اور ان نمازوں کا بجا لانا لازم ہے۔ جن کے متعلق یقین ہو کہ منی خارج ہونے کے بعد پڑھی ہیں۔ پس جس وقت جنب[6] ہو۔ بہتر ہے کہ اسی وقت غسل کرے کیونکہ جب تک نجس رہتا ہے۔ رحمتِ خدا سے دُور رہتا ہے۔

غسلِ جنابت چار چیزوں کے لئے واجب ہے (۱) نمازِ میّت کے علاوہ (کہ وہ بغیر غسل کے پڑھی جا سکتی ہے) ہر نماز کے لئے خواہ وہ واجب ہو یا سُنّت۔ ادا ہو یا قضاء (۲) نمازِ واجب کے بھولے ہوئے اجزاء اور نمازِ احتیاط اور بنا بر احوط (وجوبی) سجدۂ سہو کے لئے بھی (۳) طوافِ واجب۔ اگرچہ مستحب حج و عمرہ کا جزو[1] ہو۔ اور (۴) روزہ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

(گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ)

حدث اصغر بھی صادر ہو جائے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اس غسل پر اکتفا نہ کرے بلکہ نماز کے لئے وضو بھی کرے اور اگر غسل کے بعد کچھ رطوبت خارج ہو تو حکم منی میں ہے لہٰذا دوبارہ غسل واجب ہے (آقائے محسن حکیم)۔ [1] انسان کے ساتھ جماع کرنے کا تو یہی حکم ہے لیکن اگر حیوان کے ساتھ ہو تب بھی احوط (وجوبی) یہ ہے کہ غسل کرے اور جماع کے علاوہ حدث اصغر بھی صادر ہو جائے تو اس غسل پر اکتفا نہ کرے بلکہ نماز کے لئے وضو بھی کرے ۱۲ ھ بلکہ اگر حشفہ (ختنہ گاہ) سے کم مقدار بھی داخل ہو جائے تو بنا بر احتیاط واجب غسل کرے اور اگر باوضو نہیں تھا تو وضو کرنا بھی ضروری ہے (آقائے محسن حکیم)

[1] مگر جو طواف واجب نہ ہو وہ اگر بحالتِ جنابت کرے تو باطل نہ ہوگا اگرچہ مسجد الحرام میں اس حالت میں داخل ہونا حرام ہے (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

محرّمات جنب

جو چیزیں جنب (شخص بحالتِ جنابت) کے لئے حرام ہیں وہ چار ہیں (۱) اسمائے الٰہی اور صفاتِ خاصہ (جیسے رحمٰن و رحیم وغیرہ) کا چھونا۔ اور اسی طرح بنا بر احوط (وجوبی) حضرات انبیاء اور آئمہ ہدیٰ علیہم السّلام اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السّلام کے اسمائے گرامی کا چھونا (۲) قرآن مجید کے حروف کا چھونا (۳) مسجد میں داخل ہونا لیکن گزر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ بغیر غسل مسجد الحرام اور مسجد نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے گزر جانا جائز نہیں ہے اور مشاہد مشرفہ آئمہ علیہم السّلام بھی مساجد کے حکم میں ہیں (۴) اُن چار سورتوں (سور تہائے عزائم) میں سے جن میں سجدہ واجب ہے۔ کچھ پڑھنا۔ اور وہ چار سورے یہ ہیں۔

ایک سورۃ الٓمٓ تنزیل (۲۱ پارہ)، دوسرے حٰمٓ السجدہ (۲۴ پارہ) تیسرے سورۃ النّجم (۲۷ پارہ)، اور چوتھے سورۃ اقراء (پارہ ۳۰)۔

مکروہاتِ جُنب

جنب کے لئے جو چیزیں مکروہ ہیں وہ دس ہیں (۱) کھانا پینا کہ فقیری کا موجب ہے اور اس سے برص کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ بہتر ہے کہ دفع کراہت کے لئے وضو کرے (۲) سونا مگر یہ کہ وضو کر لیا ہو (۳) خضاب کرنا۔ اسی طرح بحالت خضاب قبل اس کے کہ وہ پورا رنگ دے۔ اپنے آپ کو جنب کرنا بھی مکروہ ہے (۴) سات آیات سے زیادہ قرآن پڑھنا (۵) قرآن کے حروف کو چھونے کے علاوہ اس کی جلد یا ورق یا حاشیہ یا بین السطور خالی جگہ کو چھونا (۶) قرآن کو اٹھانا (۷) تیل ملنا (۸) احتلام سے جنب ہو کر جماع کرنا (۹) محترم مقامات مثلاً مقبرۂ علماء میں داخل ہونا (۱۰) ہر محترم کام کرنا۔ مثلاً نماز میت یا غسل میت وغیرہ۔

ؔ اور گذرنے کی حالت میں بنا بر احوط کوئی چیز مسجد میں نہ رکھے مگر اس کا جواز اقوٰی ہے (آقائے محسن مدظلہ) ؔ بلکہ ان آیات کا پڑھنا کہ جن میں سجدہ واجب ہوتا ہے حرام ہے اگرچہ ایک حرف ہو لیکن ان آیات کے علاوہ باقی آیات بھی بنا بر احتیاط واجب نہ پڑھے (آقائے محسن حکیم)

ؔ بلکہ بہتر ہے کہ اصلاً ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت ہی نہ کرے (آقائے محسن حکیم)

طریقۂ غسل جنابت

غسل کے طریقے دو ہیں۔ (۱) غسل ارتماسی اور (۲) غسل ترتیبی۔ جس کی ترتیب یہ ہے کہ نیت کرے۔ بہتر یہ ہے کہ یُوں دل میں نیت کرے کہ غسل ترتیبی بجالاتا ہوں قربۃً الی اللہ پھر اوّل سر اور گردن کو اس طرح دھوئے کہ بالوں کی جڑ میں کھال تک پانی اچھی طرح پہنچ جائے۔ اس کے بعد داہنی طرف کے آدھے جسم کو گردن سے پاؤں کی انگلیوں کو مع تلووں کے دھوئے پھر اسی طرح جسم کے بائیں طرف کو دھوئے۔ بہتر ہے کہ دایاں اور بایاں حصہ دھوتے وقت شرم گاہ اور ناف کو دونوں مرتبہ دھو لینا چاہیئے اور داہنی طرف کو دھوتے وقت کچھ حصہ بائیں طرف کا۔ اور بائیں طرف کو دھوتے وقت کچھ حصہ دائیں طرف کا بھی شامل کر لینا چاہیے۔

غسل ارتماسی کی ترکیب یہ ہے کہ نیت کے بعد ایک ہی ؔ دفعہ پانی میں غوطہ کھا جائے کہ سارا جسم دفعۃً واحدۃً ؔ ڈھل جائے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جسم پانی سے باہر ہو۔ اور غسل ہی کے واسطے داخل کیا جائے بلکہ یہ بھی کافی ہے کہ پہلے سے پانی میں ہو۔ اور بقصدِ غسل اندر ہی اندر دُھل جائے۔

فعل حرام سے جنب ہونے والے کو چاہیئے کہ ٹھنڈے پانی ؔ سے غسل کرے کیونکہ گرم پانی سے پسینہ آتا رہے گا۔ اور بدن نجس رہے گا۔

ؔ ایک ہی دفعہ تمام بدن کا پانی میں ڈوب جانا ضروری نہیں بلکہ بدن کا بتدریجاً ڈوب جانا بھی کافی ہے بشرطیکہ ایک غوطہ سے ہو (آقائے محسن مدظلہ) ؔ احوط (وجوبی) یہ ہے کہ غوطے سے پہلے جسم کا کچھ حصہ پانی سے باہر نکلا ہو ۱۲ ؔ بلکہ گرم پانی سے اگر وہ آب کثیر ہے غسل ترتیبی یا ارتماسی دونوں کرنا جائز ہے (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

مستحبات غسلِ جنابت

غسلِ جنابت کے بارہ میں مندرجہ ذیل امور کا بجا لانا مستحب ہے۔ اوّل بوجہ انزال کے غسلِ جنابت سے قبل پیشاب کرنا۔ دوسرے بوقتِ غسل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا۔ تیسرے تین مرتبہ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کا دھونا اگرچہ ایک مرتبہ بھی سنّت ہے لیکن تین مرتبہ افضل ہے۔ چوتھے تین مرتبہ کلی کرنا۔ پانچویں تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا۔ چھٹے غسل کے دوران میں ہاتھ کو جسم پر پھیرنا تاکہ ہر جگہ پانی کے اچھی طرح پہنچنے کا پورا اطمینان ہو جائے ساتویں ایسی چیزوں کو (مثلاً انگوٹھی چھلا وغیرہ) حرکت دینا۔ جن کے نیچے پانی خود پہنچتا ہے آٹھویں ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔ نویں غسل کرنے کے وقت یہ دعا پڑھنا اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَاَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِیْ طَهُوْرًا وَّشِفَاءً وَّنُوْرًا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دسویں غسل سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھنا اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ وَزَكِّ عَمَلِیْ وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَیْرًا لِّیْ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ؕ

واجباتِ غسل

غسل کے بھی واجبات اور شرائط وہی ہیں جو وضو کے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ غسل میں موالات[1] اور اوپر سے نیچے کی طرف پانی پہنچانا واجب نہیں۔ غسلِ جنابت میں وضو کی ضرورت نہیں ہے بلکہ خود غسل کافی ہوتا ہے۔ بخلاف دوسرے غسلوں کے کہ ان میں وضو علی الاحوط[2] واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ ان میں غسل سے پہلے وضو کرلے اور اگر کسی کو کئی غسل کرنا ہوں جیسے حیض، جنابت، مس میت وغیرہ اور ایک غسل سب کے قصد سے کرے تو کافی ہے اسی طرح اغسال[3] مستحبہ میں ایک غسل کافی ہے جبکہ ہر ایک کا عنوان پیش نظر رکھے مثلاً نیت کرے میں غسلِ زیارت، غسلِ جمعہ، غسلِ توبہ وغیرہ

کو اسی ایک غسل کے ساتھ کرتا ہوں، کافی ہے۔ اگرچہ غسلِ واجب کی بھی نیت کی ہو یا نہ کی ہو[4]

اگر غسلِ جنابت کے بعد نواقضِ وضو میں سے کوئی چیز سرزد ہو گئی مثلاً ریح صادر ہو گئی تو یہ غسل تو صحیح رہے گا لیکن نماز کے لئے وضو کرنا لازم ہو جائے گا۔

غسلِ ارتماسی کرنے سے قبل تمام بدن کو پاک ہونا چاہئیے لیکن غسل ترتیبی کرنے سے قبل تمام بدن کا پاک کرنا ضروری نہیں ہے۔

دسواں باب

بیان غسل حیض و نفاس و استحاضہ

علامات و شرائط حیض

خونِ حیض وہ خون ہے جو قرشی عورتوں کو نو برس کی عمر پوری ہونے کے بعد سے ساٹھ برس تک اور ان کے علاوہ دوسری عورتوں کو پچاس سال کی عمر تک آسکتا ہے۔ پس جو خون نو برس سے پہلے اور ساٹھ یا پچاس سال کے بعد آئے وہ حیض نہ ہوگا۔ خونِ حیض اکثر سیاہ یا سرخ اور گرم ہوتا ہے جس میں سوزش ہوتی ہے اور اُچھل کر نکلتا ہے۔ یہ خون زیادہ تر عورتوں کو مہینہ میں ایک مرتبہ آتا ہے اور مدت اس کی کم سے کم تین دن ہے۔ اس سے کم ہو تو حیض نہیں ہے۔ اور ضروری ہے کہ تین دن تک مسلسل خون جاری رہے۔ جسے کہ اندر میں بھی آثار رہتا ہے۔ پس اگر تین دن مسلسل نہ آئے تو حیض نہ ہوگا۔ ہاں اگر درمیان میں

---

[4] علاوہ بنا بر اقوی جنابت کے علاوہ کسی اور غسل کی نیت کی ہو۔ اگرچہ اس صورت میں احوط یہ ہے کہ باقی غسل بھی بجا لائے (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

ذرا ذرا سے وقفے پڑ جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ خونِ حیض ہی تصور رہو گا۔ اور اگر تین دن کی مدت مسلسل نہ ہو۔ بلکہ متفرق طور پر دس دن میں پوری ہو تو مشہور بین العلماء یہ ہے کہ وہ حیض نہ ہو گا مگر احوط یہ ہے کہ اس صورت میں عورت کو چاہیئے کہ جن امور کا حائضہ کو ترک کرنا واجب ہے انہیں ترک کرے۔ اور جو اعمال استحاضہ والی عورت بجالاتی ہے انہیں بجالائے۔

اسی[1] طرح درمیانی ایام طہارت میں پاک عورت اور حائض عورت دونوں کے احکام بجا لائے۔ اور حیض حالتِ حمل میں بھی آتا رہتا ہے اگرچہ حمل ظاہر ہو چکا ہو۔ اور دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مدت دس دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ اور اگر اشتباہ ہو کہ حیض ہے یا بکارت کا خون ہے تو اس طرح شناخت ہو گی کہ تھوڑی سی روئی اندر داخل کر کے تھوڑی دیر کے بعد نکال لے۔ اگر خون روئی کے چاروں طرف اوپر ہی اوپر بھرا ہو تو بکارت کا ہے۔ اور اگر اس کے اندر سرایت کر گیا ہو تو حیض کا ہے۔

اقسامِ حائض

حیض کے بارہ میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اس میں عورتوں کی مختلف حالتیں ہو سکتی ہیں
اوّل وہ عورت جسے دو مہینوں میں یا دو مہینوں سے کم یا زیادہ میں دو دفعہ برابر خون آئے اُسے "ذات العادۃ" کہتے ہیں۔ اُس کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی "ذات العادۃ وقتیہ و عددیہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کا دونوں دفعہ کا خون وقت (تاریخ) اور عدد (دنوں کی تعداد) دونوں میں یکساں ہو۔ مثلاً پہلے مہینے میں شروع ماہ سے چھ روز تک خون آئے۔ اور اسی طرح دوسرے مہینے میں بھی پہلی تاریخ سے چھ دن تک خون آئے۔ دوسری قسم "ذات العادۃ وقتیہ" ہے یعنی وہ عورت جس کا دونوں دفعہ کا خون وقت میں یکساں ہو لیکن دنوں کی تعداد میں فرق ہو

[1] بیچ میں جتنے عرصہ تک پاک رہے گی اس میں پاکیزگی کی حالت کے احکام جاری رہیں گے۔ ہاں جب دوبارہ خون آئے گا اور دس دن سے آگے نہ بڑھے گا تو احتیاطاً یہ عمل اس طرح ہو گا کہ درمیانی پاکیزگی کے دنوں میں اگر شلاً رمضان المبارک میں روزہ رکھا ہو تو اس کی قضا بجالائیگی اور اگر نماز ترک کی ہو تو اس کی بھی قضا بجالائے گی۔

مثلاً جسے پہلے مہینے میں پہلی سے پانچویں تاریخ تک خون آیا ہو۔ اور دوسرے مہینے میں پہلی تاریخ سے چھ یا سات روز تک آیا۔ تیسری قسم "ذات العادۃ عددیہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کی عادت دونوں دفعہ دنوں کی تعداد میں تو یکساں رہی ہو لیکن تاریخ میں فرق ہو۔ مثلاً ایک مہینہ میں پہلی تاریخ سے پانچویں تک۔ اور دوسرے مہینے میں چوتھی تاریخ سے آٹھویں تک خون آئے۔

دوم۔ وہ عورت جو "غیر ذات العادۃ" ہے۔ اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم "مبتدیہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جسے خونِ حیض پہلے پہل آیا ہو۔ دوسری قسم "مضطربہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کو اگرچہ کئی مرتبہ خونِ حیض آچکا ہے لیکن کوئی عادت مقرر نہ ہوئی ہو۔ مطلب یہ کہ دو دفعہ وقت یا عدد کے لحاظ سے یکساں نہ آیا ہو۔ اور تیسری قسم "ناسیہ" ہے۔ یعنی ایسی عورت جو تاریخ یا دنوں کی تعداد یا دونوں کے متعلق اپنی عادت کو بھول گئی ہو۔

پس جو عورت "ذات العادۃ وقتیہ" ہو۔ خواہ عددیہ ہو یا نہ ہو وہ اگر اپنی عادت کے دنوں میں یا اس سے دو روز[1] پہلے خون آتا دیکھے تو دیکھتے ہی اُسے حیض قرار دے۔ خواہ اُس میں حیض کی علامتیں پائی جائیں یا نہ پائی جائیں پس اگر وہ خون تین روز تک آئے تو حیض ہو گا اور تمام احکام حیض اُس پر جاری ہوں گے۔ اور اگر تین روز سے کم آئے تو جو نمازیں اور روزے اس نے ترک کئے ہوں۔ اُن کی قضا بجالائے۔ اور "ذات العادۃ عددیہ" جو وقتیہ نہ ہو۔ اور اسی طرح "غیر ذات العادۃ" کی تینوں قسمیں (مبتدیہ، مضطربہ اور ناسیہ) ان میں سے اگر کوئی عورت خون آتا دیکھے تو اگر اس میں حیض کی علامتیں ہوں تو "ذات العادۃ وقتیہ" کی طرح وہ بھی اسے حیض قرار دے اور اگر علامتیں نہ ہوں تو تین دن تک احتیاطاً یہ اس طرح عمل کرے کہ استحاضہ والی عورت کے اعمال اور حائض کے کاموں کو جمع کرے۔ پس اگر تین روز تک مسلسل جاری رہے تو حیض ورنہ استحاضہ قرار دے۔ اور "ذات العادۃ عددیہ" خواہ وقتیہ ہو یا نہ ہو۔ اگر اسے خون آئے اور دس دن سے آگے نہ بڑھے اور نہ تین دن سے کم رہے تو اس مدت کے اندر

[1] یا دو روز سے بھی زیادہ مدت اتنی کہ خون کا قبل از وقت آنا صادق آسکے۔

Presented by www.ziaraat.com

جتنا خون آئے گا سب حیض ہوگا خواہ مقررہ عادت سے کم ہو یا زیادہ۔ اِن عادت پوری ہونے کے بعد سے دو روز تک احوط ہے کہ ترکِ عبادت کرے اور دو روز کے بعد سے دس روز تک احوط یہ ہے کہ جو کام مستحاضہ (استحاضہ والی) کرتی ہے وہ کرے اور جو کام حائضہ کرتی ہے وہ نہ کرے۔

•غیر ذات العادۃ، خواہ مبتدئہ ہو یا مضطربہ ہو۔ ان عورتوں کا خون اگر دس دن سے آگے نہ بڑھے تو وہ بھی سب کا سب حیض ہوگا۔ اور اگر دس دن سے بڑھ جائے تو اگر مختلف قسموں کا خون ہو تو مبتدئہ، مضطربہ اور ناسیہ تینوں اپنے تئیں حائض قرار دینے میں حیض کی علامتیں دیکھیں گی۔ اگر کچھ دن خون سیاہ یا سرخ آئے اور کچھ دن زرد آئے۔ تو اگر یہ سیاہ یا سرخ خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ آیا ہو۔ اور اس میں اور دوسرے حیض میں دس دن سے کم فاصلہ نہ ہوا ہو۔ تو اس کو حیض قرار دیں گی۔ اور اگر خون ایک ہی طرح کا ہو۔ یا مختلف قسموں کا ہو مگر جس خون میں حیض کی علامتیں ہوں وہ تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ آیا ہو تو ان دونوں صورتوں میں ایامِ حیض کی تعداد مقرر کرنے میں وہ اپنے خاندان کی عورتوں کی طرف رجوع کریں گی۔ اگر سب عورتیں یکساں عادت رکھتی ہوں اور اگر خاندان میں نہ ہو یا خاندان کی عورتیں یکساں عادت نہ رکھتی ہوں یا ان کی عادت ہی نہ مقرر ہوئی ہو یا ان کی عادت معلوم نہ ہو سکے تو ان سب صورتوں میں انہیں اختیار ہے چاہے ایامِ حیض تین دن مانیں۔ بشرطیکہ تین دن سے زیادہ حیض آنے کا یقین نہ ہو۔ چاہے چھ دن قرار دیں۔ بشرطیکہ چھ دن سے کم یا زیادہ کا یقین نہ ہو۔ چاہے سات[1] دن قرار دیں۔ اس شرط کے ساتھ اور اس حکم میں کوئی فرق نہیں ہے خواہ ایک مہینہ میں خون دس دن سے تجاوز کر جائے یا ہر مہینہ ایسا ہی ہوا کرے۔ اور ذات العادۃ وقتیہ کے بارہ میں احوط یہ ہے کہ سات دن کی تعداد کو اختیار کرے۔ اگرچہ بنا بر اقویٰ مذکورہ بالا تعدادوں میں سے جسے چاہے اختیار کرے اور اسی طرح جو عورت اپنے دنوں کی تعداد بھول گئی ہو۔ اس کے

[1] ان تمام مقامات پر جہاں ایامِ حیض کی تعداد قرار دینا ہو احوط بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ سات کی تعداد کو اختیار کرے۔ ۱۲

بارہ میں بھی یہی حکم ہے۔ لیکن جو عورت تاریخ بھول گئی ہو تو وہ علامتوں کی بنا پر حیض قرار دے گی۔ اور اگر خون میں صفاتِ حیض نہ پائے جائیں تو بہتر یہ ہے کہ اپنی عادت کا حساب خون شروع ہونے سے لگائے اور اُسے حیض قرار دے۔

احکامِ حائض

اوّل زمانۂ حیض میں نماز خواہ واجب ہو یا مستحب صحیح نہیں ہے دوسرے روزہ بھی صحیح نہیں ہے۔ لیکن واجب روزہ کی بعد کو قضا واجب ہے۔ تیسرے طواف واجب صحیح نہیں ہے۔ باقی طوافِ مستحب تو چونکہ مسجد الحرام میں داخل ہونا حائض کے لئے ممنوع ہے لہٰذا طواف بھی ممنوع ہوگا۔ چوتھے اسمائے الٰہی اور بنا بر احوط انبیاء، آئمہ علیہم السّلام اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السّلام کے اسمائے گرامی کو چھونا حرام ہے۔ پانچویں مسجد مکہ و مدینہ میں داخل ہونا اور دیگر مساجد میں ٹھہرنا یا ان میں کوئی چیز رکھنا حرام ہے۔ چھٹے ان سورتوں کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہے، حرام ہے۔ ساتویں حالتِ حیض میں جماع[1] کرنا جب تک کہ خون آتا رہے حرام ہے لیکن خون قطع ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے جائز ہے۔ پس اگر حالتِ حیض میں اپنی زوجہ سے کوئی شخص جماع کرے گا تو بنا بر احوط اس پر کفارہ واجب[2] ہے۔ آٹھویں حالتِ حیض میں طلاق دینا بھی صحیح نہیں۔ اگر شوہر باہر ہو یا زوجہ غیر مدخولہ ہو یا حاملہ ہو تو حالتِ حیض میں بھی طلاق صحیح ہوگی۔ اور حیض سے پاک ہونے کے بعد خواہ غسل نہ بھی کیا ہو طلاق صحیح ہے۔

غسلِ حیض ترتیبی اور ارتماسی غسلِ جنابت کی طرح ہوتا ہے لیکن غسلِ حیض وضو کے لئے کفایت نہیں کرتا۔ لہٰذا واجب ہے کہ نماز وغیرہ کے لئے غسل سے پہلے یا بعد وضو بھی

[1] اگرچہ اس نے فرج کو نہ بھی دھویا ہو اور اقویٰ و احوط کی بنا پر دُبر میں بھی وطی سے اجتناب لازم ہے آقائے محسن مدظلہٗ۔ [2] اول حیض میں کفارہ ۴/۱-۴ ماشہ طلائی سکہ وسط حیض میں ۲/۱-۲ ماشہ طلائے مسکوک اور آخر حیض میں ۹ رتی ہے اور اس کی قیمت دینا بھی کافی ہے (آقائے محسن مدظلہٗ)۔

Presented by www.ziaraat.com

کرے اور بہتر یہ ہے کہ غسل سے قبل وضو کرے۔ اور اسی طرح غسل نفاس و استحاضہ و مس میت میں اور اس کے علاوہ تمام اغسالِ مستحبہ ؎ میں نماز وغیرہ کے لئے وضو کرنا لازم ہے۔

جس وقت خون بالکل بند ہو جائے تو غسل اور نماز واجب ہے۔ پس جب کہ دس روز سے قبل خون بند ہو جائے اور عورت کو اپنے پاک ہو جانے کا علم اور یقین ہو تو غسل کرے گی لیکن اگر خون کے قطع ہونے اور نہ ہونے میں شک ہو تو اس طرح جانچ کرنا واجب ہے کہ تھوڑی سی روئی لے کر فرج کے اندر داخل کرے اور کچھ دیر کے بعد اس کو نکالے اگر صاف نکل آئے تو سمجھے کہ حیض سے پاک ہو گئی۔ لہٰذا غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر روئی آلودہ نکلے تو ابھی صبر کرے یہاں تک کہ بقیہ خون بھی خارج ہو جائے یا دس روز گزر جائیں۔

بیانِ نفاس

نفاس وہ خون ہے جو بوقتِ پیدائش عورت کے رحم سے آتا ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مدت دس روز ہے اور کم سے کم مدت کے لئے کوئی حد نہیں اور ذات العادۃ عورت کا خون نفاس اس کی مقررہ عادت بھر ہوگا۔ اور اگر مقررہ عادت سے آگے بڑھ جائے تو جتنی اس کی مقررہ عادت ہوگی اتنا خون نفاس ہے۔ اور اس کے بعد استحاضہ کا خون۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ عادت کے بعد والے خون میں جو اعمال استحاضہ والی عورت کرے۔ اور جو امور نفاس والی عورت ترک کرے۔ ان دونوں کو جمع کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس احتیاط پر اٹھارہ دن تک عمل کرتی رہے۔ ولادت سے پہلے یا دس روز کے بعد آنے والا خون نفاس نہیں ہے اور اگر دس روز کے اندر بالکل خون نہ آئے۔ تو احکام نفاس جاری نہ ہوں گے۔ اور اگر ایک روز خون آ کر بند ہو جائے تو صرف وہی روز نفاس کا ہوگا۔ اور اگر مثلاً پہلے روز خون آئے۔ پھر پانچویں روز آئے پھر بند ہو جائے تو وہی روز نفاس کے ہوں گے اور درمیانی تین دن جن میں پاک رہی ہے ان میں احتیاط ؎ پر عمل کرے

؎ احوط یہ ہے کہ درمیانی پاکیزگی کے دن بھی نفاس ہیں۔ اگرچہ دوبارہ خون آنے سے قبل تک احکام طہارت جاری ہوں گے ۱۲

یعنی حالتِ نفاس اور پاکیزگی دونوں کے احکام جمع کرے۔ ایامِ حیض کی طرح نفاس کے دنوں میں بھی نماز معاف اور روزہ کی قضا واجب ہے اور جو کچھ حیض والی عورت کے لئے حرام، واجب، مستحب اور مکروہ ہے وہ سب نفاس والی عورت کے لئے بھی ہے۔

ھدایت۔ بچے کے پیدا ہونے پر اگرچہ خون نہ آئے لیکن عورت کا اپنے آپ کو نجس کہہ لینا یا دوسری عورتوں کا اس کو نجس سمجھ لینا سراسر بے ہودگی اور خلافِ شرع ہے۔ اسی طرح چاہے ایک دو روز یا اس سے بھی کم خون آئے لیکن فوراً غسل نہ کرنا اور خواہ مخواہ چھٹی وغیرہ کے دن کا انتظار کرنا اور نجس رہنا۔ اور بنا بریں نماز کا ترک کرنا سخت گناہ ہے یا دس روز کے بعد جو خون آئے حالانکہ وہ استحاضہ ہے اُسے بھی نفاس ہی سمجھنا اور نجاست پر باقی رہنا بڑی جہالت اور ناشکرا پن ہے۔ غسلِ نفاس بھی بعینہٖ غسلِ حیض ہے جو ذکر ہو چکا۔

بیانِ استحاضہ

جو خون اس طرح آئے کہ وہ حیض نہ قرار پا سکے اور نہ خونِ بکارت ہو۔ اور نہ کسی خاص زخم وغیرہ کی وجہ سے ہو۔ استحاضہ ہے یہ خون اکثر زرد رنگ پتلا اور سرد ہوتا ہے اور سستی سے نکلتا ہے خونِ استحاضہ کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قلیلہ، دوسرے متوسطہ اور تیسرے کثیرہ۔

اوّل استحاضہ قلیلہ، وہ ہے کہ جس میں خون اتنا کم آئے کہ صرف روئی کو لگ جائے لیکن اس کے اندر سرایت نہ کرے۔ اس صورت میں غسل واجب نہیں۔ البتہ ہر نماز کے لئے خواہ وہ فریضہ ہو یا نافلہ وضو کرے اور مقام پیشاب کو پاک کر کے روئی بدلتی رہے۔

دوسرے استحاضہ متوسطہ، وہ ہے کہ خون روئی کے اندر پیوست ہو جائے لیکن دوسری طرف پھوٹ کے نہ نکلے۔ اس صورت میں پہلے احکام کا بجا لانا بھی لازم ہے کہ ہر نماز کے لئے پیشاب کے مقام کو پاک کرے، روئی کو بدلے، وضو کرے اور ان امور کے علاوہ نمازِ صبح کے لئے ایک غسل واجب ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

تیسرے استحاضہ کثیرہ" وہ ہے کہ خون روئی توڑ کر باہر نکل آئے۔ اس صورت میں علاوہ اس کے کہ ہر نماز کے لئے طہارت کرنا، روئی بدلنا اور وضو کرنا ضروری ہے۔ روزانہ تین غسل واجب ہیں۔ ایک نماز صبح کے لئے، دوسرا نماز ظہرین (ظہر و عصر) کے لئے اور تیسرا مغربین (مغرب و عشاء) کے لئے۔ بشرطیکہ ظہرین اور مغربین کو ملا کر پڑھے اور اگر ملا کر نہیں بلکہ علیحدہ علیحدہ پڑھے تو ہر نماز کے لئے الگ الگ غسل واجب ہوگا۔

چند مسائل

(۱) اگر نماز صبح کے بعد قلیلہ متوسطہ ہو جائے تو ہر نماز کے لئے وضو اور بنا بر اقوی ظہر و عصر دونوں کے لئے ملا کے وضو کے علاوہ غسل بھی کرے۔ اور یہی حکم ہے اگر نماز ظہر کے بعد اور عصر کے پہلے یا عصر کے بعد اور مغرب سے پہلے یا مغرب کے بعد اور عشاء سے پہلے متوسطہ ہو جائے تو عصر یا مغرب یا عشاء کے لئے غسل بھی کرے۔

(۲) احوط (وجوبی) یہ ہے کہ غسل و وضو کے بعد نماز میں تاخیر نہ کرے اور اگر ضرر نہ پہنچے تو ایسی تدبیر کرے کہ تا ختم نماز خون باہر نہ نکلے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کو غسل سے پہلے بجالائے۔

(۳) استحاضہ متوسطہ یا کثیرہ والی عورت پر جب خون بالکل بند ہو جائے تو اس کے قطع ہونے کے لئے بھی غسل واجب ہے لیکن اگر اس غسل کے وقت سے جو سابقہ نماز کے لئے کر چکی ہے خون نہ آیا ہو تو پہلا ہی غسل کافی ہے۔

(۴) اگر استحاضہ والی عورت نماز کے لئے غسل بجالائے تو اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا، وہاں ٹھہرنا اور جماع وغیرہ جائز ہے۔ غسلِ استحاضہ کی ترکیب غسلِ حیض کی مثل ہے۔

گیارھواں باب

بیانِ غسلِ میّت و دیگر احکامِ میّت

احتضار

احتضار (جانکنی) کے وقت مرنے والے کے پاس جو لوگ موجود ہوں اُن کو اور بعد انتقال دوسرے لوگوں کو مندرجہ ذیل اُمور کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

(۱) واجب ہے کہ حالتِ احتضار میں محتضر (جو حالت جانکنی میں ہو) کو اس طرح قبلہ رُخ لٹائیں[1] کہ منہ اور پاؤں کے تلوے قبلہ کی سمت ہوں اور بنا بر احوط غسل سے فراغت تک میّت کو اسی طرح قبلہ رُخ رکھیں۔ پھر اس طرح رکھیں کہ جیسے جنازہ کو نماز کے لئے رکھتے ہیں (۲) مستحب ہے کہ مرنے والے کو کلمۂ شہادتین اور آئمہ طاہرین علیہم السّلام کی امامت و ولایت کا اقرار اور دیگر اعتقاداتِ حقّہ کی تلقین کریں (۳) یہ کلمات تلقین کئے جائیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط اور یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الْكَثِيْرَ مِنْ مَّعَاصِيْكَ وَاقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ اور یہ دعا: يَا مَنْ يَّقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ اور یہ دعا: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ فَاِنَّكَ رَحِيْمٌ

[1] مسلمان کو قبلہ رخ لٹانا ہر مسلمان پر احتیاط واجب ہے بلکہ اگر ممکن ہو تو خود محتضر اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو حاکم شرع اور ولی جنازہ سے بصورت امکان اجازت لینا ضروری ہے (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

خصوصاً دُعائے عدیلہ پڑھیں (۴) مستحب ہے کہ مرنے والے کے پاس قرآن مجید پڑھیں تاکہ جان کنی کا مرحلہ سہل ہوجائے۔ خصوصاً سورہ یٰسٓ (پارہ ۲۲) سورہ صافات (پارہ ۲۳) سورہ احزاب (پارہ ۲۱) اور آیۃ الکرسی ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ تک پڑھیں (۵) اگر جان کنی دشوار ہو تو اُس کو وہاں منتقل کریں کہ جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ بشرطیکہ وہاں تک لے جانے میں اُسے اذیت نہ ہو (۶) مستحب ہے کہ روح نکلنے کے بعد میّت کے چشم ولب بند کردیں اور دونوں ہاتھوں کو دونوں پہلوؤں میں پھیلادیں (۷) میّت کو کسی کپڑے سے ڈھانک دیں (۸) اگر رات میں انتقال ہو تو احترام میّت میں وہاں چراغ روشن کردیں (۹) مومنین کو جنازہ کے ساتھ شریک ہونے کے لئے اطلاع دیں (۱۰) دفن میں جلدی کریں (۱۱) اگر مرنے میں شُبہ ہو تو واجب ہے کہ تاخیر کریں تاکہ یقین حاصل ہوجائے۔ میّت کو تنہا چھوڑنا اور جنب یا حائض کا میّت کے پاس آنا۔ اور حالتِ نزع میں مرنے والے کو ہاتھ لگانا اور بوقت جان کنی اس کے پاس زیادہ باتیں کرنا یا زیادہ رونا مکروہ ہے۔

ولیِّ میّت

جملہ اعمالِ واجبہ غسل وکفن ونماز ودفن واجب کفائی ہیں۔ یعنی تمام مومنین پر واجب ہیں لیکن اگر صرف ایک شخص ان کاموں کو انجام دے دے تو یہ فرض دوسروں سے ساقط ہوجائے گا۔ میّت کے ولی کی اجازت کے بغیر کوئی دوسرا شخص متوجہ نہیں ہو سکتا لیکن اگر وہ (ولیِ میّت) اپنے فرائض میں کوتاہی کر رہا ہو۔ اور میّت کو بے دفن و کفن وٹال رکھا ہو تو پھر دوسروں پر واجب ہوگا کہ وہ بغیر اس کی اجازت کے بھی متوجہ ہوں۔ میّت اگر زوجہ ہے تو شوہر تمام اعزہ واقرباء سے اولیٰ ہے اور وہ غسل دینے کا سب سے زیادہ حقدار ہوگا۔ اور اگر زوجہ نہ ہو تو اگر کسی خاص شخص کے غسل دینے کے بارے میں وصیّت نہ ہو تو جو میراث میں سب سے زیادہ حقدار ہے (پہلے طبقہ اوّل، پھر طبقہ دوم، پھر طبقہ سوم) وہی غسل دینے میں بھی سب سے زیادہ حقدار ہوگا۔ اور اگر وصیّت

کی ہو تو اقرب الی الشرع یہ ہے کہ جس کے متعلق وصیّت ہوگی وہ سب پر مقدم ہوگا۔ اور بنا بر احوط جہاں تک ممکن ہو اجازتِ ولی اور وصیّت پر عمل دونوں کو جمع کرلیا جائے۔ ہر طبقہ درجہ میں عورت سے مرد مقدم رہے گا اور ترکہ میں زیادہ حصّہ والا شخص بمقابلہ کم حصہ والے کے ولی ہوگا اور کسی طبقہ کا شخص موجود نہ ہو تو حاکمِ شرع بنا بر احوط اوروں پر مقدم ہوگا اور اس کے بعد مومنین عادلین ہوں گے۔

احکامِ غسلِ میّت

میّت کو غسل دینا ثوابِ عظیم اور اجرِ جسیم کا موجب ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی شخص میّت کو غسل دیتا ہے تو اس کے بارے میں خدا فرماتا ہے کہ میں اس شخص کے گناہوں کو اس طرح دھوؤں گا کہ جس طرح ایک دن یہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا لہٰذا مومنین کو چاہیئے کہ حصولِ ثواب کے لئے میّت مومن کو غسل دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں غسل کے متعلق بوڑھے، جوان یا بچہ کی میّت میں کچھ فرق نہیں یہاں تک کہ چار مہینے کی مدت کا حمل بھی اگر ساقط ہوجائے تو اس بچّہ کو بھی بمطابق قاعدہ غسل وکفن دینا اور دفن کرنا واجب ہے۔ البتہ چار مہینے سے کم میں ساقط ہونے پر غسل واجب نہیں ہے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں۔

دو قسم کی میّت غسل سے مستثنیٰ ہے۔ ایک شہید جو معرکۂ جہاد میں مارا جائے۔ اُسے بغیر غسل وکفن انہی کپڑوں میں بعد نمازِ جنازہ دفن کردیا جائے گا۔ دوسرے وہ شخص کہ جس کا قتل کرنا شرعاً واجب ہو کہ اس کو اوّل غسلِ میّت کرنے کا حکم دیا جائے گا اور کفن پہننے کے بعد قتل کیا جائے گا پھر اس پر نماز پڑھ کر دفن کردیا جائے گا۔

شرائطِ غسل دہندہ

میّت کو غسل دینے والے کے لئے چند شرائط ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ بالغ و عاقل اور شیعہ[1]

---

[1] محلِ تامل ہے ہاں مسلمان ہونا ضرور شرط ہے ۱۲ آقائے بروجردی

Presented by www.ziaraat.com

اثنا عشری ہو۔ دوسرے یہ کہ اگر میت مرد کی ہو تو غسل دینے والا بھی مرد ہو۔ اور اگر عورت کی میت ہے تو غسل دہندہ بھی عورت ہونی چاہیئے اس لئے کہ مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو غسل دینا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے محرم ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن مجبوری کی حالت میں کپڑا ڈال کر غسل دینا جائز ہے۔ اور اگر میت نامحرم کی ہو تو حالتِ مجبوری میں بھی جائز نہیں ہے۔ البتہ شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو ہر صورت میں غسل دے سکتی ہے۔ اور احتیاطاً یہ ہے کہ شوہر یا زوجہ میت کی شرم گاہ پر نظر نہ کرے[1] اسی طرح کنیز کو اس کا آقا بھی غسل دے سکتا ہے۔ اور احوط (وجوبی) یہ ہے کہ آقا کو کنیز غسل نہ دے اور مرد کا تین سال تک کی لڑکی کو، اور عورت کا تین سال تک کے لڑکے کو بغیر کپڑا ڈالے غسل دینا صحیح ہے۔

کیفیّت غسلِ میّت

میّت کو تین غسل ترتیب وار دینا واجب ہیں۔ پہلا غسل آبِ سدر یعنی بیری کے پانی سے۔ دوسرا کافور کے پانی سے۔ ان دو پانیوں میں کم سے کم بیری کے پتوں کی جھاگ اور کافور اتنی مقدار میں ہو کہ اُسے آبِ سدر یا آبِ کافور کہہ سکیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مقدار یہ ہے کہ وہ پانی ہونے سے خارج نہ ہو جائے یعنی آبِ مضاف نہ کہلائے۔ تیسرا غسل خالص سادہ پانی سے۔ سب سے پہلے میت کو تختہ پر اس طرح لٹائیں کہ پاؤں قبلہ کی طرف رہیں۔ کپڑوں کو پاؤں کی طرف سے نکالیں۔ اگر تنگ ہوں تو ولی کی اجازت سے چاک کر دیں۔ واجب ہے کہ غسل سے پہلے میّت سے نجاست[2] اور میل و کثافت وغیرہ دور کریں۔ اور تمام جسم کو پاک کر لیں۔ اور واجب ہے کہ میّت کی شرم گاہ کو نامحرم سے چھپائیں۔ اس کے بعد واجب ہے کہ غسل دینے والا اور اگر کوئی اُس کا مددگار ہو تو

[1] اگرچہ بنا بر اقوی اسکا جواز با کراہت ہے (آقائے محسن حکیم اعلیٰ) اور مسائلِ غسل سے واقف ہو بلکہ اگر کوئی دوسرا شخص وقتِ غسل غسّال کو مسائل بتاتا رہے تو بھی جائز اور کافی ہے (آقائے محسن حکیم اعلیٰ) [2] بنا بر احوط (وجوبی) اسی طرح پاک کریں جس طرح تمام متنجس چیزیں جو کسی نجاست سے نجس ہو جائیں پاک کی جاتی ہیں۔

احوط یہ ہے کہ وہ بھی اس طرح نیت کرے کہ "اس میت کو غسل دیتا ہوں آبِ سدر سے واجب قربۃً الی اللہ۔ اور اسی طریق پر غسل دینا شروع کرے کہ جس طرح غسلِ جنابت کیا جاتا ہے کہ اوّل سر و گردن کو ایسا دھوئے کہ بالوں کی جڑ تک خوب پانی پہنچ جائے۔ پھر ذرا کروٹ دے کر میّت کی دہنی جانب گردن سے لے کر پاؤں کی انگلیوں تک مع تلوے کے دھوئے۔ اور پھر اسی طرح بائیں جانب کو دھوئے۔ پیشاب و پاخانے کے مقامات کو دونوں طرف کے ساتھ پورا دھوئے۔ اس کے بعد کافور کے پانی کے ساتھ دوسرا غسل شروع کرے۔ اس طرح نیّت کرے کہ اس میّت کو غسل دیتا ہوں آبِ کافور سے واجب قربۃً الی اللہ۔ اور اسی طرح غسل دے جیسا کہ مذکور ہوا۔ پھر خالص پانی سے تیسرا غسل شروع کرے۔ اور یہ نیت کرے کہ اس میّت کو غسل دیتا ہوں آبِ خالص سے واجب قربۃً الی اللہ۔ اور اسی ترتیب سے غسل دے۔

مستحبّاتِ غسلِ میّت

غسلِ میت کے بارہ میں حسبِ ذیل اُمور مستحب ہیں۔ چھت وغیرہ کے نیچے غسل دینا تاکہ زیرِ آسمان نہ ہو (۲) غسل کا پانی گرنے کے لئے گڑھا کھودنا (۳) غسل دینے والے کو میّت کے داہنی طرف رہنا (۴) غسل دینے والے کو ہر غسل میں اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا (۵) غسل سے پہلے میّت کو بغیر کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے وضو دینا (۶) ہر غسل میں میّت کے سر اور داہنی جانب اور بائیں جانب کو تین تین مرتبہ دھونا (۷) میّت کی انگلیاں اور دوسرے جوڑوں کو آہستگی سے ملنا اور نرم کرنا (۸) غسل دینے میں میّت کے جسم پر ہاتھ پھیرنا تاکہ تمام اعضاء پر اچھی طرح پانی پہنچ جائے (۹) غسل دینے والے کو غسل کے وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا۔ اور بہتر یہ ہے کہ برابر یہ کہتا رہے۔ رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ (۱۰) تینوں غسل سے فارغ ہونے کے بعد میّت کے جسم کو پاکیزہ کپڑے سے خشک کرنا تاکہ کفن جلدی بوسیدہ نہ ہو (۱۱) اگر غسل دینے والا شخص ہی میّت کو کفن پہنائے تو اس کا اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین تین

Presented by www.ziaraat.com

اور دونوں پاؤں کو گھٹنوں تک دھونا۔

مکروہاتِ غسلِ میّت

غسلِ میّت کے متعلق جو اُمور مکروہ ہیں وہ آٹھ ہیں (۱) میّت کو بٹھا کر غسل دینا (۲) غسل دینے والے کا اپنے دونوں پاؤں کے درمیان میّت کو لینا۔ تیسرے میّت کا سر مونڈنا یا کسی اور حصّۂ جسم کے بال اکھاڑنا۔ چوتھے ناخن کاٹنا، پانچویں بالوں میں کنگھی کرنا۔ چھٹے گرم پانی سے غسل دینا۔ ساتویں غسل کا پانی پاخانہ یا چوبچہ میں چھوڑنا۔ آٹھویں حاملہ عورت کی میّت کے شکم پر ہاتھ پھیرنا۔

چند مسائل

(۱) اگر میّت جنب[1] یا حائض ہو تو غسلِ جنابت یا غسلِ حیض کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف غسلِ میّت کافی ہے (۲) اگر اتنا پانی نہ ہو کہ اس سے تینوں غسل ہو سکیں تو ترتیب وار غسل دیں اور پانی ختم ہونے پر باقی غسل کے عوض تیمم کرائیں۔ اگر بیری کے پتّے اور کافور میسّر نہ ہوں تو تینوں غسل آبِ خالص سے دئیے جائیں لیکن نیّت میں ترتیب کا خیال رکھیں (۳) اگر اثنائے غسل میں یا بعد غسل کے میّت سے کوئی نجاست خارج ہو یا کسی دوسری نجاست سے میّت کا بدن نجس ہو جائے تو غسل کا اعادہ واجب نہیں لیکن نجاست کا دور کرنا اور طہارت ضروری ہے (۴) اگر غسلِ میّت کے لئے پانی بالکل دستیاب[1] نہ ہو تو میّت کو تین تیمم دئیے جائیں۔ ایک عوض سدر۔ دوسرا عوضِ کافور اور تیسرا عوضِ آبِ خالص کی نیّت سے۔ لیکن احوط یہ ہے کہ چار تیمم کرائیں اور چوتھے میں نیّت کریں کہ یہ تیمم تینوں غسلوں کے عوض ہے (۵) اگر میّت بغیر غسل کے دفن ہو گئی ہو یا کوئی ایک غسل بھول کر رہ جائے یا بعد دفن کے غسل کا باطل ہونا معلوم ہو تو پھر غسل یا تیمم کے لئے قبر کھولنا جائز ہے بشرطیکہ

---

[1] تو بنا بر احوط میّت کو ہر غسل (تینوں غسلوں) کے عوض تین تیمم کرائیں اور تیسرے یا پہلے یا دوسرے تیمم میں "مما فی الذمہ" کا قصد کریں (آقائے محسن مدظلہ)

اس سے میّت کی ہتک نہ ہو۔ (۶) غسلِ میّت پر اُجرت لینا ناجائز ہے۔ بلکہ اگر مزدوری کی نیّت سے غسل دے گا کہ قربۃً الی اللہ اس عمل کا ہونا مقصود نہ ہو تو غسل بھی باطل ہے لہٰذا مناسب ہے کہ جو روپیہ غسل دینے والے کو دیا جائے وہ اس روپیہ وغیرہ کو اپنا مقصد اصلی اور غسل دینے کی اُجرت نہ قرار دے بلکہ اس کو قربۃً الی اللہ بجالانے کی نیّت رکھے (۷) اگر میّت کا ناخن یا بال یا دانت وغیرہ جدا ہو جائے تو اُسے بھی کفن میں رکھ کر دفن کر دیا جائے۔

حنوطِ میّت

مُردہ کو غسل دینے کے بعد اس کی پیشانی دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے جو سجدہ کے سات مقامات ہیں۔ ان پر کافور[1] ملنا واجب ہے خواہ کفن پہنانے سے پہلے یا بعد میں لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے ہو۔ اور اسی کو حنوط کہتے ہیں بہتر ہے کہ غسل کے لئے کافور کے علاوہ حنوط کا کافور ۲ تولہ ۶ ماشہ ۳/۱ رتی ہو۔ اور کم سے کم فضیلت کا مرتبہ ۴/۱ ماشہ مقدار ہے۔ مستحب ہے کہ کافور کو ہاتھ سے ملیں۔ اور پیشانی سے حنوط شروع کریں اور پھر باقی اعضاء میں جس پر اول چاہیں مل دیں۔ اور جو کچھ باقی بچے اُس کو سینہ پر ڈال دیں۔ یہ بھی مستحب ہے کہ سب جوڑوں میں مل دیں۔ اگر کافور صرف اس قدر مل سکے کہ غسل اور حنوط دونوں کے لئے کافی نہ ہو سکے تو غسل مقدم ہے اگر کچھ باقی رہے اور محض ایک عضو کے حنوط کے لائق ہو۔ تو پیشانی کا حنوط کر دیا جائے گا ورنہ بالکل کافور نہ ہونے پر حنوط ساقط ہے اور جو شخص حالتِ احرام میں مر جائے اس کے متعلق حنوط ساقط[2] ہے۔

کفنِ میّت

کفن کے واجب پارچے میّت کے اصل ترکہ سے لئے جائیں اگرچہ اس پر قرضہ ہو

---

[1] مستحب ہے کہ حنوط میں خاکِ تربت حضرت سیّد الشہداء علیہ السلام شامل کر لی جائے [2] کافور بلکہ کوئی خوشبو اس کے پاس نہ لے جائیں نہ غسل میں نہ حنوط میں۔ آقائے محسن مدظلہٗ

Presented by www.ziaraat.com

البتہ زوجہ کا کفن لہ شوہر پر واجب ہے لیکن اگر شوہر فقیر ہو تو واجب نہ ہوگا۔ اور اگر خود میت محتاج ہو اور کچھ بھی مال نہ چھوڑے تو بغیر کفن کے دفن کر سکتے ہیں لیکن مومنین کے لئے مستحب اور نہایت درجۂ ثواب کا باعث ہے کہ اپنے پاس سے اس کو کفن دیں۔ چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مومن کو کفن دے مثل اس کے ہے جو میت کے لئے روزِ قیامت لباس کا ضامن ہو گیا ہو۔

شرائطِ کفن

کفن میں چند شرطیں ضروری ہیں۔ اوّل یہ کہ مباح ہو۔ دوسرے یہ کہ نجس نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ غصبی نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ خالص ریشم کا نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ کھال کا نہ ہو۔ خواہ حلال گوشت تزکیہ شدہ جانور ہی کی کھال کیوں نہ ہو بلکہ احوط یہ ہے کہ حلال گوشت جانور کے اون تک کا نہ ہو۔ عہ

کیفیتِ کفن

میت مرد ہو یا عورت خواہ بڑھا ہو یا جوان یا بچہ۔ تین پارچوں کا کفن دینا واجب ہے۔ ایک کفنی جو میت کو شانے سے لے کر آدھی پنڈلی تک یعنی جسم کے آگے پیچھے دونوں رخ سے ڈھانک لے۔ اور افضل یہ ہے کہ قدموں تک ہو۔ دوسرے لنگ جو ناف اور زانو کے درمیانی حصہ کو ڈھانک لے۔ اور افضل سینہ سے قدم تک ہے۔ اور تیسرے پوٹ کی چادر جو اتنی ہو کہ میت کا سارا جسم اس میں آ جائے اس طرح کہ طول اتنا ہو کہ دونوں سرے باندھے جا سکیں۔ اور عرض اتنا کہ ایک سر دوسرے سرے پر آ جائے ان تین کپڑوں کے علاوہ باقی پارچات کفن سنت ہیں۔ مردانی میت کے لئے ایک عمامہ جو بہتر ہے کہ اتنا ہو جس کو سر پر لپیٹنے کے بعد دونوں طرف تحت الحنک ہو سکیں۔ دوسرے ران پیچ۔ تیسرے پوٹ کی چادر دوسری اور چادر بلکہ تیسری چادر بھی مستحب ہے۔ زنانی میت کے لئے ایک مقنعہ دوسرے اوڑھنی۔ تیسرے سینہ بند اتنا کہ جو پستانوں پر پشت کی طرف بندھ سکے۔ چوتھے ران پیچ اور پانچویں شل مرد کے ایک اور چادر بلکہ عورت کے لئے خصوصیت کے ساتھ تیسری چادر مستحب ہے۔ معمولی اوسط جسم کی میت کے لئے حسب ذیل تعداد میں کپڑا دینا مناسب ہے۔ ث

ث قد کے لحاظ سے کفن کا کپڑا کم یا زیادہ ہو سکتا ہے (مرتب)

لہ حتی کہ بنا بر احوط وجوبی نافرمان زوجہ اور متعہ کا بھی کفن واجب ہے ۱۲۔ آقائے بروجردی۔

عہ البتہ حلال گوشت جانور کے بالوں کا کفن دینا بنا بر اقوی جائز ہے (آقائے محسن حکیم)

مردانہ کفن لہ

کفنی (پیراہن)	لنگ	چادر پوٹ	ران پیچ	عمامہ	بالائی چادر	= کل
۲گز ۸گرہ	۱گز ۸گرہ	۳گز ۱۲گرہ	۱گز ۴گرہ	۳گز	۶گز	= ۱۸گز

زنانہ کفن ث

کفنی	لنگ	چادر پوٹ	ران پیچ	مقنعہ	اوڑھنی	سینہ بند	بالائی چادر	= کل
۲گز ۸گرہ	۱گز ۸گرہ	۳گز ۱۲گرہ	۱گز ۴گرہ	۱۳گرہ	۱گز ۸گرہ	۱۲گرہ	۶گز	= ۱۸گز۔

مستحباتِ کفن

کفن کے بارے میں حسب ذیل امور مستحب ہیں (۱) عمدہ کفن دینا (۲) یقینی مالِ حلال سے کفن دینا (۳) احرام کے کپڑے یا اُس کپڑے کا کفن دینا جس میں نماز پڑھی ہو (۴) مرنے سے پہلے اپنا کفن وغیرہ تیار رکھنا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ "جو شخص اپنا کفن تیار رکھے اُس کا شمار غافل لوگوں میں نہ ہوگا" (۵) کفن کا سفید کپڑا ہونا (۶) کفن کو اُسی ڈورے سے سینا (۷) کفن میں خاکِ شفا رکھنا (۸) کچھ کافور کفن میں ڈالنا (۹) میت کے مقامِ پیشاب پائخانہ پر کفن کے اندر کافی مقدار میں روئی رکھنا (۱۰) کفن کے تمام پارچے خواہ واجب ہوں یا مستحب اُن کے حاشیہ پر میت اور اُس کے باپ کا نام اور توحید، رسالت و امامت کی شہادت خاکِ شفا سے لکھنا جس کی مختصر صورت کافی ہے۔

فلاں بن فلاں / فلانہ بنت فلاں

يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا وَّمُحَمَّدًا وَّجَعْفَرًا وَّمُوْسٰى وَعَلِيًّا وَّمُحَمَّدًا وَّعَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ وَاَوْصِيَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَئِمَّتِيْ وَاَنَّ الْبَعْثَ وَالثَّوَابَ وَالْعِقَابَ حَقٌّ ط

اور تمام قرآن مجید و دعائے جوشن کبیر و جوشن صغیر کا لکھنا بھی مستحب ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی جوشن کبیر کو کافور یا مشک سے ایک برتن پر لکھے اور اس کو دھو کر

[illegible]

Presented by www.ziaraat.com

کفن پہنچ کے تو خداوندِ عالم اس کو نکیرین کے ہول اور عذابِ قبر سے بے خوف کر دیتا ہے اور فرشتے اس کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں اور اس کی قبر کشادہ ہو جاتی ہے۔

مکروہاتِ کفن

کفن کے متعلق چند امور مکروہ ہیں (۱) کفن کو لوہے کی چیز مثلاً قینچی یا چاقو سے کاٹنا (۲) کفن میں آستین یا تکمہ بنانا۔ البتہ اگر میت اپنے لباس میں دفن کی جائے تو آستین باقی رکھنے میں مضائقہ نہیں (۳) کفن کے پارچوں کا سینا۔ بلکہ مستحب ہے کہ ایسے طول و عرض کا کپڑا لیا جائے جس میں جوڑ لگانے کی ضرورت نہ ہو۔ اور اگر نہ ملے تو مجبوری میں حرج نہیں ہے (۴) کفن سینے کے لئے ڈورے کو آبِ دہن سے تر کرنا (۵) کفن کو خوشبو لگانا (۶) ریشم ملے ہوئے کپڑے کا کفن دینا۔ بغیر تحت الحنک عمامہ سر پر لپیٹنا۔

جریدتین

میت کے ساتھ دو تر و تازہ لکڑیاں رکھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ ان کو "جریدتین" کہتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو درختِ خرما کی لکڑی ہو۔ ورنہ پھر بیری اور اس کے بعد بید یا انار ہے اور اگر ان میں سے بھی کوئی نہ ہو تو ہر تازہ لکڑی کافی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب تک یہ لکڑیاں خشک نہیں ہوئیں میت سے عذابِ قبر برطرف رہتا ہے اور مستحب ہے کہ کفن کی طرح جریدتین پر بھی کلمہ شہادتین اور اسمائے آئمۂ معصومین علیہم السّلام لکھے جائیں دونوں پر روئی لپیٹ کر ایک لکڑی کو کفنی کے اندر داہنی طرف میت کے جسم سے ملا کر اس طرح رکھیں کہ اس کا سرا میت کی ہنسلی سے ملا رہے۔ اسی طرح دوسری لکڑی بائیں جانب رکھیں لیکن کفنی سے اوپر رکھا جائے۔

ترتیب کفن

پہلے کسی پاک چیز پر خواہ فرش ہو یا چارپائی پوٹ کی چادر بچھائیں۔ اُس پر کفنی کا

گریبان پھاڑ کر آدھی چادر پر بچھا دیں اور باقی کو سرہانے کی طرف رہنے دیں پھر لنگ مقامِ ناف سے پنڈلیوں تک بچھا دیں۔ پھر ران پیچ کا ایک سرا پھاڑ کر اس جگہ رکھیں جہاں میت کی کمر رہے گی۔ اس کے بعد میت کو کفن پر لٹا دیں اور اس طرح حنوط کریں جس طرح کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پھر ران پیچ کا پھٹا ہوا سرا میت کی کمر میں اس طرح باندھیں کہ گرہ ناف پر ہو۔ اور میت کے شرمگاہ پر اچھی طرح روئی رکھ دیں۔ اور ران پیچ کا دوسرا سرا اس گرہ میں نکال کر کھینچ دیں تاکہ مثل لنگوٹ کے ہو جائے اور روئی نہ گر سکے۔ اس کے بعد میت کے دونوں پاؤں ملا دیں اور باقی ران پیچ کو رانوں پر لپیٹ دیں اور نیچے سے داہنی طرف کو سرا نکال کر کسی تہ میں دبا دیں تاکہ کھلنے نہ پائے اس کے بعد لنگی باندھیں۔ اور اگر عورت کی میت ہو تو سینہ بند سینہ پر رکھ کر پشت پر گرہ لگا دیں۔ اور کفنی کا وہ سرا جو سرہانے رکھا ہوا ہے گلے میں ڈال کر پہنا دیں۔ اس کے بعد میتِ مرد کی صورت میں عمامہ باندھیں اور اس کے دونوں سرے ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر داہنی جانب کا سرا سینہ کے بائیں حصّہ پر اور بائیں جانب کا سرا سینہ کے داہنے حصّہ پر ڈال دیں۔ اسے تحت الحنک کہتے ہیں اور میت عورت ہونے کی صورت میں سر پر مقنعہ مثل رومال کے لپیٹ کر گرہ لگا دیں پھر اوڑھنی اڑھا دیں۔ پوٹ کی چادر باندھنے سے پہلے خاکِ شفا اور جریدتین رکھ دیں۔ جیسا کہ بیان ہو چکا۔ چادر کی ایک جانب میت پر ڈال کر دوسری جانب سے اس طرح ڈھک دیں کہ چادر کا ایک حصہ دوسرے حصّہ پر آ جائے پھر ایک دھجی سے میت کے سر کی طرف چادر کو سمیٹ کر باندھیں۔ اور ایک دھجی سے کمر پر اور ایک دھجی سے پاؤں کی طرف گرہ لگا دیں تاکہ کفن نہ کھلے اور چادر کی ایک تہہ دوسری تہہ سے علیحدہ نہ ہو جائے۔

مشایعتِ جنازہ

جنازہ کے ساتھ چلنا اور اس کو کندھا دینا ثوابِ عظیم کا باعث ہے۔ احادیث میں اس بارہ میں بے شمار آداب و فضائل وارد ہوئے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ جب جنازہ پر نظر پڑے تو کہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا

Presented by www.ziaraat.com

مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ ط

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جب وقت جنازہ ملاحظ فرماتے تو کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَجْعَلْنِىْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرَمِ جنازہ کو اٹھانے والے کہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جنازہ کو چار آدمی چاروں گوشوں سے کاندھے پر اٹھائیں۔ کاندھا اس طرح دیں کہ اول میت کے داہنے شانے کو اپنے داہنے کاندھے پر پھر میت کے داہنے پاؤں کی طرف پھر میت کے بائیں پاؤں کی طرف اپنے بائیں کاندھے پر اور پھر اسی کاندھے سے میت کے بائیں شانہ کو اٹھائیں۔ اور یہ خیال رکھیں کہ جب جنازہ کی ایک طرف سے دوسری طرف جائیں تو جنازہ کے آگے سے نہ گزریں بلکہ پیچھے سے جائیں۔ اور دعاء و استغفار کے علاوہ آپس میں کوئی دنیوی کلام نہ کریں۔

نمازِ میّت

نمازِ میت واجب کفائی[1] ہے۔ اور یہ نماز جماعت سے ضروری نہیں ہے۔ اگر تنہا ایک شخص بھی پڑھ لے تو کافی ہے۔ البتہ جماعت مستحب ہے۔ اس نماز میں طہارت شرط نہیں ہے۔ جنب[2] و حائض و بے وضو سب پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن سنت ہے کہ نماز پڑھنے والا باوضو ہو یا غسل کی حاجت ہو تو غسل کرے بلکہ اس موقع پر باوجود پانی موجود ہونے کے تیمم بھی صحیح ہے۔ ہر مسلمان شیعہ اثنا عشری کی میت پر خواہ وہ نیک اعمال ہو یا بداعمال۔ مرد ہو یا عورت، شہید ہو یا کسی دوسری صورت یعنی قصاص وغیرہ میں قتل کر دیا گیا ہو یا خودکشی کی ہو نماز پڑھنا واجب ہے۔ اس میں چھ سال کا بچہ بھی داخل ہے اور چھ سال سے کم عمر والے پر نماز پڑھنا مستحب ہے۔ بشرطیکہ مردہ پیدا نہ ہوا ہو۔ اور اگر کسی میت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھنا واجب ہے کافر کی میت پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ نماز کے صحیح ہونے میں شرط یہ ہے کہ نماز

گذار بنا بر احوط وجوبی[1] شیعہ اثنا عشری ہو۔ اور[2] اگر طفل صغیر[3] نمازِ میت پڑھے تو صحیح ہے مگر اس کے پڑھنے سے باقی تمام مکلفین[4] پر سے ساقط نہ ہوگی۔ اور نمازِ میت خواہ فرادیٰ پڑھی جائے خواہ بجماعت جب تک کہ میت کے ولی کی اجازت نہ لی جائے جائز نہ ہوگی۔ اگر نماز جماعت سے پڑھی جائے تو مقتدی بھی امام جماعت کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ اگر وہ دعائیں یاد نہ ہوں اور آواز نہ آتی ہو تو مختصر دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں بہرحال خاموش نہ کھڑے رہیں۔ جنازہ کو اس طرح رکھیں کہ جب نماز پڑھنے والے قبلہ رخ کھڑے ہوں تو مردہ کا سر اس کے داہنی جانب اور پاؤں بائیں جانب رہیں۔ اگر میت مرد ہو تو پیش نماز اس کی کمر کے مقابل اور اگر میت عورت ہے تو اس کے سینے کے برابر کھڑا ہو۔ اس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ اول اس طرح نیت کرے کہ اس حاضر میت پر نماز پڑھتا ہوں واجب قربۃً اِلَى اللّٰهِ اس کے ساتھ ہی ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ ط پھر دوسری مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَاۤءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ط پھر تیسری مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاۤءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ط پھر چوتھی مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لہ اور بلوغ شرطِ صحت نہیں سہ بعید نہیں کہ جمیع مکلفین پر سے ساقط ہو جائے (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

کہہ کر اگر میت مرد ہو تو اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَ ھٰذَا مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَھْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ پھر پانچویں مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر عورت کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَتْ ھٰذِهٖ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَھْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ اور پانچویں مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر میت نابالغ کی ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا ؕ پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اگر میت ضعیف العقل ہو کر اچھی طرح حق و باطل میں تمیز نہ کر سکے تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ؕ پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر میت مجہول الحال ہو یعنی اس کا مذہب معلوم نہ ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَ يُحِبُّ الْخَيْرَ وَاَھْلَهٗ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔

اگر کسی شخص کو اتنی طولانی دعائیں یاد نہ ہو سکیں تو کم سے کم اتنا ہی یاد کرے کہ پہلی تکبیر کے بعد کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور دوسری تکبیر کے بعد کہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ؕ اور تیسری تکبیر کے بعد پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور چوتھی تکبیر کے بعد اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ یا لِهٰذِهِ الْمَيِّتِ اور پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور سنت ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر کہے۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ اور نماز کے بعد سب لوگ اپنے مقام پر اُس وقت تک کھڑے رہیں جب تک کہ جنازہ وہاں سے اٹھایا نہ جائے خصوصاً پیش نماز۔

مستحب ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھے۔ ہر تکبیر پہ ہاتھوں کو بلند کرے نمازِ جماعت میں ماموین کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔ اگرچہ ایک ہی ماموم ہو۔ امام کو میت اور مومنین کے لئے بہت دعا کرنی چاہیئے۔ نمازِ میت مسجدوں میں پڑھنی مکروہ ہے۔

دفنِ میت

میت کو اس طرح زیرِ خاک پوشیدہ کرنا کہ وہ درندوں سے محفوظ رہے اور بدبو نہ پھیلے۔ مثل نمازِ میت کے واجب کفائی ہے۔ اور اس میں ولی کے اذن کی ضرورت ہے اور واجب ہے کہ میت کو قبر میں داہنی کروٹ سے رو بقبلہ لٹائیں۔ اگر میت کشتی یا جہاز میں ہو۔ اور دفن کرنا ناممکن ہو تو کسی بڑے ظرف میں رکھ کر سر باندھ دیں اور دریا میں چھوڑ دیں یا اس کے پیروں میں کوئی وزنی چیز باندھ کر دریا میں ڈال دیں۔ جب دفن کے لئے جنازہ کو قبر کے قریب لائیں تو مستحب ہے کہ اوّل قبر سے دو تین گز کے فاصلہ پر اس کو رکھ دیں، پھر اٹھائیں اور کچھ آگے بڑھا کر رکھ دیں۔ پھر یہاں سے اٹھا کر قبر کے بالکل قریب لے جائیں۔ پھر تیسری مرتبہ آہستہ آہستہ قبر میں اتاریں۔ اگر میت مرد ہو تو اس کو قبر کی پائنتی سے اس طرح اندر اتاریں کہ اول سر داخل ہو۔ اور عورت کو قبر کے اس پہلو سے جو قبلہ کی طرف ہے عرض میں داخل کریں۔ باپ کا بیٹے کی قبر میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ عورت کی میت کو قبر میں اُتارتے وقت پردہ کر لیا جائے۔ عورت کی میت کو شوہر ورنہ ایسا رشتہ دار جو محرم ہو، اور اس کے نہ ہونے کی صورت میں دوسرا اور عزیز قبر میں اُتارے

Presented by www.ziaraat.com

میت کو قبر میں اتارنے والا شخص اس وقت باوضو اور سر ننگے، ننگے پاؤں کپڑوں کے بٹن یا بند اور تکمہ کو کھولے ہوئے ہو۔ جب میت کو قبر میں رکھنے کے لئے اٹھایا جائے تو کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِلٰى رَحْمَتِكَ لَا اِلٰى عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ اَفْسِحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِيَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ اور قبر دیکھنے کے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَوْضَةً مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَلَا تَجْعَلْهُ حُفْرَةً مِّنْ حُفَرِ النَّارِ اور میت مرد کو قبر میں رکھتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اور میت عورت کو قبر میں رکھتے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اور قبر میں رکھنے کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَصَاعِدْ عَمَلَهٗ وَلَقِّهٖ مِنْكَ رِضْوَانًا اور عورت کے واسطے کہے اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَصَاعِدْ عَمَلَهَا وَلَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا اور سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص اور معوذتین اور آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد میت کو داہنی جانب قبلہ رخ لٹانے کے بعد سنت ہے کہ کفن کے بند کھول دیں اور میت کے منہ سے کپڑا ہٹا دیں تاکہ داہنا رخسارہ زمین سے لگ جائے۔ اور تکیہ کی طرح سر کے نیچے کچھ مٹی رکھ کر اس کو بلند کریں۔ اور منہ کے سامنے تربتِ خاکِ شفا یا سجدہ گاہ اس طرح رکھ دیں کہ آلودہ ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔ پھر میت کا ولی یا وہ جس کو اجازت دے قبر کے اندر ایک طرف کھڑا ہو تاکہ میت اس کے دونوں پاؤں کے درمیان نہ ہو جائے۔ اور اپنے ہاتھ قینچی کی طرح کر کے داہنے ہاتھ سے میت کا داہنا شانہ اور بائیں ہاتھ سے میت کا بایاں شانہ پکڑے اور اچھی طرح تلقین کے وقت ہلاتا رہے اور بہتر ہے کہ عربی اور میت کی زبان میں دونوں طرح تلقین ہو۔

تلقین مرد

اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ اَنْتَ

عَلَى الْعَهْدِ الَّذِيْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ ابْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى ابْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ ابْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ ابْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَاَئِمَّتَكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اِذَا اَتَاكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَاَلَاكَ عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ دِيْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ اَئِمَّتِكَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَقُلْ فِيْ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ نِ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ نِ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَاءَ اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِمَامِيْ وَمُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اِمَامِيْ وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَمُوْسَى الْكَاظِمُ اِمَامِيْ وَعَلِيُّ نِ الرِّضَا اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ اِمَامِيْ وَعَلِيُّ نِ الْهَادِيْ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِيْ هٰؤُلَاءِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَسَادَتِيْ وَقَادَتِيْ وَشُفَعَائِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّاُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّسُوْلُ

Presented by www.ziaraat.com

وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّ اَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَا جَآءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّ سُؤَالَ مُنْكَرٍ وَّ نَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَّالْبَعْثَ حَقٌّ وَّالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَّالصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّ تَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَّالْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَفَهِمْتَ يَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ[1] ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكَ اللّٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَوْلِيَآئِكَ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاصْعَدْ بِرُوْحِهٖ اِلَيْكَ وَلَقِّهٖ مِنْكَ بُرْهَانًا ۔ اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ ۔

تلقین عورت

اِسْمَعِيْ اِفْهَمِيْ اِسْمَعِيْ اِفْهَمِيْ اِسْمَعِيْ اِفْهَمِيْ يَا فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ[1] هَلْ اَنْتِ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِيْ فَارَقْتِنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاِمَامُنِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى ابْنَ جَعْفَرٍ وَّعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَّالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ

[1] فلاں ابن فلاں کی جگہ متوفیٰ اور اس کے باپ کا نام لے ۱۲

عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَاَئِمَّتُكِ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ يَا فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ اِذَا اَتَاكِ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَئَلَاكِ عَنْ رَّبِّكِ وَعَنْ نَّبِيِّكِ وَعَنْ دِيْنِكِ وَعَنْ كِتَابِكِ وَعَنْ قِبْلَتِكِ وَعَنْ اَئِمَّتِكِ فَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ وَقُوْلِيْ فِيْ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّنِ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّنِ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَآءَ اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اِمَامِيْ وَجَعْفَرُنِ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَمُوْسَى الْكَاظِمُ اِمَامِيْ وَعَلِيُّنِ الرِّضَا اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُنِ الْجَوَادُ اِمَامِيْ وَعَلِيُّنِ الْهَادِيْ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِيْ هٰؤُلَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَسَادَتِيْ وَقَادَتِيْ وَشُفَعَآئِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَمِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّاُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمِيْ يَا فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَا جَآءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَقٌّ وَّ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَّالْبَعْثَ حَقٌّ وَّالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَّالصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَّالْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَفَهِمْتِ يَا فُلَانَةُ ثَبَّتَكِ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكِ اللّٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكِ وَبَيْنَ اَوْلِيَآئِكِ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَاصْعَدْ بِرُوْحِهَا اِلَيْكَ

Presented by www.ziaraat.com

وَلَقِّهَا مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ۔

احکام بعد تلقین

تلقین کے بعد جو شخص قبر کے اندر ہو وہ پاؤں کی طرف سے باہر نکلے اور سرہانے کی طرف سے قبر کو بند کرنا شروع کریں۔ اگر مرد کی میت ہو تو بند کرتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَهٗ وَاٰمِنْ رَوْعَتَهٗ وَاَسْكِنْ اِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِمِيْنَ ط اور میتِ عورت کے لئے اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهَا وَاٰنِسْ وَحْشَتَهَا وَاٰمِنْ رَوْعَتَهَا وَاَسْكِنْ اِلَيْهَا مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهَا بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِمِيْنَ ط

پھر اقربا کے علاوہ سب لوگ ہاتھ کی پشت سے تین تین مرتبہ مٹی دیں۔ اور کہتے جائیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط سنت ہے کہ زمین سے چار انگل یا بالشت بھر بلند قبر کو چوکور بنائیں۔ پھر قبر پر اس طرح پانی چھڑکیں کہ پانی ڈالنے والا قبلہ رُخ ہو کر سرہانے سے ڈالتا ہوا پاؤں تک اور وہاں سے پھر سرہانے تک لائے اور درمیان میں سلسلہ منقطع نہ ہو۔ باقی جو پانی بچے اُس کو درمیان قبر میں ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد سب لوگ قبلہ رُخ اپنی اُنگلیاں قبر پر اس طرح رکھ کر کہ ان کا نشان پڑ جائے سات مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ پڑھیں، جب سب فارغ ہو کر وہاں سے چلے جائیں تو پھر ولی تلقین بآوازِ بلند قبر کے سرہانے بیٹھ کر پڑھی جائے یہ تلقین جان کنی کی حالت میں اور کفن پہنانے کے بعد بھی مستحب ہے۔

قبر پختہ کرنا مکروہ ہے۔ سوائے ایسے افراد کے جو دینی حیثیت سے قابلِ تعظیم ہیں۔ اور جن کی یاد کا قائم رکھنا مذہبی احساس کا ایک مظاہرہ ہے۔ جیسے شہدائے راہِ خدا، اور علمائے صالحین بطور نشان ایک پتھر نصب کر دیں۔ اور اگر قبر دھنس جائے تو مٹی ڈال کر درست کر دیں۔ صاحبِ مصیبت کے لئے اپنا منہ پیٹنا، طمانچہ لگانا،[1] اپنے آپ کو زخمی کرنا اور بال نوچنا وغیرہ حرام ہے۔ خواہ اعزہ کے مرنے میں ہو یا غیروں کے۔ اور اسی طرح کپڑے پھاڑنا حرام ہے۔ لیکن باپ اور بھائی کے مرنے میں کپڑا پھاڑنا حرام نہ ہوگا۔ دو میت کو ایک قبر میں دفن کرنا اور میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جانا مکروہ ہے اور میت کی ہڈیوں کو تھیلے میں رکھ کے دفن کریں تو بھی کوئی مضائقہ نہیں[1] ہے۔ قبر پر بیٹھنا اور قبر سے راستہ چلنا مکروہ ہے۔

احادیثِ معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص پر مصیبت نازل ہو۔ اس کو چاہیئے کہ محمد و آلِ محمد علیہم السلام کی مصیبتوں کو یاد کر کے اشک بہائے۔ ان کے ماتم میں نالہ و فریاد کرنا مستحب اور ثوابِ عظیم کا باعث اور موجبِ بخشش و مغفرت ہے۔ سنت ہے کہ مومنین اہلِ میت سے رسمِ تعزیت ادا کریں اور تسلی دیں اور تین روز تک کھانا بھیجیں لیکن خود نہ کھائیں کیونکہ یہ مکروہ ہے اور اہلِ جاہلیت کا عمل ہے۔

نبش قبر

دفن کے بعد قبر کا کھودنا حرام[2] ہے۔ البتہ اگر اتنا زمانہ گذر جائے کہ قبر کہنہ ہو گئی ہو اور مردہ کے آثار باقی نہ ہوں تو نبش (کھودنا) جائز ہے۔ لیکن بزرگانِ مذہب علماء و صلحاء کے قبور نہ کھودنا چاہئیں بلکہ ان کی تعمیر کرنا چاہیئے تاکہ ان کی قبروں کے نشان باقی رہیں اس کے علاوہ وہ مواقع جہاں قبر کھودنا جائز ہے یہ ہیں۔

(۱) غصبی زمین میں میت دفن ہو گئی ہو۔ اور مالک زمین کسی طرح راضی نہ ہو۔

(۲) غصبی کفن دے دیا گیا ہو۔

ع اگر ضرر ہو ورنہ جائز ہے۔ بلکہ بعض موارد میں بہتر ہے (مثلاً آئمہ معصومین کی مصیبت پر) (آقائے محسن حکیم)

[1] اگر ہڈیاں ایک دوسرے سے جدا ہو گئی ہوں ورنہ جس طرح عموماً دفن و کفن ہوتا ہے اسی طرح لازماً ہوگا۔ [2] میت کو قبر سے نکال کر مشاہد مشرفہ معصومین علیہم السلام میں منتقل کرنا بنابر اقویٰ جائز ہے (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

(۳) کوئی شے مالیت کی قبر میں رہ گئی ہو۔

(۴) شرعی مطلب میں گواہی کے سلسلہ میں۔ بشرطیکہ گواہی میت کے دیکھنے پر موقوف ہو۔

(۵) میت کو بغیر غسل وکفن کے دفن کر دیا گیا ہو یا قبر میں اس کو قبلہ کی طرف نہ لٹایا گیا ہو۔

مسئلہ۔ اگر حاملہ عورت مرجائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو اس صورت میں بائیں پہلو سے پیٹ چاک کر کے بچہ کو نکال کر سی دیں۔ اور اس کے بعد میت کو غسل دے کر حسبِ قاعدہ دفن کرا دیں۔

نمازِ ہدیۂ میّت

اِسے نمازِ وحشت بھی کہتے ہیں۔ شبِ دفن مغرب وعشاء کے درمیان ورنہ آخر شب تک جس وقت ہو سکے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے اور سب اُمور نمازِ صبح کی طرح ادا کرے۔ نماز ختم کرنے کے بعد کہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَ ھَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ اِلٰی قَبْرِ فُلَانٍ۔ اور لفظ فلاں کی جگہ میت کا نام لے۔

غسلِ مسِ میّت

جو شخص میّت کو سرد ہو چکنے کے بعد اور اُسے غسل دینے سے پہلے مس کرے اُس پر غسلِ مسِ میت واجب ہوگا۔ اگرچہ بنابر اقوی[1] میّت کے دانت اور ناخن ہی سے کیوں نہ مس کرے۔ اور میّت کے بال چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ اگر ایک یا دو غسل میّت کو دے چکے ہوں اور تیسرا غسل پورا ہونے سے قبل کوئی میت کو چھوئے تو بھی غسل واجب ہے۔ تاوقتیکہ تینوں غسل ختم نہ ہو جائیں غسلِ مسِ میت کی کیفیت بھی غسلِ جنابت کی طرح ہے۔ فرق یہ ہے کہ مثل غسل حیض وغیرہ کے یہ بھی وضو کے لئے

---

[1] ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ تک۔

کفایت نہیں کرتا۔ بلکہ نماز کے لئے وضو واجب ہے لیکن مسِ میّت سے مسجد میں داخل ہونا یا سجدہ والی سورتوں کا پڑھنا حرام نہیں ہے۔

بارھواں باب نماز

اہمیّت وثواب نماز

خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ یعنی نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو۔ پس منکرِ نماز کافر ہی نہیں بلکہ مشرک ہے۔ اور مشرک مستحقِ شفاعت نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ مسلمان اور کافر کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے۔ خدا نے قرآن میں قریباً پچھتر مقامات پر بندوں کو عبادت بجالانے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ اگر نماز قبول ہوگئی تو باقی اعمال بھی قبول ہو جائیں گے۔ اور اگر نماز رد کر دی گئی تو باقی اعمال بھی مردود ہو جائیں گے۔ جناب صادق آلِ محمد علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کو سُبک وخفیف جان کر اس کی پرواہ نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور ہماری شفاعت اس کو نہیں پہنچ سکتی اس سے نماز کی اہمیّت وعظمت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر ایک چیز کے لئے ایک زینت ہے۔ اور اسلام کی زینت نمازِ پنج گانہ ہے اور ہر چیز کا ایک رُکن ہے اور ایماندار کا رکن پانچوں وقت کی نماز ہے۔ اور ہر چیز کے لئے ایک چراغ ہے اور مومن کے دل کا چراغ پنج گانہ نماز ہے۔ ہر شے کی ایک قیمت ہے اور بہشت کی قیمت نماز پنجگانہ ہے۔ توبہ کرنے والے کی توبہ۔ مال میں برکت، رزق میں وسعت، چہرہ کی رونق، مومن کی عزّت، رحمت کا نزول، دُعا کی قبولیت، اور گناہوں کا کفارہ یہی نماز ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

عذابِ ترکِ نماز

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز دین کا ستون ہے پس جس نے اپنی نماز کو ترک کیا۔ اُس نے اپنے دین کو منہدم کیا۔ نیز حضرت فرماتے ہیں کہ جس شخص نے عمداً نماز کو ترک کیا کہ نہ اُس کے ثواب کی اُمید رکھتا ہے۔ اور نہ عذاب کا خوف ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں مجھ کو کچھ پروا نہیں کہ خواہ وہ یہودی مرے یا نصرانی یا مجوسی۔ آں حضرتؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنی نمازوں کو ضائع و برباد نہ کرو۔ اِس لئے کہ جس نے اپنی نمازوں کو برباد کیا۔ خداوند عالم اس کو منافقین کے ہمراہ جہنم میں داخل کرے گا۔

جو نماز کو سُبک سمجھ کر ترک کرے وہ کافر ہے۔ اور بے پرواہی کے طور پر ترک کرنے والا سخت عذاب کا مستحق ہے جس کی حد نہیں بتلائی جا سکتی جتنا یہ تساہل بڑھے اتنا ہی سزا کا مستحق ہے۔

واجب نمازیں

زمانہ غیبتِ امام آخر الزمان علیہ السلام میں سات نمازیں واجب ہیں۔ اوّل نمازِ پنجگانہ جو حالتِ حضر میں سترہ رکعتیں ہیں۔ ظہر کی چار رکعت عصر کی چار رکعت مغرب کی تین رکعت۔ عشاء کی چار رکعت اور صبح کی دو رکعت۔ دوسرے نمازِ جمعہ جو بنابر اقوی[1] مابین جمعہ و ظہر واجب تخییری ہے۔ تیسرے نماز آیات۔ چوتھے نماز طواف واجب۔ پانچویں نماز نذر یا عہد یا قسم یا اجارہ۔ چھٹے نماز والدین جو اُن سے کسی عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر کے بھی فوت ہوگئی ہو تو وہ بڑے بیٹے پر واجب ہے ساتویں نماز میت جس کا بیان احکام میت میں ہو چکا ہے۔

[1] یعنی نماز گذار کو اختیار ہے خواہ جمعہ پڑھے یا ظہر نمازِ جمعہ بہر حال افضل ہے نماز جمعہ پڑھنے کے بعد احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز ظہر کو بھی پڑھے ۱۲ (الاحقر نقوی عفی عنہ)

سُنّتی نمازیں

سُنّتی نمازیں[1] بہت ہیں لیکن جن کی زیادہ تاکید ہے وہ نوافل یومیہ ہیں جو تعداد نماز پنجگانہ سے دگنی تعداد یعنی چونتیس[2] رکعتیں ہیں۔ اوّل آٹھ رکعتیں نافلہ ظہر کی ہیں۔ جو زوال کے بعد فریضۂ ظہر سے پہلے دو دو رکعتی نماز کرکے پڑھی جاتی ہیں۔ دوسرے اسی طرح آٹھ رکعتیں فریضۂ عصر سے قبل۔ تیسرے اسی طرح چار رکعتیں فریضۂ مغرب کے بعد۔ چوتھے فریضۂ عشاء کے بعد دو رکعتیں[3] بیٹھ کر کہ جن کا ایک رکعت میں شمار ہوتا ہے اُسے نمازِ وتیرہ کہتے ہیں۔ پانچویں آٹھ رکعت نماز شب نصف رات کے بعد دو دو رکعت کرکے چھٹے دو رکعت نماز شفع۔ ساتویں نماز شفع کے بعد ایک رکعت نماز وتر اور آٹھویں دو رکعت فریضۂ صبح سے قبل۔

ان نمازوں میں یہ جائز ہے کہ صرف سورۃ الحمد پر اکتفا کرے۔ دوسرا سورہ اور قنوت نہ پڑھے اور یہ بھی جائز ہے کہ بعض نوافل کو بجالائے اور بعض کو چھوڑ دے لیکن جہاں تک ممکن ہو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ اور جو نمازیں سفر میں قصر پڑھے جیسے ظہر، عصر، اور عشاء ان کے نوافل ساقط ہوں گے لیکن نافلہ مغرب و صبح ساقط نہ ہوں گے۔ اور بحالتِ اختیار بیٹھ کر بھی نوافل پڑھ سکتا ہے۔

مقدّماتِ نماز

نماز شروع کرنے سے پہلے جن اُمور کا جاننا اور پہچاننا ضروری ہے وہ پانچ ہیں،

[1] سُنّتی نمازوں کی تعداد اور ان کے تفصیل احکام و آداب اور دعائیں بمعہ اُردو ترجمہ رسالہ "زینۃ العابدین" میں دیکھیں جو افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ اسلام پورہ لاہور سے مل سکتی ہے۔

[2] اور حالتِ سفر میں گیارہ رکعتیں ہیں یعنی ظہر کی دو، عصر کی دو، مغرب کی تین، عشاء کی دو اور صبح کی دو رکعت ہیں۔ الاحقر نقوی عفی عنہ

[3] کھڑے ہو کر جائز ہے (آقائے محسن مدظلہ)

[4] نافلہ عشاء بقصد رجاء مطلوبیت پڑھ سکتا ہے (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

اول نماز کا وقت۔ دوسرے قبلہ کی شناخت، تیسرے نماز کی جگہ، چوتھے لباس نماز اور پانچویں لباس و بدن کی طہارت۔ ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

اوقاتِ نماز پنجگانہ

نمازِ ظہر و عصر کا وقت زوال آفتاب (یعنی جب آفتاب دائرہ نصف النہار تک پہنچ جائے) سے شروع ہو کر غروب تک رہتا ہے۔ زوال آفتاب کے بعد بقدر نماز ظہر کے مخصوص ظہر کا وقت ہے اور غروب آفتاب سے بقدرِ نمازِ عصر جو وقت باقی رہے وہ مخصوص عصر کا وقت ہے کہ ان خاص اوقات پر ظہر کے مخصوص وقت میں بغیر اس کے ادا کئے عصر کی نماز صحیح نہیں اور عصر کے مخصوص وقت میں بغیر اس کے ادا کئے ظہر کی نماز صحیح نہیں۔ ظہر کا وقت فضیلت زوال آفتاب سے لے کر اس وقت تک ہے کہ سایہ ہر چیز کا اس کی برابر ہو جائے۔ اور عصر کا وقتِ فضیلت اس وقت تک باقی رہتا ہے، جب تک سایہ کسی چیز کا اس سے دگنا ہو جائے۔ مغرب کا وقت غروبِ شرعی یعنی اُفق مشرق سے سُرخی زائل[5] ہونے کا وقت ہے اور اس وقت تک رہتا ہے کہ نصف شب میں بقدر ادائے عشاء کا وقت رہ جائے اور عشاء کا وقت غروبِ شرعی سے بقدر ادائے مغرب گزرنے کے بعد نصف شب تک ہے غروبِ آفتاب کے بعد فوراً بعد بقدر تین رکعت کے مخصوص مغرب کا وقت ہے اور آخر میں جب نصف شب کے لئے بقدر چار رکعت کے وقت باقی رہے۔ یہ مخصوص عشاء کا وقت ہے۔ نماز مغرب کا وقت فضیلت غروب سے لے کر مغرب کی سُرخی دُور ہونے تک باقی رہتا ہے۔ اور نماز عشاء کا وقتِ فضیلت مغرب کی سُرخی دُور ہونے سے لے کر تہائی رات تک ہے۔ اگر ازراہِ عصیان یا سہواً یا جہالت سے نماز

[5] احوط یہ ہے کہ سُرخی مشرق انسان کے سر کے اوپر سے گزر جائے (آقائے محسن حکیم)

مغرب و عشاء کے ادا کرنے میں نصف شب سے بھی زیادہ تاخیر ہو جائے تو واجب ہے کہ صبح صادق سے پہلے بجا لے آئے[1]۔ لیکن نیت میں ادا یا قضا کا تعین نہ کرے نماز صبح کا وقت اُفق میں سفیدی پھیلنے کی ابتداء سے کہ جو صبح صادق ہے۔ سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے۔ اور اس کی فضیلت کا آخری وقت مشرق کی سمت سرخی ظاہر ہونے تک ہے۔

ہر نماز اس وقت تک نہ پڑھنی چاہیئے جب تک کہ اس کے وقت کے داخل ہو جانے کا یقین نہ ہو جائے۔ البتہ دو عادلوں کی گواہی[2] پر اعتبار کرے۔ اگر مذکورہ چیزوں پر اعتماد کر کے نماز پڑھ لے اور بعد میں ظاہر ہو کہ پوری نماز وقت آنے سے پہلے ہوئی تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر اثنائے نماز میں وقت داخل ہو چکا خواہ سلام ہی سے پہلے تو نماز صحیح ہے۔

اگر کوئی شخص بھول کر نماز ظہر سے پہلے نماز عصر شروع کر دے اور حالتِ نماز میں یاد آئے تو نماز ظہر کی طرف عدول کرے (یعنی عصر کی نیت کو ظہر کی نیت میں بدل دے) اور اس کے بعد نماز عصر ادا کرے۔ اور اگر نماز عصر پہلے پڑھ لی ہو۔ پھر یاد آئے کہ ظہر نہیں پڑھی تو اس صورت میں احوط[3] یہ ہے کہ بعد کی نماز کو ظہر یا عصر کی تعیین[4] کئے بغیر "ما فی الذمہ" (یعنی جو نماز میرے ذمہ ہے) کی نیت سے بجا لائے اور اگر مغرب اور عشاء میں بھی یہی صورت بھول کر ہو جائے اور حالتِ نماز میں ایسے وقت پر یاد آئے کہ نمازِ عشاء سے نماز مغرب کی طرف عدول کرنا ممکن ہو۔ اور ابھی عشاء کی چوتھی رکعت کے رکوع میں داخل نہیں ہوا تو نیت کو نماز مغرب کی طرف بدل دے۔ اور اس کے بعد

[1] اگر طلوع صبح صادق میں مقدارِ عشاء سے زیادہ وقت نہ باقی رہا ہو تو عشاء ہی کو بجا لائے اور بعد میں احتیاطاً مغرب و عشاء دونوں قضا بجا لائے ۱۲۔

[2] اگر علم حاصل ہو سکتا ہو تو دو عادلوں کی گواہی پر اعتبار کرنا محلِ تامل ہے ۔۱۲

[3] اگر نماز عصر پڑھنے کے بعد یاد آئے کہ ظہر نہیں پڑھی تو جائز ہے کہ اس کے بعد نماز ظہر بجا لائے (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

نماز عشاء بجا لائے۔

واجب نماز سے مستحب نماز کی طرف نیت تبدیل نہیں کی جا سکتی۔ اگر کوئی ظہر کی نیت کر کے نماز شروع کر دے۔ اور بحالتِ نماز اُسے معلوم ہو کہ وہ ظہر کی نماز پڑھ چکا ہے تو وہ اُسے عصر کی نماز میں تبدیل نہیں کر سکتا بلکہ اُسے یہ نماز چھوڑ کر پھر عصر کی نیت سے نماز عصر پڑھے یہی حکم بعینہٖ مغرب و عشاء کا ہے۔

واضح رہے کہ بصورت اختیار نماز میں اتنی تاخیر کہ وقت نکل جائے جائز نہیں ہے۔ اور واجب ہے کہ پوری نماز وقت کے اندر بجا لائے اور اگر عصیاناً یا سہواً اتنی تاخیر ہو کر صرف ایک رکعت بھر کا وقت آخر میں رہ جائے تو واجب ہے کہ فوراً نماز شروع کر دے۔ پس اقوی یہ ہے کہ اس صورت میں نماز ادا قرار پائے گی [1]

شناختِ قبلہ

قبلہ سے مراد کعبہ ہے جو مسجد الحرام کے درمیان واقع ہے۔ اور اس کے محاذات میں زمین سے آسمان تک سب کا سب قبلہ ہے۔ واجب ہے کہ نماز واجب کو رُو بقبلہ بجا لائے بلکہ نماز مستحب میں بھی قبلہ رُو ہونا معتبر ہے۔ دُور کے مقامات پر قبلہ کی شناخت کے بہت سے طریقے ہیں۔ زوال کے وقت آفتاب کو اپنی بائیں بھوں پر لینے سے قبلہ معلوم ہو جاتا ہے۔ یا ستارہ جدی کو جو قطب شمالی کے قریب ایک ستارہ ہے، جسے عرفاً قطب تارہ کہتے ہیں۔ اس کی انتہائی بلندی کے وقت داہنے کاندھے کے مقابل رکھنا قبلہ کی علامت ہے۔ اگر اس طرح معلوم نہ ہو سکے تو ایسی علامتوں پر یا مسلمانوں کے شہر میں ان کے قبرستان یا مسجدوں سے قبلہ کی تشخیص پر اعتماد کرنا چاہیئے تاوقتیکہ ان چیزوں کا غلط ہونا ظاہر نہ ہو [2]۔ اور اگر کہیں قبلہ

---

[1] بنا بر اقوی نماز واجبہ کے وقت میں نوافل یومیہ کے علاوہ مستحب نماز پڑھنا بھی جائز ہے (آقائے محسن مدظلہ)

[2] جب قبلہ کا علم نہ حاصل ہو سکتا ہو تب اعتماد جائز ہوگا ورنہ قبلہ کی تحقیق لازم ہوگی۔ ۱۲

کی شناخت نہ علم سے ہو سکے نہ ظن سے۔ تو واجب ہے کہ چاروں سمتوں میں ایک ایک دفعہ نماز پڑھے۔ بشرطیکہ وقت وسیع ہو۔ اور اگر وقت تنگ ہو تو جتنی بھی گنجائش ہو پڑھے خواہ ایک ہی دفعہ سہی۔ اور جس سمت میں چاہے پڑھے۔

اگر قبلہ پہچان کر نماز پڑھے۔ اور اس کے بعد ظاہر ہو کہ نماز میں رو بقبلہ نہیں۔ بلکہ پشت بقبلہ تھا یا قبلہ دہنی یا بائیں جانب تھا تو اگر وقت باقی ہو تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر نہ باقی ہو تو اس کی قضا بجا لائے۔ اور اگر اثنائے نماز میں قبلہ اور داہنی طرف کے درمیان یا قبلہ اور بائیں جانب کے درمیان تھوڑا سا انحراف ظاہر ہو تو فوراً رو بقبلہ ہو جائے اور نماز کو پورا کرے۔ نماز صحیح ہو گی۔ اور اگر نماز ختم ہونے کے بعد معلوم ہو۔ تب بھی نماز کو صحیح سمجھے۔

مکان نماز

واجب ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ مباح ہو۔ غصبی نہ ہو۔ اور کھڑے ہونے کی جگہ سے محل سجدہ پست و بلند نہ ہو۔ مگر ایک اینٹ بھر کی پستی و بلندی میں (جو چار انگل سے زیادہ نہ ہو) کوئی حرج نہیں ہے۔ اور لازم ہے کہ نماز اس جگہ کے مالک کی اجازت سے ہو۔ خواہ اجازت صریحی یعنی کھلم کھلا ہو یا اجازت ضمنی ہو یعنی وہ کہہ دے کہ آپ کو یہاں پر ہر بات کا اختیار ہے تو ضمناً نماز کی بھی اجازت ہو گئی یا اجازت فحوائی ہو یعنی مکان میں رہنے کی اجازت دے تو یہ مطلب بھی ثابت ہوگا کہ نماز کی اجازت بدرجہ اولیٰ ہے)، یا شاہدِ حال سے مالک کی اجازت کا پتہ چلے جیسے مہمان خانے سرائے وغیرہ جو رفاہِ عام کے لئے بنائے گئے ہوں۔ اور اگر کسی شخص نے وہ جگہ کرایہ پر لی ہو تو اب کرایہ دار کی اجازت ضروری ہو گی۔

واجب ہے کہ نماز کی جگہ ایسی نجاست سے پاک ہو جو بدن یا لباس کو نجس کرے لیکن اگر وہ مقام ایسا خشک ہو کہ جس کی نجاست اثر نہ کرے گی اور محلِ سجدہ پاک ہو۔ تو نماز صحیح ہے ورنہ اگر سجدہ گاہ بھی نجس ہو گی تو نماز صحیح نہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

بنا بر احوط[1] عورت مرد سے آگے کھڑے ہو کر یا دونوں ایک دوسرے کے پہلو میں نماز نہ پڑھیں خواہ محرم ہوں یا نہ ہوں[2] اگرچہ کراہت ہے اور یہ کراہت جاتی رہتی ہے اگر دونوں کے درمیان کوئی پردہ حائل ہو یا دس ہاتھ کا فاصلہ ہو۔

جن مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ ہے منجملہ اُن کے ایک حمام بلکہ بہتر یہ ہے کہ حمام کے جامہ خانہ میں بھی نہ پڑھے۔ دوسرے ایسا مقام جہاں طبیعت نفرت کرے۔ تیسرے گھوڑے۔ گدھے وغیرہ جہاں بندھتے ہوں۔ چوتھے راستہ پر۔ پانچویں ایسے مکان میں کہ جہاں سامنے ذی رُوح کی تصویر ہو خواہ مجسّم ہو یا غیر مجسّم۔ چھٹے ایسی جگہ جہاں سامنے دروازہ کھلا ہو۔ ساتویں ایسی جگہ جہاں سامنے چراغ یا آگ روشن ہو۔ آٹھویں ایسی جگہ جہاں کوئی شخص خاص کر عورت نمازگذار کے سامنے ہو۔ نویں جہاں سامنے قرآن مجید یا کوئی کتاب یا کاغذ جس کی تحریر نمایاں ہو کھلا ہوا ہو۔ دسویں اس مکان میں جہاں کتا ہو سوائے شکاری کتے کے۔ گیارہویں ایسی جگہ جہاں شراب یا کوئی نشہ پیدا کرنے والی چیز ہو۔ بارہویں قبرستان میں۔

مستحب ہے کہ نماز مسجد میں پڑھے۔ مسجد میں نماز پڑھنا ثواب عظیم کا باعث ہے۔ حدیث میں ہے کہ مسجد الحرام میں ایک نماز کا ثواب لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور مسجد نبویؐ میں ایک نماز کا ثواب دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجدِ اقصےٰ، مسجد کوفہ اور بیت المقدس میں ایک نماز ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔ اور مسجد جامع میں سو نمازوں کے برابر اور مسجد محلّہ میں پچیس نمازوں کے برابر۔ اور مسجد بازار میں بارہ نمازوں کے برابر ہے۔ اور قبر مبارک امیر المومنین علیہ السلام کے پاس ایک نماز کا ثواب دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور اسی طرح دیگر مشاہد مقدسہ میں نماز پڑھنے کے ثواب ہیں۔ مسجد کے ہمسایہ کے لئے مکروہ ہے کہ اپنی مسجد چھوڑ کر بغیر کسی عذر کے دوسری جگہ نماز پڑھے۔ لیکن عورت کے لئے مستحب ہے کہ وہ گھر ہی میں نماز پڑھے۔

[1] یہ احتیاط ترک نہ ہو (یعنی وجوبی ہے۔ ۱۲۔ [2] بحالت نماز عورت کا آگے اور مرد کا عقب میں کھڑے ہونا بنا بر اقویٰ جائز ہے دونوں کی نماز صحیح ہوگی اگرچہ مکروہ ہے (آقائے محسن مدظلہ)

کیونکہ وہ اس کے لئے مسجد سے افضل ہے بلکہ اور زیادہ فضیلت اس میں ہے کہ وہ گھر کے بھی کسی حجرہ میں نماز پڑھے۔

مسجد میں زیادہ جانا مستحب ہے۔ خصوصاً اُس مسجد میں جہاں نماز پڑھنے والا کوئی نہ ہو۔ اور جو شخص مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کا عادی نہ ہو۔ اُس کے ساتھ کھانا، اُس سے کسی کام میں مشورہ لینا، اُس کا ہمسایہ بن کر رہنا وغیرہ مکروہ ہے۔

لباس نماز

بحالتِ نماز مرد پر اس قدر واجب ہے کہ وہ اپنی شرم گاہ کو چھپائے اور عورت کو سوائے مُنہ اور ہاتھوں اور پاؤں کے تمام جسم یہاں تک کہ سر اور بالوں کا بھی چھپانا واجب[1] ہے۔ خواہ کوئی دیکھنے والا موجود نہ ہو۔ اگر نامحرم کے نظر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ تو چہرہ پر نقاب ضروری ہے۔ بے شک حالتِ سجدہ میں نقاب اس قدر ہٹالے، کہ پیشانی کے نیچے کوئی حائل نہ رہے۔ پھر سر اٹھاتے وقت ڈال لے لباس نمازی (ساتر) کے شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) لباس مباح ہو اور غصبی نہ ہو (۲) پاک ہو (۳) حرام گوشت جانور کی کھال یا اس کے اجزاء مثلاً بالوں وغیرہ کا نہ ہو[2] بلکہ اس کا کوئی جزو بھی نماز میں اپنے پاس یا لباس میں لگا ہوا نہ ہونا چاہیئے (۴) مردار کی کھال کا نہ ہو (۵) مردوں کا لباس خالص ریشم اور زربفت کا نہ ہو بلکہ مرد کے واسطے بغیر حالت نماز کے بھی ریشمی لباس کا پہننا[3] بلا کسی مجبوری کے ناجائز ہے۔ البتہ اگر کپڑے کی گوٹ خالص ریشم کی ہو تو جائز ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ چار انگل سے زیادہ چوڑی نہ ہو۔ اور ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہننا بلکہ سونے سے کسی طرح بھی زینت کرنا مردوں کے لئے ہر حالت میں ناجائز ہے۔ البتہ عورتوں کے

[1] لیکن کنیز اور نابالغ لڑکی کے لئے سر و گردن کا چھپانا واجب نہیں۔ [2] نہ حرام جانور کے رطوبات اس پر لگے ہوں ۱۲ آقائے بروجردی [3] البتہ حالت اضطرار اور جنگ میں مردوں کے ریشم پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ آقائے محسن مدظلہ۔

Presented by www.ziaraat.com

واسطے یہ سب چیزیں یعنی ریشم سونا وغیرہ نماز تک میں جائز ہیں۔ ریشمی رومال اگر جیب میں ہو تو کوئی حرج نہیں۔

سونے اور چاندی کی گھڑی کا استعمال جائز ہے بلکہ طلائی زنجیر کا استعمال بھی حرام نہیں ہے۔ البتہ گردن یا اچکن وغیرہ میں طلائی زنجیر لٹکانا کہ جو باعث زینت و آرائش ہے۔ مردوں کے لئے حرام ہے۔

اگر سونے کا سکہ جیب میں ہو یا سونے سے دانتوں کی بندش ہو تو کوئی مضائقہ نہیں سیاہ لباس کا استعمال مکروہ ہے۔ مشہور یہ ہے کہ بنی عباس کا لباس تھا۔ البتہ سیاہ جراب، عبا، عمامہ اور عزائے سید الشہداء امام حسین علیہ السّلام کے سلسلے میں سیاہ لباس استعمال کر سکتا ہے کوئی مضایقہ نہیں ہے۔

طہارت لباس و جسم

نماز کے لئے تمام جسم کا ہر نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے خواہ وہ کپڑا جو زیب بدن ہو۔ اس سے ستر جسم ہو یا اس کپڑے سے ستر نہ کیا ہو۔ پس اگر ایسے کپڑے میں عمداً نماز پڑھی جائے گی تو باطل ہے۔ اور اگر معلوم نہ ہو تو نماز صحیح ہے۔ اگرچہ جب بعد میں معلوم ہو اور نماز کا وقت بھی باقی ہو تو اعادہ احوط[1] ہے۔ بحالتِ نماز بعض نجاستیں معاف ہیں۔ ایک پھوڑا، زخم وغیرہ کا خون جب تک کہ اچھا نہ ہو جائے خواہ بدن پر لگا ہوا ہو یا کپڑے پر۔ اور یہی حکم بواسیر کے خون کا ہے۔ دوسرے لباس پر انسان یا حلال جانور کا خون جو انگوٹھے کے پورے سے کم ہو معاف ہے مگر حیض و نفاس و استحاضہ کا خون یا کتے اور سور اور کافر اور مردار کا خون نہ ہو۔ تیسرے پہننے کی ایسی چیز اگر نجس ہو جائے جو نماز میں ستر کے لئے تنہا کافی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً ٹوپی، کمربند، چھوٹا رومال[2] وغیرہ۔ تو یہ نجاست بھی بحالتِ نماز معاف ہے۔ چوتھے کسی بچہ کو پالنے والی عورت کا کپڑا۔ بشرطیکہ دوسرا کپڑا اس کے پاس نہ ہو۔ اور دن رات میں نجس لباس کو ایک مرتبہ پاک کرے۔ اگرچہ

[2] احتیاط واجب ہے کہ ایسی چیزیں جب نجس ہو جائیں نماز کی حالت میں اپنے پاس نہ رکھے (آقائے محسن حکیم)

[illegible]

احوط یہ ہے کہ بچہ لڑکا ہو۔ پانچویں بدن یا لباس کی وہ نجاست بھی معاف ہے جو بحالتِ مجبوری لگے رہے۔ مثلاً بیمار میں اتنی طاقت نہ ہو کہ پانی سے پاک کر سکے یا ضرر کا خوف ہو یا نجس کپڑا اتارنے میں سردی کی اذیت ہو۔

اذان و اقامت

پنجگانہ نمازوں میں ہر مرد و عورت کے لئے اذان و اقامت سُنّت ہے۔ بلکہ اقامت کی تاکید ہے۔ اور مرد کے لئے احوط یہ ہے کہ اقامت[1] کو ترک نہ کرے۔ بروز جمعہ نماز عصر کے لئے اذان ساقط ہے اگر وہ نماز جمعہ یا ظہر کے ساتھ بلا فاصلہ پڑھی جائے اذان و اقامت ادا کرتے وقت حروف کی ادائگی درست ہو۔ موالات اور ترتیب کا خیال رہے۔ اور اوّل سے آخر تک نیت ایک رہے۔ اذان و اقامت میں عقل، ایمان اور اسلام کا ہونا ضروری ہے۔ مستحب ہے کہ اذان دینے والا رو بقبلہ کھڑا ہو کر بلند آواز سے کہے۔ اذان کہتے وقت جلدی نہ کرے۔ دونوں کانوں میں انگلیاں رکھ لے۔ اذان و اقامت میں فاصلہ دے۔ اگرچہ ایک قدم اٹھانے یا تسبیح خوانی یا کسی دعا کے بقدر ہو اذان کے فصول ٹھہر ٹھہر کے کہے۔ لیکن آواز کو حلق میں گردش دینا مکروہ ہے۔ اور اگر گانے کی حد تک پہنچ جائے تو حرام ہے۔ اذان کا طریقہ یہ ہے۔ پہلے چار مرتبہ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر دو مرتبہ اَشْھَدُ[2] اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ پھر دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر دو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

[1] اگرچہ اقامت کا واجب نہ ہونا بھی خالی از دلیل نہیں ہے تاہم اس کو ترک نہ کرنا چاہیئے

[2] بہ نیت استحباب لیکن بغیر قصد جزئیت۔ آقائے محسن مدظلہ۔

Presented by www.ziaraat.com

پس اذان ختم کرنے کے بعد ایک لمحہ توقف کرے۔ بہتر ہے کہ بیٹھ کر یا ایک قدم بڑھا کر ہاتھ بلند کر کے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَّعَمَلِیْ سَارًّا وَّ عَیْشِیْ قَارًّا وَّرِزْقِیْ دَارًّا وَّاَوْلَادِیْ اَبْرَارًا وَّاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُسْتَقَرًّا وَّقَرَارًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

پھر جب نماز کے لئے تیار ہو جائے تو اقامت کہے۔ اقامت کے فصول میں نہ ٹھہرے۔ اذان کی نسبت کم آواز میں اس طرح کہے۔ دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو یا ایک مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا حُجَّةُ اللّٰهِ [1] پھر دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ پھر دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ دو مرتبہ حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

واجباتِ نماز

واجباتِ نماز گیارہ ہیں۔ ان میں پانچ تو واجبات نماز رکنی ہیں۔ جن میں عمداً۔ یا سہواً کمی یا زیادتی سے سوائے نماز جماعت کے (جس کی تفصیل آگے آئے گی) نماز باطل ہو جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ اول تکبیرۃ الاحرام، دوسرے تکبیرۃ الاحرام کی حالت میں قیام، تیسرے رکوع میں جانے سے پہلے ملا ہوا قیام جسے "قیام متصل برکوع" کہتے ہیں چوتھے رکوع اور پانچویں دونوں سجدے۔ باقی چھ واجباتِ نماز غیر رکنی ہیں۔ ان میں عمداً کمی یا زیادتی سے نماز باطل ہو جاتی ہے لیکن اگر بھول کر ہو جائے تو باطل نہیں ہوتی وہ یہ ہیں۔ اول نیّت، دوسرے قرأت (سورتوں کا پڑھنا) تیسرے تشہد، چوتھے سلام۔ پانچویں ترتیب اور چھٹے موالات ان کو علیحدہ علیحدہ کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

---

[1] یہ جملہ کہنا مستحب ہے۔ آقائے محسن مدظلہ۔

نیّت

ضروری ہے کہ عمل کی تعیین اور قصدِ قربت ہو یعنی نماز کا قربۃً الی اللہ بجالانے کا قصد ہو۔ اور زبان سے ادا و قضا یا واجب و سُنّت کے الفاظ جاری کرنیکی ضرورت نہیں ہے بلکہ دل میں اس بات کا قصد ہونا چاہیئے کہ نماز صبح یا نماز ظہر پڑھتا ہوں۔ واجب قربۃً الی اللہ یا فلاں نماز پڑھتا ہوں سُنّت قربۃً الی اللہ۔ نماز احتیاط میں نیّت زبان سے نہ کرے ورنہ نماز احتیاط اور اصل نماز میں کلام بیجا کا فاصلہ ہو جائیگا۔ سب سے بڑی شرط یہی ہے کہ نماز پڑھنے میں حکمِ خدا کی تعمیل اور خلوص ہو۔ ریاکاری اور دکھاوے کا مطلق دخل نہ ہو۔ ورنہ اگر اس میں کسی طرح کی ریا اور دکھاوے کا قصد ہو گا۔ تو نماز باطل ہے[2]۔

اگر پہلی نماز سے قبل بعد والی نماز پڑھنے لگے مثلاً نماز ظہر سے پہلے سہواً نمازِ عصر شروع کر دے تو جس وقت یاد آئے فوراً ظہر کی نیّت کر لے۔ نماز صحیح رہے گی۔ اور اس کے بعد نماز عصر بجالائے اور اگر عدول کا محل باقی نہ ہو۔ مثلاً نماز عشاء کی چوتھی رکعت کا رکوع بجالانے کے بعد یاد آیا کہ نماز مغرب نہیں پڑھی تو اب مغرب کی نیّت نہیں ہو سکتی بلکہ نمازِ عشاء ختم کرے اور اس کے بعد نماز مغرب بجالائے۔ دونوں نمازیں صحیح ہوں گی۔

تکبیرۃ الاحرام

نیّت کے بعد فوراً بلا فاصلہ تکبیرۃ الاحرام یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا واجب ہے یہ نماز کا پہلا رکن ہے کہ اگر کوئی شخص عمداً یا سہواً اس کو چھوڑ جائے تو نماز باطل ہے تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت بدن کو مکمل آرام و سکون ہو۔ پس اگر بدن کے حرکت کرنے کے وقت عمداً تکبیرۃ الاحرام کہے گا تو وہ باطل ہو گی۔ اس تکبیر کے علاوہ چھ اور تکبیریں

---

[2] اگر جزو مستحب میں ریاکاری ہو جائے تو نماز کا باطل ہونا مشکل ہے (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

سُنّت ہیں۔ کل سات تکبیریں ہو جائیں گی۔ ان میں سے جس ایک کو چاہے تکبیرۃ الاحرام قرار دے باقی چھ تکبیریں مستحب قرار پائیں گی۔ لیکن آخری تکبیر کو تکبیرۃ الاحرام قرار دینا احوط ہے۔ اور سُنّت ہے کہ تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں کے پاس لے جائے۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رُخ ہوں۔ اور ساتوں تکبیریں بغیر کسی دعا کے پے در پے کہی جاسکتی ہیں مگر بہتر و افضل یہ ہے کہ پہلی تین تکبیریں بقصدِ سُنّت کہے پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔ پھر دو تکبیریں اور بقصدِ سُنّت کہہ کر یہ دُعا پڑھے۔ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ مِنْکَ وَبِکَ وَلَکَ وَاِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰی وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَھْرَبَ مِنْکَ اِلَّآ اِلَیْکَ سُبْحَانَکَ وَحَنَانَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ۔ پھر ایک اور تکبیر کہے اور پھر بہ نیّت نماز آخری (ساتویں) تکبیر بطور تکبیرۃ الاحرام کہہ کر یہ دُعا پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

قیام

کھڑے ہو کر تکبیرۃ الاحرام کہنا اور کھڑا ہونے کی حالت میں رکوع میں جانا رُکن ہے۔ اُسے عمداً یا سہواً چھوڑ دینے سے نماز باطل ہے۔ سُورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ پڑھنے کی حالت میں قیام واجب ہے۔ اور قنوت پڑھنے میں قیام مستحب ہے بحالتِ اختیار کسی چیز پر ٹیک لگا کر نہ کھڑا ہو بلکہ سیدھا کھڑا ہو۔ اور قیام میں استقرار

(یعنی سکون) واجب ہے۔ اور اگر کھڑے ہونے پر قادر نہ ہو تو کسی چیز پر ٹیک لگا کر ادا ہو ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ اور اگر بیٹھ بھی نہ سکتا ہو تو داہنی کروٹ سے لیٹے۔ اور اگر اس سے بھی معذور ہو تو بائیں کروٹ سے لیٹے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو چت لیٹ کر اس طرح نماز ادا کرے کہ پیروں کے تلوے رُو بقبلہ ہوں۔ ان صورتوں میں بھی اگر رکوع اور سجدہ کے لئے جھک سکے تو جھکے۔ ورنہ سر سے اشارہ کرے لیکن رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے لئے زیادہ۔ اور اگر سر سے بھی اشارہ نہ ہو سکے تو آنکھوں کو بند کرنے سے اشارہ ہوگا۔ مگر رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے واسطے زیادہ بند کرے۔

مستحب ہے کہ بحالتِ قیام مرد اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے مقابل اور انگلیاں باہم ملا کے رکھے۔ اور عورت ہاتھوں کو علیحدہ علیحدہ سینہ پر رکھے۔ مرد کے دونوں پاؤں میں فاصلہ تین کشادہ انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک ہو۔ اور عورت کے پاؤں ملے ہوئے ہوں۔ حالتِ قیام میں نگاہ مقامِ سجدہ کی طرف رہے پاؤں سیدھے اور برابر رکھے ہوئے ہوں۔ ایسی عاجزی سے کھڑا ہو کہ جس طرح ایک ادنیٰ غلام اپنے آقا کے رُوبرو کھڑا ہوتا ہے۔

قرأت (سورتوں کا پڑھنا)

پہلی اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد اور اس کے بعد کوئی دوسرا سورۃ بسم اللہ سے لے کر آخر تک پڑھنا واجب ہے۔ ہاں اگر بیمار و معذور ہو یا کوئی بوجہ ضرورت جلدی میں ہو یا وقت تنگ ہو تو فقط الحمد پڑھنے پر اکتفا کر سکتا ہے اور مغرب کی تیسری اور ظہر و عصر اور عشاء کی تیسری و چوتھی رکعت میں نمازی کو اختیار ہے کہ چاہے صرف سورۃ الحمد[1] یا اس کی بجائے تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور اس کے بعد ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

[1] تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد پڑھے تو احوط (وجوبی) ہے کہ بسم اللہ کو آہستہ ... ۹۱۳

کہے۔ اور اقویٰ یہ ہے کہ ان تسبیحات اربعہ کا ایک مرتبہ پڑھنا کافی ہے لیکن تین مرتبہ پڑھنا احوط[1] ہے۔ مغرب و عشاء اور صبح کی نماز مردوں کو بلند آواز سے پڑھنا چاہیئے۔ اور عورتوں کو اختیار ہے خواہ آہستہ پڑھیں یا آواز سے۔ بشرطیکہ نامحرم آواز نہ سنے ورنہ بلند آواز سے نماز صحیح نہ ہوگی۔ ظہر و عصر مرد و عورت دونوں کو آہستہ پڑھنا چاہیئے۔ نماز ظہر و عصر میں بسم اللہ کو بالجہر پڑھنا[2] مستحب اور نماز صبح و مغرب و عشاء میں قرائت بالجہر واجب ہے۔ جہر اور اخفات[3] کا معیار یہ ہے کہ آواز ظاہر ہو تو جہر ہے اور ظاہر نہ ہو تو اخفات ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ قرائت اور باقی تمام اذکار نماز کو جہر سے پڑھنے میں آواز بہت بلند نہ ہو۔ اور اخفات سے پڑھنے میں بہت پست بھی نہ ہو کر خود ہی نہ سن سکے۔ یعنی دونوں میں اعتدال ملحوظ رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہر سورۃ کے ساتھ پڑھنا لازم ہے۔ اس لئے کہ سوائے سورۃ توبہ کے بسم اللہ تمام سورتوں کا جزو ہے۔ اور یہ لازم نہیں ہے کہ بسم اللہ شروع کرنے سے قبل سورۃ کی تعیین[1] بھی کرلے۔ ہاں یہ لازم ہے کہ بسم اللہ کہتے وقت جس سورۃ کا قصد ہو۔ اس کو پڑھے۔ اور اگر کوئی اور سورۃ پڑھنا چاہے تو اس بسم اللہ کو کافی نہ سمجھے بلکہ پھر سے بسم اللہ کہے جو سورۃ پڑھ رہا ہو اس کو چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ نصف سے تجاوز[2] نہ کیا ہو۔ مگر سورہ قل ھو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون کو جب شروع کر دیا جائے تو ان سے عدول جائز نہیں[3] علاوہ نماز جمعہ کے کہ اس میں عدول کر کے سورۃ جمعہ یا منافقون پڑھ سکتا ہے۔ واجب نمازوں میں

---

[1] یہ احتیاط ترک نہ ہو [2] احوط وجوبی، یہ ہے کہ سورۃ کی تعیین ہو خواہ اسی طرح ہی سہی کہ اسے کوئی سورت پڑھنے کی عادت ہو۔ پس بسم اللہ کہنے کے ساتھ اگرچہ سورۃ کی تعیین کا کوئی خاص قصد نہ کرے۔ تاہم جو سورۃ ہمیشہ پڑھتا ہے حسب عادت اس کا تعیین خود بخود ذہن میں ہو جائے۔ ۲

[3] اگر نصف سورۃ تک بھی پہنچ جائے تو بھی چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے لیکن اگر آدھے سے بڑھ جائے تو پھر دوسرا سورہ نہ پڑھے (آقائے محسن حکیم)

[4] البتہ اگر کوئی کلمہ یا آیت بھول گیا ہو تو خواہ کوئی سورت ہو عدول کر سکتا ہے (آقائے محسن حکیم)

سجدہ والی سورتیں نہ پڑھے۔ البتہ سنتی نمازوں میں ان کا پڑھنا جائز ہے۔ جس وقت سجدہ کی آیت پڑھے تو فوراً سجدہ کرے اور پھر کھڑا ہو کر سورۃ کو پورا کرے۔

سورۃ "والضحیٰ" اور "الم نشرح" دونوں، اور اسی طرح سورۃ "الم ترکیف" اور سورۃ "لایلف" دونوں مل کر ایک سورۃ ہیں۔ اگر ایک کو پڑھے تو ساتھ میں دوسرے کا پڑھنا لازم ہے۔ دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ بسم اللہ کہے۔

دونوں سورتوں میں اور ان کے اجزاء میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھے اور ان میں موالات ہے۔ اور حتی الامکان دونوں سورتوں اور تسبیحات اربعہ کو سکون و استقرار کے ساتھ کھڑے ہو کر پڑھے۔

مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ آہستہ کہے۔ اور بسم اللہ ان نمازوں میں بھی جو آہستہ پڑھی جاتی ہیں۔ بلند آواز سے کہے۔ قرائت میں جلدی نہ کرے بلکہ اس طرح پڑھے کہ سننے والا حروف شمار کر سکے۔ خوشنما آواز سے پڑھے لیکن گانا نہ ہو۔ سورۃ قل ھو اللہ احد پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ كَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبِّيْ کہے۔ یاد رہے کہ یہ جزو نماز نہیں ہے۔ لیکن چونکہ مطلق سورۃ قل ھو اللہ کے بعد اس کا پڑھنا وارد ہوا ہے۔ لہٰذا اس کا کہنا باعث ثواب ہے۔ سورۃ انا انزلنا ہر نماز کی پہلی رکعت میں اور سورہ قل ھو اللہ ہر نماز کی دوسری رکعت میں مستحب ہے۔ اگرچہ دوسری سورتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ لیکن سورۃ قل ھو اللہ نماز میں خواہ پہلی رکعت ہو یا دوسری رکعت افضل ہے۔ اور اس کا ترک کرنا مکروہ ہے۔ دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ سوائے سورۃ توحید کے پڑھنا مکروہ ہے۔

قرائت صحیح طور سے ادا کرنا واجب ہے یعنی حروف کو مخارج سے اس طرح ادا کرے کہ ایک دوسرے سے امتیاز ہو جائے۔ اور اگر کوئی نہ جانتا ہو تو سیکھے۔ ان مخارج کی پابندی لازم نہیں ہے بلکہ اس حرف کے ساتھ تلفظ صادق آنا اور عرب کے لوگوں کی طرح بولنا کافی ہے اور حرکت و سکون اور تشدید کو اچھی طرح ادا کرے۔

مشتبہ الصوت[1] تیرہ حروف ہیں۔ ء ۔ ع اور ح ۔ د ۔ اور ت ۔ ط ۔ اور ۔ ف ۔ ن

Presented by www.ziaraat.com

ض۔ ظ اور ث۔ س۔ ص۔ ان کے علیحدہ علیحدہ مخرج حسب ذیل ہیں۔

(ء) حلق کے ابتدائی حصّہ سے جو سینہ کے متصل ہے جھٹکے کے ساتھ نکلتا ہے۔

(ع) وسط حلق سے نکلتا ہے (ح) وسط حلق سے بھری ہوئی آواز سے نکلتا ہے (ھ۔ ہ) ابتدائی حلق سے اور اس کی دھمک سینہ پر پڑتی ہے (ت) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کی جڑوں سے ملا کر نکلتی ہے (ط) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کی جڑوں سے ملا کر پشت زبان تالو سے لگا کر بھری آواز کے ساتھ نکلتی ہے (ذ) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر ہلکی آواز کے ساتھ نکلتی ہے (ز) زبان کی نوک نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر اور اُوپر نیچے کے دانتوں کو باہم ملا کر نکلتی ہے (ظ) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے ملا کر اور اس کی پشت تالو سے لگا کر بھری ہوئی آواز سے نکلتی ہے (ض) زبان کا کنارہ داہنی طرف، یا بائیں طرف کی داڑھوں سے لگا کر اور اُس کی پُشت تالو سے ملا کر بھری ہوئی آواز کے ساتھ نکلتی ہے (ث) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے ملا کر ہلکی آواز سے نکلتی ہے (س) زبان کی نوک نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر نکلتی ہے یہ چڑیا کی آواز کے مشابہ ہوتی ہے (ص) زبان کی نوک نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر اور پُشت زبان تالو سے ملا کر بھری ہوئی آواز میں نکلتی ہے۔

سورۃ الحمد میں چار وقف تام ہیں۔ پہلا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پر، دوسرا مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ پر، تیسرا نَسۡتَعِيۡنُ پر اور چوتھا وَلَا الضَّآلِّيۡنَ پر۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ کو اس طرح ادا کرنا چاہیئے کہ لفظ "دُلِل" اور لِلّٰهِ رَبِّ سے لفظ "ہِرَبْ" پیدا ہو جائے اور مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ کو اس طرح نہ پڑھنا چاہیئے کہ "کیو" پیدا ہو جائے اور اِيَّاكَ نَعۡبُدُ میں "کَنَعۡ" اور اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ میں "کَنَسۡ" اور اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ میں "تَعۡ" اور مَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ میں "بِعَ" کی آواز پیدا ہو جائے۔ یہ سات کلمے یعنی "دُلِل" "ہِرَبْ" "کیو" "کَنَعۡ" "کَنَسۡ" "تَعۡ" اور "بِعَ" مہمل ہیں۔ قرأت میں ان کا لحاظ رکھنا اور ان سے بچنا ضروری ہے۔

رکوع

تمام نمازوں کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع واجب ہے۔ سوائے نماز آیات کے جس میں پانچ رکوع ہیں جس کا ذکر آگے آئے گا۔ رکوع رکن نماز ہے۔ اسے عمداً یا سہواً چھوڑ دینے سے نماز باطل ہے۔ واجبات رکوع پانچ ہیں۔ اول اس قدر جھکنا کہ ہتھیلیاں گھٹنوں تک پہنچ سکیں۔ اور عورت کے ہاتھ گھٹنوں سے اُوپر رانوں تک پہنچ جائیں۔ دوسرے رکوع میں پہنچنے کے بعد ذکر رکوع کرنا جو بنا بر احوط تین مرتبہ سُبۡحَانَ اللّٰهِ (تسبیح صغیرا) یا ایک مرتبہ سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡعَظِيۡمِ وَبِحَمۡدِهٖ (تسبیح کبیرا) ہے۔ تیسرے حالت ذکر میں سکون و قرار ہونا۔ چوتھے رکوع سے سر اُٹھا کر کھڑا ہونا اور پانچویں حالت قیام میں طمانیت۔

مستحبات رکوع یہ ہیں کہ رکوع میں جانے سے قبل اللّٰہ اکبر کہنا۔ تکبیر کہتے وقت کانوں تک ہاتھ بلند کرنا۔ انگلیاں کھول کر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔ عورتوں کو اپنے ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ گھٹنے کو پیچھے کی طرف نکالنا۔ پشت ایسی ہموار رکھنا کہ اگر پانی کا قطرہ بھی پشت پر ڈالا جائے تو ٹھہر جائے۔ گردن کو بڑھا کر پشت کے برابر کرنا۔ نگاہ پاؤں کے درمیان رکھنا۔ بازوؤں اور کہنیوں کا جسم سے ہٹا ہوا رکھنا۔ تسبیح کا تین یا پانچ یا سات مرتبہ یا زیادہ کہنا۔ اور طاق عدد ختم کرنا۔ درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھنا۔ رکوع سے کھڑا ہونے اور قرار کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ کہنا۔

مکروہات رکوع یہ ہیں۔ سر کو اونچا یا نیچا کرنا۔ زانوؤں کو آگے نکالنا۔ ہاتھوں کی انگلیوں کو ملانا اور زانوؤں کے درمیان رکھنا (بلکہ اس سے پرہیز کرنا احوط ہے) رکوع میں قرآن پڑھنا اور ہاتھوں کو کپڑوں کے نیچے جسم سے ملا ہوا رکھنا۔

سجود

تمام نمازوں کی ہر رکعت میں دو سجدے واجب ہیں۔ اور یہ دونوں سجدے مل کر ایک رکن ہیں کہ ان کے چھوڑ دینے سے خواہ عمداً ہو یا سہواً نماز باطل ہے۔ لیکن سہواً ایک سجدہ کی کمی یا زیادتی سے نماز باطل نہیں ہے اور عمداً اس سے بھی نماز باطل ہے۔

انگلیوں کا بھی پہنچ جانا کافی ہے (آقائے محسن حکیم)

مطلق ذکر کی حیثیت سے کہے نہ کہ ذکر رکوع کی حیثیت سے (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

واجباتِ سجدہ یہ ہیں۔ اوّل اس قدر جھکنا کہ پیشانی اور پاؤں ایک سطح پر آجائیں البتہ
ایک اینٹ (جو چار انگل سے زیادہ نہ ہو) کے بقدر پست و بلند ہونے میں کوئی مضائقہ
نہیں۔ دوسرے سات اعضا کا زمین پر رکھنا یعنی پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے
اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے۔ تیسرے اُن چیزوں پر پیشانی رکھنا جن پر سجدہ صحیح ہوتا ہے
اور وہ زمین ہے۔ یا وہ چیز جو زمین سے پیدا ہوتی ہو لیکن معدن سے نہ نکلتی ہو۔ اور
کھائی اور نہ پہنی جاتی ہو۔ اور کاغذ[1] پر سجدہ جائز ہے لیکن جس جگہ پیشانی رکھی جائے اُس
کا پاک ہونا بھی لازمی ہے۔ تمام چیزوں سے افضل خاکِ شفا کی سجدہ گاہ ہے۔ اور اگر
جائز السجود چیزیں موجود نہ ہوں یا اُن پر سجدہ کرنا شدتِ گرمی یا سردی کی وجہ سے یا تقیہ
یا اس قسم کے دیگر عذرات سے ممکن نہ ہو تو کپڑے پر سجدہ کرے۔ اور اگر یہ نہ ہو تو پشت
دست یا معدنی چیز پر سجدہ کرے۔ لیکن پشتِ دست کو مقدم رکھنا احوط[2] ہے اور اگر سجدہ
گاہ پر اتنا میل جمع ہو جائے جو پیشانی اور سجدہ گاہ میں حائل ہو تو اس کا صاف کرنا واجب
ہے۔ ورنہ نماز باطل ہوگی۔ چوتھے ذکرِ سجود کرے جو بنا بر احوط تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ
(تسبیح صغیر) یا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ (تسبیح کبیرا) ہے
پانچویں پڑھنے کے وقت ایک حالت پر قرار پکڑنا۔ چھٹے جب تک ذکر ختم نہ ہو جائے
ساتوں اعضاء اپنے اپنے مقام پر رکھے رہنا۔ ساتویں پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھنا اور
اسی طرح دوسرے سجدہ کے لئے جھکنا۔ اور احوط یہ ہے کہ جن رکعتوں (پہلی اور تیسری
رکعت) میں تشہد نہیں۔ اُن کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھنا اسے جلسہ استراحت
کہتے ہیں۔

مستحباتِ سجدہ یہ ہیں۔ (۱) رکوع سے سیدھا کھڑے ہونے کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ
لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ چکے تو اللّٰہ اکبر کہنا (۲) تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں تک لے جانا (۳)
سجدہ میں جھکنے کے لئے مرد کا اوّل ہاتھ زمین پر لے جانا اور عورت کا اول اپنے گھٹنے

[1] کاغذ پر سجدہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ ان چیزوں سے بنا ہو جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور اگر غیر اشیاء
(مثلاً کپاس و ابریشم) سے تیار کیا گیا ہو تو محل اشکال ہے۔ [2] (منتخب۔ آقائے محسن مدظلہ)

پہنچانا (۴) ناک کا زمین تک پہنچانا (۵) بوقت سجدہ ہاتھوں کا قبلہ رخ اور کانوں کے محاذی
(ہونا) انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں (۶) سجدہ کی حالت میں ناک کے کنارہ کی طرف نگاہ رکھنا
(۷) تسبیح ایک مرتبہ سے زیادہ کہنا۔ جیسا کہ رکوع میں بیان ہو چکا (۸) اس کے بعد درود پڑھنا
(۹) سجدہ میں یا آخری سجدہ میں اپنی حاجات کے بارہ میں خصوصاً رزق کے لئے اس طرح
دعا مانگے۔ یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ اُرْزُقْنِیْ وَارْزُقْ عِیَالِیْ
مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (۱۰) مرد کا سجدہ کے بعد بحالتِ تورک
بیٹھنا یعنی داہنے پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے سے ملا کر بائیں ران پر بیٹھے۔ اور
عورت کا اکڑوں بیٹھنا۔ اس طرح کہ تلوے پاؤں کے زمین پر ہوں اور دونوں گھٹنے کھڑے
ہوئے ہوں (۱۱) پہلے سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (۱۲) پھر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا (۱۳) پھر دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (۱۴)
دوسرے سجدہ سے اٹھ کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (۱۵) ہر تکبیر میں ہاتھ کانوں تک لے جانا (۱۶)
سجدوں سے اٹھ کر بیٹھنے میں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۷) مرد کا ہاتھوں پر سہارا دے کر اوّل
گھٹنوں کو اٹھانا۔ اور عورت کا بیٹھے سے سیدھی کھڑی ہو جانا (۱۸) اُٹھتے وقت بِحَوْلِ
اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہنا۔

مکروہاتِ سجدہ یہ ہیں۔ (۱) بصورتِ اقعا بیٹھنا یعنی جس طرح کتا بیٹھتا ہے (۲)
سجدہ کی جگہ پر پھونک مارنا گو دو حرف نہ نکلیں (۳) اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان
ہاتھوں کا زمین سے بلند نہ کرنا (۴) قرآن پڑھنا۔

اگر سجدہ بجا لانے سے قاصر ہو تو جتنا سجدہ کے لئے جھکنا ممکن ہو جھکے۔ سجدہ گاہ
پیشانی سے قریب کر کے اس پر سجدہ کرے اور ذکر سجود حالتِ استقرار میں بجا لائے۔

تشہّد

نماز صبح میں دوسری رکعت میں آخری سجدہ سے سر اُٹھانے کے بعد اور نماز
ظہر و عصر و مغرب و عشاء میں دوسری رکعت کے آخری سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد
اور آخری رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد تشہد واجب ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور وہ یہ ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ واجب ہے کہ یہ سب صحیح طور سے اور سکون و استقرار اور اسی ترتیب سے جیسا کہ مذکور ہوا پڑھے۔ موالات قائم رکھے اور تشہد کے لئے مرد اور عورت اسی طرح بیٹھیں جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ مستحب ہے کہ ہاتھ رانوں پر ہوں۔ انگلیاں آپس میں ملی رہیں اور نگاہ گود کی طرف رہے۔ سنت ہے کہ تشہد پڑھنے سے پہلے کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاۤءِ كُلُّهَا لِلّٰهِ اور صلوات کے بعد کہے۔ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِىْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ۔

سلام

نماز کی آخری رکعت میں تشہد کے بعد اس طرح سلام پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ آخری دو سلاموں میں سے ایک واجب ہے پس اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ میں سے ایک پڑھنے کے بعد دوسرا سنت[1] ہو جائے گا۔ اور پہلا سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ نماز کے صیغہ ہائے سلام میں سے نہیں ہے بلکہ تشہد کے تابع اور مستحب ہے اور ترک نہ کرنا احوط ہے۔ واجب ہے کہ تشہد و صلوات کے فقروں میں ترتیب ہو۔ موالات قائم رہے۔ بیٹھے بیٹھے بجا لائے۔ صحیح طور سے اور طمانیت سے بجا لائے۔

ترتیب

نماز کے سب افعال کو ترتیب وار بجا لانا واجب ہے۔ یعنی جس ترتیب سے بیان ہوئے ہیں اُسی طرح سے بجا لائے اور مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم نہ کرے ورنہ نماز باطل ہو جائے گی۔

[1] جائز ہے کہ ان دو سلاموں میں سے ایک ہی سلام پر اکتفا کرے۔ اگرچہ احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ دونوں سلام بجا لائے (آقائے محسن حکیم)

موالات

نماز کے تمام افعال کو پے در پے بجا لانا واجب ہے۔ ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کے بجالانے میں اتنی خاموشی اختیار یا تاخیر نہ کرے کہ نماز گذار کی صورت باقی نہ رہے بلکہ بلا فاصلہ بجا لائے۔ نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنا یا رکوع و سجود میں طول دینا اس سے نماز کی صورت میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔

قنوت

ہر نماز کی دوسری رکعت میں رکوع میں جانے سے قبل قنوت سنت ہے۔ اور مستحب ہے کہ ہر نماز میں خواہ جہری ہو یا اخفاتی۔ قنوت کو بلند آواز سے پڑھے مگر ماموم جو امام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے با آواز بلند نہ پڑھے۔ اسی طرح مستحب ہے کہ دوسرا سورہ پڑھنے کے بعد تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ منہ کے برابر اٹھائے ہتھیلیاں آسمان کی طرف رہیں انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں مگر انگوٹھے کھلے ہوں۔ نگاہ ہتھیلیوں کی طرف رکھے۔ کوئی دعا پڑھے۔ دعائے منقولہ مثلاً کلمات کشائش وغیرہ پڑھنا سنت ہے جو اس طرح پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور ان کلمات کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔ اور بہتر یہ ہے کہ درود سے شروع کرے اور درود ہی پر ختم کرے۔

مختصر ترکیب نماز

نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کر کے اذان کہے۔ پھر اقامت کہے اور قبلہ رُخ

[1] صرف نماز شفع میں اشکال ہے۔ آقائے محسن مدظلہ۔

Presented by www.ziaraat.com

کھڑا ہو کر دل میں نیت اس طرح کرے کہ مثلاً نماز صبح پڑھتا / پڑھتی ہوں میں ادا یا قضا، واجب قربۃً الی اللہ کانوں کی لو تک دونوں ہاتھوں کو لے جا کر اللہ اکبر کہے۔ مرد اپنے ہاتھ بالمقابل گھٹنوں کے رانوں پر۔ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتیوں پر علیحدہ علیحدہ رکھے۔ پھر استعاذہ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہہ کر مع بسم اللہ کے سورۃ الحمد پڑھے۔ اس کے بعد سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ یا جو سورۃ یاد ہو مع بسم اللہ کے پڑھے۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع میں جائے۔ مرد دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اور عورت رانوں پر رکھ کر ایک مرتبہ یا ایک سے زیادہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہے۔ درود پڑھے پھر سیدھا کھڑا ہو کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور سجدہ میں جائے۔ مرد بازو پھیلا کر اور عورت جسم ملا کر سجدہ کرے اور ایک مرتبہ یا ایک سے زیادہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ کہہ کر اٹھ کر بیٹھے۔ مرد بحالتِ تورک بیٹھے۔ جیسا کہ سجدہ میں بیان ہو چکا اور عورت اکڑوں بیٹھے اس طرح کہ تلوے پاؤں کے زمین پر ہوں۔ اللہ اکبر کہہ کر ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ مثل پہلے سجدہ کی طرح بجا لائے۔ پھر اس دوسرے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے اور اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور پہلی رکعت کی طرح سورۃ الحمد اور اس کے بعد سورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مع بسم اللہ کے پڑھے اور ایک یا دو یا تین مرتبہ کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبِّیْ کہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائے قنوت پڑھے (جیسا کہ قنوت کے بیان میں ذکر کیا گیا) پھر اللہ اکبر کہہ کر پہلی رکعت کی طرح رکوع، اور دونوں سجدے بجا لائے جب دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تو تشہد پڑھے (جیسا کہ بیان ہو چکا) پس اگر یہ نماز دو رکعتی ہے تو تین سلام (جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے) پڑھ کر نماز ختم کر دے۔

اگر مغرب کی نماز (یعنی تین رکعتی) ہے تو تشہد پڑھ کر سلام نہ پڑھے بلکہ پہلی رکعت کی طرح تیسری رکعت کے لئے بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور آہستہ آہستہ تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر پہلی رکعت کی طرح رکوع اور دونوں سجدے بجا لائے اور دوسرے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔

اور اگر نماز ظہر یا عصر یا عشاء (یعنی چہار رکعتی) ہے تو تیسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے۔ اور تیسری رکعت کی طرح اس چوتھی رکعت کو بھی بجا لائے۔ اور رکوع اور دونوں سجدے کر کے تشہد اور سلام پڑھے اور نماز ختم کرے۔

ہر نماز کے بعد فوراً تین مرتبہ ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہنا تعقیباتِ نماز میں شامل ہے۔

تعقیباتِ نماز

نماز سے فارغ ہونے کے بعد اوراد و وظائف اور تلاوتِ قرآن میں مشغول ہونے کو "تعقیب" کہتے ہیں۔ یہ سنت مؤکدہ ہے۔ اس سے نماز کامل ہوتی ہے۔ دنیا و آخرت کے مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ روحانیت و نورانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ دعا کرنے کا حکم قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر خدا ارشاد فرماتا ہے: اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝ یعنی تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ یقیناً جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر داخل جہنم ہوں گے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ دن رات خدا سے دعا کرو۔ کیونکہ مومن کا ہتھیار دعا ہے جو دشمنوں سے نجات دے گا۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ دعا مومن کی سپر ہے جب تو دروازہ کھٹکھٹائے گا تو کھل کر رہے گا۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے لوگوں نے دریافت کیا کہ کونسی عبادت سب سے بہتر ہے؟ فرمایا کہ خداوند عالم کے نزدیک کوئی امر اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ دعا کی جائے اور اس سے کچھ مانگا جائے۔ اور کوئی شخص خدا کا دشمن اس سے زیادہ نہیں ہے جو خدا کی عبادت سے سرکشی

Presented by www.ziaraat.com

کرے۔ اور اس سے کسی چیز کا سوال نہ کرے۔ پس جب دعا کرے باطہارت ہو۔ رو بقبلہ بیٹھے۔ خدا کی حمد و ثنا بجا لائے۔ اور سوال سے اوّل و آخر محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھے۔ دعا میں جلدی نہ کرے۔ ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرے۔ رجوعِ قلب ہو۔ اپنے گناہوں کا اعتراف کرے۔ اور مومن بھائیوں کے لئے دعا کو مقدم کرے۔ جب یہ تمام اُمور موجود ہوں گے تب حقیقی دعا ہو سکتی ہے۔

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم کو اپنے نیک بندہ کی آواز اچھی معلوم ہوتی ہے کہ اُس کی آواز کو سنتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ کبھی کوئی خدا کا دوست کسی امر کے لئے دُعا کرتا ہے۔ اور خداوند عالم جبرئیل امینؑ سے فرماتا ہے کہ اس کی حاجت جلدی پوری کرو۔ حدیث قدسی میں ہے۔ اے فرزندِ آدمؑ مجھے یاد کر بعد صبح ایک ساعت اور بعد عصر ایک ساعت۔ تاکہ میں تیری مہمات کی کفایت کروں اور تیرے کاموں کی کارسازی کروں۔

تعقیبات مشترکہ

وہ دُعائیں جو کسی خاص نماز سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ ہر نماز کے بعد پڑھی جا سکتی ہیں وہ یہ ہیں۔ اوّل ہر نماز کا (خواہ واجب یا سُنّت) سلام پڑھنے کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔ دوسرے محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں۔ تیسرے بہترین اعمال تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر نماز کے بعد تسبیح فاطمہ زہرا پڑھنا میرے نزدیک ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے چونتیس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پھر تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پھر تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے۔ اور مستحب ہے کہ خاکِ شفا کی تسبیح پر پڑھے روایت میں ہے کہ جب یہ تسبیح کسی کے ہاتھ میں ہوتی ہے چاہے وہ خود غافل ہو لیکن یہ تسبیح ذکرِ خدا کرتی ہے اور اس کا ثواب اس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ چوتھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد اس سے پہلے کہ اپنے

پاؤں کو حرکت دے۔ تین مرتبہ اس دُعا کو پڑھے تو خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ دعا یہ ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ۔ پانچویں یہ دُعا پڑھے یَا مَنْ یَّفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ غَیْرُهٗ ۔ چھٹے یہ دعا پڑھے یَا مَنْ لَّا یَشْغَلُهٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَّیَا مَنْ لَّا یُغَلِّطُهُ السَّآئِلُوْنَ وَیَا مَنْ لَّا یُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ اَذِقْنِیْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ ۔ ساتویں جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھے اور عمداً ترک نہ کرے تو بروزِ قیامت جس دروازے سے چاہے گا بہشت میں داخل ہوگا وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ط آٹھویں ایک شخص نے آں حضرت سے بیماری و تنگدستی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہر نماز فریضہ کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔ تَوَكَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ۔ نویں جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بعد نماز فریضہ کے یہ دُعا پڑھے۔ اِلٰهِیْ هٰذِهٖ صَلٰوتِیْ صَلَّیْتُهَا لَا لِحَاجَةٍ مِّنْكَ اِلَیْهَا وَلَا رَغْبَةٍ مِّنْكَ فِیْهَا اِلَّا تَعْظِیْمًا وَّطَاعَةً وَّاِجَابَةً لَّكَ اِلٰی مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖ اِلٰهِیْ اِنْ كَانَ فِیْهَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ مِّنْ رُكُوْعِهَاۤ اَوْ سُجُوْدِهَا فَلَا تُؤَاخِذْنِیْ وَتَفَضَّلْ عَلَیَّ بِالْقَبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ بِرَحْمَتِكَ یَاۤ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ دسویں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ بعد نماز صبح و شام پڑھے۔ سُبْحٰنَكَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ كُلَّهَا جَمِیْعًا فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا جَمِیْعًا اِلَّاۤ اَنْتَ ۔ گیارہویں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی شخص اس دُعا کو صبح و شام پڑھے گا تو وہ مستحق جنت ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ

Presented by www.ziaraat.com

مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ الْمُصْطَفَيْنَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى بْنَ
جَعْفَرٍ وَّعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ وَّالْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِيْ وَاَوْلِيَآئِيْ عَلٰى
ذٰلِكَ اَحْيٰى وَعَلَيْهِ اَمُوْتُ وَعَلَيْهِ اُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۝ بارھویں ہر
نماز واجب کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِيْ
مِنَ النَّارِ وَارْزُقْنِي الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِي الْحُوْرَ الْعِيْنِ ۔ تیرھویں ہر نماز کے بعد
کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ عَافِيَتَكَ فِيْ اُمُوْرِيْ
كُلِّهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۔ ایضاً ۔
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ
يَّتُوْبَ عَلَيَّ چودھویں یہ دعا تین مرتبہ پڑھے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ
اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً اَوْ سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ
الَّذِيْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَكَشَّافُ الْكُرُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ پندرھویں یہ دعا ہر نماز کے بعد پڑھے۔ رَضِيْتُ
بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَّبِالْكَعْبَةِ
قِبْلَةً وَّبِعَلِيٍّ وَّلِيًّا وَّاِمَامًا وَّبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ
مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ

الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةً وَّسَادَةً وَّقَادَةً بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَ
مِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّءُ ۔ پس تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۝ سولہویں ایک مرتبہ اس دعا کا پڑھنا باعث ثواب
عظیم اور وسعت رزق کا موجب ہے اور مضامین عالیہ پر مشتمل ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ
الْاِيْمَانَ بِكَ وَالتَّصْدِيْقَ بِنَبِيِّكَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرَ عَلَى
الْعَافِيَةِ وَالْغِنٰى عَنْ شِرَارِ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا صَلٰوتَنَا وَصِيَامَنَا
وَقِيَامَنَا وَقُعُوْدَنَا وَرُكُوْعَنَا وَسُجُوْدَنَا وَتَسْبِيْحَنَا وَتَضَرُّعَنَا وَلَا
تَضْرِبْ بِوُجُوْهِنَا يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا ۔ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ
وَاَعْمَالَنَا مِنَ الرِّيَآءِ وَبُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَفُرُوْجَنَا مِنَ الْفُجُوْرِ وَاَعْيُنَنَا
مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
اَسْئَلُكَ صَبْرًا جَمِيْلًا وَّفَرَجًا قَرِيْبًا وَّاَجْرًا عَظِيْمًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا
وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّبَدَنًا صَابِرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا
وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّوَلَدًا صَالِحًا وَّسِنًّا طَوِيْلًا وَّعَمَلًا مَّقْبُوْلًا
وَّدُعَآءً مُّسْتَجَابًا وَّكَسْبًا طَيِّبًا وَّنَعِيْمًا مُّقِيْمًا وَّجَنَّةً وَّحَرِيْرًا وَّنَضْرَةً
وَّسُرُوْرًا ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ رِزْقِيْ فِي السَّمَآءِ فَاَنْزِلْهُ وَاِنْ كَانَ فِي الْاَرْضِ
فَاَخْرِجْهُ وَاِنْ كَانَ بَعِيْدًا فَقَرِّبْهُ وَاِنْ كَانَ قَرِيْبًا فَيَسِّرْهُ وَاِنْ كَانَ
يَسِيْرًا فَبَارِكْ لَنَا فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ سترھویں برائے دفع بلیات اور قضائے حاجات یہ دعا نہایت
مجرب ہے اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر روز ایک مرتبہ پڑھے
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَالِمٌ بِسَرَآئِرِنَا فَاَصْلِحْهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِحَوَآئِجِنَا فَاقْضِهَا
وَاَنْتَ عَالِمٌ بِذُنُوْبِنَا فَاغْفِرْهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِاَعْدَآئِنَا فَاَهْلِكْهُمْ
وَاَنْتَ عَالِمٌ بِاَمْرَاضِنَا فَاشْفِهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِمُهِمَّاتِنَا فَاكْفِهَا
يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

Presented by www.ziaraat.com

اٹھارویں یہ وہ دعا ہے جو حضرت جبرائیل نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تعلیم کی تھی جبکہ وہ زندان میں تھے پس داہنے ہاتھ سے اپنی ریش کو پکڑے اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو آسمان کیطرف کشادہ کرے اور سات مرتبہ کہے یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور اسی حالت میں تین مرتبہ کہے :- یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْنِیْ وَ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ انیسویں ۔ سو مرتبہ یا چالیس یا تیس مرتبہ پڑھے ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ بیسویں ۔ آیۃ الکرسی پڑھے ۔ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ تک ۔ اسے پڑھنے والا اس روز بے خوف رہتا ہے اور کوئی گناہ اس سے صادر نہیں ہوتا ۔

تعقیب نماز صبح

(۱) یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی مَآ اَحْیَیْتَ عَلَیْہِ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّ اَمِتْنِیْ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ (۲) سو مرتبہ کہے ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ (۳) سو مرتبہ کہے اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ (۴) سو مرتبہ کہے اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ (۵) سو مرتبہ کہے ۔ وَ اَسْئَلُہُ الْجَنَّۃَ (۶) سو مرتبہ کہے اَسْئَلُ اللّٰہَ الْحُوْرَ الْعِیْنَ (۷) سو مرتبہ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ (۸) سو مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ (۹) یہ دعا دس مرتبہ پڑھے ۔ انشاء اللہ خوش حال ہو جائے گا سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَسْئَلُہُ مِنْ فَضْلِہٖ (۱۰) جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ برائے حصول حسنات دنیا و آخرت اور درد چشم دفع ہونے کے واسطے یہ دعا نماز صبح و مغرب کے بعد پڑھے ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَۃَ فِیْ نَفْسِیْ وَ السَّعَۃَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّکْرَ لَکَ اَبَدًا مَّآ اَبْقَیْتَنِیْ (۱۱) ہاتھ سینہ پر رکھ کر ستر مرتبہ پڑھے یَا فَتَّاحُ (۱۲) پھر یہ پڑھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا (۱۳) حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اس دعا کو بعد نماز صبح پڑھے تو جو حاجت خدا سے طلب کرے گا پوری ہوگی اور غم و الم کو دفع فرمائے گا ۔ دعا یہ ہے ۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ فَوَقٰہُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَ نَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا مَا شَآءَ النَّاسُ مَا شَآءَ اللّٰہُ وَ اِنْ کَرِہَ النَّاسُ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِیْنَ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ حَسْبِیَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ حَسْبِیْ مَنْ ھُوَ حَسْبِیْ حَسْبِیْ مَنْ لَّمْ یَزَلْ حَسْبِیْ حَسْبِیْ مَنْ کَانَ مُذْ کُنْتُ حَسْبِیْ لَمْ یَزَلْ حَسْبِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط (۱۴) دعائے امیر المومنین علیہ السلام پڑھے جو "دعائے صباح" کے نام سے مشہور ہے ۔ اس کی بابت کچھ فضیلت منقول ہے ۔ مختصر یہ ہے جو کوئی نماز صبح کے بعد اس دعا کو جس حاجت کے لئے پڑھے وہ پوری ہوگی ۔ اگرچہ تمام دنیا بلا سے بھر جائے لیکن اس کو کچھ ضرر نہ پہنچے گا اور لوگوں کی نگاہوں میں با عزت ہوگا ۔ کوئی دشمن اس پر غالب نہ آئے گا ایسی جگہ سے رزق ملے گا جہاں کا گمان بھی نہ ہو ۔ دعا یہ ہے ۔

دعائے صباح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ

Presented by www.ziaraat.com

بِنُطْقِ تَبَلُّجِهِ وَسَرَّحَ قِطَعَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ بِغَيَاهِبِ تَلَجْلُجِهِ وَأَتْقَنَ
صُنْعَ الْفَلَكِ الدَّوَّارِ فِي مَقَادِيرِ تَبَرُّجِهِ وَشَعْشَعَ ضِيَاءَ الشَّمْسِ بِنُورِ
تَأَجُّجِهِ يَا مَنْ دَلَّ عَلَى ذَاتِهِ بِذَاتِهِ وَتَنَزَّهَ عَنْ مُجَانَسَةِ مَخْلُوقَاتِهِ
وَجَلَّ عَنْ مُلَائَمَةِ كَيْفِيَّاتِهِ يَا مَنْ قَرُبَ مِنْ خَطَرَاتِ الظُّنُونِ وَبَعُدَ
عَنْ لَحَظَاتِ الْعُيُونِ وَعَلِمَ بِمَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ يَا مَنْ أَرْقَدَنِي
فِي مِهَادِ أَمْنِهِ وَأَمَانِهِ وَأَيْقَظَنِي إِلَى مَا مَنَحَنِي بِهِ مِنْ مِنَنِهِ
وَإِحْسَانِهِ وَكَفَّ أَكُفَّ السُّوءِ عَنِّي بِيَدِهِ وَسُلْطَانِهِ صَلِّ اللَّهُمَّ عَلَى
الدَّلِيلِ إِلَيْكَ فِي اللَّيْلِ الْأَلْيَلِ وَالْمَاسِكِ مِنْ أَسْبَابِكَ بِحَبْلِ الشَّرَفِ
الْأَطْوَلِ وَالنَّاصِعِ الْحَسَبِ فِي ذِرْوَةِ الْكَاهِلِ الْأَعْبَلِ وَالثَّابِتِ الْقَدَمِ
عَلَى زَحَالِيفِهَا فِي الزَّمَنِ الْأَوَّلِ وَعَلَى آلِهِ الْأَخْيَارِ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَبْرَارِ
وَافْتَحِ اللَّهُمَّ لَنَا مَصَارِيعَ الصَّبَاحِ بِمَفَاتِيحِ الرَّحْمَةِ وَالْفَلَاحِ
وَأَلْبِسْنِي اللَّهُمَّ مِنْ أَفْضَلِ خِلَعِ الْهِدَايَةِ وَالصَّلَاحِ وَاغْرِسِ
اللَّهُمَّ بِعَظَمَتِكَ فِي شِرْبِ جَنَانِي يَنَابِيعَ الْخُشُوعِ وَأَجْرِ اللَّهُمَّ لِهَيْبَتِكَ مِنْ آمَاقِي زَفَرَاتِ
الدُّمُوعِ وَأَدِّبِ اللَّهُمَّ نَزَقَ الْخُرْقِ مِنِّي بِأَزِمَّةِ الْقُنُوعِ إِلَهِي إِنْ لَمْ تَبْتَدِئْنِي الرَّحْمَةُ مِنْكَ
بِحُسْنِ التَّوْفِيقِ فَمَنِ السَّالِكُ بِي إِلَيْكَ فِي وَاضِحِ الطَّرِيقِ وَإِنْ أَسْلَمَتْنِي
أَنَاتُكَ لِقَائِدِ الْأَمَلِ وَالْمُنَى فَمَنِ الْمُقِيلُ عَثَرَاتِي مِنْ كَبَوَاتِ
الْهَوَى وَإِنْ خَذَلَنِي نَصْرُكَ عِنْدَ مُحَارَبَةِ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ فَقَدْ
وَكَلَنِي خِذْلَانُكَ إِلَى حَيْثُ النَّصَبِ وَالْحِرْمَانِ إِلَهِي أَتَرَانِي مَا
أَتَيْتُكَ إِلَّا مِنْ حَيْثُ الْآمَالِ أَمْ عَلِقْتُ بِأَطْرَافِ حِبَالِكَ إِلَّا حِينَ
بَاعَدَتْنِي ذُنُوبِي عَنْ دَارِ الْوِصَالِ فَبِئْسَ الْمَطِيَّةُ الَّتِي امْتَطَتْ نَفْسِي
مِنْ هَوَاهَا فَوَاهاً لَهَا لِمَا سَوَّلَتْ لَهَا ظُنُونُهَا وَمُنَاهَا وَتَبّاً لَهَا
لِجُرْأَتِهَا عَلَى سَيِّدِهَا وَمَوْلَاهَا إِلَهِي قَرَعْتُ بَابَ رَحْمَتِكَ بِيَدِ
رَجَائِي وَهَرَبْتُ إِلَيْكَ لَاجِئاً مِنْ فَرْطِ أَهْوَائِي وَعَلَّقْتُ بِأَطْرَافِ

حِبَالِكَ أَنَامِلَ وَلَائِي فَاصْفَحِ اللَّهُمَّ عَمَّا كُنْتُ أَجْرَمْتُهُ مِنْ زَلَلِي
وَخَطَائِي وَأَقِلْنِي مِنْ صَرْعَةِ رِدَائِي فَإِنَّكَ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَمُعْتَمَدِي
وَرَجَائِي وَأَنْتَ غَايَةُ مَطْلُوبِي وَمُنَايَ فِي مُنْقَلَبِي وَمَثْوَايَ إِلَهِي
كَيْفَ تَطْرُدُ مِسْكِيناً الْتَجَأَ إِلَيْكَ مِنَ الذُّنُوبِ هَارِباً أَمْ كَيْفَ
تُخَيِّبُ مُسْتَرْشِداً قَصَدَ إِلَى جَنَابِكَ سَاعِياً أَمْ كَيْفَ تَرُدُّ ظَمْآنَ
وَرَدَ إِلَى حِيَاضِكَ شَارِباً كَلَّا وَحِيَاضُكَ مُتْرَعَةٌ فِي ضَنْكِ الْمُحُولِ
وَبَابُكَ مَفْتُوحٌ لِلطَّلَبِ وَالْوُغُولِ وَأَنْتَ غَايَةُ الْمَسْئُولِ وَنِهَايَةُ
الْمَأْمُولِ إِلَهِي هَذِهِ أَزِمَّةُ نَفْسِي عَقَلْتُهَا بِعِقَالِ مَشِيَّتِكَ وَ
هَذِهِ أَعْبَاءُ ذُنُوبِي دَرَأْتُهَا بِعَفْوِكَ وَرَحْمَتِكَ وَهَذِهِ أَهْوَائِيَ
الْمُضِلَّةُ وَكَلْتُهَا إِلَى جَنَابِ لُطْفِكَ وَرَأْفَتِكَ فَاجْعَلِ اللَّهُمَّ
صَبَاحِي هَذَا نَازِلاً عَلَيَّ بِضِيَاءِ الْهُدَى وَبِالسَّلَامَةِ فِي الدِّينِ
وَالدُّنْيَا وَمَسَائِي جُنَّةً مِنْ كَيْدِ الْعِدَى وَوِقَايَةً مِنْ مُرْدِيَاتِ
الْهَوَى إِنَّكَ قَادِرٌ عَلَى مَا تَشَاءُ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي
اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ
مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
مَنْ ذَا يَعْرِفُ قَدْرَكَ فَلَا يَخَافُكَ وَمَنْ ذَا يَعْلَمُ مَا أَنْتَ فَلَا يَهَابُكَ
أَلَّفْتَ بِقُدْرَتِكَ الْفِرَقَ وَفَلَقْتَ بِرَحْمَتِكَ الْفَلَقَ وَأَنَرْتَ بِكَرَمِكَ
دَيَاجِيَ الْغَسَقِ وَأَنْهَرْتَ الْمِيَاهَ مِنَ الصُّمِّ الصَّيَاخِيدِ عَذْباً وَ
أُجَاجاً وَأَنْزَلْتَ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجاً وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ لِلْبَرِيَّةِ سِرَاجاً وَهَّاجاً مِنْ غَيْرِ أَنْ تُمَارِسَ فِيمَا ابْتَدَأْتَ
بِهِ لُغُوباً وَلَا عِلَاجاً فَيَا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْعِزِّ وَالْبَقَاءِ وَقَهَرَ عِبَادَهُ

Presented by www.ziaraat.com

بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الْاَتْقِيَاءِ وَاسْمَعْ نِدَآئِيْ
وَاسْتَجِبْ دُعَآئِيْ وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ اَمَلِيْ وَ رَجَآئِيْ يَا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ
لِكَشْفِ الضُّرِّ وَالْمَاْمُوْلِ لِكُلِّ عُسْرٍ وَّ يُسْرٍ بِكَ اَنْزَلْتُ حَاجَتِيْ فَلَا
تَرُدَّنِيْ مِنْ سَنِيِّ مَوَاهِبِكَ خَآئِبًا يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط پس سجدہ میں جائے اور یہ کہے اِلٰهِيْ قَلْبِيْ مَحْجُوْبٌ
وَّنَفْسِيْ مَعْيُوْبٌ وَّعَقْلِيْ مَغْلُوْبٌ وَّهَوَآئِيْ غَالِبٌ وَّطَاعَتِيْ قَلِيْلٌ
وَّمَعْصِيَتِيْ كَثِيْرٌ وَّلِسَانِيْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَكَيْفَ حِيْلَتِيْ يَا سَتَّارَ
الْعُيُوْبِ وَيَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ وَيَا كَاشِفَ الْكُرُوْبِ اِغْفِرْ ذُنُوْبِيْ
كُلَّهَا بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

تعقیب نماز ظہر

اوّل سنت ہے کہ نماز ظہر کے بعد داہنے ہاتھ سے اپنی ڈاڑھی کو پکڑے۔ اور بایاں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے اور سات مرتبہ یہ کہے يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ ط دوسرے دس مرتبہ کہے۔ بِاللّٰهِ اعْتَصَمْتُ وَبِاللّٰهِ اَثِقُ وَعَلَى اللّٰهِ اَتَوَكَّلُ۔ تیسرے حضرت امام علی نقی علیہ السّلام سے منقول ہے۔ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نماز ظہر کے بعد دعائیں پڑھتے تھے۔ ان میں یہ دعا بھی تھی۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ

وَلَا سُقْمًا اِلَّا شَفَيْتَهٗ وَلَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهٗ وَلَا خَوْفًا
اِلَّا اٰمَنْتَهٗ وَلَا سُوْٓءً اِلَّا صَرَفْتَهٗ وَلَا كَرْبًا اِلَّا كَشَفْتَهٗ وَلَا دَيْنًا
اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا وَّلِيْ فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْنَ۔ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ

تعقیب نماز عصر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز عصر کے بعد ستر مرتبہ استغفار یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے۔ خداوند عالم اس کے سات سو گناہ بخش دیتا ہے۔ دوسرے حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص بعد نماز عصر دس مرتبہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے۔ خداوند عالم بروز قیامت تمام خلائق کے ثواب کے برابر اُسے ثواب عطا فرمائے گا۔ تیسرے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص بعد نماز عصر یہ استغفار ایک مرتبہ پڑھے۔ تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ وہ استغفار یہ ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيَّ تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِيْلٍ خَاضِعٍ فَقِيْرٍ بَآئِسٍ مِّسْكِيْنٍ مُّسْتَكِيْنٍ مُّسْتَجِيْرٍ لَّا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا وَّ لَا مَوْتًا وَّ لَا حَيٰوةً وَّ لَا نُشُوْرًا پس کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ صَلٰوةٍ لَّا تُرْفَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْيُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ وَالْفَرَجَ بَعْدَ الْكَرْبِ وَالرَّخَآءَ بَعْدَ الشِّدَّةِ اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ چوتھے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نماز عصر کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔ سُبْحَانَ ذِي الطَّوْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْاَفْضَالِ اَسْئَلُ اللّٰهَ الرِّضَا بِقَضَآئِهٖ

Presented by www.ziaraat.com

وَالْعَمَلَ بِطَاعَتِهٖ وَالْاِنَابَةَ اِلٰى اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۔ پانچویں جناب صادق آلِ محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہترین اعمال بعد نمازِ عصر یہ ہے کہ سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط پڑھے اور جس قدر زیادہ کہے بہتر ہے

تعقیب نماز مغرب

(۱) نماز صبح یا نماز مغرب کے بعد اور کلام کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کلمات کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط خداوند عالم ستر طرح کی بلائیں دفع فرمائے گا (۲) تین مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ غَيْرُهٗ (۳) پھر کہے سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا جَمِيْعًا فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا جَمِيْعًا اِلَّا اَنْتَ (۴) اس طرح صلوات پڑھنے سے خداوند عالم سو حاجتیں پوری فرماتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ وَعَلٰى ذُرِّيَّتِهٖ وَعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِهٖ (۵) وہ دعا پڑھے جو "تعقیب نماز صبح" میں نمبر ا میں بیان کی گئی ہے (۶) منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد نماز مغرب یہ دعا پڑھتے تھے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا وَقَبَ لَيْلٌ وَّغَسَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا لَاحَ نَجْمٌ وَّخَفَقَ ط

تعقیب نماز عشاء

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز عشاء کے بعد سات مرتبہ سورۃ انا انزلناہ پڑھے تو اس رات میں صبح تک تمام بلاؤں سے خدا کی ضمانت میں رہے گا ۔ دوسرے جناب صادق آلِ محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ دعا پڑھ کر

اپنی عورتوں، بچوں اور مال وغیرہ کی حفاظت کرو ۔ اُعِيْذُ نَفْسِيْ وَذُرِّيَّتِيْ وَاَهْلَ بَيْتِيْ وَمَالِيْ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ ۔ تیسرے طلب رزق کے لئے یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِيْ وَاِنَّمَا اَطْلُبُهٗ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِيْ فَاَجُوْلُ فِيْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ فَاَنَا فِيْمَا اَنَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ لَآ اَدْرِيْٓ اَفِيْ سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِيْ جَبَلٍ اَمْ فِيْٓ اَرْضٍ اَمْ فِيْ سَمَآءٍ اَمْ فِيْ بَرٍّ اَمْ فِيْ بَحْرٍ وَّعَلٰى يَدَيْ مَنْ وَّمِنْ قِبَلِ مَنْ وَّقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَهٗ عِنْدَكَ وَاَسْبَابَهٗ بِيَدِكَ وَاَنْتَ الَّذِيْ تَقْسِمُهٗ بِلُطْفِكَ وَتُسَبِّبُهٗ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ يَا رَبِّ رِزْقَكَ لِيْ وَاسِعًا وَّمَطْلَبَهٗ سَهْلًا وَّمَاْخَذَهٗ قَرِيْبًا وَّلَا تُعَنِّنِيْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِيْ فِيْهِ رِزْقًا فَاِنَّكَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَاَنَا فَقِيْرٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَجُدْ عَلٰى عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۵

سجدۂ شکر

ہر نماز کے بعد تعقیبات سے فارغ ہو کر سجدۂ شکر بجا لانا سُنّتِ موکدہ ہے سجدۂ شکر کی کیفیت یہ ہے کہ ساتوں اعضاء جو سجدہ کے لئے مقرر ہیں سجدہ کرے بلکہ مستحب ہے کہ ہاتھوں کو کہنی تک اور شکم و سینہ کو بھی زمین تک پہنچائے ، پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر سو مرتبہ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ کہے ۔ پھر داہنا رخسارہ سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ يَا اَللّٰهُ يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ پھر بایاں رخسارہ سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ يَا اَللّٰهُ يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ کہے ۔ پھر دوبارہ پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر سو مرتبہ شُكْرًا لِلّٰهِ کہے تین مرتبہ بھی کافی ہے ۔ پھر سجدہ میں تین مرتبہ کہے رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُكَ يَا مَوْلَايَ منقول ہے کہ جو شخص بھی سجدۂ شکر میں یہ دعا پڑھے اس کے سر اٹھانے سے پہلے ہی اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے ۔ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ تَصَدَّيْتُ وَاِلَيْكَ اعْتَمَدْتُ وَبِكَ وَثِقْتُ وَعَلَيْكَ

Presented by www.ziaraat.com

تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ عَالِمٌ بِمَا اَرَدْتُ ط حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سجدہ شکر میں یہ پڑھتے تھے۔ سَجَدَ وَجْهِيَ اللَّئِيمُ لِوَجْهِ رَبِّيَ الْكَرِيمِ ط اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سجدہ شکر میں کثرت سے یہ پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ ط سجدہ شکر کے بعد صحن میں کھڑے ہو کر حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنا معمول ہے۔ انگشت شہادت سے قبر مطہر کی طرف اشارہ کر کے کم از کم یہ مختصر زیارت پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

تیرھواں باب

دیگر امورِ متعلقہ نماز

مبطلاتِ نماز

وہ امور[1] جن سے نماز باطل ہو جاتی ہے گیارہ ہیں۔ (۱) حدث کا صادر ہونا[2] خواہ حدثِ اصغر ہو[3] جیسے پیشاب وغیرہ یا حدثِ اکبر[4] جیسے مجنب ہونا۔ پس وضو یا تیمم و غسل کے بغیر نماز باطل ہے۔ (۲) نماز پڑھتے میں قبلہ[5] سے اس طرح منحرف[6] ہونا کہ پشت قبلہ کی طرف ہو جائے یا انحراف داہنی یا بائیں جانب کی حد تک پہنچ جائے خواہ عمداً[7] ہو یا سہواً یا ناواقفیت کی وجہ سے ہو لیکن اگر بھول کر ایسا انحراف ہو کہ قبلہ اور داہنی طرف کے درمیان یا قبلہ اور بائیں طرف کے درمیان رُخ ہو جائے

[1] بلکہ اگر فقط چہرہ بھی اتنا منحرف ہو کہ وہ پشت کی طرف دیکھ سکے تو اقوی یہ ہے کہ اگر عمداً ایسا کرے گا تو نماز باطل ہوگی لیکن احتیاط یہ ہے کہ اگر سہواً ایسا ہو تب بھی نماز کو باطل سمجھے اور اعادہ کرے۔ ۱۲ آقائے بروجردی۔

تو کوئی حرج نہیں ہے (۳) سورۃ الحمد کی تلاوت کے بعد عمداً آمین کہنا یعنی اگر بحالتِ تقیہ یا سہواً ہے تو نماز باطل نہ ہوگی۔ (۴) ذکر و دعا و قرآن کے علاوہ[1] دو سے زیادہ حرفوں سے یا ایک ہی حرف[2] سے جو بامعنی ہو۔ عمداً کلام کرنا۔ البتہ سہواً کلام کرے تو کوئی مضائقہ نہیں (۵) قہقہہ مار کر ہنسنا (۶) خوفِ خدا کے سوا دنیوی امر[3] کے لئے رونا۔ خوفِ خدا سے گریہ کرنا تو تمام عبادتوں سے افضل ہے (۷) بحالتِ نماز کھانا[4] پینا (۸) ہر وہ فعل جو منافی نماز ہو۔ اور جس کی وجہ سے نماز کی صورت باقی نہ رہے۔ مثلاً اُچکنا، کودنا، تالی بجانا، یا طویل خاموشی جس سے لوگوں کو ایسا معلوم ہو کہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔ اور اسی[5] طرح کے افعال[6] (۹) تکفیر یعنی بغیر تقیہ کے عمداً ہاتھ باندھ کے نماز پڑھنا[7] یہ طریقہ اہل سنت میں رائج ہے اور عمداً ایسا کرنے سے نماز باطل ہوگی۔ (۱۰) عدد رکعات میں شک[8] جس کی تفصیل آگے آئے گی (۱۱) نماز کے کسی جزو میں عمداً کمی زیادتی کرنا اور اگر وہ جزو رکن نماز ہے تو اس میں بھول کر کمی بیشی سے بھی نماز باطل ہے۔ (۱۲) مکان و لباس غصبی میں نماز پڑھنا۔

بغیر کسی مجبوری کے واجب نماز کا قطع[9] کرنا جائز نہیں۔ اور احوط[10] یہ ہے کہ سنتی نماز کو بھی نہ توڑا جائے۔ البتہ جان و مال کی حفاظت کے لئے ہر نماز کا قطع کرنا جائز ہے۔

[1] اور جواب سلام کے بھی علاوہ کیونکہ سلام کا انہیں الفاظ کے ساتھ بحالتِ نماز جواب دینا واجب ہے یعنی سلام کے چاروں فقروں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ سَلَامٌ عَلَيْكَ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ میں سے اگر کوئی استعمال ہو تو اس کے جواب میں وہی فقرہ کہنا نماز میں بھی واجب ہے۔ ۱۲ آقائے بروجردی

[2] ایک بامعنی حرف سے نماز کا باطل ہونا مشکل ہے (آقائے محسن) [3] بنابر احوط امام حسین و اہل بیت علیہم السلام کی مصیبت پر گریہ کرنا نماز کے علاوہ کسی اور وقت کرے (آقائے محسن)

[4] اس صورت کے علاوہ جو مستثنیٰ ہے (آقائے محسن) [5] احوط یہ ہے کہ کسی فعل کثیر کو عمل میں نہ لائے اگرچہ وہ صورتِ نماز کو مٹانے والا نہ بھی ہو۔ ۱۲ آقائے بروجردی

[7] غیر عمل تقیہ ہاتھ باندھنا حرام تشریعی ہے اور اس سے نماز کا باطل ہونا معلوم نہیں (آقائے محسن)۔

[8] یا کسی فعل کو حالتِ شک میں بجا لانا۔ (آقائے محسن)

Presented by www.ziaraat.com

مکروہاتِ نماز

نماز پڑھنے میں ذرا سا بھی کسی دوسری طرف آنکھ سے یا دل سے متوجہ ہونا۔ ہاتھوں سے ڈاڑھی وغیرہ سے کھیل کرنا۔ انگلیاں چٹخانا، یونہی انگڑائی لینا۔ تھوکنا۔ ناک سنکنا، آنکھیں بند کرنا ہاتھ کپڑے کے اندر رکھنا یا اتنا جس سے دو حرف پیدا نہ ہوں۔ یونہی آہ کھینچنا، رکوع میں سر نیچے کو ڈالنا۔ مرد کو بحالتِ سجدہ اپنا پیٹ رانوں سے ملا دینا۔ پیشاب، پاخانہ کی حاجت یا نیند کی غفلت میں نماز پڑھنا بلکہ ایسے تمام امور جو نماز میں خشوع و خضوع اور رجوعِ قلب کے خلاف ہوں مکروہ ہیں۔

شکیاتِ نماز

شکِ افعال

(۱) اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ نماز پڑھی یا نہیں۔ تو اگر وقت باقی ہے تو نماز بجا لانا واجب ہے اگرچہ گمان غالب یہ ہو کہ پڑھ چکا ہے اور اگر وقت گزرنے کے بعد شک ہو کہ نماز پڑھی یا نہیں تو قضا لازم نہیں ہے اگرچہ ظن غالب یہ ہو کہ نماز نہیں پڑھی۔

(۲) اگر نماز پڑھتے وقت کسی فعل نماز میں شک ہو قبل اس کے کہ نماز کے دوسرے فعل میں مشغول ہو، خواہ وہ دوسرا کام واجب ہو یا سنت تو چاہیئے کہ اس کو بجا لائے مثلاً تکبیرۃ الاحرام کہنے میں ایسے وقت شک ہو کہ ابھی سورۃ الحمد شروع نہیں کی تو واجب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کہے یا ابھی دوسرا سورۃ شروع نہیں کیا۔ اور شک پڑ گیا کہ سورۃ الحمد پڑھی یا نہیں تو چاہیئے کہ سورۃ الحمد پڑھے۔ اس طرح دوسرے مقامات پر عمل کرے اور

عہ اگر نماز کے کسی فعل کے بارہ میں دوسرے فعل میں داخل ہونے سے قبل شک ہو تو واجب ہے کہ اسے پھر سے بجا لائے (آقائے محسن حکیم)

اگر نماز کے کسی فعل میں اس وقت شک ہو جب وہ اس کے بعد کے فعل میں داخل ہو چکا ہو تو اس شک کا کوئی لحاظ نہ کرے۔ مثلاً قرائت شروع کرنے کے بعد تکبیرۃ الاحرام کے متعلق یا قنوت یا رکوع میں پہنچنے کے بعد قرائت کے بارہ میں شک ہو۔

(۳) اگر رکوع کے متعلق اس وقت شک ہو جب سجدہ کے لئے سر جھکا رہا ہو مگر ابھی سجدہ تک نہ پہنچا ہو تو احوط[1] یہ ہے کہ پہلے سیدھا کھڑا ہو تب رکوع میں جائے اور نماز کو تمام کرے اور اس کے بعد اعادہ بھی کرے۔

(۴) اگر سجدہ کے متعلق تشہد میں داخل ہونے یا کھڑے ہونے کے بعد شک ہو تو کچھ خیال نہ کرے اور اگر کھڑا ہوتے میں شک ہو تو واجب ہے کہ بیٹھ جائے اور سجدہ کو بجالائے۔

شکِ رکعات

واجب نماز کی رکعتوں میں شک کی وہ صورتیں جن میں نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اور نئے سرے سے پھر پڑھنی چاہیئے وہ آٹھ ہیں (۱) نماز دو رکعتی میں شک۔ جیسے صبح کی نماز اور ظہر و عصر اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور سفر کی پانچوں وقت کی نمازوں میں (۲) نماز سہ رکعتی میں شک جیسے نماز مغرب (۳) چہار رکعتی نماز میں پہلی رکعت اور اس سے زیادہ کے متعلق شک مثلاً ایک پڑھی یا دو۔ ایک پڑھی یا تین اور ایک پڑھی یا چار (۴) چہار رکعتی نماز میں شک اگر دوسری رکعت کے دونوں سجدے بجا لانے سے قبل شک واقع ہو مثلاً رکعت دوسری تھی یا تیسری۔ اور دو پڑھی یا چار (۵) دو اور پانچ یا پانچ سے زیادہ میں شک اگرچہ اکمال سجدتین[2] کے بعد ہو (۶) تین اور چھ یا چھ سے زائد میں شک (۷) چار اور چھ یا اس سے زیادہ میں شک اور (۸) رکعتوں کے متعلق شک کہ نہ معلوم کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

چہار رکعتی میں شک کی وہ صورتیں جن میں نماز صحیح رہے گی، نو ہیں۔

[1] احوط یہ ہے کہ سجدہ میں چلا جائے اور پرواہ نہ کرے (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

(۱) دوسری اور تیسری رکعت کے متعلق اگر دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو تو اسے تیسری رکعت قرار دے کر چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور نماز تمام کرنے کے بعد فوراً ایک رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجا لائے۔ اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا جب کہ دوسرے سجدے کے ذکرِ واجب کو تمام کرنے کے بعد یہ شک ہو پس نماز صحیح رہے گی۔ اور اسی طرح عمل کرے جو کچھ بیان ہوا۔ لیکن اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ نماز احتیاط کے بعد احتیاطاً[ا] اعادہ بھی کرے۔ اور یہ احتیاط ان تمام مقامات پر جاری ہوگی۔ جہاں اکمال سجدتین[ع] کے بعد شک ہو۔

(۲) تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر قیام میں یا رکوع میں یا سجدوں یا ایک سجدہ کے بعد کہیں پر بھی شک ہو تو چوتھی پر بنا کر کے نماز تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے[ص] ہو کر یا دو رکعت نماز بیٹھ کر بجا لائے۔

(۳) دوسری اور چوتھی رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی قرار دیکر نماز تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجا لائے۔

(۴) دوسری اور تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی مان کر نماز ختم کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور پھر دو رکعت بیٹھ کر بجا لائے[ے]۔

(۵) چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی قرار دے اور نماز ختم کر کے دو سجدہ سہو بجا لائے۔

(۶) چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر رکوع سے پہلے بحالتِ قیام شک ہو تو فوراً بیٹھ جائے اور نماز تمام کرنے کے بعد دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر یا ایک رکعت[ے] نماز کھڑے

ا یہ احتیاط ترک نہ ہو بلکہ جب سجدہ میں جاتے ہی شک ہو تب بھی یہ احتیاط (یعنی اعادہ نماز) واجب ہے ۱۲

ص بنا بر احتیاط مستحب دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کی صورت اختیار کرے (آقائے محسن حکیم)

ے یہ بھی لازم ہے کہ کھڑے ہو کر دو رکعت پہلے پڑھے اور بیٹھ کر دو رکعت بعد میں پڑھے ۱۲

ے اگر شک چوتھی رکعت اور پانچ سے آگے کی رکعتوں کے بارہ میں ہو مثلاً چوتھی اور چھٹی یا چوتھی اور ساتویں میں (تو ...) ... زاید ہے کہ عمل مذکور بھی کرے اور نماز کا اعادہ بھی کرے۔ ے بنا بر احتیاط مستحب دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کی صورت کو اختیار کرے (آقائے محسن حکیم)

ہو کر بجا لائے اور قیام بے جا اور بے زیادتی کے لئے دو دو سجدہ سہو بجا لائے۔

(۷) تیسری اور پانچویں رکعت میں اگر بحالتِ قیام شک ہو تو بیٹھ جائے اور چوتھی قرار دے کر نماز تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجا لائے۔

(۸) تیسری اور چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر بحالتِ قیام شک ہو تو فوراً بیٹھ جائے اس کا شک دوسری اور تیسری اور چوتھی کے شک • کی طرف پلٹ آئے گا۔ پس اس کے حکم پر عمل کرے (یعنی دو رکعت کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط بجا لائے)

(۹) پانچویں اور چھٹی رکعت میں اگر قیام کی حالت میں شک ہو تو بیٹھ جائے۔ اور یہ شک بعد اکمال سجدتین چوتھی اور پانچویں کے شک • کی طرف پلٹ آئے گا۔ پس اس کے حکم پر عمل کرے (یعنی دو سجدہ سہو بجا لائے)

ان تمام شک کی صورت میں یکایک عمل کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ اول تھوڑی دیر غور کرے اور سوچے۔ اگر سوچنے سے کسی ایک طرف کو ترجیح ہو جائے تو اس پر عمل کرے ورنہ اگر پھر بھی شک برقرار رہے تو جن شکوک میں نماز باطل ہو جاتی ہے۔ ان میں بنا بر احوط دیر تک خاموش رہنے یا کسی دوسرے عمل سے نماز کی صورت ختم کر دے نماز باطل ہو جائے گی۔ اور جو شکوک صحیح ہیں ان میں جیسا جیسا حکم دیا گیا ہے اسی طرح عمل کرے۔ ان میں نماز کو قطع کر کے نئے سرے سے نماز پڑھنا جائز نہیں

سُنتی نمازوں میں اگر عددِ رکعات کا شک ہو تو اختیار ہے۔ خواہ کم پر بنا کرے یا زیادہ پر۔ مثلاً یہ شک ہو کہ ایک رکعت پڑھی یا دو رکعت۔ تو چاہے ایک قرار دے یا دو۔ لیکن اگر زیادہ بنا کرنے سے نماز باطل ہوتی جاتی ہو تو کم ہی پر بنا کرے مثلاً دو یا تین میں شک ہو تو دو قرار دے اس میں نہ نماز احتیاط ہے نہ سجدۂ سہو۔

غیر معتبر شک

جن مقامات پر شک کا اعتبار نہیں ہے وہ یہ ہیں (۱) نماز سے فراغت کے

ا اگرچہ ثانی الذکر کے قصد سے تکرار نماز احوط ہے اور سجدہ سہو کا حکم ان تمام صورتوں میں جاری ہوگا جن میں قیام کو توڑنا پڑتا ہے (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

بعد یا وقت گزر جانے کے بعد شک خواہ عدد رکعات میں ہو یا افعالِ نماز میں ہو۔ بلکہ نماز سے فراغت کے بعد یا وقت گزر جانے کے بعد اگر ظن[1] ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو شک کا ہے یعنی غیر معتبر ہوگا۔ البتہ اگر طرفین شک[1] باطل قرار پائیں اور منافی نماز عمل[1] میں آچکا ہو تو ایسی صورت میں اعادۂ[1] نماز لازم ہے۔ مثلاً نماز ظہر پڑھنے کے بعد شک ہو کہ تین رکعت بجا لایا ہے یا پانچ رکعت اور یہ شک اُس وقت ہوا جب کہ ختم نماز کے بعد کلام بھی کر لیا تھا تو چونکہ تین اور پانچ دونوں پہلو مبطل[1] نماز ہیں۔ اس لئے نماز کا دوبارہ بجا لانا واجب ہوگا۔

(۲) کثیر الشک[1] کا شک خواہ عددِ رکعات میں شک ہو یا افعالِ نماز میں۔ اس میں شک کا کوئی اعتبار نہیں مثلاً اگر کثیر الشک (جو زیادہ شک کرتا ہو) کو تین اور چار میں شک ہو جائے، تو چار پر بنا کرے۔ یا چار اور پانچ میں شک ہو تو بنا چار پر کرے۔ اور نماز کو صحیح سمجھے نماز احتیاط بجا لانے کی اس کو ضرورت نہیں۔ اس کا معیار شرعاً یہ ہے کہ اس شخص کو ہر تین نمازوں میں کہ جو وہ پڑھتا ہو یکے بعد دیگرے کسی ایک میں شک ضرور ہو۔ جب یہ حالت ہو تو وہ کثیر الشک سمجھا جائے گا۔ اور جب تین نمازیں وہ برابر ایسی پڑھ لے کہ جن میں اس کو شک واقع نہ ہو تو وہ کثیر الشک کے حکم سے باہر ہو جائے گا۔

(۳) امام اور ماموم میں اگر ایک کو شک ہو اور دوسرے کو یاد ہو تو شک کا کوئی اعتبار نہ ہوگا[2]۔

(۴) محل[1] گذرنے کے بعد شک کا اعتبار نہیں ہے مثلاً الحمد للہ کہنے کے بعد جب دوسرا جملہ (رب العالمین) کہہ چکا تو شک ہوا کہ الحمد للہ کو حلق سے ادا کیا ہے یا ہائے ہوز سے۔ تو یہ شک غیر معتبر ہوگا۔ البتہ اگر دوسرا جملہ کہنے سے پہلے شک ہو تو ماقبل[1] جملہ کی تکرار کرے اور صحیح طور پر ادا کرنے کے بعد دوسرا جملہ کہے یا سورۂ حمد کی[1] تلاوت کے

---

[1] اگر نماز سے فراغت کے بعد ابھی کوئی فعل منافی نماز سرزد نہ ہوا ہو اور ظن[1] کسی چیز کی کمی کا ہو تو احوط یہ ہے کہ اس ظن پر علم کا حکم جاری کرے (یعنی وہی کرے جو علم ہونے کی صورت میں کرتا)۔

[2] اپنے شک پر عمل نہ کرے بلکہ دوسرے کی یاد پر عمل کرے (آقائے محسن مدظلہ)

وقت تکبیرۃ الاحرام میں شک ہو یا دوسرا سورۃ پڑھنے کی حالت میں سورۃ حمد میں شک ہو یا سجدہ میں جانے کے بعد شک کرے کہ رکوع کیا تھا یا نہیں یا رکوع میں پہنچنے کے بعد شک ہو کہ قرأت بجا لایا یا نہیں تو ان تمام صورتوں میں شک کا اعتبار نہیں اور اگر سلام میں تعقیب وغیرہ میں مشغول ہو جانے کے بعد شک ہو تو یہ شک بھی ناقابل اعتبار ہے۔ البتہ اگر کسی کام میں مشغول نہیں ہوا ہے۔ نماز ختم کرنے کے فوراً بعد شک ہوا کہ سلام بجا لایا یا نہیں۔ تو سلام کہنا چاہیئے۔

ترکیب نماز احتیاط

شک کی ان صورتوں میں جن میں نمازِ احتیاط پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ واجب ہے کہ فوراً سلام ختم کرتے ہی بغیر فاصلہ کے پہلے نماز احتیاط کی اس طرح دل میں نیت کرے کہ ایک رکعت یا دو رکعت نماز احتیاط پڑھتا ہوں۔ واجب قربۃً الی اللہ۔ پھر تکبیرۃ الاحرام (اللہ اکبر) کہے۔ اس میں سورہ حمد، رکوع، دونوں سجدے۔ تشہد اور سلام جس طرح عموماً نمازیں ہوا کرتے ہیں۔ اسی ترتیب سے واجب ہیں لیکن دوسرا سورۃ اور قنوت اس میں نہیں ہوتا۔ سورہ الحمد کو اخفات[1] سے پڑھے۔ حتیٰ کہ بنا بر احوط بسم اللہ کو بھی آہستہ پڑھے۔ اس میں نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

احکامِ ظن

یقین کی طرح ظن[1] پر بھی عمل کرنا واجب ہے۔ خصوصاً عدد رکعات میں ظن بمنزلہ یقین ہے۔ البتہ اگر دو رکعتی یا سہ رکعتی نماز یا چہار رکعتی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں ظن حاصل ہو۔ خواہ عدد رکعات سے یا افعال نماز سے متعلق ہو تو بنا بر احتیاط ظن کو بمنزلہ شک قرار دے کر اس کے مطابق عمل کرے اور نماز کا اعادہ بھی کرے مثلاً سجدہ میں جانے سے پہلے شک ہوا کہ رکوع کیا یا نہیں۔ سوچنے کے بعد ظن قائم ہوا کہ رکوع بجا لا چکا ہے۔ پھر بھی

---

[1] اگرچہ بنا بر اقوی آس کا بالجہر پڑھنا مستحب ہے (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

رکوع بجالائے اور نماز تمام کرے۔ اعادہ نماز بھی کرے۔ شک کی حالت میں سوچنے کے بعد جو پہلو زیادہ ترجیح کے لائق ہو وہی مظنون کہلائے گا۔ اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور اگر پہلے ظن حاصل ہو۔ اس کے بعد شک پیدا ہو تو شک ہی کے حکم پر عمل کرے اور اگر اس میں تردد ہو کہ شک لاحق ہوا یا ظن تو شک کے مطابق عمل کرنا لازم ہے۔

احکام سجدہ سہو

جن اُمور کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ پانچ ہیں (۱) کلام بے جا یعنی قرآن و ذکر و دعا کے علاوہ نماز میں سہواً کچھ کلام کرنا (۲) سلام بے جا یعنی بے محل بھول کر سلام پڑھنا (۳) ایک سجدہ کے سہواً چھوٹ جانے سے کہ جس کے بجالانے کا موقع باقی نہ رہا ہو۔ (۴) تشہد یا اس کا کوئی جزو بھول جانے کے سبب سے کہ جس کے بجالانے کا موقع باقی نہ رہا ہو (۵) دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنے کی حالت میں چوتھی اور پانچویں رکعت میں شک ہونے کی وجہ سے۔ ان پانچ صورتوں کے سوا کسی کمی یا زیادتی کے لئے سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ احتیاطاً بہتر ہے کہ ہر زیادتی کی وجہ سے خواہ کسی امر واجب میں زیادتی ہو یا امر مستحب میں۔ سجدۂ سہو بہ نیت قربت بجالائے۔ اسی طرح احتیاطاً ہر واجب کی کمی کے لئے سجدۂ سہو بجالائے۔ مثلاً رکوع یا سجدہ میں پڑھنا بھول گیا اور اُٹھنے کے بعد یاد آئے لیکن مستحب چیزوں کی کمی کی وجہ سے سجدۂ سہو نہیں ہے۔ البتہ اگر دعا قنوت بھول جائے اور رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آئے تو رکوع سے فارغ ہونے کے بعد جب کھڑا ہو تو پڑھ لے۔ اسی طرح کسی امر واجب کی نماز کے بعد قضا نہیں ہے۔ سوائے ایک سجدہ بھولنے اور تشہد یا اس کا کوئی جزو بھول جانے کی صورتوں میں کہ ان دونوں میں علاوہ سجدۂ سہو واجب ہونے کے پہلے فراموش شدہ سجدہ اور تشہد کی قضا واجب ہے کہ نماز کا سلام پڑھنے کے بعد فوراً بلا فاصلہ سجدہ کو بھولے ہوئے سجدہ کے بدلے کی نیت سے ادا کرے اور اگر فراموش شدہ افعال (یعنی سجدہ یا تشہد) کی قضا بھی بجالانا ہو تو اُسے سجدۂ سہو پر مقدم کرے (یعنی پہلے وہ بجالائے پھر سجدۂ سہو کرے اور اگر افعال کی قضا اور نماز

احتیاط دونوں بجالانا ہوں تو اختیار ہے جسے چاہے ایک دوسرے پر مقدم کرے اگرچہ احوط یہ ہے کہ نماز احتیاط کو مقدم کرے اور اگر سجدہ سہو کرنا بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے بجالانا چاہیئے۔ خواہ کوئی فعل منافی نماز سرزد ہونے کے بعد بھی کیوں نہ ہو۔ نماز کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

ترکیب سجدہ سہو

اوّل نیت[1] کرے اور احتیاطاً تکبیر کہے۔ پھر سجدہ میں جائے اور پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ[2] پھر اُٹھ کر بیٹھے اور دوسرے سجدہ میں جائے اور یہی ذکر کرے، دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر بیٹھے اور اس طرح تشہد و سلام پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ۔ اور احوط یہ ہے کہ سجدۂ سہو میں ان تمام چیزوں کا اعتبار رکھے جو نماز کے سجدہ میں معتبر ہیں۔

چودھواں باب

بقیہ واجب نمازیں

نماز جمعہ

نمازِ جمعہ دو رکعت ہے۔ اس کا وقت اوّل زوال سے لے کر اس وقت تک ہے

[1] یعنی سجدۂ سہو کرتا ہوں قربۃً الی اللہ۔ الاحقر نقوی

[2] یا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ آقائے محسن مدظلہ۔

Presented by www.ziaraat.com

جب تک کہ سایہ ہر چیز کا اُس کے برابر ہو جائے۔ اس زمانہ میں نمازِ جمعہ واجب تخییری ہے لیکن جمعہ و ظہر دونوں کو قربتِ مطلقہ کی نیّت سے پڑھنا احوط ہے۔ دونوں خطبے نماز سے پہلے پڑھنا واجب ہیں، اگر ممکن ہو تو ہر دو خطبہ پڑھتے وقت کھڑا ہونا واجب ہے۔ اور یہ بھی واجب ہے کہ امام و خطیب ایک ہی شخص ہو۔ ماموئین پر خطبہ کو سکون و اطمینان سے اور کان لگا کر سُننا واجب ہے۔ نمازِ جمعہ ہر بالغ، عاقل مرد آزاد پر واجب ہے۔ اندھا بیمار، اپاہج، غلام، پیرِ فرتوت، مسافر اور عورت سے نمازِ جمعہ ساقط ہے۔ جمعہ کے روز بعد طلوعِ صبح سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز۔ البتہ اگر ایسے مقام پہ پہنچے جہاں نمازِ جمعہ ہوتی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں نمازِ جمعہ پڑھے۔ نمازِ جمعہ جماعت سے پڑھنا اس میں مع امام کے سات یا پانچ آدمیوں کا ہونا اور نماز سے قبل دو خطبوں کا ہونا اور ایک فرسخ (یعنی تین میل تین فرلانگ انگریزی) سے کم میں دو جگہ نمازِ جمعہ کا نہ ہونا۔ یہ سب امور اس نماز کی شرطیں ہیں۔

پہلی رکعت میں بعد سورۃ الحمد اور سورۃ جمعہ (اٹھائیسواں پارہ) اور رکوع میں جانے سے قبل یہ قنوت یا کوئی اور دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَبِيْدًا مِّنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ قَامُوْا بِكِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ فَاجْزِهِمْ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَآءِ۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ منافقون (پارہ ۲۸) پڑھے۔ اور رکوع میں جائے۔ اور کھڑا ہو کر دوسرا قنوت پڑھنا بھی سُنت ہے۔ باقی افعال نمازِ پنجگانہ نماز کی طرح بجالائے اگر کوئی شخص نمازِ جمعہ کی دوسری رکعت میں شریک ہو تو امام جماعت کی اس دوسری رکعت کے ساتھ اپنی پہلی رکعت کو پورا کر کے کھڑا ہو جائے گا۔ اور دوسری رکعت فرادیٰ پڑھے گا۔ جمعہ کے دن بیس رکعت نماز نافلہ ہے۔ اس طرح کہ چھ رکعت خوب دھوپ پھیل جانے کے وقت اور چھ رکعت اچھی طرح آفتاب بلند ہو جانے کے وقت اور چھ رکعت زوال سے کچھ قبل اور دو رکعت زوال کے بعد پڑھے۔

ف اس زمانہ میں نمازِ جمعہ کا جواز بہ رجائے مطلوبیت ہے اور واجب ہے کہ نمازِ جمعہ کے بعد نمازِ ظہر بھی بجالائے (آقائے محسن حکیم)

نذر، عہد وغیرہ سے واجب شدہ نمازیں

اگر کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھنے کی نذر کرے یا عہد یا قسم کھائے تو یہ نماز اس پر واجب ہوگی۔ اِس طرح روزہ وغیرہ کی صورت ہے۔ اور بحالتِ مخالفت کفارہ دینا لازم ہے۔ نذر و عہد کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے پےدرپے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اور قسم کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا تین روزے رکھنا یا دس مسکینوں کو کھلانا یا لباس پہنانا ہے۔ نمازِ نذر وغیرہ میں وہی شرائط ہیں جو نمازِ یومیہ میں ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں زمانہ، مکان یا جائز ہیئت کی تعیین خود کرنی پڑتی ہے اگر کسی نے نذر کی کہ ایک رکعت میں دو رکوع یا ایک سجدہ کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ تو اس کی نذر باطل ہوگی۔ اگر نذر میں رکعات کی تعیین نہ کی گئی بلکہ مطلقاً نذر کی تو دو رکعت نماز پڑھنا بے اشکال کافی ہوگا۔

نمازِ آیات

یہ نماز چاند اور سورج کو گہن لگنے سے یا زلزلہ یا سُرخ آندھی، شدید تاریکی غیر معمولی کڑک و گرج اور اُن تمام حوادثاتِ آسمانی سے واجب ہوتی ہے جو عموماً باعثِ خوف ہوں خواہ وہ شخص خود نہ ڈرے۔ چاند گہن اور سورج گہن کی نماز کا وقت گہن کے شروع سے زوال چھوٹ جانے تک ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ چھوٹنا شروع ہو جائے زلزلہ اور دیگر آسمانی حوادث جو خوفناک ہوں، اُن کی نماز آخر عمر تک ادا کرنے کی نیّت ہوگی۔ چاند گرہن اور سورج گہن سے اگر بروقت مطلع ہو گیا ہو۔ اور عمداً یا سہواً نماز نہ

... فوراً تنگ نہ ہو یعنی وجوبی ہے ۲ جن آیات کے وقت میں اتنی وسعت ہو کہ نماز پڑھی جا سکتی ہو جیسے آندھی ... اور وجوبی ہے کہ آیت کے وقت نماز پڑھے اور اگر تاخیر ہو جائے تو احوط (وجوبی) یہ ہے کہ ادا یا قضا کا قصد کئے ... لیکن بنا بر اقویٰ ایسی علامت کے ظاہر ہونے پر نماز میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے (آقائے محسن مدظلہ)

... اس وقت شروع کرے کہ سورج یا چاند چھٹنا شروع ہو جائے تو پھر بھی نماز بہ نیت ادا پڑھے (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

پڑھی ہو تو اس کی قضا بجالانا واجب ہوگی۔ اگرچہ پورا گہن نہ ہو۔ لیکن اگر بالکل چھوٹ جائے تک مطلع نہ ہوا ہو بلکہ بعد میں اطلاع ہوئی تو اگر پورا گہن ہو تو قضا بجالانا واجب ہوگی۔ ورنہ قضا نہ ہوگی اور نمازِ آیات کو جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔

یہ نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں پانچ رکوع، دو قنوت اور دو سجدے، اور دوسری رکعت میں پانچ رکوع، تین قنوت اور دو سجدے ہیں۔ تفصیل اس کی یوں ہے کہ اس نماز کی نیت کرے مثلاً سورج گہن کی نماز ~~پڑھتی~~ پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ اور ساتھ ہی تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد سورۃ الحمد اور ایک دوسرا سورہ جو یاد ہو پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے ذکرِ رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور جو سورۃ چاہے پڑھے اور دعائے قنوت پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر دوسرے رکوع میں جائے۔ ذکرِ رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور جو سورۃ چاہے پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر تیسرے رکوع میں جائے۔ ذکرِ رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور کوئی دوسرا سورہ جو یاد ہو پڑھے۔ اور دعائے قنوت پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر چوتھے رکوع میں جائے۔ ذکرِ رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور اسی طرح سورۃ الحمد اور دوسرا سورہ پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر پانچواں رکوع کرے۔ ذکرِ رکوع کے بعد کھڑا ہو اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر سجدہ میں جائے۔ دو سجدے کرنے کے بعد دوسری رکعت کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ اور اسی طریق میں دوسری رکعت پانچ رکوعوں کے ساتھ بجالائے اور سجدے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔ دوسری رکعت میں پہلے رکوع میں جانے سے قبل اور تیسرے رکوع میں جانے سے پہلے اور پانچویں رکوع میں جانے سے پیشتر دعائے قنوت پڑھے۔ اس حساب سے دونوں رکعتوں میں دس رکوع ہو جائیں گے۔ نمازِ آیات کی یہ صورت دوسری صورتوں سے افضل ہے۔

ایک اور طریق سے بھی نمازِ آیات پڑھنا جائز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد قل ھو اللہ کے قصد سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہے اور رکوع میں جائے۔ ذکرِ رکوع کرے پھر سیدھا کھڑا ہو کر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہہ کر رکوع میں جائے۔ پھر کھڑے ہو کر اَللّٰهُ الصَّمَدُ کہے اور رکوع میں جائے پھر کھڑا ہو کر لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ کہے اور رکوع میں جائے پھر سیدھا کھڑا ہو کر وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کہہ کر رکوع میں جائے۔ پھر سیدھا کھڑے ہو کر سجدہ میں جائے۔ دونوں سجدے بجالا کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اس طریق سے دوسری رکعت بجالائے۔ اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

نمازِ والدین

جو نماز باپ سے بلکہ بنا بر اقوی[1] ماں سے بھی فوت ہو گئی ہو۔ اور فوت ہونا کسی عذر[2] کی وجہ سے ہو تو ولی پر واجب ہے کہ اس کی قضا بجالائے۔ اور "ولی" سے مراد میت کا خلف اکبر ہے۔ اور بیٹی پر واجب نہیں ہے۔ اگر میت نے وصیت کی ہو کہ اس کی نماز اجارہ[3] پر پڑھوائی جائے تو اجرت کی رقم ترکہ کی ایک تہائی سے نکالی جائے لیکن اگر وارث منظور کر لیں تو رقم اصل ترکہ[4] سے نکالی جائے اور اگر قضائے میت بجالانے سے قبل ولی مر جائے تو قضا دوسری میت کے ولی پر واجب نہ ہوگی۔ نہ پہلی میت کے دیگر[5] ورثہ پر واجب ہوگی۔ اور اگر ولی کسی دوسرے سے میت کی قضا نمازیں اجارہ پر پڑھوائے، تو جائز اور ضروری ہے کہ جس ترتیب سے نمازیں فوت ہوئی ہوں۔ اس ترتیب سے اُن کی قضا بجالائی جائے اگرچہ احتیاطاً مستحب[6] پڑھیں۔ اور اگر بیٹے کے ذمہ خود اپنی نماز و روزہ کی بھی قضا واجب ہو تو یہ امر والدین کی نماز و روزہ کے متعلق مانع نہیں ہے بلکہ اُس کو اختیار ہوگا کہ چاہے اول اپنے ادا کرے یا ماں باپ

---

[2] ... کے فوت ہوئی ہو تب بھی ولی پر قضا واجب ہے۔ ہاں اگر از راہِ معصیت ترک کی ہو تو بعید نہیں کہ ولی پر قضا واجب نہ ہو ...
[4] ... ہے کہ اجارہ کی رقم اصل مال سے نہ نکالی جائے بلکہ تہائی سے نکالی جائے۔ ۲ متعلق دا آقائے محسن مدظلہ
... اور اس کے ولی کی مدت میں اتنا فاصلہ نہ ہوا ہو کہ قضا بجالائی جاسکتی ہو تو یہ بعید نہیں ہے کہ ولی کے بعد ... بیٹا ہو اس پر قضا بجالانا واجب ہے۔ ۱۲
... ولی کے اوپر سے اس وقت تک ساقط نہ ہوگی جب تک اجیر اسے ادا نہ کرے ۱۲ آقائے بروجردی۔
... کی وجہ سے ترتیب کا وجوب ساقط ہوگا اس لئے کہ مستقر و اشخاص سے اجرت پر نماز پڑھوائی جاسکتی ہے ... مدظلہ

Presented by www.ziaraat.com

کے ادا کرے۔

نماز اجارہ

از خود واجب کردہ نمازوں میں سے نماز اجارہ ہے جو میّت کی نیابت[1] میں پڑھی جاتی ہے۔ روزہ، زیارت، تلاوتِ قرآن بھی اس کے شمل ہیں۔ وارث کسی کو اُجرت دیکر ادا کرا سکتا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ کوئی شخص بغیر کسی اُجرت کے اُس کی طرف سے ادا کرے لیکن زندہ شخص کی طرف سے کوئی واجب امر دوسرا شخص اُجرت لے کر یا بغیر اُجرت کے ادا نہیں کرسکتا سوائے حج کے کہ اگر اس سے کوئی شخص عاجز ہو۔ اور خود نہ بجالاسکے لیکن مستطیع ہو تو وہ اپنا قائم مقام دوسرے کو کرسکتا ہے۔ پس نماز پڑھنے کے لئے جو شخص اجیر کیا جائے ضروری ہے کہ نماز کی شرائط اور اس کے اجزاء وغیرہ سے واقف ہو۔ اور صحیح طریقہ پر بجالانے کا اطمینان ہو۔ ویسے ہی کسی شخص کو اُجرت کا روپیہ دے دینا اس سے مردہ بری الذمہ نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ اُجرت لینے والا صحیح طریقہ پر نہ بجالائے اور ایسے شخص کو بھی اجیر نہ بنانا چاہیئے جو خود معذور ہو مثلاً کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ اور جائز ہے کہ عورت اجیر ہو کے مرد کی نمازیں ادا کرے اور اسی طرح مرد عورت کا اجیر ہوسکتا ہے پس اگر عورت اجیر ہو تو میّت کی جہری[2] نمازوں میں اختیار ہے خواہ جہر سے پڑھے یا اخفات سے۔ اگرچہ نماز مرد کی ہو۔ اور اگر مرد اجیر ہو تو جہری نمازوں کو جہر سے پڑھنا معیّن ہے۔ اگرچہ عورت کی نماز ہو اور اجیر کو لازم ہے کہ نمازوں کے بجالانے میں اپنے آپ کو میّت کا قائم مقام قرار دے یا اس قصد سے بجالائے کہ فلاں میّت کے ذمہ جو نماز ہے اُس کو ادا کرتا ہوں۔

نماز قضا

اگر کوئی شخص باوجود شرائط واجب نماز کو ازراہ گنہگاری ترک کرنے یا سو جانے یا بھول جانے یا پانی اور تیمم کے واسطے مٹی وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے یا نشہ[2] میں ہو جانے کے سبب نماز ترک ہو جائے تو قضا بجالانا واجب ہوگا۔ لیکن کافر اصلی سے جو نمازیں ترک ہوئی ہوں۔ اسلام لانے کے بعد اُن کی قضا واجب نہ ہوگی۔ اور اسی طرح غیر شیعہ مسلمان نے جو نمازیں اپنے مذہب کے موافق پڑھی ہوں۔ راہِ حق پر آنے کے بعد اُن کی بھی قضا نہ ہوگی۔ اور حیض یا نفاس والی عورت پر اُس زمانے کے متعلق جس کی تفصیل بیانِ حیض میں ہو چکی ہے۔ نمازوں کی قضا واجب نہیں[3] ہے۔ اور نمازوں کی قضا کے لئے کوئی خاص وقت نہیں ہے۔ دن میں رات میں، سفر و حضر میں ہر جگہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ روزانہ نمازیں جس طرح فوت ہوئی ہوں اُسی ترتیب سے بجالانا واجب ہے۔ جو نماز پہلی ہو اس کو اوّل بجالائے۔ پھر دوسری کی قضا کرے۔ پھر تیسری پڑھے۔ اسی طرح ترتیب وار قضا پوری کرے۔ ترتیب کے حاصل ہونے کا یہ طریقہ ہے کہ مثلاً ایک نماز ظہر اور ایک نماز عصر فوت ہوئی ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ پہلے روز کی کونسی ہے اور دوسرے روز کی کونسی، تو چاہیئے کہ نماز عصر پڑھے پھر نماز ظہر اور پھر نماز عصر پڑھے۔ اس صورت میں تین نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر ان کے ساتھ نماز مغرب بھی فوت ہوئی ہے، تو ان تینوں نمازوں کو پڑھے۔ پھر نماز مغرب پڑھے۔ پھر ان تینوں کو پڑھے۔ اب سات نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر نماز عشاء بھی فوت ہوئی ہے تو ان ساتوں نمازوں کو پڑھے پھر عشاء کی نماز پڑھے۔ پھر ان ساتوں کو بجالائے۔ اس صورت میں پندرہ نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر نماز صبح بھی ان کے ساتھ فوت ہوئی ہو تو یہ پندرہ نمازیں پڑھے اور نماز صبح

---

[1] اگر مرد کی جہری نماز ہو تو عورت کو لازم ہے کہ جہر سے پڑھے مگر آواز شخص غیر کے کانوں تک نہ پہنچے ۱۲

[1] اس صورت میں قضا بنا بر احوط (وجوبی) ہوگی۔ ۱۲۔

[2] یا بنا بر احوط نشہ کے علاوہ عقل زائل ہونے کی کسی صورت سے حتیٰ کہ خود سے بے ہوش ہو جانیکی وجہ سے بھی نماز ترک ہو تو قضا واجب ہوگی۔ ۱۲۔

[3] اور اگر حالت پاکیزگی میں نماز بھر کا وقت مل گیا ہو۔ خواہ اول وقت میں یا آخر وقت میں اور پھر ادا نہ کی ہو تو قضا واجب ہوگی۔ آقائے محسن مدظلہ۔ ۱۲۔

Presented by www.ziaraat.com

پڑھے۔ پھر ان پندرہ نمازوں کو بجالائے اس حالت میں سب اکتیس نمازیں ہو جائیں گی۔ نماز قضا کو ادا سے پہلے پڑھنا واجب نہیں ہے اگرچہ اقویٰ یہ ہے کہ پہلے پڑھے خصوصاً اگر ایک ہی نماز ہو۔ اور خاص کر اگر اُسی دن کی ہو۔ پس اگر نماز سفر میں فوت ہوئی ہو تو قصر پڑھے خواہ پڑھتے وقت حضر ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر حضر میں فوت ہوئی ہو تو تمام پڑھے خواہ سفر میں ہو۔ اور اگر کوئی شخص اوّل وقت حضر میں ہو اور آخر وقت سفر میں ہو تو احوط یہ ہے کہ قضا اور ادا دونوں میں قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے۔

اور اگر کسی شخص کے ذمہ بہت نمازیں ہوں تو اس قدر نمازیں بجالائے جس سے اس کو یقین ہو جائے کہ جو نمازیں مجھ پر تھیں وہ پوری ہو گئیں اور جس شخص کے ذمہ نمازوں کی قضا ہو وہ سنتی نمازیں بھی پڑھ سکتا ہے۔

شرائطِ نمازِ قصر

جن شرائط کے ساتھ سفر میں نماز قصر اور روزہ قضا کرنا پڑتا ہے حسب ذیل ہیں۔

اوّل یہ کہ سفر بقدر مسافت شرعیہ ہو۔ اور وہ آٹھ فرسخ (۲۷ میل ۲ فرلانگ ۴۰ گز) انگریزی احتیاطاً ۲۸ میل) ہے۔ خواہ فقط جانے میں اس قدر ہو۔ مثلاً کسی کے دو وطن ہوں جن میں آٹھ فرسخ کا فاصلہ ہو یا آمد و رفت ملا کے۔ مثلاً کوئی اپنے وطن سے چار فرسخ تک جائے۔ اور اسی دن یا اس کے بعد واپس آجائے۔ پس اگر سفر مسافت مذکورہ سے کم ہو۔ خواہ کچھ ہی کم ہو تو قصر نہ ہوگا۔ اور اگر دس دن قیام کا قصد کئے بغیر واپس آئے تو قصر ہوگا۔ اور اگر وہاں دس دن قیام کا ارادہ کر لیا تو نماز پوری پڑھنی ہوگی۔

ے اسی طرح اگر شک ہو کہ مسافت شرعیہ پوری ہے یا نہیں تو قصر نہ کرے (آقائے محسن حکیم)

لے اقویٰ یہ ہے کہ اُسے اختیار ہے کہ وہ آخر وقت کی اپنی تکلیف شرعی کے مطابق عمل کرے (آقائے محسن مدظلہ)

لے ایسی صورت میں کہ جب آمد و رفت میں ملا کر آٹھ فرسخ ہو جائیں تو احوط یہ ہے کہ قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے لیکن اگر وہ پورے چار فرسخ (احتیاطاً ۱۴ میل) جائے اور جس دن زیارت میں سفر کیا ہو اُسی دن واپس آجائے یا اس طور کہ عرفاً آمد و رفت متصل قرار پائے تو فقط قصر ہوگا۔ ۱۲ ے البتہ اگر شک ہو کہ مقدار مذکورہ بھر سفر کیا ہے یا نہیں تب بھی قصر نہیں (آقائے محسن مدظلہ) ے البتہ اگر واپسی بقدر مسافت مذکورہ ہو تو قصر ہوگا (آقائے محسن مدظلہ)

دوسرے یہ کہ آٹھ فرسخ جانے کا عازم ہو یعنی بلا قصد و ارادہ کسی قدر بھی مسافت طے کرے تو جانے میں قصر نہ ہوگا۔ پس اگر مثلاً کسی بھاگتے شخص کے تعاقب میں بلا قصد سفر کو جائے تو قصر نہ ہوگا۔ اور اگر کسی شہر کے دو راستے ہوں۔ ایک بقدر مسافت شرعیہ دوسرا کم۔ تو جس راستہ کو اختیار کرے گا اس کا حکم جاری ہوگا۔ پس اگر آٹھ فرسخ والے راستے سے جائے گا تو نماز قصر اور روزہ افطار کرنا پڑے گا اور جو شخص کسی کے ساتھ سفر کرے (جیسے عیال نوکر وغیرہ) تو اس کا قصد بھی اس شخص کے قصد کے تابع ہوگا جس کے ساتھ سفر کر رہا ہے بشرطیکہ تابع کو متبوع کے قصد کا علم بھی ہو۔

تیسرے یہ کہ مسافت شرعیہ کا قصد آخر تک باقی رہے پس اگر اثنائے راہ میں ارادہ بدل جائے یا متذبذب ہو جائے یا دس دن رہنے کا قصد کرے یا وطن سے ہو کر جائے تو ان تمام صورتوں میں قصر نہ ہوگا یعنی نماز پوری پڑھنا ہوگی۔

چوتھے یہ کہ اثنائے مسافت شرعی میں اگر اس کا کوئی مکان ہو کہ اس مکان میں اس نے چھ مہینے تک بود و باش بقصد توطن کی ہو تو قصر نہ ہوگا۔ اگر اس چھ مہینہ یا اس سے زیادہ زمانۂ توطن کے اندر کوئی عارضی سفر درپیش ہو تو وہ اس جگہ دوبارہ پہنچنے پر قطع ہو جائے گا لیکن اگر پہلے کبھی چھ مہینہ یا اس سے زیادہ بقصد توطن رہ چکا ہے لیکن اگر وہاں کا قیام ترک کر چکا ہے تو اب وہاں پہنچنا انقطاعِ سفر کا باعث نہ ہوگا۔ البتہ اگر وطنِ اصلی یعنی آبائی ہے جہاں یہ خود بھی رہا ہے تو یہاں پہنچنے پر بہرحال سفر ختم ہو جائے گا۔

وطنِ اصلی وہ ہے کہ جس مقام پر ہمیشہ رہنے کا ارادہ ہو جیسے وہ مقام جہاں والدین ہمیشہ سے رہتے ہوں۔ اور یہ شخص خود وہاں پیدا ہوا۔ پروان چڑھا۔

وطنِ عارضی وہ ہے کہ جہاں ہجرت کر کے جائے مثلاً کربلائے معلّٰی میں مجاورت

لے البتہ اگر واپسی بقدر مسافت مذکورہ ہو تو قصر ہوگا (آقائے محسن مدظلہ)

لے متذبذب میں جو راہ طے کی ہو اس کے علاوہ (جو کچھ باقی ہو وہ) اگر مسافت شرعیہ سے کم ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ اتمام معیّن ہے۔ اور اگر متذبذب میں ذرا بھی راہ طے نہ کی ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ پھر قصر کی طرف پلٹ آئے۔ ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

کے قصد سے گیا کہ اب زندگی بھر وہاں رہے گا تو ایسی صورت میں کربلائے معلیٰ اس کا وطن قرار پائے گا۔ اور اس صورت میں چھ مہینے تک رہنے کی شرط نہیں ہے۔ البتہ اتنے دن (مثلاً ایک مہینہ) قیام کرے جس کی وجہ سے عرفاً[1] اسے وطن کہا جائے ضروری ہے۔

پانچویں یہ کہ سفر مباح[1] ہو۔ چوری یا ظلم یا شراب خواری وغیرہ کی غرض سے سفر نہ ہو ورنہ سفر حرام ہوگا اور موجبِ قصر نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر تفریحاً شکار کھیلنے کے لئے سفر ہو تب بھی اتمام واجب[1] ہے۔

چھٹے یہ کہ کثیر السفر نہ ہو یعنی سفر اس کا پیشہ نہ ہو جیسے ڈرائیور، گارڈ، ملاح، ساربان قاصد وغیرہ۔ پس ایسے لوگ پہلے سفر میں نماز قصر پڑھیں[2] گے۔ اور اس کے بعد دوسرے اور تیسرے سفر میں پوری نماز پڑھنا چاہیئے۔ اور احوط یہ ہے کہ قصر و اتمام میں جمع کرے اور اگر وطن میں دس دن رہ جائے تو کثیر السفر کا حکم باطل[3] ہو جائے گا۔ اس کے بعد جو سفر ہوگا تو پہلے سفر میں قصر کرے گا اور دوسرے اور تیسرے سفر میں پوری نماز پڑھیگا۔ اور اپنے پیشہ کے علاوہ سفر کرے مثلاً زیارت کو جائے تو قصر کرے گا۔

ساتویں یہ کہ حدِ ترخص سے نکل جائے یعنی شہر سے اتنا دور ہو جائے کہ اس کی دیواریں نظر سے غائب ہو جائیں یا یہ کہ شہر کی اذان نہ سنائی دے اور بنا بر احوط دونوں باتیں ثابت ہو جائیں اور یہ شرط جانے اور واپس آنے میں یکساں ہے۔ البتہ اگر جاتے وقت کسی جگہ پہنچ کر شک ہو جائے کہ حدِ ترخص تک پہنچا یا نہیں تو وہاں پر نماز تمام پڑھے اور پلٹتے وقت وہیں پر نماز قصر کرے۔ اور احوط یہ ہے کہ قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے اور یہ شرط وطن اور جس شہر میں قیام[4] ہو دونوں میں برابر ہے۔

---

[1] اتمام کے وجوب کا حکم عصیان[1] پر مبنی ہے پس جب تک گنہ گار ہے پوری نماز پڑھے اور جس وقت گناہ ترک کردے تو قصر کرے (آقائے محسن مدظلہ) [2] سفر میں پوری نماز پڑھنے کا حکم ان کے لئے اس وقت ثابت ہوگا جب عرفاً یہ کہنا صادق آئے کہ ان کا پیشہ سفر ہے اگرچہ سفر اول ہی میں یہ کہا جانے لگے۔ (آقائے محسن مدظلہ)

[3] اقویٰ یہ ہے کہ وطن کے علاوہ اور کسی جگہ بلا قصد ٹھہرنے سے کثیر السفر کا حکم برطرف نہ ہوگا ۔ ۱۲

[4] حدِ ترخص کی شرط وطن میں معتبر اور محلِ اقامت میں اشکال ہے ۔ آقائے محسن مدظلہ

دیگر احکام سفر

(۱) اگر دس روز کے قیام میں تردد ہو۔ اور یہ نہ معلوم ہو کہ دس روز تک رہنا ہوگا یا نہیں تو نماز قصر پڑھے۔ یہاں تک کہ تیس روز گذر جائیں۔ اس کے بعد پوری نماز پڑھے گا۔ اگرچہ اسی روز واپس ہونے کا ارادہ ہو جائے۔

(۲) اسی طرح اگر کسی مقام پر اقامتِ عشرہ[1] کے قصد سے ایک نماز (چار رکعتی) پوری پڑھ لی تو جب تک وہاں قیام رہے گا پوری نماز پڑھے گا۔ اگرچہ اس کے بعد دس دن کے قیام میں تردد ہو جائے یا واپسی کا عزم[1] کرے۔

(۳) چار مقامات پر قصر واجب نہیں ہے۔ اول مکہ معظمہ، دوسرے مدینہ منورہ[1] تیسرے مسجد کوفہ، چوتھے حائر حضرت سید الشہداء[2] علیہ السّلام۔ پس ان مقامات پر اختیار ہے۔ خواہ قصر کرے یا اتمام۔ اگرچہ احوط قصر اور افضل اتمام ہے۔ لیکن روزہ (بحالتِ سفر) ان مقامات پر نہ رکھے۔

(۴) اگر سفر میں عمداً نماز پوری پڑھے گا تو نماز باطل ہوگی۔ البتہ اگر احکامِ قصر سے واقف نہ ہو تو صحیح ہوگی۔

(۵) اگر حکمِ قصر سے واقف ہو لیکن مسافر[1] پر قصر کا وجوب[3] یا اپنا مسافر ہونا بھول جائے اور نماز پوری پڑھ لے اور نماز کے بعد یاد آئے تو اگر وقت باقی ہو تو اعادہ کرے اور اگر

---

[1] احوط یہ ہے کہ مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ ان ہی دونوں میں یہ حکم محدود رکھے ۔ ۱۲ آقائے بروجردی

[2] حکم قصر بھول جانے والے کے بارہ میں اقویٰ یہ ہے کہ وقتِ نماز میں اعادہ اور وقت کے بعد قضا بجا لانا واجب ہوگا۔ ۱۲ آقائے بروجردی

[3] مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ میں نماز پوری پڑھنا افضل اور قصر پڑھنا احوط ہے یہ حکم مکہ و مدینہ کے لئے بھی ثابت ہے مسجد کوفہ کی ایسی جگہ کہ جو بعد میں ساتھ ملا دی گئی ہے۔ وہاں نماز قصر پڑھنا چاہیئے نیز حائر حسینی میں اگر ضریح اقدس سے زیادہ دور فاصلہ پر نماز پڑھنا چاہے۔ تو بنا بر احتیاط واجب فقط نماز قصر پڑھے (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

وقت گذر چکا تو قضا واجب نہ ہوگی۔

(۶) اگر وقتِ نماز آجانے کے بعد سفر کیا ہو اور ابھی نماز نہ پڑھی ہو۔ اور حدِ ترخص سے نکل گیا ہو تو قصر کرے[1]۔ اور اگر سفر سے واپسی پر وطن میں یا جہاں اقامتِ عشرہ کا ارادہ ہو وہاں وقتِ نماز آجانے کے بعد پہنچا ہو تو نماز کو تمام کرے۔ (یعنی پوری پڑھے)

پندرھواں باب

بعض سُنّتی نمازوں کا بیان

نوافلِ یومیہ

سُنّتی نمازوں میں سب سے زیادہ نوافلِ یومیہ کی شرع میں تاکید آئی ہے۔ ان کو رواتب بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ فرض نمازوں کے ادا کرتے وقت کوئی نہ کوئی کوتاہی ہو جاتی ہے۔ مثلاً رکوع و سجود و قیام وغیرہ میں خلل یا نقص کا پیدا ہو جانا۔ یا رجوعِ قلب میں کمی آجانا وغیرہ۔ ان تمام نقائص کی تلافی نوافل سے ہو جاتی ہے اور سُنّتی نمازیں واجب نمازوں کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔

نوافلِ یومیہ تعداد میں چونتیس رکعت ہیں۔ حضرتِ امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومن کی پانچ علامتیں ہیں (۱) اکیاون[2] رکعات فریضہ و نافلہ دن رات پڑھنا (۲) زیارت اربعین پڑھنا (۳) سجدۂ شکر میں پیشانی خاک پر رکھنا (۴) داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا اور (۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بالجہر پڑھنا۔ سنّتی نمازیں بیٹھ کر پڑھنی جائز ہیں۔ خواہ کوئی مجبوری نہ ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے[3]۔ اور تمام سُنّتی نمازیں سوائے بعض نمازوں (نماز اعرابی) کے دو دو رکعت کر کے مثل نماز صبح کے پڑھی جاتی ہیں۔ جن کی ہر رکعت میں صرف سورۃ الحمد پر بھی اکتفا ہو سکتا ہے۔ بھول کر رکن کی زیادتی یا رکعتوں میں شک ہونے سے یہ نمازیں باطل نہیں ہوتیں۔ ان میں نہ سجدہ سہو نہ نماز احتیاط اور نہ بھولے ہوئے سجدہ یا تشہد کی قضا ہے ان نمازوں کا بہ نسبت مسجد کے گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ نوافلِ یومیہ کے اوقات یہ ہیں۔

دو رکعت نماز نافلۂ صبح کی ادائیگی کا وقت صبح کاذب سے لے کر جب تک سُرخی مشرق کی جانب شروع ہو، باقی رہتا ہے۔ آٹھ رکعت نماز نافلۂ ظہر کا وقت زوالِ آفتاب سے لے کر اس وقت تک ہے کہ شاخص کا سایہ دو قدم تک پہنچ جائے۔ "شاخص" اس چیز کو کہتے ہیں جس کو سایہ دیکھنے کے لئے دُھوپ میں کھڑا کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتویں حصّہ کو قدم کہتے ہیں۔ آٹھ رکعت نماز نافلۂ عصر کا وقت نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد اُس وقت تک ہے کہ مغرب کی جانب کی سُرخی زائل ہو جائے اور ایک رکعت نماز نافلۂ عشاء (جے نماز وتیرہ کہتے ہیں) کا وقت نماز فریضۂ عشاء کے بعد اُس وقت تک ہے کہ جب تک خود نماز عشاء کا وقت باقی رہتا ہے۔ اقویٰ یہ ہے کہ نافلۂ عشاء[4] دو رکعت بیٹھ کر پڑھے جو ایک رکعت شمار کی جاتی ہے۔

واضح رہے کہ نافلۂ مغرب و عشاء و فجر مؤکدہ[5] ہیں۔ آئمہ معصومین علیہم السلام نے نافلۂ مغرب کے بارہ میں بے حد تاکید فرمائی ہے۔ فریضۂ مغرب اور نافلۂ مغرب کے درمیان بولنا مکروہ ہے۔ اسی طرح چار رکعت نماز نافلۂ مغرب (دو دو رکعت کر کے) ادا کرتے وقت درمیان میں کلام کرنا مکروہ ہے۔ اور جو نمازیں سفر میں قصر پڑھے جیسے ظہر و عصر و عشاء[6] ان کا نافلہ ساقط ہو گا لیکن دوسرے نوافل (یعنی صبح و مغرب) ساقط نہ ہوں گے۔

نمازِ شب (تہجّد)

نمازِ شب کی فضیلت میں خاص طور سے بہت کچھ روایات وارد ہوئی ہیں چنانچہ

---

[1] اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ قصر و تمام دونوں کو جمع کرے ۱۲۔ آقائے بروجردی

[3] احوط و اجمل یہ ہے کہ کھڑے ہو کر نہ پڑھے ۱۲ آقائے بروجردی۔ کھڑے ہو کر بھی جائز ہے (آقائے محسن حکیم)

[4] عشاء کا نافلہ بقصد رجائے مطلوبیت پڑھ سکتا ہے (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ نمازِ شب کا پڑھنے والا بے شمار اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص نمازِ شب پڑھے تو خدائے بزرگ و برتر وہ اشیاء عطا فرمائے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہوں۔ اور جب قبر سے باہر نکلے گا تو فرشتے اُس کو بہشت کی خوش خبری دیں گے۔ جناب صادق آلِ محمدؐ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بندۂ مومن کا شرف نمازِ شب کے بجا لانے میں، اور اُس کی عزت خلق سے بے نیازی میں ہے اور یہ کہ یقیناً شب میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں جو کوئی بندۂ مومن نماز پڑھ کر خدا سے دُعا کرتا ہے۔ اُس کی دعا قبول ہوتی ہے راوی نے عرض کیا یا مولا وہ کونسی ساعت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آدھی رات گزرنے کے بعد جب تک تہائی رات باقی رہے۔ غرضیکہ نمازِ شب کی بہت تاکید ہے۔ حقیقتاً آدھی رات کے بعد کا وقت بڑے اطمینان کا وقت ہوتا ہے۔ مکمل تخلیہ اور کامل سکون ہوتا ہے۔ لہٰذا رجوعِ دل اور حضورِ قلب کا پیدا ہونا زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ اس کا وقت نصف شب سے شروع ہو کر طلوعِ صبح صادق تک باقی رہتا ہے اور جس قدر صبح سے قریب ہو، بہتر ہے۔ نمازِ شب بھی نمازِ صبح کی طرح دو دو رکعت کر کے آٹھ رکعتیں ہیں۔ اور نمازِ شفع دو رکعت اور نمازِ وتر ایک رکعت۔ ان تینوں نمازوں کی رکعتوں کی تعداد گیارہ ہے۔ ان نمازوں کو ملا کر نمازِ شب کہتے ہیں۔

جب نمازِ شب کا وقت داخل ہو تو ضروریات سے فارغ ہو کر وضو کرے۔ اور عطر لگائے۔ حدیث میں وارد ہے کہ عطر لگا کر دو رکعت نماز پڑھنا اُن ستر رکعتوں سے بہتر ہے جو بے عطر کے پڑھی جائیں۔ پھر اس کے بعد نماز شروع کرے اور سات تکبیریں مع دُعاؤں کے جن کا تکبیرۃ الاحرام کے بیان میں ذکر کیا جا چکا ہے بجا لائے یہ نیت کر کے کہ نمازِ شب پڑھتا ہوں سنّت قربۃً الی اللہ۔ اگرچہ ان آٹھ رکعتوں کو اس طرح پڑھ سکتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ توحید یا جو سورۃ چاہے پڑھے۔ اور نمازِ صبح کی مثل دو دو رکعت کر کے نماز پوری کرے بلکہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد پر بھی اکتفا کر سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ توحید (قل ھو اللہ) اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ جحد (قل یا ایہا الکفرون) پڑھے اور باقی چھ رکعتوں میں بڑی بڑی سورتیں جیسے سورۃ انعام سورۃ کہف، سورہ یٰسین وغیرہ اگر وقت وسیع ہو، پڑھے۔ اگر یاد نہ ہوں تو قرآن میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ آٹھ رکعت ختم کرنے کے بعد سُنّت ہے کہ تسبیح جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے دعا مانگے اور سجدۂ شکر بجا لائے۔ جب ان آٹھ رکعتوں سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِيْ وَثَبِّتْنِيْ عَلٰى دِيْنِكَ وَدِيْنِ نَبِيِّكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ط

اس کے بعد دو رکعت نمازِ شفع اور ایک رکعت نمازِ وتر باقی رہتی ہے۔ اگرچہ ان کی فضیلت کا وقت صبح کاذب اور صبح صادق کا درمیان ہے لیکن نمازِ شب کی آٹھوں رکعت کے بعد بھی بجا لائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ جس وقت نمازِ شفع شروع کرے۔ تو دونوں میں صرف الحمد پر اکتفا کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید یا اگر چاہے تو پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ فلق قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ والناس قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے۔ اس نماز میں دُعائے قنوت[ط] نہیں ہے۔ باقی نماز مثل نمازِ صبح کے پڑھے۔ اور فارغ ہو کر سُنّت ہے کہ یہ دُعا پڑھے۔

اِلٰهِىْ تَعَرَّضَ لَكَ فِىْ هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَكَ فِيْهِ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ الطَّالِبُوْنَ وَلَكَ فِىْ هٰذَا اللَّيْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰى مَا تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ مِنْكَ وَهَا اَنَا ذَا عَبْدُكَ الْفَقِيْرُ اِلَيْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ فَاِنْ كُنْتَ يَا مَوْلَاىَ تَفَضَّلْتَ فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَيْهِ بِعَائِدَةٍ

ط نمازِ شفع میں ہر جا مطلقاً ثابت (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

مِنْ عَطْفِكَ نَصِلُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْفَاضِلِيْنَ وَجُدْ عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَّ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ٥

اس کے بعد ایک رکعت نماز وتر میں مشغول ہو۔ اس کو بھی صرف الحمد پڑھ کر بغیر کسی دوسرے سورۃ کے اور بغیر قنوت کے رکوع و سجود و تشہد و سلام بجالا کر ختم کر سکتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ جب شروع کرے تو ساتوں تکبیریں معہ دعاؤں کے بجالائے ان میں ایک تکبیرۃ الاحرام ہے اور الحمد پڑھ کر تین مرتبہ سورۃ توحید، تین مرتبہ سورۃ الفلق اور تین مرتبہ سورۃ الناس پڑھے اور مستحب ہے کہ ہاتھوں کو اٹھا کر گریہ و زاری کے ساتھ قنوت پڑھے اور اوّل دعائے کشائش پڑھے۔ اور وہ یہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ[1] وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط

اس کے بعد زندہ یا مردہ چالیس مومنوں کے لئے اس طرح طلب مغفرت کرے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَّفُلَانٍ اور فلاں کی جگہ کسی مومن کا نام لے۔ اس کے بعد ستر مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ پھر سات مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لِجَمِيْعِ ظُلْمِيْ وَجُرْمِيْ وَاِسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط اور سات مرتبہ کہے هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اس کے بعد کہے رَبِّ اَسَأْتُ وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَبِئْسَ مَا صَنَعْتُ وَهٰذِهٖ يَدَايَ يَا رَبِّ جَزَآءً بِمَا كَسَبْتُ وَهٰذِهٖ رَقَبَتِيْ خَاضِعَةً لِّمَآ اَتَيْتُ فَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَخُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِي الرِّضَا حَتّٰى تَرْضٰى لَكَ الْعُتْبٰى

[1] احوط اور اولیٰ یہ ہے کہ یا تو وسلام علی المرسلین نہ کہے یا پھر اس کو آیت قرآنی کی نیت سے نہ پڑھے۔ ۱۲

لَآ اَعُوْدُ پھر تین سو مرتبہ کہے اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اس کے بعد کہے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اس قنوت میں اس طرح اپنے دل کو متوجہ کرنے کی کوشش کرے کہ خوفِ خدا سے آنکھوں میں آنسو بھر آئیں۔ اس قنوت کے بعد رکوع و سجود و تشہد و سلام بجالائے اور نماز سے فارغ ہو کر تسبیح جناب سیدہ پڑھے۔ اور سجدۂ شکر بجالائے اور جو چاہے خدا سے دعا مانگے کہ آخر شب کی دعا مستجاب ہے۔

نماز جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

روایت میں ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جو بھی حاجت طلب کرے وہ روا ہوگی۔ یہ نماز دو رکعت ہے ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک مرتبہ اور سورہ قدر (اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ) پندرہ مرتبہ پھر رکوع میں سورہ قدر پندرہ مرتبہ پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہو کر پندرہ مرتبہ پھر سجدۂ اوّل میں پندرہ مرتبہ۔ پھر سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد پندرہ مرتبہ پھر سجدۂ دوم میں پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اسی ترکیب سے دوسری رکعت بجالا کر تشہد و سلام پڑھ کر نماز کو ختم کرے اور یہ دعا پڑھے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ

Presented by www.ziaraat.com

اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ط

نمازِ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام

جناب شیخ و سیّد نے جناب صادق آلِ محمد علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو چار رکعت نماز امیر المومنین علیہ السّلام بجالائے، وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے کہ جس طرح وہ روزِ پیدائش پاکیزہ تھا۔ اور اس کی تمام حاجتیں بر آتی ہیں۔ یہ نماز چار رکعت ہے جو دو دو کرکے پڑھی جاتی ہے، ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید پچاس مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح امیر المومنین پڑھے اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ مَنْ لَّا تَبِیْدُ مَعَالِمُہٗ سُبْحَانَ مَنْ لَّا تَنْقُصُ خَزَآئِنُہٗ سُبْحَانَ مَنْ لَّا اِضْمِحْلَالَ لِفَخْرِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَنْفَدُ مَا عِنْدَہٗ سُبْحَانَ مَنْ لَّا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یُشَارِكُ اَحَدًا فِیْٓ اَمْرِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّآ اِلٰهَ غَیْرُہٗ ط

نمازِ جناب سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

روایت میں ہے کہ نمازِ جناب سیّدہ دو رکعت ہے جو حضرت جبرئیلؑ نے تعلیم فرمائی تھی اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سو مرتبہ سورۃ قدر اور دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سو مرتبہ سورۃ توحید پڑھے۔ نماز سے فارغ ہوکر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِیْفِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِیْمِ سُبْحَانَ مَنْ لَّبِسَ الْبَهْجَةَ وَالْجَمَالَ سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰی بِالنُّوْرِ وَالْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ یَّرٰی اَثَرَ النَّمْلِ فِی الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ یَّرٰی وَقْعَ الطَّیْرِ فِی الْهَوَآءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا لَا هٰكَذَا غَیْرُہٗ ط

سیّد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بروایت دیگر مندرجہ بالا دعا کے بعد مشہور تسبیح جناب

سیّدہ ۳۴ مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۴ مرتبہ اللہُ اکبر پڑھے۔ اس کے بعد سو مرتبہ محمد و آلِ محمدؐ پر صلوات بھیجے۔

نماز دیگر

شیخ و سیّد علیہما الرحمۃ نے صفوان سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی حلبی بروز جمعہ صادق آلِ محمد علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اُسے ایسا عمل تعلیم کیا جائے جو آج کے روز بہترین عمل ہو۔ معصومؑ نے ارشاد فرمایا کہ نہ تو جناب سیّدہ سے بڑھ کر رسولِ خدا کے نزدیک کوئی بزرگ تر ہستی تھی۔ اور نہ کوئی چیز اس سے افضل تھی۔ جو رسولِ خدا نے جناب سیّدہ کو تعلیم فرمائی۔ اور وہ چار رکعت نماز بہ دو سلام ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ توحید دوسری رکعت میں بعد سورہ حمد پچاس مرتبہ سورۃ والعدیات۔ تیسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ الزلزال اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد پچاس مرتبہ سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللہِ پڑھے اس نماز کو دو دو رکعت کرکے تشہد و سلام پڑھ کر ختم کرے۔

نمازِ حضرت جعفر طیّار علیہ السلام

یہ نماز اکسیرِ اعظم اور کبریتِ احمر کا حکم رکھتی ہے، اور کثیر و معتبر روایات سے اس کی بے حد فضیلت و عظمت بیان ہوئی ہے۔ آئمہ معصومین علیہم السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے۔ خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اس نماز کے بجالانے کا افضل وقت روز جمعۃ المبارک ہے۔

یہ نماز چار رکعت بہ دو سلام ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ وَالْعَادِیَاتِ اور تیسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللہِ ایک مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید ایک دفعہ پڑھے لیکن ہر ایک رکعت میں سورۃ الحمد اور دوسرا معیّن سورۃ پڑھنے کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی

Presented by www.ziaraat.com

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے۔ پھر یہی تسبیحات دس مرتبہ رکوع میں پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ سجدۂ اُولیٰ میں۔ دس مرتبہ سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ سجدۂ ثانی میں دس مرتبہ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ پڑھے اس طرح ہر رکعت میں ان تسبیحات کا مجموعہ پچھتر ہوگا۔

جناب شیخ و سیدؒ نے حضرت مفضل بن عمر سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ حضرتؑ نے نماز جعفر طیار ادا فرمائی اپنے دستِ مبارک بلند کئے۔ اور یوں کہنا شروع کیا۔ یَا رَبِّ یَا رَبِّ بقدر ایک سانس کے۔ پھر یَا رَبَّاہ جس قدر سانس نے اجازت دی۔ پھر اسی طرح رَبِّ رَبِّ پھر اسی قدر یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ پھر اسی مقدار پر یَا حَیُّ یَا حَیُّ پھر اسی طریقہ سے یَا رَحِیْمُ پھر اسی روش سے یَا رَحْمٰنُ پھر اس کے بعد سات مرتبہ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ کہہ کر آپ نے یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَاَنْطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَيْكَ وَاُمَجِّدُكَ وَلَا غَايَةَ لِمَدْحِكَ وَاُثْنِيْ عَلَيْكَ وَمَنْ يَبْلُغُ غَايَةَ ثَنَائِكَ وَاَمَدَ مَجْدِكَ وَاَنّٰى لِخَلِيْقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَاَيَّ زَمَنٍ لَمْ تَكُنْ مَمْدُوْحًا بِفَضْلِكَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِكَ عَوَّادًا عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِحِلْمِكَ تَخَلَّفَ سُكَّانُ اَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَيْهِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِكَ جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَّادًا بِكَرَمِكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔

نماز حضرت سلمان فارسیؓ

یہ نماز تیس رکعت دو دو کر کے ماہ رجب کے مبارک مہینے میں پڑھی جاتی ہے پڑھنے کا طریق حسب ذیل ہے۔

دس رکعت ماہِ رجب کی پہلی تاریخ کو دو دو کر کے پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ حمد کے بعد سورۂ توحید اور سورۂ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ تین تین مرتبہ پڑھے اور ہر دو رکعت

ختم کرنے کے بعد ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر ملے۔

نیمہ ماہ رجب یعنی پندرھویں تاریخ کو دس رکعت نماز حسب طریق بالا بجا لائے۔ اور ہر دو رکعت کے سلام کے بعد ہاتھوں کو بجانب آسمان بلند کر کے کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۔ پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر ملے۔

ماہ رجب کی آخری تاریخ کو اسی طرح دس رکعت نماز بجا لائے اور ہر دو رکعت کے سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔

پھر ہاتھوں کو حسب طریق سابق منہ پر ملے اور اپنی حاجت طلب کرے اس نماز کا پڑھنا بے حد اجر و ثواب اور فضیلت رکھتا ہے اور فوائد کثیرہ پر مشتمل ہے۔

نماز اعرابی

سید بن طاؤسؒ نے جمال الاسبوع میں شیخ تلعکبری سے نقل کیا ہے کہ اس نے بسند خود زید بن ثابت سے روایت کی۔ اس نے کہا کہ صحرا نشینوں میں سے ایک شخص نے جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کی یا مولا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں بادیہ نشین ہوں۔ اور مدینہ منورہ سے دور رہتا ہوں لہٰذا ہر جمعہ میں نماز جمعہ میں شریک نہیں ہو سکتا۔ پس میرے لئے کوئی ایسا عمل فرما دیجئے کہ جس کو بجا لانے

Presented by www.ziaraat.com

کی فضیلت حاصل ہوجائے اور جب میں اپنے اہل و عیال اور قبیلہ کے پاس واپس جاؤں تو ان کو بھی یہ عمل بتاؤں۔ رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا کہ جب دن چڑھ جائے تو دو رکعت نماز اس ترکیب سے ادا کر پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سات مرتبہ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سات مرتبہ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ۔ اور تشہد و سلام کے بعد سات مرتبہ آیت الکرسی ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ تک پڑھ۔ پھر آٹھ رکعت نماز بہ دو سلام ادا کر۔ اور ہر دو رکعت کے بعد بیٹھ اور تشہد پڑھ اور سلام نہ پھیر۔ اور جب چار رکعت پوری ہوجائے تو سلام پڑھ۔ اسی طریق پر باقی چار رکعت بجالا۔ اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ ایک مرتبہ اور سورۂ توحید پچیس مرتبہ پڑھ۔ تشہد و سلام پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاغْفِرْلِیْ اس کے بعد طلبِ حاجت کر اور ستر مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھ اور پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ کہہ۔ پس آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے خالقِ کون و مکان کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا۔ جو شخص اس نماز کو بروز جمعہ ادا کرے گا۔ میں اُس کے لئے بہشت کا ضامن ہوں۔ اور وہ اپنی جگہ سے نہ اُٹھے گا کہ خداوند عالم اس کے اور اُس کے والدین کے گناہ بخش دے گا۔

نمازِ شکر

اس محسنِ حقیقی کی احسان فراموشی جس کے احسانات و نوازشات کی کوئی حد و انتہا نہیں یقیناً انسان کے لئے سخت تر عذاب کا موجب ہے۔ خداوندِ عالم قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔ یعنی اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں یقیناً تم پر نعمت کی زیادتی کروں گا۔ اور اگر تم نے کفرانِ نعمت کیا۔ اور ناشکری کی تو یاد رکھنا کہ میرا عذاب سخت ہے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب خدا تجھ کو کوئی نعمت عطا فرمائے یا کوئی مصیبت تجھ سے دفع کرے تو دو رکعت نمازِ شکر بجالا۔ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ پڑھو۔ اور پہلی رکعت کے رکوع و سجود میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شُکْرًا وَّحَمْدًا (از روئے شکر و حمد اللہ ہی سزاوارِ حمد و ثنا ہے)۔ اور دوسری رکعت کے رکوع و سجود میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَاَعْطَانِیْ مَسْئَلَتِیْ۔ (ہر قسم کی حمد ہے اللہ کے لئے جس نے میری دعا قبول فرمائی۔ اور میرا مطلب مجھے عطا کیا) پڑھو۔ تشہد و سلام پڑھ کے نماز ختم کرو۔

نمازِ مغفرت

جناب صادق آلِ محمد علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص دو رکعت نماز اس ترکیب سے بجالائے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ساٹھ مرتبہ سورۂ توحید پڑھے تو خداوندِ عالم اُس کے گناہوں کو عفو فرمائے گا۔

نمازِ توبہ

خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا۔ یعنی اے ایماندارو! خدا کی بارگاہ میں خالص دل سے توبہ کرو۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ توبہ کی چھ شرطیں ہیں (۱) گزشتہ گناہوں سے نادم ہونا (۲) جو واجبات ترک ہوگئے ہوں اُن کا دوبارہ بجالانا (۳) مظلومؑ کا اپنی گردن سے اتارنا (۴) جن لوگوں کا قصور کیا ہو یعنی کسی پر ظلم کیا ہو یا کسی کا حق چھینا ہو اُن سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا (۵) دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا اور (۶) اپنے نفس کو خدا کی عبادت اور اطاعت میں اس طرح گھلانا جس طرح اسے گناہوں سے پالا ہے اور اُسے اطاعت کا اس طرح ذائقہ چکھانا جس طرح کہ اُسے شروع میں معصیت کا ذائقہ چکھایا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

لہٰذا انسان کو لازم ہے کہ جس کا حق ہو خواہ حقِ خدا ہو یا حقِ انسان۔ اُس کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہوئے خلوصِ دل سے اس طرح عملِ توبہ بجالائے کہ اول غسلِ توبہ کرے۔ پھر سچے دل سے اس طرح صیغۂ توبہ پڑھے اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَجَمِيْعَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةِ عَرْشِهٖ وَجَمِيْعَ خَلْقِهٖ اِنِّیْ نَادِمٌ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِیْ وَمُعْتَرِفٌ بِهَا وَاِنِّیْ عَازِمٌ عَلٰٓی اَنْ لَّآ اَعُوْدَ اِلَيْهَا وَقَدْ عَاهَدْتُ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی ذٰلِكَ اَلْفَ عَهْدٍ فِیْ عُنُقِیْ لِيُطَالِبَنِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ط

اس کے بعد دو رکعت نماز مثلِ نمازِ صبح بجالائے۔ نماز سے فارغ ہو کر بہتر ہے۔ کہ دعائے توبہ رجوعِ قلب سے پڑھے جو فرمودۂ امام زین العابدین علیہ السلام ہے۔ اور صحیفۂ کاملہ میں درج ہے۔

نمازِ ردِّ مظالم

مظالم سے مراد لوگوں کے وہ حقوق ہیں جو کسی شخص کے ذمہ واجب الادا یا بخشوانے کے قابل ہوں خواہ وہ حقوق مالی ہوں یا غیر مالی۔ لوگوں کے حقوق کی تلافی وارث کے پاس مال واپس کرنے یا اس سے بخشوانے یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کی طرف سے تصدق کرنے یا حاکمِ شرع کے پاس پہنچانے یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کے حق میں دعائے مغفرت کرنے سے ہو سکتی ہے۔ اگر اس طرح تلافی ناممکن ہو تو عملِ ردِّ مظالم بجالائے۔ جس کی وجہ سے خداوندِ عالم بروزِ حشر صاحبانِ حقوق کو اس گنہگار سے راضی اور اس کے مظالم کو رد فرمائے گا۔ یہ نماز چار رکعت بہ دو سلام ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد ایک بار اور سورۃ توحید پچیس مرتبہ۔ دوسری رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پچاس مرتبہ تیسری رکعت میں الحمد ایک بار اور سورۃ توحید پچھتر مرتبہ اور چوتھی رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور سورۃ توحید سو مرتبہ پڑھے۔ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے تو خداوندِ عالم اپنے فضل و کرم سے اس کے مطالبہ کرنے والوں کو روزِ قیامت راضی فرمائے گا۔ اگرچہ اُن کی تعداد ایک صحرا کے ذرّوں کے برابر ہو۔ اور

وہ نماز گزار سب سے پہلی جماعت میں داخلِ بہشت ہو گا۔

نمازِ غفیلہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص نمازِ غفیلہ بجالائے اور طلبِ حاجت کرے تو خداوندِ عالم اُس کی حاجات کو بر لائے گا اور اس کے سوال کو پورا کرے گا۔ یہ نماز دو رکعت ہے جو مغرب و عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔ اس کی ترکیب حسبِ ذیل ہے۔

پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد یہ آیات (پارہ ۱۷، رکوع ۶) پڑھے وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ ط

دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد یہ آیت (پارہ ۷، رکوع ۱۳) پڑھے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ط پھر قنوت میں دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِیْ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ۔ اس کے بعد دعا مانگے۔

نمازِ مغفرتِ والدین

حقیقت الامر یہ ہے کہ والدین کی فرمانبرداری واجب اور ان کی رضامندی و خوشنودی بہترین طاعات سے ہے۔ ان کو ناراض رکھنا گناہِ کبیرہ ہے۔ پس لازم ہے کہ انسان اپنے ماں باپ کے لئے اعمالِ خیر بجالائے اور ان کی مغفرت و درجاتِ عالیہ کے

Presented by www.ziaraat.com

اور نمازیں پڑھے۔ کم از کم ہر شب جمعہ والدین کے لئے دو رکعت نماز بایں طریق پڑھے کہ پہلی رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ الحمد اور دس مرتبہ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ط پڑھے اور دوسری رکعت میں ایک بار سورۃ الحمد اور دس بار رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط پڑھے۔ نماز ختم کرنے کے بعد دس مرتبہ کہے۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ط

سولھواں باب

نماز جماعت کا بیان

نماز جماعت کی فضیلت

واجب نمازوں کا جماعت[1] کے ساتھ پڑھنا مستحب[2] ہے اور نماز پنجگانہ کے متعلق تاکید ہے خصوصاً نماز صبح اور مغرب و عشاء کے بارہ میں زیادہ تاکید[3] ہے۔ منقول ہے کہ عالم دین کی اقتداء میں ایک نماز پڑھنا ہزار نمازوں کے برابر ہے اور جس قدر وجوہ فضیلت ہوتے ہیں اسی قدر ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ روایت میں ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ میری امت کے واسطے جماعت میں کیا ثواب ہے تو جواب دیا کہ اگر دو شخص نماز جماعت پڑھیں تو خداوند عالم ہر شخص کو ہر رکعت میں ڈیڑھ سو نماز کا ثواب عطا

[1] بشرطیکہ اصل شرع کی طرف سے واجب ہوئی ہوں اور اگر نذر و عہد و قسم سے واجب ہوئی ہوں تو انہیں جماعت سے نہ پڑھے بلکہ احوط (وجوبی) یہ ہے کہ طواف واجب کی نماز اور نماز احتیاط بھی جماعت سے نہ پڑھے۔ اور اگر امام میت کی طرف سے اجرت یا بلا اجرت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی احوط یہ ہے کہ نمازگزار اس کی اقتداء نہ کرے۔ ۱۲

[2] نماز جمعہ کے اگر شرائط پورے ہو جائیں تو اس میں جماعت واجب ہے۔ آقائے محسن مدظلہ۔

[3] خصوصاً اس شخص کے لئے جو مسجد کا ہمسایہ ہے اور خصوصاً اس کے لئے جو مسجد کی اذان کی آواز سنتا ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

فرماتا ہے۔ اور اگر نماز پڑھنے میں تین شخص ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں چھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر چار ہوں تو ہر شخص کو ہر رکعت میں ایک ہزار دو سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر پانچ ہوں تو ہر شخص کو ہر رکعت میں چار ہزار آٹھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر سات ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں نو ہزار چھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جس وقت آٹھ آدمی ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں انیس ہزار دو سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جب نو آدمی نماز پڑھنے والے ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت میں اڑتیس ہزار چار سو نمازوں کا ثواب لکھ دیتا ہے اور جس وقت دس شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت میں چھہتر ہزار آٹھ سو نمازوں کا ثواب قرار دیتا ہے۔ اور جب دس سے زیادہ ہو جائیں تو ثواب کی یہ حالت ہے کہ اگر آسمان کاغذ بن جائیں۔ تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام دریا روشنائی کا کام دیں۔ اور تمام جن و انسان اور فرشتے کاتب ہوں تو بھی اس کے اجر و ثواب پر قادر نہیں ہو سکتے۔ مستحبی نمازیں جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی جا سکتیں سوائے نماز استسقاء کے جو طلب باراں کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اور نماز عیدین کہ ان کا جماعت سے پڑھنا مستحب ہے بلکہ اگر فرادیٰ پڑھ لی ہو تو دوبارہ جماعت سے پڑھنا مستحب ہے۔ اور اگر کوئی شخص دونوں سورتیں اچھی طرح نہ پڑھ سکتا ہو تو اگر وہ وقت کے اندر سیکھ سکتا ہو تو اسے سیکھنا لازم ہے۔ پھر اختیار ہے خواہ فرادیٰ پڑھے۔ یا جماعت کے ساتھ۔ اور اگر وقت کی تنگی یا ایسی ہی کسی اور وجہ سے سیکھنا ممکن نہ ہو تو پھر جماعت میں شریک ہونا واجب ہے اور اگر کسی طرح بھی درست کرنا ممکن نہیں ہے تو جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب نہیں ہے۔ بلکہ جیسا بھی پڑھا جائے لیکن شرکت جماعت[1] احوط (استحبابی) ہے

شرائط امام جماعت

پیش نماز کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں۔ ایک یہ کہ بالغ ہو۔ دوسرے عاقل ہو تیسرے

[1] اہل سنت کی جماعت میں شریک ہونا سنت مؤکدہ ہے لیکن اس حالت میں حمد و سورۃ آہستہ سے خود پڑھے اور اگر سورۃ پڑھنا ممکن نہ ہو تو سورۃ حمد پر اکتفا کرے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو سکے تو جائز ہے لیکن اتمام و اعادہ احوط ہے۔ ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

مومن ہو۔ چوتھے عادل ہو یعنی اس میں ملکۂ عدالت پایا جاتا ہو۔ اور اتنا ہی کافی ہے کہ اس میں ظاہری خوبیاں ایسی ہوں کہ اس پر وثوق و اطمینان ہو جائے۔ پانچویں حلال زادہ ہو۔ چھٹے مرد ہو۔ اگر پیچھے نماز پڑھنے والے (ماموم) مرد ہوں یا مرد بھی ہوں اور عورتیں بھی، ساتویں کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ جب کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے بھی کھڑے ہو کر پڑھنے والے ہوں آٹھویں اس کی قرأت صحیح ہو۔ یعنی اگر وہ صحیح طور سے پڑھ نہیں سکتا یا بعض حروف کو دوسرے حروف سے بدل دیتا ہے تو ایسے شخصوں کو کہ جن کی قرأت درست ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ نویں[1] بنا بر احتیاط (استحبابی) جذام و برص کا مریض نہ ہو۔ اور اس پر حدِ شرعی جاری نہ کی گئی ہو۔ اگرچہ وہ بعد میں توبہ بھی کرلے اور عرب صحرائی بھی نہ ہو۔

شرائطِ جماعت

اوّل یہ کہ ماموم اور امام یا ماموم اور اگلی صف کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔ جس سے امام نہ دکھائی دے لیکن اگر ماموم عورت ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ ماموم امام سے دور نہ ہو۔ یعنی ماموم کا محلِ سجدہ امام یا اگلی صف کے محلِ سجدہ سے ایک قدم سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہو۔ صفِ اوّل میں بقدر[2] ایک آدمی کے یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ ہو تو حرج نہیں ہے۔ اور صفِ آخر میں دو آدمیوں کے درمیان زائد فاصلہ کا بھی حرج نہیں ہے۔ اور درمیانی صفوں میں ترکِ فاصلہ احوط[3] ہے۔ تیسرے یہ کہ امام کی جگہ ماموم کی جگہ سے ایک بالشت[4] یا اس سے زیادہ بلندی پر نہ ہو۔ البتہ اگر فی الجملہ پست ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن ماموم کی جگہ امام کی جگہ سے جتنی بھی بلند ہو کوئی قباحت نہیں ہے۔ بشرطیکہ اتصال قائم رہے۔ اور اقتداء میں فرق نہ آئے۔ چوتھے یہ کہ ماموم کے کھڑے ہونے کی جگہ امام کی جگہ سے آگے نہ ہو۔ اگرچہ برابر کھڑے ہونا جائز ہے مگر احوط[5] یہ ہے کہ ماموم امام سے پیچھے ہی رہے خواہ تھوڑا ہی سا

---

[1] بنا بر احوط (وجوبی)۔ [2] صفِ آخر اور صفوف متوسطہ کے درمیان عدم فاصلہ کی مقدار واجب میں فرق نہیں ہے بلکہ تمام صفوں میں اتصال اور فاصلہ نہ ہونا شستِ مرکدہ ہے ۱۲ [3] احوط یہ ہے کہ بقدر ایک بالشت کے بھی بلندی نہ ہو۔ ہاں اگر خفیف سی بلندی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ۱۲ [4] یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲

پانچویں یہ کہ امام اور ماموم کی نماز صورت و کیفیت میں یکساں ہو۔ پس جائز نہیں ہے کہ امام نماز یومیہ پڑھے۔ اور ماموم اس کی اقتداء میں نماز میت یا عیدین پڑھے۔ اور اس کے عکس صورت بھی جائز نہیں ہے لیکن عددِ رکعات میں یکساں ہونا واجب نہیں ہے۔ لہٰذا جائز ہے کہ حاضر مسافر کی اقتداء کرے اور مسافر حاضر کی۔ اور اس طرح جو شخص اپنی نماز فرادیٰ پڑھ چکا ہو۔ اگر وہ اسی نماز کو پھر سے جماعت کے ساتھ پڑھے تو یہ جائز بلکہ مستحب ہے۔ چھٹے یہ کہ امامِ جماعت ایک ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ایک نماز میں دو شخصوں کی اقتداء میں نیت کرے۔ ساتویں یہ کہ امام کا تعین کرکے اقتداء کی نیت کرے۔ آٹھویں یہ افعالِ نماز میں امام کی پیروی ماموم پر واجب ہے۔ یعنی کھڑا ہونا۔ رکوع میں جانا وغیرہ اُمور امام سے پہلے نہ بجا لائے اور احوط یہ ہے کہ امام کے بعد بجا لائے۔ لیکن اقوال (پڑھنے کی چیزوں) میں خواہ واجب ہوں یا سنت متابعت واجب نہیں ہے۔ البتہ تکبیرۃ الاحرام کو امام کے بعد ہی کہنا لازم ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ اقوال میں بھی متابعت کرے۔ خصوصاً سلام میں۔ اگر کوئی شخص بھول کر امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے اٹھ جائے تو واجب ہے کہ فوراً امام سے جا ملے۔ ایسی حالت میں بوجہ جماعت کے مثلاً ایک رکوع زائد ہو جانا معاف ہے۔ اور اگر باوجود موقع ملنے کے ایسا نہ کریگا تو ختم کرکے بہ نیت قربت دوبارہ پڑھے اور اگر عمداً امام سے کچھ پہلے سر اٹھائے تو امام کے ساتھ ہونے کے لئے دوبارہ رکوع یا سجدہ میں جانا جائز نہیں بلکہ احوط یہ ہے کہ نماز ختم کرکے دوبارہ پڑھے۔

احکامِ جماعت

چونکہ جماعت کے لئے کم از کم دو آدمی ایک امام دوسرا ماموم کافی ہیں لہٰذا پیش نماز کے ساتھ نماز پڑھنے والا اگر صرف ایک مرد ہو تو مستحب ہے کہ امام کے داہنی طرف کھڑا ہو

---

[1] یومیہ نماز کے ساتھ نماز طواف پڑھنے میں اشکال ہے (آقائے محسن مدظلہ)
[2] جو اقوال حدِ سماعت میں آرہے ہوں خواہ وہ قرأت ہو یا اذکارِ رکوع و سجود وغیرہ۔ ان میں یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو صف باندھ کر امام کے پیچھے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور اگر عورتیں بھی ہوں تو ان کی صف مردوں کے پیچھے رہے۔ جب نماز شروع ہو پس اگر وہ جہری نماز ہے۔ جیسے صبح کی نماز یا مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتیں۔ تو ان میں واجب ہے کہ ماموم خود سورۃ الحمد اور دُوسرا سورہ نہ پڑھے بشرطیکہ امام کی قرائت یا ہمہمہ سُن رہا ہو۔ لیکن اگر امام کی آواز سُنائی نہ دے تو ماموم الحمد اور دوسرا سُورۃ آہستہ خود پڑھ سکتا ہے یا ذکرِ خدا میں مشغول ہے یعنی سُبحَانَ اللہِ سُبحَانَ اللہِ کہتا رہے[ف]۔ اور اخفاتی نماز میں یعنی ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں جن میں امام آہستہ قرائت کرتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ماموم خود الحمد اور سورۃ نہ پڑھے بلکہ آہستہ آہستہ سُبحَانَ اللہِ سُبحَانَ اللہِ کہتا رہے۔ جب تک کہ امام قرائت ختم نہ کرلے۔ نماز مغرب کی تیسری رکعت اور نماز عشاء و ظہر و عصر کی آخری دو رکعتوں میں وہی حکم ہے جو بغیر جماعت کے ہوتا یعنی چاہے الحمد پڑھے یا تسبیحات اربعہ دونوں میں سے ایک واجب ہے۔ اسی طرح تمام نمازوں کی ہر رکعت کے رکوع و سجدہ میں پڑھنا یا تشہد و سلام وغیرہ بھی ماموم خود بجالائے گا اگر کوئی شخص شروع میں شریک جماعت نہ ہو سکے تو امام کے ساتھ حالتِ رکوع میں ملحق ہو جائے اگرچہ امام ذکرِ رکوع ختم کر چکا ہو تب بھی جماعت مل جائے گی۔ اور اس کی پہلی رکعت شمار ہوگی۔ اور اگر امام کی دوسری رکعت میں شریک ہو تو یہ ماموم کی پہلی رکعت ہوگی۔ لیکن مستحب ہے کہ قنوت و تشہد امام کی متابعت میں کرے اور تشہد کی حالت میں احوط یہ ہے کہ ماموم ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر گھٹنوں کے بل بیٹھا رہے۔ پھر امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے اب یہ رکعت امام کی تیسری اور ماموم کی دوسری ہوگی۔ لہٰذا اس میں خود ماموم کو سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ آہستہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ نماز جہری ہو پھر قنوت پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جائے۔ اگر قنوت پڑھنے کی مہلت نہ ملے تو قنوت چھوڑ دے۔ اور اگر دُوسرا سورہ پڑھنے کا موقع نہ ملے تو اس کو بھی چھوڑ دے۔ اور اگر الحمد کو پورا کرنے کا بھی وقت نہ

ف اگرچہ بہتر بلکہ احوط یہ ہے کہ خاموش کھڑے ہو کر امام کی قرأت سننے کی کوشش کرتا رہے ۱۲

ملے کہ امام رکوع سے اُٹھ کھڑا ہو تو الحمد کو پورا کر کے خود رکوع کرے اور امام سے سجدہ میں جا ملے اور امام کی آخری رکعت جب تک وہ سلام پڑھے یہ اس کے ساتھ رہے اس طریق پر کہ دونوں زانو زمین سے بلند رہیں۔ اور اگر امام کی تیسری یا چوتھی رکعت میں رکوع سے قبل شریک ہو تو خود سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ پڑھنا چاہیئے۔ اگر اتنی مہلت نہ ملے تو الحمد پر اکتفا ہو سکتا ہے[ف] اور اگر اول ہی سے یہ جانتا ہو کہ سورۃ الحمد پڑھنے کا بھی موقع نہ ملے گا کہ امام رکوع میں چلا جائیگا تو احوط یہ ہے کہ رکوع میں آنے تک امام کا انتظار کرے اور تکبیرۃ الاحرام کہہ کر اس کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جائے اور جائز ہے کہ جماعت میں جہاں سے چاہے کسی عذر کی وجہ سے فرادیٰ کی نیت کر کے الگ ہو جائے لیکن بغیر کسی عذر کے علیحدہ ہونا احتیاط[ف] کے خلاف ہے۔

چند مسائل

(۱) اگر کوئی ایسے وقت آئے کہ امام آخری تشہد میں ہو تو جائز ہے کہ اس کے ساتھ اس طرح شریک ہو جائے کہ نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور بیٹھ کر تشہد میں شریک ہو۔ جب امام سلام پڑھے تو کھڑا ہو جائے اور بغیر اس کے کہ پھر نیت کرے یا تکبیر کہے اپنی پوری نماز پڑھے۔ اس طریقے سے جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ اگرچہ رکعت شمار نہیں ہو سکتی۔

(۲) مستحب ہے کہ پہلی صف میں صاحبان علم و فضل ہوں۔ اس لئے کہ یہ سب صفوں میں افضل صف ہے لیکن نماز جنازہ میں آخری صف افضل ہے۔ اور مستحب ہے کہ صفیں ٹھیک کھڑی ہوں۔ ایک کے کاندھے سے دوسرے کا کاندھا مقابل رہے۔ جب مؤذن قَد قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہے تو سب کھڑے ہو جائیں۔

(۳) جب امام کو کسی شخص کا رکوع میں داخل ہونا محسوس ہو جائے تو رکوع کو طول دے

ف اگر سورہ کا وقت نہ ہو تو فقط حمد کو پڑھے اور اگر فقط حمد کو بھی تمام کر کے رکوع میں امام کے ساتھ نہ مل سکے تو احوط یہی ہے کہ بقصد فرادیٰ نماز کو تمام کرے (دقائق حسن حکیم)

ف یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

اور داخل ہونے والوں کے انتظار میں رکوع کو لمبا کر دے (۴) جب امام سورۃ الحمد ختم کرے تو ماموم آہستہ سے الحمد للہ رب العالمین کہیں۔

(۵) اگر ماموم عمداً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھائے پھر عمداً متابعت امام کی غرض سے رکوع یا سجدہ میں چلا جائے تو اس کی نماز باطل[1] ہے۔

(۶) ماموم کے لئے بہتر ہے کہ جہری نماز میں امام کی قرأت کو سنے اور احوط بلکہ اقوٰی کی بنا پر اپنی قرأت کو ترک کرے۔

(۷) ایک شخص نماز نافلہ میں مشغول ہے کہ جماعت منعقد ہو گئی۔ اور اُسے ڈر ہے کہ نافلہ کی وجہ سے وہ جماعت کی پہلی رکعت میں شریک نہ ہو سکے گا تو اس کے لئے نماز نافلہ کا قطع کرنا مستحب ہے۔

(۸) جماعت کو ترتیب کے ساتھ تکبیرۃ الاحرام کہنی چاہیئے خواہ صف اوّل ہو یا دوسری تیسری صف۔

(۹) اگر نماز کے درمیان میں کوئی چیز حائل ہو جائے جو باقی رہے تو جماعت باطل ہوگی اور اگر آدمی یا حیوان گذر جائے تو کوئی قباحت نہیں ہے۔

(۱۰) کھڑا ماموم بیٹھے ہوئے امام کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اعلیٰ ادنیٰ کی اقتدا نہیں کر سکتا۔

(۱۱) پچھلی صفوں کا اگلی صف سے طولانی ہونا ضرر رساں نہیں ہے لیکن باہمی اتصال ہونا ضروری ہے۔

(۱۲) جب صف کے درمیان جگہ خالی ہو۔ اس سے بچ کر علیحدہ کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ اس خالی مقام کو پُر کرنا چاہیئے۔

---

[1] بعنوان جماعت باطل ہے لیکن بعنوان فرادیٰ صحیح ہے (آقائے محسن حکیم)

سترھواں باب

بیان روزہ

تعریف روزہ

روزہ سے مراد طلوعِ صبح صادق سے لے کر غروب شرعی تک جس کی علامت مشرق کی سرخی[1] کا زائل ہونا ہے۔ ان تمام چیزوں سے پرہیز کرنا ہے۔ جن کا بیان آگے آئے گا۔

رمضان المبارک کے روزے ضروریاتِ دین سے ہیں۔ ان کے وجوب کا جو شخص منکر ہو کافر اور واجب القتل ہے۔ اور جو شخص ان روزوں کے ترک کرنے کو حلال نہ سمجھتا ہو لیکن پھر عمداً نہ رکھے تو وہ پچیس کوڑوں کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ پھر اگر ایسا ہی کرے تو دوسری مرتبہ سزا دی جائے گی۔ لیکن تیسری مرتبہ قتل کر دیا جائے گا۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ تیسری مرتبہ سزا دی جائے اور چوتھی مرتبہ قتل کیا جائے۔

اقسام روزہ

واجب روزے یہ (۱) ماہ رمضان کے روزے (۲) ماہِ رمضان کے قضا روزے، (۳) اعتکاف کے تیسرے دن کا روزہ (۴) حج میں قربانی کے بدلے کفارہ کے روزے (۵) نذر و عہد و قسم کے روزے (۶) کفارہ کے روزے (۷) بڑے بیٹے پر والدین[2] کے روزے (۸) کسی شخص کے وہ روزے جن کی اُجرت لی ہو۔

---

[1] ...ہے کہ وہ انسان کے سر کے اوپر سے گزر جائے (آقائے محسن حکیم)

[2] ...کے قضا روزوں کا واجب ہونا معلوم نہیں اگرچہ ان کا بھی ادا کرنا احوط ہے (آقائے محسن مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

حرام روزے :- (۱) عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ (۲) ماہِ شعبان کی تیسویں تاریخ (یوم الشک) ماہِ رمضان کے قصد سے (۳) معصیت کی نذر کا روزہ (۴) چپ رہنے کا روزہ (۵) وصال کا روزہ یعنی دن رات ملا کر یا دو دن ملانے کی نیت سے درمیان میں افطار کئے روزہ (۶) مُستحبی روزہ زوجہ کا باوجودیکہ شوہر کو اس میں زحمت ہو۔ اور غلام و کنیز کا مُستحبی روزہ جب کہ آقا کو اس کے روزہ کی وجہ سے تکلیف ہو۔ اور بیٹے کا مُستحبی روزہ جب کہ ماں باپ نے منع کیا ہو خصوصاً جب کہ انہیں اس سے تکلیف پہنچے (۷) ماہِ ذی الحجہ کے ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ) کے روزے اُن لوگوں کے لئے جو منیٰ میں ہوں۔

مُستحبی روزے :- اُن ایام کے علاوہ جن میں روزہ صحیح نہیں ہے، ہر روز روزہ رکھنا سنّت ہے لیکن وہ روزے جو بعض دنوں کی خصوصیت سے متعلق ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہر مہینہ کی ہر جمعرات و جمعہ کا روزہ (۲) ہر مہینہ کی پہلی اور آخری جمعرات اور دوسرے عشرہ کی پہلی بدھ کا روزہ کہ ان کی بہت تاکید ہے (۳) ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں روزہ ان کو ایام بیض کہتے ہیں (۴) ماہِ محرم کی پہلی، تیسری اور ساتویں تاریخ کا روزہ (۵) ماہ ربیع الاوّل کی سترہ تاریخ (میلاد النبیؐ) کا روزہ (۶) کل ماہِ رجب خاص کر ماہِ رجب کی ستائیسویں تاریخ (روزِ بعثت) کا روزہ (۷) کل ماہِ شعبان خاص کر ماہِ شعبان کی تیس تاریخ کا روزہ (۸) عید دحو الارض (۲۵ ذی قعدہ) کہ اس روز خانہ کعبہ کے نیچے زمین بچھائی گئی (۹) روزِ عرفہ (ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ) (۱۰) عید غدیر (۱۸ ذی الحجہ) (۱۱) عید مباہلہ (۲۴ ذی الحجہ) (۱۲) عید خاتم بخشی (۲۵ ذی الحجہ) (۱۳) عید ماہِ رمضان کے تین یوم بعد چھ روزے (۱۴) عید نو روز کا روزہ۔ ایسے تمام روزوں کے متعلق سُنّت ہے کہ جب کوئی برادرِ مومن افطار کرانا چاہے تو افطار کرے کیونکہ روزہ رکھنے سے اس افطار میں ستر درجہ بلکہ نوّے درجہ زیادہ ثواب ہے۔

مکروہ روزے :- وہ روزے جن کے رکھنے میں کم ثواب ہے۔

(۱) ماہِ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ اُس شخص کو رکھنا جو روزہ میں بوجہ ضعف عرفہ کی دعائیں نہ پڑھ سکے گا۔ جو روزہ سے افضل ہیں یا چاند میں شک کی وجہ سے اُس روز عید کا احتمال ہو۔

(۲) میزبان کی اجازت کے بغیر مہمان کا روزہ رکھنا۔

(۳) ماں باپ کی اجازت کے بغیر بیٹے کا روزہ رکھنا لیکن اگر اس روزہ سے ماں باپ کو اذیت پہنچے تو حرام ہے۔

شرائطِ صحتِ روزہ :- روزہ کے صحیح ہونے کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) عقل۔ پس اگر دن کے کسی حصّہ میں دیوانہ ہو تو روزہ صحیح نہیں ہوگا۔

(۲) اسلام (۳) ایمان (۴) اگر عورت ہو تو تمام دن حیض و نفاس سے پاک رہے۔

(۵) ایسے سفر میں نہ ہو جس میں نماز کے قصر کا حکم ہو۔ اس لئے کہ جس مقام پر نماز قصر ہوگی اس روزہ نہ رکھنا چاہیئے بلکہ بعد کو اس کی قضا ہوگی۔ البتہ ایک سفر سے واپس ہوتے وطن یا جہاں دس روز رہنے کا قصد ہو۔ زوال سے قبل پہنچ جائے اور ابھی کوئی روزہ توڑنے والی چیز استعمال نہ کی ہو تو روزہ صحیح ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص زوال کے بعد سفر کرے اور روزہ سے ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن نماز قصر پڑھے گا۔ اور جب کوئی شخص ماہِ رمضان میں سفر کرے تو حدِ ترخص تک پہنچنے سے پہلے روزہ توڑنا جائز نہیں ورنہ کفارہ واجب ہو جائے گا۔ اور اگر سفر در حضر یا تنہا سفر میں روزہ رکھنے کی نذر کی جائے تو وہ روزہ سفر میں رکھنا جائز ہے۔

(۶) ضرر کا خوف نہ ہو۔ پس اگر خوف ہو کہ روزہ رکھنے سے مرض پیدا ہو جائے گا۔ یا مرض میں زیادتی ہو جائے گی تو روزہ صحیح نہیں بلکہ بعد کو جب یہ خوف نہ رہے تو قضا واجب ہے اور مرض پیدا ہونے کے فقط احتمال سے روزہ ترک کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر عورت کو اپنے بچے کے بارہ میں ضرر کا خوف ہو کہ دودھ کم ہو جائے گا اور اس سے بچے کو نقصان پہنچے گا تو واجب ہے کہ روزہ نہ رکھے۔ اسی طرح جس حاملہ کا زمانۂ وضع حمل قریب ہو۔ اور اُسے اپنے یا بچے کے متعلق ضرر کا خوف ہو تو اس کا بھی روزہ صحیح نہ ہوگا۔ اسی طرح مرد ہو یا عورت جو بوڑھے ہوں۔ اور روزہ رکھنے سے معذور ہوں تو اُن پر بھی روزہ واجب نہیں ہے۔ اور

سوا ان مقامات کے جن کی استثناء ہو گئی ہو (یعنی مسجد الحرام و مسجد نبویؐ و مسجد کوفہ اور حائر سید الشہداءؑ) جہاں نماز قصر واجب نہیں ہے پھر بھی بحالتِ سفر روزہ نہیں رکھ سکتا۔

Presented by www.ziaraat.com

اسی طرح جو کثیر العطش[1] ہو یعنی جو دن بھر پانی پینا ترک نہ کر سکتا ہو۔ اس پر بھی روزہ واجب نہیں ہے۔[2] تمام مذکورہ بالا صورتوں میں ہر روزہ کے عوض ایک مُد احتیاطاً چودہ چھٹانک اطعام تصدق دینا چاہیئے۔ اور جب[3] روزہ رکھنے پر قادر ہو جائیں تو اس وقت قضا بجالانا چاہیئے۔ بالغ ہونا شرطِ صحتِ روزہ نہیں ہے۔ ہر سمجھدار لڑکے یا لڑکی کا روزہ صحیح ہے۔ مگر ان پر واجب نہیں ہے۔

نیّتِ روزہ

روزہ میں اُن چیزوں سے پرہیز کرنے کا قصد کرنا ضروری ہے کہ جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ نیت میں اتنا ہی کافی ہے کہ شب میں یہ ارادہ کرے کہ کل قُرْبَةً اِلَى اللّٰه روزہ رکھوں گا۔ اور یہ بھی لازم ہے کہ روزہ محض حکم خدا کی تعمیل کے لئے رکھے۔ احوط یہ ہے کہ شب اوّل میں پورے مہینے کے روزوں کی نیت کرے اور پھر ہر رات علیحدہ بھی نیت کرے اور اگر نیت کرنا بھول گیا ہو تو اگر زوال سے قبل یاد آجائے تو فوراً نیت کرے روزہ صحیح رہے گا۔ اور زوال کے بعد یاد آئے تو باقی دن میں منافیٔ روزہ چیزوں سے باز رہے۔ لیکن روزہ باطل ہوگا۔ ایسا ہی حکم تمام واجب[4] روزوں میں ہے۔ خواہ وہ قضا کے ہوں۔ سُنّتی روزہ کی نیت غروبِ آفتاب سے قبل تک ہو سکتی ہے۔ اگر نیت کے بعد دن کا تھوڑا حصہ ہی باقی رہ جائے تو کافی ہے۔ یوم الشک میں آخر شعبان کے روزہ کی نیت ضروری ہے۔ پس اگر

---

[1] جس کی پیاس بھڑکی ہوئی ہو اس کو یہ شکایت خواہ کسی تکلیف اور مرض کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ دونوں امر یکساں ہیں۔ ۱۲ [2] بوڑھے مرد وعورت اور تشنگی کے مریض جو روزہ رکھنے پر بالکل قدرت نہ رکھتے ہوں ان کے لئے یہ حکم بنابر احتیاط (وجوبی) ہے۔ ۱۲

[3] اور اخیر کی دو صورتوں (یعنی غلبۂ تشنگی و کبر سنی) کے علاوہ (آغائے محسن حکیم)

[4] اگر روزہ واجب معیّن ہو تو اس میں زوال تک نیت صرف اس صورت میں ہوگی کہ جب کسی عذر کی وجہ سے وہ شروع سے نیت نہ کر سکا لیکن اگر روزہ واجب معیّن نہ ہو تو اس میں یہ قید نہ ہوگی (بلکہ کسی عذر کے بغیر بھی زوال تک نیت ہو سکے گی) ۱۲

یا نذر یا کفارہ یا اور کوئی اس قسم کا روزہ اس کے ذمہ ہو تو اس کی نیت کرے ورنہ مستحب کی نیت کرے۔ اور دن میں جس وقت بھی معلوم ہو جائے کہ ماہ رمضان ہے۔ تو فوراً ماہ رمضان کے روزہ کی نیت کرے روزہ صحیح ہوگا۔ یوم الشک کے روزہ کو ماہِ رمضان کی نیت سے رکھنا حرام ہے۔

مبطلاتِ روزہ

وہ چیزیں جن سے روزہ میں اجتناب[1] لازم ہے اور جن کے عمداً[2] عمل میں لانے سے قضا و کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں حسب ذیل ہیں۔

پہلے اور دوسرے کھانا اور پینا۔ خواہ وہ شے عادتاً کھائی پی جاتی ہو یا نہیں۔ اور کھانا بالطریق معمول ہو یا کسی غیر معمولی طرز[3] سے ہو۔ سب کا یکساں حکم ہے۔ چنانچہ اگر ناک سے پانی اندر کھینچ لے یا دانتوں میں جو غذا رہ جاتی ہے۔ اُسے حلق سے اندر اتار لے تب بھی روزہ باطل ہوگا اور بچوں یا جانوروں کو کھلانے کے لئے کسی چیز کا چبانا اور آٹے اور ہنڈیا کا نمک چکھنا وغیرہ بحالتِ روزہ جائز ہے۔ بشرطیکہ عمداً کچھ حلق سے نیچے نہ اترنے پائے لیکن بہتر بلکہ احوط[4] یہ ہے کہ ایسے کام ہی نہ کرے۔ اسی طرح وضو کے لئے یا ٹھنڈک پہنچانے کے لئے بھی کلی کرنا جائز ہے لیکن غیر وضو کے علاوہ کلی نہ کرنا افضل ہے۔ کلی کے بعد تین مرتبہ لعاب دہن جمع کر کے تھوکنا مستحب ہے لیکن اگر بے اختیار یا غفلت سے یا سہواً[5] کلی کا پانی حلق سے اتر جائے تو اگر نماز کے لئے وضو میں کلی ہو رہی ہو تو کوئی حرج نہ ہوگا۔ اگر نماز واجب کے وضو کے علاوہ یعنی کسی اور وضو میں کلی ہو تو احوط[6] یہ ہے کہ روزہ کی قضا بجالائے اور اگر بیکار یا ٹھنڈک پہنچنے کے لئے کلی ہو رہی ہو تو قضا بجالانا واجب ہے۔ اور روزے میں مسواک کرنا بھی جائز ہے لیکن جب تک مسواک کرے اُس کو منہ سے باہر نہ نکالے اور ر

...چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر ان کا مادہ معدہ تک پہنچے تو روزہ باطل ہے اور اگر معدہ میں نہ جائے تو کوئی حرج نہیں روزہ صحیح ہوگا (آغائے محسن حکیم) ۱۲ یہ احتیاط ترک نہ ہو یعنی واجب ہے ۱۲ آغائے بروجردی۔

...لیکن مسواک کی وجہ سے دانتوں سے جو کچھ باہر نکلا اسے حلق سے نیچے نہ اترنے دے ۱۲۔ آغائے بروجردی

Presented by www.ziaraat.com

اگر نکالے تو خشک کر کے دوبارہ منہ میں ڈالے۔ تیسرے عمداً جماع کرنا خواہ قُبُل میں ہو یا دُبُر میں۔ انزال ہو یا نہ ہو۔ فاعل اور مفعول دونوں کے لئے حکم یکساں ہے۔ اگر دن میں روزہ دار کو احتلام ہو جائے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔ چوتھے خدا و رسولؐ اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی نسبت بلکہ بنا بر احوط (وجوبی) جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور تمام انبیاء و اوصیاء کی طرف بھی عمداً کوئی جھوٹی نسبت دینا یا جھوٹی حدیث نقل کرنا یا خلافِ واقعہ مسئلہ بیان کرنا اور اگر جھوٹ ہونے کا احتمال بھی ہو تو احوط یہ ہے کہ اس کی نسبت ان حضرات کی طرف نہ دے۔ اور اگر قرآن و دعا کو سہواً غلط پڑھے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔ پانچویں عمداً پانی میں غوطہ لگانا۔ خواہ سر و جسم سب پانی کے اندر ہو جائیں یا فقط سر ڈوبے۔ اگرچہ سر کے بال پانی سے باہر ہوں اور خواہ بالوں کے سوراخ بند ہوں یا نہ اور خواہ روزہ واجب ہو یا سنتی۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ اگر کئی دفعہ میں تھوڑا تھوڑا سر کا حصہ پانی میں ڈوبے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔ اور اگر ماہِ رمضان کے روزہ میں عمداً غسلِ ارتماسی کرے تو روزہ کے ساتھ غسل بھی باطل ہوگا۔ چھٹے حلق میں عمداً غبار کا پہنچانا اور اس کی حد حرف "خ" کا مخرج ہے۔ اگرچہ بنا بر احوط (وجوبی) غبار غلیظ نہ بھی ہو۔ اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ غبار کسی حلال چیز کا ہو یا حرام شے کا ہو۔ خود اُڑایا ہو یا کسی اور نے اُڑایا ہو۔ پس جہاں غبار اڑ رہا ہو۔ اگر وہاں کھڑا رہے اور حلق میں غبار جانے سے حفاظت نہ کرے تو روزہ باطل اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے اور احوط (وجوبی) یہ ہے کہ غلیظ دھوئیں اور بھاپ وغیرہ سے پرہیز کرے خواہ وہ دھواں حقہ وغیرہ کا ہو یا کسی

ا سر و سینہ کی رطوبتیں اگر حلق کے اندر اُتر جائیں تو روزہ کا باطل ہونا معلوم نہیں ہے بشرطیکہ لب سے باہر نہ آئیں لیکن ایسا نہ کرنا احوط ہے بلکہ یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ اگر فضائے دہن میں یہ رطوبتیں آجائیں (آقائے محسن مدظلہ۔

۲ محتلم کے لئے غسل میں تاخیر جائز ہے اور اسی طرح ایسے شخص کے لئے بحالتِ روزہ استبرا بالبول و بسحات جائز ہے (آقائے محسن حکیم) ۳ لبطلان روزہ مخصوص ہے اس حالت سے جب کہ وہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے ورنہ بصورتِ دیگر مبطلِ صوم نہیں اگرچہ حقیقتاً خلافِ واقع ہو۔ آقائے محسن۔

۵ لہٰذا ذاکرین و واعظین کو جب وہ ماہ رمضان میں مجالس پڑھیں فضائل و مصائب کی روایات بیان کرنے میں بہت احتیاط کرنی چاہیئے (الاحقر نقوی عفی عنہ)

اور چیز کا ہو۔ پس حقہ وغیرہ پینا بھی روزہ میں جائز نہیں ہے۔ ساتویں عمداً قے کرنا۔ اور اس سے بھی بنا بر اقویٰ قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔ البتہ اگر بے اختیار قے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر غذا یا پانی بے اختیار حلق تک آجائے اور پھر اندر پلٹ جائے۔ تو روزہ باطل نہ ہوگا اور اگر نکل کر منہ میں آجائے تو واجب ہے کہ تھوک دے روزہ صحیح رہے گا۔ لیکن اگر عمداً پھر حلق سے نیچے اُتارے تو روزہ باطل اور موجب قضا و کفارہ ہوگا۔ اور اگر ضرورت کے لئے قے کرائی جائے تو کوئی گناہ نہیں لیکن روزہ باطل ہو جائے گا۔ آٹھویں عمداً منی نکالنا۔ اس میں شرط یہ ہے کہ انزال کے قصد سے ہو یا جب کہ اس کا علم یا اندیشہ ہو کہ بوس و کنار وغیرہ کی حالت میں انزال ہو جائے گا۔ اور اگر روزہ میں احتلام ہو جائے تو عمداً پیشاب کے ذریعہ استبرا کر سکتا ہے۔ اگرچہ یقین ہو کہ مخرج میں جو کچھ منی رہ گئی ہے وہ خارج ہوگی۔ نویں کسی سیّال (بہتی) شے سے عمداً عمل لینا (حقنہ کرنا) مفسدِ روزہ اور موجب قضا و کفارہ ہے۔ البتہ منجمد (خشک) چیز سے حقنہ لینا مکروہ ہے لیکن اس کا ترک کرنا احوط ہے دسویں طلوعِ فجر تک عمداً جنابت پر باقی رہنا۔ اس سے بھی روزہ باطل اور قضا و کفارہ واجب ہوگا۔ اور جنابت ہی کی طرح حیض و نفاس پر بھی باقی رہنا لیکن اس میں اقویٰ یہ ہے کہ قضا و کفارہ ہوگا۔ اگر اس قصد سے سوئے کہ غسل نہ کرے گا یا قصدِ غسل نہ کرے۔ اور سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو عمداً جنابت پر باقی رہنے کا ہے۔ اگر قصدِ غسل کے ساتھ سوئے اور پہلی مرتبہ بیدار ہو کر پھر سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو صرف قضا واجب ہوگی۔ اور دونوں میں سے کسی مرتبہ کا سونا حرام نہ ہوگا۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ

ا بنا بر اقویٰ موجب قضا اور بنا بر احوط موجب کفارہ ہے (آقائے محسن حکیم)

۲ احوط بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ بجز اس صورت کے کہ جب منی نہ نکلنے کی عادت ہو یعنی اطمینان ہو کہ منی نہیں نکلے گی اس حکم کو بوس و کنار میں بغیر کسی شرط کے عام رکھا جائے۔ آقائے بروجردی۔

۳ لیکن اگر غسل کے بعد اپنے اختیار سے پیشاب کرے اور منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

۴ یہ دونوں صورتیں (جنابت اور حیض و نفاس) ماہ رمضان اور اس کی قضا کے ساتھ مختص ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری قسم کے روزوں کے لئے ثابت نہیں۔ آقائے محسن مدظلہ۔

Presented by www.ziaraat.com

دوبارہ نہ سوئے۔ اور اگر دوبارہ بیدار ہو تو پھر سونا حرام ہوگا۔ اور اگر عصیاناً[1] پھر سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ اور احوط یہ ہے کہ کفارہ بھی دے۔ کفارہ اس صورت میں لازم ہوگا جب کہ دوسری مرتبہ سونے کے وقت اس امر کی طرف توجہ ہو کہ ممکن ہے آنکھ نہ کھلے اور یہ کہ اس صورت میں روزہ چلا جائے گا۔ مگر باوجود اس التفات و توجہ کے پھر سو رہے۔ اور جنب[2] و حائض و نفساء اگر غسل پر قادر نہ ہوں تو واجب ہے کہ تیمم کریں۔ اور تیمم کے بعد احوط یہ ہے کہ صبح تک بیدار رہیں۔ اگرچہ بیدار رہنا اکثر علماء کے نزدیک لازم ہے مگر اقویٰ[1] یہ ہے کہ سونے سے تیمم باطل نہیں ہوگا۔ استحاضہ والی عورت کا روزہ صحیح رہے گا اور اس کے روزہ کی صحت اُن غسلوں[1] پر ہے جو اس پر واجب ہوتے ہیں۔ اور سنتی روزوں میں بھی جنابت پر باقی رہنا احوط کی بنا پر یہی حکم ہے۔

اُمورِ واجبات قضا

مندرجہ ذیل چیزوں سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔

(۱) اگر صبح کی تحقیق سے قبل کوئی فعل منافی روزہ عمل میں لائے اور بعد میں معلوم ہو کہ اُس وقت صبح ہو چکی تھی تو روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ اور اگر تحقیق کر لی ہو۔ اور اطمینان ہو گیا ہو کہ ابھی رات باقی ہے۔ پھر بعد میں اس کے خلاف ظاہر ہو تو بنا بر احوط قضا واجب ہوگی۔ (۲) اگر کسی کے کہنے پر کہ "ابھی رات ہے" یہ یقین کر لے۔ اور بعد ازاں اس کے خلاف ظاہر ہو تب بھی قضا واجب ہوگی (۳) اگر کسی کے اطلاع دینے پر کہ "صبح ہو چکی ہے" یہ شخص خیال کرے کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔ پھر بعد میں معلوم ہو کہ واقعی اُس وقت صبح ہو چکی تھی۔ تب بھی قضا واجب ہوگی بلکہ اس اطلاع کے بعد اگر یقین بھی ہو کہ رات باقی ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی، تب بھی بنا بر احوط قضا بجا لائے (۴) اگر کوئی خبر دے کہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ اور خود دیکھ کے تحقیق ممکن نہ ہو۔ اور افطار کرے۔ پھر بعد میں اس کے خلاف ظاہر ہو

[1] اقویٰ یہ ہے کہ روزہ کی صحت اس روزہ کے دن اور اس سے قبل کی رات کے غسلوں پر موقوف ہے ہاں اگر صبح کا غسل طلوع فجر سے پہلے کرے تو غسل شب کی ضرورت نہیں رہتی۔ ۳

تب بھی قضا واجب ہوگی۔ اور اگر تحقیق ممکن ہو اور نہ کرے تو کفارہ[1] بھی واجب ہوگا۔ اور اگر ابر وغیرہ کی وجہ سے یقین ہو جائے کہ غروب ہو گیا اور افطار کرے۔ پھر بعد میں معلوم ہو کہ اُس وقت تک دن باقی تھا تو اُس روزہ کی قضا واجب نہ ہوگی۔

آدابِ روزہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ روزہ دار کو چاہیئے کہ جب وہ روزہ سے ہو تو اُس کے جمیع اعضا و جوارح یعنی آنکھ، کان، منہ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ سب روزے سے ہوں۔ محرمات بلکہ مکروہات سے باز رہے۔ جھوٹ و بدزبانی سے زبان رُکی رہے۔ حرام پر نظر نہ کرے۔ گالی، گلوچ، لڑائی جھگڑا سے پرہیز کرے۔ حسد و غیبت نہ کرے جھوٹی اور سچی قسم نہ کھائے۔ کسی پر بے جا جبر و ظلم نہ کرے۔ بحالتِ روزہ تسبیح و ذکر خدا میں مشغول رہے اور اپنے گناہوں سے نادم ہو۔ اور استغفار کرے۔

مکروہاتِ روزہ

(۱) وہ کام کرنا جو ضعف کا باعث ہو۔ مثلاً حمام میں زیادہ دیر ٹھہرنا یا بدن سے خون نکلوانا (۲) مشک و عنبر ملا ہوا سرمہ لگانا جس کا مزہ یا بُو حلق تک پہنچے (۳) پھول[2] سونگھنا خاصکر نرگس (۴) شیاف لینا (۵) تر لکڑی سے مسواک کرنا (۶) گیلا کپڑا بدن پر رکھنا (۷) بیکار کلی کرنا (۸) عورت کا پانی کے اندر بیٹھنا[3] (۹) دانتوں کو نکالنا بلکہ مطلق عمل جو دانتوں سے خون نکلنے کا موجب ہو (۱۰) بغیر غرض صحیح کے کوئی چیز منہ میں داخل کرنا (۱۱) شعر پڑھنا[4]

[1] یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جو اگرچہ دیکھنے سے مجبور ہو لیکن علم حاصل کر سکتا ہو۔ یعنی اگر علم حاصل نہ کرے اور افطار کرلے تو قضا و کفارہ دونوں واجب ہونگے ۱۲ (لیکن اگر خبر دینے والے دو عادل ہوں تو کفارہ نہ ہوگا اور ایک عادل کی خبر پر اعتماد کرنے میں اشکال ہے۔ آقائے محسن حکیم)
[2] لیکن گلاب وغیرہ کی خوشبو و عطریات کا استعمال کرنا بے حرج بلکہ مستحب ہے
[3] بلکہ ترک احوط ہے ۱۲
[4] بعید نہیں کہ اس کا اختصاص اُن اشعار سے ہو جو بغیر اغراق مرثیہ و مدح ائمہ علیہم السلام و مطالب حقہ کے ہوں سوائے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے مرثیے اور مدح کے دیگر اشعار پڑھنا (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

چند مسائل

(۱) ماہِ رمضان المبارک میں اختیاراً سفر کرنا جائز ہے لیکن ماہِ رمضان المبارک کے علاوہ اگر ایسے واجب روزے ادا کرنے ہوں جن کا وقت معین ہو۔ جیسے قضا کا روزہ جس کا وقت تنگ رہ گیا ہو۔ یا نذر کا روزہ جس کا دن مقرر ہو تو احوط (وجوبی) بلکہ اقوٰی یہ ہے کہ سفر جائز نہیں ہے۔ اور اگر سفر میں ہو۔ اور کسی معین دن کا روزہ ادا کرنا ہو تو اقوٰی یہ ہے کہ اُس پر اقامت عشرہ کا قصد کرنا واجب ہے۔

(۲) ماہِ رمضان المبارک کے روزوں کے کفارہ میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی بجائے نقد رقم دینا کافی نہ ہوگا (یعنی کھانا کھلانا واجب ہے)

(۳) اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں روزہ عمداً توڑ ڈالنے کے بعد قبل زوال سفر کرے تو بنابر احتیاط کفارہ دینا چاہیئے۔ بلکہ وجوبِ کفارہ قوت سے خالی نہیں ہے۔

(۴) اگر کھانے اور پینے والی چیز کو ملا کر روزہ میں استعمال کرے یا برف کی ڈلی منہ میں رکھ کر پہلے اُس کا پانی پی لے۔ اُس کے بعد ڈلی نگل لے تو ان دونوں صورتوں میں ایک کفارہ کافی ہوگا۔

(۵) ماہِ رمضان میں بحالتِ روزہ رسُولِ خدا و آئمہ معصومینؑ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے بنابر اقوٰی ایک کفارہ کافی ہے۔ تینوں کفاروں کی ضرورت نہیں ہے۔

(۶) اگر کسی کو ایک کفارہ پر بھی قدرت نہ ہو تو پے در پے اٹھارہ روزے رکھے۔ اگر یہ بھی امکان سے باہر ہو تو بقدر ضرورت بنا بر احوط ایک ایک مُد (احتیاطاً چودہ چھٹانک) طعام فقراء کو دے گا اور اگر ان دونوں کو جمع کرے تو انتہائی احتیاط ہے۔ اور اگر بالکل قدرت نہیں ہے تو کفارہ کے بدلہ استغفار کرے گا۔ اگرچہ ایک ہی مرتبہ کیوں نہ ہو لیکن احوط یہ ہے کہ اگر بعد کو قدرت حاصل ہوگی تو کفارہ دے گا۔

(۷) کفارہ سے مُراد یہ ہے کہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھنا یا ایک بندہ آزاد کرنا یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا۔

(۸) اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھے۔ اور اس مرض میں مرجائے یا روزہ رکھنے پر قدرت حاصل نہ ہو۔ حتیٰ کہ مرجائے تو کسی پر قضا بجالانا واجب نہ ہوگا۔

ثبوت رویت ہلال

(۱) اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا۔ پس جس نے چاند دیکھا اُس پر روزہ واجب ہے۔ اگرچہ دوسروں نے چاند نہ دیکھا ہو۔

(۲) ماہ شعبان کے تیس روز گزر جائیں۔ اگرچہ ماہِ رمضان کا چاند نظر نہ آئے تب بھی اس روز روزہ رکھنا واجب ہے۔ اسی طرح ماہِ رمضان کے تیس دن گزر جانے کے بعد ہلالِ ماہ شوال ثابت ہوتا ہے۔

(۳) رویت ہلال کی دو عادل گواہی دیں۔ اس طور سے کہ وہ چاند دیکھنے کی گواہی میں متفق ہوں۔ اُن کی شہادت مقبول ہوگی۔

(۴) شیاع (شہرتِ عام) یعنی لوگ عام طور پر یہ کہیں کہ ہم نے چاند دیکھا۔ اگر اس شیاع کا علم ہو تو ہلال ثابت ہوگا۔

(۵) مجتہد جامع الشرائط کا حکم بشرطیکہ اُس کی غلطی کا یقین نہ ہو۔

ان اُمور کے علاوہ جنتری یا کسی دوسرے حساب کا چاند کے متعلق اعتبار نہیں ہے اور اگر ایک شہر میں چاند ہو جائے اور دوسرے شہر میں ثابت نہ ہو تو اگر یہ دونوں شہر قریب کے ہوں یا دونوں کا اُفق ایک ہو تو ایک مقام پر چاند کی رویت دوسری جگہ کے لئے کافی ہوگی

ؔ ضروری نہیں کہ اُفق متحد ہوں یا غیر متحد۔ اگر کسی ایک مقام پر رویتِ ہلال کا ثبوت شرعاً ثابت ہو جائے تو باقی مقامات پر چاند کی رویت ثابت ہو جائے گی ۔ آقائے خوئی

Presented by www.ziaraat.com

اٹھارھواں باب

بیانِ زکوٰۃ

ثوابِ زکوٰۃ وعذابِ ترکِ زکوٰۃ

قریباً پچاس مقامات پر خداوندِ حکیم نے قرآن مجید میں زکوٰۃ کے متعلق ذکر کیا ہے اور جہاں جہاں اقامۂ صلوٰۃ کا حکم ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارہ میں بھی تاکید ہے۔ زکوٰۃ کا وجوب ضروریاتِ دین اسلام سے ہے اور جو شخص عمداً اس سے انکار کرے گا وہ دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ بے شک اگر مال دار لوگ اپنے مال سے وہ حق نکالیں جو خداوندِ عالم نے اُن کے ذمّہ مقرر کیا ہے تو ان مومنین کی زندگی آرام سے بسر ہو سکتی ہے جو فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں۔ اور نہایت عسرت و تنگ دستی سے دن گذار رہے ہیں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے کر اُس کو پاک و پاکیزہ بناؤ۔ تاکہ تمہاری نماز مقبول ہو اور زکوٰۃ کو روکنے والا جہنم کی آگ میں جلے گا۔ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص صاحبِ نصاب ہو۔ اور اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے تو خدا بروزِ قیامت سانپ اور اژدھے کو اُس پر مسلّط کرے گا۔ اور اُن کی گردنوں میں جہنم کی آگ کے طوق ڈالے جائیں گے۔ ائمہ اہلبیتؑ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے قبروں سے اس طرح اُٹھیں گے کہ اُن کے ہاتھ گردنوں سے بندھے ہوں گے۔ اور فرشتے اُن کو ملامت کرتے ہوئے کہتے جائیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کا حق نہیں دیا۔

شرائطِ وجوبِ زکوٰۃ

زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک زکوٰۃ بدن جس کو فطرہ کہتے ہیں اس کی تفصیل آگے آئے گی۔ دوسرے زکوٰۃ مال جس کے واجب ہونے کی حسبِ ذیل شرطیں ہیں۔

اوّل بالغ ہونا، دوسرے عاقل ہونا۔ تیسرے آزاد[1] ہونا، چوتھے مالکِ مال ہونا۔ جو بقدرِ نصاب ہو۔ پانچویں مال کا صاحبِ مال کے قبضہ و تصرف میں ہونا۔ نیز جو مال قرض لیا گیا ہو۔ اُس کی زکوٰۃ قرض لینے والے پر ہوگی قرض دینے والے پر نہ ہوگی۔ اور زکوٰۃ مال واجب ہونے میں غنی ہونا ضروری نہیں ہے۔ پس جو شخص بھی مالکِ نصاب ہوگا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ خواہ وہ مال اس کے سال بھر کے خرچ کو کافی نہ بھی ہو۔ اور اسی طرح قرضدار ہونا زکوٰۃ سے مانع نہ ہوگا یعنی اگر کوئی شخص صاحبِ نصاب ہو۔ اور اتنا ہی یا اس سے زیادہ اس پر قرضہ ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور کسی زمین کو غلّہ کے عوض ٹھیکہ پر دے دے تو زکوٰۃ کاشت کار پر ہوگی جس نے ٹھیکہ پر زمین لی ہو نہ کہ مالکِ زمین پر۔

اشیائے زکوٰۃ

اوّل سونا۔ دوسرے چاندی۔ تیسرے گوسفند کہ بھیڑ بکرا دنبہ سب ایک قسم ہیں خواہ نر ہوں یا مادہ۔ چوتھے اونٹ خواہ نر ہو یا مادہ۔ پانچویں گائے بیل۔ چھٹے گیہوں۔ ساتویں جَو۔ آٹھویں مویز منقیٰ۔ نویں خرما۔

بیانِ نصاب

اوّل سونا[2]۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ مسکوک ہو خواہ مستعمل ہو یا متروک الاستعمال ہو۔ اسلامی سکہ ہو یا غیر اسلامی۔ اسی وجہ سے زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ سال بھر تک بغیر تغیر و تبدّل کے رکھا رہے۔ اور بارھواں مہینہ شروع ہو جائے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ سونا پوری نصاب کا ہو کہ جس مقدار میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اس کی

---

[1] پس غلام پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اگرچہ ہم اس کے قائل بھی ہوں گے کہ وہ اپنے مال کا مالک ہوتا ہے ۱۲

[2] کرنسی نوٹوں پر طلاو نقرہ مسکوک کا حکم عائد نہیں ہوتا لہٰذا نوٹوں پر زکوٰۃ واجب نہیں وہ نہ سونا ہے نہ چاندی بلکہ وہ ایک کاغذ ہے جسے سونا چاندی نہیں کہا جا سکتا (الاحقر نقوی عفی عنہ)

Presented by www.ziaraat.com

دو نصاب ہیں ہیں۔ پہلا نصاب ۵ تولہ ½۷ ماشہ ہے۔ دوسرا نصاب ایک تولہ ½۱ ماشہ ہے پہلے نصاب میں چالیسواں حصہ یعنی ½۱۳ رتی زکوٰۃ ادا کرے۔ اور دوسرے نصاب میں پونے تین رتی زکوٰۃ نکالے۔

۲۔ چاندی۔ کی شرطیں مثل سونے کی ہیں۔ اس کا پہلا نصاب ۳۹ تولہ ½۴ ماشہ ہے جس کی زکوٰۃ ۱۱ ماشہ ½۶ رتی ہوگی۔ اور دوسرا[1] نصاب ، تولہ ½۱۰ ماشہ ہے۔ جس میں سے ۱۹ رتی زکوٰۃ میں دے۔

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس قدر سونا اور چاندی نصاب کے مقدار سے بڑھے اس کا چالیسواں[2] حصہ دے۔ اگرچہ بعض اوقات کچھ زیادہ دینا پڑے۔

۳ تا ۵ (گوسفند، اونٹ اور گائے) میں زکوٰۃ۔ یہ ضروری ہے کہ ان پر سال گذر جائے اور بارھواں مہینہ لگتے ہی سال پورا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بارھویں مہینہ کا شمار پہلے ہی سال میں ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ یہ چیزیں تمام سال ملکیت میں رہیں۔ ورنہ زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اور اونٹ اور گوسفند اور گائے میں یہ بھی شرط ہے کہ سائمہ ہوں یعنی تمام سال جنگل میں چرتے رہیں اور مالک کو اپنے پاس سے کھلانا نہ پڑے اور اس کا دار و مدار عرف پر ہے یعنی اگر کبھی کبھی مالک اپنے پاس سے کھلا بھی دیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اتنا کھلائے کہ عرفاً انہیں چرائی کے جانور نہ کہیں تو وہ معلوفہ قرار پائیں گے اور زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اور ان جانوروں کے بچے (سائمہ یا معلوفہ ہونے کی صورت میں) اپنی ماں کے تابع قرار دئے جائیں گے اور بچوں کے سال کا حساب ان کی پیدائش کے وقت سے ہوگا۔ اور اونٹ اور گائے میں یہ بھی شرط ہے کہ تمام سال ان سے آب کشی، آسیا گردانی، سواری

---

[1] لیکن دوسرا نصاب نوعی حیثیت سے ہے اس معنی میں کہ سونے چاندی کے سکے جتنے بھی بڑھتے جائیں یہی دوسری مقدار نصاب رہے گی [2] لیکن زائد میں زکوٰۃ کی نیت نہ کرے ۱۲ آقائے بروجردی۔

[3] اور مال تجارت نیز وہ منافع جو دکان، مکان، باغ وغیرہ مستقل جائداد سے حاصل ہوں۔ اُن کی زکوٰۃ کا بھی وہی حکم ہے جو سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان میں زکوٰۃ مستحب ہے آقائے محسن حکیم۔

اور ایسا ہی کوئی کام نہ لیا گیا ہو جس سے انہیں عرف عام میں کارکن کہیں۔

گوسفند کے نصاب پانچ ہیں

اول:۔ ۴۰ جس میں ایک گوسفند ہے۔ دوسری ۱۲۱ جس میں دو گوسفند، تیسری ۲۰۱ جس میں تین گوسفند، چوتھی ۳۰۱ جس میں چار گوسفند اور پانچویں ۴۰۰ اس میں بھی چار گوسفند ہوں گی۔ اس کے بعد جس قدر بڑھتی جائیں فی سینکڑہ ایک گوسفند دینی ہوگی اور جو گوسفند زکوٰۃ میں دے وہ اگر بکری ہو تو لازم ہے کہ اُسے تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ اور اگر بھیڑ یا دُنبہ ہو تو اُسے ایک سال پورا ہو چکا ہو بنا بر احوط۔

اونٹ کے نصاب بارہ ہیں

(۱) ۵ (۲) ۱۰ (۳) ۱۵ (۴) ۲۰ (۵) ۲۵۔ ان میں ہر پانچ میں ایک گوسفند دے (۶) ۲۶ جس میں ایک اونٹ جو دوسرے سال میں لگا ہو (۷) ۳۶ جس میں ایک اونٹ جسے تیسرا سال شروع ہو گیا ہو (۸) ۴۶ جس میں ایک اونٹ جو چوتھے سال میں لگا ہو (۹) ۶۱ جس میں ایک اونٹ جس کو پانچواں سال شروع ہو گیا ہو (۱۰) ۷۶ جس میں دو اونٹ جو تیسرے برس میں لگے ہوں (۱۱) ۹۱ جس میں دو اونٹ جو چوتھے برس میں لگے ہوں یا ہر چالیس میں ایک اونٹ جسے تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ اور ان نصابوں کے درمیان جو تعداد حدِ نصاب تک نہ پہنچتی ہو اس میں زکوٰۃ نہ ہوگی۔ اور جو اونٹ زکوٰۃ میں دے وہ لازم ہے کہ مادہ ہو۔

گائے کے نصاب دو ہیں

پہلا نصاب ۳۰۔ دوسرا نصاب ۴۰ اور چالیس کے بعد اگر دونوں نصابوں کا لحاظ ہو سکتا ہو جیسے[1] ۱۲۰ کی تعداد تو اختیار ہے جس کا چاہے لحاظ کرے اور اگر دونوں کا لحاظ نہ ہو

---

[1] کیونکہ اس کی تقسیم ۳۰ اور ۴۰ دونوں پر ہو جاتی ہے اور اگر دونوں پر تقسیم نہ ہو سکتی ہو تو اس عدد کو لینا چاہئے جس میں کم بچیں (الاحقر نقوی عفی عنہ)

Presented by www.ziaraat.com

سکے تو جس نصاب کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ عدد حساب میں آئیں۔ وہی معین ہوگا۔ پس ہر تیس میں ایک سال بھر کی گائے زکوٰۃ میں دے خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور ہر چالیس میں ایک مادہ گائے دے جو تیسرے سال میں لگی ہو۔

(۶ تا ۹) گیہوں، جو، مویز اور خرمے کے نصاب

ان سب کا نصاب ایک ہے اور نصاب تک پہنچنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور جس قدر نصاب سے تجاوز ہو خواہ کم ہی ہو۔ اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ نصاب تین سو صاع (احتیاطاً ۱۲ من ۲۴ سیر) ہے۔ اس کی زکوٰۃ مختلف ہے۔ پس اگر آبپاشی نہر یا بارش سے خود بخود ہوگئی ہو تو دسواں حصّہ دینا ہوگا۔ اور اگر آلات آب کشی وغیرہ کی ضرورت پڑی ہو تو بیسواں حصّہ۔ اور دونوں قسم کی آب پاشی کی صورت میں دسویں کا تین چوتھائی (یعنی دسویں اور بیسویں کا نصف نصف) اور اس حکم کی بنا عرف عام پر ہوگی۔ مساوات یا اغلبیت پر نہیں ہے۔ اور زکوٰۃ اُس وقت سے واجب ہو جائے گی۔ جب سے گیہوں یا جو یا کچا انگور یا کچا خرما کہا جانے لگے۔ اگرچہ انگور اور خرما میں بھی اس امر کا لحاظ رجحان سے خالی نہیں ہے کہ جب عرفاً اُسے انگور یا خرما کہا جائے تب زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور یہ چیزیں خشک ہونے کے بعد اگر بقدر نصاب ہوں گی تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

ان چاروں میں یہ شرط ہے کہ زکوٰۃ واجب ہونے سے قبل ان کا مالک ہو چکا ہو خواہ زراعت سے یا بیع سے یا کسی اور طریقہ سے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ بالیوں سے دانہ صاف ہونے اور انگور و خرما کے خشک ہونے تک زراعت میں جو کچھ مصارف ہوئے ہوں۔ وہ

۱؎ اگر آبپاشی نہر وغیرہ سے زیادہ ہوئی ہو تو احوط (وجوبی) ہے کہ دسواں حصّہ دے (اگرچہ شرکت صادق بھی آتی ہو)۔

۲؎ اس حکم میں اور دیگر احکام میں بھی جو ان چیزوں کے متعلق ہوں یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲

۳؎ جب کوئی شخص گندم جو۔ انگور، خرما کو اُن کی زکوٰۃ واجب ہو جانے کے بعد فروخت کردے تو ان کی زکوٰۃ فروخت کرنے والے پر ہوگی۔ اور اگر خریدنے کے بعد گندم میں دانے لگیں اور خرما زرد یا سرخ بعد میں ہوا ہو تو ان کی زکوٰۃ خریدنے والے پر واجب ہوگی (آقائے محسن حکیم)

اور شاہی مواجب نکالنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مصرفِ زکوٰۃ

اول فقراء، دوسرے مساکین، تیسرے زکوٰۃ وصول کرنے والے، چوتھے مولفۃ القلوب (یعنی وہ کفار جو مسلمانوں کی طرف سے جہاد کرتے ہوں) پانچویں اُن غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کرنا جو مصیبت و سختی میں زندگی بسر کر رہے ہوں، چھٹے قرض دار لوگ۔ ساتویں امورِ خیر جیسے مدرسہ، مسجد، کاروان سرائے، پُل وغیرہ بنانا، زائروں اور حاجیوں کی امداد اور اسی قسم کے دیگر امور اور آٹھویں اُن مسافروں کی امداد و اعانت جو خرچ کے نہ ہونے کی وجہ سے معطل ہو جائیں اگرچہ وہ اپنے شہر میں غنی ہوں۔ مگر اس میں شرط یہ ہے کہ وہ سفر میں قرض نہ لے سکتے ہوں مستحب ہے کہ زمانۂ غیبت امام میں زکوٰۃ کا مال مجتہد جامع الشرائط کے پاس بھیج دیا جائے۔ اور زکوٰۃ دینے میں نیت قربت ہونا شرط ہے۔ سادات بنی ہاشم کی زکوٰۃ سیّد اور غیر سیّد دونوں لے سکتے ہیں۔ لیکن سیّد کو غیر سید کی زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ یہ امر بھی ضروری ہے کہ جن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال دیا جائے وہ شیعہ اثنا عشری ہوں۔ اور اُن کو یہ مال دینا حرام کام میں امداد نہ ہو۔ اور شراب خور نہ ہوں۔ اور دینے والے پر اُن کا نان و نفقہ واجب نہ ہو۔ جیسے ماں باپ، اولاد، بیوی۔ اور مستحب ہے کہ ایک مستحق کو سونے چاندی کے پہلے نصاب سے کم مقدار میں زکوٰۃ نہ دے بلکہ یہ احوط ہے۔ ہاں جتنی زکوٰۃ نکالنا ہے اگر وہ مقدار مذکور (یعنی سونے

۵؎ پس اس کا اخراج محل تامل ہے اگرچہ خراج شاہی اور مصارف زراعت نکالنے سے قبل جو نصاب ہو اُس کا اعتبار احوط ہے (آقائے محسن حکیم) ۱؎ امام یا نائب امام کی طرف سے۔ ۱۲

۲؎ کفار کو نہیں بلکہ اُن مسلمانوں کو دی جا سکتی ہے جن کے ایمان ضعیف ہیں۔ اور زکوٰۃ دینا اُن کے ایمان کو تقویت پہنچائے (آقائے محسن حکیم) ۳؎ بشرطیکہ معصیت میں صرف نہ کیا ہو۔ ۱۲ ۴؎ جن کا نتیجہ عام دینی فائدہ ہیں ۵؎ بشرطیکہ سفر معصیت نہ ہو ۶؎ سونے چاندی کے نصاب سے کم ہو یا نہ ہو بہر حال احوط (وجوبی) یہ ہے کہ جس قدر دے وہ عین مال یا قیمت کے لحاظ سے کم نہ ہو (یعنی ۱۱ ماشہ ۲ رتی احتیاطاً) تو پھر کیونکہ ایک درہم تقریباً ۱۹ رتی کا ہوتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

یا چاندی کے پہلے نصاب سے کم ہو تو پھر کم ہی دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ایک فقیر کو اس قدر دے کہ وہ غنی ہو جائے [1]

مستحب زکوٰۃ

(۱) چاروں غلوں کے علاوہ ہر غلہ میں جیسے چاول چنا، جوار، ماش وغیرہ۔

(۲) دوسرے مال تجارت میں نیز اُس منافع میں جو دکان، مکان، باغ وغیرہ مستقل جائداد سے حاصل ہوں۔ اُس کی زکوٰۃ کا بھی وہی حکم ہے جو سونے چاندی کی زکوٰۃ کا ہے۔

(۳) ایسے مال میں جس پر تصرف کی قدرت نہ تھی۔

(۴) اُس مال میں جس کے متعلق مالک نے سال کے اندر زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اُس کی صورت تبدیل کر دی ہو مثلاً روپیہ کے نوٹ کر لئے یا اُس کا زیور بنوا لیا۔

(۵) زیور میں جس کی زکوٰۃ یہ ہے کہ وہ مومنین کو عاریتاً دیا جائے۔

انیسواں باب

بیان خمس

ثواب خمس

خمس فروع دین اور ضروریات دین میں سے ہے۔ پانچویں حصہ کا نام خمس ہے۔ جو محمد وآلِ محمد علیہم السّلام کا حق ہے۔ چونکہ زکوٰۃ صدقہ اور لوگوں کی میل کچیل ہے اس لیئے خداوند عالم نے ان مقدس حضرات کے لئے زکوٰۃ کو پسند نہ فرمایا بلکہ اُن کے واسطے خاص خاص مالوں میں پانچواں حصہ مقرر کر دیا۔ پس جو شخص ان مالوں سے اس کا معمولی حصہ بھی روکے گا۔ وہ

[1] لیکن بنا بر احوط اس قدر زیادہ بھی نہ ہو کہ اس کی سال بھر کی ضروریات سے زائد ہو۔ آقائے محسن منظلہٗ۔

یقیناً آئمہ اہل بیت علیہم السّلام کے حق کا غاصب قرار پائے گا۔ اور ظالم گردانا جائے گا یہ خدائے بزرگ و برتر کی بڑی رحمت ہے کہ اُس نے اولادِ رسولؐ اور سادات عالی درجات کے لئے ایسا حق قرار دیا تاکہ وہ فاقہ کشی سے محفوظ رہیں۔ لیکن افسوس ہے اُن لوگوں پر جو خمس دینے میں کوتاہی کرتے ہیں اور اولادِ رسُول کا بھوکا رہنا ان کو گوارا ہے۔

روایت میں ہے کہ بروز قیامت ایک منادی ندا دے گا کہ اے خلق خدا خاموش ہو جاؤ۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اس آواز کو سن کر سب خاموش ہو جائیں گے۔ اُس وقت رسُولِ خدا ارشاد فرمائیں گے کہ تم میں سے جس کسی نے مجھ پر احسان کیا ہو کھڑا ہو جائے تاکہ اُس احسان کا آج میں اُس شخص کو بدلہ دوں۔ لوگ عرض کریں گے یا رسُول اللہ ہمارا آپ پر کیا احسان ہو سکتا ہے بلکہ خدا اور رسولؐ کے ہم پر احسانات ہیں۔ اُس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرمائیں گے کہ جس کسی نے میری اولاد کے ساتھ کوئی احسان کیا ہو۔ اُن میں سے کسی بے گھر سید کو جگہ دی ہو۔ بھوکے کو کھانا کھلایا ہو۔ ننگے کو کپڑے پہنائے ہوں۔ وہ کھڑا ہو جائے تاکہ میں اس کو اجر دوں۔ پس جن لوگوں نے ایسا کیا ہو گا وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ خداوندِ عالم کی جانب سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خطاب ہو گا کہ ان کی جزا تمہارے اختیار میں ہے۔ پس آں حضرتؐ ان لوگوں کو ایسے درجہ پر پہنچائیں گے جو آپ کے مکانوں میں سے ہو گا۔ لہٰذا جہاں تک ممکن ہو سادات کا احترام واکرام لازم ہے۔ اور اُن کے اس حق کو ضائع نہ کرنا چاہیئے۔

اشیائے خمس

سات چیزوں میں سے خمس نکالنا واجب ہے۔ اول لوٹ کا مال جو کافروں سے جہاد میں ہاتھ آئے۔ بشرطیکہ جنگ امامؑ کے اذن سے ہو۔ دُوسرے معدنیات یعنی وہ چیزیں جو کان سے نکالی جائیں۔ جیسے سونا، چاندی، یاقوت، فیروزہ، نمک وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ

[1] لیکن وہ مال جو کفار حربی سے چوری یا حیلہ سے ملے وہ بنا بر اقویٰ ارباح مکاسب کے حکم میں داخل ہے (یعنی اس میں بھی خمس ہو گا) آقائے محسن حکیم۔

Presented by www.ziaraat.com

کوئی معدن اس کی ملک میں نکل آئے یا یہ کہ کسی معدن سے ان چیزوں کو لائے لیکن اگر یہ معدنی چیزیں اس کے پاس خرید یا کسی دوسرے ذریعہ سے آئی ہوں تو اُن میں خمس نہیں ہے۔ تیسرے خزانہ جو کہیں سے نکل آئے خواہ جواہر ہوں یا سونا چاندی۔ چوتھے جو چیزیں دریا اور سمندر سے غوطہ لگا کے نکالتے ہیں، جیسے مونگا موتی وغیرہ۔ اور جو بغیر اس کے دریا وغیرہ سے حاصل ہو وہ منافع[1] میں داخل ہوگا۔ پانچویں جو مالِ حلال مالِ حرام میں مل جائے اور اس کا امتیاز نہ ہو سکے۔ چھٹے وہ زمین جس کو کافر ذمّی کسی مسلمان سے خریدے۔ البتہ اگر مسلمان کوئی زمین کافر ذمّی کو ہبہ کر دے تو اس میں خمس[2] نہ ہوگا۔ ساتویں تجارت صنعت اور جملہ قسم کے کاروبار سے جو منافع حاصل ہوں اور سالانہ آمدنی سے خرچ منہا کر کے جو کچھ بچے[3] خواہ خوراک کی قسم سے ہو یا نقد وغیرہ۔

شرائطِ خمس

معدنیات و خزانہ میں شرط یہ ہے کہ ان کے حاصل کرنے میں جو مصارف ہوں۔ اُن کو وضع کرنے کے بعد جو کچھ بچے اُس کی قیمت سونے یا چاندی[4] کی پہلی نصاب تک پہنچتی ہو۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ خواہ کتنی ہی تھوڑی مالیت ہو اس میں سے خمس نکالا جائے۔

غواصی یعنی غوطہ لگا کے جو چیزیں نکالی جاتی ہیں۔ اُن میں شرط یہ ہے کہ جو کچھ صرف ہوا ہے اُس کو وضع کرنے کے بعد قیمت میں ایک مثقال شرعی (۱۸ رتی) سونا یعنی ایک دینار کے برابر ہو جو حلال مال حرام کے ساتھ مخلوط ہو جائے۔ اس میں شرط یہ ہے کہ حرام مال کی مقدار اور اس کا مالک دونوں معلوم نہ ہوں۔ پس خمس نکال دینے سے یہ مخلوط مال حلال ہو جائے گا اور اگر مال حرام کی مقدار اور اس کا مالک دونوں معلوم ہوں تو لازم ہے کہ مالک کو جتنا اس کا مال ہو

---

[1] لیکن جو بغیر غوطہ لگائے حاصل ہو اس میں خصوصی طور پر احوط یہ ہے کہ منافع کے شرائط کا لحاظ کئے بغیر صرف ضروری مصارف وضع کر کے خمس دے۔ [2] اس میں بھی خمس کا واجب ہونا دلیل سے خالی نہیں ہے۔ ۱۲

[3] سالانہ آمدنی کی بچت کوئی الگ چیز نہیں ہے لہٰذا اگر وہ منافع تجارت وغیرہ میں آتی ہو تو خمس واجب ہوگا ورنہ نہیں ۱۲ [4] چاندی کے نصاب کا لحاظ موافق احتیاط ہے اگرچہ اشکال سے خالی نہیں ہے۔ ۱۲

دے دے اور اگر مقدار معلوم ہو لیکن مالک کا علم نہ ہو تو جب مالک کا پتہ لگنے سے ناامیدی ہو جائے تب واجب ہے کہ اس مال کو مالک کی طرف سے راہِ خدا میں تصدق کرے۔ اور احوط[1] ہے کہ اس میں حاکمِ شرع سے اجازت لے لے اور اگر مالک معلوم ہو لیکن مقدار معلوم نہ ہو تو جو مقدار یقینی ہو۔ اُس کا دے دینا[2] کافی ہے۔

آمدنی و منافعِ تجارت میں خمس واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ اپنے اور اپنے عیال کے سال بھر کا خرچ نکالنے کے بعد جو مقدار بچے خواہ تھوڑی ہی بچے اور خرچ میں ضروری ہے کہ میانہ روی و اعتدال کا لحاظ کرے۔ پس اگر زیادہ خرچ کیا تو اس زیادتی کا ذمہ دار ہوگا یعنی اس میں بھی خمس دینا ہوگا۔ اور کنیز و غلام سواری کے جانور برتن، کتابیں، کپڑے اور خیرات تحفہ و ہدیہ[2]، شادی بیاہ، مہمان داری اور مستحب حج و زیارت کے مصارف اور اسی طرح نذر و عہد[3] و قسم اور کفارے میں جو خرچ ہو۔ اور اگر اس سال استطاعت ہو گئی ہو تو حج واجب میں جو کچھ صرف ہو۔ یہ تمام مصارف سال کے خرچ میں داخل ہوں گے۔ اور اگر کوئی شخص سال کا خرچ منافع تجارت وغیرہ کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے پورا کرے۔ مثلاً اسے کوئی میراث مل جائے تو اس صورت میں بہتر بلکہ احوط یہ ہے کہ سال کا خرچ ان منافع سے وضع[4] نہ کرے بلکہ اس ارث وغیرہ سے نکالے اور پوری رقم کا خمس دے۔ اور منافع تجارت وغیرہ میں سال کی ابتدا اس

---

[1] بشرطیکہ کوئی یقینی مقدار اس میں نکلتی ہو اور اگر مختلف چیزیں ہوں یا قیمتوں میں فرق ہو تو بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ مالک سے صلح کر لی جائے اگرچہ حاکم شرع کی مداخلت ہی سے کیوں نہ ہو۔ اور قیمتوں میں جو فرق ہو اُس کا نصف نصف بانٹ لیا جائے ۱۲ [2] ہبہ و ہدیہ میں بھی خمس ہے اور جو چیز پا جائے یا بذریعہ وصیت مل جائے۔ شکار جو آپ آ جائے جانور یا کنیز کے ہاں اگر بچہ ہو جائے ان سب پر خمس واجب ہے۔ اور عورت کو جو مہر ملتا ہے اس پر بھی خمس واجب ہے۔ آقائے محسن حکیم۔

[3] نذر و عہد و قسم و کفارہ یہ چیزیں خواہ اس سال کی ہوں یا پہلے کی۔ بہرحال جس سال میں یہ مصارف ہوں گے اُسی سال کے خرچ میں داخل ہوں گے اور یہی حکم حج واجب اور نقصانات وغیرہ کے مصارف کا بھی۔ ۱۲

[4] لیکن اقویٰ یہ ہے کہ ان منافع سے سال کا خرچ وضع کر کے خمس نکال سکتا ہے (آقائے بروجردی)

Presented by www.ziaraat.com

وقت سے ہوگی جب سے نفع ملنا شروع ہو۔ اور خمس میں سال تمام ہونے سے یہ مطلب ہے کہ بارہ قمری مہینے پورے ہو جائیں۔ مال کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں ہے۔ جس قدر بھی ہوگا اس میں سے خمس نکالا جائے گا۔ اور اگر سال بھر کا خرچ وضع کرنے کی غرض سے خمس نکالنے میں آخر سال تک تاخیر کرے تو جائز ہے۔ بخلاف اور چیزوں کے کہ ان میں فوراً خمس نکالنا واجب ہے اور تاخیر جائز نہیں ہے۔

مصرفِ خمس

خمس کے چھ سہم (حصہ) ہوتے ہیں۔ تین حصے امام کے۔ اور وہ اس زمانہ کے حضور صاحب العصر بارھویں امام عجل اللہ ظہورہ ہیں۔ اور تین حصے سادات کے یتیموں، مسکینوں اور پریشان حال مسافروں کے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مومن شیعہ اثنا عشری ہوں لیکن عادل[2] ہونا شرط نہیں ہے۔ اور ماں باپ یا صرف باپ کی طرف سے سادات بنی ہاشم سے[3] ہوں اور یتیم و مسکین سال بھر کا خرچ نہ رکھتے ہوں اور نہ کوئی ایسا پیشہ جانتے ہوں کہ جس سے خرچ چل سکے اور مسافر کے متعلق شرط یہ ہے کہ اس شہر میں محتاج ہو جہاں وہ خمس لے اگرچہ وہ اپنے شہر میں مالدار ہو اور مسافر کو ضرورت سے زیادہ دینا جائز نہیں ہے۔

غیرِ امام کا سہم سادات کو بلا اجازتِ مجتہد بھی دیا جا سکتا ہے لیکن سہم امام کا اختیار

---

[1] مکاسب کے سال کی ابتدا اس وقت سے ہے جب سے کام کا آغاز کرے اور دوسری چیزوں میں اس وقت سے ہے جب فائدہ حاصل کرنا شروع ہو۔ آقائے محسن حکیم ۱۲ [2] احوط وجوبی یہ ہے کہ جو شخص علانیہ فسق و فجور کرے اُسے خمس نہ دیا جائے آقائے بروجردی [3] صرف ماں کی طرف سے سید ہونا کافی نہیں۔ آقائے محسن حکیم کے بنا بر احوط ان کو سال بھر کے خرچ سے زیادہ نہ دے۔ آقائے محسن حکیم۔

[4] جب کوئی شخص کہے کہ میں سید ہوں تو اس کہنے پر اُسے خمس نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ دو عادل اس کی سیادت کی گواہی نہ دیں اور اگر کوئی شخص اپنے شہر میں سید معروف ہو۔ اور اس کے سید ہونے پر اطمینان حاصل ہو جائے تو اُسے خمس دیا جا سکتا ہے ۱۲۔ آقائے محسن حکیم۔

مجتہد جامع الشرائط ہی کو ہے پس اگر سہم امام سادات کو بلا اجازت مجتہد دے دے تو احوط یہ ہے کہ سہم امام دوبارہ نکالے۔ اور اگر سہم امام مجتہد تک پہنچانا یا پہنچانے کے وقت تک محفوظ رکھنا ممکن نہ ہو تو جائز ہے کہ اُسے ایسے یقینی سے یقینی مصرف میں صرف کرنا چاہیئے کہ جس میں رضائے امام[ع] کا پورے طور پر یقین ہو۔

بیان صدقات

حسب حال و گنجائش صدقہ دینا سنتِ مؤکدہ ہے۔ مستحب صدقہ کو چھپا کر دینا افضل ہے لیکن صدقہ واجب میں مخفی نہ رکھنا افضل ہے۔ اور سوال سے پہلے کسی چیز کے دینے کی ابتداء کرنا سنت ہے اور ضروریات کے وقت زیادہ صدقہ دینا سنت ہے۔ ماہ رمضان میں اپنے رشتہ داروں پر خصوصاً یتیموں پر اور بنی ہاشم پر خاص کر علویوں پر تصدق کرنا سنت ہے۔ اور یہ بھی سنت ہے کہ محبوب ترین اشیاء کی خیرات کرے اور صدقہ کے لئے بہترین مال اختیار کرے۔ احتیاج و فقر کا اظہار کرنا مکروہ ہے۔ اور مجالس میں سوال کرنے میں کراہت شدید ہے۔ سائل کا رد کرنا مکروہ ہے۔ بنی ہاشم کو زکوٰۃ لینی حرام ہے مگر بوقت ضرورت یا یہ کہ زکوٰۃ دینے والا بھی ہاشمی ہی ہو۔ اور بنی ہاشم پر سوائے زکوٰۃ کے دیگر واجب صدقے جیسے نذر و کفارہ کے، حرام نہیں ہیں۔ اگرچہ نہ لینا احوط ہے لیکن سنتی صدقہ کا لینا بلا اشکال جائز ہے۔

———— : : ————

---

[1] ... مومنین کی ضروریات کا پورا کرنا اہل علم کی حاجتوں میں صرف کرنا اور ان لوگوں کو دینا جو اشاعت دین کرتے ہیں۔ الاحقر نقوی۔

Presented by www.ziaraat.com

بیسواں باب

بیان حج

وجوب حجؑ

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کے لئے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج کرنا واجب ہے۔ جو شخص اس کی طرف جانے کی قدرت رکھتا ہو۔ اور جو انکار کرے تو اللہ سب جہان سے غنی و بے نیاز ہے۔ پس جاننا چاہیے کہ حج کرنا اعظم ارکانِ دین سے ہے۔ جس وقت حج واجب ہوتا ہے پھر اس میں تاخیر کرنا گناہِ عظیم ہے۔ احادیثِ صحیحہ میں امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس شخص پر حج واجب ہوگیا ہو۔ اور بغیر عذر اس کو ترک کرے یا اتنی دیر کرے کہ مر جائے تو یہودی یا نصرانی مرے گا۔ اور قیامت کے دن یہودی یا نصرانی ہی محشور ہوگا۔ حاجی خدا کا مہمان ہوتا ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص سوار ہو کر حج کو جائے جتنے قدم اس کی سواری کا جانور اٹھائے گا۔ ہر ہر قدم پر خداوند عالم اس کے نامۂ اعمال میں ستر ستر حسنات ثبت فرمائے گا اور جو شخص پیادہ پا جائے اور مناسک حج بجالائے۔ تو ہر قدم پر سات سو حسناتِ حرم خدا اسے عطا فرمائے گا۔ راوی نے پوچھا یا رسولؐ اللہ حسناتِ حرم سے کیا مراد ہے فرمایا کہ ہر حسنہ حسناتِ حرم کا ایک لاکھ حسنہ کے برابر ہے۔ جو حسناتِ حرم کے علاوہ ہوں۔ حدیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ایک شخص سے حج واجب فوت ہو گیا۔ اس نے جناب رسولِ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسولؐ اللہ کوئی ایسا عمل تبلائیے کہ اگر اسے بجالاؤں تو اس کا اجر حج کے برابر ہو جائے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوہ ابو قبیس کے برابر جو مکہ میں سب سے بڑا پہاڑ ہے۔ تیرے پاس سونا ہو۔ اور تو وہ سب راہ خدا میں صرف کرے۔ تب بھی اس کا اجر حاجی کے اجر کے برابر نہیں ہوگا۔ جو مالدار آدمی حج واجب بجالا چکا ہے اس کے لئے مستحب ہے کہ ایک سال کے بعد یا ہر تیسرے چوتھے یا پانچویں سال حج مستحب بجالاتا رہے۔

شرائط وجوب حج

حج جسے رحجۃ الاسلام کہا جاتا ہے، اصل شریعت کی رُو سے تمام عمر میں ایک مرتبہ ہر مکلف ذی استطاعت پر واجب ہے۔ استطاعت میں حسب ذیل شرطیں ہیں۔

(۱) زادِ راہ کا اپنی حیثیت کے مطابق پورا ہونا مالِ حلال ہے۔

(۲) آمد و رفت کی مدت تک اہل و عیال واجب النفقہ کا اپنی حیثیت کے مطابق خرچ سے مطمئن ہونا۔

(۳) واپسی کے بعد سلسلۂ معیشت کا باقی رہنا ایسا نہ ہو کر بالکل فقیر ہو جائے۔

(۴) اگر بغیر رفیق کے سفر کرنے میں عذر ہو تو رفیق کا ہونا جس حیثیت سے ممکن ہو۔ اور کفایت کرے۔ خواہ خصوصیت سے اپنے ہمراہ لے یا کوئی رفیقِ سفر ساتھ ہو جائے غرضیکہ جس طرح بھی بن پڑے۔ اور عورت کے لئے ضروری ہے کہ محرم کے ساتھ ہو۔ پردہ کا لحاظ ہر حال میں عورت کو مقدم ہے خاص کر سفر میں۔

(۵) بالغ ہونا۔ نابالغ پر حج واجب نہیں۔

(۶) عاقل و باہوش ہونا۔ لہٰذا مست و دیوانہ پر حج واجب نہیں۔

(۷) آزاد ہونا۔ پس غلام پر حج واجب نہیں۔

(۸) صحیح و سالم ہونا۔ یعنی زحمت سفر برداشت کرنے کی بدن میں صلاحیت ہونا۔

(۹) راہ میں امن ہونا۔

پس جب یہ شرائط پوری ہوں تو وہ شخص مستطیع ہے۔ اور اس پر حج واجب ہے۔

مسئلہ جس شخص پر حج واجب ہو چکا ہو اور اس نے اتنی دیر کی کہ مر گیا تو اس کے اصل ترکہ سے ایک اجیر (نائب) مقرر کرنا چاہیئے جو اس کی نیابت میں اس کی

Presented by www.ziaraat.com

طرف سے حج بجالائے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص مقروض ہے اور اس کے پاس صرف اتنا مال ہے کہ حج کر سکے۔ اور اگر اس قرض کو ادا کرے تو حج نہ کر سکے گا تو اس صورت میں نہ مقدور رکھنے والے کے برابر ہوگا۔

شرائطِ صحتِ حج (۱) مسلمان کی طرح کافر پر حج یا دیگر عبادات واجب ہیں لیکن بوجہ کفر صحیح نہیں ہیں۔

(۲) حقوق الناس کا ادا کرنا۔ لہٰذا خمس و زکوٰۃ اگر واجب ہوں تو چاہیئے کہ پہلے ادا کرے اور اگر اس کے مال میں حقوق الناس اور حقوق سادات و سہم امام ہوں اور اسی مال سے وہ جا کر احرام باندھے تو غصبی ہوگا۔ لہٰذا حج صحیح نہیں ہوگا اور اگر ایسا مال کہ جس میں حقوق الناس وغیرہ مخلوط ہوں خرچ کر کے سفر کرے تو گنہگار ہے۔

(۳) خود مجتہد ہو یا اتنا علم رکھتا ہو کہ عمل احتیاط پر کر سکے ورنہ مقلد ہو۔ اور مسائل ضروری کہ جن کی حج میں ضرورت پڑتی ہے کہ اپنے مجتہد جامع الشرائط کے فتویٰ کے مطابق جانتا ہو اگرچہ بغیر تقلید کے کوئی عبادت صحیح نہیں لیکن حج کے واسطے زیادہ تاکید ہے لہٰذا حج کے مسائل مجتہد حیّ اعلم کے فتویٰ کے مطابق سمجھ لے۔

(۴) نہایت ضروری ہے کہ قرأت درست ہو۔ حروف اپنے اپنے مخرج سے نکلتے ہوں۔ اگر قرأت درست نہ ہو تو محنت و زحمت کر کے جہاں تک ممکن ہو درست کرے۔ اور راہ میں بھی جہاز پر یا منزل پر جہاں موقع ملے مشق کرتا ہوا جائے پھر بھی اگر قرأت میں شک ہو۔ تو بکمال احتیاط تلبیاتِ اربعہ خود بھی پڑھے اور اس کے لئے نائب بھی کرے اور نماز طواف خاصکر نمازِ طواف النساء کے لئے سب سے زیادہ احتیاط کرے۔ خود بھی پڑھے اور نائب بھی کرے

اقسامِ حج حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج تمتع (۲) حج قرآن (۳) حج افراد۔ آخر کے دونوں حج یعنی قرآن و افراد صرف ان لوگوں کے واسطے ہیں جن کے گھر مکہ معظمہ یا حدودِ حرم کے اندر ہوں۔ یعنی مکہ معظمہ کے چاروں طرف ۴۸ میل سے کم کے اندر واقع ہوں۔ اور جن لوگوں کے گھر مکہ معظمہ سے ۴۸ میل یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہوں ان کے لئے واجب

تمتع بجالائیں۔ لہٰذا بنا بریں تمام پاکستانی یا ہندوستانی شیعہ بھائیوں پر صرف حج تمتع ہی واجب ہے پس صرف اسی کے مسائل یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ جسے حج تمتع کرنا ہو اُسے اعمالِ حج بجالانے سے پہلے عمرہ تمتع کرنا ضروری ہے۔ عمرۂ تمتع، حج تمتع پر مقدم ہے۔

افعال عمرۂ تمتع

عمرۂ تمتع کے افعال پانچ ہیں۔

(۱) احرام باندھنا (۲) خانہ کعبہ کا طواف کرنا (۳) دو رکعت نماز طواف بجالانا۔ (۴) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا (۵) تقصیر کرنا یعنی کچھ ناخن یا بال کٹوانا۔

جب ان سے فارغ ہو جائے گا تو جو چیزیں بسبب احرام اس پر حرام ہو گئی تھیں حلال ہو جائیں گی۔ اور عمرۂ تمتع تمام ہو جائے گا۔ اس کے بعد جب نویں تاریخ ذی الحجہ کے قریب پہنچے تو حج تمتع کے اعمال بجالانا شروع کرے۔

اعمالِ حج تمتع

حج تمتع کے اعمال تیرہ ہیں۔

(۱) احرام باندھنا یعنی حج تمتع کے واسطے مکہ سے احرام باندھے۔

(۲) نویں تاریخ ذی الحجہ کو مقامِ عرفات میں پہنچنا جو مکہ سے چار فرسخ ہے۔ اور وہاں وقوف کرنا۔

(۳) عرفات سے مشعر الحرام کی طرف کوچ کرنا۔ یعنی بعد مغرب روزِ عرفہ (دسویں ذی الحجہ کی شب کو) عرفات سے چل کر مشعر الحرام میں آنا جو مکہ معظمہ سے قریباً دو فرسخ ہے۔ اور وہاں دسویں ذی الحجہ کے دن طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک وقوف کرنا۔

(۴) اسی عید قربان کے دن اور طلوعِ آفتاب کے بعد مشعر الحرام سے کوچ کرنا۔ مقامِ منیٰ میں پہنچنا اور جمرۂ عقبہ پر سنگریزے مارنا۔

Presented by www.ziaraat.com

(۵) مقام منیٰ میں قربانی کرنا۔

(۶) مقام منیٰ میں سر منڈوانا یا سر کے بال یا ناخن کم کرنا۔

(۷) یہ اعمال بجالانے کے بعد منیٰ سے مکہ معظمہ کی طرف لوٹ آنا اور طوافِ زیارت کرنا۔

(۸) دو رکعت نماز مقام ابراہیم میں بجالانا۔

(۹) پھر اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی بجالانا۔

(۱۰) پھر طوافِ نساء بجالانا۔

(۱۱) دو رکعت نماز طوافِ نساء پڑھنا۔

(۱۲) پھر گیارھویں تاریخ اور بارھویں تاریخ کی رات منیٰ میں بسر کرنا بلکہ بعض اشخاص کے نزدیک تیرھویں تاریخ کی رات بھی وہیں بسر کرنا۔

(۱۳) گیارھویں اور بارھویں تاریخ کو رمی جمرات کرنا یعنی تینوں جمروں پر سنگریزے مارنا بلکہ بعض اشخاص کے لئے تیرھویں تاریخ کو بھی سنگریزے مارنا ہے۔

مسئلہ جس شخص نے حالتِ احرام میں شکار یا بیوی سے اجتناب نہ کیا ہو تو اس پر واجب ہے کہ تیرھویں شب بھی وہیں بسر کرے اور تیرھویں تاریخ تینوں جمروں پر سنگریزے بھی مارے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص جس پر حج واجب ہو چکا ہے۔ ابتداءً احرام میں ان اعمال سے جاہل ہو لیکن ارادہ یہ کرے کہ حج واجب جو اس کے ذمہ ہے۔ اُسے ادا کرتا ہوں تو عمل میں مشغول ہونے کے بعد جو رسالہ مناسکِ حج کے بیان میں اس کے پاس ہے یا کسی معلم کا قول جو مجتہد مرجع تقلید کی رائے کے مطابق ہو۔ اگر اس کے بموجب عمل کرے گا تو اس کا عمل انشاء اللہ صحیح ہوگا۔

بیان مواقیت

احرام اس وقت صحیح ہوگا جب کہ ان مقامات میں جن کو شرعی اصطلاح میں "میقات" کہا جاتا ہے۔ احرام باندھا جائے اور یہ "میقات" مکہ کو جانے والے اور عبور کرنیوالے

مختلف لوگوں کے لئے جو ہر طرف سے آتے ہیں۔ مختلف ہیں۔

۱۔ میقات مسجد شجرہ جسے ذو الحلیفہ بھی کہتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو مدینہ کی طرف سے مکہ آتے ہیں۔ اور ضرورت کے وقت اس شخص کے لئے جو مدینہ کی راہ سے مکہ جاتا ہے۔ اتنی تاخیر جائز ہے کہ اپنا احرام جحفہ میں باندھے۔

۲۔ میقات وادیٔ عقیق ان لوگوں کے لئے ہے جو عراق اور نجد کے راستے سے مکہ جاتے ہیں۔ اس کے حصہ اوّل کو مسلخ، درمیانی حصہ کو غمرہ اور آخری حصہ کو "ذاتِ عرق" کہتے ہیں۔ اگر بطور یقین معلوم ہو جائے تو اوّل احرام مسلخ سے ہے ولیکن تاخیر احوط ہے تاکہ یقین حاصل ہو جائے کہ وادیٔ عقیق میں پہنچ گیا ہے اور احوط یہ ہے کہ احرام باندھنے میں "ذاتِ عرق" تک دیر نہ کریں۔

۳۔ میقات قرن المنازل ان لوگوں کے لئے ہے جو طائف سے مکہ جاتے ہیں۔

۴۔ میقات یلملم جو ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ان لوگوں کے لئے ہے جو یمن کے راستہ سے مکہ آئیں۔

۵۔ میقات جحفہ جو شام کے راستہ جانے والے لوگوں کے لئے ہے۔

مسئلہ بنابر احوط اقویٰ میقات کا علم حاصل کرنا لازمی ہے اور اگر علم ممکن نہ ہو تو بعید نہیں ہے کہ ظن کفایت ہو جائے جو اہل خبر و معرفت لوگوں سے حاصل ہو کر جس سے اطمینان حاصل ہو جائے۔

مسئلہ جن لوگوں کے گھر ان میقاتوں سے مکہ سے نزدیک تر ہیں اس صورت میں ان کا گھر ہی میقات ہے یعنی اپنے گھروں ہی میں احرام باندھ لیں۔

مسئلہ احرام میں حدثِ اصغر اور حدثِ اکبر سے محرم کا طاہر ہونا شرط نہیں ہے اور جنب و حائض و نفساء کا احرام باندھنا بھی جائز ہے بلکہ حائض و نفساء کے لئے غسل احرام مستحب ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

واجباتِ احرام

احرام کے واجبات تین ہیں۔

اوّل نیت یعنی قصد کرے کہ میں عمرۂ تمتع حجۃ الاسلام کا احرام باندھتا ہوں۔ اطاعت فرمانِ خداوندی کے لئے اپنا احرام باندھنے کے یہ معنی ہیں کہ اپنے اوپر اُن امور کو ترک کرنا ضروری قرار دے کہ جن کا ذکر کیا جائے گا اس خیال سے کہ وہ عمرۂ معہودہ اور حج معہود کے اعمال مقررۂ شریعت بجالانے کے لئے عازم ہے۔ دوسرے چار تلبیہ کا کہنا اور اس کی صورت یہ ہے۔

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ (اور اس پر بنا بر احوط یہ اضافہ کرے) اَنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ۔

اِن فقرات کا صحیح پڑھنا اسی طرح واجب ہے جس طرح کہ تکبیرۃ الاحرام کا صحیح کہنا اور سورۂ حمد اور دوسرے سورہ کا صحیح ادا کرنا واجب ہیں۔ اگر کسی کو تلبیہ نہیں آتا تو اسے سیکھنا اور یاد کرنا واجب ہے یا کوئی شخص اسے تلقین کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو جس طرح ہو سکے خود بھی ان فقروں کو ادا کرے۔ اور کسی دوسرے کو کہنے میں نائب بھی مقرر کرے۔ اور جو شخص گونگا ہو وہ انگلی سے اشارہ کرے اور اپنی زبان کو بھی حرکت دے۔

تیسرے نیت اور تلبیہ سے واجب ہے کہ احرام کے لئے صرف دو کپڑے ایک کو لنگ قرار دے جو ناف سے زانو تک کو ڈھانپ لے اور دوسرے کو اپنے کندھے پر شل چادر کے ڈال لے جو دو شانوں کو چھپا لے۔ اور احوط یہ ہے کہ دو جامہ احرام پہننے کے وقت یہ نیت کرے کہ میں ان دو جاموں کو برائے احرام عمرہ (یا حج) فرمانبرداری امرِ خدا کے لئے پہنتا ہوں۔ اور اس نیت کے بعد احرام عمرہ اور تلبیہ بجالائے۔

مسئلہ ان دو جاموں میں بھی محرم کی نماز جائز و صحیح ہو گی۔ پس ریشمی کپڑا یا ایسا لباس جو غیر ماکول اللحم سے بنا ہو یا کسی ایسی نجاست سے متنجس ہو جو معفو نہیں ہے نیز وہ لنگ بھی جو بشرہ جسم کو نمایاں کرتا ہو۔ احرام کے لئے کفایت نہیں کرتا اور دوش پر ڈالنے والے جامہ میں بھی یہ احتیاط ہو گی۔ جب کوئی شخص احرام باندھ چکے اور اس کے بعد اس کا لباس نجس ہو جائے تو بنا بر احتیاط واجب اُسے پاک کرے یا کوئی دوسرا پاک کپڑا تبدیل کرے۔ بلکہ بنا بر احوط اگر اس کا بدن بھی نجس ہو جائے تو بدن فوراً پاک کرے اور بعض علماء کا قول ہے کہ عورت بھی حالتِ احرام میں خالص ریشمی لباس نہ پہنے اور یہ قول قوت سے خالی نہیں ہے مگر بعض علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ احوط یہ ہے کہ عورت احرام کی تمام حالتوں میں حریر خالص نہ پہنے۔ اور یہ بھی احوط ہے کہ یہ لباس چرمی اور بالیدہ مثل نمدے کے نہ ہو اور نہ سِلا ہوا ہو۔

محرماتِ احرام

اور

اُن کا کفارہ

وہ چیزیں جن کا محرم کے لئے استعمال حرام اور اپنے نفس پر ترک کرنا واجب ہے۔ چوبیس ہیں۔

(۱) شکار صحرائی وحشی جانوروں کا محرم پر حرام ہے اور محرم کا شکاری کی شکار میں اعانت کرنا یا نشان دہی کرنا اگرچہ اشارہ سے ہی ہو۔ اور اسے ہاتھ سے پکڑنا اور شکار کا گوشت کھانا بھی حرام ہے۔ اگرچہ غیر محرم شخص نے شکار مارا ہو۔ نیز ایسے شکار کو ذبح کرنا بھی حرام ہے جو دوسروں نے شکار کیا ہو۔ البتہ ان جانوروں کو جو موذی ہوں۔ اور جن سے اذیت کا خوف ہو۔ بحالتِ احرام مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور دریائی جانوروں کے شکار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح حیوانات اہلی جیسے اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ۔ پس ان کو ذبح کرنا اور ان کا گوشت کھانا محرم کے لئے جائز ہے۔ اگر محرم شکار کو ذبح کرے خواہ حرم میں ہو یا غیر حرم میں ہو یا غیر محرم شکار کو حرم میں ذبح کرے تو مشہور بین العلماء یہ ہے کہ وہ مردار ہے اور ...

Presented by www.ziaraat.com

احکام اس پر مرتب ہوں گے۔ جب کہ محرم شکار کو مارے تو اس پر کفارہ واجب ہے اور شکار کے کفارہ میں احکام و مسائل بہت زیادہ ہیں اور یہاں اس کے بیان کی گنجائش نہیں۔

(۳) اپنی عورت سے جماع کرنا یا بوسہ لینا یا خوش طبعی کرنا یا بنگاہِ شہوت سے دیکھنا بنا بر احوط۔

مسئلہ اگر کوئی شخص بحالت احرام عمداً (نہ کہ از راہِ نسیان و نادانی) جماع کرے عورت سے یا (العیاذُ باللہ) کسی مرد سے خواہ فرج میں ہو یا دبر میں۔ پس اگر عمرہ مفردہ میں سعی سے قبل یہ فعل واقع ہوا ہے تو اس کا عمرہ فاسد ہوگا۔ اُسے چاہیئے کہ بنا بر احوط اسے تمام کرے۔ اور لازم ہے کہ دوسرا عمرہ بجا لائے۔ اور ایک اونٹ کفارہ میں دے۔ اور اگر سعی کے بعد اور تقصیر سے پہلے یہ فعل کیا ہو تو بنا بر قولِ بعض علماء ایک اونٹ کا کفارہ لازم ہوگا۔ اور احرام حج کی حالت میں خواہ حج تمتع ہو یا افراد یا قرآن۔ پس اگر مشعر الحرام میں وقوف کے بعد سرزد ہوا ہو تو فقط ایک اونٹ کفارہ اس پر لازم ہوگا۔ اور وقوف اور مشعر الحرام سے قبل کی صورت میں ایک اونٹ کفارہ واجب اور اس کا حج بھی فاسد ہوگا لیکن اُسے چاہیے کہ اُسے تمام کرے اور اگلے سال حج کی قضا بھی بجا لائے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص شہوت کی نظر سے کسی عورت کو بوسہ دے تو ایک اونٹ کفارہ لازم ہوگا اور اگر از روئے شہوت نہ ہو تو ایک گوسفند کفارہ ہوگا۔ اگرچہ بعض علماء کے نزدیک ایک اُونٹ کفّارہ ہے۔ اور یہ احوط ہے بلکہ یہ قول خالی از قوت نہیں ہے۔

مسئلہ اگر کسی عورت کی طرف عمداً شہوت کی نظر کرے اور انزال ہو جائے تو بنا بر احوط وہ کفارہ میں ایک اونٹ دے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر ایک گائے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو پھر ایک گوسفند دینا اس پر لازم ہوگا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنی بیوی پر نظر ڈالے اور انزال ہو جائے تو اگر یہ

شہوت کی نظر تھی تو کفارہ ایک اونٹ دینا ہوگا اور اگر شہوت سے نہیں تو کوئی کفارہ نہیں۔

(۳) حرام ہے کسی عورت سے اپنا عقد کرنا یا اپنے سے غیر کا عقد پڑھنا۔ خواہ وہ غیر محرم ہو یا حالتِ احرام میں ہو۔ اور اسی طرح عقد کا گواہ بننا یا بنا بر احوط کوئی سی گواہی دینا اگرچہ احرام باندھنے سے پہلے وہ گواہ مقرر ہو چکا ہو۔ اور احوط یہ ہے کہ عورت سے خواستگاری عقد نہ کرے لیکن اس عورت کی طرف رجوع کرنے میں جس کو طلاق رجعی دے چکا ہو کوئی عیب نہیں۔

مسئلہ اگر کوئی شخص ایسے انسان کا عقد پڑھے جو احرام باندھے ہوئے ہو اور عقد ہو جانے کے بعد محرم اپنی بیوی سے مجامعت بھی کرے۔ پس ان دونوں (مجامعت کرنے والا محرم اور اس کا نکاح پڑھنے والا) پر ایک ایک اونٹ کفارہ واجب ہو جائے گا۔ اور اگر دخول نہ کیا ہو تو کسی پر بھی کفارہ نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح کفارہ لازم نہیں اگرچہ اس کو علم ہو کہ اس کا شوہر محرم ہے۔

(۴) استمناء یعنی اپنے ہاتھ سے یا کسی اور ذریعہ سے اپنی منی کا خارج کرنا خواہ تصور سے یا اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعلیوں سے یا بیوی کے سوا کسی اور سے منی خارج کرے۔

مسئلہ مشت زنی سے منی خارج کرنے کے فعل کو بعض علماء نے مثل مجامعت مفسدِ حج گردانا ہے۔ اور بعض کے نزدیک تنہا کفارہ واجب ہے جو ایک اونٹ کا ہے۔

(۵) خوشبوؤں کا استعمال مثل مشک کافور زعفران و عود و عنبر کے۔ ان کا سونگھنا یا بدن پر ملنا یا کھانا یا ایسا لباس پہننا جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو اور اثر کر رہی ہو۔ اور اگر کسی (احرام باندھے ہوئے) کو خوشبو میں بسی ہوئی خوراک کھانے یا لباس پہننے کی احتیاج ہو جائے تو اپنے ناک کو بند کئے رکھے۔ اور احوط بلکہ واجب ہے کہ خوشبودار گھاس کا استعمال نہ کرے اور خوشبو والے میوہ جات مثل سیب وغیرہ کو سونگھنے سے پرہیز کرنے میں انتہائی احتیاط ہے۔ اگرچہ ان کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ

Presented by www.ziaraat.com

بنابر مشہور خلوق کعبہ (ایک خوشبودار بوٹی کعبہ میں ہوتی ہے جس سے خانہ کعبہ کو معطر کرتے ہیں) خوشبو کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔ اور بصورتِ شبہ اس سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا احوط ہے۔ اور بازارِ عطاراں سے جو صفا و مروہ کے مابین واقع ہے۔ گزرتے وقت خوشبو کا دماغ میں پہنچنا بھی خوشبو کے حکم سے خارج ہے۔ اور بنا براحوط اس سے بھی اپنے آپ کو بچانا چاہیئے۔ خوشبو کے استعمال کا کفارہ بنا برمشہور ایک گوسفند ہے۔ اور بدبو سے بچانے کے لئے اپنی ناک کو بند کرنا محرم کے لئے بنا بر احوط بلکہ اقویٰ کی بنا پر حرام ہے لیکن اگر اس سے بچنے کے لئے تیز چلا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔

(۶) سِلے ہوئے یا سِلے ہوئے سے مشابہ کپڑے کا پہننا احرام والے شخص پر حرام ہے مثلاً غدہ کا لحاف، بالاپوش، کلیجہ و کلاہ وغیرہ اور بنا براحوط کسی چھوٹی سی سِلی ہوئی چیز سے بھی اجتناب کیا جائے۔ یہاں تک کہ ہمیانی بھی جس میں روپے رکھتے ہیں۔ اور جسے کمر میں باندھتے ہیں۔ اگرچہ ہمیانی کے باندھنے کا جواز اقویٰ ہے۔ جو چیز کہ مجبوری و ضرورت کی وجہ سے یا فتق کو روکنے کے لئے باندھی جائے۔ جائز ہے اس صورت میں احتیاطاً فدیہ دے دیا جائے۔ اگر کسی سِلی ہوئی چیز کے پہننے کی حاجت ہو تو اس پر ایک گوسفند کفارہ لازم ہے اور بنا بر احوط لباسِ احرام خصوصاً ردا میں جو دوش پر ڈالتے ہیں گرہ لگانا اور تکمہ (بٹن وغیرہ) بنانا جائز نہیں۔ اور اس لباس کو لکڑی یا سوئی وغیرہ سے بھی پیوند نہ کرے۔

مسئلہ بنا بر مشہور سِلے ہوئے کپڑے صرف مردوں کے لئے پہننا حرام ہے۔ پس عورتوں کے لئے بحالتِ احرام سِلا ہوا لباس جائز ہے لیکن دستی دستانے (جو عورتیں عرب میں ہاتھوں کو سردی سے بچانے کے لئے سیتی اور پہنتی ہیں) ان سے بچنا احوط بلکہ اقویٰ ہے۔

(۷) سیاہ سرمہ لگانا کہ جس سے زینت ہو۔ اگرچہ بنا براحوط قصدِ زینت بھی نہ ہو اور بنا بر احتیاط واجب مطلق سرمہ سے جس میں قصدِ زینت ہو۔ اجتناب کیا جائے خصوصاً اگر وہ خوشبودار ہو۔

(۸) آئینہ کا دیکھنا حرام ہے لیکن پانی میں نظر کرنا بنا بر اقویٰ جائز ہے اور عینک کا لگانا بھی جائز ہے اگر موجب زیب و زینت نہ ہو۔

(۹) موزہ اور جوتا اور جراب اور ہر وہ چیز جو پشتِ پا کو تماماً ڈھانپ لے احرام والے انسان پر حرام ہے اور حسب تصریح بعض علماء کچھ حصہ کو ڈھانپنا مثل کل کا ڈھانپنا ہے لہٰذا اس چیز کو بھی نہ پہنے جو پاؤں کے اوپر والے کچھ حصہ کو ڈھانپ لے لیکن چپلی وغیرہ کے تسمے پہننے میں بنا براحوط کوئی حرج نہیں۔ اور اگر جوتا پہننے کی احتیاج ہو تو اس کے اوپر والے حصہ کو شگافتہ کر دینا احوط ہے۔

(۱۰) فسوق۔ جس سے مراد جھوٹ بولنا، گالی دینا اور دوسروں پر اپنی فضیلت و مفاخرت کا اظہار کرنا اور اس کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں۔

(۱۱) جدال۔ جس سے مراد لَا وَاللّٰہِ یا بَلٰی وَاللّٰہِ کہنا ہے اور اس کا الحاق بنا بر احوط مطلق قسم سے ہے۔ البتہ بوقتِ ضرورت اثباتِ حق یا نفیٔ باطل کے لئے قسم کھانا جائز ہے۔

مسئلہ اگر جدال صدق پر مبنی ہو۔ یعنی سچی قسم کھائے پس اس میں پہلی اور دوسری مرتبہ میں استغفار کرے۔ اور تیسری مرتبہ کے لئے ایک گوسفند کفارہ میں دے اور اگر جدال جھوٹا ہے تو بنا برمشہور پہلی مرتبہ ایک گوسفند دوسری مرتبہ بنا بر احوط ایک گائے اور تیسری مرتبہ بنا بر اقویٰ ایک گائے کفارہ ہو گا لیکن جھوٹی قسم کی تمام صورتوں میں افضل و احوط کفارہ اونٹ ہے۔

(۱۲) ان جانوروں کا مارنا جو بدن میں رہتے ہیں۔ جیسے جوئیں یا کھٹمل یا پسو وغیرہ اور ان کو بدن اور کپڑوں سے نکال کر ایسی جگہ ڈال دینا بھی جہاں وہ غیر محفوظ رہیں۔ بنا بر احتیاط حرام ہے۔

(۱۳) بغرضِ زینت انگوٹھی پہننا حرام ہے لیکن استحباب کی نیت سے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حسب تصریح بعض علماء بحالتِ احرام بقصدِ زینت مہندی استعمال کرنا حرام ہے بلکہ احرام باندھنے سے پہلے بھی اگر زمانہ احرام تک رہے۔ مہندی لگانا

Presented by www.ziaraat.com

حرام ہے اور بنا بر احوط اسے استعمال نہ کیا جائے اگرچہ زیب و زینت کا قصد نہ بھی ہو۔

(۱۴) زینت کی غرض سے عورتوں کا زیور پہننا حرام ہے۔ لیکن ان زیوروں کو بحالت احرام رکھنے میں جو وہ عادتاً پہنے رہتی ہیں کوئی حرج نہیں۔ البتہ ان کو قصداً اپنے شوہر اور دوسرے مردوں کے سامنے جو بنا بر احوط اس کے محرم ہوں نمایاں و ظاہر نہ کریں لیکن اقوی جواز ہے۔

(۱۵) بدن پر تیل ملنا حرام ہے اگرچہ وہ بنا بر احوط بلکہ علی الاقوی خوشبودار نہ ہو۔ مگر بجہتِ ضرورت جائز ہے۔ اور اسی طرح احرام سے پہلے تیل ملنا حرام ہے اگر وہ خوشبودار ہو اور اس کی خوشبو کا اثر احرام کے وقت باقی رہے۔

(۱۶) اپنے بدن سے یا غیر کے بدن سے خواہ وہ غیر محرم ہو یا محرم۔ بالوں کو جدا کرنا حرام ہے۔ اگرچہ ایک بال ہو۔ البتہ بوقتِ ضرورت جائز ہے مثلاً جوؤں کی زیادتی، سر میں درد یا آنکھوں میں بال پڑ جانا جو موجبِ اذیت ہو۔ اور اسی طرح وضو ہے بلکہ غسل کے وقت اگر بال بغیر اکھاڑنے کے گر پڑیں تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ جب سر پر یا داڑھی پر ہاتھ پھیرے اور اس سے ایک یا دو یا زیادہ بال گر پڑیں تو بنا بر احوط ایک مٹھی بھر جَو یا گندم وغیرہ صدقہ دے۔

مسئلہ جب کوئی شخص اپنے سر کو مونڈے۔ اگر بوجہ ضرورت ہو۔ اس کا کفارہ ایک گوسفند دے خصوصاً اس صورت میں جب کہ بغیر ضرورت کے ہو۔ لیکن اس فرض میں احتیاط لازم نہیں۔

مسئلہ جب کوئی شخص اپنی دونوں بغلوں کے بال مونڈے تو کفارہ ایک گوسفند ہے اور اسی طرح ایک بغل کے بال مونڈنے کا کفارہ بنا بر احوط ایک گوسفند ہے اور تین مسکینوں کو کھانا کھلانا اقوی ہے۔

(۱۷) مرد کو اپنا سر ڈھانپنا حرام ہے یہاں تک کہ مٹی اور مہندی بھی نہ لگائے اور کوئی چیز بھی سر پر نہ لگائے بلکہ ہاتھ وغیرہ سے بھی سر کو نہ چھپانا احوط و اولیٰ ہے اگرچہ اظہر [illegible] ہے۔ اور کان میں بال احتیاطاً سر کے حصہ میں محسوب ہیں۔ اور سر کا کچھ حصہ بھی [illegible]

[illegible] داخل ہے سوائے اس کے کہ جس کی استثناء کی گئی ہو۔ مثلاً مشکِ آب کا تسمہ جو سر [illegible] رکھا جاتا ہے یا رومال جو درد سر کی وجہ سے سر پر باندھتے ہیں۔ لیکن مردوں کے لئے [illegible] ڈھانپنا جائز ہے ابنا بر اشہر و اظہر، اور کوئی شخص بحالتِ احرام سر کو پانی یا کسی [illegible] پانی میں نہیں ڈبو سکتا (یعنی غسلِ ارتماسی جائز نہیں)

مسئلہ سر کو ڈھانپنے کا کفارہ ایک گوسفند ہے اور کئی مرتبہ ڈھانپنے میں بنا بر احوط ہر مرتبہ ایک گوسفند کفارہ دے، خصوصاً جب کہ کوئی عذر نہ ہو۔ اور خصوصاً [illegible] کہ متعدد دفعہ ہو۔

(۱۸) عورت کو اپنا چہرہ نقاب وغیرہ سے چھپانا حرام ہے۔ اور اسی طرح منہ کا کچھ [illegible] بھی۔ لیکن نماز کے واسطے چہرے کے اطراف سے پیشانی کا کچھ حصہ سر کا پردہ مکمل [illegible] کے لئے اگر چھپ جائے تو کوئی حرج نہیں مگر نماز کے بعد فوراً ہی کھول دے۔

مسئلہ جائز ہے کہ عورت نامحرم سے منہ چھپانے کے لئے ناک کے محاذات تک بلکہ ٹھوڑی تک چادر وغیرہ سے گھونگھٹ کھینچ لے۔ اور احوط یہ ہے کہ ہاتھ [illegible] سے اس چادر کو اپنے منہ سے جدا رکھے کہ وہ اس کی نقاب نہ بن جائے۔ اگرچہ [illegible] ہے۔

(۱۹) بحالتِ احرام مرد کو منزلیں طے کرنے میں سر پر سایہ کرنا حرام ہے مثلاً ہودج [illegible] والی موٹر وغیرہ میں بیٹھنا یا بنا بر احوط چھتری وغیرہ اوپر لگانا خواہ سوار ہو یا پیادہ [illegible] احوط ہے کہ جامہ و چھتری اور اس قسم کی کوئی شے سایہ کے طور پر نہ ہو۔ اگرچہ اس کا [illegible] کے اوپر نہ آتا ہو لیکن منزل پر پہنچ کر سایہ کر سکتا ہے اگرچہ اپنے کاموں کے لئے [illegible] رہے اور نہ بیٹھے لیکن احوط ہے کہ جب کہیں منزل کئے ہوئے ہو تو اسے جگہ [illegible] کے لئے آنا جانا پڑے تو اس حالت میں بھی اپنے اوپر چھتری وغیرہ نہ لگائے [illegible] کرتے وقت کمرے وغیرہ میں جانے میں قطعاً کوئی حرج نہیں۔ اور اسی طرح [illegible] ضرورت شدتِ سرما یا گرمی یا بارش سے بچاؤ کے لئے سر پر سایہ کرنا جائز ہے [illegible] کفارہ دے مگر عورت اور بچوں کو سر پر سایہ کرنا جائز ہے اور کوئی کفارہ نہیں

Presented by www.ziaraat.com

مسئلہ سایہ کرنے کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔ اور جب کئی دفعہ سایہ کیا جائے تو بقول بعض علماء ہر روز ایک گوسفند کفارہ میں دے لیکن بعید نہیں کہ بحالِ احرام عمرہ سایہ کرنے کا کفارہ ایک گوسفند کافی ہو جائے اور حج کا احرام میں بھی ایک گوسفند کفایت کرے۔ اگرچہ متعدد مرتبہ سایہ کے نیچے چلا آیا ہو۔

(۲۰) اپنے بدن سے خون نکالنا حرام ہے۔ غیر کے بدن سے خون نکالنے میں کوئی حرج نہیں، خواہ بدن کھجانے سے یا مسواک کرنے سے ہو جب کہ اُسے علم ہو کر ان چیزوں کی وجہ سے نکل آئے گا مگر بوقتِ ضرورت جائز ہے اور بحالتِ اختیار اس کا کفارہ بنابر احوط ایک گوسفند ہے۔ اور بعض فقہاء کے نزدیک ایک نفر مسکین کو کھانا کھلانا فدیہ ہے۔

(۲۱) ناخن اُتارنا اگرچہ تھوڑی سی مقدار کیوں نہ ہو۔ بحالتِ احرام حرام ہے۔ اگر ناخن کا کچھ حصہ گر گیا ہو۔ اور باقی ماندہ حصہ موجب تکلیف و اذیت ہو تو اس کو اُتارنے میں کوئی حرج نہیں لیکن پھر بھی کفارہ دے۔

مسئلہ ایک پورے ناخن کے اتارنے کا فدیہ ایک مُد طعام بنابر احتیاط ہے اور اگر ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ تمام ہاتھ پاؤں کے ناخن اتار ڈالے تو اس کا کفارہ ایک گوسفند لازم ہوگا۔ اور اگر ایک جگہ ہاتھوں کے ناخن اور کسی دوسری جگہ پاؤں کے ناخن اُتارے تو پھر دو گوسفند کفارہ لازم ہوں گے۔

(۲۲) دانتوں کا اکھاڑنا حرام ہے۔ اگرچہ خون نہ نکلے اور اس کا کفارہ بنابر احوط ایک گوسفند ہے۔

(۲۳) حدودِ حرم میں کی گھاس اور درخت کا اکھاڑنا حرام ہے البتہ ان درخت یا گھاس کے کاٹنے میں جو احرام والے شخص کی ملکیت میں ہوں یا خود اس نے کاشت کئے ہوئے ہوں یا اس درخت یا گھاس کے اکھاڑنے میں جو اس کے گھر میں اُگے ہوں۔ بعد اس کے کہ وہ اس کا گھر ہو گیا ہو کوئی حرج نہیں ہے اور اسی حکم میں اذخر (جو ایک مشہور و معروف گھاس ہے)، اور میوہ دار درخت اور خرموں کے درخت داخل ہیں۔

مسئلہ اگر کسی درخت کو کاٹ دے تو بڑے درخت کا کفارہ ایک گائے اور چھوٹے درخت کا کفارہ ایک گوسفند ہوگا۔ اور اگر درخت کا کچھ حصہ کاٹے تو اس کی قیمت صدقہ دے۔ اور گھاس اکھاڑنے کا کفارہ سوائے استغفار کے کچھ نہیں ہے۔

مسئلہ اگر احرام باندھے ہوئے شخص اونٹ کو چھوڑ دے کہ وہ گھاس کھائے تو کوئی حرج نہیں لیکن خود اس کے لئے گھاس نہیں کاٹ سکتا یہ حکم ان کے لئے جو بحالت احرام میں بھی نہ ہوں۔ اور جب انسان عام عادت کے ماتحت راستہ چل رہا ہے۔ اور اس کے چلنے سے حرم کا کچھ کچھ گھاس اکھڑتا جائے تو کوئی مضایقہ نہیں۔

(۲۴) ہتھیار باندھنا حرام ہے۔ مثلاً تلوار، نیزہ اور وہ آلات جیسے براق و آلات جنگ میں مگر بوقتِ ضرورت جائز ہے۔ اور بنابر احوط ان آلات کو بھی ساتھ نہ رکھے۔ اگرچہ اس نے ان کو باندھ بھی رکھا ہو جب کہ وہ ظاہر و نمایاں ہوں۔

واجباتِ طواف

عمرہ تمتع میں مکلف پر مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کرنا واجب اور طواف عمرہ کے ارکان میں سے ہے۔ پس اگر کوئی شخص عمداً اسے ترک کرے۔ اور اس کے بجالانے میں اتنی تاخیر کرے کہ وہ بروز عرفہ عرفات میں وقوف نہ کر سکے تو اس کا عمرہ باطل ہے۔ خواہ اس مسئلہ کو جانتا ہو یا جاہل مسئلہ ہو۔ پس اس صورت میں اس کا حج حج افراد میں بدل جائے گا۔ اور بنابر احوط واقوٰی اسے آئندہ سال حج تمتع بجالانا چاہیئے۔

مسئلہ اگر سہواً طواف ترک ہو گیا ہو تو جس وقت ہو سکے طواف بجالانا واجب ہے اور اگر وہ اپنے وطن پہنچ چکا ہو یا اگر راستہ میں ہو اور واپس لوٹنا مشکل ہو تو طواف کسی نائب سے کرائے۔ اور اگر سعی کر چکا تھا تو بنابر احتیاط سعی کو پھر سے بجا لائے مگر جب کہ عمرہ کا اعادہ ذی الحجہ کے بعد ہو تو اس صورت میں بنابر اقویٰ اعادہ سعی لازم نہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

مسئلہ اگر کوئی مریض ہو۔ اور خود طواف نہ کر سکے تو اسے اس طرح طواف کرایا جائے کہ اس کے پاؤں زمین پر لگتے رہیں۔ اور اگر یہ صورت ممکن نہ ہو تو اسے کندھے پر اٹھا کر طواف کرائیں۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس کے واسطے طواف کے لیے نائب مقرر کریں۔

شرائط

جاننا چاہیئے کہ واجبات طواف بارہ امر ہیں جن میں سے پانچ شرط خارج اور سات واجب داخل ہیں۔

شرط اوّل باطہارت ہونا۔ پس محدث کے لئے طواف واجب جائز نہیں ہے اور اگر از روئے غفلت طواف کرے تو طواف باطل ہے اور اگر اثنائے طواف میں اسے حدث ہو جائے تو اس کا حکم واجبات داخل کے ذیل میں بیان ہوگا۔

مسئلہ اگر باوضو ہوتے ہوئے شک ہو جائے کہ آیا اسے حدث ہو گیا ہے یا نہ۔ تو اپنے آپ کو باطہارت سمجھے وضو لازم نہیں۔ اور اگر بحالت حدث میں شک ہو جائے کہ آیا وہ باوضو ہے یا نہیں تو وضو کرنا ضروری ہے۔ اور اسی طرح سے اگر طواف کے شروع و آخر میں شک ہو تو بھی وضو ضروری ہے۔ اور اگر طواف تمام ہونے کے بعد اخیر کی دو شکیات میں سے کوئی شک عارض ہو تو طواف کو صحیح سمجھے اور بعد کے اعمال کے لئے وضو کرے۔

مسئلہ اگر پانی برائے وضو یا برائے تیمم کوئی شے موجود نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ کسی شخص کو جو جنب وحائض ونفساء نہ ہو نائب مقرر کرے اور خود بھی طواف بجا لائے لیکن جنب وحائض ونفساء کو چاہیئے کہ وہ برائے طواف نائب مقرر کریں۔ اور باقی اعمال خود بجالائیں۔

شرط دوم بدن اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا خواہ اس قدر نجاست ہی ہو۔ جو نماز میں معاف ہے مثلاً خون جو درہم بغلی سے کم ہو۔ اور دمل وغیرہ کا خون بنا بر احوط اور اگر زخم وغیرہ کے خون سے اجتناب مشکل ہو تو اس حالت میں اقویٰ جواز طواف ہے۔ بلکہ اس لباس نجس میں بھی طواف کا جائز ہونا بعید نہیں جو بصورت تنہائی

نماز میں ساتر عورت نہ ہو۔

مسئلہ اگر طواف کر چکنے کے بعد نجاست کا علم ہوا ہو تو طواف بنا بر اظہر صحیح ہے اور اگر اثنائے طواف میں لباس یا بدن کے نجس ہونے کا علم ہو جائے۔ تو اگر طواف کو چھوڑے بغیر ان کا پاک کرنا ممکن ہو تو نجاست کو دور کرے اور طواف مکمل کرے اور اگر بحالت طواف پاک کرنا ممکن نہ ہو تو چوتھے چکر شوط تک نہ پہنچا ہو تو اتمام واستیناف کو جمع کرنا احوط ہے (یعنی یہ طواف ختم کرے اور دوبارہ طواف بھی بجا لائے اور اگر چوتھے چکر تک پہنچ گیا ہو تو اسے پورا کرے۔ اس کا طواف صحیح ہے اور جمع کرنے کی صورت میں دو رکعت نماز طواف بجالائے۔ اور یہی حکم اس حالت کا ہے جب کہ لباس یا بدن میں بحالت طواف نجاست عارض ہو جائے اور اگر لباس یا بدن کی نجاست کو بھول جائے اور اس حالت میں طواف کرے تو احوط یہ ہے کہ پھر سے طواف کرے۔

شرط سوم مردوں کا ختنہ شدہ ہونا۔ پس ختنہ کے بغیر طواف باطل ہے اور یہ شرط عورتوں کے بارہ میں نہیں اور چھوٹے بچوں میں اس شرط کا ہونا احوط ہے لہذا اگر ختنہ ہوئے بغیر طواف نساء کرے یا کوئی اسے طواف نساء کرائے تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ پس بنا بریں اس کے بالغ ہونے کے بعد عورت اس پر حلال نہ ہوگی۔ مگر اس صورت میں کہ وہ دوسری دفعہ مکہ معظمہ جائے اور طواف نساء بجالائے یا کسی کو اپنی طرف سے نائب کرے جو اس کی طرف سے یہ طواف بجالائے۔

شرط چہارم ستر عورتین یعنی آگا پیچھا ڈھانپنا ان تمام شرائط کے ساتھ جو بنا بر احوط نماز گزارنے کے لئے ہیں بلکہ اقویٰ و معتبر ساتر کا مباح ہونا ہے۔ جس کا نماز میں اعتبار ہے بلکہ اس میں نماز گزار کے لباس کی جملہ شرطوں کا لحاظ اولیٰ ہے۔

شرط پنجم اس طرح سے نیت کرے کہ سات چکر طواف خانہ کعبہ کے کرتا ہوں طواف عمرہ تمتع جو حجۃ الاسلام کے لئے فرض ہے بحکم خدا کی اطاعت فرماں برداری میں۔

Presented by www.ziaraat.com

واجبات (جو طواف میں شامل ہیں)

(جو حقیقت طواف میں داخل ہیں، سات امر ہیں)

اوّل طواف حجرِ اسود سے شروع کرے۔ اس طرح کہ اس کا تمام بدن حجرِ اسود کے سامنے سے گذرے، اَولیٰ واحوط یہ ہے کہ طواف کرنے والا شخص حجرِ اسود سے ذرا ہٹ کر کھڑا ہو۔ اور نیّت کر کے طواف شروع کرے۔ اور اسی نیّت پر باقی رہے یہاں تک کہ حجرِ اسود کے سامنے پہنچ جائے۔

دوم ہر چکّر (دَور) کا حجرِ اسود پر ختم کرنا اور آخری (ساتواں) چکر کو تھوڑا سا حجرِ اسود کے سامنے تک بجالائے تاکہ یقین ہو جائے کہ وہ سات چکر بالکل ٹھیک پُورے کر چکا ہے۔

سوم حالتِ طواف خانہ کعبہ کو بائیں ہاتھ پر رکھے لیکن اگر طواف کے کسی حصّہ میں ارکان کو بوسہ دینے کے لئے خانہ کعبہ کی طرف منہ ہو جائے یا حاجیوں کے اژدہام یا بھیڑ کی وجہ سے خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پشت ہو جائے تو وہ حصہ طواف میں محسوب نہ ہو گا۔ اور واجب ہے کہ اتنے حصہ طواف کو پھر سے ادا کرے۔ اور بہتر یہ ہے۔ کہ بابِ حجرِ اسمٰعیلؑ پر پہنچنے سے پہلے اپنے بدن کو بائیں طرف موڑے اور حجرِ اسمٰعیلؑ کے دوسرے دروازے پر پہنچنے سے پہلے اپنے بدن کو ذرا داہنی طرف موڑے تاکہ بایاں شانہ خانہ کعبہ سے ہٹنے نہ پائے اور ارکانِ خانہ کعبہ پر پہنچنے کے وقت بھی ایسا ہی کرے۔

چہارم حجرِ اسمٰعیل کو جو ان کی مادرِ گرامی کا مدفن بلکہ بہت سے انبیاء علیہم السّلام کا مدفن ہے۔ طواف میں اس طرح داخل کرے کہ اس کے گرد تو پھرے مگر اس کے اندر نہ جائے۔ اور اگر طواف کرتے وقت اس میں داخل ہو جائے پس وہ شوط (چکر) باطل ہے اور یہ کفایت نہ کرے گا بلکہ احوط یہ ہے کہ باقی ماندہ چکر کو پورا کرنے کے بعد پھر دوبارہ سالم طواف انجام دے۔

پنجم خانہ کعبہ اور مقام حضرت ابراہیم خلیل علیہ السّلام کے درمیان جمیع اطراف میں طواف

ہونا چاہیئے۔ اور جاننا چاہیئے کہ خانہ کعبہ اور مقامِ ابراہیمؑ کے درمیان کی مسافت تقریباً ساڑھے چھبیس ہاتھ (ذراع) ہے۔ اتنی ہی مسافت خانہ کعبہ کے چاروں طرف ملاحظہ کر کے اس حد کے اندر طواف کرے۔ پس اگر اس مقدار مذکورہ سے زیادہ حالتِ طواف میں دُور ہو جائے گا تو جتنا دُور ہوا ہے اتنا طواف باطل ہو گا۔ اور مقدار مذکورہ سے حجرِ اسمٰعیلؑ محل الاحوط بنا بر اظہر تقریباً بیس ہاتھ (ذراع) ہے۔ پس حجرِ مذکور کی طرف سے محلِ طواف چھ ہاتھ اور کچھ کرے زیادہ نہیں۔ لہٰذا اگر اس مقدار سے زیادہ حجرِ اسمٰعیلؑ سے دُور ہو جائے گا تو یہ حصّہ طواف میں محسوب نہ ہو گا۔ اور بنا بر احتیاط واجب طواف کے اس چکر کو دوبارہ بجالائے۔

ششم طواف کرنے والے کا خانہ کعبہ سے اور جو کچھ کہ خانہ کعبہ میں محسوب ہے اس سے باہر نکل جانا وہ صنف کو چک ہے اطراف خانہ کعبہ جو شاذروان کے نام سے موسوم ہے۔ پس اگر بعض حالتوں میں طواف کرنے والا اس رستے پر چلا جائے تو اس کا یہ حصّہ طواف باطل ہے۔ اور اس کا اعادہ لازم ہے۔ اسی طرح اگر طواف کرتے وقت حجرِ اسمٰعیلؑ کی دیوار کے اُوپر چلنے لگے بلکہ بنا بر احوط چکر لگانے کی حالت میں رکن وغیرہ کو ملنے کی غرض سے اپنا ہاتھ بھی شاذروان کی طرف سے خانہ کعبہ کی دیوار تک نہ لے جائے اور اسی طرح اپنا ہاتھ حجرِ اسود کی دیوار کے اُوپر بھی نہ رکھے۔

ہفتم طواف میں سات دور (چکر) لگانا نہ کم نہ زیادہ۔ پس اگر کوئی شخص عمداً چکر کم یا زیادہ لگائے تو اس کا طواف باطل ہو گا۔ اور اسے نئے سرے سے طواف شروع کرنا ہو گا۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر کوئی شخص بھول کر طواف واجب میں سات چکروں سے کچھ زیادہ کر دے تو اس کا آٹھواں چکر پورا کرنے سے پہلے اگر اُسے یاد آجائے تو اُسے وہیں قطع کر دے۔ اس کا طواف صحیح ہو گا۔ اور اگر آٹھویں چکر پر پہنچنے پر یاد آجائے تو اُسے اختیار ہے کہ اس زیادتی کو شمار نہ کرے اور اس طواف کو تمام کرے طواف صحیح ہو جائے گا۔ پہلے سات چکر واجب ہو جائیں گے دوسرے سات چکر مستحب ہوں گے

Presented by www.ziaraat.com

اور احوط تمام ہے۔ اور اس کے بعد چار رکعت نماز بجالائے۔ دو رکعت تو طوافِ واجب قبل از سعی کے لئے اور دوسری دو رکعت طواف مستحب بعد از سعی کے لئے۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر طواف کرنے والے شخص کو طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے پس اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد شک ہو تو یہ شک معتبر نہیں اور اگر اثنائے طواف میں شک تمام و زیادہ کے مابین ہو جائے۔ مثلاً آخر چکر میں شک ہو جائے کہ وہ چکر ساتواں ہے یا آٹھواں۔ تو اس شک کا بھی اعتبار نہیں طواف اس کا صحیح ہوگا اور اگر شک تمام و زیادہ کے مابین نہ ہو بلکہ چکروں کے عدد میں کمی کا احتمال ہو۔ تو طواف باطل ہوگا۔ مثلاً آخر چکر میں شک ہو جائے کہ یہ چکر چھٹا ہے یا ساتواں۔ اور یا کہ چھٹا ہے یا آٹھواں۔ اور یا کہ چھٹا ہے یا ساتواں یا آٹھواں یا چکروں کے دوران میں شک ہو جائے کہ آیا وہ ساتواں ہے یا آٹھواں۔ تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ اُسے چاہیئے کہ نئے سرے سے طواف شروع کرے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ کم پر بنا کرکے طواف کو پورا کرے اور دوبارہ طواف بھی بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر قطع طواف عذر کی بنا پر ہو۔ مثلاً بیماری یا حیض یا حدث بصورتِ اختیاری، پس اگر طواف کے چار چکر لگا چکا ہو تو اس کا طواف اس مقدار تک صحیح ہے۔ اور عذر کے برطرف ہونے کے بعد اعادہ طواف لازم نہیں بلکہ جہاں سے طواف قطع کیا تھا۔ وہاں سے طواف کو پورا کرے۔ اور اگر نصف (جو ساڑھے تین چکر ہوتے ہیں) تک نہ پہنچا ہو۔ تو طواف باطل ہوگا۔ اور زوالِ عذر کے بعد دوبارہ طواف بجالائے۔ اور اگر نصف سے زیادہ طواف ہو گیا ہو۔ اور چار چکر تک نہ پہنچا ہو تو بنا بر احتیاط واجب عذر کے زائل ہونے کے بعد باقی ماندہ چکر اُس جگہ سے جہاں وہ قطع ہوا تھا پورا کرے۔ اور دو رکعت نماز طواف بجالائے اور اس کے بعد دوبارہ طواف کرے اور دو رکعت نماز بھی پڑھے۔

نمازِ طواف

طواف عمرہ بلکہ مطلق طوافِ واجب کے بعد دو رکعت نمازِ طواف مثل نمازِ صبح کے

پڑھنا واجب ہے جو مقام حضرت ابراہیمؑ کے نزدیک بجالائے اور بنا بر احوط فوراً طواف کے بعد اس نماز کو ادا کرے اور اقویٰ یہ ہے کہ اُس پتھر کے پیچھے نماز پڑھے جس پتھر کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے۔ اور جس پر آں حضرتؑ کا نشانِ قدم ہے اور اگر کثرتِ اژدحام کی وجہ سے مقامِ ابراہیم علیہ السّلام کی پشت پر کھڑا نہ ہو سکے تو پھر اس مقام کے دونوں طرف نزدیک کسی جگہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر جتنا قریب ہو سکے۔ مقامِ ابراہیمؑ کی پشت یا اُس کے دونوں طرف کے قریب تر کھڑا ہو کر بجا لائے۔ اور اولیٰ و احوط اعادۂ نماز ہے۔ بشرطیکہ پشت مقامِ ابراہیم میں تمکن حاصل ہو جائے۔

رہا طوافِ مستحب تو اُس کی نماز مسجد الحرام کے سب مقامات اختیار میں ادا کی جا سکتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر کوئی شخص طواف کی نماز پڑھنی بھول جائے تو جب بھی یاد آئے مقامِ ابراہیمؑ کی پشت پر (جیسا کہ ذکر ہو چکا) جا کر ادا کرے۔ اور اگر ممکن نہ ہو تو پھر مسجد الحرام میں کسی جگہ جس حد تک مقامِ ابراہیم کے زیادہ سے زیادہ قریب ہو سکے نماز بجالائے لیکن بھولی ہوئی نماز کو دوبارہ بجالانے کے بعد سعی وغیرہ کا اعادہ لازم نہیں اگرچہ احوط اعادہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر کوئی شخص نمازِ طواف پڑھنی بھول جائے اور اس کے لئے پھر مسجد الحرام میں واپس جانا بھی دشوار ہو تو اُسے چاہیے کہ ہر اس مقام جو اوپر مذکور ہو چکا نماز بجالائے۔ اگرچہ وہ کسی دوسرے شہر میں بھی جا چکا ہو۔ اور بنا بر احوط اگر حرم میں دوبارہ آنا اس کے لئے دشوار نہ ہو تو نماز وہیں پر آکر ادا کرے اور اولیٰ ہے کہ مسجد الحرام میں واپس نہ آنے کے عذر کی صورت میں ایک نائب بھی مقرر کرے کہ وہ مقامِ ابراہیمؑ میں اُس کی طرف سے نمازِ طواف بجالائے اور اگر فراموش شدہ نماز کے ادا کرنے سے قبل وہ مر جائے تو اس کے ولی (خلفِ اکبر) پر اُس کی قضا واجب ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

سعی کے احکام

نمازِ طواف کے بعد سعی کرنا واجب ہے۔ یعنی صفا و مروہ کے درمیان جو مقام مسجد کے نزدیک دو معیّن مقام ہیں آمد و رفت کرے۔ اس طرح کہ صفا و مروہ کے مابین تمام مسافت کو سعی میں داخل قرار دے اور مسافت میں کوئی جز باقی نہ رہ جائے کہ جس کی سعی نہ کی ہو۔ اگرچہ مسافت کم ہو۔ اور طواف کی طرح سعی بھی ایک رکن ہے۔ اور اسے عمداً یا سہواً ترک کرنے کا وہی حکم ہے جو طواف میں بیان ہو چکا۔

مسئلہ نمبر ۱ سعی میں حدث و خبث سے طہارت اور ستر عورت بھی معتبر نہیں ہے لیکن حدث و خبث سے طہارت کا لحاظ احوط ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ واجب ہے کہ طواف و نماز کے بعد سعی کو شروع کرے اور اگر بھول جائے اور طواف پر سعی کو مقدم کرے تو طواف کے بعد سعی کا اعادہ احوط ہے اور یہی حکم ہے۔ اس شخص کے لئے جو جاہل مسئلہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۳ واجب ہے کہ صفا کے اوّل حصہ سے ابتداء کرے اور احوط استحبابی یہ ہے کہ صفا سے چار درجہ اُوپر جائے اور نیت کرے اور نیچے اُترنے تک اس نیت پر باقی رہے۔ نیت اس طرح کرے کہ سات مرتبہ سعی کرتا ہوں صفا و مروہ کے درمیان فرض عمرہ تمتع میں خداوند عالم کے فرمان کی اطاعت کے لئے۔ پس وہاں سے پیدل یا کسی حیوان پر سوار ہو کر یا آدمی کے کندھے پر مروہ تک جائے اور یہ ایک پھیرا محسوب ہوگا۔ اور بنا بر احوط استحبابی مروہ کے تمام درجوں کے اُوپر تک جائے اور وہاں سے پھر واپس آئے۔ اس طرح کہ صفا سے ابتداء کر کے صفا پر پہنچ کر مروہ پر ختم کرے۔ پس ایک دفعہ جانا اور ایک دفعہ واپس آنا دو پھیرے (شوط) ہو جائیں گے اور ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴ واجب ہے کہ متعارف راستہ سے آئے اور جائے پس اگر مسجد الحرام میں سے گذر کر یا سوق اللیل کی طرف سے مثلاً مروہ جائے یا صفا آئے تو سعی باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۵ واجب ہے کہ جانے کے وقت مروہ کی طرف اور واپس آنے کے وقت صفا کی طرف منہ ہو۔ پس اگر جاتے وقت منہ صفا کی طرف اور واپس آتے وقت منہ مروہ کی طرف ہو تو سعی باطل ہوگی لیکن دائیں بائیں کنکھیوں سے دیکھنا یا پُشت کی طرف دیکھنا کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶ صفا یا مروہ پر ستانے کے لئے بیٹھ جانا جائز ہے لیکن زیادہ دیر تک نہ بیٹھے کہ جس کی وجہ سے سعی میں موالات قائم نہ رہے اور بغیر کسی عذر کے صفا و مروہ کے درمیان کسی جگہ نہ بیٹھنا احوط ہے۔

مسئلہ نمبر ۷ رفع تکان یا گرمی یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے سعی میں تاخیر کرنا جائز ہے۔ اور دوسرے دن تک تاخیر کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر اضطراری صورت ہو۔ تو جائز ہے۔ اور رات تک سعی میں تاخیر بنا بر اقویٰ جائز ہے۔ لیکن احوط ہے کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو رات تک بھی تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۸ سعی میں سات پھیروں سے عمداً زیادہ کرنا مبطلِ سعی ہے۔

مسئلہ نمبر ۹ اگر بھول کر یا از رُوئے جہالت سات پھیروں سے زیادہ سعی کی تو صحیح ہے۔ اگر ایک پھیرا پہنچ گیا ہو تو باقی چھ پھیرے بہ نیتِ استحباب بجا لائے کہ پہلے سات پھیرے واجب اور دوسرے سات پھیرے مستحب ہو جائیں گے جیسا کہ طواف میں بیان ہو چکا۔

مسئلہ نمبر ۱۰ اگر بھول کر سات سے کم پھیرے بجا لائے تو واجب ہے کہ اُسے جب بھی یاد آ جائے باقی ماندہ سعی پوری کرے۔ اور اگر مکہ معظمہ سے باہر چلا گیا ہو تو وہ دوبارہ واپس آئے اور سعی بجا لائے۔ اگرچہ وہ اپنے وطن بھی پہنچ چکا ہو۔ اور اگر اس کی مراجعت ممکن نہ ہو تو نائب کرے جو اس کی طرف سے سعی کرے۔ اور اگر سعی پوری نہ کرے تو جو چیزیں احرام کے باندھنے کی وجہ سے اس پر حرام ہو چکی ہیں وہ حلال نہ ہوں گی۔ اور چار پھیرے پورے نہ ہونے کی صورت میں احوط یہ ہے کہ دوبارہ نئے سرے سے سعی بجا لائے۔

Presented by www.ziaraat.com

مسئلہ نمبر ۱۱ اگر پھیروں کی تعداد میں شک اُس وقت ہو جبکہ وہ سعی ختم کر کے آگیا ہو تو اس شک کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۲ اسی طرح اگر تمام و زیادہ میں شک ہو تو اس شک کی بھی پرواہ نہ کرے اور اگر پھیروں میں کمی کا احتمال ہو تو اس کی سعی مطلقاً باطل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۳ اگر غصب شدہ حیوان پر سوار ہو کر یا غصبی لباس یا غصبی نعلین کے ساتھ سعی کرے تو اس کی سعی باطل ہے۔ اور اسی طرح کسی غصبی چیز کو اپنے ساتھ رکھنا بھی سعی کو باطل کرتا ہے۔

تقصیر کا بیان

سعی سے فراغت کے بعد تقصیر واجب ہے۔ یعنی کچھ ناخن، کچھ مونچھوں یا داڑھی کے بال یا سر کے بال یا ابرؤں کے بال کاٹنا ہے اور نیت اس طرح کرے کہ میں تقصیر کرتا ہوں واسطے عمل، ہونے عمرہ تمتع کے جو حجۃ الاسلام میں فرض ہے۔ خداوند عالم کی فرمانبرداری اطاعت کے لیے تقصیر عمرہ تمتع میں سر منڈوانا کافی نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔ اور اس پر تمام سر منڈوا دینے کا کفارہ ایک گوسفند لازم ہے۔ اور سر کے کسی حصے کے بال بھی منڈوانا جائز نہیں لیکن کفارہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱ احرام حج باندھنے کے بعد اگر وہ عملِ تقصیر بجالانا بھول جائے تو اس کا عمرہ صحیح ہوگا۔ لیکن اسے بنا بر احوط ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا۔ اور اگر وہ حکمِ شریعت سے جاہل تھا تو اس کا عمرہ باطل ہوگا۔ اور اس کا حج بدل جائے گا، حج افراد میں اور بنا بر احوط اگلے سال دوبارہ حج کرنا بھی ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۲ شخص محرم اگر چاہتا ہو کہ وہ تمام چیزیں جو اس پر احرام باندھنے کے بعد حرام ہو گئی تھیں۔ بغیر سر منڈوا دینے کے اس پر حلال ہو جائیں تو تقاضائے احتیاط یہ ہے کہ وہ تقصیر کے بعد طواف نسا اور اس کی نماز بھی بہ نیت رجاء بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر کسی شخص مکلف کے لئے یہ ممکن نہ ہو کہ وہ مکہ معظمہ میں پہنچے۔ تنگی وقت کی وجہ سے یا عورت کو حیض آنے کے باعث کہ پاک ہونے تک طواف کرنے کے لئے منتظر رہے۔ عمرہ تمتع کے اعمال بجالانے میں اتنی دیر ہو جائے کہ وہ عرفات و مشعر الحرام میں وقت پر نہ پہنچ سکے تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ حج تمتع کو حج افراد میں تبدیل کر دے اور حج افراد کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر میقات سے احرام باندھ کر نہ آیا ہو تو اسے حج افراد کی نیت سے مکہ معظمہ سے احرام باندھ لینا چاہیئے اور اگر وہ عمرہ و حج تمتع کے لئے احرام باندھ چکا ہو تو عمرہ تمتع کی نیت کو حج افراد کی نیت میں بدل لے اور عرفات چلا جائے۔ اور ذی الحجہ کی نویں تاریخ ظہر کے بعد تک وہاں وقوف کرے اور پھر مغرب کے بعد مشعر الحرام کی طرف کوچ کرے۔ اور وہاں رات بسر کر کے سورج نکلنے سے پہلے پہلے منیٰ چلا جائے اور عید کے دن منیٰ میں جمرۂ عقبیٰ کو کنکریاں مار کر اپنا سر منڈوائے لیکن حج افراد کے لئے قربانی واجب نہیں۔ سر منڈوانے کے بعد اس دن یا دوسرے روز مکہ معظمہ واپس آجائے۔ طوافِ حج واجب بجالائے اور اس کے بعد دو رکعت نماز طواف پڑھے۔ اور پھر صفا و مروہ کے مابین سعی کرے۔ اور سعی کے بعد طوافِ نساء بجالا کر دو رکعت نماز طواف مذکور پڑھے اور منیٰ میں واپس آجائے اور گیارھویں اور بارھویں تاریخ کی رات تک وہیں رہے اور گیارہویں اور بارہویں تاریخ کے دن میں تین جمروں کو پتھر مارے اور بعض حاجیوں کو تیرھویں کی رات کو بھی وہیں رہنا اور اس تاریخ کے دن میں تین جمروں کو بھی پتھر مارنا ہوگا (جیسا کہ حج تمتع کے بیان میں مفصل ذکر ہو چکا ہے) اور اس کے بعد حج مکمل ہو جائے گا پھر وہ حرم مکہ سے باہر نکل کر عمرہ مفردہ کی نیت سے احرام باندھے۔ مکہ معظمہ واپس آئے طواف کرے۔ سعی بجالائے اور طوافِ نساء کرے اور عملِ تقصیر بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۴ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر عمرہ تمتع کو باطل کر دے۔ اور دوبارہ عمرہ تمتع بجا لانے کا وقت باقی نہ رہے تو بظاہر اس کا حج حج افراد ہو جائے گا۔ اور اس کے اعمال بجالانے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے لیکن ایسے شخص کا حج تمتع سے بری الذمہ ہونا محل تامل ہے (یعنی اگلے سال ایک سالم حج تمتع بھی بجالائے)۔

Presented by www.ziaraat.com

احکامِ حجِ تمتع

اعمالِ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد مکلف پر حجِ تمتع حجۃ الاسلام کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔ اور اس کا وقت وسیع ہے۔ اگرچہ روزِ ترویہ (آٹھویں ذوالحجہ) سے پہلے مکہ معظمہ سے باہر نہ جانا احوط ہے۔ اس کی کیفیت اور حالتِ احرام میں تروکِ واجبہ وہی ہیں جو احرامِ عمرہ میں مذکور ہوئے اور احرامِ حج مکہ معظمہ کی جس جگہ سے چاہے باندھ سکتا ہے اگرچہ مسجد الحرام میں مقامِ ابراہیمؑ یا حجرِ اسمٰعیلؑ سے احرام باندھنا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر کوئی شخص مکہ معظمہ سے احرام باندھنا بھول جائے یہاں تک کہ وہ منیٰ یا عرفات میں پہنچ جائے تو اسے مراجعت لازم ہے۔ اور اگر تنگیٔ وقت یا کسی اور عذر کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو پھر وہ جہاں پر ہے وہیں سے احرام باندھے اور اگر افعالِ حج ختم کر چکنے کے بعد معلوم ہو کہ اُس نے حج کا احرام نہیں باندھا تو بظاہر اس کا حج صحیح ہے اگرچہ عرفات یا مشعر الحرام میں ٹھہرنے کا وقت گذر جانے کے بعد یا حج کے اعمال ختم کر چکنے سے قبل یاد آجانے کی صورت میں احوط ہے کہ اگلے سال حج بھی بجالائے۔ اور کوئی شخص عرفات یا مشعر الحرام میں وقوف کا وقت فوت ہو جانے تک عمداً احرامِ حج نہ باندھے تو اس کا حج باطل ہے۔

عرفات میں وقوف

عرفات میں وقوف (ٹھہرنا) واجب ہے۔ اور وہ ایک محدود مقام ہے جس کی حدیں معروف ہیں۔ اور وقوف سے مراد عرفات میں موجودگی ہے۔ خواہ سوار ہو خواہ پیادہ وساکن ہو یا متحرک۔ البتہ اگر تمام زمانِ وقوف میں سوتا رہا یا بے ہوش رہا تو اس کا وقوف باطل ہے اور بنا بر احوط واجب ہے کہ وہاں زوالِ آفتاب سے لے کر غروبِ شرعی تک موجود رہے۔ اور اس مقام میں مثلاً وقتِ عصر میں حاضر ہونا کافی نہیں ہے اور واجب ہے کہ نیتِ وقوف اس طرح کرے کہ میں عرفات میں آج کے ظہر کے وقت سے غروب

شرعی تک حجۃ الاسلام کے حجِ تمتع کے لئے خداوندِ عالم کے فرمان کی اطاعت کے لئے ٹھہر رہا ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱ تمام وقتِ معیّنہ میں عرفات میں ٹھہرنا رکن نہیں ہے۔ پس اگر اس کے بعض اجزاء ترک کرنے کی وجہ سے یہ ترک ہو جائے مثلاً اگر زوال ہونے کے بعد سے تھوڑا حصہ وقوف نہ کرے تو اس کا حج صحیح ہو جائے گا۔ اگرچہ گنہگار ہوگا لیکن وقوف کا صرف مسمّیٰ رکن ہے۔ اور اس کا ترک موجبِ بطلانِ حجِ تمتع ہے۔ اور بھول کر وقوفِ عرفات ترک کرنے سے حج باطل نہ ہوگا مگر مشعر الحرام میں وقوف بھی اگر سہواً ترک کر دے (تو حج باطل ہوگا)۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر ظہر کے وقت سے عرفات میں اتنی تاخیر ہو جائے کہ وہ وقتِ ظہر سے کچھ وقت گذر جانے کے بعد عرفات میں حاضر ہو۔ پس جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔ زوالِ آفتاب سے غروبِ شرعی تک وقوف واجب ہے۔ یہ شخص گنہگار ہوگا اگرچہ اُس کا وقوف صحیح ہے۔ اور کفارہ بھی لازم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر کوئی شخص غروبِ شرعی سے قبل عرفات سے عمداً کوچ کرے اور اس کی حدود سے باہر آجائے۔ پس اگر نادم ہو کر آجائے۔ اور وہاں غروبِ آفتاب تک رہے تو بنا بر احوط استحبابی کفارہ دے۔ اور اگر واپس نہ آئے تو اس پر ایک اونٹ قربان کرنا واجب ہوگا۔ اور وہ راہِ خدا میں بروزِ عید نحر کرے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو پھر پے در پے اٹھارہ روزے رکھے۔ اور اگر سہواً عرفات سے باہر چلا جائے تو یاد آنے پر واپس آجائے۔ اور اگر واپس نہ آئے گا۔ تو ازروئے معصیت ظاہراً حکمِ عامد میں داخل ہوگا لیکن وجوبِ کفارہ محلِّ تامل ہے اگرچہ احوط ہے اور اگر اسے غروب تک پتہ نہ چل سکے تو اس پر کوئی شے واجب نہیں اور جاہلِ مسئلہ کے لئے وہی حکم ہے جو بھول جانے والے شخص کے لئے ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ اگر کوئی شخص مدتِ مذکورہ کا کوئی حصہ بھی عمداً عرفات میں بسر نہ کرے تو اس کا حج باطل ہوگا اور اس کا شبِ عید دوبارہ عرفات میں وقوف

Presented by www.ziaraat.com

کرنا کفایت نہ کرے گا۔ یہ وقوف عرفہ میں وقوفِ اضطراری ہے۔ اگرچہ یہ دوبارہ وقوف اس شخص کے لئے کافی ہوگا جس نے بھول کر ایسا کیا ہو۔

مسئلہ نمبر ۵ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے مثلاً بھول کر یا وقت کی تنگی وغیرہ سے مدت مذکورہ کے کسی حصہ میں بھی عرفات میں نہ جا سکے تو اس کے لئے کافی ہوگا کہ وہ شبِ عید میں رات کا کچھ حصہ چاہے کتنا ہی کم ہو عرفات میں وقوف کرے اور اس مدت وقت کو وقتِ اضطراری عرفہ کہتے ہیں۔ اور اگر عید کی رات بھی عمداً عرفات میں نہ ٹھہرے اگرچہ وہ مسجد الحرام میں اگر ٹھہر چکا ہو تو اس کا حج باطل ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۶ اگر کسی شخص کو وقتِ اختیاری و اضطراری میں عرفات میں وقوف کرنا بھول جائے۔ یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے ولیکن نسیاناً نہیں، وقوف نہ کر سکے تو اس کے حج کی صحت کے لئے یہ کافی ہوگا کہ وہ زمانِ اختیاری میں مشعر الحرام میں وقوف کرے۔

مسئلہ نمبر ۷ اگر سنیوں کے قاضی کے نزدیک ذی الحجہ کا چاند ثابت ہو جائے اور پہلی تاریخ ہونے کا حکم بھی کر دے۔ لیکن شیعوں کے نزدیک رویت شرعاً ثابت نہ ہو تو اس صورت میں اگر "تقیہ" کی رو سے سنی قاضی کے حکم پر عمل کرنا پڑ جائے تو حج صحیح اور جائز ہوگا۔ اگرچہ ان کو علم بھی ہو کہ اس قاضی کا حکم واقع کے خلاف ہے (یعنی رویت ہلال ثابت نہیں)۔

مشعر الحرام میں وقوف

جب شبِ عید قربان عرفات سے کوچ کر کے مشعر الحرام میں پہنچے تو بنا براحوط وہاں رات سے صبح تک رہے اور نیت اس طرح کرے کہ میں آج کی رات صبح تک مشعر الحرام میں رضائے الٰہی کے لئے رہوں گا۔ اور جب طلوعِ فجر ہو تو وقوف کی نیت کرے کہ میں مشعر الحرام میں طلوعِ آفتاب تک حجۃ الاسلام کے حج تمتع کے لئے بہ نیت وجوب یعنی واجب قربۃً الی اللہ رہوں گا۔ اور بنا بر اشہر و احوط طلوعِ آفتاب تک

وہاں رہنا واجب ہے۔ یا ایسے وقت میں کوچ کرے کہ سورج نکلنے سے پہلے وادیٔ محسّر سے آگے نہ نکل جائے۔ پس اگر عمداً طلوعِ آفتاب سے پہلے مشعر سے باہر آ جائے۔ اور وادیٔ محسّر سے سورج نکلنے سے پہلے آگے نکل جائے تو بنا بر احتیاط گنہگار ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱ مشعر میں وقوف کا مسمّیٰ رکن ہے۔ پس اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے تو اس کا حج باطل ہے۔ لیکن وقوفِ مشعر کبھی ساقط ہو جاتا ہے اس شخص کے حق میں جو رات کو وہاں وقوف کے قصد سے آ گیا ہو۔ اور اس کے لئے طلوعِ فجر کے بعد تک وہاں رہنا دشوار ہو۔ مثلاً عورتیں۔ بوڑھے مرد اور بیمار اشخاص جو لوگوں کے اژدہام کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائیں۔ اور جس شخص کو ضروری و فوری کام درپیش ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ طلوعِ فجر سے قبل ہی وہاں سے باہر نکل کر منیٰ کی طرف آ جائے۔

مسئلہ نمبر ۲ جس شخص نے وقتِ مذکورہ کا درک نہ کیا تو اس کے طلوعِ آفتاب سے قبل زوال تک کے مابین زمانہ میں وہاں رہنا کافی ہوگا۔ وقوفِ مشعر کے تین وقت ہیں۔ ایک تو شبِ عید میں اس شخص کے لئے جس کے لئے طلوعِ فجر کے بعد مشعر میں رہنا ممکن نہ ہو۔ اور دوسرا وقت طلوعِ فجر و طلوعِ آفتاب کے مابین اور تیسرا وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک۔

مسئلہ نمبر ۳ عرفات میں وقوف اور مشعر الحرام میں وقوف ہر دو کے لئے ایک ایک وقت اختیاری اور ایک ایک وقت اضطراری ہے۔ پس اگر مکلف نے دو موقف یا وقتِ اختیاری یا اضطراری میں سے کوئی وقت پا لیا تو اس کا حج صحیح ہے، اور ان میں سے کسی ایک وقت کا نہ پانا نو قسم کا ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو اضطراری مشعر کی دو قسمیں ہیں۔ صبح و شام بارہ قسم پر منقسم ہے۔ اول جس نے مشعر الحرام اور عرفات دونوں کے اختیاری وقوف کو پا لیا تو اس کا حج صحیح ہے۔ دوم جس نے مشعر اور عرفات کے نہ اختیاری اور نہ ہی اضطراری وقوف کو پایا تو اس کا حج باطل ہے۔ پس اسے چاہیئے کہ اسے احرام عمرہ مفردہ میں بدل دے اور اس کے تمام اعمال یعنی

Presented by www.ziaraat.com

نماز طواف، سعی تقصیر، طواف نساء اور اس کی نماز بجالائے اور اس کے بعد احرام سے باہر ہو جائے گا اور اگر اس کے ہمراہ گوسفند ہو تو اس کو بھی راہِ خدا میں قربان کر دے اور مستحب ہے کہ وہ حاجیوں کے ساتھ منیٰ میں ٹھہرا رہے اور جب مکہ جائے تو افعالِ عمرہ بجالائے اور آئندہ سال حج بھی کرے۔ اگر اس کے بارہ میں وجوبِ حج کی مقررہ شرائط پوری ہو جائیں یا اگر وہ سالہائے ماسبق میں مستطیع ہو گیا ہو۔ اور تنگیٔ وقت کی وجہ سے عرفات اور مشعر الحرام کا وقوف اُس سے فوت ہو گیا ہو جس میں اس کی کوتاہی نہ پائی جائے (بلکہ ایسا اتفاقاً ہو گیا ہو) تو اُس پر اگلے سال حج مطلقاً واجب ہے۔

سوم۔ جس نے عرفہ کو اختیاراً اور اضطراراً پالیا ہو۔

چہارم۔ اس کے برعکس صورت۔ ان ہر دو صورت میں حج صحیح ہے۔

پنجم۔ جس نے عرفات اور مشعر کے ہر دو وقوفِ اضطراری کو پالیا تو اس کے حج کی صحت میں تامل ہے۔ اور بنا بر اقویٰ حج صحیح ہے۔

ششم۔ جس نے فقط مشعر الحرام کا اضطراری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں بنا بر اقویٰ و اشہر اس کا حج باطل ہے۔

ہفتم۔ جس نے فقط عرفات کا اختیاری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں حج کا صحیح ہونا بعید نہیں۔ بشرطیکہ اگر منیٰ کی طرف جانے کے وقت اس نے مشعر سے بوقتِ شب کوچ کیا ہو۔ اور اگر روزِ عید کے ختم ہونے کے بعد تک اُس نے باقی ماندہ وقت عرفات میں گذارا ہو۔ اور اس کے بعد مشعر سے کوچ کیا ہو تو اُس کے حج کے صحیح ہونے میں اشکال ہے۔

ہشتم۔ جس نے صرف مشعر الحرام کا اختیاری وقوف پالیا ہو تو اُس کا حج بلا اشکال صحیح ہے۔

نہم۔ جس نے صرف عرفات کا اضطراری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں اس کا حج صحیح نہیں ہے۔

واجباتِ منیٰ

مشعر الحرام سے کوچ کرنے کے بعد عید کے روز مکلف پر منیٰ کی طرف بازگشت واجب

... اس میں تین امر واجب ہیں۔

امر اوّل

رمی جمرۂ عقبہ یعنی سنگریزے مارنا جمرۂ عقبہ پر اور اس کا وقت عید قربان کے دن طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک ہے۔ اور اگر کوئی بھول ... تو تیرہ تاریخ تک بھی سنگریزے مار سکتا ہے۔ اور اگر یاد ہی نہ آئے تو سال آئندہ ... یا اُس کا نائب بجالائے اور شرط یہ ہے کہ ان سنگریزوں پر اسم سنگ (پتھر) صادق ... ہو۔ اور انہیں حرم سے چُنا ہو یا جہاں سے بھی لئے ہوں۔ خوب ہے۔ اگرچہ مستحب ہے ... کو مشعر سے ان سنگریزوں کو اُٹھایا ہو۔ اور پہلے پہل ہی اٹھایا ہو۔ یعنی رمی جمرات ... کام میں پہلے سے نہ لائے گئے ہوں۔

واجبات رمی الجمرات

۱۔ نیت کرے کہ میں سات سنگریزے حج تمتع حجۃ الاسلام میں جمرہ عقبہ پر مارتا ہوں ... واجب قربۃً الی اللہ۔

۲۔ ان کو پھینکنا۔ پس اگر سنگریزوں کو جمرہ پر رکھ دے کہ ان کا مارنا صادق نہ آئے ... جائز نہ ہو گا۔

۳۔ سنگریزے مارنے کی غرض یہی ہے کہ جمرہ کو جا کر لگیں۔ پس اگر کسی دیگر جگہ پر لگ ... جمرہ پر جا پڑیں یا کسی دوسرے آدمی یا حیوان کے واسطہ سے جمرہ تک پہنچیں تو یہ جائز ہو گا اور اگر پہنچنا مشکوک ہو تو نہ پہنچنے میں شمار کرے۔

۴۔ جو سنگریزے پھینکے وہ سات عدد سے کم نہ ہوں۔

۵۔ ساتوں سنگریزے ایک ہی دفعہ نہ پھینک دے اگرچہ وہ گنتی میں ایک دوسرے ... پیچھے جا کر لگیں (تو بھی صحیح نہیں ہے) بلکہ واجب ہے کہ ایک دوسرے کے بعد ... پھینکے۔ اگرچہ وہ ایک دفعہ اُسے جا کر لگیں (تو پھر یہ صحیح ہے)۔

Presented by www.ziaraat.com

امر دوم

واجباتِ منیٰ۔ (قربانی) حج تمتع کرنے والے حاجی پر ایک ہدیٰ (قربانی کا جانور) کا ذبح کرنا واجب ہے۔ اور ایک ہدیٰ کئی حاجیوں کے لئے کفایت نہیں کرے گا۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر قربانی کا جانور خریدنے کا مقدور نہ ہو تو دس دن روزے رکھے تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے حج سے لوٹنے کے بعد۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر قربانی کا جانور نہ مل سکے تو اس کی قیمت کسی شخص معتمد کے پاس رکھوائے کہ بقیہ ماہ ذی الحجہ میں خرید کر کے ذبح کرے اور اگر اس سال صحیح و سالم جانور میسّر نہ ہو۔ اور ناقص جانور مل جائے تو اس کی قربانی بھی دے اور آئندہ سال صحیح و سالم جانور کی بھی قربانی دے۔ اور دس دن روزے بھی رکھے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر بروزِ عید جانور ذبح کرنا بھول جائے یا اس روز کسی عذر کی وجہ سے ذبح نہ کر سکے تو تاخیر ایامِ تشریق تک بلکہ آخر ذی الحجہ تک جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ واجب ہے کہ قربانی کا جانور یا اونٹ ہو یا گائے یا گوسفند۔ اگر اونٹ ہو تو پورے پانچ سال کا اور چھٹے سال میں داخل ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے اس کا سن کم نہ ہو۔ اور اگر گائے ہو تو بنا بر احوط دو سال کی ہو۔ اور تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور گوسفند اگر بھیڑ ہو تو احوط ہے کہ ایک سال کی پوری ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور اگر بکری ہو تو بنا بر احوط دو سالہ ہو۔ اور تیسرا سال اس کو لگ چکا ہو۔

مسئلہ نمبر ۵ شرط یہ ہے کہ قربانی کا گوسفند صحیح الاعضاء اور سالم ہو۔ پس۔ اندھا۔ لنگڑا اور بہت بوڑھا اور مریض جانور جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر اس کا تھوڑا سا بھی کان کٹا ہوا ہو یا اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو یا کوئی اور نقص ہو تو بھی جائز نہیں۔ اور وہ لاغر بھی نہ ہو۔ اگر کان پھٹا ہوا ہو یا سوراخ دار ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶ اقویٰ ہے کہ قربانی کا حیوان بالکل سینگ کٹا، دُم بریدہ اور کان کٹا نہ ہو اور وہ اختہ نہ ہو۔ اور اس کے خصیے مسل نہ دئے گئے ہوں بنا بر احوط

یعنی جس حیوان کے خصیوں کو کوٹ ڈالا ہو وہ جائز نہیں۔ اور بنا بر اظہر و اشہر خصی نہ ہو اور وہ بکرا ہے کہ جس کے خصیے باہر نکال دئے گئے ہوں۔

مسئلہ نمبر ۷ اگر کسی حیوان کو صحیح و سالم خیال کر کے خرید کیا۔ اور اُسے ذبح کیا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ عیب دار تھا تو جائز نہ ہوگا (یعنی دوبارہ قربانی دینی ہوگی)۔ اور اگر اُسے چاک و چوبند سمجھ کر ذبح کیا۔ اور بعد میں لاغر معلوم ہوا تو وہی کافی ہے

مسئلہ نمبر ۸ احوط یہ ہے کہ ذبیحہ میں سے کچھ کھائے اور کچھ ہدیہ اور کچھ صدقہ دے اور یہ بھی احوط ہے کہ صدقہ اور ہدیہ کی مقدار ذبیحہ کے تیسرے حصّہ سے کم نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۹ احوط ہے کہ صدقہ و ہدیہ مومنین کو دے۔ پس بنا بریں اُن لوگوں کو جو غالباً بلکہ دائماً اہلِ سوڈان سے ہیں۔ اور منیٰ میں قربانی کا گوشت لے جاتے ہیں، ذبیحہ کا گوشت دینا جائز نہیں۔ کیونکہ اُن کا ایمان اور اسلام معلوم نہیں پہلے تھوڑا سا گوشت اپنے لئے رکھ لے اور اس کے بعد اس کا تیسرا حصہ حاجیوں میں سے کسی فقیر مومن کو تصدّق کرے اور ایک تیسرا حصّہ اپنے کسی برادرِ ایمانی کو ہدیہ دے اگرچہ اس وقت صدقہ و ہدیہ کا حصہ علیحدہ علیحدہ بھی نہ کیا ہو۔ اگر اہلِ سوڈان کو صدقہ دے دے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اگر اس احتیاط پر عمل کرنے سے پہلے وہ سوڈانی لوگ زبردستی یا چوری کر کے ذبیحہ لے جائیں تو قربانی کے جانور کا ذبح باطل ہو جائے گا لیکن دوبارہ قربانی دینی ضروری نہیں۔ البتہ اگر خود قربانی ان سوڈانیوں کے حوالہ کر دے تو پھر اسے بنا بر احوط فقراء کا حصّہ مہیا کر کے اُن کو دینا ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۰ اگر کسی کو ناقص عیب دار قربانی کے جانور خریدنے کا بھی مقدور نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے۔ تین روزے ماہ ذی الحجہ میں رکھے اور ساتویں سے نویں تاریخ تک روزے رکھنا افضل و احوط ہے۔ اور اگر ساتویں تاریخ روزہ نہ رکھ سکے تو پھر آٹھویں اور نویں تاریخ روزے رکھے۔ اور ایک روزہ منیٰ سے مراجعت کے بعد رکھے اور اگر آٹھویں تاریخ روزہ نہ رکھے تو نویں تاریخ بھی روزہ نہ رکھے بلکہ صبر کرے۔ اور

Presented by www.ziaraat.com

منیٰ سے واپس آجانے کے بعد تین روزے رکھے۔ اور مستحب ہے کہ روزے رکھنے میں جلدی کرے۔ باقی رہے سات روزے تو جب اپنے گھر پہنچ جائے تو یہ روزے رکھے اور اگر تین روزے رکھنے کے بعد صحیح و سالم قربانی کا جانور خریدنے پر قادر ہو جائے۔ تو بنا بر احوط استحبابی قربانی دے۔

(امر سوم) واجبات منیٰ (حلق یا تقصیر)

سر منڈوانا یا قدرے مونچھوں کے بال کتروانا اور ناخن کٹوانا مردوں کے لئے۔ اگرچہ اُس شخص کے لئے جس نے اپنے سر کے بالوں میں جوں وغیرہ کے بچنے کے لئے شہد، یا اس قسم کی کوئی چیز لگائی ہوئی ہے یا جس نے اپنے بالوں کو اکٹھا کر کے اُن میں گرہ دی ہوئی ہے۔ اور اُن کو ایک جگہ بٹ کر جمع کر رکھا ہے بلکہ ہر اُس شخص کے لئے بھی کہ جس شخص کا پہلا حج ہے۔ بنا بر احوط اپنا سر منڈوائے اور تقصیر (قدرے بال کٹوانا) کافی نہ ہوگی۔ لیکن عورتوں اور خنثیٰ کے بارے میں تقصیر متعین ہے۔ اور سر منڈانا ان کے لئے جائز نہیں۔ نیت اس طرح کرے کہ میں سر منڈواتا ہوں یا بال کترواتا یا ناخن ترشواتا ہوں۔ فرض حج تمتع میں واجب قربۃً الی اللہ اور جب حاجی حلق یا تقصیر بجا لائے تو جو چیزیں اس پر احرام باندھنے کے بعد حرام ہو گئی تھیں حلال ہو جائیں گی مگر عورت، شکار اور بوئے خوش حرام رہیں گی۔

مسئلہ نمبر ۱ سنگریزے پھینکنے اور ذبح کرنے اور سر منڈوانے میں بنا بر اشہر و احوط ترتیب لازم ہے۔ اور اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرے۔ اور دوسرے امر کو پہلے امر پر یا تیسرے امر کو دوسرے یا پہلے امر پر مقدم کرے۔ پس اگر یہ فراموشی کی بنا پر ہوئی ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر عمداً ایسا کیا ہے تو گناہ کیا۔ اور اگر احتیاطاً ممکن ہو تو پھر نئے سرے سے ترتیب کے مطابق اعمال بجا لائے۔ (یعنی پہلے رمی پھر ذبح پھر حلق) (یعنی سر منڈوانا)

مسئلہ نمبر ۲ اگر حلق یا تقصیر عید کے دن بھول جائے اور منیٰ سے باہر نکل آئے

تو واجب ہے کہ حلق (سر منڈوانے) کے لئے واپس آجائے اور اگر ممکن ہو تو ہر اس مقام پر جہاں یاد آئے سر منڈوائے اور اپنے بالوں کو اگر ممکن ہو تو منیٰ بھیج دے۔ اور بالوں کا منیٰ میں دفن کرنا احوط و اولیٰ ہے۔ اور ہر دو صورت میں اعادۂ طواف واجب ہے اگرچہ حلق سے پہلے طواف بجا لا چکا ہو بلکہ اعادہ سعی بھی لازم ہے۔ اگرچہ یہ بھی بجا لا چکا ہو۔

ادائے مناسک منیٰ کے بعد کے واجبات

مسئلہ نمبر ۱ تین مناسک منیٰ (رمی و ذبح اور حلق و تقصیر) کے بعد مکہ معظمہ میں مراجعت واجب ہے تاکہ طوافِ زیارت اس کی نماز اور سعی اور طواف نساء کرے ان کی نیت وہی ہے جو عمرہ تمتع کے بیان میں ذکر ہو چکی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ حج تمتع کرنے والے حاجی کے لئے گیارہویں تاریخ تک تاخیر کرنا جائز ہے بلکہ آخر ماہ ذی الحجہ تک اس تاخیر کا جائز ہونا بعید نہیں۔ تمتع میں آخر ذی الحجہ تک اشکال سے خالی نہیں اگرچہ یہ صحیح و مجزی ہے۔

مسئلہ نمبر ۳ عرفات و مشعر و منیٰ میں جانے سے پہلے طواف و سعی کو مقدم کرنا جائز نہیں البتہ وہ شخص جو مکہ معظمہ میں واپس آکر ان اعمال کو نہ بجا لا سکے مثلاً عورت کو گمان ہو کہ منیٰ سے واپس آنے پر اُسے حیض و نفاس ہو جائے گا یا کوئی بوڑھا آدمی جو کثرتِ مخلوق کی وجہ سے طواف بجا لانے سے عاجز ہو تو ان صورتوں میں عرفات و مشعر و منیٰ میں وقوف سے پہلے وہ طواف و سعی بنا بر اظہر بجا لا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ اگر کسی صاحب عذر کو یقین ہو کہ وہ منیٰ سے واپس آنے کے بعد مکہ معظمہ میں ماہ ذی الحجہ کے آخر تک بھی طواف و سعی نہیں بجا لا سکے گا تو اس کے لئے واجب ہے کہ عرفات و مشعر و منیٰ میں وقوف سے پہلے ان اعمال کو بجا لائے لیکن احوط ہے کہ وہ اپنا نائب بھی کرے جو اس کی طرف سے طواف و سعی وغیرہ بجا لائے۔

مسئلہ نمبر ۵۔ جب طواف زیارت نماز اور صفا و مروہ کے مابین سعی بجا لا چکے

Presented by www.ziaraat.com

تو اس پر بُوئے خوش جو حلق کے بعد بھی اس پر حرام تھی حلال ہو جائے گی۔ اور شکار و بیوی ابھی اس پر حرام رہے گی اور طواف نساء اور اس کی نماز بجالانے کے بعد بیوی اور شکار بھی حلال ہو جائیں گے۔ البتہ حرم کے حیوانات اور شکار ابھی اس پر حرام رہے گا۔

منیٰ میں شب ہائے تشریق کے احکام

جب عید کے دن حاجی طوافِ حج کے واسطے مکہ معظمہ جائے واجب ہے کہ منیٰ لوٹ آئے تاکہ گیارہویں اور بارہویں کی شب وہاں بسر کرے۔ اور واجب ہے کہ پہلی رات یعنی گیارہویں کی رات میں نیت کرے۔

مسئلہ نمبر ۱ جس شخص نے حالت احرام میں بیوی یا شکار سے پرہیز نہیں کیا۔ اس پر واجب ہے کہ وہ منیٰ میں تیرھویں شب بھی بسر کرے اور تیرھویں تاریخ بھی رمی جمرات کرے اور جس شخص نے ان دو چیزوں سے اجتناب کیا ہو اس پر تیرہویں شب وہاں بسر کرنا لازم نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲ جائز ہے کہ حاجی بارہویں تاریخ کو زوالِ آفتاب کے بعد کوچ کرے اور اگر اتفاقاً اس روز وہاں رہ جائے کہ رات داخل ہو جائے تو اُس پر وہ رات وہاں رہنا لازم ہے۔ اور اسی طرح اس رات کے اگلے دن یعنی تیرھویں تاریخ کو سنگریزے مارے۔

مسئلہ نمبر ۳ حدِ شب کہ جس کا منیٰ میں بسر کرنا لازم ہے آدھی رات تک ہے پس اگر آدھی رات کے بعد وہاں سے باہر چلا جائے تو کوئی عیب نہیں اور احوط ہے کہ طلوعِ فجر سے قبل مکہ معظمہ میں داخل نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۴ جو شخص منیٰ میں رات بسر کرنے کو ترک کرے تو اُس پر واجب ہے کہ ہر شب کے بدلے ایک گوسفند قربانی دے اور اگر بھول جائے یا مسئلہ سے ناواقفیت کی وجہ سے عمداً منیٰ میں شب باشی نہ کی ہو تو ایسے شخص کے لئے بھی واجب ہے کہ ہر رات کے لئے ایک گوسفند قربانی کرے۔

مسئلہ نمبر ۵ خواہ مختار ہو خواہ معذور۔ اگرچہ معذور پر کوئی گناہ نہیں۔ اور وہ شخص ہے کہ جو بوجہ عذر منیٰ میں رات بسر نہ کر سکے۔ مثلاً بیمار۔ یا کسی بیمار کا تیماردار یا جسے اس بات کا خوف ہو کہ اگر وہ منیٰ میں رہے گا تو اُس کا مال کوئی لے جائے گا۔ اور اسی طرح گوسفندوں کا رکھوالا اور وہ اشخاص جن کے ذمے حاجیوں کو پانی پلانا ہو۔ اور اسی طرح وہ شخص جو مکہ معظمہ میں عبادت کے لئے احیائے شب کرے اور عبادت کے علاوہ دیگر اُمور میں مشغول نہ ہو سوائے اُمورِ ضروریہ کے۔ یعنی کھانا پینا۔ تجدید وضو وغیرہ۔ ان سب کو بنا بر احوط ایک گوسفند ہر رات کے لئے ذبح کرنا چاہیئے۔ اگرچہ آخر کی دو قسموں میں بنا بر اقویٰ کوئی کفارہ نہیں۔

تین جمروں پر سنگریزے مارنے کے احکام

ان دنوں میں کہ جن کی راتوں کو منیٰ میں بسر کرنا واجب ہے تینوں جمروں میں سنگریزے مارنا واجب ہے کہ پہلے جمرہ اولیٰ پر پھر جمرہ وسطیٰ پر پھر جمرہ عقبہ پر علی الترتیب۔ پس اگر ترتیب کا لحاظ نہ رکھے تو پھر پہلے جمرہ سے شروع کر کے جمرہ عقبہ پر ختم کرے۔ تاکہ ترتیب حاصل ہو جائے۔

جب ان جمروں میں سے ایک کو چار سنگریزے مارے اور پھر چھوڑ دے اور دوسرے جمرہ کو پتھر مارنا شروع کر دے تو یہ مخالفت ترتیب نہ ہوگا۔ پھر اس کے بعد آخر میں تین سنگریزے پہلے جمرہ پر مار دے۔ البتہ اگر عمداً ترتیب کی مخالفت کرے گا تو اس صورت میں دوبارہ نئے سرے سے سنگریزے مارنا احوط و اقویٰ ہے۔ اور جاہل کے لئے وہی شرعی حکم ہے جو بھول کر فعل کرنے والے کے لئے ہے اور واجبات رمی وہی ہیں جو مناسک منیٰ میں مذکور ہوئے۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر کوئی پہلے دن مثلاً جمرہ پر سنگریزے مارنا بھول جائے تو وہ دوسرے دن اُس روز کا عمل بجالانے سے قبل پہلے دن کی قضا بجالائے۔ اور اگر سب بھول جائے اور ابھی منیٰ میں ہی ہو تو ترتیب وار قضا بجالائے اور اگر منیٰ سے باہر

Presented by www.ziaraat.com

چلا گیا ہو اور ایامِ تشریق میں اُس کی یاد آجائے تو پھر واپس منیٰ جا کر قضا بجا لائے۔ اور اگر ایامِ تشریق گذر جائیں تو اگلے سال خود منیٰ واپس آکر سنگریزے مارے یا کسی کو اس بارہ میں نائب کرے اور اگر مکہ معظمہ میں ایامِ تشریق کے بعد یاد آئے تو احوط ہے کہ خود منیٰ میں واپس جائے اور سنگریزے مارے اور اگلے سال خود یا اُس کا نائب ایامِ تشریق میں سنگریزے مارے۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر کسی مریض کو جمروں پر وقت پر پتھر مارنے کی اُمید نہ ہو تو اگر ممکن ہو تو کوئی شخص اس کے عوض میں سنگریزے مارے اور تندرست ہو جانے کے بعد اعادہ لازم نہیں۔ اگرچہ وقت پر قدرت حاصل ہو جانے کی صورت میں اعادہ احوط ہے۔ اور اگر چاہے تو مریض سنگریزوں کو اپنے ہاتھ میں لے اور کوئی دوسرا شخص اس کے ہاتھ پر رکھے ہوئے سنگریزوں کو اُس کے ہاتھ سے جمروں کو مارے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر کوئی شخص عمداً سنگریزے نہ مارے تو اس کا حج بنا برا شہر و اقویٰ فاسد نہ ہو گا۔

مسئلہ نمبر ۴ جائز نہیں کہ رات کے وقت روزِ گذشتہ کے لئے یا اگلے روز کے لئے سنگریزے مارے۔ البتہ اگر کسی عذر کی وجہ سے اس روز وہ سنگریزے مارنے پر قادر نہ ہو سکے تو وہ اُس دن کی رات کو پتھر مار سکتا ہے اور جائز ہے کہ منیٰ میں ایک ہی رات کل عمل بجا لائے اگر وقت منحصر ہو۔

مسئلہ نمبر ۵ جب کسی دوسرے دن کے پتھر مارنے بھول جائے تو پہلے گذرے ہوئے دن کی قضا بجا لائے اور اس کے بعد اُس دن کے لئے پتھر مارے مستحب ہے کہ مکہ معظمہ میں طوافِ وداع و زیارت مقامِ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور زیارتِ قبر جناب ابوطالب اور غارِ حرا اور منزل خدیجۃ الکبریٰ کی زیارت کر جائے۔

اور تاکیدی مستحب ہے کہ مناسکِ حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ جائے تاکہ وہاں جا کر جناب رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے روضہ اقدس اور حضرت فاطمۃ الزہراء

سلام اللہ علیہا اور اُن حضرات ائمہ اطہار کی زیارت سے مشرف ہو جو جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے۔ اگر حاجی ان مقدس بزرگواروں کی زیارت نہ کرے تو گویا اُس نے اُن پر جفا کی۔

اکیسواں باب

بیانِ جہاد

جہاد منجملہ فروعِ دین میں سے ہے جو ہر مسلم مرد بالغ عاقل آزاد پر جو بوڑھا، بیمار اور اپاہج نہ ہو واجب کفائی ہے بشرطیکہ امام معصوم واجب الاطاعت یا نائب خاص امام علیہ السلام کے حکم سے مامور ہوا ہو۔ اور اس زمانۂ غیبت حضرت امام زمان علیہ السلام رُوْحِیْ لَهُ الْفِدَاءُ وَعَجَّلَ اللّٰهُ فَرَجَهٗ وَجَعَلَنَا مِنْ اَعْوَانِهٖ وَاَنْصَارِهٖ میں یہ امر مفقود ہے۔

مسئلہ نمبر ۱ دینِ مبین کے قوانین مقدسہ ممالک اسلامیہ کے نظام داخلی و خارجی کے جملہ برجہات کے متکفل ہیں کہ جن سے بقاء و استحکام دین ہے اور مسلمانوں کا ناموس محفوظ ہے۔ اور دوسری قسم یعنی جہاتِ دین اور ممالکِ اسلامیہ کی حفاظت کفار کی دخالت سے اور دشمنانِ دینِ اسلام پر غلبہ حاصل کرنا فقہائے دینِ متین کی اصطلاح میں حفظِ بیضۂ اسلام کہلاتا ہے۔ اور مسلمانوں پر جو کچھ واجب ہے۔ ان میں سے یہ اہم واجب ہے

مسئلہ نمبر ۲ غیبت امام زمان علیہ السلام کے زمانہ میں یعنی آج کل جہادِ دفاعی مسلمانوں پر واجب ہو جاتا ہے جب کہ کفار ممالکِ اسلامیہ اور مسلمانوں پہ ہجوم و یورش کریں کہ جس سے زوالِ بیضۂ اسلام کو خطرہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۳ آیۂ شریفہ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ۔ الخ کے مطابق مسلمانوں پہ واجب ہے کہ علوم اور صنائع اور ہر طرح کی مادی و

Presented by www.ziaraat.com

ادبی ترقی سے اس زمانہ کے موافق جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ جس سے ہجوم کفار کے وقت بیضۂ اسلام کی حفاظت کے لئے مستعد و تیار رہیں۔ پس جب کبھی فنی و ادبی تدابیر اور نشریات کتب و رسائل سے کفار کا ہجوم و حملہ بیضۂ اسلام پر ہو تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ ادبی اور علمی ہتھیاروں سے انکار نہ کریں اور بیضۂ اسلام کو زوال سے محفوظ رکھیں۔ یہ بھی ایک قسم کا جہاد ہے بلکہ اقسام جہاد میں اہم ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ غیر شیعہ مسلمانوں یعنی برادران اہل سنت کی اگر جنگ کافروں سے چھڑ جائے اور شیعوں سے امداد و شرکت چاہیں تو اس وقت شیعوں پر واجب ہے کہ وہ مجتہد اعلم جامع الشرائط (نائب عام امام زمان علیہ السلام) کی طرف رجوع کریں۔ اگر مجتہد اعلم معلوم کرے کہ بیضۂ اسلام خطرے میں ہے۔ اور اہل سنت کی جنگ کفار کے مقابلہ میں توحید اسلام اور نبوت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے ہے تو جہادِ دفاعی کے وجوب اور اس دفاع میں شیعوں کی شرکت کے لازم ہونے کا حکم کرے گا تاکہ ہجوم کفار کا خطرہ دفع ہو۔ ایسی حالت میں عوام شیعہ کی تکلیف مجتہد اعلم کے حکم کی اطاعت کرنا ہے۔

کتاب المعاشرات والمعاملات

(اس میں تہذیب زندگی اور نکاح وطلاق، قرض و میراث اور ذبح و شکار کا بیان ہے)

Presented by www.ziaraat.com

بائیسواں باب

تہذیب زندگی

سب کو علم ہے کہ دنیا چند روزہ زندگی ہے۔ جس کو ختم کرنے کے لئے آخرت کا مرحلہ درپیش ہے جہاں پر اعمال کی جزا و سزا کا ملنا ضروری ہے۔ پس ہر شخص کے لئے واجب لازم ہے کہ اپنی زندگی کو عمدہ زندگی بنائے۔ خدا کے واجب کئے ہوئے کاموں کو بجا لائے۔ اور جن باتوں سے اس نے منع کیا ہے۔ اُن سے پرہیز کرے۔ قانونِ شریعت کو سمجھے تاکہ زندگی کے فرائض کا علم ہو اور حلال و حرام میں تمیز ہو۔

فضیلتِ علم

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے اور خداوند عالم طالب علموں کو دوست رکھتا ہے اور کہا ہے کہ کوئی فقیری جہالت سے بڑھ کر نہیں۔ اور کوئی مال علم سے زیادہ مفید نہیں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ دین کا کمال علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ تم علم دین ضرور حاصل کرو۔ اور گنوار نہ بنو۔ اور حضرت فرماتے ہیں کہ آدمی تین قسم کے ہیں۔ ایک عالم دوسرے طالب علم اور تیسرے خس و خاشاک۔ یعنی جو شخص نہ عالم ہو نہ طالب علم وہ کوڑا کرکٹ کی طرح بیکار ہے۔ جناب صادق آل محمد علیہم السلام فرماتے ہیں کہ عالم سے وہ لوگ مراد ہیں جن کا فعل ان کے قول کی تصدیق کرے۔ اور جس کا فعل اس کے قول کی تصدیق نہ کرے وہ عالم نہیں ہے غرضیکہ علم و عالم دین کی فضیلت میں بے شمار احادیث و اخبار وارد ہوئے ہیں۔

بعض گناہانِ کبیرہ کا بیان

والدین کی نافرمانی: ماں باپ کو اذیت دینا اور اُن کا کہا نہ ماننا۔ اُنکے خلاف کوئی کام کرنا گناہِ عظیم ہے۔ ماں باپ کی خوشی سے خدا و رسول بھی خوش ہیں۔ اور ان کی ناراضگی سے وہ بھی ناراض ہیں۔ والدین کی اطاعت جنّت ہیں۔ اور اُن کی نافرمانی جہنم میں پہنچاتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ ماں باپ سے اُف نہ کہو۔ اُن کے کہنے کو ردّ نہ کرو۔ اور شائستہ طریق سے بات چیت کرو۔ اور ماں باپ کی ایسی عظمت ہے کہ خداوند عالم اپنی عبادت کے ساتھ ان کی اطاعت کا حکم دیتا ہے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔ یعنی خدا کی عبادت کرو۔ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ۔ حدیث میں ہے کہ ماں باپ کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو۔ اُن کے آگے ہو کر مت چلو۔ تیز نگاہ سے اُن کو نہ دیکھو۔ اگر وہ تمہیں ماریں تو تم اُن کے لئے بخشش کی دعا مانگو۔ اُن کے سامنے عاجزی سے بیٹھو۔ اور کوئی ایسا کام نہ کرو۔ جس سے لوگ اُن کو بُرا کہیں۔ اُن کے مرنے کے بعد اُن کے لئے نمازیں پڑھو۔ روزے رکھو۔ حج کرو۔ اگر تم اُن کے نافرمان تھے تو ان کاموں سے پھر اُنکے فرمانبردار شمار کئے جاؤگے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ بہشت کی خوشبو ایسی تیز ہے کہ ہزار سال کے راستہ سے بھی سونگھنے والے اس کو سونگھیں گے مگر ایک ماں باپ کا نافرمان، ایک قطع رحم کرنے والا۔ ایک بڑھاپے میں زنا کرنے والا اور ایک تکبر کرنے والا۔ یہ لوگ بُوئے بہشت کو نہ سونگھ سکیں گے۔

زنا

زنا کی ممانعت و مذمّت قرآن مجید کی کئی آیتوں اور احادیث میں موجود ہے۔ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میری اُمّت میں زنا پھیل جائیگا ناگہانی موتیں زیادہ ہوں گی۔ اور زانی مرد اور زانی عورتوں کے لئے چھ قسم کا عذاب ہے۔ تین قسم کا دنیا میں اور تین قسم کا آخرت میں۔ دنیا میں ایک تو چہرہ کا نور جاتا رہتا

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ دوسرے مفلسی گھیر لیتی ہے۔ تیسرے موت قریب ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں ایک خدا کا غضب۔ دوسرے حساب کی سختی اور تیسرے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ جلتا رہے روایت میں ہے کہ جب بروز قیامت زنا کرنے والے مرد و عورتیں میدانِ حشر میں لائے جائیں گے تو اُن کے مقام پیشاب سے ایسی سخت بدبُو آتی ہو گی۔ جس سے تمام اہلِ محشر ایذا پائیں گے۔ اور سب اُن پر لعنت کریں گے۔ بیوی والے مرد اور شوہر دار عورت کا زنا اور بھی بدتر ہے اس میں دنیا و آخرت دونوں کی سزائیں بہت زیادہ سخت ہیں۔

اغلام وغیرہ

مردوں کا آپس میں بے ہودہ اور خلافِ فطرت عمل زنا سے بھی بدتر ہے کہ خداوند عالم نے اس حرکت کی وجہ سے ایک اُمّت کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اسی طرح عورتوں کا آپس میں چپٹی کھیلنا بھی شرمناک عمل ہے۔ جس کے عذاب کے تصوّر سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شریعت میں اغلام کی دنیوی سزا یہ ہے کہ اگر دونوں بالغ و عاقل ہوں تو قتل کئے جائیں خواہ کسی طریقہ سے ہو۔ اور چپٹی باز عورتوں کو اس حرکت پر سو سو کوڑے مارے جائیں۔ دوسری تیسری مرتبہ بھی یہی سزا دی جائے۔ اور چوتھی مرتبہ قتل کر دی جائیں۔

سُود

یہ بھی گناہ کبیرہ ہے کہ قرآن مجید میں چند جگہ اس کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ بلکہ ایک جگہ تو خدا ارشاد فرماتا ہے کہ سود کا معاملہ کرنے والے لوگ خدا اور رسول سے لڑنے کے واسطے تیار رہیں۔ حدیث میں ہے کہ سود کے ایک درہم کا گناہ محارمؑ کے ساتھ ستر بار زنا کرنے سے بھی زیادہ سنگین ہے اور جو شخص سود لے اور دے اور جو کوئی اس کو لکھے۔ اور جو کوئی اس پر گواہ ہو۔ خداوند عالم سب پر لعنت فرماتا ہے۔ اور سود یہ ہے کہ کوئی شخص ایک جنس کی چیز کو جو ناپ اور تول میں بکتی ہو۔ اُسی جنس کے ساتھ زیادتی پر بیچے یا خریدے۔ اور جو چیز گنؔ کر بکتی ہوں۔ جیسے اخروٹ انڈے وغیرہ اُن میں سود نہ ہو گا۔ اور جب دو چیزیں دو جنسؔ کی

ؔ عدد اور وزن کے ساتھ بکنے میں اگر شہروں میں اختلاف ہو تو احوط یہ ہے کہ سود کا حکم ہر شہر میں جاری کیا جائے گا۔ ؔ صفحہ ۲۵۵ پر دیکھیں۔

ہوں تو سود نہ ہو گا۔ ہاں گیہوں اور جو شرعاً ایک ہی جنس قرار دیے گئے ہیں۔ لہٰذا ان میں سود ہو گا اور چند مقامات پر سود حرام نہیں ہے بلکہ وہ سود ہی نہیں ہے۔

(۱) باپ اور بیٹے کے درمیان

(۲) شوہر و زوجہ کے درمیان

(۳) آقا و مملوک (غلام و کنیز کے درمیان)

(۴) مسلمان اور کافر حربی کے درمیان اس معنی میں کہ اس سے سود لے سکتا ہے۔ مگر دے نہیں سکتا۔ اور اگر قرض دیتے وقت زیادتی کی شرط نہ کرے۔ اور قرض لینے والا اپنی خوشی سے زیادہ دے تو کوئی مضایقہ نہیں ہے اور یہ سود نہیں ہے۔

جھوٹ

ہر شخص کیا مسلمان کیا کافر چھوٹا بڑا۔ سب جھوٹ کو بُرا سمجھتے ہیں۔ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ بولنے والوں پر جابجا قرآن مجید میں خداوند عالم نے لعنت فرمائی ہے۔ جھوٹ ایمان کو خراب کرنے والی چیز ہے۔ اس سے چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جو شخص جھوٹی قسمیں کھائے۔ وہ خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے اور جو جھوٹی گواہی دے وہ منافقین کے ساتھ جہنّم کے نچلے حصہ میں ہو گا۔

شراب

شراب انسان کی عقل کو زائل کر دیتی ہے۔ اور انسان انسانیت سے باہر ہو جاتا ہے خداوند عالم نے قرآن مجید میں اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اور کثرت سے حدیثوں میں اس کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ جو شخص شراب یا کوئی دوسری نشہ کی چیز پیتا ہے چالیس دن تک

ؔ حاشیہ صفحہ ۲۵۴۔ لیکن دونوں کی اصل ایک ہی ہو۔ جیسے گھی پنیر اور دہی جو مثلاً گائے کے دودھ سے بنے ہوں۔ اسی طرح پھل اور میوے پختہ اور خام سب بنا بر مشہور ایک ہی جنس میں قرار دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا احتیاط یہ ہے کہ ان چیزوں کی معاملت کمی بیشی کے ساتھ نہ ہو (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور اگر اس کے درمیان میں بغیر توبہ کئے وہ مرجائے تو اس کی موت کفر کی موت ہوگی۔ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جو شخص کوئی نشہ کی چیز استعمال کرتا ہے میں اُن کی شفاعت نہ کروں گا۔ اور نہ وہ حوضِ کوثر پر آنے پائے گا۔ شریعت نے شرابی کی سزا اسّی کوڑے مقرر کئے ہیں جو جسم کو ننگا کر کے مارے جائیں۔ اور تیسری یا چوتھی مرتبہ قتل کر دینے کا حکم ہے۔

جُوا

ہر وہ کھیل جس میں بازی ہو۔ جُوا ہے۔ جس کے حرام ہونے کا تذکرہ قرآن مجید میں جا بجا موجود ہے۔ صرف گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی میں بازی لگانا جائز ہے۔ باقی تمام کھیل مثلاً شطرنج، چوسر، تاش، گنجفہ وغیرہ سب حرام ہیں۔ شطرنج کے بارے میں کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا ہے۔ خدا اس پر لعنت کرے۔ اس کو انہی لوگوں کے لئے چھوڑ دو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ شطرنج کا بیچنا اس کی قیمت لینا حرام ہے۔ اس کی حفاظت کرنا کفر ہے اور اس کا کھیلنا شرک ہے۔ اور اس کے کھیلنے والے کو سلام کرنا گناہ ہے۔ اور اس کا چھونا سور کا گوشت چھونا ہے۔

گانا بجانا

قرآن مجید کی آیات اور پیغمبرِ اسلام کی احادیث کی رو سے گانا بجانا قطعاً حرام ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جس گھر میں گانا ہوتا ہے۔ وہ گھر دردناک بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے نہ دعا قبول ہوتی ہے۔ اور نہ رحمت کے فرشتے وہاں نازل ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ گانے والی عورت ملعونہ ہے۔ اور اس کی کمائی کھانے والا ملعون ہے۔ جنابِ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ گانا زنا کا پیش خیمہ ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ گانا بجانا اُن برائیوں میں سے ہے جن کے لئے خداوند عالم نے جہنم کا وعدہ کیا ہے۔ حضرت صادقِ آلِ محمد علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ گانا زنا سے بدتر ہے پھر گانے کے ساتھ جو چیزیں مثلاً طنبورہ، سارنگی، ہارمونیم، طبلہ ڈھول باجا وغیرہ بجائی جاتی ہیں۔ ان کا بجانا اور سننا سب حرام ہیں۔ بھر وہ شادیاں کس طرح مبارک ہو سکتی ہیں۔ جن میں ناچ رنگ اور باجا وغیرہ کا اہتمام ہو۔ لہٰذا ان تمام اُمور سے بالکل پرہیز چاہیئے تاکہ خدا اور محمدؐ و آلِ محمد علیہم السّلام کی خوشنودی حاصل ہو۔ شادیوں میں باجا وغیرہ کے اہتمام سے ایک تو اسراف بے جا ہوتا ہے اور دوسرے خدا اور رسولؐ ناراض ہوتے ہیں۔

غیبت (چُغلی)

یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ جس کے متعلق خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ غیبت یعنی چغلی ایک ایسا گناہ ہے کہ توبہ کے علاوہ جب تک وہ مومن بھی نہ بخش دے جس کی چغلی کی گئی ہے۔ خداوند عالم بھی نہ بخشے گا۔ جنابِ رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ غیبت کرنا زنا سے بھی بدتر ہے۔ بعض لوگ غیبت کرتے ہیں اگر اُن کو اس وقت ٹوکا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ غیبت نہیں ہے ہم تو اس کے منہ پر کہہ دیں کہ یہ امر واقعہ ہے۔ ایسا سمجھنا اُن لوگوں کی بڑی غلطی ہے۔ غیبت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے برادر مومن کے بارے میں اُس کے پیٹھ پیچھے کسی ایسے امر کا ذکر کیا جائے کہ اگر اُس کے کان میں وہ کلمہ پڑے تو اُسے صدمہ پہنچے۔ خواہ وہ اس کا جسمانی عیب ہو جیسے لنگڑے کو لنگڑا کہنا۔ اندھے کو اندھا کہنا یا کوئی نسبی یا اخلاقی عیب لگانا۔ ورنہ اگر حقیقت میں وہ عیب اُس مومن میں نہ ہو۔ تو ایسی بات کہنا جھوٹ میں داخل اور افتراء و بہتان ہے۔ البتہ کسی کافر منافق یا دشمن اہل بیت کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں ہے اسی طرح کسی مظلوم کا ظالم کے متعلق فریاد کرنا یا کوئی نیک مومن جو ایک بدکار کے پاس اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس کے عیب ظاہر کر کے اُس مومن کو اُس کی صحبت و ہم نشینی سے روکنا یا کسی ایسے شخص کا عیب ظاہر کرنا جو کھلم کھلا ایسا بدکار ہے کہ اپنی بدکاری کو عیب نہیں سمجھتا

Presented by www.ziaraat.com

یہ تمام صورتیں غیبت سے مستثنیٰ ہیں۔ اور جس طرح غیبت کرنا حرام ہے۔ اسی طرح غیبت سننا حرام ہے۔

حسد و تکبّر

مومن سے حسد رکھنا گناہ ہے۔ کیونکہ اپنے کسی مومن بھائی سے اُن نعمتوں کے زائل ہونے کی تمنا کرنا جو خداوند عالم نے اُس مومن کو عطا فرمائی ہیں۔ اُسی کا نام حسد ہے۔ حسد کرنے والے کی دنیا بھی خراب اور آخرت بھی خراب ہوتی ہے۔ اور اس مومن کا کچھ نہیں بگڑتا کہ جس سے حسد کیا جائے بلکہ اس کے حسنات میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور اس کے درجے بلند ہوتے ہیں۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ خدا کی نعمتوں کے دشمن ہیں۔ کسی نے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ حاسد ہیں جو خدا کے فضل و عطا پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں۔ حسد بھی اُسی طرح نیک عمل کو برباد کر دیتا ہے۔ جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ غرور و تکبر یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو ذلیل و حقیر جاننا بہت بُری عادت ہے۔ خداوند عالم نے ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم قرار دیا ہے۔ سب سے پہلا تکبر کرنے والا شیطان ملعون ہے۔ جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ اور راندۂ درگاہِ الٰہی ہو گیا۔ حدیث میں ہے کہ متکبرین خدا کے نزدیک بے قدری کی وجہ سے بروزِ قیامت چیونٹیوں کی طرح محشور ہوں گے اور لوگ ان کو پامال کرتے ہونگے دوسری حدیث میں ہے کہ اگر کسی کے دل میں بقدر رائی کے دانہ کے بھی غرور و تکبر ہو گا۔ تو وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

قطع رحم

اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور اُن کے حقوق ادا کرنا یہ صلۂ رحم ہے اور اپنے قرابت داروں کی حق تلفی کرنا اور اُن کی حاجتوں کو ٹھکرانا قطع رحم ہے۔ ایسے لوگوں پر یعنی قطع رحم کرنے والوں پر خداوند عالم نے لعنت فرمائی ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے بدتر عمل شرک ہے اور اس کے بعد قطع رحم ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین خصلتیں ایسی ہیں۔ کہ انسان مرنے سے پہلے ہی ان کا وبال دیکھ لیتا ہے۔ ایک سرکشی، دوسرے قطع رحم اور تیسرے جھوٹی قسم کھانا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میرے نزدیک صلۂ رحم سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز عمر میں زیادتی کرنے والی نہیں۔ پس صلۂ رحم میں خدا اور رسولؐ کی خوشنودی اور جان و مال کی ترقی ہے۔ اور اس کے خلاف قطع رحم میں خدا و رسولؐ کی ناراضگی دنیا کی پریشانی، خاندان کی تباہی اور محتاجی و فاقہ کشی ہے اور اس سے عمریں کوتاہ ہوتی ہیں۔

عقدِ نکاح کا بیان

نکاح کرنا سنتِ مؤکدہ ہے[1]۔ اور جن لوگوں کو نکاح نہ کرنے کی وجہ سے زنا میں مبتلا ہو جانے کا خوف ہو۔ اُن پر نکاح کرنا واجب ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نکاح میری سُنّت ہے۔ اور جو نکاح سے بے رغبتی کرے۔ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ دو رکعت نماز جو زوجہ والا شخص پڑھتا ہے۔ افضل ہے اُن ستر رکعتوں سے جو بے زوجہ والا پڑھے۔ حضرت کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے کہ ایک شخص جناب رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی محتاجی کی شکایت کی تو آں حضرتؐ نے اس کو نکاح کرنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ یہی حکم فرمایا؟ امام علیہ السّلام نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ پس رزق عورتوں اور عیال کے ساتھ وابستہ ہے۔ لہٰذا نکاح کرنا وسعتِ رزق کا باعث بھی ہے۔

ایک روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر رونق افروز ہوئے اور بعد حمدِ خدا ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! خداوند عالم کی جانب سے جبرئیل امین میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ کنواری لڑکیاں درخت کے پھل کی مانند ہیں۔ جب پھل پک جاتے ہیں اور توڑے نہیں جاتے تو دھوپ سے خراب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کنواری لڑکیاں جب بالغ ہو جاتی ہیں

[1] روایت میں ہے کہ جو شخص نکاح کرے تو اُس نے نصف دین اور بروایت دیگر دو حصہ دین محفوظ کر لیا۔ الاحقر نقوی عفی عنہ۔

Presented by www.ziaraat.com

قرآن کی دوا سوائے شوہر کے کچھ نہیں ہے۔ ورنہ فساد کا خوف ہے کیونکہ وہ بشر ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کا فرمان ہے کہ مرد کی نیک بختی یہ ہے کہ بیٹی اُس کے گھر میں حائض نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ لڑکیوں کی شادی میں تاخیر اور بے پرواہی سے کام لینا سخت غلطی ہے۔ والدین کے یہ عذرات کہ اس قدر روپیہ پیسہ نہیں ہے کہ رواج کے مطابق جہیز وغیرہ تیار ہو سکے۔ اور شادی دھوم دھام سے ہو۔ محض بے ہودہ ہیں۔ لڑکی کے جوان ہوتے ہی اس کی شادی کر دینی چاہیئے۔ اور جو جوان لڑکیاں بیوہ ہو جائیں اُن کو عقد ثانی سے روکنا اور دنیا کے شرم و لحاظ سے اس رسم کو بُرا سمجھنا ظلم عظیم ہے۔ اور یہ خدا و رسولؐ کے حکم کی سراسر نافرمانی ہے۔

احکام نکاح

نکاح کا معاملہ چونکہ اہم ہے۔ اِس لئے اس میں احتیاط ضروری ہے۔ لہٰذا لازم ہے کہ ناکح و منکوحہ اور مقدار مہرؑ کی تعیین ہو۔ اور عقد نکاح میں ضروری ہے کہ ایجاب عورت کی طرف سے ہو۔ اور قبول مرد کی طرف سے ہو۔ اور ایجاب و قبول ماضی کے صیغوں سے ہو۔ اور بقصد انشا ہو۔ یعنی یہ قصد ہو کہ اس وقت نکاح ہوتا ہے۔ اور میں ان صیغوں سے عقد واقع کر رہا ہوں۔ بالغہ رشیدہ عورت کے عقد میں باپ کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں باپ کی اجازت لینا احوطؑ ہے۔ اسی طرح ماں اور بھائی کی اجازت کی شرط نہیں ہے۔ اور مہر کی کمی بیشی میں کوئی حد معیّن نہیں ہے۔ جس قدر بھی رضامندی ہو جائے البتہ مہر کا کم ہونا مستحب ہے۔ اور سنّتی مہر پانچ سو درہم ہیں (جو تخمیناً ایک سو تولہ چاندی کی قیمت ہے)۔ اور نکاح کرنے والا اگر بالغ رشید ہو تو مہر اُسی کے ذمہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کرے اور لڑکے کا کچھ ذاتی مال بھی نہ ہو تو مہر باپ کے ذمہ ہے۔ اور نابالغ بچوں کے ولی صرف باپ دادا ہو سکتے ہیں۔ ان کے سوا کسی دوسرے رشتہ دار کو حق ولایت حاصل نہیں ہے۔ اگر کوئی غیر شخص نکاح کر دے گا تو یہ عقد فضولی

لہ عقد دائمی میں ذکر مہر اور اس کی تعیین شرط صحت نہیں لیکن نکاح متعہ میں ذکر مہر شرط صحت ہے۔ آقائے محسن حکیم ۱۲

لہ باکرہ کی صورت میں یہ احتیاط ترک نہ ہونی چاہیئے یعنی احتیاط واجب ہے۔ ۱۲

ہوگا۔ اور یہ نکاح لڑکا لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد اُن کی رضامندی پر موقوف رہیگا۔ ایجاب و قبول کے صیغوں کو چند مرتبہ دُھرانا احوط ہے۔ اور جواب فوراً دینا چاہیئے۔ صیغے عربی زبان لہ میں ادا ہونے چاہیئیں۔ اور اگر مرد و عورت دونوں یا اُن میں سے کوئی ایک کسی اور شخص کو اپنا وکیل کرے تو جائز ہے۔ اور اگر ایک ہی شخص عربی کے صیغے جانتا ہو تو احوط یہ ہے کہ وہی دونوں کا وکیل ہو جائے۔ اور ایجاب و قبول میں الفاظ کا صحیح طریق پر ادا کرنا ضروری ہے ورنہ اگر ایک حرف بھی غلط ہو جائے گا کہ جس سے معنی بدل جائیں تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔ اور سنّت ہے کہ نکاح شب کو واقع ہو۔ اور قمر در عقرب یا تحت الشعاع کی تاریخوں میں نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اور کچھ لوگ گواہ ہوں تاکہ اعلان ہو جائے اور صیغۂ نکاح سے قبل خطبہ پڑھنا سنّت ہے۔ بہتر ہے کہ یہ خطبہ پڑھا جائے۔

خطبۂ نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِهٖ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِخْلَاصًا لِوَحْدَانِيَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهٖ وَعَلَى الْاَصْفِيَآءِ مِنْ عِتْرَتِهٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَى الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاهُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَنَاكَحُوْا تَنَاسَلُوْا تَكْثُرُوْا فَاِنِّىْ اُبَاهِىْ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَوْ بِالسِّقْطِ وَقَالَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِىْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِىْ فَلَيْسَ مِنِّىْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ؁

لہ اور ہر لفظ کو سمجھ کے استعمال کرے جس طرح عرب استعمال کرتے ہیں نہ یہ کہ بے سمجھے پورا فقرہ پڑھ لے یہ قصد کرے کہ اس سے نکاح ہو جائے گا۔ ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

صیغۂ نکاح

(۱) جب مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور خود اپنا صیغۂ نکاح پڑھنا چاہیں اور قرائت بھی اُن کی درست ہو تو اس طرح پڑھیں۔

اول عورت کہے	پھر فوراً مرد کہے
اَنْکَحْتُکَ نَفْسِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُکَ نَفْسِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُکَ بِنَفْسِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِنَفْسِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔
اَنْکَحْتُکَ بِنَفْسِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔
اَنْکَحْتُ وَ زَوَّجْتُ نَفْسِیْ نَفْسَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۲) اگر مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور دونوں کی طرف سے دو شخص وکیل ہوں تو اس طرح پڑھیں۔

پہلے عورت کا وکیل کہے	پھر فوراً مرد کا وکیل کہے
اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِکَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِکَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔
اَنْکَحْتُ وَ زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ؛	قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

اس صورت میں اگر لڑکی کا باپ موجود ہو، جس سے اجازت لی گئی ہے تو ایک صیغہ یہ بھی پڑھیں۔

اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ وَکَالَةً عَنْهَا وَعَنْ اَبِیْهَا عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۳) اگر مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور اپنی طرف سے دونوں ایک ہی شخص کو وکیل کریں تو صیغۂ نکاح اس طرح پڑھیں

اول عورت کی طرف سے کہے	پھر فوراً مرد کی طرف سے کہے
اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔
اَنْکَحْتُ وَ زَوَّجْتُ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

اس صورت میں بھی اگر لڑکی کا باپ موجود ہو جس سے اجازت لی گئی ہے۔ تو ایک صیغہ یہ بھی پڑھا جائے۔

اَنْکَحْتُ مُوَکِّلِیْ بِمُوَکِّلَتِیْ وَکَالَةً عَنْهَا وَعَنْ اَبِیْهَا عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

Presented by www.ziaraat.com

(۴) اور اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں لیکن ولی ریاپ یا دادا، موجود ہوں تو ان سے اجازت سے کر دونوں کے وکیل اس طرح صیغۂ نکاح پڑھیں۔

اوّل لڑکی کے ولی کا وکیل کہے

أَنْكَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِي اِبْنَ مُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

زَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِي بِابْنِ مُوَكِّلِكَ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

پھر فوراً لڑکے کے ولی کا وکیل کہے

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِابْنِ مُوَكِّلِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

(۵) اور اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں۔ اور دونوں کے ولی بھی موجود نہ ہوں۔ لیکن نکاح مطلوب ہو تو اس طرح دو شخص صیغۂ نکاح پڑھ سکتے ہیں۔

اوّل ایک شخص لڑکی کی طرف سے کہے

أَنْكَحْتُ الصَّبِيَّةَ الْمُعَيَّنَةَ الْمَعْلُومَةَ بِالصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُومِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

زَوَّجْتُ الصَّبِيَّةَ الْمُعَيَّنَةَ الْمَعْلُومَةَ بِالصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُومِ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

پھر فوراً دوسرا شخص لڑکے کی طرف سے کہے

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِلصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُومِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِلصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُومِ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

یہ صیغے یوں بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ اول لڑکی کی طرف سے ایک شخص کہے أَنْكَحْتُ زَيْنَبَ مُحَمَّدًا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔ پھر فوراً لڑکے کی طرف سے ایک شخص کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُحَمَّدٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ (زینب و محمد کی جگہ اس لڑکی لڑکے کا نام لیا جائے جس کا نکاح ہوتا ہے) یہ نکاح فضولی ہے۔ جب مرد و عورت بالغ ہو جانے کے بعد مجاز ہیں کہ بحال رکھیں یا فسخ کر دیں۔ اس میں طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔

ان کے علاوہ نکاح کی اور بھی صورتیں ہیں۔ جن کے لئے بھی نکاح کے صیغے ان میں سے بنائے جا سکتے ہیں۔

عقدِ متعہ

متعہ میں بھی احتیاط لازم ہے۔ اور اس میں مرد و عورت اور مہر کی تعیین کے علاوہ مدت وصال ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر مدت معین نہ ہو گی تو وہ عقد نکاح دائمی ہو جائے گا۔ مہر ادا کر دینا چاہیئے۔ پاک دامن و مومنہ عورت سے متعہ کرنا مستحب ہے۔ اور کنواری لڑکی سے مکروہ ہے۔ اور بازاری عورت سے بھی مکروہ ہے۔ اس ضمن میں یہ واضح رہے کہ متعہ کی تشریع ضرورت کی صورتوں کے لئے ہوئی ہے لیکن چونکہ مخالفین نے اس حکم اسلامی کو حرام کر لیا۔ لہٰذا اس قانون کی بقا کے لئے متعہ کی فضیلت میں احادیث وارد ہوئے بہر حال ہر شخص کے لئے بلا ضرورت جب کہ عقد دائمی وہ کر چکا ہے۔ یا کر سکتا ہے۔ عقد منقطع (متعہ) کے بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سوائے ان صورتوں کے جب کہ مخالفین کے خلاف اس شعار کو قائم رکھنے کے لئے عمل کی ضرورت ہو۔ ہر مسلمان عورت اور کافرہ سے جو اہل کتاب اور ذمی ہو۔ متعہ صحیح ہے۔ صیغۂ متعہ میں بھی ایجاب و قبول اور قصدِ انشاء اور الفاظ کا صحیح طریقے سے ادا کرنا ضروری ہے۔

صیغۂ متعہ

(۱) اگر مرد و عورت خود صیغہ پڑھ سکتے ہوں تو اوّل عورت کہے۔ مَتَّعْتُكَ نَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر فوراً مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۲) اگر مرد و عورت دونوں کی طرف سے دو شخص وکیل ہوں تو اوّل عورت کا وکیل کہے مَتَّعْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر مرد کا وکیل کہے۔ قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۳) اگر مرد و عورت دونوں کی طرف سے ایک ہی شخص وکیل ہو تو اوّل عورت کی طرف

Presented by www.ziaraat.com

سے کہے۔ مَتَّعْتُ مُوَكِّلَتِيْ بِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر فوراً مرد کی طرف سے کہے۔ قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۴) اگر عورت کی طرف سے خود متعہ کرنے والا مرد ہی وکیل ہو تو پہلے عورت کی طرف سے کہے۔ مَتَّعْتُ مُوَكِّلَتِيْ لِنَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر فوراً اپنی طرف سے کہے۔ قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۵) اگر عورت کی طرف سے کوئی دوسرا شخص وکیل ہو۔ اور مرد خود پڑھنا چاہے تو اوّل عورت کا وکیل کہے۔ مَتَّعْتُكَ مُوَكِّلَتِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ پھر فوراً مرد کہے۔ قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۶) اگر مرد و عورت دونوں عربی زبان نہ جانتے ہوں۔ اور خود متعہ کا صیغہ پڑھنا چاہیں تو دوسری زبان میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مثلاً اردو زبان میں اس طرح پڑھیں۔ اوّل عورت کہے ”میں نے اپنے نفس کو اتنی مدت کے لئے اس قدر مہر پر تیرے متعہ میں دیا“ پھر فوراً مرد کہے ”میں نے اتنی مدت کے لئے اس قدر مہر پر متعہ کو قبول کیا۔“

حرام عورتیں

اوّل وہ عورتیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔ یعنی جن سے عقد نہیں ہو سکتا۔ سات قسم کی ہیں۔

(۱) ماں، دادی، نانی، پر نانی اور اس سے اُوپر

(۲) بیٹی، نواسی اور اس کی اولاد، پوتی اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے۔

(۳) بہن

(۴) بھانجی اور اس کی لڑکیاں اور لڑکیوں کی لڑکیاں اور اس سے نیچے۔

(۵) اپنی پھوپھی، ماں باپ کی پھوپھی۔ دادا، دادی۔ نانا، نانی کی پھوپھی۔ اور اس سے اُوپر

(۶) اپنی خالہ، ماں کی خالہ، دادا، دادی، نانا، نانی کی خالہ اور اس سے اُوپر۔

(۷) بھائی کی اولاد یعنی بھتیجی اور اُس کی لڑکیاں۔ اور لڑکیوں کی لڑکیاں۔ اور اس سے نیچے۔

دوسرے نسب کی طرح رضاعت (دودھ پینے پلانے) سے بھی یہ ساتوں قسم کی عورتیں حرام ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ دودھ پینے والا بچہ اس عورت کے لئے جس نے دودھ پلایا ہے۔ اور اُس کے شوہر کے لئے بمنزلہ بیٹے کے ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے سب رشتہ داریاں دودھ کی قائم ہو جائیں گی بلکہ جس بچہ نے دودھ پیا۔ اُس کے باپ کے لئے بھی یہ جائز نہیں ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کی لڑکی سے جو اُس کے بطن سے ہو یا اُس کے شوہر کی لڑکی سے نکاح کرے۔ کیونکہ یہ لڑکیاں اس کی اولاد کے حکم میں ہیں۔ لہٰذا اگر نانی اپنے نواسہ یا نواسی کو یا ساس اپنے داماد کی دوسری اولاد کو دودھ پلائے گی تو اس دودھ پلانے والی کی لڑکی داماد پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔ اور نکاح فسخ ہو جائے گا۔ لیکن اگر دادی پوتے یا پوتی کو دودھ پلائے تو اُس کی بہو اس کے بیٹے پر حرام نہ ہوگی۔

رضاعت کی آٹھ شرائط ہیں۔

(۱) مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) کا دودھ جائز حمل سے حاصل ہوا ہو۔ یعنی زنا کا نہ ہو۔ اور نہ خود بخود اُترا ہو۔

(۲) مرضعہ (دودھ پلاتے وقت) زندہ ہو۔

(۳) بچہ ہر مرتبہ چھاتی سے منہ لگا کر پئے۔ یہ نہ ہو کہ کسی برتن میں دودھ کے پلایا جائے۔

(۴) دودھ خالص ہو۔ اُس میں کوئی چیز ملا کے نہ دی جائے۔

(۵) دودھ ایک شوہر سے ہو۔ دو شوہروں سے نہ ہو۔ پس اگر مرضعہ کو شوہر نے طلاق دے دی ہے اور دوسرا عقد کر کے وہ حاملہ ہو گئی ہو۔ اور دودھ برابر جاری رہا ہو۔ اور وضع حمل سے قبل (پہلے شوہر سے) دس مرتبہ اور وضع حمل کے بعد دوسرے شوہر سے اپانچ مرتبہ

Presented by www.ziaraat.com

کسی بچہ کو دودھ پلایا ہو تو رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ مرضعہ ایک ہو۔ یعنی پوری رضاعت ایک عورت سے ہو۔ پس اگر تھوڑا ایک عورت پلائے۔ اور تھوڑا دوسری عورت اگرچہ دونوں ایک ہی شوہر کی بیویاں ہیں تو رضاعت متحقق نہ ہوگی[1]۔

(۶) دودھ پینے والے بچے کی عمر پورے دو سال کی نہ ہوئی ہو۔ اور مرضعہ کے بچے ہیں اس کی شرط نہیں ہے کہ اس کا سن بھی دو برس سے کم ہو۔

(۷) بچے کو ایسا مرض نہ ہو کہ دودھ پی کر قے کر دیتا ہو۔ پس اگر ایسا ہو تو احتیاط لازم ہے۔

(۸) دودھ اتنا پئے کہ اس سے گوشت پیدا ہو۔ اور ہڈی میں طاقت آئے۔ یا یہ کہ ایک شب و روز میں جب بچہ بھوکا ہو۔ مرضعہ نے اُسے دودھ پلایا ہو[2]۔ یا لگاتار پندرہ مرتبہ دودھ پلایا ہو۔ اور ہر مرتبہ بچے نے پیٹ بھر کر پیا ہو۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ اس درمیان میں کسی اور کا دودھ اُس نے نہ پیا ہو۔ مگر احوط یہ ہے۔ کہ دس[3] مرتبہ دودھ پیا ہو۔ تب بھی احتیاط کا لحاظ رکھا جائے۔ یعنے رضاعت کا حکم جاری کیا جائے۔

تیسرے وہ عورتیں جو نسب و رضاعت کے بغیر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں گیارہ قسم کی ہیں۔

(۱) زوجہ کی ماں جو عقد ہوتے ہی حرام ہو جاتی ہے۔

(۲) باپ کی زوجہ بیٹے پر، اور بیٹے کی زوجہ باپ پر۔

(۳) زوجۂ مدخولہ کی بیٹی۔

---

[1] لیکن اگر دو عورتیں ایک ہی شوہر سے دو بچوں کی پوری رضاعت کریں تو ان دونوں بچوں کے درمیان رضاعت متحقق ہو جائے گی۔ پس اس قسم میں مرضعہ کا ایک ہونا شوہر کے ایک ہونے کی مانند نہیں ہے (آقائے محسن حکیم)

[2] بشرطیکہ دودھ کے سوا اور کوئی غذا اسے نہ دی گئی ہو۔ ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

(۴) جس شوہر[4] دار عورت سے یا اُس عورت سے جو کسی کے طلاق رجعی[5] کے عدہ میں ہو۔ جان کر عقد کرے تو اس کا یہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔ وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۵) اسی طرح اگر شوہر دار عورت سے زنا کیا جائے تو وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۶) اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں ہو۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ نکاح حرام ہے۔ کسی عورت سے نکاح کرے تو وہ عورت ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۷) اگر کوئی شخص لڑکے کا انکار کرے کہ یہ میرے نطفہ کا نہیں ہے۔ اور زوجہ اس کا بتائے اس پر دونوں حاکم شرع کے سامنے ایک دوسرے پر لعنت کریں تو یہ عورت اس شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۸) جس لڑکے سے اغلام کیا ہو۔ اس کی ماں بہن اور بیٹی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ فاعل و مفعول دونوں خواہ کسی عمر کے ہوں[6]۔

(۹) اگر نابالغ لڑکی سے نکاح کر کے جماع کیا جائے۔ اور افضا واقع ہو۔ یعنی اُس کے حیض و پاخانہ کا مقام ایک ہو جائے۔ تو پھر بنا بر مشہور اُس کے لئے وہ حرام ہو جائے گی۔

(۱۰) وہ عورت جس کے ساتھ عقد ہونے سے قبل[7] اس کی ماں یا بیٹی وغیرہ[8] سے زنا کر چکا ہو۔ اسی طرح اگر وطی با شبہ کر چکا ہو تب بھی یہی حکم[9] ہے۔

---

[4] شوہر دار عورت کا ہمیشہ کے لئے حرام ہو جانا بنا بر احتیاط وجوبی ہے۔ ۱۲

[5] عدہ خواہ رجعیہ ہو یا غیر رجعیہ۔ ۱۲

[6] اگر لواطہ کرنے والا بالغ ہو تو اس پر مفعول شخص کی ماں بہن اور بیٹی حرام ہے لیکن اگر لواطہ کرنے والا نابالغ ہو۔ تو (بنا بر احتیاط واجب) اُس کی ماں بہن اور بیٹی سے عقد نہ کرے ۲ (آقائے محسن حکیم)

[7] یا اگر عقد کے بعد اور دخول سے پہلے زنا واقع ہو۔ تب بھی بنا بر احتیاط ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی[8] یعنے زانیہ کی ماں اور بیٹی زانی پر حرام ہو جاتی ہے۔ اور زانی کا باپ اور بیٹا زانیہ پر ۱۲ [9] لیکن اگر نکاح کے بعد زنا ہوا ہے۔ یا وطی با شبہ ہوئی ہے۔ تو اس سے عورت نہیں ہوتی (حرام) ۔

Presented by www.ziaraat.com

(۱۱) آزاد زوجہ جسے نو مرتبہ شوہر نے طلاق عدہ دی ہو تو وہ نویں طلاق کے بعد ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔ لیکن تیسری اور چھٹی طلاق کے بعد پھر نکاح کا جائز ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ کوئی دوسرا شخص جسے محلّل کہتے ہیں۔ اس سے نکاح کرلے۔

چوتھے۔ وہ عورتیں جو بعض حالات میں حرام ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) ایک بیوی جب تک عقد میں ہے۔ اُس کی بہن سے نکاح حرام ہے۔

(۲) جب کہ چار عورتیں نکاح دائمی میں موجود ہوں تو پانچویں عورت سے نکاح دائمی کرنا حرام ہے۔

(۳) زوجہ کی بھتیجی یا بھانجی سے بغیر زوجہ کی اجازت کے عقد حرام ہے۔ البتہ اگر وہ اجازت دے دے تو جائز ہے۔

(۴) زنِ کافرہ سے جو اہلِ کتاب نہ ہو مسلمان مرد کا نہ اُس سے نکاح صحیح ہے اور نہ مُتعہ اور اسی طرح مسلمان عورت کا کافر مرد سے عقد حرام ہے۔ خواہ وہ اہلِ کتاب ہی کیوں نہ ہو۔ اِسی طرح زنِ کتابیہ سے بھی بنا بر اقوٰے نکاح دائم جائز نہیں ہے۔ ہاں مُتعہ کتابیہ سے جائز ہے۔ اور اسی طرح مومنہ عورت کا عقد مخالف (غیر مومن) کے ساتھ بنا بر احوطؑ ناجائز ہے

اعمال بعد نکاح

جب دلہن شوہر کے گھر جائے تو مومنین کو کھانے کی دعوت ایک روز یا دو روز دی جائے۔ اس سے زائد مکروہ ہے۔ اور مستحب ہے کہ دلہن کو جب شوہر کے گھر لایا جائے تو رات کا وقت ہو۔ اور دن میں دعوتِ ولیمہ کی جائے اور دلہن باوضو ہو۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب دلہن کو تیرے پاس لائیں تو کہہ کہ آنے سے پہلے وضو کرلے۔ اور تو بھی وضو کر۔ اور دو رکعت نماز پڑھ۔ اور دلہن کو بھی حکم کر کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر خدا کی حمد بجا لا اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوات بھیج۔ اور دعا کر اور وہ عورتیں جو اُس کے ساتھ آئی ہیں اُن سے کہہ کہ آمین کہیں۔ اور یہ دعا پڑھ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ اِلْفَھَا

ؑ بنا بر اقویٰ جواز ہے ۱۲

وَوُدَّھَا وَرِضَاھَا وَاَرْضِنِیْ وَاجْمَعْ بَیْنَنَا بِاَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَّاٰنَسِ ائْتِلَافٍ بِاَنَّکَ تُحِبُّ الْحَلَالَ وَتَکْرَہُ الْحَرَامَ۔ اور اپنا ہاتھ دلہن کی پیشانی پر رکھ اور یہ دعا پڑھ اَللّٰھُمَّ عَلٰی کِتَابِکَ تَزَوَّجْتُھَا وَفِیْ اَمَانَتِکَ اَخَذْتُھَا وَبِکَلِمَاتِکَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَھَا فَاِنْ قَضَیْتَ لِیْ فِیْ رَحِمِھَا شَیْئًا فَاجْعَلْہُ مُسْلِمًا سَوِیًّا وَّلَا تَجْعَلْہُ شِرْکَ شَیْطَانٍ پھر دلہن کے دونوں پاؤں کسی ظرف میں دھوئے۔ اور اُس پانی کو گھر میں چھڑکے کہ موجب خیر و برکت ہوگا۔ اور خداوند عالم ستر ہزار پریشانیاں گھر سے دفع فرمائے گا۔ اور ستر ہزار طرح کی برکتیں داخل کرے گا۔ اور چاہیئے کہ سات روز تک دودھ اور سرکہ اور دھنیا اور ترش سیب کھانے سے دلہن کو روکا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ بانجھ ہو جائے۔ پھر جب جماع کرنے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے جو امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنِیْ تاکہ جماع میں شیطان شریک نہ ہو۔ وقتِ جماع بسم اللہ پڑھے۔ اور حق تعالےٰ سے سوال کرے کہ اُسے فرزند صالح مرحمت فرمائے۔ اور جماع پیر، منگل، جمعرات اور جمعہ کی راتوں میں مستحب ہے اور جمعرات کو بوقت زوال اور بروز جمعہ عصر کے بعد اور جب عورت کی خواہش ہو۔ اور ماہِ رمضان کی شبِ اول میں بھی مستحب ہے۔

مندرجۂ ذیل وقتوں میں جماع کرنا مکروہ ہے۔ چاند گہن کی رات، سورج گہن کا دن، وقت غروب آفتاب یہاں تک کہ سرخی شفق زائل ہو۔ بعد طلوعِ فجر، طلوعِ آفتاب تک سرخ یا زرد و سیاہ آندھی آنے کے دن، وقت زلزلہ، وقتِ زوال، ہر مہینہ کی پہلی رات سوائے ماہ رمضان کی پہلی رات کے کہ جس میں مجامعت مستحب ہے۔ ہر مہینہ کی پندرھویں شب، ہر مہینہ کی آخر کی وہ راتیں جن میں چاند چھپ جاتا ہے۔ جس رات کو سفر سے واپس آئے، شبِ عیدین، برہنہ ہو کر اور اسی طرح کشتی میں، مکان کی چھت پر، پھل دار درخت پر، پھلدار درخت کے نیچے۔ دھوپ میں، خضاب لگا کر اور احتلام کے بعد بھی بغیر غسل یا وضو کے جماع کرنا یا کھڑے ہو کر یا اس طرح کہ عورت کی پشت مرد کی طرف ہو جماع کرنا یا رو بقبلہ یا پشت بقبلہ ہو کر جماع کرنا اور بوقت جماع عورت کے مقام پیشاب کی طرف نظر کرنا مکروہ

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ اور اسی طرح وقتِ جماع سوائے ذکرِ خدا کے اور کوئی کلام کرنا بھی مکروہ ہے۔ اور ایسی انگوٹھی کا ہاتھ میں ہونا جس پر خدا کا نام یا کوئی آیت کندہ ہو۔ یا حاملہ عورت سے بغیر وضو کے جماع کرنا۔ اور ایسی جگہ جماع کرنا کہ جہاں کوئی تیسرا شخص ہو۔ یہ سب اُمور مکروہ ہیں اور چاہیئے کہ صاف کرنے کے لئے مرد اور عورت کا کپڑا علیحدہ علیحدہ ہو۔ کیونکہ کپڑے کا ایک ہونا عداوت کا باعث ہے۔

حقوق زوجہ و شوہر

شوہر پر بیوی کا نان و نفقہ واجب ہے کہ اُس کے لئے کھانے پینے کی چیزیں، لباس، مکان، خدمت گار وغیرہ اپنی حسبِ استطاعت و قدرت اور رواج کے مطابق مہیا کرتا رہے۔ لیکن اگر عورت نافرمان ہو۔ اور اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرے۔ تو نان و نفقہ کی مستحق نہ رہے گی۔ شوہروں کو چاہیئے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ رعایت برتیں اور اُن کے ساتھ خواہ مخواہ سختی سے پیش نہ آئیں۔ اور اُن کو ایسے کاموں کی تکلیف نہ دیں جو اُن کی قدرت سے باہر ہوں۔ امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ عورت بمنزلہ پھول کے ہے خدمت گار نہیں ہے۔ پس اُس سے ملاطفت و نرمی سے پیش آتے رہو۔ تاکہ ہر حال میں تم اُس سے فائدہ حاصل کر سکو۔ حدیثوں میں ہے کہ بیوی کا حق اُس کے شوہر پر یہ ہے۔ کہ اُس کے خرچ کو دے۔ اُس کے کپڑوں کا خیال رکھے اگر وہ کوئی قصور کرے تو اُسے معاف کر دے۔ ترش مزاجی سے پیش نہ آئے۔ ہر وقت ماتھے پر تیوری نہ چڑھی رہے۔ کم از کم تیسرے دن گوشت کھلائے۔ چھ مہینے میں ایک مرتبہ مہندی وسمہ دے۔ سال میں چار جوڑے پوشاک دو گرم اور دو سرد بنائے۔ تیل موجود رہے۔ میوے حسبِ قدرت و رواج کھلائے۔ عید کے دنوں میں بہ نسبت اور موقعوں کے کھانے پینے وغیرہ کی چیزیں مہیا کرے۔ اسی طرح شوہر کے حقوق عورت پر ہیں۔ ایک عورت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ یا حضرت زوجہ پر شوہر کا کیا حق ہے۔ فرمایا کہ شوہر کی اطاعت کرے۔ اُس کی نافرمانی نہ کرے اور بغیر اس کی اجازت کے کوئی چیز کسی محتاج کو نہ دے۔ اور سنتی روزہ بغیر شوہر کی اجازت کے نہ رکھے۔ اور جس وقت وہ جماع کا ارادہ کرے۔ تو انکار نہ کرے۔ اگرچہ اونٹ پر بھی سوار ہو۔ اور بغیر شوہر کی اجازت کے باہر نہ جائے۔ اگر بے اجازت باہر جائے گی تو آسمان و زمین کے فرشتے اس وقت تک اس پر لعنت کریں گے کہ جب تک گھر میں واپس آئے۔ حدیث میں ہے کہ زوجہ پر شوہر کا یہ حق ہے کہ خوشبو لگائے۔ اچھے کپڑے پہنے۔ بناؤ سنگار کرے۔ ہر صبح و شام شوہر کے سامنے حاضر ہو کہ اگر شوہر جماع کا ارادہ رکھتا ہو تو یہ موجود رہے۔ اور انکار نہ کرے۔ اور جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر سوائے خدا کے کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ اور جس عورت کا شوہر اُس کو جماع کے لئے بلائے اور وہ اس قدر تاخیر کرے کہ شوہر سو جائے تو فرشتے اُس عورت پر اُس وقت تک لعنت کرتے ہیں کہ شوہر بیدار ہو۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے کہے کہ میں نے تم سے بھلائی نہیں دیکھی تو اُس کے تمام اعمال کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ پس عورتوں کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے شوہروں کو خوش رکھیں۔ اگر شوہر راضی ہے تو خدا اور رسولؐ بھی راضی ہیں۔ اور اگر وہ ناخوش ہے تو یہ بھی خوش نہیں ہو سکتے۔ اپنے شوہر کے آرام و راحت کو ہمیشہ مقدم رکھیں بلکہ شوہر کے ماں بہن یعنی اپنی ساس نندوں کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔ کیونکہ اُن کی ناراضگی میاں بیوی کے درمیان میں سارے جھگڑوں کی جڑ ہے۔ اس طرح سسرال کی شکایت کبھی اپنے ماں باپ کے پاس جا کر نہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ بات بڑھ جاتی ہے۔ اور ذرا سی زبان تمام عمر گھر آباد نہیں ہونے دیتی۔ ماں باپ کو چاہیئے کہ اپنی لڑکیوں کو لڑکپن ہی سے اس قسم کی تعلیم دیں۔ لڑکیوں کو قرآن پڑھانے اور نماز روزہ کے ضروری مسائل تعلیم کرنے کے بعد کام کاج سینا پرونا اچھی اچھی عادتیں سکھانا چاہیئے۔ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ عورتوں کو کھڑکیوں اور کوٹھوں پر نہ جانے دو۔ اُن کو چرخہ کاتنا سکھاؤ اور سورۃ نور یاد دلاؤ۔ غرضیکہ اُن میں ایسی عادتیں ڈالی جائیں جو شریف زادی لڑکیوں میں ہونی چاہئیں۔ پردہ کے متعلق بہت زیادہ اہتمام ہونا چاہیئے کیونکہ نامحرم کے سامنے

Presented by www.ziaraat.com

کمکم کھلا آنا حرام ہے۔ پردہ دار عورتوں سے پردہ کا اٹھنا قرب قیامت کی دلیل ہے۔

اعمالِ طلب اولاد

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ ہر روز سو مرتبہ استغفار پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہر روز صبح و شام ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اور ستر مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ نو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ اور اس کے بعد ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہنا چاہیئے۔ روایت میں ہے کہ طلب اولاد کے لئے سجدہ میں یہ پڑھا کرے۔ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ طلب فرزند کے لئے جماع کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وَلَدًا وَّاجْعَلْهُ تَقِیًّا لَیْسَ فِیْ خَلْقِهٖ زِیَادَةٌ وَّلَا نُقْصَانٌ وَّاجْعَلْ عَاقِبَتَهٗ اِلَی الْخَیْرِ۔ اور جو عورت حاملہ نہ ہوتی ہو تو سورۂ آل عمران (پارہ ۳ و ۴) زعفران و گلاب سے لکھ کر اُس کے باندھی جائے۔ حاملہ ہو جائے گی۔ اور جو سورۃ فجر (پارہ ۳۰) گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اور پھر جماع کرے۔ خداوند عالم اُسے فرزند عطا فرمائے گا۔

کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے لڑکا نہیں ہوتا۔ حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو اپنی زوجہ سے جماع کا ارادہ کرے تو یہ آیتیں پڑھ انشاء اللہ تجھ کو فرزند عطا ہوگا۔ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَزَكَرِیَّآ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۝

روایت میں ہے کہ عورت کے حاملہ ہو جانے کے بعد اگر کوئی شخص چاہے کہ وہ لڑکا جنے۔ تو چار مہینہ کا حمل ہونے سے پہلے متواتر چار جمعہ اس کے پیٹ پر یہ لکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ سَمَّیْتُهٗ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَنْتَ اَیْضًا مُحَمَّدٌ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّاَوْلَادِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ۔ پھر جب بچہ پیدا ہو تو اُس کا نام محمد رکھا جائے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ بوقت جماع یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ رَزَقْتَنِیْ وَلَدًا سَمَّیْتُهٗ مُحَمَّدًا۔ بچہ کا نام محمد رکھے۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ طلب فرزند کے لئے ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ فِیْ حَیٰوتِیْ وَیَسْتَغْفِرُ لِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ وَاجْعَلْهُ خَلْقًا سَوِیًّا وَّلَا تَجْعَلْ لِّلشَّیْطَانِ فِیْهِ شِرْكًا وَّلَا نَصِیْبًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

اعمالِ وقتِ حمل و آسانیٔ وضع حمل

سورۃ بیّنہ (پارہ ۳۰) کو اگر لکھ کر پانی سے دھویا جائے۔ اور اس پانی کو حاملہ عورت پئے تو اُس کا حمل ساقط نہ ہوگا۔ اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

دیگر۔ اِن آیات کو پوست آہو پر لکھ کر ابتدائے حمل سے لے کر چالیس روز تک حاملہ کے پاس رکھا جائے۔ پھر علیحدہ کر لیا جائے۔ اور وضع حمل کے مہینہ میں پھر اُس کے پاس رہے تو بچہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ وہ آیات یہ ہیں۔ وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنَاهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰی لِلْعَابِدِیْنَ۔

اور جس عورت کو خون زیادہ آجائے۔ اِن آیات کو اُس کے دامن پر لکھیں خون منقطع ہو جائے گا۔ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس روز کہ لڑکا متولد ہو۔ حاملہ سات دانہ خرما کھائے جو مولود کے فہم و فراست میں زیادتی کا باعث ہوگا۔ وضع حمل کی آسانی کے لئے اس دعا کو لکھ کر حاملہ کی ران پر باندھا جائے۔ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى يَا خَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَمُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ فَرِّجْ عَنْهَا فَالْقِهِ سَوِيًّا بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

اگر اس شکل کو لکھ کر حاملہ کی داہنی ران پر باندھا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے۔

دیگر۔ برائے آسانی وضع حمل اس شکل کو لکھ کر حاملہ کی بائیں ران پر باندھا جائے وہ شکل یہ ہے۔

اخرج نفسی من ھذا المجلس

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

ھسمھا لھصمھمصیعہ لھمذ ہ

دیگر۔ اسی مطلب کے لئے حاملہ پر یہ دعا پڑھی جائے۔ يَا خَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَمُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ أَخْلِصْهُ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ۔

دیگر۔ سورۃ انا انزلناہ کو حاملہ پر پڑھنے سے ولادت آسان ہو جائے گی۔

دیگر۔ خواص السورۃ میں ہے کہ سورۃ ذاریات یا سورۃ واقعہ یا سورۃ انشقاق کو لکھ کر حاملہ کے باندھا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے گا۔ اور جب ولادت ہو جائے تو اسے اُتار لیا جائے۔

اعمال بعدِ ولادت

بچہ پیدا ہونے کے بعد اُس کو غسل دینا۔ سفید پارچہ میں لپیٹنا۔ اُس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا اور خاکِ شفا یا شہد یا خرما کو فرات کے پانی یا شیریں پانی سے آمیزش کرکے اُس کے تالو کو اٹھانا یہ سب امور ناف کاٹنے سے پہلے سُنّت ہیں۔ اور سورۃ الحاقہ یا معوذتین (سورۃ فلق و سورۃ ناس) کو لکھ کر بطور تعویذ بچہ کے گلے میں ڈالا جائے۔ تو جمیع آفات و بلیّات اور ہر شر سے محفوظ ہو جائے گا اور اُم الصبیان کے دفعیہ کے لئے یہ شکل لکھ کر بچہ کے گلے میں لٹکائی جائے۔

جرلیوث اہاوث ھیون بوطوث سلموث سلمومالقین الغیاد ومادرنا فرونا اھیون حیوبر۔

سُنّت ہے کہ بچہ کے پیدا ہونے سے سات روز بعد اُس کا نام حضرات انبیاء و آئمہ معصومین علیہم السلام کے ناموں پر رکھا جائے اور وہ نام رکھنے چاہئیں جو عبودیت پر مشتمل ہوں۔ مثلاً عبدالکریم۔ عبدالرحیم وغیرہ اور بدترین نام یعنی حکیم۔ حکم۔ خالد۔ مالک و حارث اور بدترین کنیت ابو عیسٰی۔ ابو الحکم اور ابو مالک نہیں رکھنے چاہئیں۔ اور جس بچہ کا نام محمد رکھا جائے اُس کی کنیت ابو القاسم نہ ہو۔ اور سُنّت ہے کہ اسی روز عقیقہ کیا جائے۔ اور اس سے پہلے بچہ کا سر منڈوایا جائے اور بالوں کے برابر سونا یا چاندی تصدق کیا جائے۔ اور مکروہ ہے کہ سر مونڈنے کے وقت کچھ بال بطور کاکل یا گیسو چھوڑ دیئے جائیں۔ اور اسی روز بچہ کے کان میں خواہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ سوراخ کرنا مستحب ہے۔ اور اُس روز بچہ کا ختنہ بھی سُنّت ہے۔

عقیقہ

عقیقہ سُنّت مؤکدہ ہے۔ اور گوسفند کی بجائے اس کی قیمت تصدق کرنا کافی نہیں ہے۔ اگر بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز کسی وجہ سے عقیقہ نہ ہو سکے تو اُس کے بالغ ہونے کے وقت تک ولی کے ذمہ ہے اور بالغ ہونے کے بعد اُسے خود اپنا عقیقہ کرنا چاہیئے اور اگر بچہ ساتویں روز بعد زوال مر جائے تو بھی عقیقہ کا استحباب ساقط نہیں ہوتا حدیث میں ہے کہ جب تک عقیقہ نہیں ہوتا۔ بچہ آفتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ اور عقیقہ کے لئے اونٹ پانچ برس کی عمر سے اور بکرا دو سال سے اور بھیڑ یا دنبہ ایک سال سے کم نہ ہو زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ اور سُنّت ہے کہ اس میں قربانی کے جانور کی سب شرطیں پائی جائیں یعنی دبلا پتلا نہ ہو۔ اور کسی قسم کا جسمانی عیب اُس میں نہ ہو۔ چاہیئے کہ عقیقہ کا جانور نر ہو۔ خواہ مولود لڑکا ہو یا لڑکی۔ اور سُنّت ہے کہ ذبح کے بعد جانور کا بند سے بند جدا کریں۔ ہڈیاں نہ توڑی جائیں۔ اور گوشت پکا کر کم سے کم دس مومنین کی دعوت کی جائے اور کچا گوشت تقسیم کرنے میں بھی مضائقہ نہیں ہے۔ اور عقیقہ کا چوتھا حصہ پاؤں کے ساتھ

Presented by www.ziaraat.com

سے دایہ کو دیا جائے۔ اور اگر دایہ نہ ہو تو ماں کو دیا جائے کہ وہ اُسے تصدق کردے۔ اور باقی تین حصے حاجت مند مومنین میں تقسیم کردیے جائیں۔ اور چاہیے کہ بچہ کے ماں باپ اس گوشت کو نہ کھائیں بلکہ اُن کے متعلقین جن کا کھانا پہننا اُن کے ذمہ ہو وہ بھی نہ کھائیں۔ اور مُوتراشی[1] سے پہلے جانور کو ذبح نہ کیا جائے بلکہ بعد میں یا دونوں کام ایک وقت میں اور ایک ہی مقام پر ہوں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ذبح کے وقت یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةٌ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَدَمُهَا بِدَمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ السَّلَامُ (فلاں بن فلاں کی جگہ لڑکے اور اس کے باپ کا نام لے) اور اگر لڑکی کا عقیقہ ہو تو اسی دعا کو اس طرح پڑھے۔ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةٌ عَنْ فُلَانَةَ ابْنَةِ فُلَانٍ لَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَدَمُهَا بِدَمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اور یہاں بھی فلانہ ابنۃ فلاں کی جگہ لڑکی کا اور اُس کے باپ کا نام لے۔

دوسری روایت میں ہے کہ ذبح عقیقہ کے وقت یہ دعا پڑھے يَا قَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ مِنْ۔ فلاں بن فلاں (یہاں مولود اور اُس کے باپ کا نام لے) اور اس کے بعد بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کیا جائے۔

۱۔ مُوتراشی۔ بال منڈوانا

ختنہ

بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن ختنہ کرنا سُنّت ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بچوں کا ساتویں روز ختنہ کرو۔ کہ اس سے بچہ کا بدن زیادہ پاک ہوتا ہے۔ اور اس کے بدن میں گوشت جلد پیدا ہوتا ہے۔ اور جس کا ختنہ نہ ہوا ہو زمین اُس کے پیشاب سے کراہت کرتی ہے۔ بچہ کا ختنہ بلوغ تک ولی کے ذمہ ہے اور جب لڑکا بالغ ہو جائے تو پھر خود اس پر واجب ہے اور ختنہ کے وقت یہ دعا پڑھی جائے۔ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ سُنَّتُكَ وَسُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاتِّبَاعٌ مِّنَّا لَكَ وَلِنَبِيِّكَ لِمَشِيَّتِكَ وَاِرَادَتِكَ وَقَضَائِكَ لِاَمْرٍ اَرَدْتَّهٗ وَقَضَاءٍ حَتَمْتَهٗ وَحُكْمٍ اَنْفَذْتَهٗ فَادْفَعْ عَنْهُ حَرَّ الْحَدِيْدِ فِيْ خِتَانِهٖ وَحِجَامَتِهٖ لِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ فَطَهِّرْهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِيْ عُمُرِهٖ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ عَنْ بَدَنِهٖ وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهٖ وَزِدْهُ فِي الْغِنٰى وَادْفَعْ عَنْهُ الْفَقْرَ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ

اعمال رضاع مولود در حق فرزند

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ فرزند کے لیے زن دیوانہ و زن بدکردار کے دودھ سے اجتناب کرو۔ اور جب عورت کا دودھ کم ہو تو سورہ یٰس یا سورہ فتح یا سورہ حجر زعفران سے لکھو۔ اور اُسے پانی سے دھو کر عورت کو پلاؤ۔ اُس کا دودھ زیادہ ہو جائے گا۔ اور اگر بچہ مٹی کھاتا ہو تو یہ آیات سورہ سبا کی لکھ کر بطور تعویذ بچہ کے گلے میں ڈالیں۔ بچہ مٹی کھانا چھوڑ دے گا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ وَّحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ٥

Presented by www.ziaraat.com

اور دانتوں کے آسانی سے نکل آنے کے لئے سورہ ق کو لکھ کر اسے پانی سے دھوئیں اور اُس پانی سے بچہ کے دہن کو دھوئیں۔ دانت آسانی سے نکل آئیں گے۔ جب بچہ تین سال کا ہو جائے تو اس سے کہلواؤ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور جب اُس کی عمر تین سال سات ماہ اور بیس روز کی ہو جائے تو اُسے پڑھاؤ کہ وہ سات بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے اور جب وہ پانچ سال کی عمر کا ہو جائے تو اُسے دائیں بائیں کی پہچان کراؤ۔ اور اُسے کہو کہ رُو بقبلہ ہو کر سجدہ کرے۔ اور جب سات برس کا ہو جائے تو اُسے کہو کہ منہ ہاتھ دھو کر نماز پڑھے اور مکتب میں جائے اور نو سال کی عمر میں بچہ کو کہو کہ وضو کرے اور نماز پڑھے اور اگر ترک کرے تو اُسے سرزنش کرو۔ اور جب بچہ چودہ سال کا ہو جائے تو اُسے کہو کہ کسب علوم کرے اور حلال و حرام یاد کرے۔ باپ کا یہ فریضہ ہے کہ بیٹے کا اچھا نام تجویز کرے اُسے ادب سکھائے۔ قرآن شریف پڑھائے۔ اُسے پاک رہنے کی ہدایت کرے۔ اور تیر اندازی وغیرہ کی تعلیم دلائے۔ اور اُسے خوش حال زندگی بسر کرنے کے لئے تربیت دے۔

طلاق کا بیان

زوجہ کو زوجیت سے خارج کرنے کا نام طلاق ہے۔ اور چونکہ طلاق بڑا سخت معاملہ ہے۔ لہٰذا نہایت اچھی طرح اور ٹھنڈے دل سے سوچ سمجھ کر طلاق کا اقدام کیا جائے۔ پاک دامن عورت کے طلاق پر عرشِ الٰہی کانپ اُٹھتا ہے۔ اور خداوندِ عالم کے نزدیک حلال اُمور میں طلاق سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نہیں ہے جب زن و شوہر کی نااتفاقی و ناچاقی بالکل اصلاح کے قابل نہ رہے۔ اور بجز علیحدگی کے اور کوئی چارہ کار نہ ہو تو طلاق ضروری ہو جاتی ہے۔ اور خصوصاً جب کہ عورت اپنی علیحدگی کے لئے جائز خواہش بھی رکھتی ہو تو شوہر کا طلاق پر آمادہ نہ ہونا ظلم عظیم اور عورت کے لئے مُبڑی مصیبت ہے۔ طلاق دینے والے کی شرائط یہ ہیں کہ وہ عاقل ہو۔ بالغ ہو۔ اپنے قصد و اختیار سے طلاق دے۔ لہٰذا نابالغ اور مجنون کا طلاق دینا صحیح نہیں

ہے۔ البتہ مجنون کا ولی اگر اُس کی زوجہ کو طلاق دے تو جائز ہے۔ بخلاف نابالغ کے ولی کے کہ وہ طلاق نہیں دے سکتا۔ اور بے قصد و ارادہ یا مذاق مذاق میں ویسے ہی طلاق کے الفاظ نکل جانے سے طلاق نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ جبراً طلاق صحیح ہوگی۔

شرائط مطلقہ۔ عقد دائم میں ہو۔ پس متعہ میں طلاق نہیں ہے بلکہ اس میں جب مدت گزر جائے یا شوہر مدت بخش دے۔ جدائی حاصل ہو جائیگی۔ دوسرے طلاق کے وقت حیض و نفاس سے پاک ہو۱۔ لیکن اگر غیر مدخولہ یا حاملہ ہو۲ یا شوہر کہیں باہر ہو۳۔ اور اُسے حالات نہ معلوم ہو سکیں۴ تو ان صورتوں میں اس کے لحاظ کی ضرورت نہیں ہے۔ طلاق صحیح قرار پائے گی۔ اگرچہ بعد میں معلوم ہو کر بوقتِ طلاق وہ حیض یا نفاس کی حالت میں تھی۔ تیسرے طلاق اُس زمانہ طہارت میں ہو جس میں جماع نہ ہوا ہو۔ مگر یہ شرط نابالغ لڑکی اور حاملہ اور اس عورت کے لئے نہیں ہے۔ جس کی عمر حیض آنے کی ختم ہو چکی ہو۔ لیکن جو عورت سن حیض میں ہو مگر حیض نہ آتا ہو۔ اُس کی طلاق جماع کے تین مہینے بعد صحیح ہوگی۔ چوتھے مطلقہ کا تعین ہو۔ پس کسی ایک زوجہ کو بلا تعین طلاق دینا صحیح نہ ہوگا۔

شرائط طلاق۔ صیغۂ طلاق صحیح عربی میں ہو۔ اور دو عادل گواہوں کے سامنے ہو جو صیغۂ طلاق کو سنیں۔ صیغہ کے لئے اگر شوہر خود جاری کرے تو صرف یہ کہنا کافی ہے فُلَانَۃٌ زَوْجَتِیْ طَالِقٌ (فلانہ کی جگہ اپنی زوجہ کا نام لے) اور اگر کسی کو وکیل کر دیا ہو تو وہ یہ کہے۔ فُلَانَۃٌ

---

۱ کبیرالسن، غیر یائسہ اور غیر حاملہ میں بھی شرط ہے کہ طہر میں جماع نہ ہوا ہو۔ (آقائے محسن حکیم)

۲ اور حمل کا علم بھی ہو گیا ہو پس اگر علم نہ ہو کہ حمل ہے تو احوط یہ ہے کہ معلوم ہونے کے بعد پھر سے طلاق دے۔ اس طرح اس صورت میں بھی بنا بر احتیاط پھر سے طلاق دے کہ جب طلاق اُس پاک رہنے کے زمانہ میں واقع ہوئی ہو جس میں جماع ہوا ہو۔ اور حمل بھی رہ گیا ہو جو ظاہر نہ ہوا ہو۔ ۱۲

۳ ہاں اگر اس کے باہر جاتے وقت وہ حیض سے تھی یا پاک تھی۔ اور یہ جماع کر چکا تھا تو ایسی صورت میں طلاق کے لئے اتنا عرصہ ٹھہرے کہ عادۃً علم ہو جائے کہ دوسرے طہر کا زمانہ آگیا۔ ۱۲

۴ یہاں تک کہ عادت وغیرہ شرعی طریقوں سے بھی نہ معلوم ہو سکیں ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ طَالِقٌ (لفظ فلانہ کی جگہ عورت کا نام لے) اور لفظ طَالِقٌ کہے بغیر طلاق نہ واقع ہوگی۔

اقسامِ طلاق۔ دو قسم کی طلاق ہے۔ ایک طلاق بائن جس کے بعد عدۃ کے اندر طلاق دینے والا رجوع نہیں کرسکتا۔ اس کی پانچ صورتیں ہیں۔

(۱) ایسی سن رسیدہ عورت (زنِ یائسہ) کا طلاق جس کے حائض ہونے کا زمانہ ختم ہوچکا ہو۔

(۲) نابالغ لڑکی کا طلاق۔

(۳) زوجہ غیر مدخولہ کا طلاق۔ یعنے وہ طلاق جو صرف نکاح کے بعد رخصتی سے قبل عمل میں آئے۔

(۴) تیسری مرتبہ کی طلاق جس کے بعد اُس عورت کی طرف رجوع نہیں ہوسکتا۔ صورت یہ ہے کہ اگر ایک دفعہ طلاق دینے کے بعد عدۃ گزر گیا اور پھر نکاح کیا۔ اور دوبارہ طلاق دیا اور عدۃ گزرنے کے بعد پھر نکاح کیا۔ اب تیسرا اگر طلاق دیا تو عدۃ گزرنے کے بعد اُس کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ محلل نہ ہوجائے لیکن اگر پھر ایسا ہوا کہ عدۃ میں دو دفعہ رجوع کرکے تیسرا (یعنی چھٹا) طلاق ہو۔ اور پھر محلل کی ضرورت ہو۔ اور محلل کے بعد پھر شوہر اول عقد کرے اور پھر ایسے ہی تین طلاق دے۔ تو نویں طلاق کے بعد وہ ابدی طور پر حرام ہوجائے گی۔

(۵) اُس عورت کی طلاق جو شوہر سے کراہت رکھتی ہو۔ اور اسے طلاق کے عوض میں کچھ مال دے یا اُسے حق مہر بخش دے۔ اس طلاق کا نام "طلاق خلعی" ہے۔ اسی طرح اگر زوجہ وشوہر ایک دوسرے سے کراہت رکھتے ہوں۔ اور زوجہ شوہر کو طلاق کے عوض کچھ دے جسے "مبارات" کہتے ہیں تو یہ بھی طلاق بائن ہوگی۔ صرف پانچویں صورت (عدہ خلع ومبارات) میں اگر عورت عدۃ کے اندر خود اُس مال کی واپسی چاہے جو طلاق کے عوض میں شوہر کو دیا ہے تو شوہر کو بھی اس طلاق میں رجوع کا حق حاصل ہوجائے گا۔

دوسرا طلاقِ رجعی۔ جس میں عدۃ کے اندر شوہر رجوع کرسکتا ہے اور عورت

مطلقہ رجعیہ زوجہ کے حکم میں ہے۔ اور جب تک اس کا عدۃ تمام نہ ہوگا شوہر کے مرنے پر میراث پائے گی۔ اور اسی طرح اگر وہ مرجائے تو شوہر بھی اس کا ترکہ پائے گا۔

خلع میں بھی شرط ہے کہ شوہر بالغ وعاقل ہو۔ اور بالقصد واختیار خلع واقع کرے۔ اور عورت حیض میں نہ ہو۔ اور اس طہر میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو۔ جیسا کہ طلاق میں بیان ہوا "عوض" یا مقدار مال کی تشخیص کی جائے اور اُس کی کوئی حد معین نہیں۔ پس جس پر شوہر اور زوجہ راضی ہوجائیں۔ اگر وکیل ہو تو یوں کہے۔ زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ مُخْتَلِعَۃٌ عَلٰی عِوَضِ الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ۔ اور خلع بعوض زر مہر ہو تو کہے۔ عَلٰی عِوَضِ الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اور لفظ مختلعہ میں بکسر لام اور بفتح لام دونوں کا احتمال ہے۔ پس بنا بر احوط ایک مرتبہ مُخْتَلِعَۃٌ اور دوسری مرتبہ مُخْتَلَعَۃٌ کے ساتھ کہے۔ اور اگر شوہر خود صیغہ خلع جاری کرے تو کہے زَوْجَتِیْ فُلَانَۃُ مُخْتَلَعَۃٌ عَلٰی عِوَضِ الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ۔ یا زوجہ کو مخاطب کرکے کہے اَنْتِ مُخْتَلِعَۃٌ عَلٰی عِوَضِ الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ۔ اور فلانہ کی جگہ اپنی عورت کا نام لے اس میں بھی قرأت کا لحاظ اور معنوں کا جاننا ضروری ہے۔ اور صیغہ خلع کے بعد صیغہ طلاق بھی جاری کرے۔ پس وکیل یوں کہے زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ مُخْتَلِعَۃٌ فَھِیَ طَالِقٌ۔

عدّہ طلاق ووفات

نابالغہ لڑکی اور غیر مدخولہ اور زنِ یائسہ کے لئے طلاق کا عدہ نہیں ہے۔ اور جس عورت کو حیض آتا ہو اس کے عدہ کا زمانہ تین طُہر ہوگا۔ مثلاً طلاق کے بعد پہلا طُہر اگرچہ ایک لمحہ بھر ہی ہو تو اس کا شمار ہوجائے گا۔ دوسرا طُہر اس سے پہلے حیض سے پاک ہونا۔ اور تیسرا طہر دوسری مرتبہ حیض کے ایّام ختم ہوکر پورا پاک رہنے کا زمانہ۔ بس یہ عدہ کا زمانہ ہے۔ اور تیسرا حیض شروع ہوتے ہی عدۃ سے باہر ہوجائے گی۔ اور وہ عورت جس کا سن تو حیض آنے کا ہو لیکن وہ حائض نہ ہوتی ہو۔ اس کے لئے طلاق کا عدہ تین مہینے کا زمانہ ہے

(۱) احوط یہ ہے کہ دو طہر بعد چھپے دو نوع حیض ان دونوں میں جس کی مدت زیادہ ہو اس کو زمانہ عدہ قرار ...

Presented by www.ziaraat.com

اور متوعہ عورت کے عدہ کی مدت دو حیض ہوگی۔ اور اگر زوجہ حاملہ ہو تو اس کے عدہ کی مدت تا وضع حمل ہوگی۔ خواہ وضع حمل اسقاط ہی کی صورت میں کیوں نہ ہو۔ ہر عورت کے لئے عدہ کا زمانہ طلاق واقع ہونے کے وقت سے شروع ہو جاتا ہے اور عدہ کے اندر اس عورت کا نان و نفقہ و مکان مرد کے ذمہ ہے۔ جس کو طلاق رجعی دی گئی ہو۔ اس زمانہ میں عورت کے لئے مکان سے باہر نکلنا ناجائز ہے۔ اور طلاق بائن میں صرف حاملہ عورت کے نان و نفقہ وغیرہ کا بچہ پیدا ہونے تک مرد ذمہ دار ہے۔

عدۂ وفات وہ عدہ ہے جو شوہر کے مرنے پر زوجہ کے لئے واجب و لازم ہے۔ عدۂ وفات کی مدت چار مہینے دس دن ہے۔ خواہ زوجہ نابالغہ ہو۔ یائسہ ہو یا غیر یائسہ ہو یا غیر مدخولہ ہو یا متوعہ ہو۔ لیکن اگر زوجہ حاملہ ہو تو چار مہینے دس دن اور وضع حمل ان دونوں میں جو زمانہ زیادہ ہو۔ وہی عدہ کی مدت قرار پائے گا۔ اور اگر زوجہ کنیز[1] ہو۔ تو عدۂ وفات دو مہینے پانچ دن ہوگا۔ اور عدۂ وفات اُس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب عورت کو شوہر کے مرنے کی خبر معلوم ہو۔[2]

جس عورت کا شوہر مر جائے اُس پر زمانہ عدہ میں رنگین لباس، سُرمہ اور اس قسم کی چیزوں سے زینت کرنا حرام ہے کیونکہ ایسا عمل بناؤ سنگھار کہا جاتا ہے۔

ظہار کا بیان

اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو اپنی ماں یا بہن کی پشت سے تشبیہ دے، اور اپنی عورت سے یہ کہے اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ (اَوْ اُخْتِیْ) یعنی تو میرے لئے میری ماں یا بہن کی پُشت کی مانند ہے۔ اسے ظہار[3] کہتے ہیں۔ جس سے زوجہ حرام ہو جاتی ہے، جبتک

[1] یعنی ترسے دن (آقائے محسن حکیم) [2] احوط یہ ہے کہ کنیز بھی آزاد عورت کی طرح چار مہینہ دس دن عدہ رکھے بلکہ ام ولد (یعنی صاحب اولاد) کے لئے یہ حکم قوت سے خالی نہیں ہے ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

[3] ظہار سے زوجیت زائل نہ ہوگی نہ ظہار میں عدہ ہے صرف مرد کو جماع کرنا حرام ہے جب تک کہ کفارہ دیا جائے ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

کفارہ نہ دے۔ اس میں شرط ہے کہ زوجہ مدخولہ ہو۔ اور شوہر بالغ اور عاقل ہو۔ اور اس نے بقصد و اختیار ظہار کیا ہو۔ اور شاہدین عادلین کے سامنے الفاظ کہے ہوں۔ اور ظہار ایام حیض میں واقع نہ ہو۔ اور اس طہر[1] میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو۔ کفارہ کی صورت یہ ہے کہ پہلے غلام آزاد کرنے کا حکم ہے۔ پھر اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تب دو مہینے کے روزے رکھے اور جب یہ ممکن نہ ہو۔ تب ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

اُمورِ خانہ داری

مکان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ انسان کی سعادت یہ ہے کہ اس کی رہائش کے لئے مکان فراخ ہو۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جو مومن کے لئے راحت و مسرّت کا موجب ہوتی ہیں۔ ایک فراخ و کشادہ گھر، دوسرے نیک بیوی جو دنیا و آخرت کے اُمور میں اس کی مدد کرے۔ اور تیسرے بیٹی یا بہن، جب تک اُس کے عیال میں رہے۔ ضرورت سے زیادہ مکان نہیں بنانا چاہیئے۔ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص اپنی ضرورت و حاجت سے زیادہ مکان بنائے وہ مکان اس کے مالک پر وبال ہوگا۔ اور ایسا بھی نہ ہو کہ لوگوں کو دکھانے یا ہمسایوں پر فخر و غرور کرنے کے لئے تعمیر کیا جائے۔ اور آٹھ ہاتھ سے زیادہ اونچا مکان نہ ہونا چاہیئے۔ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی کہ میرے اہل و عیال کو جنات آزار پہنچاتے ہیں حضرت نے پوچھا کہ تیرے مکان کی بلندی کتنی ہے۔ اُس نے عرض کی دس ہاتھ۔ حضرت نے فرمایا کہ زمین سے آٹھ ہاتھ ناپ کر باقی جگہ میں دس ہاتھ تک آیۃ الکرسی اس مکان کے گرد لکھ دے۔ بہتر ہے کہ مکان میں ایک مقام نماز کے واسطے معیّن کیا جائے۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے بھی ایک حجرہ نماز کے واسطے مقرر فرمایا تھا۔ گھر میں قرآن کی تلاوت ترک نہ کی جائے۔ کیونکہ جس گھر میں قرآن زیادہ پڑھا جائے گا۔ وہاں خیر و برکت زیادہ ہوگی

[1] طہر میں جماع نہ ہونے کی شرط اس وقت ہے جبکہ شوہر حاضر یا حاضر کے حکم میں ہو (آقائے محسن حکیم)

Presented by www.ziaraat.com

رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوگا۔ اور شیاطین دور ہوں گے۔ اور جو شخص مکان خریدے
تو سنّت ہے کہ مومنین کو کھانے کی دعوت دے اور جب نیا مکان تعمیر کرے تو گوسفند ذبح
کرے۔ اور اس کا گوشت محتاجوں کو کھلائے۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَدْحَرْ عَنِّیْ
مَرَدَۃَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ بِنَائِیْ۔ خداوند عالم جن
وانس وشیاطین کے ضرر و شر سے محفوظ رکھے گا۔ اور وہ مکان اُس کے لئے موجب
خیر و برکت ہوگا۔

پرورش جانور

وارد ہے کہ گائے، بھیڑ، بکری، مرغ، کبوتر کا گھر میں پالنا برکت کا باعث ہوتا
ہے۔ اور ان کی وجہ سے گھر کے بچے شیاطین کے شر و ضرر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ایک مرتبہ اپنی پھوپھی سے فرمایا کہ کیوں تم
اپنے گھر میں برکت نہیں رکھتی ہو۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ برکت کیا چیز ہے۔ حضور
نے فرمایا کہ دودھ دینے والی بکری۔ پھر فرمایا کہ جس کے گھر میں دودھ دینے والی بکری یا
بھیڑ یا گائے ہو تو وہ اُس گھر کی برکت کا باعث ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ جس گھر میں ایک سفید مرغ پر کھلا ہو۔ وہ گھر اور اُس کے گرد سات گھر
بلاؤں سے محفوظ رہتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مرغ کی آواز
اُس کی نماز ہے۔ اور پر بجانا اس کے رکوع و سجود ہیں۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ
علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ مرغ کو گالی نہ دو۔ اس لئے کہ وہ لوگوں کو نماز کے لئے جگاتا
ہے۔ حدیث میں ہے کہ کبوتر خدا کو بہت یاد کرتے ہیں۔ اور اہل بیت کو دوست رکھتے
ہیں۔ اور گھر والے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے
دولت سرا میں ایک جوڑا کبوتروں کا تھا۔ اور گھر سے فاختہ، کوّے اور مور کو دفع کر دینا
چاہیئے۔ اور چھپکلی کو مار دینا چاہیئے۔

کھانا پینا

احادیث میں ہے کہ عمدہ کھانا، خود کھانا اور دوسروں کو کھلانا نہایت بہتر ہا

ہے۔ لیکن فضول خرچی نہیں کرنی چاہیئے۔ اتنا نہ کھائے کہ عبادتِ خدا میں خلل واقع ہو۔
اور مقصود کھانے پینے سے صحت کی برقراری اور عبادت بجالانے کی قوت ہو۔ سنّت
ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے۔ کھانے کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے
اپنے سامنے سے کھائے۔ چھوٹے چھوٹے لقمے اٹھائے۔ خوب چبا کر کھائے۔ زمین
پر بیٹھ کر کھائے۔ دو زانو بیٹھے۔ لیٹ کر اور راستہ چلتے میں نہ کھائے۔ کھانے کی حالت
میں بائیں جانب بوجھ دے کر بیٹھے۔ کھاتے وقت اِدھر اُدھر نہ دیکھے اور اگر بسم اللہ
کہنا بھول جائے۔ تو جس وقت یاد آئے۔ اُسی وقت کہے۔ بہت گرم کھانا نہ کھائے
روٹی کو چھری سے نہ کاٹے۔ پیالہ روٹی پر نہ رکھے۔ جو دانہ، ریزہ وغیرہ دسترخوان پر گرے
اس کو کھائے۔ اس میں بہت سی بیماریوں سے شفا ہے۔ ہڈی کو نہ چوسے کہ اس میں
جنات کا حصہ ہے۔ نمکین کھانے سے ابتدا کرے۔ اور نمک یا سرکہ پر ختم کرے۔ کھانے
کے بعد انگلیوں کو چاٹے۔ دونوں ہاتھ دھوئے۔ گو ایک ہاتھ سے کھانا کھایا ہو۔ تنہا کھانا
نہ کھائے۔ اگر کچھ لوگ مہمان ہوں تو کھانے سے پہلے اس طرح ہاتھ دھوئیں کہ صاحب خانہ
شروع کرے۔ پھر اُس کے داہنی طرف والا۔ پھر بائیں طرف والے۔ اور کھانے کے
بعد ہاتھ دھونا بائیں طرف سے شروع کر کے صاحب خانہ پر ختم ہو۔ صاحب خانہ اوّل
کھانا شروع کرے۔ اور سب کے بعد کھانے سے ہاتھ کھینچے۔ اگر کھانا نماز کے وقت
تیار ہو۔ اور وقت تنگ ہو تو نماز کو مقدم کرنا واجب ہے۔ اور وسعتِ وقت کی حالت
میں اوّل نماز پڑھے اور بعد میں کھانا کھائے۔ مہمان کا اعزاز و احترام کرے اکثر اوقات
دعوت کرنا اور زیادہ مہمانوں کو کھانے پر بلانا مستحب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جتنے
ہاتھ زیادہ کھانے میں پڑیں گے۔ اسی قدر برکت زیادہ ہوگی۔ دو دن تک مہمان کی
حسب مقدرت خوب خاطر تواضع کرے۔ جس چیز کی فرمائش کرے۔ حاضر کرے۔ اور
تیسرے دن مہمان عیال میں داخل ہو جاتا ہے۔ مہمان کے ساتھ خود بیٹھ کر کھانا کھائے
جب روٹی آجائے تو دوسری چیز کا منتظر نہ رہے۔ کھانا شروع کر دے۔ رات کا کھانا
ترک نہ کریں۔ خصوصاً ہفتہ و اتوار کی رات کو۔ کیونکہ اس سے ایک ایسی قوت زائل ہو جاتی

Presented by www.ziaraat.com

ہے جو چالیس دن تک نہیں لوٹتی۔ بغیر کچھ کھائے پیئے باہر نہ جائے۔ کھانے کے بعد الحمد للہ کہے۔ یعنی خدا کی حمد بجا لائے۔ فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا فِیْ جَائِعِیْنَ وَسَقَانَا فِیْ ظَمَائِیْنَ وَکَسَانَا فِیْ عَارِیْنَ وَاَیَّدَ عَنَّا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ وَیُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ وَیَسْتَغْنِیْ وَیَفْتَقِرُ اِلَیْہِ۔

اگر ضعفِ معدہ کی شکایت ہو تو کھانے کے بعد پیٹ پر ہاتھ پھیرے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ ھَنِّئْنِیْہِ اَللّٰھُمَّ سَوِّغْنِیْہِ اَللّٰھُمَّ اَمْرِئْنِیْہِ۔ شکایت جاتی رہے گی۔ کھانے کے بعد چت لیٹے۔ اور داہنے پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھے کھانے کے بعد پانی پیے۔ اس طرح کہ کچھ پی کر منہ ہٹا لے۔ اور الحمد للہ کہے۔ پھر پیے اور منہ ہٹائے پھر الحمد للہ کہے پھر پیے۔ پانی بیٹھ کر پیے۔ داہنے ہاتھ سے پیے۔ اور پانی پیتے وقت حضرت امام حسین علیہ السلام اور اُن کے اہل بیتؑ اور اصحاب پر صلوات بھیجے۔ اور ان کے قاتلوں پر لعنت کرے۔ اس کا بے حد ثواب واجر ہے۔ بہتر ہے اگر اس طرح کہے۔

صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَی الْحُسَیْنِ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی قَتَلَۃِ الْحُسَیْنِ وَاَعْدَآئِہٖ۔

لباس

حسبِ حیثیت و استطاعت حلال مال سے عمدہ کپڑے پہننا اور زینت کرنا سنت ہے۔ اور خداوند عالم کی خوشنودی کا باعث ہے۔ مردوں کو خالص ریشم اور سونے کا بنا ہوا اور کڑھا ہوا لباس پہننا حرام ہے۔ مگر عورتوں کے واسطے جائز ہے اور جو لباس مخصوص مردوں کا ہے وہ عورتوں کے لئے اور جو لباس مخصوص عورتوں کا ہے وہ مردوں کے لئے حرام ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں سے مشابہ ہوں۔ اور اُن عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی شبیہ اختیار کریں اور وہ لباس بھی پہننا حرام ہے جو مخصوص کا

کا ہو۔ سنت ہے کہ لباس سفید اور سوتی ہو۔ گھر میں روزمرہ پہننے کا لباس اور ہو اور باہر جانے کا لباس اور ہو۔ پائجامہ کھڑے ہو کر اور رو بقبلہ نہ پہننا چاہیئے۔ ایک روایت میں ہے کہ تین دن تک اُس شخص کی حاجت پوری نہیں ہوتی۔ عمامہ کھڑے ہو کر باندھے۔ جوتا اور موزہ بیٹھ کر پہنے۔ اوّل داہنے پاؤں میں جوتا اور موزہ پہنے۔ پھر بائیں پاؤں میں۔ اور نکالتے وقت اُس کے برعکس کرے۔ جب نیا کپڑا پہنے تو ایک کوزہ میں پانی لے کر اس پر انا انزلناہ تیس مرتبہ پڑھے۔ اور دم کر کے اُس کپڑے پر چھڑک دے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک اس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا نعمت میں فراوانی رہے گی۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے تو کہے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ سب آفتوں سے نجات پائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب کپڑے اتارو تو بسم اللہ کہو تاکہ جن نہ پہنیں۔ اگر بسم اللہ نہ کہو گے تو صبح تک وہ کپڑے جن پہنیں گے۔ اور سوائے عمامہ اور عبا اور موزہ کے سیاہ کپڑے پہننا مکروہ ہے۔ اسی طرح سیاہ جوتا بھی نہ پہننا چاہیئے۔ کیونکہ یہ غم و رنج کا باعث ہوتا ہے۔ جوتے کا سب سے عمدہ رنگ زرد اور اُس کے بعد سفید ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو آدمی زرد جوتا پہنے ہمیشہ خوش حال رہے گا جب تک کہ وہ جوتا پرانا ہو اور پھٹ جائے۔ سفید جوتا کے بارہ میں حضرتؑ کا ارشاد ہے کہ وہ پرانا نہ ہونے پائے گا کہ کچھ مال اُس کے ہاتھ لگے۔ اور ایسا لباس پہننا مکروہ ہے جس کی وجہ سے لوگ انگشت نمائی کریں۔

انگشتری

سونے چاندی کے زیورات کا استعمال عورتوں اور بچوں کے لئے جائز ہے اور مردوں کے واسطے سونے کی انگشتری بھی حرام ہے۔ مومن کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ اُس کے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی ہو۔ خاص کر عقیق کی انگوٹھی۔ جس کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھے تو اُس کے

Presented by www.ziaraat.com

ئے ثواب اُس شخص سے چالیس درجہ زیادہ ہوتا ہے۔ جو اور انگوٹھی پہن کر نماز پڑھے احادیث میں ہے کہ عقیق عاقبت بخیر ہونے، حاجت بر آنے، سفر میں بے خوف رہنے۔ اور ہر بدی سے محفوظ ہونے کا باعث ہے۔

عقیق روپیہ سے ہاتھ کو خالی نہیں ہونے دیتا۔ اور جہنّم میں وہ ہاتھ نہ جائیں گے جن میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔ یاقوت کی انگوٹھی پہننے سے مفلسی دور ہوتی ہے۔ جس ہاتھ میں فیروزہ کی انگوٹھی ہو۔ وہ محتاج و فقیر نہ ہوگا۔ دُرِّ نجف کے متعلق ایک روایت میں وارد ہے کہ جو شخص اس کو پہنے۔ خداوند عالم اُس کے نامۂ اعمال میں حج و عمرہ کا ثواب لکھے گا۔ جزع یمانی کی انگوٹھی سرکش شیاطین کے مکر و دغا کو دفع کرتی ہے۔ چاندی کی انگوٹھی پہننا چاہیئے۔ لوہے کی انگوٹھی ہاتھ میں رکھنا مکروہ ہے۔

خوشبو و سُرمہ

احادیث میں وارد ہے کہ ایک نماز جو خوشبو لگا کر پڑھی جائے۔ بہتر ہے۔ اُن ستّر نمازوں سے جو بغیر خوشبو کے پڑھے۔ اور خوشبو خریدنے میں جو کچھ صرف ہو۔ وہ فضول خرچی میں داخل نہیں ہے۔ عطر لگانا پیغمبروں کا اخلاق پسندیدہ ہے۔ خوشبو لگانا قوتِ جماع کو زیادہ کرتا ہے۔ مرد ہر روز خوشبو لگائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو تیسرے روز۔ ورنہ ہر جمعہ کو لگائے۔ اسے ترک نہ کرے۔ سُرمہ لگانا بینائی کو تیز کرتا ہے۔ پلکوں کو مضبوط اور سجدے کے طول ہونے میں مدد دیتا ہے۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے جماع کی قوت کو زیادہ کرتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سونے سے قبل سرمہ لگاتے تھے۔ چار سلائیاں داہنی آنکھ میں اور تین سلائیاں بائیں آنکھ میں۔

کنگھی و آئینہ

جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ سر میں کنگھی بہت کرنا بخار کو دُور کرتا ہے۔ روزی میں اضافہ کرتا ہے۔ اور جماع کی قوت کو زیادہ کرتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو کنگھی کرتے تھے لہٰذا ہر واجب و سنّت نماز کے بعد کنگھی کرنا چاہیئے۔ جب سر اور داڑھی میں کنگھی کرنے سے فارغ ہو تو اس کو اپنے سینے پر پھیرے کہ اس سے غم اور ہر جاری دُور ہوتی ہے کھڑے ہو کر کنگھی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ضعفِ دل اور قرض داری و فقیری کا باعث ہے جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خداوند عالم اُس جوان کے لیے بہشت واجب فرماتا ہے جو آئینہ بہت دیکھے۔ اور خدا کی حمد اس غرض سے بہت زیادہ بجا لائے کہ اُس نے اس شخص کو خوب صورت پیدا کیا۔

حجامت و ناخن تراشی وغیرہ

حضرت امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ سر کے بال جڑ سے منڈواؤ تاکہ میل جمع نہ ہو۔ اور جانور اس میں جگہ نہ کریں۔ گردن موٹی اور آنکھ روشن ہو۔ اور بدن راحت پائے۔ جب کہ سر کی حجامت کا ارادہ ہو۔ تو رو بقبلہ بیٹھے۔ اور سر کے اگلے حصّہ پیشانی کی جانب سے ابتداء ہو۔ حجامت شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور جب فارغ ہو تو کہے۔ اَللّٰهُمَّ زَيِّنِّيْ بِالتَّقْوٰى وَجَنِّبْنِيْ الرَّدٰى۔ عورتوں کے لئے بلا ضرورت و عذر سر کے بال منڈانا حرام ہے۔ اور مرد کے لئے جائز ہے کہ یا وہ سر کے بال منڈوائیں۔ اور یہ بہتر ہے۔ اور یا سارے سر پر بال رکھیں لیکن پھر اُن کو دھونا ان میں کنگھی کرنا اور مانگ نکالنا چاہیئے۔ سنّت ہے کہ داڑھی درمیانی رکھی جائے۔ نہ تو بہت بڑی ہو اور نہ بہت کم۔ اور ایک قبضہ سے زیادہ مکروہ ہے مشہور بین العلماء ہے کہ داڑھی منڈوانا حرام ہے۔ البتہ رخساروں پر کے بال اور ہونٹ کے نیچے دونوں طرف اور حلق کے بال منڈوانا بقدرِ اصلاح کے جائز ہے۔ اور داڑھی کو قینچی سے اس قدر کتروانا کہ منڈنے سے مشابہ ہو۔ جائز نہیں ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک گروہ ایسا تھا جو داڑھی کو منڈواتے اور مونچھوں کو بل دیا کرتے تھے۔ خداوند عالم نے اُن کو مسخ کر دیا۔ جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ اپنی مونچھوں کو نہ بڑھاؤ کہ شیطان اُن میں پوشیدہ ہوتا ہے اور جگہ کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مونچھیں کتروانا غم و وسواس

Presented by www.ziaraat.com

کو دفع کرتا ہے۔ ایک شخص حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ روزی زیادہ ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے دن لبیں اور ناخن کٹوایا کر، ناخن کٹوانا سنّت مؤکدہ ہے۔ جب ناخن بڑھ جاتے ہیں۔ تو شیطان اُن میں بھی جگہ کرتا ہے۔ اور فراموشی کا موجب ہے۔ اسی طرح بغل کے بال اور زیر ناف بال صاف کرنے کی بہت تاکید ہے۔ اور ناک کے بال لینا بھی سنّت ہے۔ ناف کے نیچے کے بالوں کو چالیس روز سے زیادہ نہ رہنے دے۔ اور اس میں عورت کے بارے میں زیادہ تاکید ہے۔ کہ وہ بیس روز سے زیادہ ترک نہ کرے۔

مسواک و مہندی وغیرہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسواک کرنا پیغمبر کی سنّت ہے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ دو رکعت نماز مسواک کر کے پڑھنا اُن ستر نمازوں سے بہتر ہے جو بے مسواک کے ہوں۔ صادق آلِ محمد علیہ السلام کا فرمان ہے کہ مسواک میں بارہ فائدے ہیں۔ یہ سنّت پیغمبر ہے۔ منہ کو صاف رکھتی ہے آنکھوں کو روشن کرتی ہے۔ موجب خوشنودی خدا ہے۔ بلغم کو دفع کرتی ہے۔ حافظہ کو تیز کرتی ہے۔ دانتوں میں چمک پیدا کرتی ہے۔ اور ان کو مضبوط اور مسوڑھوں کی دانتوں کے گرنے سے حفاظت کرتی ہے۔ بھوک خوب لگاتی ہے۔ اس سے فرشتے خوش ہوتے ہیں۔ اور حسنات میں نیکی کی زیادتی ہوتی ہے۔ مردوں کے لئے سر اور ڈاڑھی کا خضاب سنّتِ مؤکدہ ہے۔ اور عورتوں کو سر کے بالوں کا اور ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا سنّت ہے خضاب میں چودہ فائدے ہیں۔ زینت ہے۔ خوشبو ہے۔ خوشحالی مومنین کا سبب ہے باعثِ خشمِ کفار ہے۔ عذابِ قبر سے موجب خلاصی ہے۔ منکر و نکیر شرم کرتے ہیں ہوا کانوں سے دور کرتا ہے۔ آنکھ سے غبار برطرف کرتا ہے۔ ناک کو نرم کرتا ہے۔ منہ کو خوشبودار کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑوں کو مستحکم کرتا ہے۔ بوئے بغل کو دفع کرتا ہے شیطان کے وسوسہ کو کم کرتا ہے اور ملائکہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کے لئے خواہ وہ بوڑھی ہوں۔ مناسب نہیں ہے کہ اپنے ہاتھ خضاب سے خالی رکھیں۔ اگرچہ مہندی سے رنگے ہوں۔ وسمہ کے بھی بہت کچھ فضائل مرقوم ہیں۔

بیانِ ذبح و شکار

حلال جانور

چھ قسم کے جانور حلال ہیں۔

(۱) اونٹ نر ہو یا مادہ۔

(۲) گائے، بیل، بھینس، بھینسا۔

(۳) بکرا۔ بکری۔ بھیڑ۔ دنبہ۔ مینڈھا۔ ہرن نر ہو یا مادہ۔

(۴) گورخر۔

(۵) دریائی جانوروں میں چھلکوں والی مچھلی۔

(۶) پرندوں میں وہ پرندے جو پوٹے والے یا سنگ دانہ رکھتے ہوں۔ یا اُن کے پاؤں کے پیچھے کانٹا ہو۔ یا پَر مار کر اڑتے ہوں۔ مثلاً کبوتر اڑتا ہے۔ بازو پھیلا کر اڑنے سے (مثلاً چیل اڑتی ہے) زیادہ ہو۔ پس چڑیا۔ مرغ۔ کبوتر۔ قمری۔ تیتر۔ دراج۔ بٹیر۔ تلیر ہریل۔ لوا۔ بط۔ مرغابی۔ قاز۔ کلنگ اور مثل ان کے حلال ہیں۔

حرام جانور

مندرجہ ذیل قسم کے جانور حرام ہیں۔

(۱) کتا۔ سور۔ بلی۔ چوہا۔ خز۔ سنجاب۔ سمور۔ بغیر چھلکے کی مچھلی۔ کچھوا۔ کوا۔

(۲) سب پنجے والے (چنگل گیر) پرندے۔ مثلاً چیل۔ باز۔ بہری۔ شاہین عقاب وغیرہ۔

(۳) سب درندے جیسے شیر۔ بھیڑیا۔ گیدڑ۔ لومڑی وغیرہ۔

Presented by www.ziaraat.com

(۴) سب مسخ شدہ جانور۔ ہاتھی۔ بھیڑیا۔ ریچھ۔ خرگوش۔ سوٗر۔ بندر۔ چمگادڑ۔ چوہا۔ بچھو۔ بجو۔ مینڈک۔ مارماہی۔ سوسمار۔ اور بعض روایات میں کتا بھی ہے اور بعض میں مور اور بعض میں ساہی۔ کچھوا۔ مکڑی۔ مچھر۔ جوں بھی مسخ شدہ جانوروں میں سے بیان کئے گئے ہیں۔

(۵) سب زمین کے کیڑے جیسے چیونٹی۔ مکھی۔ سانپ وغیرہ۔

(۶) سب نجاست کھانے والے جانور۔ خواہ وہ پہلے سے نہ کھاتے ہوں۔ اور حلال ہوں۔ جیسے گائے یا بکری یا مرغ نجاست کھانے لگے مگر استبراء سے یعنی ایک خاص مدت تک بند کرکے پاک غذا کھلانے سے ایسے جانور حلال ہو جاتے ہیں (اس کا ذکر طہارت کے بیان میں ہو چکا ہے۔)

(۷) سب وہ جانور جن کا گوشت، پوست سوٗری کا دودھ پی کر پیدا ہو۔ اور ہڈی سخت ہو۔ بلکہ ایسے جانوروں کے بچے بھی۔

(۸) سب وہ جانور جن سے آدمی نے فعل بد کیا ہو۔ بلکہ ان کے بچے بھی۔ ایسے جانوروں کو قتل کرنے کے بعد جلا دینا چاہیئے۔

(۹) وہ جانور جس کو تیر کا نشانہ بنا کر یا کسی دوسری طرح زخمی کرکے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ بغیر باقاعدہ ذبح کئے مر جائے۔ یہ سب کے سب حرام ہیں۔ اور حرام جانور کا انڈا بھی حرام ہے۔ اور اگر حرام جانور اور حلال جانور کے انڈے مل کر مشتبہ ہو جائیں۔ تو جس انڈے کی دونوں طرفیں یکساں ہوں وہ حرام ہے۔ اور جس کے دونوں رُخ مختلف ہوں۔ وہ انڈا حلال ہے۔ اور گندا انڈا بھی حرام ہے۔

مکروہ جانور

گھوڑا، گدھا۔ خچر۔ فاختہ۔ نیل کنٹھ۔ ابابیل۔ ہُدہُد۔ لٹورا۔ چنڈول۔ سرخاب اور جس جانور نے اتفاقاً یعنی ایک آدھ دفعہ سوٗری کا دودھ پی لیا ہو۔ اور جس جانور نے شراب پی لی ہو۔ اور جس جانور نے آدمی کا دودھ پی لیا ہو۔ ان سب جانوروں کا گوشت کھانا مکروہ

حرام و مکروہ اشیاء

حلال جانوروں میں چند چیزوں کا کھانا حرام ہے۔

(۱) مقام پیشاب خواہ جانور نر ہو یا مادہ (۲) آلتِ تناسل (۳) پتہ (۴) خصیے (۵) مثانہ (۶) بچہ دانی (۷) خون (۸) سفید مغز جس کو حرام مغز کہا جاتا ہے (۹) غدود یعنی جو گرہ کی طرح گوشت میں پڑ جاتے ہیں (۱۰) دونوں چوڑے زرد پٹھے جو پشت کی درمیانی ہڈیوں کے دونوں طرف ہوتے ہیں (۱۱) آنکھوں کے حلقے (۱۲) انگلیوں کی جڑیں (۱۳) مغز کے بیچ کی گولی جو چنے کے برابر دماغ میں ہوتی ہے (۱۴) ذات الاشاجع (جو ایک چیز کھُر کے بیچ میں ہوتی ہے) (۱۵) علاوہ ان اعضاء کے تمام جانوروں کا پیشاب حرام ہے۔ سوائے اونٹ کے پیشاب کے جو بغرض دوا استعمال کرنا جائز ہے (۱۶) منی (۱۷) گوبر (۱۸) تھوک بلغم۔ ناک کا پانی (۱۹) مردہ جانور اور گوشت کا وہ ٹکڑا جو زندہ کے جسم سے کاٹ لیا جائے حرام ہے۔ اور مردہ جانور کا انڈا اگر اس کے اوپر کا چھلکا سخت ہو گیا ہو تو حلال ہے اور گوشت کی رگیں، آنت اور گردہ مکروہ ہیں۔ اور اوجھڑی بھی مکروہ ہے۔

احکامِ ذبح

ذبح کے متعلق چند امور واجب ہیں۔

(۱) ذبح یا نحر کرنے والا شخص سمجھ دار ہو۔ اور بے تمیز بچہ نہ ہو۔

(۲) صاحب عقل ہو۔ کیونکہ دیوانہ شخص کا ذبح جائز نہیں۔

(۳) مست و بے ہوش نہ ہو۔

(۴) مسلمان ہو۔ لیکن مومن ہونا بہتر ہے۔

(۵) چار رگوں کا پے در پے کٹنا[1] ایک غذا کا راستہ، دوسری سانس کا راستہ تیسری اور چوتھی وہ رگیں جو حلقوم کو گھیرے ہوئے ہوتی ہیں۔

[1] چار رگوں کا کاٹنا ذبح میں معتبر ہے نہ کہ اونٹ کے نحر کرنے میں ۱۲۔

Presented by www.ziaraat.com

(۶) حتی المقدور لوہے کے آلے سے ذبح کرنا۔

(۷) ذبح کے وقت خدا کا نام لینا۔ یعنی بسم اللہ کہنا۔

(۸) قبلہ کی طرف رُخ ہونا۔ اس طرح کہ جانور کا سر اور گردن اور سینہ قبلہ کی طرف ہو۔ اگر کسی جانور کو ذبح کرتے وقت بھول کر خدا کا نام نہیں لیا یا قبلہ کی طرف رُخ نہیں کیا۔ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک شخص کو قبلہ کا علم نہیں کہ کس طرف ہے۔ اور جانور قریب المرگ ہے تو جس سمت قبلہ کا ظن ہو جائے۔ اُس طرف رُخ کر کے ذبح کرے اور اگر قبلہ کا ظن بھی نہ ہو تو اُسے اختیار ہے کہ جس طرف چاہے جانور کا رُخ کرے۔

(۹) ذبح کے بعد جانور کا حرکت[1] کرنا اور رگ سے معمول کے موافق خون کا نکلنا۔

(۱۰) اگر اونٹ ہو تو اس کو نحر کرنا۔ اس طرح کہ نیزہ گلے پر مارا جائے اور وہ اندر چلا جائے بس اگر اور جانور مثلاً گائے بھینس وغیرہ نحر کئے جائیں یا اونٹ کو ذبح کیا جائے تو حلال نہیں کسی جانور کو حلال کرنے کے بعد جب حیات ختم ہو جائے اور معلوم ہو کہ رگ باقی رہ گئی ہے تو وہ حلال نہیں ہے اگر ذبح شدہ جانور کے پیٹ سے مرا ہوا ایسا بچہ نکلے جس کی خلقت پوری ہو گئی ہو اور پورے بال بھی نکل آئے ہوں تو وہ بنا بر مشہور[2] حلال ہے۔ اور اگر پیٹ سے زندہ نکلے تو اُسے بھی باقاعدہ ذبح کرنا ضروری ہو گا لیکن اگر بچہ کی خلقت پوری نہ ہوئی ہو تو اُس کا کھانا حرام ہے۔ اور مچھلی کا ذبح یہ ہے کہ اس کو پانی سے کوئی مسلمان[3] زندہ نکالے۔ اور اگر اسی طرح مر جائے تو حرام ہے۔ اگر کافر کے ہاتھ سے زندہ مچھلی مل جائے تو حلال سمجھے۔ ٹڈی کا ذبح یہ ہے کہ اگر ٹڈی کو زندہ پکڑ لیں تو حلال ہے۔ اور اگر خود بخود مر جائے تو حرام ہے۔ اگر کسی جانور کا باقاعدہ ذبح کرنا ممکن نہ ہو مثلاً کنوئیں میں گر پڑے کہ اس کو وہاں شرعی طریقہ سے ذبح نہیں کر سکتے تو جس ہتھیار سے جس طرح بھی ہو سکے گا۔ حلال ہو جائے گا۔ ذبح شدہ جانور جب تک زندہ ہے۔ اگر اُس کا سر جدا کر دیا جائے تو مشہور کی بنا پر مکروہ ہو گا۔ اگرچہ حلال رہے گا۔ اگر کسی مسلمان نے دیکھا کہ کافر نے پانی سے مچھلی نکالی یا کافر کے ہاتھ میں مر گئی یا اُس نے زمین پر گرا دی اور مر گئی

---

[1] اگر اس کی حیات معلوم نہ ہو جائے [2] اور یہی اقویٰ بھی ہے ۱۲ [3] یا کافر مسلمان کی موجودگی میں اور اس کے مشاہدہ میں مچھلی پکڑے۔ ۱۲

ان تمام صورتوں میں حلال ہے۔ مستحب ہے کہ ہر جانور کے ذبح کرنے میں جلدی کی جائے اور مکروہ ہے کہ جانور جمعہ کے روز قبل زوال ذبح کیا جائے۔ یا ایک جانور دوسرے جانور کے سامنے ذبح ہو۔ یا بوقتِ ذبح چھری نیچے سے اُوپر کو کھینچی جائے۔ یا ذبح کے وقت سر جدا کر دیا جائے یا ذبح کے وقت اُس ہڈی کو کاٹ دیا جائے جو گردن کے پیچھے پشت کی گرہ میں ہوتی ہے۔

احکامِ شکار

شکاری کُتے اور تیر و نیزہ و شمشیر و چھری وغیرہ کے علاوہ اگر کسی ایسی چیز سے جس میں دھار نہ ہو۔ مثلاً غلیل۔ بندوق۔ پتھر یا باز شکرہ وغیرہ سے شکار کیا جائے۔ اور اسے باقاعدہ ذبح نہ کیا جائے تو حلال نہیں۔ شکاری کُتے اور تیر وغیرہ سے شکار کے حلال ہونے کی چند شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ کتا سدھایا ہُوا ہو کہ جب اُسے شکار پر دوڑائیں دوڑ پڑے اور جب روکیں تو رُک جائے۔ دوسرے یہ کہ وہ کتا شکار کو نہ کھا جاتا ہو۔ تیسرے شکار کرنے والا شخص مسلمان ہو۔ چوتھے کُتے کو شکار پر چھوڑتے وقت یا تیر یا نیزہ وغیرہ لگانے کے وقت خدا کا نام لیا جائے۔ یعنی بسم اللہ یا اللہ اکبر کہے۔ پانچویں شکار ہی کے لئے کتا چھوڑا جائے یا تیر وغیرہ لگایا جائے۔ چھٹے شکار کی جنس کا قصد ہو۔ ورنہ اگر کُتا چھوڑنے کے وقت کوئی جانور پیشِ نظر نہ ہو۔ اور کوئی حیوان شکار ہو جائے تو وہ حلال نہیں ہے۔ ساتویں یہ کہ جانور کُتے کے زخمی کرنے یا تیر وغیرہ کے کھانے سے مرے۔ ورنہ اگر کوئی اور موت کا سبب ہو جائے گا تو حلال نہیں۔ آٹھویں یہ کہ زخمی شکار جو حیات مستقرہ رکھتا ہے۔ نظر سے غائب نہ ہو۔ نویں یہ کہ اگر شکاری شکار کو زندہ پائے اور اتنا موقع بھی ہو کہ شکار کو ذبح کر سکے تو ذبح کرنا لازم ہے۔ اور شکار کی جو جگہ کُتا دانتوں سے پکڑے اُسے دھونا واجب ہے۔ اور مجوسی کے تعلیم کئے ہوئے کُتے سے شکار کھیلنا مکروہ ہے اور سیاہ کُتے سے شکار کرنا یا رات کے وقت شکار کرنا جانوروں کے بچے گھونسلوں سے نکالنا یا جمعہ کے دن مچھلی کا شکار کرنا مکروہ ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ کھیل کے طور پر شکار کرنا حرام ہے۔ اور ایسے سفر میں شکاری کی نماز قصر نہیں ہوتی ÷

Presented by www.ziaraat.com

تیئسواں باب

اوّل احکام خرید و فروخت (تجارت)

اگر کسی واجب امر کا ادا کرنا تجارت پر موقوف ہو۔ مثلاً واجب النفقہ عیال کو خرچ دینا وغیرہ تو تجارت واجب ہوگی بلکہ اس طرح اگر قرض کی ادائیگی اس پر موقوف ہو۔ تب بھی بنا بر اقوی تجارت واجب ہوگی۔ بشرطیکہ کاروبار کرنا موجب عسر و حرج نہ ہو۔ اور اگر کوئی شخص اپنی اور اپنے اہل و عیال کی وسعتِ روزی اور خیرات و صدقات اور زیارات عتباتِ عالیات اور اس قسم کے دیگر امور کے لئے تجارت کرے تو وہ مستحب تجارت ہوگی۔

آداب و مستحبات تجارت

(اوّل) مسائل تجارت یاد کرے بلکہ اگر کسی چیز کے بارے میں نہ جانتا ہو کہ اس کی خرید و فروخت صحیح ہے۔ یا فاسد اور معاملہ کرے تو جو معاوضہ ملے گا۔ اس میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا۔ پس واجب ہے کہ معاملہ کے صحیح و فاسد ہونے کا علم حاصل کرے تاکہ تصرف کر سکے۔

(دوم) دو مسلمان خریداروں کے درمیان قیمت میں کوئی فرق نہ کرے۔

(سوم) جو شخص کہ کسی شے کے خریدنے یا بیچنے پر پشیمان ہو۔ اُسے وہ اُس کی چیز یا قیمت واپس کر دے۔

(چہارم) معاملہ کرنے میں سخت گیری نہ کرے۔ اور

(پنجم) فروخت کرتے وقت (پلڑا) جھکتا ہوا دے اور خریدنے کے وقت ذرا کم لے۔

مکروہ پیشے

صرافی۔ طعام فروشی یعنی گیہوں، جو اور اسی قسم کی چیزیں۔ کفن فروشی۔ قصابی۔ سفلہ و کمینہ لوگوں سے خرید و فروخت کرنا۔ ظالموں سے سودا کرنا۔ بشرطیکہ یہ معلوم نہ ہو کہ جو مال ظالم دے رہا ہے۔ وہ حرام ہے (ورنہ معاملہ حرام ہوگا) بردہ فروشی۔ دوسرے کے سو

میں خود خریدنے کے ارادہ سے دخل دینا۔ چار فرسخ (تقریباً تیرہ میل چھ فرلانگ) سے کم بستی یا شہر سے باہر جا کر اُن لوگوں سے خرید و فروخت کرنا جو بغرض تجارت بستی میں آنے والے ہوں (اور وہاں کے نرخ سے ناواقف ہوں) سودا کرنے میں قسم کھانا۔ اگرچہ سچی ہی کیوں نہ ہو۔ طلوعِ صبح صادق اور طلوعِ آفتاب کے مابین تجارت میں مشغول ہونا۔

حرام معاملے

(اوّل) عین نجاسات (جیسے خون۔ شراب وغیرہ) کی خرید و فروخت۔ اگرچہ اقوی یہ ہے کہ ان سے جائز منافع کا حاصل کرنا حرام نہ ہوگا۔ لیکن متنجس شے (جو کسی نجاست سے نجس ہو جائے) کی بیع و شرا بنا بر اقوی جائز ہوگی۔ مگر صرف وہی انتفاعات حاصل کرنے کی غرض سے جن میں طہارت کی شرط نہ ہو (جیسے نجس تیل کی خرید و فروخت چراغ جلانے کے لئے) بلکہ وہ نجس چیزیں جن کی طہارت ممکن ہو۔ اُن کی خرید و فروخت مطلقاً جائز ہوگی۔

(دوم) مال غصبی سے بیع و شری کرنا۔ لیکن اگر کوئی چیز اپنی ذمہ داری پر خرید کرے اور اس کے عوض مال غصبی دے تو معاملہ باطل نہ ہوگا (لیکن صاحب مال اور بیچنے والا ہر دو مشغول الذمہ رہیں گے بلکہ اگر خریدنے کے وقت اس نے یہ طے کیا ہو کہ قیمت مال غصبی سے ادا کرے گا تو صحتِ معاملہ اشکال سے خالی نہیں ہے۔ اور اسی طرح اگر پہلے ہی سے قیمت دینے کا ارادہ نہ ہو تو معاملہ صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر بائع کو مال کے غصبی ہونے کا علم ہو جائے تو قیمت میں اس کا لینا حرام ہوگا۔ اور اُس کو چاہیئے کہ مال مالکِ اصلی کو واپس کر دے۔

(سوم) اُن چیزوں کی تجارت جو مالیت نہیں رکھتیں۔ مثلاً حشرات الارض مسخ شدہ جانور اور درندے۔

(چہارم) اُن چیزوں کی تجارت جن کا مقصود حرام ہو۔ مثلاً آلات لہو و لعب یا یہ کہ بائع و مشتری دونوں کا قصد حرام میں استعمال کرنے کا ہو۔ جیسے شراب بنانے کی غرض سے انگور کی خرید۔

Presented by www.ziaraat.com

(پنجم) خالص چیزوں میں ملاوٹ کر کے بیچنا جب کہ خریدار بے خبر ہو۔ اور یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے۔

(ششم) دو شخصوں کے باہمی سودے میں مداخلت کر کے قیمت بڑھا دینا۔

(ہفتم) سود کا معاملہ۔

بیع و شرا

اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کی قیمت لے کر دوسرے کی ملک بنا دے اور بایع کے لئے لازم ہے کہ بکنے والی چیز اور قیمت کی تعیّن کے بعد مشتری سے کہے۔ مثلاً بِعْتُكَ هٰذِهِ الدَّارَ بِاَلْفِ تُوْمَانَ (یہ مکان میں تمہارے ہاتھ ہزار تومان (روپے) میں بیچتا ہوں) اور خریدار فوراً کہے قَبِلْتُ هٰذَا (میں اسے قبول کرتا ہوں) یا اِشْتَرَيْتُ هٰذَا (میں اسے مول لیتا ہوں) یا مثلاً بایع کہے مَلَّكْتُ هٰذَا الْكِتَابَ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ (میں دس درہم (پیسے) کے عوض اس کتاب کا تمہیں مالک بناتا ہوں) اور خریدار کہے تَمَلَّكْتُ (میں ملکیت قبول کرتا ہوں) یا اِشْتَرَيْتُ (میں مول لیتا ہوں) اور عقد بیع میں ضروری ہے کہ بائع کی طرف سے ایجاب ہو۔ اور خریدار کی طرف سے قبول۔ اور لازم ہے کہ دونوں صیغہ کے معنی جانتے ہوں۔ اور اس صیغہ سے مالک بنانے اور بننے کا قصد بھی کریں۔ اور دونوں اپنا وکیل بھی کر سکتے ہیں بلکہ بنا بر اقویٰ جائز ہے کہ دونوں ایک ہی شخص کو یا آپس میں ہی ایک شخص دوسرے کو وکیل کر دے۔ اور طرفین سے ایک ہی شخص ایجاب و قبول کرنے والا ہو سکتا ہے۔ اور اقویٰ کی بنا پر غیر عربی زبان میں بھی صیغہ ادا ہو سکتا ہے اگرچہ چاہیے کہ عربی زبان میں ادا ہو یا کسی کو وکیل کر دے کافی ہوگا۔

بائع و مشتری کے شرائط

(۱) بائع و مشتری دونوں بالغ ہوں۔ پس نابالغ سے معاملت جائز نہیں ہے۔ اگر سمجھدار ہو۔

(۲) بائع و مشتری دونوں عاقل ہوں۔

(۳) دونوں خرید و فروخت کا قصد رکھتے ہوں۔

(۴) دونوں رضامند ہوں۔

(۵) جس چیز کی معاملت ہو۔ اس کی بیع و شرا کر سکتے ہوں۔ اور شرط بیع کے لازم ہونے میں ہے۔

(۶) مال اور قیمت میں غیر کا حق نہ ہو ورنہ بیع صحیح نہ ہوگی۔

(۷) بیع اصل شے کی ہو نہ کہ اس کے نفع کی لیکن قیمت میں منفعت کا ہونا کافی ہے۔

(۸) مال اور قیمت دونوں کی مقدار۔ وزن۔ پیمانہ یا گز یا عدد سے معیّن ہو۔

(۹) مال اور قیمت دونوں موجود ہوں۔

دوم۔ رہن (گرو)

اس کا مطلب یہ ہے کہ قرض دینے والے کے پاس قرضدار کوئی شے بطور ضمانت گرو رکھے تاکہ اگر وہ ادا نہ کرے تو قرض دینے والا اُس کے مال سے وصول کر لے۔ اور جو شخص گرو رکھوائے اُسے راہن کہتے ہیں۔ اور جو کوئی چیز جس کے پاس گرو میں رکھے اُسے مرتہن اور مال کو عین مرہونہ کہا جاتا ہے۔ اور رہن میں ایجاب و قبول معتبر ہے ان لفظوں میں جو ایجاب و قبول پر دلالت کریں۔ اور راہن و مرتہن کے لئے ضروری ہے کہ عاقل و بالغ ہوں۔ اور راہن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مال میں تصرف کر سکتا ہو۔ اور جو چیز رہن رکھی جائے۔ ضروری ہے کہ وہ عین مال ہو۔ جس کی بیع صحیح ہو۔ اور قرض بھی ضروری ہے کہ راہن کے ذمّہ ثابت ہو۔ خواہ عین مال ہو یا منفعت۔ اور اگر دوسرے کا مال رہن کر دے تو اس شخص کی اجازت پر صحتِ رہن موقوف ہے اور عین مرہونہ اور اس کے منافع مالک کے ہوں گے لیکن اُس کے لئے جائز نہیں کہ بلا اجازت مرتہن عین مرہونہ کو کسی دوسرے شخص کو منتقل کر دے۔ اسی طرح مرتہن کے لئے بلا اجازت راہن تصرف کرنا جائز نہ ہوگا۔ پس اگر راہن یا مرتہن کسی ایک نے تصرف کیا تو اس کا صحیح ہونا ایک دوسرے کی

Presented by www.ziaraat.com

اجازت پر موقوف ہوگا۔ اور جب مرتہن کو مطالبہ کا حق ہو جائے اور مطالبہ کے بعد راہن نہ دے تو اس کے لئے جائز ہے کہ عین مرہونہ کو بیچ کے اپنا حق وصول کرلے اگر عین مرہونہ ان چیزوں میں سے ہو جو قرض وصول کرنے میں مستثنیٰ ہیں (جیسے مکان سواری وغیرہ) اور چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ یہ صورتِ حال حاکم شرع کی اجازت سے ہو۔ اور اگر عین مرہونہ کی قیمت اس کے مطالبہ سے زیادہ ہو تو اپنا حق لینے کے بعد باقی مال راہن کو دے دے۔

سوم ، قرض

قرض دینے کا بے حد اجر و ثواب ہے۔ اور بعض احادیث میں ہے کہ قرض کا ثواب صدقہ دینے سے دوگنا ہے۔ اور اس کا صیغہ یہ ہے اَقْرَضْتُکَ (میں تمہیں قرض دیتا ہوں) اور اسی طرح کے الفاظ جو اس مطلب کو پورا کرتے ہوں۔ اور بلا صیغہ جاری کئے بھی قرض دینا جائز ہے۔ قرض دینے والا جب چاہے مطالبہ کرسکتا ہے اور قرضدار جس وقت بھی ادا کرے، قرض خواہ پر اس کا لینا واجب ہے۔ اور اگر قرض دینے والا اصل سے زیادہ لینے کی شرط کرے تو وہ سود ہے۔ اور حرام ہے۔ اگرچہ وہ زیادتی کوئی اور چیز ہی کیوں نہ ہو بلکہ اگر وہ زیادتی کوئی شرط یا وصف ہو۔ تب بھی سود ہوگا۔ البتہ اگر قرض دیتے وقت زیادتی کی شرط نہ کرے اور قرض لینے والا اپنی خوشی سے زیادہ دے تو کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ اور اگر قرض کے وقت مدت کی شرط کرلیں تو بنا بر اقویٰ اس کو پورا کرنا واجب ہے۔ اور مدت پوری ہونے سے قبل مطالبہ جائز نہیں ہے۔ اور مدت گذر جانے کے بعد مطالبہ کرسکتا ہے اگر قرضدار ادا نہ کرسکتا ہو یا بالفاظِ دیگر مکان، سواری، کنیز، غلام اور دیگر چیزیں جو اس کے لئے ضروری ہوں۔ ان کے علاوہ اس کے پاس کچھ نہ ہو کہ بیچ کر قرض ادا کرے تو اس صورت میں قرض دینے والے کا مطالبہ کرنا جائز نہ ہوگا بلکہ اُسے چاہیئے کہ اس وقت تک صبر کرے کہ جب تک کہ قرض دار ادا کرنے پر قادر ہو جائے۔ اور اگر کوئی شخص روپیہ پیسہ یا کوئی اور چیز کسی کو قرض دے اور بازار میں اس کی قیمت کم ہو جائے تو اگر قرضدار اتنی ہی مقدار واپس کردے جتنی قرض کی تھی تو کافی ہے اور جو چیز قرض دے اس میں مقدار کی تعیین معتبر ہے۔ اور

محض تخمینہ بنا بر احوط کافی نہیں ہوگا۔

چوبیسواں باب

میراث

سببِ اِرث دو ہیں۔ اوّل نسب، دوسرے سبب۔ نسبی وارثوں میں تین طبقے بترتیب ذیل ہیں۔

طبقہ اوّل:۔ ماں، باپ، اولاد یا اولاد کی اولاد جہاں تک سلسلہ جائے مگر اولاد میں "الاقرب فالاقرب" (قریب ترین رشتہ) کا لحاظ کیا جائے گا۔ یعنی بیٹا بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتے یا نواسے کو۔ اور پوتے یا نواسے کی موجودگی میں ان کی اولاد کو میراث نہ ملیگی۔

طبقہ دوم:۔ دادا، دادی، نانا، نانی یا ان سے اوپر کا سلسلہ جیسے پردادا، پردادی، پرنانا، پرنانی لیکن قریب کے ہوتے ہوئے بعید کو ورثہ نہیں ملے گا۔ اور بھائی بہن اگر وہ زندہ نہ ہوں تو ان کی اولاد وارث ہوگی۔ اور "قریب ترین رشتہ" کا لحاظ رکھا جائے گا۔

طبقہ سوم:۔ چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ۔ اگر یہ زندہ نہ ہوں تو ان کی اولاد مستحق ورثہ ہوگی۔ چچا، پھوپھی، ماموں اور ان کی اولاد کے بعد ماں باپ کے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کا درجہ ہے۔ اور اگر یہ زندہ نہ ہوں تو پھر ان کی اولاد وارث ہوگی اور "قریب ترین رشتہ" کا لحاظ رکھا جائے گا۔

ھدایات:۔ (۱) زوجہ اور شوہر ہر طبقہ کے ساتھ میراث پائیں گے۔

(۲) طبقہ اول کی موجودگی میں طبقہ دوم اور طبقہ دوم کے ہوتے ہوئے تیسرا طبقہ وراثت سے محروم ہو جائے گا۔

(۳) جس فوت شدہ شخص کا کوئی وارث نہ ہو یا وارث ہو مگر موانع ارث کی وجہ سے میراث نہ پاسکے تو اس کا ترکہ امام زمانہ حضرت حجت عجل اللہ فرجہٗ کا مال قرار پائے گا۔ اور آپؑ کے زمانہ غیبت میں اس کا اختیار حاکم شرع یعنی مجتہد جامع الشرائط کا ہوگا (یہ

Presented by www.ziaraat.com

(۴) شوہر زوجہ کے جملہ ترکہ و مال سے میراث پائے گا۔

(۵) مشہور قول کے مطابق زوجہ جو اولاد والی نہ ہو۔ زرعی جائداد سے حصّہ نہ پائیگی لیکن آلات، درخت، زراعت وغیرہ، اور مکان[2] کی عمارت کی قیمت میں اس کا حصّہ نکالا جائے گا۔ اور صاحبِ اولاد زوجہ کو اراضی و جائداد و نقد وغیرہ سے حصہ ملیگا (۶) اگر بیویاں ایک سے زائد ہوں تو حصّہ ¼ یا ⅛ سب پر برابر کر دیا جائے گا۔

(۷) جو زوجہ طلاق رجعی کے عدّہ میں ہو وہ میراث پائے گی۔ بشرطیکہ شوہر عدہ کے دوران میں فوت ہو جائے۔ اور اگر عدّہ گزر جانے کے بعد شوہر کا انتقال ہو جائے تو میراث کی حق دار نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر زوجہ فوت ہو جائے تو شوہر اس کی میراث پائے گا۔

(۸) اگر زوجہ کو طلاق بائن دیا جائے اور عدّہ کے دوران میں شوہر مر جائے تو وراثت نہیں ملے گی۔

(۹) اگر کوئی شخص بحالتِ بیماری کسی عورت سے عقد کرے اور ابھی دخول نہ کیا ہو کہ اس مرض کی وجہ سے مر جائے تو وہ عورت شوہر کے مال سے نہ میراث پائے گی اور نہ مہر۔ اور اگر دخول واقع ہو گیا ہو تو میراث اور مہر دونوں پائے گی۔

موانعِ ارث

(وہ اُمور جو میراث پانے میں رکاوٹ ہیں)

---

[1] عورت (خواہ صاحبِ اولاد ہو یا نہ ہو) شوہر کے اموال متروکہ میں سے منقولات جیسے کہ حیوانات وغیرہ کی وارث ہے۔ اور زمین خواہ رہائشی ہو یا زراعتی عورت کو وراثت میں نہیں دی جا سکتی البتہ جو چیزیں زمین میں ثابت ہیں اُن کی قیمت میں حقِ وراثت ہے لہذا وارثوں کو قیمت بقدر حصّہ ادا کرنا واجب ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

[2] جب تعمیر شدہ مکان یا درخت وغیرہ کی قیمت سے حصّہ وراثت عورت کو دینا چاہیں تو ملبہ کی قیمت اس طرح لگائی جائے گی کہ اگر یہی عمارت اس زمین سے بغیر خراب ہونے کے اکھڑ کر کسی دوسری جگہ رکھ دی جائے تو اس وقت جتنی قیمت اس کی ہونی چاہیئے اس کے حساب سے وراثت کے عورت کا حصہ اسے دیا جائے گا (آقائے محسن حکیم)

(۱) کفر۔ پس کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔ خواہ بیٹا ہو یا باپ لیکن مسلمان کافر کا وارث ہو گا۔

(۲) قتل۔ اگر وارث اپنے مورث کو عمداً اور ناحق قتل کر ڈالے تو وہ میراث کا حق دار نہ ہو گا (۳) غلامی۔ غلام اور کنیز نہ کسی کے وارث ہوں گے اور نہ مورث بلکہ ان کا مال آقا کو ملے گا۔

(۴) لعان۔ جب لعان واقع ہو تو زوجہ و شوہر آپس میں وارث نہ ہوں گے اور اسی طرح وہ اولاد جس کا انکار کیا جائے اُن کے مابین وراثت نہ ہوگی۔

(۵) قرض۔ جب میّت کا ترکہ قرض کے برابر ہو یا اس سے کم تو اس کا ترکہ تقسیم نہیں کیا جائے گا جب تک کہ قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ قرض میں زرِ رہن اور مہر بھی داخل ہے بلکہ حج اور زکوٰۃ بھی قرض میں داخل ہے۔

(۶) مصارف دفن و کفن۔ اگر کوئی شخص مر جائے اور صرف اتنا مال چھوڑے کہ اس کے کفن و دفن میں صرف ہو جائے تو اس میں سے وارثوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۷) وصیّت۔ تہائی مال کی وصیّت کرنا کہ اس میں وارث حصہ پانے کے حق دار نہ ہوں گے۔

سہام و فروض کا بیان

حدیث و قرآن کی رو سے جس قدر مال پانے کا وارث مستحق ہوتا ہے اتنے مال کو سہم کہتے ہیں۔ سہام چھ ہیں۔

(۱) نصف۔ یعنی آدھا ترکہ پانے کے تین شخص مستحق ہیں۔ اوّل شوہر جب کہ زوجہ اپنے بطن سے اولاد یا اولاد کی اولاد نہ چھوڑے۔ دوسرے صرف ایک بیٹی۔ تیسرے صرف ایک بہن خواہ عینی ہو یا پدری۔

(۲) ثُلث۔ یعنی ایک تہائی ترکہ پانے کے دو شخص مستحق ہیں۔ اوّل میّت کی ماں جب کہ میّت کی اولاد یا اولاد کی اولاد۔ اور یا زیادہ بھائی عینی یا پدری نہ ہوں۔ دوسرے

Presented by www.ziaraat.com

یا دو سے زیادہ مادری بہن بھائی یا ان کی اولاد۔

۳۔ ثلثین۔ یعنی دو تہائی ترکہ دو قسم کے لوگ پا سکتے ہیں۔ اول صرف بیٹیاں جب کہ دو یا دو سے زیادہ ہوں۔ دوسرے صرف بہنیں خواہ عینی ہوں یا پدری۔

۴۔ ربع۔ یعنی چوتھائی مال میت دو قسم کے آدمی پائیں گے۔ اول شوہر جب کہ زو اپنی نسل سے اولاد چھوڑے۔ دوسرے زوجہ اپنے شوہر کے متروکہ میں سے جب کہ شو اولاد نہ چھوڑے خواہ اسی زوجہ کے بطن سے ہو یا کسی دوسری سے۔

۵۔ سُدس۔ یعنی چھٹا حصہ یہ سہم تین وارثوں کا ہے۔ اول ماں، باپ جبکہ میت نے اولاد کی اولاد چھوڑی ہو۔ دوسرے ماں جب کہ میت دو بھائی یا زیادہ یا ایک بھا اور دو بہنیں اور چار بہنیں چھوڑے اور میت کا باپ موجود نہ ہو۔ تیسرے ایک مادری بہن یا بھائی۔

۶۔ ثُمن۔ یعنی آٹھواں حصہ۔ یہ سہم زوجہ کا ہے۔ خواہ ایک ہو یا زیادہ۔ جب کہ میت اولاد یا اولاد کی اولاد چھوڑے۔ خواہ وہ اولاد موجودہ زوجہ کی نسل اور بطن سے ہو یا اور کسی زوجہ سے۔

تقسیمِ وراثت

طبقہ اوّل۔ پہلی صنف ماں، باپ

۱۔ اگر باپ کے سوا کوئی اور وارث نہ ہو تو وہ تمام مال میراث میں پائے گا اور اگر ماں کے سوا کوئی اور وارث نہ ہو تو وہ ایک ثلث بحیثیت فریضہ اور باقی بہ لحاظ رد پائے گی۔ یعنی فریضہ سے جو کچھ بچے گا۔ اُسی کو دے دیا جائے گا۔ اور اگر ماں باپ کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو شوہر کو ½ اور زوجہ کو ¼ حصہ ملے گا۔ اور باقی ماں یا باپ کو دے دیا جائے گا۔

۲۔ اگر ماں باپ دونوں ہوں تو ایک ثلث ماں کو ملے گا۔ بشرطیکہ حاجب نہ ہو اور باقی باپ کو ملے گا۔ بشرطیکہ شوہر یا زوجہ نہ ہو۔ ورنہ شوہر یا زوجہ کو اعلیٰ حصہ اور ماں

کو حاجب ہونے کی صورت میں ثلث اور باقی باپ کو ملے گا۔

۳۔ ماں باپ دونوں کی موجودگی میں خواہ شوہر یا زوجہ ہو یا نہ ہو۔ اگر میت کے حقیقی یا پدری دو بھائی یا ایک بھائی دو بہنیں یا چار بہنیں ہوں۔ اور وہ آزاد اور مسلمان ہوں۔ اور ایک قول کی بنا پر قاتل بھی نہ ہوں۔ اور یہ قول اقویٰ ہے اگرچہ وہ خود میراث نہ پائیں گے (کیونکہ دوسرے طبقہ میں ہیں) لیکن ماں کے لئے چھٹے حصے سے زیادہ پانے میں حاجب ہوں گے۔ اسی طرح اگر ماں باپ کے ساتھ میت کی ایک لڑکی بھی ہو تو چونکہ خود ماں کے لئے چھٹے حصے سے زیادہ پانے میں حاجب ہوتے ہیں۔ لہٰذا باقی چوتھا حصہ باپ اور لڑکی کو ملے گا۔

مثلاً ۲۴۔ اس میں سے ۱۲ لڑکی کو اور باپ کو چھٹا یعنی ۴ اور ماں کو چھٹا یعنی ۴ اب جو چھٹا حصہ (یعنی ۴) بچا تو اس میں سے ¼ باپ کو اور ¾ لڑکی کو مل جائے گا۔

دوسری صنف "اولاد"

۱۔ اگر ایک لڑکا ہو تو تمام مال پائے گا۔ اور اگر کئی ہوں تو سب پر برابر تقسیم ہوگا اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو بحیثیت فریضہ نصف اور باقی بحیثیت رد پائے گی۔ اور اگر کئی لڑکیاں ہوں تو دو ثلث بحیثیت فریضہ اور باقی بلحاظ رد مساوی تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہو۔ یا کئی لڑکے لڑکیاں ہوں تو لڑکے کو دوہرا اور لڑکی کو اکہرا حصہ ملے گا۔

۳۔ اگر لڑکا اور لڑکی دونوں ہوں یا صرف لڑکا ہو۔ اور میت کے ماں باپ بھی ہوں تو ماں اور باپ ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور باقی حصہ میں لڑکے کو دوہرا اور لڑکی کو اکہرا ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکا ہو تو سب اس کو ملے گا۔

۴۔ اگر ایک لڑکی ہو۔ اور صرف ماں باپ ہو تو فریضہ اور رد دونوں ملا کر ایک چوتھائی ماں یا باپ کو اور باقی تین حصہ مال لڑکی کو ملے گا۔ اور اس صورت میں اگر دو لڑکیاں ہوں یا زیادہ ہوں تو ماں باپ کو پانچواں حصہ ملے گا۔ اور باقی لڑکیوں میں برابر تقسیم ہو

Presented by www.ziaraat.com

جائے گا۔ (۵) اگر میت کی اولاد نہیں بلکہ اولاد الاولاد یعنی پوتا پوتی، نواسہ، نواسی ہو تو فریضہ اور رد ملا کر دونوں میں جو کچھ اولاد کو ملتا ہو وہ اولاد کی اولاد کو ملے گا۔

حبوّہ

مالِ میت میں سے خاص کر چار چیزیں خلفِ اکبر (بڑے لڑکے) کو ملیں گی۔ اس کو "حبوہ" کہتے ہیں۔ ان میں باقی ورثاء شریک نہ ہوں گے وہ چیزیں یہ ہیں۔

اوّل پہننے کے کپڑے۔ دوسرے انگوٹھی۔ تیسرے تلوار۔ چوتھے قرآن مجید بلکہ تمام اسلحہ، کتب، خاص رہنے کی جگہ اور سواری۔ ان چیزوں میں احوط ہے کہ بڑے لڑکے اور دیگر ورثاء کے مابین مصالحت ہو جائے۔ اسی طرح اگر اوّل کی چار چیزیں متعدد ہوں اور کپڑے جو پہننے کے لئے رکھے ہوں مگر اُن کو پہننے کی نوبت نہ آئی ہو۔ تب بھی بڑے لڑکے اور دیگر وارثوں میں بنا بر احوط مصالحت ہو۔

طبقہ دوم

پہلی صنف بھائی بہن

۱۔ حقیقی بھائی یا پدری بھائی جب کہ حقیقی بھائی نہ ہو تو اگر اکیلا ہو تو تمام مال پائے گا اور اگر کئی ہوں تو مساوی حصہ پائیں گے۔ لیکن حقیقی بہن یا جب حقیقی بہن نہ ہو تو پدری بہن اگر اکیلی ہو تو نصف مال بحیثیت فریضہ اور باقی بحیثیت رد پائے گی۔ اور اگر کئی ہوں تو دو ثلث فریضہ اور باقی رد میں پائیں گی جو ان میں برابر برابر تقسیم ہو گا۔ اور مادری بھائی یا بہن اگر تنہا ہو تو ۱/۶ حصہ بلحاظ فریضہ اور باقی رد میں ملے گا۔ اور بصورت متعدد ایک ثلث بحیثیت فریضہ اور باقی بلحاظ رد انہیں ملے گا اور مادری بہن اور بھائی دونوں کو مساوی تقسیم ہو گا۔

۲۔ اگر حقیقی بھائی بہن کے ساتھ پدری بھائی بہن بھی ہوں تو پدری بھائی بہن محجوب الارث ہو جائیں گے۔ اور کل مال حقیقی بھائی بہن کو ملے گا۔ خواہ ایک ہی بہن کیوں نہ ہو اور خواہ مادری بہن بھائی بھی ہوں یا نہ ہوں۔

۳۔ اگر حقیقی بھائی بہن نہ ہوں تو پدری بھائی بہنوں میں کل مال دُہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہو گا۔ اور اگر حقیقی یا پدری بھائی بہنوں کے ساتھ مادری بھائی بہن بھی ہوں تو اگر مادری بھائی یا بہن تنہا ہو تو اسے چھٹا حصہ اور اگر کئی ہوں تو تیسرا حصہ ملے گا جو اُن میں برابر تقسیم ہو گا۔ اور باقی مال حقیقی یا پدری بھائی بہن کو دیا جائے گا۔

اور ان تمام صورتوں میں اگر شوہر یا زوجہ بھی ہو تو شوہر کو نصف اور زوجہ کو رُبع ملے گا اور اگر کمی پڑے تو صرف حقیقی یا پدری بھائی بہن کے حصہ میں آئے گی۔

دوسری صنف جدّ و جدّہ

۱۔ اگر دادا یا دادی یا نانا یا نانی ہو تو اُسے کل مال ملے گا۔ اور اگر دادا اور دادی دونوں ہوں تو مال اُن میں دُہرے اکہرے کی صورت میں تقسیم ہو گا۔ اور اگر نانا اور نانی دونوں ہوں۔ تو اُن میں مال مساوی تقسیم ہو گا۔

۲۔ اگر دادا، دادی کے ساتھ نانا، نانی بھی ہوں تو نانا، نانی کا حصہ ایک ثلث ہو گا۔ اور اگر ایک ہی ہو تو کل ثلث اُسے ملے گا۔ اور اگر دونوں ہوں تو اُن میں برابر سے تقسیم ہو گا۔ اور باقی دو ثلث دادا، دادی کا حصہ ہو گا۔ پس اگر ایک ہی ہو تو اُسے کل ملے گا۔ اور اگر دونوں ہوں تو دہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہو گا۔

۳۔ جدّ اور جدّہ ایک ہو یا کئی ہوں، اگر اُن کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو اسے اعلیٰ حصہ (نصف یا رُبع) ملے گا۔ اور کمی دادا، دادی کے حصہ میں آئے گی۔

۴۔ اگر دادا، دادی کے ساتھ حقیقی یا پدری بھائی بہن بھی ہوں تو دادا، دادی مثل بھائی بہن کے حصہ دار ہوں گے۔ اسی طرح اگر نانا، نانی کے ساتھ بھائی بہن بھی ہوں تو نانا، نانی مادری بھائی بہن کی طرح حصہ دار ہوں گے۔

طبقہ سوم

پہلی صنف چچا اور پھوپھی

اگر صرف ایک چچا یا ایک پھوپھی ہو تو کل مال اُسے ملے گا۔ اور اگر کئی چچا یا کئی پھوپھیاں

Presented by www.ziaraat.com

ہوں تو ان میں مساوی تقسیم ہوگی۔ اور اگر چچا اور پھوپھی دونوں ہوں۔ خواہ ایک ایک ہی ہوں یا متعدد ہوں تو ان میں دُہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگی۔

دوسری صنف ماموں اور خالہ

۱۔ اگر صرف ایک ماموں یا ایک خالہ ہو تو اُسے کل مال ملے گا۔ اور اگر کئی ماموں یا کئی خالہ ہوں تو اُن میں مساوی تقسیم ہوگی۔ اسی طرح اگر ماموں اور خالہ دونوں ہوں۔ خواہ ایک ایک یا متعدد ہوں تب بھی تقسیم برابر کی ہوگی۔

۲۔ اگر کئی چچا اور کئی ماموں ایک ساتھ ہوں تو ایک ثلث تمام ماموں اور باقی (دو ثلث) تمام چچا پائیں گے۔ اور اگر کئی چچا یا کئی ماموں یا دونوں ہوں۔ اور اُن کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو اس کو اعلیٰ حصہ (نصف یا ربع) ملے گا۔

۳۔ اگر چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ کوئی نہ ہو تو اُن کی اولاد قائم مقام ہو کر میراث پائے گی۔

۴۔ اگر میت کے چچا پھوپھی، ماموں، خالہ اور اُن کی اولاد کوئی نہ ہو تو میت کے ماں باپ کے چچا پھوپھی، ماموں، خالہ وارث قرار پائیں گے۔

سببی وارث زوجیّت

شوہر اپنی دائمی زوجہ کے ترکہ سے اگر زوجہ کی اولاد یا اولاد کی اولاد نہ ہو تو نصف حصہ پائیگا ورنہ اُسے چوتھا حصہ ملے گا۔ اسی طرح زوجہ اپنے شوہر کے ترکہ سے اگر شوہر کی اولاد یا اولاد کی اولاد نہ ہو تو چوتھا حصہ پائے گی ورنہ اُسے آٹھواں حصہ ملے گا۔ اور اگر کئی بیویاں ہوں تو دونوں صورتوں میں (خواہ چوتھائی ملے یا آٹھواں حصہ) ان میں برابر کی تقسیم ہوگی۔

نیز شوہر اور زوجہ کے میراث پانے میں اس کا کوئی فرق نہیں ہے کہ دونوں یا ایک نابالغ ہو یا بالغ۔ اس طرح اس میں کوئی فرق نہیں کہ زوجہ مدخولہ ہے یا غیر مدخولہ۔ اور شوہر زوجہ کے تمام ترکہ کی میراث پائے گا بخلاف زوجہ کے کہ وہ خاص خاص چیزوں میں حصہ پائے گی (جس کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے)۔

کِتابُ الاَدعیۃ والاَعمال

اس میں ادعیہ مشہورہ منقولہ اور دیگر اعمال بارہ ماہ و استخارہ وغیرہ درج ہیں

Presented by www.ziaraat.com

پچیسواں باب

ثوابِ تلاوتِ قرآن مجید و استخارہ وغیرہ

جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ قرآن شریف پڑھنا گناہوں کا کفارہ ہے۔ دوزخ کی آگ سے نجات ہے۔ عذابِ خدا سے امان ہے قرآن پڑھنے والے پر رحمتِ خدا نازل ہوتی ہے۔ اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ اور خدا کی یاد ہوتی ہے۔ تو اُس گھر میں برکت زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت اور خدا کی یاد نہیں ہوتی تو اُس گھر میں برکت کم ہو جاتی ہے۔ ملائکہ اس سے دُور رہتے ہیں۔ اور شیاطین کا داخلہ ہوتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کہ یا مولا مجھ کو قرآن حفظ ہے۔ آیا میں حفظ پڑھوں یا دیکھ کر پڑھوں۔ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کو دیکھ کر پڑھنا بہتر ہے۔ کیونکہ اس پر نظر کرنا بھی عبادت ہے جناب صادق آلِ محمد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین چیزیں بروزِ قیامت خدا سے شکایت کریں گی۔ ایک وہ مسجد کہ جس میں محلّہ والے نماز نہ پڑھیں۔ دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہو۔ اور وہ اُس کی توقیر و احترام نہ کریں۔ اور تیسرے وہ قرآن جو گھروں میں یونہی رکھا رہے۔ اور اُس پر گرد و غبار جم گیا ہو۔ اور اس کی تلاوت نہ کی جائے اور چھ چیزیں ایسی ہیں کہ مومن کو اُس کے مرنے کے بعد نفع پہنچاتی ہیں۔ ایک نیک بخت بیٹا جو اس کے لئے استغفار کرے۔ دوسرے وہ قرآن جو چھوڑ جائے اور لوگ اُس کی تلاوت کریں۔ تیسرے وہ کنواں جو خدا کی راہ میں کھدوایا جائے۔ چوتھے وہ درخت جو خوشنودیٔ خدا کے لئے لگایا جائے۔ پانچویں پانی کا چشمہ جو جاری کیا جائے اور چھٹے وہ نیک طریقہ جو اس کے بعد لوگ اُس پر عمل کریں۔

آدابِ تلاوتِ قرآن مجید

طہارت کے بغیر قرآن مجید کے حروف کو چھونا حرام ہے۔ چاہئے کہ جب قرآن کی تلاوت کرے تو حروفِ قرآن کو ان کے مخرج سے ادا کرے۔ جیسا کہ نماز کے ذکر میں قرأت کے سلسلہ میں بیان ہو چکا ہے۔ قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کرے۔ حرفوں میں ایک کو دوسرے سے تمیز رہے۔ ایسا بھی نہ ہو کہ حروف بالکل آپس میں جدا ہو جائیں بلکہ مدّ وغیرہ کی رعایت رکھے اور قرآن کے معانی کا خیال رکھے۔ اور خضوع و خشوع اور رجوعِ قلب کے ساتھ تلاوت کرے۔ جب آیۂ رحمت پر پہنچے تو خدا سے طلبِ مغفرت کرے اور جب غضب کی آیت پڑھے تو خدا کے غضب سے پناہ مانگے۔ باوضو حالت میں قرآن پڑھے۔ رو بقبلہ ہو کر بیٹھے۔ اور تلاوت سے قبل استعاذہ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہے۔ حدیث میں ہے کہ قرآن ختم کرنے والے کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا بعد ختم دعا کرے اور طلبِ حاجت کرے اور یہ دعا بھی پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بعض سورتوں کے مختصر فضائل و خواص

سورۃ فاتحہ:۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ فاتحہ یعنی الحمد کو پڑھے وہ اُس شخص کی مانند ہے کہ جس نے دو تہائی قرآن پڑھا ہے سورت قرآن مجید میں تمام سورتوں سے افضل ہے اور سوائے موت کے اس میں بیماری و درد کے لئے شفا ہے۔ اگر کوئی شخص سورۃ فاتحہ کو پاک برتن پر لکھے۔ اور

Presented by www.ziaraat.com

بارش کے پانی سے دھو کر کسی مریض کا منہ دھلوائے تو وہ مریض اپنی بیماری سے نجات پائیگا اور جو کوئی اس پانی کو پیئے وہ ہر قسم کے خوف و خفقان سے محفوظ رہے گا۔

سورۃ یٰسین - حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ ہر چیز کا ایک قلب ہوتا ہے اور قرآن کا قلب سورۃ یٰسین ہے۔ جو شخص اس سورۃ کو دن میں پڑھے تو وہ اس روز تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اور خداوند عالم اس کو شام تک بہت کچھ رزق عطا فرمائے گا۔ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو قربۃً الی اللہ پڑھے تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اس سورۃ کے بہت کچھ فضائل ہیں۔ جو شخص مرضِ برص اور بواسیر کی بیماری میں مبتلا ہو۔ وہ اگر اس سورۃ کو شہد سے لکھ کر اور دھو کر پیئے تو انشاء اللہ شفا ہوگی۔

سورۃ فتح - جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو اس کا اجر و ثواب یہ ہے کہ گویا وہ فتح مکّہ کے دن حضورؐ کے ہمراہ حاضر رہا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ تم اپنے مال اور اپنی عورتوں کو اور جو کچھ تمہارے قبضہ و تصرّف میں ہے۔ اس سورت کی تلاوت سے سب کا حصار کرو۔ جو کوئی اس سورۃ کو تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے تو وہ ظالم حاکم کے شر سے محفوظ رہے گا اور اگر کوئی عورت اس کو پانی سے دھو کر پیئے تو دودھ زیادہ ہو جائے گا۔

سورۃ رحمٰن - جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت ہے کہ جو شخص یہ سورۃ پڑھے۔ خداوند عالم اس کی ضعیفی اور عاجزی پر رحم کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ سورۃ رحمٰن کا پڑھنا ترک نہ کرو۔ اور اس سورۃ کو نماز میں پڑھو۔ یہ سورۃ کافروں کے دل میں قرار نہیں پکڑتا۔ اور اس سورۃ کو نماز صبح کے بعد بروز جمعہ پڑھنا مستحب ہے۔ اس سورۃ کو پانی سے دھو کر پینا تلی کو دفع کرتا ہے اور جو شخص کہ دردِ دل میں مبتلا ہو۔ یا جیسے مرضِ صرع ہو یا جس کو آشوبِ چشم کا عارضہ ہو اس سورۃ کو بطور تعویذ زیب گلو کرے تو شفا پائے گا۔

سورۃ واقعہ - حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر

شب جمعہ کو سورۃ واقعہ پڑھے تو خداوند عالم اس کو دوست رکھے گا۔ اور وہ شخص دنیا میں بدحالی و محتاجی نہ دیکھے گا۔ اس کے رزق میں وسعت ہوگی۔ اور وہ کسی آفت و بلا میں مبتلا نہ ہوگا۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ واقعہ کو ہر شب سونے سے قبل پڑھے تو قیامت میں اُن کا منہ مانند چاند نورانی ہوگا۔ اگر اس سورۃ کو حاملہ عورت کے گلے میں ڈالا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے گا۔

سورۃ مزمّل - جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو اس سے دنیا و آخرت کی تنگی و عسرت دور ہوتی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اس سورۃ کو دن میں یا رات میں پڑھے خداوند عالم اس کو دنیا میں عمدہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھے گا۔ اور اچھی موت سے اپنے جوارِ رحمت میں طلب فرمائے گا۔ جو شخص اس سورۃ کو رجوعِ قلب سے پڑھتا رہے تو وہ خواب میں رسولؐ خدا کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

سورۃ دھر - جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو خداوند عالم کے نزدیک اس کی جزاء جنّت اور ریشمی لباس ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص بروز دوشنبہ نماز صبح کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ دہر پڑھے گا تو وہ اس دن کے شر سے محفوظ رہے گا۔ ہر پنج شنبہ کی صبح کو اس سورۃ کا پڑھنا موجب ثواب عظیم ہے۔ اگر لڑائی میں اس سورۃ کو پڑھے تو دشمن پہ غالب آئے گا۔

سورۃ قدر - جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ (سورۃ اِنّا اَنزَلنَاہ) کو پڑھے۔ تو وہ مثل اس کے ہے کہ اس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے۔ اور شب قدر کو عبادت میں بسر کیا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو نماز فریضہ میں پڑھے تو یہ ندا ہوگی کہ اے بندۂ خدا تیرے گناہوں کو خداوند عالم نے بخش دیا۔ حضرت امام علی نقی علیہ السّلام سے وسعتِ رزق کے واسطے اس سورۃ کو سو مرتبہ پڑھنا منقول ہے جو شخص اس سورۃ کو اس چیز پر جو جمع ہو پڑھے۔ تو وہ چیز محفوظ رہے گی۔ اور اگر کوئی غمگین یا مریض یا مسافر یا قیدی اس سورۃ کو پڑھے۔ تو

Presented by www.ziaraat.com

اس کا مقصد حاصل ہوگا۔

سُوْرَۃ توحِیْد۔ جسے سورۃ اخلاص یا سورۃ قل ہو اللہ بھی کہتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنا منہ داہنی طرف کر کے اور بائیں جانب کر کے اور سامنے اور پُشت کی طرف کر کے اور زمین کی طرف دیکھ کر اس سورۃ کو پڑھے تو وہ لوگوں کی شر سے محفوظ ہوگا۔ اور اگر کسی حاکم جابر کے پاس جائے تو جس وقت تیری نظر اُس پر پڑے تو اس سورۃ کو تین مرتبہ پڑھ۔ اور جب سورۃ کو ختم کرے تو بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بند کرے۔ اور اسی طرح جب تک اُس کے پاس سے جُدا نہ ہو۔ بند رکھ۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ایک مرتبہ اس سورۃ کو پڑھے تو شل اُس کی ہے کہ اُس نے ایک تہائی قرآن اور تہائی تہائی باقی تین کتب سماویہ کو پڑھا اور جو شخص اس کو دکھتی ہوئی آنکھ پر پڑھے تو شفا حاصل ہوگی۔ اس سورۃ کو نماز میں پڑھنے کی بے حد تاکید وارد ہوئی ہے۔

سُوْرَۃ معوذتین۔ یعنی سورۃ قل اَعوذ برب الفلق اور قل اَعوذ برب الناس۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نظر کا لگنا برحق ہے اور تو بے خوف نہیں رہ سکتا۔ اس سے کہ تیری نظر خود تجھ میں یا دوسرے میں اثر کر جائے۔ پس اگر نظر لگنے کا ڈر ہو تو تین مرتبہ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے۔ اور اگر کوئی شخص ایسی زینت کرے کہ جو خوش نما معلوم ہو تو جب اپنے مکان سے باہر نکلے تو ان دونوں سورتوں کو پڑھ لے۔ نظر بد سے محفوظ ہوگا۔ جو شخص ہر رات کو ان دونوں سورتوں کو پڑھے تو وہ جن و انس کے شر اور وسوسہ شیطانی سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص ان دونوں سورتوں کو لکھ کر تعویذ بنا کر بچے کے گلے میں لٹکائے تو وہ بچہ جنات و شیاطین کے شر اور سانپ بچھو وغیرہ موذی کیڑوں سے محفوظ رہے گا۔

بعض آیات و اسمائے الٰہی کے فوائد

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اسم اعظم سے اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ جس قدر سیاہی آنکھ کی سفیدی سے نزدیک ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ آیۃ الکرسی ھُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ تک پڑھے تو خداوند عالم اُس سے ہزار بلائیں دنیا کی اور ہزار بلائیں آخرت کی دُور فرماتا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس شخص کو آشوبِ چشم کا عارضہ ہو تو وہ آیۃ الکرسی کو پڑھے۔ اور اپنے دل میں یہ سمجھے کہ یہ عارضہ زائل ہو گیا ہے اور جو شخص طلوعِ آفتاب سے قبل گیارہ مرتبہ سورۃ توحید اور گیارہ مرتبہ سورۃ قدر اور گیارہ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے تو خداوند عالم اس کے مال کو تلف ہونے سے محفوظ رکھے گا۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔ کہ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا تو وہ مستحق بہشتِ بریں ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔ اور وہ امانِ خدا میں ہوگا۔ اسم اَللّٰهُ کو ۶۶ مرتبہ دن چڑھے اور بوقتِ عصر اور آخر کی رات میں پڑھنا حاجت کے پُورا ہونے کا باعث ہے۔ اَلْقُدُّوْسُ کو سو مرتبہ جمعہ کے دن پڑھنا باطنی برائیوں سے پاک کرتا ہے۔ اَلسَّلَامُ کو پڑھنا ہر آفت و مرض سے سلامتی کا موجب ہے۔ جو شخص کسی مریض پر سو مرتبہ پڑھے گا تو وہ شفا پائیگا اَلْجَبَّارُ کو ہر روز اکیس مرتبہ پڑھنا ظالموں کے شر سے محفوظ رہنے کا باعث ہے۔ اَلْوَهَّابُ کو پڑھنا روزی کے وسیع ہونے کا موجب ہے۔ اَلْوَدُوْدُ کو پڑھنا آپس میں محبت و دوستی کا باعث ہے۔ جس کھانے یا شیرینی پر اسے ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اور وہ دونوں شخص جن میں دشمنی ہے۔ انہیں کھلائیں تو باہم دوست ہو جائیں گے۔ اَلْمَانِعُ کو سوتے وقت پڑھنا قرض کی ادائیگی کا باعث ہے۔ اَلْبَدِيْعُ کو ہزار مرتبہ پڑھنا حاجت روائی کا موجب ہے۔ اَلتَّوَّابُ کو پڑھنا توبہ کے قبول ہونے کا موجب ہے۔ اَلْوَارِثُ ہزار مرتبہ پڑھنا نیک راہ کی طرف ہدایت کا موجب ہے اور جو شخص اَلْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ جمعہ سے جمعہ تک ہر جمعہ میں دس ہزار مرتبہ کہے اور اس دوران میں ترکِ حیوانات کرے تو خداوند عالم دنیا و آخرت میں اُس کو غنی فرمائے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

سجدۂ قرآن

قرآن شریف میں جن مقامات پر سجدہ کرنا پڑتا ہے، پندرہ ہیں۔ جن میں سے چار جگہ تو سجدہ واجب ہے، ایک اکیسواں پارہ کی سورۃ سجدہ میں جو الٓمٓ تنزیل سے شروع ہوتی ہے وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ پر سجدہ واجب ہے۔ دوسرے چوبیسواں پارہ کی سورۃ حٰم سجدہ میں حٰمٓ تَنْزِيلٌ سے شروع ہوتی ہے اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ پر سجدہ واجب ہے۔ تیسرے ستائیسویں پارہ کی سورۃ وَالنَّجْمِ کے ختم پر سجدہ واجب ہے اور چوتھے تیسویں پارہ کی سورۃ علق کے ختم پر سجدہ واجب ہے۔ گیارہ مقامات جہاں پر سجدہ کرنا سنت ہے وہ یہ ہیں:۔

(۱) سورۃ اعراف میں سورۃ کے ختم ہونے پر وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ (۲) سورۃ رعد میں بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ط پر (۳) سورۃ نحل میں يُؤْمَرُوْنَ ط پر (۴) سورۃ بنی اسرائیل میں خُشُوْعًا ط پر (۵) سورۃ مریم میں بُكِيًّا پر (۶) سورۃ حج میں تُفْلِحُوْنَ پر (۷) سورۃ حج میں نُفُوْرًا ط پر (۸) سورۃ فرقان میں نُفُوْرًا پر (۹) سورۃ نمل میں رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط پر (۱۰) سورۃ صٓ میں اَنَابَ پر (۱۱) سورۃ انشقاق میں لَا يَسْجُدُوْنَ پر

ان تمام آیتوں کا ترجمہ پڑھنے یا سُننے سے یا اُن کو لکھنے سے یا دیکھنے سے یا اُن کا خیال دل میں لانے سے سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور سجدہ فوراً کرنا چاہئے۔ آیت کے پڑھنے والے یا کان لگا کر سُننے والے پر بے اشکال سجدہ واجب ہے۔ اور عام سُننے والے پر احوط ہے بلکہ اس کا وجوب قوت سے خالی نہیں ہے۔ اگر قصداً یا سہواً سجدہ نہ کرے پھر بعد کو یاد آئے تو فوراً سجدہ کرلے۔ طہارت یا رُو بقبلہ ہونے کی بھی ضرورت نہیں۔ اور جس طرح نماز میں سات اعضاء پر سجدہ واجب ہوتا ہے اسی طرح بجالائے۔ اس سجدہ کے لئے نہ تکبیر نہ تشہد نہ سلام ہے۔ البتہ جب سجدہ سے اُٹھے تو اللہ اکبر کہنا مستحب ہے۔ سجدہ میں اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَّ تَصْدِيْقًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُبُوْدِيَّةً وَّ رِقًّا سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا لَا مُسْتَنْكِفًا وَّلَا مُسْتَكْبِرًا عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا مُسْتَنْكِفًا وَّلَا مُتَعَظِّمًا بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِيْلٌ خَائِفٌ، بِكَ مُسْتَجِيْرٌ۔ سجدہ والی آیتوں میں ادا و قضا نہیں ہے۔ بلکہ فوراً اگر نہ ہو سکے تو اس کے بعد فوراً بجالائے۔

بیانِ استخارہ

استخارہ (یعنی طلب خیر) کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ جو کام واجب یا حرام ہے اس کے واسطے استخارہ نہیں ہو سکتا بلکہ جب کسی مباح کام کے کرنے یا نہ کرنے میں تردد ہو۔ اور اس کا نتیجہ سمجھ میں نہ آئے۔ تب استخارہ کرنا چاہیئے۔ اور جو کچھ حکم استخارہ کا ہو اس پر مطمئن ہو جائے۔ اور یقین رکھے کہ اس میں میرے واسطے بھلائی ہے۔ اور جب کسی کام کے لئے مطلقاً استخارہ ہو جائے تو پھر دوسری مرتبہ، تیسری مرتبہ استخارہ بے موقع ہے۔ دیوانِ حافظ یا اشعار باطلہ سے فال لینا یا نجومیوں کی باتوں پر اعتماد کرنا یہ سب اُمور لغو ہیں۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہاں پر استخارہ کے طریقے بیان کئے جاتے ہیں۔

پہلا طریقہ:۔ قرآن مجید سے استخارہ ہے۔ جس کو سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے اس طرح لکھا ہے کہ جس وقت کوئی شخص چاہے کہ کتاب خدا سے تفاؤل کرے تو تین مرتبہ قُل ھو اللہ احد پڑھے۔ اور تین مرتبہ درود پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ تَفَاءَلْتُ بِكِتَابِكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ فَاَرِنِيْ مَا هُوَ الْمَكْتُوْمُ مِنْ سِرِّكَ الْمَكْنُوْنِ فِيْ غَيْبِكَ بعد اس کے قرآن مجید کھولے۔ جو مضمون داہنی طرف کے صفحہ کی پہلی سطر میں ہو اس پر عمل کرے۔ اگر آیت رحمت ہے۔ امر خیر ہے تو وہ کام بہتر ہے۔ اور اگر آیت عذاب ہے یا کوئی ممانعت ہے تو وہ کام کرنا اچھا نہیں ہے۔

دوسرا طریقہ۔ یہ وہ استخارہ ہے جو ذات الرقاع کے نام سے مشہور ہے

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ ہو اور اس میں تردد ہو تو چھ پرچے کاغذ کے لے اور تین میں لکھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خِیَرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ اِفْعَلْہُ اور تین رقعوں پر لکھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خِیَرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ لَا تَفْعَلْہُ۔ اور فلاں ابن فلانہ کی جگہ اپنا اور اپنی ماں کا نام لکھے۔ پس ان سب پرچوں کو جا نماز کے نیچے رکھ کر دو رکعت نماز پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو تو سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ کہے۔ پھر اٹھ کر بیٹھے۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ فِیْ یُسْرٍ مِّنْکَ وَعَافِیَۃٍ اور ان رقعوں کو آپس میں ملا دے۔ اور ایک ایک نکالتا جائے۔ پس اگر پے در پے تینوں پرچے اِفْعَلْہُ کے نکلیں تو اس کام کو کرے۔ اور اگر پے در پے تینوں پرچے لَا تَفْعَلْہُ کے نکلیں تو وہ کام نہ کرے۔ اور اگر کوئی پرچہ اِفْعَلْہُ کا اور کوئی پرچہ لَا تَفْعَلْہُ کا نکلے تو پانچ پرچوں تک نکالے۔ اِفْعَلْہُ والے پرچے زیادہ ہوں تو کام کرے۔ اور اگر لَا تَفْعَلْہُ کے پرچے ہوں تو کام نہ کرے۔

تیسرا طریقہ۔ یہ وہ استخارہ ہے جس کے متعلق حضرات ائمہ علیہم السلام نے اپنے بعض اصحاب کو ہدایت فرمائی کہ اپنے کام میں خداوند عالم سے اس طرح مشورہ کرو کہ دل میں اس کام کا قصد کر کے کاغذ کے ایک پرچہ پر لفظ لَا اور دوسرے پر لفظ نَعَمْ لکھو۔ اور ہر ہر پرچہ کو مٹی کی ایک ایک گولی میں رکھ دو۔ پھر دو رکعت پڑھ کر دونوں گولیوں کو اپنے دامن کے نیچے رکھو اور کہو۔ یَا اَللّٰہُ اِنِّیْ اُشَاوِرُکَ فِیْ اَمْرِیْ ھٰذَا وَاَنْتَ خَیْرُ مُسْتَشَارٍ وَّمُشِیْرٍ فَاَشِرْ عَلَیَّ بِمَا فِیْہِ صَلَاحٌ وَحُسْنُ عَاقِبَۃٍ۔

پھر دامن کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک گولی کو نکالو۔ اور کھول کر دیکھو۔ اگر اس میں نَعَمْ ہو تو وہ کام کرو۔ اور اگر لَا ہو تو نہ کرو۔

چوتھا طریقہ۔ استخارہ سجادیہ جو کتاب کے اوپر موجود ہے۔ مختصر طریقہ یہ ہے کہ بعد نیت کتاب کو داہنے ہاتھ میں لے کر تین مرتبہ درود پڑھے۔ اس کے بعد تین مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ کو پڑھے پھر تین مرتبہ درود پڑھے۔ اب کتاب کو کھول کر دیکھے جو حکم نکلے اس کو عمل واجب اور خلاف کو گناہ سمجھے۔

پانچواں طریقہ۔ جو سب میں مختصر ہے۔ حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین مرتبہ درود پڑھ کر تسبیح کے دانوں پر ہاتھ ڈالے۔ پھر دو دو کر کے گنے۔ اگر ایک دانہ باقی رہے تو وہ کام خوب ہے ورنہ بد۔

وظائفِ مقبول

عکسی رنگین مترجم

مولانا سید مقبول احمد صاحب اعلی اللہ مقامہ

ناشر

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ، اسلام پورہ، لاہور

Presented by www.ziaraat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ ہائے مبارکہ قرآن کریم

جو

مومنین کرام عموماً تلاوت کرتے ہیں

(۱) سورۂ مبارکہ یٰسٓ
(۲) سورۂ مبارکہ الفتح
(۳) سورۂ مبارکہ الرحمٰن
(۴) سورۂ مبارکہ الواقعہ
(۵) سورۂ مبارکہ الملک
(۶) سورۂ مبارکہ المزمل
(۷) سورۂ مبارکہ الدھر
(۸) سورۂ مبارکہ النبا
(۹) سورۂ مبارکہ الجمعہ
(۱۰) سورۂ مبارکہ المنافقون
(۱۱) آیۃ الکرسی

۱- سورۂ یٰسٓ مکیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳﴾ عَلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ
اٰبَآؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ لَا
یُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ
مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا
فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ
بِالْغَیْبِ فَبَشِّرْہُ بِمَغْفِرَۃٍ وَّاَجْرٍ کَرِیْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ
مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَھُمْ وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾
وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَۃِ اِذْ جَآءَھَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾
اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْھِمُ اثْنَیْنِ فَکَذَّبُوْھُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْکُمْ
مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ
مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَکْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْکُمْ
لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا
بِکُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَھُوْا لَنَرْجُمَنَّکُمْ وَلَیَمَسَّنَّکُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ
﴿۱۸﴾ قَالُوْا طٰٓئِرُکُمْ مَّعَکُمْ اَئِنْ ذُکِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَۃِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ
اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ
﴿۲۱﴾ وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ
مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ

Presented by www.ziaraat.com

شفاعتهم شيئا ولا ينقذون (٢٣) إني إذا لفي ضلال مبين (٢٤) إني
آمنت بربكم فاسمعون (٢٥) قيل ادخل الجنة قال يا ليت
قومي يعلمون (٢٦) بما غفر لي ربي وجعلني من المكرمين (٢٧)
وما أنزلنا على قومه من بعده من جند من السماء وما كنا
منزلين (٢٨) إن كانت إلا صيحة واحدة فإذا هم خامدون (٢٩)
يا حسرة على العباد ما يأتيهم من رسول إلا كانوا به يستهزئون (٣٠)
ألم يروا كم أهلكنا قبلهم من القرون أنهم إليهم لا يرجعون
(٣١) وإن كل لما جميع لدينا محضرون (٣٢) وآية لهم الأرض
الميتة أحييناها وأخرجنا منها حبا فمنه يأكلون (٣٣) وجعلنا
فيها جنات من نخيل وأعناب وفجرنا فيها من العيون (٣٤)
ليأكلوا من ثمره وما عملته أيديهم أفلا يشكرون (٣٥)
سبحان الذي خلق الأزواج كلها مما تنبت الأرض ومن أنفسهم
ومما لا يعلمون (٣٦) وآية لهم الليل نسلخ منه النهار فإذا هم
مظلمون (٣٧) والشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير العزيز
العليم (٣٨) والقمر قدرناه منازل حتى عاد كالعرجون
القديم (٣٩) لا الشمس ينبغي لها أن تدرك القمر ولا الليل
سابق النهار وكل في فلك يسبحون (٤٠) وآية لهم أنا حملنا
ذريتهم في الفلك المشحون (٤١) وخلقنا لهم من مثله ما يركبون
(٤٢) وإن نشأ نغرقهم فلا صريخ لهم ولا هم ينقذون (٤٣) إلا
رحمة منا ومتاعا إلى حين (٤٤) وإذا قيل لهم اتقوا ما بين
أيديكم وما خلفكم لعلكم ترحمون (٤٥) وما تأتيهم من آية
من آيات ربهم إلا كانوا عنها معرضين (٤٦) وإذا قيل لهم أنفقوا
مما رزقكم الله قال الذين كفروا للذين آمنوا أنطعم من لو

يشاء الله أطعمه إن أنتم إلا في ضلال مبين (٤٧) ويقولون متى
هذا الوعد إن كنتم صادقين (٤٨) ما ينظرون إلا صيحة واحدة
تأخذهم وهم يخصمون (٤٩) فلا يستطيعون توصية ولا إلى
أهلهم يرجعون (٥٠) ونفخ في الصور فإذا هم من الأجداث إلى ربهم
ينسلون (٥١) قالوا يا ويلنا من بعثنا من مرقدنا هذا ما وعد
الرحمن وصدق المرسلون (٥٢) إن كانت إلا صيحة واحدة فإذا هم
جميع لدينا محضرون (٥٣) فاليوم لا تظلم نفس شيئا ولا تجزون
إلا ما كنتم تعملون (٥٤) إن أصحاب الجنة اليوم في شغل فاكهون (٥٥)
هم وأزواجهم في ظلال على الأرائك متكئون (٥٦) لهم فيها فاكهة
ولهم ما يدعون (٥٧) سلام قولا من رب رحيم (٥٨) و
امتازوا اليوم أيها المجرمون (٥٩) ألم أعهد إليكم يا بني آدم
أن لا تعبدوا الشيطان إنه لكم عدو مبين (٦٠) وأن اعبدوني
هذا صراط مستقيم (٦١) ولقد أضل منكم جبلا كثيرا أفلم
تكونوا تعقلون (٦٢) هذه جهنم التي كنتم توعدون (٦٣) اصلوها
اليوم بما كنتم تكفرون (٦٤) اليوم نختم على أفواههم وتكلمنا
أيديهم وتشهد أرجلهم بما كانوا يكسبون (٦٥) ولو نشاء
لطمسنا على أعينهم فاستبقوا الصراط فأنى يبصرون (٦٦) ولو
نشاء لمسخناهم على مكانتهم فما استطاعوا مضيا ولا يرجعون (٦٧)
ومن نعمره ننكسه في الخلق أفلا يعقلون (٦٨) وما علمناه الشعر
وما ينبغي له إن هو إلا ذكر وقرآن مبين (٦٩) لينذر من كان
حيا ويحق القول على الكافرين (٧٠) أولم يروا أنا خلقنا لهم مما
عملت أيدينا أنعاما فهم لها مالكون (٧١) وذللناها لهم فمنها
ركوبهم ومنها يأكلون (٧٢) ولهم فيها منافع ومشارب

Presented by www.ziaraat.com

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ
قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ
اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا
مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ
يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ﴿٧٩﴾ الَّذِيْ
جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾
اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ
بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

٢ - سُورۂ فتح مدنیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا
﴿٢﴾ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ
فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٤﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٥﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ
دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ

وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٦﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
حَكِيْمًا ﴿٧﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٨﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٩﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ
اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ
شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا
اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ
اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ
فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ
لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ
لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ
قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا
بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ
سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ
فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ
مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى
الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ
عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ

Presented by www.ziaraat.com

الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا
قَرِيبًا ﴿١٨﴾ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا
وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ
وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ
صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ
وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا
الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ
وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ
مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا
لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ
كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا
أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ
اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ
تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ
رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ
بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٢٨﴾ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى
الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا

مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ
مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ
فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾

۳- سورۂ رحمٰن مدنیّہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ
الْبَيَانَ ﴿٤﴾ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
يَسْجُدَانِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿٧﴾ أَلَّا تَطْغَوْا
فِي الْمِيزَانِ ﴿٨﴾ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿٩﴾
وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ
﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
﴿١٣﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ
مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ﴿١٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾
يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ
الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٨﴾ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ
يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ

Presented by www.ziaraat.com

اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا
لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ
بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ
الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ
فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ
بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾
فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ
﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

(۵۶) سورۂ واقعہ مدنیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾
اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً
مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ
الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ
السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا
مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ
وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ
مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾
كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ
فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ
مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾ وَّظِلٍّ
مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ
وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾
فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ
الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ

Presented by www.ziaraat.com

وَلَا كَرِيمٍ (٤٤) إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ (٤٥) وَكَانُوا يُصِرُّونَ
عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ (٤٦) وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ (٤٧) أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ (٤٨) قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ
وَالْآخِرِينَ (٤٩) لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ (٥٠) ثُمَّ إِنَّكُمْ
أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ (٥١) لَآكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زَقُّومٍ (٥٢)
فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ (٥٣) فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ (٥٤) فَشَارِبُونَ
شُرْبَ الْهِيمِ (٥٥) هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ (٥٦) نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا
تُصَدِّقُونَ (٥٧) أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ (٥٨) أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ
الْخَالِقُونَ (٥٩) نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ (٦٠)
عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ (٦١) وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ (٦٢) أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ (٦٣)
أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ (٦٤) لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ (٦٥) إِنَّا لَمُغْرَمُونَ (٦٦) بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ (٦٧)
أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ (٦٨) أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ
نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ (٦٩) لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ (٧٠)
أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ (٧١) أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا
أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ (٧٢) نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ (٧٣)
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (٧٤) فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ (٧٥) وَإِنَّهُ
لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ (٧٦) إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (٧٧) فِي كِتَابٍ
مَكْنُونٍ (٧٨) لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (٧٩) تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ (٨٠)
أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ (٨١) وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ
تُكَذِّبُونَ (٨٢) فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ (٨٣) وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ (٨٤)
وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ (٨٥) فَلَوْلَا إِنْ

كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ (٨٦) تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (٨٧)
فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ (٨٨) فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ (٨٩)
وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ (٩٠) فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ (٩١)
وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ (٩٢) فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ (٩٣)
وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ (٩٤) إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ (٩٥) فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيمِ (٩٦)

(۵) سورۂ مُلک مکیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (١) الَّذِي
خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْغَفُورُ (٢) الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ
مِنْ تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ (٣) ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ
كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ (٤) وَلَقَدْ زَيَّنَّا
السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ (٥) وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (٦) إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ (٧)
تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا
أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ (٨) قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَ
قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ (٩) وَ
قَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (١٠)
فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ (١١) إِنَّ الَّذِينَ

Presented by www.ziaraat.com

يخشون ربهم بالغيب لهم مغفرة واجر كبير ﴿١٢﴾ واسروا قولكم
او اجهروا به ط انه عليم بذات الصدور ﴿١٣﴾ الا يعلم من خلق ط
هو اللطيف الخبير ﴿١٤﴾ هو الذي جعل لكم الارض ذلولا فامشوا
في مناكبها وكلوا من رزقه ط واليه النشور ﴿١٥﴾ ءامنتم من في
السماء ان يخسف بكم الارض فاذا هي تمور ﴿١٦﴾ ام امنتم من في السماء
ان يرسل عليكم حاصبا ط فستعلمون كيف نذير ﴿١٧﴾ ولقد كذب
الذين من قبلهم فكيف كان نكير ﴿١٨﴾ اولم يروا الى الطير فوقهم
صفت ويقبضن م ما يمسكهن الا الرحمن ط انه بكل شيء بصير
﴿١٩﴾ امن هذا الذي هو جند لكم ينصركم من دون الرحمن ط ان
الكفرون الا في غرور ﴿٢٠﴾ امن هذا الذي يرزقكم ان امسك
رزقه ج بل لجوا في عتو ونفور ﴿٢١﴾ افمن يمشي مكبا على وجهه
اهدى امن يمشي سويا على صراط مستقيم ﴿٢٢﴾ قل هو الذي
انشاكم وجعل لكم السمع والابصار والافئدة ط قليلا ما
تشكرون ﴿٢٣﴾ قل هو الذي ذراكم في الارض واليه تحشرون ﴿٢٤﴾
ويقولون متى هذا الوعد ان كنتم صدقين ﴿٢٥﴾ قل انما العلم
عند الله وانما انا نذير مبين ﴿٢٦﴾ فلما راوه زلفة سيئت
وجوه الذين كفروا وقيل هذا الذي كنتم به تدعون ﴿٢٧﴾ قل
ارءيتم ان اهلكني الله ومن معي او رحمنا فمن يجير الكفرين
من عذاب اليم ﴿٢٨﴾ قل هو الرحمن امنا به وعليه توكلنا فستعلمون
من هو في ضلل مبين ﴿٢٩﴾ قل ارءيتم ان اصبح ماؤكم غورا
فمن ياتيكم بماء معين ﴿٣٠﴾

سورۂ مزمل مکیۃ (۶)

بسم الله الرحمن الرحيم

يايها المزمل ﴿١﴾ قم اليل الا قليلا ﴿٢﴾ نصفه او انقص منه قليلا ﴿٣﴾
او زد عليه ورتل القران ترتيلا ﴿٤﴾ انا سنلقي عليك قولا ثقيلا ﴿٥﴾ ان
ناشئة اليل هي اشد وطا واقوم قيلا ﴿٦﴾ ان لك في النهار سبحا طويلا
﴿٧﴾ واذكر اسم ربك وتبتل اليه تبتيلا ﴿٨﴾ رب المشرق والمغرب
لا اله الا هو فاتخذه وكيلا ﴿٩﴾ واصبر على ما يقولون واهجرهم
هجرا جميلا ﴿١٠﴾ وذرني والمكذبين اولي النعمة ومهلهم قليلا ﴿١١﴾
ان لدينا انكالا وجحيما ﴿١٢﴾ وطعاما ذا غصة وعذابا اليما ﴿١٣﴾ يوم
ترجف الارض والجبال وكانت الجبال كثيبا مهيلا ﴿١٤﴾ انا ارسلنا
اليكم رسولا شاهدا عليكم كما ارسلنا الى فرعون رسولا ﴿١٥﴾
فعصى فرعون الرسول فاخذنه اخذا وبيلا ﴿١٦﴾ فكيف تتقون
ان كفرتم يوما يجعل الولدان شيبا ﴿١٧﴾ السماء منفطر به ط كان
وعده مفعولا ﴿١٨﴾ ان هذه تذكرة ج فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا
﴿١٩﴾ ان ربك يعلم انك تقوم ادنى من ثلثي اليل ونصفه وثلثه و
طائفة من الذين معك ط والله يقدر اليل والنهار ط علم ان لن
تحصوه فتاب عليكم فاقرءوا ما تيسر من القران ط علم ان
سيكون منكم مرضى وءاخرون يضربون في الارض يبتغون من
فضل الله وءاخرون يقاتلون في سبيل الله ز فاقرءوا ما تيسر
منه واقيموا الصلوة واتوا الزكوة واقرضوا الله قرضا حسنا ط
وما تقدموا لانفسكم من خير تجدوه عند الله هو خيرا

Presented by www.ziaraat.com

أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۲۰)

(۷) سورۂ دھر مدنیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا (۱)
إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا (۲)
إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا (۳) إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ
سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا (۴) إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا
كَافُورًا (۵) عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا (۶)
يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا (۷) وَيُطْعِمُونَ
الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (۸) إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ
لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا (۹) إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا
عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا (۱۰) فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً
وَسُرُورًا (۱۱) وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا (۱۲) مُّتَّكِئِينَ فِيهَا
عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا (۱۳) وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ
ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا (۱۴) وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن
فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا (۱۵) قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا
تَقْدِيرًا (۱۶) وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا (۱۷) عَيْنًا
فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا (۱۸) وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ
حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا (۱۹) وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا
عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ
وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا (۲۱) إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً
وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا (۲۲) إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا (۲۳) فَاصْبِرْ

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا (۲۴) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ
بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۲۵) وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا (۲۶)
إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا (۲۷)
نَّحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ
تَبْدِيلًا (۲۸) إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا (۲۹)
وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا (۳۰) يُدْخِلُ
مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (۳۱)

(۸) سورۂ نبا مکیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ (۱) عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ (۲) الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ (۳)
كَلَّا سَيَعْلَمُونَ (۴) ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ (۵) أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا (۶) وَالْجِبَالَ
أَوْتَادًا (۷) وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا (۸) وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا (۹) وَجَعَلْنَا
اللَّيْلَ لِبَاسًا (۱۰) وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (۱۱) وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا
شِدَادًا (۱۲) وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا (۱۳) وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ
مَاءً ثَجَّاجًا (۱۴) لِّنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا (۱۵) وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا (۱۶) إِنَّ يَوْمَ
الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا (۱۷) يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا (۱۸) وَفُتِحَتِ
السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا (۱۹) وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا (۲۰) إِنَّ
جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا (۲۱) لِّلطَّاغِينَ مَآبًا (۲۲) لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا (۲۳)
لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا (۲۴) إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا (۲۵) جَزَاءً
وِفَاقًا (۲۶) إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا (۲۷) وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
كِذَّابًا (۲۸) وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا (۲۹) فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ
إِلَّا عَذَابًا (۳۰) إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا (۳۱) حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا (۳۲) وَكَوَاعِبَ

Presented by www.ziaraat.com

اترابا ﴿٣٣﴾ وكاسا دهاقا ﴿٣٤﴾ لا يسمعون فيها لغوا ولا كذابا ﴿٣٥﴾
جزاء من ربك عطاء حسابا ﴿٣٦﴾ رب السموت والارض وما بينهما
الرحمن لا يملكون منه خطابا ﴿٣٧﴾ يوم يقوم الروح والملئكة
صفا لا يتكلمون الا من اذن له الرحمن وقال صوابا ﴿٣٨﴾
ذلك اليوم الحق فمن شاء اتخذ الى ربه مابا ﴿٣٩﴾ انا انذرنكم
عذابا قريبا يوم ينظر المرء ما قدمت يداه ويقول الكفر
يليتني كنت ترابا ﴿٤٠﴾

(٩) سورۂ جمعہ مدنیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

يسبح لله ما في السموت وما في الارض الملك القدوس العزيز
الحكيم ﴿١﴾ هو الذي بعث في الاميين رسولا منهم يتلوا عليهم
ايته ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمة وان كانوا من قبل
لفي ضلل مبين ﴿٢﴾ واخرين منهم لما يلحقوا بهم وهو العزيز
الحكيم ﴿٣﴾ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل
العظيم ﴿٤﴾ مثل الذين حملوا التورىة ثم لم يحملوها كمثل
الحمار يحمل اسفارا بئس مثل القوم الذين كذبوا بايت الله
والله لا يهدي القوم الظلمين ﴿٥﴾ قل يايها الذين هادوا
ان زعمتم انكم اولياء لله من دون الناس فتمنوا الموت ان
كنتم صدقين ﴿٦﴾ ولا يتمنونه ابدا بما قدمت ايديهم
والله عليم بالظلمين ﴿٧﴾ قل ان الموت الذي تفرون منه
فانه ملقيكم ثم تردون الى علم الغيب والشهادة فينبئكم
بما كنتم تعملون ﴿٨﴾ يايها الذين امنوا اذا نودي للصلوة
من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع ذلكم خير لكم
ان كنتم تعلمون ﴿٩﴾ فاذا قضيت الصلوة فانتشروا في الارض وابتغوا
من فضل الله واذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون ﴿١٠﴾ واذا راوا
تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما قل ما عند الله
خير من اللهو ومن التجارة والله خير الرزقين ﴿١١﴾

(١٠) سورۂ منافقون مدنیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

اذا جاءك المنفقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم
انك لرسوله والله يشهد ان المنفقين لكذبون ﴿١﴾ اتخذوا
ايمانهم جنة فصدوا عن سبيل الله انهم ساء ما كانوا
يعملون ﴿٢﴾ ذلك بانهم امنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم
فهم لا يفقهون ﴿٣﴾ واذا رايتهم تعجبك اجسامهم وان يقولوا
تسمع لقولهم كانهم خشب مسندة يحسبون كل صيحة
عليهم هم العدو فاحذرهم قتلهم الله انى يؤفكون ﴿٤﴾
واذا قيل لهم تعالوا يستغفر لكم رسول الله لووا رءوسهم
ورايتهم يصدون وهم مستكبرون ﴿٥﴾ سواء عليهم استغفرت
لهم ام لم تستغفر لهم لن يغفر الله لهم ان الله لا يهدي
القوم الفسقين ﴿٦﴾ هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند
رسول الله حتى ينفضوا ولله خزائن السموت والارض ولكن
المنفقين لا يفقهون ﴿٧﴾ يقولون لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن
الاعز منها الاذل ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن
المنفقين لا يعلمون ﴿٨﴾ يايها الذين امنوا لا تلهكم اموالكم

Presented by www.ziaraat.com

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ
وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠﴾ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۚ
وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١١﴾

(١١) آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ ۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ادعیہ ماثورہ مشہورہ

۱۔ دعائے جوشن کبیر

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض لڑائیوں میں زرہ پہنتے تھے اور اس کی گرانی سے آپ کے جسم مبارک کو اذیت ہوتی تھی۔ جبرئیل امین نازل ہوئے اور بعد تحفۂ درود و سلام عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ یہ زرہ اتار دو۔ اور اس دعا جوشن کبیر کو پڑھو کہ یہ آپ اور آپ کی امت کے لئے امن و امان کا باعث ہے۔ پس جو شخص اس دعا کو اپنے گھر سے نکلتے وقت پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو خداوند عالم اس کی حفاظت فرمائے گا۔ جس گھر میں یہ دعا ہوگی وہ گھر چوری اور آتش زدگی سے محفوظ رہے گی اور جو کوئی خالص نیت سے مریض پر پڑھے گا تو وہ بحکم خدا شفا پائیگا اس دعائے مبارک کے ماہِ رمضان المبارک کی راتوں میں پڑھنے کا بے حد اجر و ثواب ہے اور وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا مُقِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا قَدِيْمُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ

(۲) يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا غَافِرَ الْخَطِيْئَاتِ يَا مُعْطِيَ الْمَسْئَلَاتِ يَا قَابِلَ التَّوْبَاتِ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ سُبْحَانَكَ

Presented by www.ziaraat.com

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣) يَا خَيْرَ
الْغَافِرِينَ يَا خَيْرَ الْفَاتِحِينَ يَا خَيْرَ النَّاصِرِينَ يَا خَيْرَ الْحَاكِمِينَ
يَا خَيْرَ الرَّازِقِينَ يَا خَيْرَ الْوَارِثِينَ يَا خَيْرَ الْحَامِدِينَ يَا خَيْرَ الذَّاكِرِينَ
يَا خَيْرَ الْمُنْزِلِينَ يَا خَيْرَ الْمُحْسِنِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤) يَا مَنْ لَهُ الْعِزَّةُ وَالْجَمَالُ
يَا مَنْ لَهُ الْقُدْرَةُ وَالْكَمَالُ يَا مَنْ لَهُ الْمُلْكُ وَالْجَلَالُ يَا مَنْ هُوَ
الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ يَا مُنْشِئَ السَّحَابِ الثِّقَالِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ
يَا مَنْ هُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيدُ الْعِقَابِ يَا مَنْ هُوَ
عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ يَا مَنْ هُوَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ سُبْحَانَكَ يَا
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥) اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا بُرْهَانُ يَا سُلْطَانُ
يَا رِضْوَانُ يَا غُفْرَانُ يَا سُبْحَانُ يَا مُسْتَعَانُ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْبَيَانِ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(٦) يَا مَنْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ يَا مَنِ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهِ
يَا مَنْ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ يَا مَنْ خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِهَيْبَتِهِ يَا مَنِ
انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ خَشْيَتِهِ يَا مَنْ تَشَقَّقَتِ الْجِبَالُ مِنْ مَخَافَتِهِ
يَا مَنْ قَامَتِ السَّمٰوَاتُ بِأَمْرِهِ يَا مَنِ اسْتَقَرَّتِ الْأَرَضُونَ بِإِذْنِهِ
يَا مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ يَا مَنْ لَا يَعْتَدِي عَلَىٰ أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٧)
يَا غَافِرَ الْخَطَايَا يَا كَاشِفَ الْبَلَايَا يَا مُنْتَهَى الرَّجَايَا يَا مُجْزِلَ
الْعَطَايَا يَا وَاهِبَ الْهَدَايَا يَا رَازِقَ الْبَرَايَا يَا قَاضِيَ الْمَنَايَا يَا
سَامِعَ الشَّكَايَا يَا بَاعِثَ الْبَرَايَا يَا مُطْلِقَ الْأُسَارَىٰ سُبْحَانَكَ يَا لَا
إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨) يَا ذَا الْحَمْدِ

وَالثَّنَاءِ يَا ذَا الْفَخْرِ وَالْبَهَاءِ يَا ذَا الْمَجْدِ وَالسَّنَاءِ يَا ذَا الْعَهْدِ وَالْوَفَاءِ
يَا ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضَاءِ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْعَطَاءِ يَا ذَا الْفَصْلِ وَالْقَضَاءِ يَا ذَا الْعِزِّ
وَالْبَقَاءِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّخَاءِ يَا ذَا الْآلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ
إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩) اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مَانِعُ يَا دَافِعُ يَا رَافِعُ يَا صَانِعُ يَا نَافِعُ يَا سَامِعُ
يَا جَامِعُ يَا شَافِعُ يَا وَاسِعُ يَا مُوَسِّعُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٠) يَا صَانِعَ كُلِّ مَصْنُوعٍ يَا خَالِقَ
كُلِّ مَخْلُوقٍ يَا رَازِقَ كُلِّ مَرْزُوقٍ يَا مَالِكَ كُلِّ مَمْلُوكٍ يَا كَاشِفَ
كُلِّ مَكْرُوبٍ يَا فَارِجَ كُلِّ مَهْمُومٍ يَا رَاحِمَ كُلِّ مَرْحُومٍ يَا نَاصِرَ كُلِّ
مَخْذُولٍ يَا سَاتِرَ كُلِّ مَعْيُوبٍ يَا مَلْجَأَ كُلِّ مَطْرُودٍ سُبْحَانَكَ يَا
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١١) يَا عُدَّتِي
عِنْدَ شِدَّتِي يَا رَجَائِي عِنْدَ مُصِيبَتِي يَا مُونِسِي عِنْدَ وَحْشَتِي يَا صَاحِبِي
عِنْدَ غُرْبَتِي يَا وَلِيِّي عِنْدَ نِعْمَتِي يَا غِيَاثِي عِنْدَ كُرْبَتِي يَا دَلِيلِي عِنْدَ
حَيْرَتِي يَا غَنَائِي عِنْدَ افْتِقَارِي يَا مَلْجَائِي عِنْدَ اضْطِرَارِي يَا مُعِينِي
عِنْدَ مَفْزَعِي سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (١٢) يَا عَلَّامَ الْغُيُوبِ يَا غَفَّارَ الذُّنُوبِ يَا سَتَّارَ الْعُيُوبِ
يَا كَاشِفَ الْكُرُوبِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ يَا طَبِيبَ الْقُلُوبِ يَا مُنَوِّرَ
الْقُلُوبِ يَا أَنِيسَ الْقُلُوبِ يَا مُفَرِّجَ الْهُمُومِ يَا مُنَفِّسَ الْغُمُومِ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٣) اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا جَلِيلُ يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا دَلِيلُ يَا قَبِيلُ
يَا مُدِيلُ يَا مُنِيلُ يَا مُقِيلُ يَا مُحِيلُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٤) يَا دَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ يَا غِيَاثَ
الْمُسْتَغِيثِينَ يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ

Presented by www.ziaraat.com

يَا عَوْنَ الْمُؤْمِنِينَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ يَا مَلْجَأَ الْعَاصِينَ يَا غَافِرَ
الْمُذْنِبِينَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٥) يَا ذَا الْجُودِ وَالْإِحْسَانِ
يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْإِمْتِنَانِ يَا ذَا الْأَمْنِ وَالْأَمَانِ يَا ذَا الْقُدْسِ وَالسُّبْحَانِ
يَا ذَا الْحِكْمَةِ وَالْبَيَانِ يَا ذَا الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ يَا ذَا الْحُجَّةِ وَالْبُرْهَانِ
يَا ذَا الْعَظَمَةِ وَالسُّلْطَانِ يَا ذَا الرَّأْفَةِ وَالْمُسْتَعَانِ يَا ذَا الْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(١٦) يَا مَنْ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ إِلٰهُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ خَالِقُ كُلِّ
شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ صَانِعُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ بَعْدَ
كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ عَالِمٌ بِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ
هُوَ قَادِرٌ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ يَبْقَىٰ وَيَفْنَىٰ كُلُّ شَيْءٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا
إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٧) اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا مُكَوِّنُ يَا مُلَقِّنُ يَا مُبَيِّنُ
يَا مُهَوِّنُ يَا مُمَكِّنُ يَا مُزَيِّنُ يَا مُعْلِنُ يَا مُقَسِّمُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ
إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٨) يَا مَنْ هُوَ فِي
مُلْكِهِ مُقِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي سُلْطَانِهِ قَدِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي جَلَالِهِ عَظِيمٌ
يَا مَنْ هُوَ عَلَىٰ عِبَادِهِ رَحِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ
عَصَاهُ حَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ كَرِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي صُنْعِهِ
حَكِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي حِكْمَتِهِ لَطِيفٌ يَا مَنْ هُوَ فِي لُطْفِهِ قَدِيمٌ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٩) يَا مَنْ
لَا يُرْجَىٰ إِلَّا فَضْلُهُ يَا مَنْ لَا يُسْأَلُ إِلَّا عَفْوُهُ يَا مَنْ لَا يُنْظَرُ إِلَّا بِرُّهُ
يَا مَنْ لَا يُخَافُ إِلَّا عَدْلُهُ يَا مَنْ لَا يَدُومُ إِلَّا مُلْكُهُ يَا مَنْ لَا سُلْطَانَ
إِلَّا سُلْطَانُهُ يَا مَنْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ يَا مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ

غَضَبَهُ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهُ يَا مَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِثْلَهُ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٢٠) يَا فَارِجَ
الْهَمِّ وَيَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ يَا قَابِلَ التَّوْبِ يَا خَالِقَ
الْخَلْقِ يَا صَادِقَ الْوَعْدِ يَا مُوفِيَ الْعَهْدِ يَا عَالِمَ السِّرِّ يَا فَالِقَ الْحَبِّ
يَا رَازِقَ الْأَنَامِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٢١) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَلِيُّ يَا وَفِيُّ يَا
غَنِيُّ يَا مَلِيُّ يَا خَفِيُّ يَا رَضِيُّ يَا زَكِيُّ يَا بَدِيُّ يَا قَوِيُّ يَا وَلِيُّ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٢٢) يَا مَنْ
أَظْهَرَ الْجَمِيلَ يَا مَنْ سَتَرَ الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيرَةِ يَا مَنْ لَمْ
يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ
يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَىٰ يَا مُنْتَهَىٰ كُلِّ شَكْوَىٰ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(٢٣) يَا ذَا النِّعْمَةِ السَّابِغَةِ يَا ذَا الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ يَا ذَا الْمِنَّةِ
السَّابِقَةِ يَا ذَا الْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ يَا ذَا الْقُدْرَةِ الْكَامِلَةِ يَا ذَا الْحُجَّةِ
الْقَاطِعَةِ يَا ذَا الْكَرَامَةِ الظَّاهِرَةِ يَا ذَا الْعِزَّةِ الدَّائِمَةِ يَا ذَا الْقُوَّةِ
الْمَتِينَةِ يَا ذَا الْعَظَمَةِ الْمَنِيعَةِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٢٤) يَا بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ يَا جَاعِلَ الظُّلُمَاتِ
يَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا سَاتِرَ الْعَوْرَاتِ يَا مُحْيِيَ
الْأَمْوَاتِ يَا مُنْزِلَ الْآيَاتِ يَا مُضَعِّفَ الْحَسَنَاتِ يَا مَاحِيَ السَّيِّئَاتِ
يَا شَدِيدَ النَّقِمَاتِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٢٥) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُصَوِّرُ يَا مُقَدِّرُ
يَا مُدَبِّرُ يَا مُطَهِّرُ يَا مُنَوِّرُ يَا مُيَسِّرُ يَا مُبَشِّرُ يَا مُنْذِرُ يَا مُقَدِّمُ
يَا مُؤَخِّرُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ

Presented by www.ziaraat.com

يَا رَبِّ (٢٦) يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَا رَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ يَا رَبَّ الْبَلَدِ
الْحَرَامِ يَا رَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ يَا رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ يَا رَبَّ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ يَا رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ يَا رَبَّ النُّورِ وَالظَّلَامِ يَا رَبَّ التَّحِيَّةِ
وَالسَّلَامِ يَا رَبَّ الْقُدْرَةِ فِي الْأَنَامِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٢٧) يَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ يَا أَعْدَلَ
الْعَادِلِينَ يَا أَصْدَقَ الصَّادِقِينَ يَا أَطْهَرَ الطَّاهِرِينَ يَا أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ
يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ يَا أَشْفَعَ
الشَّافِعِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٢٨) يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ يَا سَنَدَ
مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهُ يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهُ يَا غِيَاثَ
مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ يَا فَخْرَ مَنْ لَا فَخْرَ لَهُ يَا عِزَّ مَنْ لَا عِزَّ لَهُ يَا مُعِينَ مَنْ
لَا مُعِينَ لَهُ يَا أَنِيسَ مَنْ لَا أَنِيسَ لَهُ يَا أَمَانَ مَنْ لَا أَمَانَ لَهُ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٢٩) اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَاصِمُ يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ يَا رَاحِمُ يَا سَالِمُ
يَا حَاكِمُ يَا عَالِمُ يَا قَاسِمُ يَا قَابِضُ يَا بَاسِطُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣٠) يَا عَاصِمَ مَنِ اسْتَعْصَمَهُ
يَا رَاحِمَ مَنِ اسْتَرْحَمَهُ يَا غَافِرَ مَنِ اسْتَغْفَرَهُ يَا نَاصِرَ مَنِ اسْتَنْصَرَهُ
يَا حَافِظَ مَنِ اسْتَحْفَظَهُ يَا مُكْرِمَ مَنِ اسْتَكْرَمَهُ يَا مُرْشِدَ مَنِ اسْتَرْشَدَهُ
يَا صَرِيخَ مَنِ اسْتَصْرَخَهُ يَا مُعِينَ مَنِ اسْتَعَانَهُ يَا مُغِيثَ مَنِ اسْتَغَاثَهُ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(٣١) يَا عَزِيزًا لَا يُضَامُ يَا لَطِيفًا لَا يُرَامُ يَا قَيُّومًا لَا يَنَامُ يَا دَائِمًا
لَا يَفُوتُ يَا حَيًّا لَا يَمُوتُ يَا مَلِكًا لَا يَزُولُ يَا بَاقِيًا لَا يَفْنَى يَا عَالِمًا
لَا يَجْهَلُ يَا صَمَدًا لَا يُطْعَمُ يَا قَوِيًّا لَا يَضْعُفُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ

إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣٢) اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا أَحَدُ يَا وَاحِدُ يَا شَاهِدُ يَا مَاجِدُ يَا حَامِدُ يَا رَاشِدُ
يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ يَا ضَارُّ يَا نَافِعُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣٣) يَا أَعْظَمَ مِنْ كُلِّ عَظِيمٍ يَا أَكْرَمَ
مِنْ كُلِّ كَرِيمٍ يَا أَرْحَمَ مِنْ كُلِّ رَحِيمٍ يَا أَعْلَمَ مِنْ كُلِّ عَلِيمٍ يَا
أَحْكَمَ مِنْ كُلِّ حَكِيمٍ يَا أَقْدَمَ مِنْ كُلِّ قَدِيمٍ يَا أَكْبَرَ مِنْ كُلِّ كَبِيرٍ
يَا أَلْطَفَ مِنْ كُلِّ لَطِيفٍ يَا أَجَلَّ مِنْ كُلِّ جَلِيلٍ يَا أَعَزَّ مِنْ كُلِّ عَزِيزٍ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(٣٤) يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا كَثِيرَ الْخَيْرِ يَا قَدِيمَ
الْفَضْلِ يَا دَائِمَ اللُّطْفِ يَا لَطِيفَ الصُّنْعِ يَا مُنَفِّسَ الْكَرْبِ يَا كَاشِفَ
الضُّرِّ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا قَاضِيَ الْحَقِّ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣٥) يَا مَنْ هُوَ فِي عَهْدِهِ
وَفِيٌّ يَا مَنْ هُوَ فِي وَفَائِهِ قَوِيٌّ يَا مَنْ هُوَ فِي قُوَّتِهِ عَلِيٌّ يَا مَنْ هُوَ فِي
عُلُوِّهِ قَرِيبٌ يَا مَنْ هُوَ فِي قُرْبِهِ لَطِيفٌ يَا مَنْ هُوَ فِي لُطْفِهِ شَرِيفٌ
يَا مَنْ هُوَ فِي شَرَفِهِ عَزِيزٌ يَا مَنْ هُوَ فِي عِزِّهِ عَظِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي
عَظَمَتِهِ مَجِيدٌ يَا مَنْ هُوَ فِي مَجْدِهِ حَمِيدٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣٦) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ يَا كَافِي يَا شَافِي يَا وَافِي يَا مُعَافِي يَا هَادِي يَا دَاعِي يَا قَاضِي
يَا رَاضِي يَا عَالِي يَا بَاقِي سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣٧) يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَاضِعٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ
شَيْءٍ خَاشِعٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ كَائِنٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ مَوْجُودٌ بِهِ
يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ مُنِيبٌ إِلَيْهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَائِفٌ مِنْهُ يَا مَنْ
كُلُّ شَيْءٍ قَائِمٌ بِهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ صَائِرٌ إِلَيْهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ يُسَبِّحُ

Presented by www.ziaraat.com

حمده يا من كل شيء هالك الا وجهه سبحانك يا لا اله الا
انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٣٨) يا من لا مفر
الا اليه يا من لا مفزع الا اليه يا من لا مقصد الا اليه يا من
لا منجى منه الا اليه يا من لا يرغب الا اليه يا من لا حول ولا
قوة الا به يا من لا يستعان الا به يا من لا يتوكل الا عليه يا من
لا يرجى الا هو يا من لا يعبد الا اياه سبحانك يا لا اله الا انت
الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٣٩) يا خير المرهوبين
يا خير المرغوبين يا خير المطلوبين يا خير المسئولين يا خير
المقصودين يا خير المذكورين يا خير المشكورين يا خير
المحبوبين يا خير المدعوين يا خير المستانسين سبحانك يا لا
اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٤٠) اللهم
اني اسئلك باسمك يا غافر يا ساتر يا قادر يا قاهر يا فاطر
يا كاسر يا جابر يا ذاكر يا ناظر يا ناصر سبحانك يا لا اله الا
انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٤١) يا من خلق
فسوى يا من قدر فهدى يا من يكشف البلوى يا من يسمع
النجوى يا من ينقذ الغرقى يا من ينجي الهلكى يا من يشفي المرضى
يا من اضحك وابكى يا من امات واحيى يا من خلق الزوجين
الذكر والانثى سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث
خلصنا من النار يا رب (٤٢) يا من في البر والبحر سبيله يا من
في الآفاق آياته يا من في الآيات برهانه يا من في الممات
قدرته يا من في القبور عبرته يا من في القيامة ملكه يا من
في الحساب هيبته يا من في الميزان قضاؤه يا من في الجنة ثوابه
يا من في النار عقابه سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث

خلصنا من النار يا رب (٤٣) يا من اليه يهرب الخائفون
يا من اليه يفزع المذنبون يا من اليه يقصد المنيبون يا
من اليه يرغب الزاهدون يا من اليه يلجا المتحيرون
يا من به يستانس المريدون يا من به يفتخر المحبون يا من
في عفوه يطمع الخاطئون يا من اليه يسكن الموقنون يا من عليه
يتوكل المتوكلون سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث
خلصنا من النار يا رب (٤٤) اللهم اني اسئلك باسمك يا حبيب
يا طبيب يا قريب يا رقيب يا حسيب يا مهيب يا مثيب يا مجيب
يا خبير يا بصير سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا
من النار يا رب (٤٥) يا اقرب من كل قريب يا احب من كل
حبيب يا ابصر من كل بصير يا اخبر من كل خبير يا اشرف
من كل شريف يا ارفع من كل رفيع يا اقوى من كل قوي يا اغنى
من كل غني يا اجود من كل جواد يا ارأف من كل رؤف سبحانك
يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٤٦) يا غالبا
غير مغلوب يا صانعا غير مصنوع يا خالقا غير مخلوق يا مالكا
غير مملوك يا قاهرا غير مقهور يا رافعا غير مرفوع يا حافظا
غير محفوظ يا ناصرا غير منصور يا شاهدا غير غائب يا قريبا
غير بعيد سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا
من النار يا رب (٤٧) يا نور النور يا منور النور يا خالق النور يا
مدبر النور يا مقدر النور يا نور كل نور يا نورا قبل كل نور يا
نورا بعد كل نور يا نورا فوق كل نور يا نورا ليس كمثله نور
سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار
يا رب (٤٨) يا من عطاؤه شريف يا من فعله لطيف يا من لطفه

Presented by www.ziaraat.com

مُقِيمٌ يَا مَنْ إِحْسَانُهُ قَدِيمٌ يَا مَنْ قَوْلُهُ حَقٌّ يَا مَنْ وَعْدُهُ صِدْقٌ
يَا مَنْ عَفْوُهُ فَضْلٌ يَا مَنْ عَذَابُهُ عَدْلٌ يَا مَنْ ذِكْرُهُ حُلْوٌ يَا مَنْ
فَضْلُهُ عَمِيمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤٩) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُسَهِّلُ يَا مُفَصِّلُ
يَا مُبَدِّلُ يَا مُذَلِّلُ يَا مُنَزِّلُ يَا مُنَوِّلُ يَا مُفْضِلُ يَا مُجْزِلُ يَا مُمْهِلُ
يَا مُجْمِلُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (٥٠) يَا مَنْ يَرَىٰ وَلَا يُرَىٰ يَا مَنْ يَخْلُقُ وَلَا يُخْلَقُ يَا
مَنْ يَهْدِي وَلَا يُهْدَىٰ يَا مَنْ يُحْيِي وَلَا يُحْيَىٰ يَا مَنْ يَسْأَلُ وَلَا يُسْأَلُ
يَا مَنْ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ يَا مَنْ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ يَا مَنْ يَقْضِي وَ
لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِ يَا مَنْ يَحْكُمُ وَلَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ
يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥١) يَا نِعْمَ الْحَسِيبُ يَا نِعْمَ الطَّبِيبُ
يَا نِعْمَ الرَّقِيبُ يَا نِعْمَ الْقَرِيبُ يَا نِعْمَ الْمُجِيبُ يَا نِعْمَ الْحَبِيبُ
يَا نِعْمَ الْكَفِيلُ يَا نِعْمَ الْوَكِيلُ يَا نِعْمَ الْمَوْلَىٰ يَا نِعْمَ النَّصِيرُ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥٢) يَا سُرُورَ
الْعَارِفِينَ يَا مُنَى الْمُحِبِّينَ يَا أَنِيسَ الْمُرِيدِينَ يَا حَبِيبَ التَّوَّابِينَ
يَا رَازِقَ الْمُقِلِّينَ يَا رَجَاءَ الْمُذْنِبِينَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الْعَابِدِينَ يَا مُنَفِّسُ
عَنِ الْمَكْرُوبِينَ يَا مُفَرِّجُ عَنِ الْمَغْمُومِينَ يَا إِلٰهَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(٥٣) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا رَبَّنَا يَا إِلٰهَنَا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا
يَا نَاصِرَنَا يَا حَافِظَنَا يَا دَلِيلَنَا يَا مُعِينَنَا يَا حَبِيبَنَا يَا طَبِيبَنَا سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥٤) يَا
رَبَّ النَّبِيِّينَ وَالْأَبْرَارِ يَا رَبَّ الصِّدِّيقِينَ وَالْأَخْيَارِ يَا رَبَّ الْجَنَّةِ

وَالنَّارِ يَا رَبَّ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ يَا رَبَّ الْحُبُوبِ وَالثِّمَارِ يَا رَبَّ الْأَنْهَارِ
وَالْأَشْجَارِ يَا رَبَّ الصَّحَارِي وَالْقِفَارِ يَا رَبَّ الْبَرَارِي وَالْبِحَارِ يَا رَبَّ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَا رَبَّ الْإِعْلَانِ وَالْإِسْرَارِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥٥) يَا مَنْ نَفَذَ فِي كُلِّ شَيْءٍ
أَمْرُهُ يَا مَنْ لَحِقَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهُ يَا مَنْ بَلَغَتْ إِلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قُدْرَتُهُ
يَا مَنْ لَا تُحْصِي الْعِبَادُ نِعَمَهُ يَا مَنْ لَا تَبْلُغُ الْخَلَائِقُ شُكْرَهُ يَا مَنْ لَا
تُدْرِكُ الْأَفْهَامُ جَلَالَهُ يَا مَنْ لَا تَنَالُ الْأَوْهَامُ كُنْهَهُ يَا مَنِ الْعَظَمَةُ
وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ يَا مَنْ لَا تَرُدُّ الْعِبَادُ قَضَاءَهُ يَا مَنْ لَا مُلْكَ إِلَّا مُلْكُهُ
يَا مَنْ لَا عَطَاءَ إِلَّا عَطَاؤُهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥٦) يَا مَنْ لَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ يَا مَنْ لَهُ
الصِّفَاتُ الْعُلْيَا يَا مَنْ لَهُ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ يَا مَنْ لَهُ الْجَنَّةُ الْمَأْوَىٰ
يَا مَنْ لَهُ الْآيَاتُ الْكُبْرَىٰ يَا مَنْ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يَا مَنْ لَهُ الْحُكْمُ
وَالْقَضَاءُ يَا مَنْ لَهُ الْهَوَاءُ وَالْفَضَاءُ يَا مَنْ لَهُ الْعَرْشُ وَالثَّرَىٰ يَا مَنْ
لَهُ السَّمٰوٰتُ الْعُلَىٰ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥٧) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَفُوُّ يَا غَفُورُ
يَا صَبُورُ يَا شَكُورُ يَا رَؤُوفُ يَا عَطُوفُ يَا مَسْؤُولُ يَا وَدُودُ يَا سُبُّوحُ
يَا قُدُّوسُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (٥٨) يَا مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ عَظَمَتُهُ يَا مَنْ فِي الْأَرْضِ آيَاتُهُ
يَا مَنْ فِي كُلِّ شَيْءٍ دَلَائِلُهُ يَا مَنْ فِي الْبِحَارِ عَجَائِبُهُ يَا مَنْ فِي الْجِبَالِ
خَزَائِنُهُ يَا مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ
كُلُّهُ يَا مَنْ أَظْهَرَ فِي كُلِّ شَيْءٍ لُطْفَهُ يَا مَنْ أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ
يَا مَنْ تَصَرَّفَ فِي الْخَلَائِقِ قُدْرَتُهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥٩) يَا حَبِيبَ مَنْ لَا

Presented by www.ziaraat.com

حَبِيبَ لَهُ يَا طَبِيبُ مَنْ لَا طَبِيبَ لَهُ يَا مُجِيبُ مَنْ لَا مُجِيبَ لَهُ
يَا شَفِيقُ مَنْ لَا شَفِيقَ لَهُ يَا رَفِيقُ مَنْ لَا رَفِيقَ لَهُ يَا مُغِيثُ مَنْ لَا
مُغِيثَ لَهُ يَا دَلِيلُ مَنْ لَا دَلِيلَ لَهُ يَا اَنِيسُ مَنْ لَا اَنِيسَ لَهُ يَا رَاحِمُ
مَنْ لَا رَاحِمَ لَهُ يَا صَاحِبُ مَنْ لَا صَاحِبَ لَهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٦٠) يَا كَافِيَ مَنِ
اسْتَكْفَاهُ يَا هَادِيَ مَنِ اسْتَهْدَاهُ يَا كَالِئَ مَنِ اسْتَكْلَاهُ يَا رَاعِيَ مَنِ
اسْتَرْعَاهُ يَا شَافِيَ مَنِ اسْتَشْفَاهُ يَا قَاضِيَ مَنِ اسْتَقْضَاهُ يَا مُغْنِيَ
مَنِ اسْتَغْنَاهُ يَا مُوفِيَ مَنِ اسْتَوْفَاهُ يَا مُقَوِّيَ مَنِ اسْتَقْوَاهُ يَا وَلِيَّ مَنِ
اسْتَوْلَاهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (٦١) اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا خَالِقُ يَا رَازِقُ يَا نَاطِقُ يَا
صَادِقُ يَا فَالِقُ يَا فَارِقُ يَا فَاتِقُ يَا رَاتِقُ يَا سَابِقُ يَا سَامِقُ سُبْحَانَكَ
يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٦٢) يَا
مَنْ يُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ يَا مَنْ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالْاَنْوَارَ يَا مَنْ
خَلَقَ الظِّلَّ وَالْحَرُورَ يَا مَنْ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَا مَنْ قَدَّرَ الْخَيْرَ
وَالشَّرَّ يَا مَنْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ يَا مَنْ لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ يَا مَنْ
لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ يَا مَنْ
لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٦٣) يَا مَنْ يَعْلَمُ مُرَادَ الْمُرِيدِينَ يَا مَنْ
يَعْلَمُ ضَمِيرَ الصَّامِتِينَ يَا مَنْ يَسْمَعُ اَنِينَ الْوَاهِنِينَ يَا مَنْ يَرٰى
بُكَاءَ الْخَائِفِينَ يَا مَنْ يَمْلِكُ حَوَائِجَ السَّائِلِينَ يَا مَنْ يَقْبَلُ عُذْرَ
التَّائِبِينَ يَا مَنْ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ يَا مَنْ لَا يُضِيعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِينَ يَا مَنْ لَا يَبْعُدُ عَنْ قُلُوبِ الْعَارِفِينَ يَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِينَ
سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ

(٦٤) يَا دَائِمَ الْبَقَاءِ يَا سَامِعَ الدُّعَاءِ يَا وَاسِعَ الْعَطَاءِ يَا غَافِرَ الْخَطَاءِ
يَا بَدِيعَ السَّمَاءِ يَا حَسَنَ الْبَلَاءِ يَا جَمِيلَ الثَّنَاءِ يَا قَدِيمَ السَّنَاءِ يَا
كَثِيرَ الْوَفَاءِ يَا شَرِيفَ الْجَزَاءِ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٦٥) اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ
يَا سَتَّارُ يَا غَفَّارُ يَا قَهَّارُ يَا جَبَّارُ يَا صَبَّارُ يَا بَارُّ يَا مُخْتَارُ يَا فَتَّاحُ
يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٦٦) يَا مَنْ خَلَقَنِي وَسَوَّانِي يَا مَنْ رَزَقَنِي
وَرَبَّانِي يَا مَنْ اَطْعَمَنِي وَسَقَانِي يَا مَنْ قَرَّبَنِي وَاَدْنَانِي يَا مَنْ
عَصَمَنِي وَكَفَانِي يَا مَنْ حَفِظَنِي وَكَلَانِي يَا مَنْ اَعَزَّنِي وَاَغْنَانِي يَا مَنْ
وَفَّقَنِي وَهَدَانِي يَا مَنْ اٰنَسَنِي وَاٰوَانِي يَا مَنْ اَمَاتَنِي وَاَحْيَانِي
سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(٦٧) يَا مَنْ يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ يَا مَنْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ
يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ يَا مَنْ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا بِاِذْنِهِ
يَا مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ يَا مَنْ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ يَا
مَنْ لَا رَادَّ لِقَضَائِهِ يَا مَنِ انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ لِاَمْرِهِ يَا مَنِ السَّمٰوٰتُ
مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ يَا مَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ
سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(٦٨) يَا مَنْ جَعَلَ الْاَرْضَ مِهَادًا يَا مَنْ جَعَلَ الْجِبَالَ اَوْتَادًا يَا مَنْ
جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْقَمَرَ نُورًا يَا مَنْ جَعَلَ اللَّيْلَ
لِبَاسًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّهَارَ مَعَاشًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّوْمَ سُبَاتًا يَا مَنْ
جَعَلَ السَّمَاءَ بِنَاءً يَا مَنْ جَعَلَ الْاَشْيَاءَ اَزْوَاجًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّارَ
مِرْصَادًا سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (٦٩) اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا سَمِيعُ يَا شَفِيعُ

Presented by www.ziaraat.com

يا رفيع يا منيع يا سريع يا بديع يا كبير يا قدير يا خبير يا مجير
سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب
(٤٠) يا حيا قبل كل حي يا حيا بعد كل حي يا حي الذي ليس كمثله
حي يا حي الذي ليس يشاركه حي يا حي الذي لا يحتاج الى حي
يا حي الذي يميت كل حي يا حي الذي يرزق كل حي يا حيا لم
يرث الحيوة من حي يا حي الذي يحيي الموتى يا حي يا قيوم لا تاخذه
سنة ولا نوم سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من
النار يا رب (٤١) يا من له ذكر لا ينسى يا من له نور لا يطفى يا
من له نعم لا تعد يا من له ملك لا يزول يا من له ثناء لا يحصى
يا من له جلال لا يكيف يا من له كمال لا يدرك يا من له قضاء
لا يرد يا من له صفات لا تبدل يا من له نعوت لا تغير سبحانك
يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٤٢) يا
رب العالمين يا مالك يوم الدين يا غاية الطالبين يا ظهر اللاجين
يا مدرك الهاربين يا من يحب الصابرين يا من يحب التوابين يا
من يحب المتطهرين يا من يحب المحسنين يا من هو اعلم بالمهتدين
سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب
(٤٣) اللهم اني اسئلك باسمك يا شفيق يا رفيق يا حفيظ يا محيط
يا مقيت يا مغيث يا معز يا مذل يا مبدئ يا معيد سبحانك يا لا
اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٤٤) يا من هو
احد بلا ضد يا من هو فرد بلا ند يا من هو صمد بلا عيب يا من
هو وتر بلا كيف يا من هو قاض بلا حيف يا من هو رب بلا وزير
يا من هو عزيز بلا ذل يا من هو غني بلا فقر يا من هو ملك بلا عزل
يا من هو موصوف بلا شبيه سبحانك يا لا اله الا انت الغوث

الغوث خلصنا من النار يا رب (٤٥) يا من ذكره شرف للذاكرين
يا من شكره فوز للشاكرين يا من حمده عز للحامدين يا من
طاعته نجاة للمطيعين يا من بابه مفتوح للطالبين يا من سبيله
واضح للمنيبين يا من اياته برهان للناظرين يا من كتابه تذكرة
للمتقين يا من رزقه عموم للطائعين والعاصين يا من رحمته
قريب من المحسنين سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث
خلصنا من النار يا رب (٤٦) يا من تبارك اسمه يا من تعالى جده
يا من لا اله غيره يا من جل ثناؤه يا من تقدست اسماؤه يا من
يدوم بقاؤه يا من العظمة بهاؤه يا من الكبرياء رداؤه يا من
لا تحصى الاؤه يا من لا تعد نعماؤه سبحانك يا لا اله الا انت
الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٤٧) اللهم اني اسئلك
باسمك يا معين يا امين يا مبين يا متين يا مكين يا رشيد يا
حميد يا مجيد يا شديد يا شهيد سبحانك يا لا اله الا انت الغوث
الغوث خلصنا من النار يا رب (٤٨) يا ذا العرش المجيد يا ذا القول
السديد يا ذا الفعل الرشيد يا ذا البطش الشديد يا ذا الوعد والوعيد
يا من هو الولي الحميد يا من هو فعال لما يريد يا من هو
قريب غير بعيد يا من هو على كل شيء شهيد يا من هو ليس
بظلام للعبيد سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا
من النار يا رب (٤٩) يا من لا شريك له ولا وزير يا من لا شبيه
له ولا نظير يا خالق الشمس والقمر المنير يا مغني البائس
الفقير يا رازق الطفل الصغير يا راحم الشيخ الكبير يا جابر
العظم الكسير يا عصمة الخائف المستجير يا من هو بعباده
خبير بصير يا من هو على كل شيء قدير سبحانك يا لا اله

Presented by www.ziaraat.com

إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٠) يَا ذَا الْجُودِ وَالنِّعَمِ
يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْكَرَمِ يَا خَالِقَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ يَا بَارِئَ الذَّرِّ وَالنَّسَمِ
يَا ذَا الْبَأْسِ وَالنِّقَمِ يَا مُلْهِمَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْأَلَمِ
يَا عَالِمَ السِّرِّ وَالْهِمَمِ يَا رَبَّ الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ يَا مَنْ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ
مِنَ الْعَدَمِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (٨١) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا فَاعِلُ يَا جَاعِلُ يَا قَابِلُ
يَا كَامِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ يَا عَادِلُ يَا غَالِبُ يَا طَالِبُ يَا وَاهِبُ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (٨٢) يَا مَنْ أَنْعَمَ بِطَوْلِهِ يَا مَنْ أَكْرَمَ بِجُودِهِ يَا مَنْ جَادَ
بِلُطْفِهِ يَا مَنْ تَعَزَّزَ بِقُدْرَتِهِ يَا مَنْ قَدَّرَ بِحِكْمَتِهِ يَا مَنْ حَكَمَ
بِتَدْبِيرِهِ يَا مَنْ دَبَّرَ بِعِلْمِهِ يَا مَنْ تَجَاوَزَ بِحِلْمِهِ يَا مَنْ دَنَا فِي
عُلُوِّهِ يَا مَنْ عَلَا فِي دُنُوِّهِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٣) يَا مَنْ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَا مَنْ يَفْعَلُ مَا
يَشَاءُ يَا مَنْ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُعَذِّبُ
مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُعِزُّ مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُذِلُّ
مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُصَوِّرُ فِي الْأَرْحَامِ مَا يَشَاءُ يَا مَنْ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ
مَنْ يَشَاءُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (٨٤) يَا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ
شَيْءٍ قَدْرًا يَا مَنْ لَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا يَا مَنْ جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ
رُسُلًا يَا مَنْ جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا يَا مَنْ
خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَمَدًا يَا مَنْ أَحَاطَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا يَا مَنْ أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٥) اَللّٰهُمَّ إِنِّي

أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا بَاطِنُ يَا ظَاهِرُ يَا بَرُّ يَا حَقُّ يَا فَرْدُ
يَا وِتْرُ يَا صَمَدُ يَا سَرْمَدُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٦) يَا خَيْرَ مَعْرُوفٍ عُرِفَ يَا أَفْضَلَ مَعْبُودٍ
عُبِدَ يَا أَجَلَّ مَشْكُورٍ شُكِرَ يَا أَعَزَّ مَذْكُورٍ ذُكِرَ يَا أَعْلَى مَحْمُودٍ
حُمِدَ يَا أَقْدَمَ مَوْجُودٍ طُلِبَ يَا أَرْفَعَ مَوْصُوفٍ وُصِفَ يَا أَكْبَرَ
مَقْصُودٍ قُصِدَ يَا أَكْرَمَ مَسْئُولٍ سُئِلَ يَا أَشْرَفَ مَحْبُوبٍ عُلِمَ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (٨٧) يَا حَبِيبَ الْبَاكِينَ يَا سَيِّدَ الْمُتَوَكِّلِينَ يَا هَادِيَ
الْمُضِلِّينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَنِيسَ الذَّاكِرِينَ يَا مَفْزَعَ الْمَلْهُوفِينَ
يَا مُنْجِيَ الصَّادِقِينَ يَا أَقْدَرَ الْقَادِرِينَ يَا أَعْلَمَ الْعَالِمِينَ يَا إِلٰهَ
الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٨) يَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ يَا مَنْ
بَطَنَ فَخَبَرَ يَا مَنْ عُبِدَ فَشَكَرَ يَا مَنْ عُصِيَ فَغَفَرَ يَا مَنْ لَا تَحْوِيهِ
الْفِكَرُ يَا مَنْ لَا يُدْرِكُهُ بَصَرٌ يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَثَرٌ يَا رَازِقَ
الْبَشَرِ يَا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٩) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ
يَا حَافِظُ يَا بَارِئُ يَا ذَارِئُ يَا بَاذِخُ يَا فَارِجُ يَا فَاتِحُ يَا كَاشِفُ يَا ضَامِنُ
يَا آمِرُ يَا نَاهِي سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٠) يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَصْرِفُ
السُّوءَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَخْلُقُ الْخَلْقَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ
إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُتِمُّ النِّعْمَةَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُقَلِّبُ الْقُلُوبَ إِلَّا
هُوَ يَا مَنْ لَا يُدَبِّرُ الْأَمْرَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُنَزِّلُ الْغَيْثَ إِلَّا هُوَ
يَا مَنْ لَا يَبْسُطُ الرِّزْقَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُحْيِي الْمَوْتَى إِلَّا هُوَ سُبْحَانَكَ

Presented by www.ziaraat.com

يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩١) يَا مُعِيْ
الضُّعَفَآءِ يَا صَاحِبَ الْغُرَبَآءِ يَا نَاصِرَ الْاَوْلِيَآءِ يَا قَاهِرَ الْاَعْدَآءِ يَا
رَافِعَ السَّمَآءِ يَا اَنِيْسَ الْاَصْفِيَآءِ يَا حَبِيْبَ الْاَتْقِيَآءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآ
يَا اِلٰهَ الْاَغْنِيَآءِ يَا اَكْرَمَ الْكُرَمَآءِ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٢) يَا كَافِيًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَا قَآئِ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَا يُشْبِهُهٗ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَزِيْدُ فِيْ مُلْكِهٖ شَيْءٌ
يَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَنْقُصُ مِنْ خَزَآئِنِهٖ شَيْءٌ يَا مَ
لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَعْزُبُ عَنْ عِلْمِهٖ شَيْءٌ يَا مَنْ هُوَ خَبِ
بِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ وَسِعَتْ رَحْمَتُهٗ كُلَّ شَيْءٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِ
اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٣) اَللّٰهُمَّ اِ
اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُكْرِمُ يَا مُطْعِمُ يَا مُنْعِمُ يَا مُعْطِيْ يَا مُغْنِيْ يَا
مُقْنِيْ يَا مُفْنِيْ يَا مُحْيِيْ يَا مُرْضِيْ يَا مُنْجِيْ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٤) يَا اَوَّلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّ
اٰخِرَهٗ يَا اِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّصَانِعَهٗ يَا بَا
كُلِّ شَيْءٍ وَّخَالِقَهٗ يَا قَابِضَ كُلِّ شَيْءٍ وَّبَاسِطَهٗ يَا مُبْدِئَ كُلِّ
وَّمُعِيْدَهٗ يَا مُنْشِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَّمُقَدِّرَهٗ يَا مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ وَّمُحَوِّ
يَا مُحْيِيَ كُلِّ شَيْءٍ وَّمُمِيْتَهٗ يَا خَالِقَ كُلِّ شَيْءٍ وَّوَارِثَهٗ سُبْحَانَكَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٥) يَا
خَيْرَ ذَاكِرٍ وَّمَذْكُوْرٍ يَا خَيْرَ شَاكِرٍ وَّمَشْكُوْرٍ يَا خَيْرَ حَامِدٍ وَّمَحْمُ
يَا خَيْرَ شَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ يَا خَيْرَ دَاعٍ وَّمَدْعُوٍّ يَا خَيْرَ مَقْصُوْدٍ
مَطْلُوْبٍ يَا خَيْرَ حَبِيْبٍ وَّمَحْبُوْبٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٦) يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعَا
مُجِيْبٌ يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ اَطَاعَهٗ حَبِيْبٌ يَا مَنْ هُوَ اِلٰى مَنْ اَحَبَّهٗ قَرِ

يَا مَنْ هُوَ بِمَنِ اسْتَحْفَظَهٗ رَقِيْبٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ كَرِيْمٌ يَا
مَنْ هُوَ بِمَنْ عَصَاهُ حَلِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ عَظَمَتِهٖ رَحِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ
فِيْ حِكْمَتِهٖ عَظِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ اِحْسَانِهٖ قَدِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ اَرَادَهٗ
عَلِيْمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (٩٧) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُسَبِّبُ يَا مُرَغِّبُ يَا
مُقَلِّبُ يَا مُعَقِّبُ يَا مُرَتِّبُ يَا مُخَوِّفُ يَا مُحَذِّرُ يَا مُذَكِّرُ يَا مُسَخِّرُ
يَا مُغَيِّرُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (٩٨) يَا مَنْ عِلْمُهٗ سَابِقٌ يَا مَنْ وَعْدُهٗ صَادِقٌ يَا مَنْ لُطْفُهٗ
ظَاهِرٌ يَا مَنْ اَمْرُهٗ غَالِبٌ يَا مَنْ كِتَابُهٗ مُحْكَمٌ يَا مَنْ قَضَآؤُهٗ
كَآئِنٌ يَا مَنْ قُرْاٰنُهٗ مَجِيْدٌ يَا مَنْ مُلْكُهٗ قَدِيْمٌ يَا مَنْ فَضْلُهٗ عَمِيْمٌ
يَا مَنْ عَرْشُهٗ عَظِيْمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٩) يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ يَا مَنْ
لَا يَمْنَعُهٗ فِعْلٌ عَنْ فِعْلٍ يَا مَنْ لَا يُلْهِيْهِ قَوْلٌ عَنْ قَوْلٍ يَا مَنْ
لَا يُغَلِّطُهٗ سُؤَالٌ عَنْ سُؤَالٍ يَا مَنْ لَا يَحْجُبُهٗ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ يَا
مَنْ لَا يُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ يَا مَنْ هُوَ غَايَةُ مُرَادِ الْمُرِيْدِيْنَ
يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهٰى هِمَمِ الْعَارِفِيْنَ يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهٰى طَلَبِ الطَّالِبِيْنَ
يَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ ذَرَّةٌ فِي الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٠٠) يَا حَلِيْمًا لَا يَعْجَلُ
يَا جَوَادًا لَا يَبْخَلُ يَا صَادِقًا لَا يُخْلِفُ يَا وَهَّابًا لَا يَمَلُّ يَا قَاهِرًا
لَا يُغْلَبُ يَا عَظِيْمًا لَا يُوْصَفُ يَا عَدْلًا لَا يَحِيْفُ يَا غَنِيًّا لَا يَفْتَقِرُ يَا
كَبِيْرًا لَا يَصْغُرُ يَا حَافِظًا لَا يَغْفُلُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ -

Presented by www.ziaraat.com

دُعائے جوشن صغیر

کفعمی علیہ الرحمۃ نے حاشیہ بلد الامین میں لکھا ہے کہ یہ دُعا رفیع الشان اور عظیم المرتبت ہے جب موسیٰ ہادی عباسی نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کے قتل کا ارادہ کیا تو آپؑ نے اس دعا کو پڑھا اور خواب میں اپنے جدّ بزرگوار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آں حضرتؐ نے آپ سے فرمایا کہ خداوند عالم تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰهِيْ كَمْ مِنْ عَدُوٍّ انْتَضٰى عَلَيَّ سَيْفَ عَدَاوَتِهِ وَشَحَذَ لِيْ ظُبَةَ مُدْيَتِهِ وَاَرْهَفَ لِيْ شَبَا حَدِّهِ وَدَافَ لِيْ قَوَاتِلَ سُمُوْمِهِ وَسَدَّدَ اِلَيَّ صَوَائِبَ سِهَامِهِ وَلَمْ تَنَمْ عَنِّيْ عَيْنُ حِرَاسَتِهِ وَاَضْمَرَ اَنْ يَسُوْمَنِي الْمَكْرُوْهَ وَيُجَرِّعَنِيْ ذُعَافَ مَرَارَتِهِ نَظَرْتَ يَا اِلٰهِيْ اِلٰى ضَعْفِيْ عَنِ احْتِمَالِ الْفَوَادِحِ وَعَجْزِيْ عَنْ مُلِمَّاتِ الْجَوَائِحِ وَقُصُوْرِيْ عَنِ الْاِنْتِصَارِ مِمَّنْ قَصَدَنِيْ بِمُحَارَبَتِهِ وَوَحْدَتِيْ فِيْ كَثِيْرٍ مِمَّنْ نَاوَانِيْ وَاَرْصَدَ لِيْ فِيْمَا لَمْ اُعْمِلْ فِكْرِيْ فِي الْاِرْصَادِ لَهُمْ بِمِثْلِهِ فَاَيَّدْتَنِيْ بِقُوَّتِكَ وَشَدَدْتَ اَزْرِيْ بِنُصْرَتِكَ وَفَلَلْتَ لِيْ حَدَّهُ وَخَذَلْتَهُ بَعْدَ جَمْعِ عَدِيْدِهِ وَحَشْدِهِ وَاَعْلَيْتَ كَعْبِيْ عَلَيْهِ وَوَجَّهْتَ مَا سَدَّدَ اِلَيَّ مِنْ مَكَائِدِهِ اِلَيْهِ وَرَدَدْتَهُ عَلَيْهِ فِيْ مَهْوٰى حُفْرَتِهِ وَلَمْ يَشْفِ غَلِيْلَهُ وَلَمْ تَبْرُدْ حَزَازَاتُ غَيْظِهِ وَقَدْ عَضَّ عَلَيَّ اَنَامِلَهُ وَاَدْبَرَ مُوَلِّيًا قَدْ اَخْفَقَتْ سَرَايَاهُ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (۲) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِنْ بَاغٍ بَغَانِيْ بِمَكَائِدِهِ وَنَصَبَ لِيْ اَشْرَاكَ مَصَائِدِهِ وَوَكَّلَ بِيْ تَفَقُّدَ رِعَايَتِهِ وَاَضْبَاَ اِلَيَّ اِضْبَاءَ السَّبُعِ لِطَرِيْدَتِهِ انْتِظَارًا لِانْتِهَازِ فُرْصَتِهِ

وَهُوَ يُظْهِرُ بَشَاشَةَ الْمَلَقِ وَيَبْسُطُ وَجْهًا غَيْرَ طَلِقٍ فَلَمَّا رَاَيْتَ دَغَلَ سَرِيْرَتِهِ وَقُبْحَ مَا انْطَوٰى عَلَيْهِ لِشَرِيْكِهِ فِيْ مِلَّتِهِ وَاَصْبَحَ مُجْلِبًا اِلَيَّ فِيْ بَغْيِهِ اَرْكَسْتَهُ لِاُمِّ رَاْسِهِ وَاَتَيْتَ بُنْيَانَهُ مِنْ اَسَاسِهِ فَصَرَعْتَهُ فِيْ زُبْيَتِهِ وَرَدَّيْتَهُ فِيْ مَهْوٰى حُفْرَتِهِ وَجَعَلْتَ خَدَّهُ طَبَقًا لِتُرَابِ رِجْلِهِ وَشَغَلْتَهُ فِيْ بَدَنِهِ وَرِزْقِهِ وَرَمَيْتَهُ بِحَجَرِهِ وَخَنَقْتَهُ بِوَتَرِهِ وَذَكَّيْتَهُ بِمَشَاقِصِهِ وَكَبَبْتَهُ لِمَنْخِرِهِ وَرَدَدْتَ كَيْدَهُ فِيْ نَحْرِهِ وَرَبَقْتَهُ بِنَدَامَتِهِ وَفَسَاْتَهُ بِحَسْرَتِهِ فَاسْتَخْذَاَ وَتَضَاءَلَ بَعْدَ نَخْوَتِهِ وَانْقَمَعَ بَعْدَ اسْتِطَالَتِهِ ذَلِيْلًا مَاْسُوْرًا فِيْ رِبْقِ حِبَالَتِهِ الَّتِيْ كَانَ يُؤَمِّلُ اَنْ يَرَانِيْ فِيْهَا يَوْمَ سَطْوَتِهِ وَقَدْ كِدْتُ يَا رَبِّ لَوْلَا رَحْمَتُكَ اَنْ يَحُلَّ بِيْ مَا حَلَّ بِسَاحَتِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (۳) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِنْ حَاسِدٍ شَرِقَ بِحَسْرَتِهِ وَعَدُوٍّ شَجِيَ بِغَيْظِهِ وَسَلَقَنِيْ بِحَدِّ لِسَانِهِ وَوَحَرَنِيْ بِقَرْفِ عُيُوْبِهِ وَجَعَلَ عِرْضِيْ غَرَضًا لِمَرَامِيْهِ وَقَلَّدَنِيْ خِلَالًا لَمْ تَزَلْ فِيْهِ نَادَيْتُكَ يَا رَبِّ مُسْتَجِيْرًا بِكَ وَاثِقًا بِسُرْعَةِ اِجَابَتِكَ مُتَوَكِّلًا عَلٰى مَا لَمْ اَزَلْ اَعْرِفُهُ مِنْ حُسْنِ دِفَاعِكَ عَالِمًا اَنَّهُ لَا يُضْطَهَدُ مَنْ اَوٰى اِلٰى ظِلِّ كَنَفِكَ وَلَنْ تَقْرَعَ الْحَوَادِثُ مَنْ لَجَاَ اِلٰى مَعْقِلِ الْاِنْتِصَارِ بِكَ فَحَصَّنْتَنِيْ مِنْ بَاْسِهِ بِقُدْرَتِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (۴) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِنْ سَحَائِبِ مَكْرُوْهٍ جَلَّيْتَهَا وَسَمَاءِ نِعْمَةٍ مَطَرْتَهَا وَجَدَاوِلِ كَرَامَةٍ اَجْرَيْتَهَا وَاَعْيُنِ اَحْدَاثٍ طَمَسْتَهَا وَنَاشِئَةِ رَحْمَةٍ نَشَرْتَهَا وَجُنَّةِ عَافِيَةٍ اَلْبَسْتَهَا وَغَوَامِرِ كُرُبَاتٍ

Presented by www.ziaraat.com

كَشَفْتَهَا وَاُمُوْرٍ جَارِيَةٍ قَدَّرْتَهَا لَمْ تُعْجِزْكَ اِذْ طَلَبْتَهَا وَلَمْ تَمْتَنِعْ مِنْكَ
اِذْ اَرَدْتَهَا فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَا
يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (٥) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِنْ ظَنٍّ حَسَنٍ حَقَّقْتَ
وَمِنْ كَسْرِ اِمْلَاقٍ جَبَرْتَ وَمِنْ مَسْكَنَةٍ فَادِحَةٍ حَوَّلْتَ وَمِنْ صَرْعَةٍ
مُهْلِكَةٍ اَنْعَشْتَ وَمِنْ مَشَقَّةٍ اَرَحْتَ لَا تُسْئَلُ يَا سَيِّدِيْ عَمَّا تَفْعَلُ
وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ وَلَا يَنْقُصُكَ مَآ اَنْفَقْتَ وَلَقَدْ سُئِلْتَ فَاَعْطَيْتَ وَ
لَمْ تُسْئَلْ فَابْتَدَاْتَ وَاسْتُمِيْحَ بَابُ فَضْلِكَ فَمَآ اَكْدَيْتَ اَبَيْتَ
اِلَّآ اِنْعَامًا وَّامْتِنَانًا وَّاِلَّا تَطَوُّلًا يَا رَبِّ وَاِحْسَانًا وَّاَبَيْتُ يَا
رَبِّ اِلَّآ انْتِهَاكًا لِحُرُمَاتِكَ وَاجْتِرَآءً عَلٰى مَعَاصِيْكَ وَتَعَدِّيًا
لِحُدُوْدِكَ وَغَفْلَةً عَنْ وَّعِيْدِكَ وَطَاعَةً لِعَدُوِّيْ وَعَدُوِّكَ لَمْ
يَمْنَعْكَ يَآ اِلٰهِيْ وَنَاصِرِيْ اِخْلَالِيْ بِالشُّكْرِ عَنْ اِتْمَامِ اِحْسَانِكَ
وَلَا حَجَزَنِيْ ذٰلِكَ عَنِ ارْتِكَابِ مَسَاخِطِكَ اَللّٰهُمَّ وَهٰذَا مَقَامُ
عَبْدٍ ذَلِيْلٍ اِعْتَرَفَ لَكَ بِالتَّوْحِيْدِ وَاَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالتَّقْصِيْرِ
فِيْ اَدَآءِ حَقِّكَ وَشَهِدَ لَكَ بِسُبُوْغِ نِعْمَتِكَ عَلَيْهِ وَجَمِيْلِ عَادَتِكَ
عِنْدَهٗ وَاِحْسَانِكَ اِلَيْهِ فَهَبْ لِيْ يَآ اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ مِنْ فَضْلِكَ
مَآ اُرِيْدُهٗ سَبَبًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَتَّخِذُهٗ سُلَّمًا اَعْرُجُ فِيْهِ اِلٰى مَرْضَاتِكَ
وَاٰمَنُ بِهٖ مِنْ سَخَطِكَ بِعِزَّتِكَ وَطَوْلِكَ وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ
وَذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ
لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (٦) اِلٰهِيْ وَكَمْ
عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ فِيْ كَرْبِ الْمَوْتِ وَحَشْرَجَةِ الصَّدْرِ وَالنَّظَرِ
اِلٰى مَا تَقْشَعِرُّ مِنْهُ الْجُلُوْدُ وَتَفْزَعُ لَهُ الْقُلُوْبُ وَاَنَا فِيْ عَافِيَةٍ

مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ
اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَآئِكَ
مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (٧) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِّنْ
عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ سَقِيْمًا مُّوْجَعًا مُّدْنَفًا فِيْ اَنَّةٍ وَّعَوِيْلٍ يَتَقَلَّبُ
فِيْ غَمِّهٖ لَا يَجِدُ مَحِيْصًا وَّلَا يُسِيْغُ طَعَامًا وَّلَا يَسْتَعْذِبُ شَرَابًا
وَّلَا يَسْتَطِيْعُ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّهُوَ فِيْ حَسْرَةٍ وَّنَدَامَةٍ وَّاَنَا فِيْ
صِحَّةٍ مِّنَ الْبَدَنِ وَسَلَامَةٍ مِّنَ الْعَيْشِ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْكَ بِفَضْلِكَ
فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (٨) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَ
اَصْبَحَ خَآئِفًا مَّرْعُوْبًا مُّسَهَّدًا مُّشْفِقًا وَّحِيْدًا وَّجِلًا هَارِبًا طَرِيْدًا
مَّحْجُوْرًا مُّنْحَجِرًا فِيْ مَضِيْقٍ اَوْ مَخْبَاةٍ مِّنَ الْمَخَابِيْ قَدْ ضَاقَتْ
عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِرُحْبِهَا لَا يَجِدُ حِيْلَةً وَّلَا مَنْجًى وَّلَا مَاْوًى وَّلَا
مَهْرَبًا وَّاَنَا فِيْ اَمْنٍ وَّاَمَانٍ وَّطُمَاْنِيْنَةٍ وَّعَافِيَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ
فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّسْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (٩) اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى
وَاَصْبَحَ مَغْلُوْلًا مُّكَبَّلًا فِي الْحَدِيْدِ بِاَيْدِي الْعُدَاةِ لَا يَرْحَمُوْنَهٗ
فَقِيْدًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ مُنْقَطِعًا عَنْ اِخْوَانِهٖ وَبَلَدِهٖ يَتَوَقَّعُ كُلَّ
سَاعَةٍ بِاَيِّ قِتْلَةٍ يُقْتَلُ وَبِاَيِّ مُثْلَةٍ يُمَثَّلُ بِهٖ وَاَنَا فِيْ عَافِيَةٍ
مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ
اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَآئِكَ
مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (١٠) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِّنْ

Presented by www.ziaraat.com

عبد امسى واصبح يقاسي الحرب ومباشرة القتال بنفسه قد
غشيته الاعداء من كل جانب بالسيوف والرماح وآلة الحرب
يتقعقع في الحديد قد بلغ مجهوده لا يعرف حيلة ولا يهتدي
سبيلا ولا يجد مهربا قد ادنف بالجراحات او متشحطا
بدمه تحت السنابك والارجل يتمنى شربة من ماء او حبة
من ماله او نظرة الى اهله وولده لا يقدر عليها وانا في
عافية من ذلك كله فلك الحمد يا رب من مقتدر لا يغلب
وذي اناة لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني
لنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين (١١) الهي وكم
من عبد امسى واصبح في ظلمات البحار وعواصف الرياح
والاهوال والامواج يتوقع الغرق والهلاك لا يقدر على حيلة
او مبتلى بصاعقة او هدم او حرق او شرق او خسف
او مسخ او قذف وانا في عافية من ذلك كله فلك الحمد يا رب
من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صل على محمد وآل
محمد واجعلني لنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين
(١٢) الهي وكم من عبد امسى واصبح مسافرا شاخصا عن اهله
ووطنه وولده متحيرا في المفاوز تائها مع الوحوش والبهائم
والهوام وحيدا فريدا لا يعرف حيلة ولا يهتدي سبيلا او
متأذيا ببرد او حر او جوع او عطش او عري او غيره من
الشدائد مما انا منه خلو في عافية من ذلك كله فلك الحمد
يا رب من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صل على محمد
وآل محمد واجعلني لنعمائك من الشاكرين ولآلائك من
الذاكرين (١٣) الهي وسيدي وكم من عبد امسى واصبح فقيرا

عائلا عاريا مملقا مخفقا مهجورا جائعا ظمآن ينتظر من يعود
عليه بفضل او عبد وجيه عندك هو اوجه مني عندك او
اشد عبادة لك مغلولا مقهورا قد حمل ثقلا من تعب
العناء وشدة العبودية وكلفة الرق وثقل الضريبة او مبتلا
ببلاء شديد لا قبل له الا بمنك عليه وانا المخدوم المنعم
المعافى المكرم وانا في عافية مما هو فيه فلك الحمد يا رب
من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صل على محمد و
آل محمد واجعلني لنعمائك من الشاكرين ولآلائك من
الذاكرين (١٤) الهي وسيدي وكم من عبد امسى واصبح
شريدا طريدا حيرانا متحيرا خائفا خاسرا في الصحاري
والبراري قد احرقه الحر وادنفه البرد وهو في ضر من
العيش وضنك من الحيوة وذل من المقام ينظر الى نفسه
حسرة لا يقدر لها على ضر ولا نفع وانا خلو من ذلك كله
بجودك وكرمك فلا اله الا انت سبحانك من مقتدر لا يغلب و
ذي اناة لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لنعمائك
من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا
ارحم الراحمين (١٥) الهي ومولاي وسيدي وكم من عبد
امسى واصبح عليلا مريضا سقيما مدنفا على فرش العلة و
في لباسها يتقلب يمينا وشمالا لا يعرف شيئا من لذة الطعام
ولا من لذة الشراب ينظر الى نفسه حسرة لا يستطيع لها ضرا
ولا نفعا وانا خلو من ذلك كله بجودك وكرمك فلا اله الا
انت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صل
على محمد وآل محمد واجعلني لك من العابدين ولنعمائك

Presented by www.ziaraat.com

من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا
أرحم الراحمين (١٦) إلهي ومولاي وسيدي وكم من عبد
أمسى وأصبح قد دنا يومه من حتفه وأحدق به ملك الموت
في أعوانه يعالج سكرات الموت وحياضه تدور عيناه
يمينا وشمالا ينظر إلى أحبائه وأودائه وأخلائه قد منع
من الكلام وحجب عن الخطاب ينظر إلى نفسه حسرة لا
يستطيع لها ضرا ولا نفعا وأنا خلو من ذلك كله بجودك و
كرمك فلا إله إلا أنت سبحانك من مقتدر لا يغلب و
ذي أناة لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لك
من العابدين ولنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين
وارحمني برحمتك يا أرحم الراحمين (١٧) إلهي ومولاي و
سيدي وكم من عبد أمسى وأصبح في مضائق الحبوس والسجون
وكربها وذلها وحديدها يتداوله أعوانها وزبانيتها
فلا يدري أي حال يفعل به وأي مثلة يمثل به فهو في ضر
من العيش وضنك من الحيوة ينظر إلى نفسه حسرة لا يستطيع
لها ضرا ولا نفعا وأنا خلو من ذلك كله بجودك وكرمك
فلا إله إلا أنت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي أناة لا
يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لك من
العابدين ولنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين
وارحمني برحمتك يا أرحم الراحمين (١٨) إلهي ومولاي
وسيدي وكم من عبد أمسى وأصبح قد استمر عليه القضاء
وأحدق به البلاء وفارق أوداءه وأحباءه وأخلاءه وأمسى
حقيرا أسيرا ذليلا في أيدي الكفار والأعداء يتداولونه يمينا

شمالا قد حصر في المطامير وثقل بالحديد لا يرى شيئا من
ضياء الدنيا ولا من روحها ينظر إلى نفسه حسرة لا يستطيع
لها ضرا ولا نفعا وأنا خلو من ذلك كله بجودك وكرمك
فلا إله إلا أنت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي أناة لا
يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لك من العابدين
ولنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين وارحمني
برحمتك يا أرحم الراحمين (١٩) إلهي ومولاي وسيدي وكم
من عبد أمسى وأصبح قد اشتاق إلى الدنيا للرغبة فيها إلى أن
خاطر بنفسه وماله حرصا منه عليها قد ركب الفلك وكسرت
به فهو في آفاق البحار وظلمها ينظر إلى نفسه حسرة لا
يقدر لها على ضر ولا نفع وأنا خلو من ذلك كله بجودك و
كرمك فلا إله إلا أنت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي
أناة لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لك من
العابدين ولنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين
وارحمني برحمتك يا أرحم الراحمين (٢٠) إلهي ومولاي
وسيدي وكم من عبد أمسى وأصبح قد استمر عليه القضاء
وأحدق به البلاء والكفار والأعداء وأخذته الرماح والسيوف
والسهام وجدل صريعا وقد شربت الأرض من دمه وأكلت
السباع والطير من لحمه وأنا خلو من ذلك كله بجودك و
كرمك لا باستحقاق مني فلا إله إلا أنت سبحانك من
مقتدر لا يغلب وذي أناة لا يعجل صل على محمد وآل
محمد واجعلني لك من العابدين ولنعمائك من الشاكرين
ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا أرحم الراحمين

Presented by www.ziaraat.com

(٢١) وَبِعِزَّتِكَ وَطَوْلِكَ يَا كَرِيمُ لَأَطْلُبَنَّ مِمَّا لَدَيْكَ وَلَأُلِحَّنَّ عَلَيْكَ
وَلَأَمُدَّنَّ يَدِي نَحْوَكَ مَعَ جُرْمِهَا إِلَيْكَ يَا رَبِّ فَبِمَنْ أَعُوذُ يَا رَبِّ وَبِمَنْ
أَلُوذُ يَا كَرِيمُ لَا أَحَدَ لِي إِلَّا أَنْتَ أَفَتَرُدُّنِي وَأَنْتَ مُعَوَّلِي وَعَلَيْكَ
مُتَّكَلِي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى السَّمَاءِ فَاسْتَقَلَّتْ وَعَلَى الْأَرْضِ
فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَعَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ وَعَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَقْضِيَ لِي جَمِيعَ حَوَائِجِي كُلَّهَا
وَتَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا صَغِيرَهَا وَكَبِيرَهَا وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ
مَا تُبَلِّغُنِي بِهِ شَرَفَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
مَوْلَايَ بِكَ اسْتَعَنْتُ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ
أَعِنِّي وَبِكَ اسْتَجَرْتُ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
فَأَجِرْنِي وَأَغْنِنِي بِطَاعَتِكَ عَنْ طَاعَةِ عِبَادِكَ وَبِمَسْأَلَتِكَ عَنْ مَسْأَلَةِ
خَلْقِكَ وَانْقُلْنِي مِنْ ذُلِّ الْفَقْرِ إِلَى عِزِّ الْغِنَى وَمِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِي إِلَى عِزِّ
الطَّاعَةِ فَقَدْ فَضَّلْتَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ جُوداً مِنْكَ وَكَرَماً
لَا بِاسْتِحْقَاقٍ مِنِّي إِلٰهِي فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى ذٰلِكَ كُلِّهِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ
وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۔ پس سجدہ میں جائیں اور کہیں
وَجْهِيَ الذَّلِيلُ لِوَجْهِكَ الْعَزِيزِ الْجَلِيلِ سَجَدَ وَجْهِيَ الْبَالِي الْفَانِي
لِوَجْهِكَ الدَّائِمِ الْبَاقِي سَجَدَ وَجْهِيَ الْفَقِيرُ لِوَجْهِكَ الْغَنِيِّ الْكَبِيرِ
سَجَدَ وَجْهِي وَسَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَجِلْدِي وَعَظْمِي
وَمَا أَقَلَّتِ الْأَرْضُ مِنِّي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ اَللّٰهُمَّ عُدْ عَلَى جَهْلِي
بِحِلْمِكَ وَعَلَى فَقْرِي بِغِنَاكَ وَعَلَى ذُلِّي بِعِزِّكَ وَسُلْطَانِكَ وَعَلَى ضَعْفِي
بِقُوَّتِكَ وَعَلَى خَوْفِي بِأَمْنِكَ وَعَلَى ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ بِعَفْوِكَ وَرَحْمَتِكَ
يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَدْرَأُ بِكَ فِي نَحْرِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَ

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ فَاكْفِنِيهِ بِمَا كَفَيْتَ بِهِ أَنْبِيَائَكَ وَأَوْلِيَائَكَ
مِنْ خَلْقِكَ وَصَالِحِي عِبَادِكَ مِنْ فَرَاعِنَةِ خَلْقِكَ وَطُغَاةِ عُدَاتِكَ وَشَرِّ
جَمِيعِ خَلْقِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

٣ — دُعائے کمیل

حضرت کمیل ابن زیاد علیہ الرحمۃ جو حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے خاص صحابی تھے، ناقل ہیں کہ میں ایک روز جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں مسجد بصرہ میں حاضر تھا۔ ماہ شعبان کی پندرھویں شب کا ذکر آگیا۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس شب بیدار رہ کر عبادت خدا میں بسر کرے اور جناب خضر علیہ السلام کی دعا کو پڑھے۔ تو اس کی دعا یقیناً مستجاب ہوگی۔ اور اے کمیل اگر تم اس دُعا کو ہر شب جمعہ میں ایک بار یا ہر مہینے میں ایک دفعہ یا ہر سال میں یا تمام عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لوگے تو تم دشمنوں کے شر سے محفوظ رہو گے۔ خدا کی امداد شامل حال ہوگی، روزی میں برکت ہوگی۔ گناہوں کی بخشش ہوگی اس کے بعد حضرت نے دُعا تلقین فرمائی۔ اسی وجہ سے "دعائے کمیل" کے نام سے مشہور ہے۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ
الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِقُوَّتِكَ الَّتِي قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ وَخَضَعَ
لَهَا كُلُّ شَيْءٍ وَذَلَّ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ وَبِجَبَرُوتِكَ الَّتِي غَلَبْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ
وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا يَقُومُ لَهَا شَيْءٌ وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِي مَلَأَتْ كُلَّ شَيْءٍ
وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي عَلَا كُلَّ شَيْءٍ وَبِوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ
وَبِأَسْمَائِكَ الَّتِي مَلَأَتْ أَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّذِي أَحَاطَ
بِكُلِّ شَيْءٍ وَبِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَضَاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ
يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي
تَهْتِكُ الْعِصَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ

Presented by www.ziaraat.com

اللهم اغفر لي الذنوب التي تغير النعم اللهم اغفر لي الذنوب
التي تحبس الدعاء اللهم اغفر لي الذنوب التي تقطع الرجاء اللهم
اغفر لي الذنوب التي تنزل البلاء اللهم اغفر لي كل ذنب اذنبته
وكل خطيئة اخطاتها اللهم اني اتقرب اليك بذكرك واستشفع
بك الى نفسك واسئلك بجودك ان تدنيني من قربك وان توزعني
شكرك وان تلهمني ذكرك اللهم اني اسئلك سؤال خاضع
متذلل خاشع متضرع ان تسامحني وترحمني وتجعلني بقسمك
راضيا قانعا وفي جميع الاحوال متواضعا اللهم واسئلك سؤال
من اشتدت فاقته وانزل بك عند الشدائد حاجته وعظم فيما
عندك رغبته اللهم عظم سلطانك وعلا مكانك وخفي مكرك
وظهر امرك وغلب قهرك وجرت قدرتك ولا يمكن الفرار
من حكومتك اللهم لا اجد لذنوبي غافرا ولا لقبائحي ساترا
ولا لشيء من عملي القبيح بالحسن مبدلا غيرك لا اله الا انت
سبحانك وبحمدك ظلمت نفسي وتجرات بجهلي وسكنت الى قديم
ذكرك لي ومنك علي اللهم مولاي كم من قبيح سترته وكم
من فادح من البلاء اقلته وكم من عثار وقيته وكم من
مكروه دفعته وكم من ثناء جميل لست اهلا له نشرته اللهم
عظم بلائي وافرط بي سوء حالي وقصرت بي اعمالي وقعدت بي
اغلالي وحبسني عن نفعي بعد امالي وخدعتني الدنيا بغرورها
ونفسي بجنايتها ومطالي يا سيدي فاسئلك بعزتك ان لا يحجب
عنك دعائي سوء عملي وفعالي ولا تفضحني بخفي ما اطلعت
عليه من سري ولا تعاجلني بالعقوبة على ما عملته في خلواتي
من سوء فعلي واساءتي ودوام تفريطي وجهالتي وكثرة شهواتي

وغفلتي وكن اللهم بعزتك لي في الاحوال كلها رؤوفا وعلي في
جميع الامور عطوفا الهي وربي من لي غيرك اسئله كشف ضري
والنظر في امري الهي ومولاي اجريت علي حكما اتبعت فيه
هوى نفسي ولم احترس فيه من تزيين عدوي فغرني بما اهوى
واسعده على ذلك القضاء فتجاوزت بما جرى علي من ذلك
بعض حدودك وخالفت بعض اوامرك فلك الحمد علي في جميع
ذلك ولا حجة لي فيما جرى علي فيه قضاؤك والزمني حكمك
وبلاؤك وقد اتيتك يا الهي بعد تقصيري واسرافي على نفسي
معتذرا نادما منكسرا مستقيلا مستغفرا منيبا مقرا مذعنا
معترفا لا اجد مفرا مما كان مني ولا مفزعا اتوجه اليه في
امري غير قبولك عذري وادخالك اياي في سعة من رحمتك
اللهم فاقبل عذري وارحم شدة ضري وفكني من شد وثاقي
يا رب ارحم ضعف بدني ورقة جلدي ودقة عظمي يا من بدا
خلقي وذكري وتربيتي وبري وتغذيتي هبني لابتداء كرمك و
سالف برك بي يا الهي وسيدي وربي اتراك معذبي بنارك بعد
توحيدك وبعد ما انطوى عليه قلبي من معرفتك ولهج به لساني
من ذكرك واعتقده ضميري من حبك وبعد صدق اعترافي
ودعائي خاضعا لربوبيتك هيهات انت اكرم من ان تضيع من
ربيته او تبعد من ادنيته او تشرد من آويته او تسلم الى البلاء
من كفيته ورحمته وليت شعري يا سيدي والهي ومولاي
اتسلط النار على وجوه خرت لعظمتك ساجدة وعلى السن نطقت
بتوحيدك صادقة وبشكرك مادحة وعلى قلوب اعترفت بالهيتك
محققة وعلى ضمائر حوت من العلم بك حتى صارت خاشعة و

Presented by www.ziaraat.com

عَلَى جَوَارِحَ سَعَتْ إِلَى أَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ طَائِعَةً وَأَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ
مُذْعِنَةً مَا هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ وَلَا أُخْبِرْنَا بِفَضْلِكَ عَنْكَ يَا كَرِيمُ يَا رَبِّ
وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِي عَنْ قَلِيلٍ مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعُقُوبَاتِهَا وَمَا يَجْرِي فِيهَا مِنَ
الْمَكَارِهِ عَلَى أَهْلِهَا عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ بَلَاءٌ وَمَكْرُوهٌ قَلِيلٌ مَكْثُهُ يَسِيرٌ بَقَاؤُهُ
قَصِيرٌ مُدَّتُهُ فَكَيْفَ احْتِمَالِي لِبَلَاءِ الْآخِرَةِ وَجَلِيلِ وُقُوعِ الْمَكَارِهِ فِيهَا
وَهُوَ بَلَاءٌ تَطُولُ مُدَّتُهُ وَيَدُومُ مَقَامُهُ وَلَا يُخَفَّفُ عَنْ أَهْلِهِ لِأَنَّهُ
لَا يَكُونُ إِلَّا عَنْ غَضَبِكَ وَانْتِقَامِكَ وَسَخَطِكَ وَهٰذَا مَا لَا تَقُومُ لَهُ
السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ يَا سَيِّدِي فَكَيْفَ لِي وَأَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ
الْحَقِيرُ الْمِسْكِينُ الْمُسْتَكِينُ يَا إِلٰهِي وَرَبِّي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ لِأَيِّ
الْأُمُورِ إِلَيْكَ أَشْكُو وَلِمَا مِنْهَا أَضِجُّ وَأَبْكِي لِأَلِيمِ الْعَذَابِ وَشِدَّتِهِ
أَمْ لِطُولِ الْبَلَاءِ وَمُدَّتِهِ فَلَئِنْ صَيَّرْتَنِي فِي الْعُقُوبَاتِ مَعَ أَعْدَائِكَ وَ
جَمَعْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَهْلِ بَلَائِكَ وَفَرَّقْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحِبَّائِكَ وَ
أَوْلِيَائِكَ فَهَبْنِي يَا إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَرَبِّي صَبَرْتُ عَلَى
عَذَابِكَ فَكَيْفَ أَصْبِرُ عَلَى فِرَاقِكَ وَهَبْنِي صَبَرْتُ عَلَى حَرِّ نَارِكَ فَكَيْفَ
أَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ إِلَى كَرَامَتِكَ أَمْ كَيْفَ أَسْكُنُ فِي النَّارِ وَرَجَائِي
عَفْوُكَ فَبِعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ أُقْسِمُ صَادِقًا لَئِنْ تَرَكْتَنِي
نَاطِقًا لَأَضِجَّنَّ إِلَيْكَ بَيْنَ أَهْلِهَا ضَجِيجَ الْآمِلِينَ وَلَأَصْرُخَنَّ إِلَيْكَ
صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ وَلَأَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكَاءَ الْفَاقِدِينَ وَلَأُنَادِيَنَّكَ
أَيْنَ كُنْتَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غَايَةَ آمَالِ الْعَارِفِينَ يَا غِيَاثَ
الْمُسْتَغِيثِينَ يَا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ وَيَا إِلٰهَ الْعَالَمِينَ
أَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا إِلٰهِي وَبِحَمْدِكَ تَسْمَعُ فِيهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ
سُجِنَ فِيهَا بِمُخَالَفَتِهِ وَذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ وَحُبِسَ بَيْنَ
أَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ وَجَرِيرَتِهِ وَهُوَ يَضِجُّ إِلَيْكَ ضَجِيجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ

وَيُنَادِيكَ بِلِسَانِ أَهْلِ تَوْحِيدِكَ وَيَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِرُبُوبِيَّتِكَ يَا مَوْلَايَ
فَكَيْفَ يَبْقَى فِي الْعَذَابِ وَهُوَ يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ وَرَأْفَتِكَ أَمْ كَيْفَ
تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ أَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ
لَهِيبُهَا وَأَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَتَرَى مَكَانَهُ أَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ
زَفِيرُهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ أَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا
وَأَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ أَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ زَبَانِيَتُهَا وَهُوَ يُنَادِيكَ يَا رَبَّهُ
أَمْ كَيْفَ يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ فِيهَا هَيْهَاتَ
مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوفُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ
بِهِ الْمُوَحِّدِينَ مِنْ بِرِّكَ وَإِحْسَانِكَ فَبِالْيَقِينِ أَقْطَعُ لَوْلَا مَا حَكَمْتَ
بِهِ مِنْ تَعْذِيبِ جَاحِدِيكَ وَقَضَيْتَ بِهِ مِنْ إِخْلَادِ مُعَانِدِيكَ لَجَعَلْتَ
النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَسَلَامًا وَمَا كَانَتْ لِأَحَدٍ فِيهَا مَقَرًّا وَلَا مُقَامًا
لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ أَقْسَمْتَ أَنْ تَمْلَأَهَا مِنَ الْكَافِرِينَ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَأَنْ تُخَلِّدَ فِيهَا الْمُعَانِدِينَ وَأَنْتَ جَلَّ
ثَنَاؤُكَ قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَتَطَوَّلْتَ بِالْإِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا أَفَمَنْ كَانَ
مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ إِلٰهِي وَسَيِّدِي فَأَسْأَلُكَ بِالْقُدْرَةِ
الَّتِي قَدَّرْتَهَا وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِي حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ
أَجْرَيْتَهَا أَنْ تَهَبَ لِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِي هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ
جُرْمٍ أَجْرَمْتُهُ وَكُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ قَبِيحٍ أَسْرَرْتُهُ وَ
كُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ كَتَمْتُهُ أَوْ أَعْلَنْتُهُ أَخْفَيْتُهُ أَوْ أَظْهَرْتُهُ وَ
كُلَّ سَيِّئَةٍ أَمَرْتَ بِإِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ الَّذِينَ وَكَّلْتَهُمْ
بِحِفْظِ مَا يَكُونُ مِنِّي وَجَعَلْتَهُمْ شُهُودًا عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِي وَكُنْتَ
أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيَّ مِنْ وَرَائِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ وَبِرَحْمَتِكَ
أَخْفَيْتَهُ وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ وَأَنْ تُوَفِّرَ حَظِّي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تُنْزِلُهُ

Presented by www.ziaraat.com

أَوْ إِحْسَانٍ تُفَضِّلُهُ أَوْ بِرٍّ تَنْشُرُهُ أَوْ رِزْقٍ تَبْسُطُهُ أَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ أَوْ خَطَاءٍ
تَسْتُرُهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَمَالِكَ رِقِّي يَا مَنْ
بِيَدِهِ نَاصِيَتِي يَا عَلِيمًا بِضُرِّي وَمَسْكَنَتِي يَا خَبِيرًا بِفَقْرِي وَفَاقَتِي يَا رَبِّ
يَا رَبِّ يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ وَأَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَأَسْمَائِكَ أَنْ
تَجْعَلَ أَوْقَاتِي مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُورَةً وَبِخِدْمَتِكَ
مَوْصُولَةً وَأَعْمَالِي عِنْدَكَ مَقْبُولَةً حَتَّى تَكُونَ أَعْمَالِي وَأَوْرَادِي
كُلُّهَا وِرْدًا وَاحِدًا وَحَالِي فِي خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا يَا سَيِّدِي يَا مَنْ
عَلَيْهِ مُعَوَّلِي يَا مَنْ إِلَيْهِ شَكَوْتُ أَحْوَالِي يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ قَوِّ عَلَى
خِدْمَتِكَ جَوَارِحِي وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيمَةِ جَوَانِحِي وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِي
خَشْيَتِكَ وَالدَّوَامَ فِي الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتَّى أَسْرَحَ إِلَيْكَ فِي مَيَادِينِ
السَّابِقِينَ وَأُسْرِعَ إِلَيْكَ فِي الْمُبَادِرِينَ وَأَشْتَاقَ إِلَى قُرْبِكَ فِي
الْمُشْتَاقِينَ وَأَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِينَ وَأَخَافَكَ مَخَافَةَ الْمُوقِنِينَ
وَأَجْتَمِعَ فِي جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ
وَمَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَحْسَنِ عِبَادِكَ نَصِيبًا عِنْدَكَ وَ
أَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِنْكَ وَأَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَدَيْكَ فَإِنَّهُ لَا يُنَالُ
ذٰلِكَ إِلَّا بِفَضْلِكَ وَجُدْ لِي بِجُودِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ وَاحْفَظْنِي
بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِسَانِي بِذِكْرِكَ لَهِجًا وَقَلْبِي بِحُبِّكَ مُتَيَّمًا وَ
مُنَّ عَلَيَّ بِحُسْنِ إِجَابَتِكَ وَأَقِلْنِي عَثْرَتِي وَاغْفِرْ لِي زَلَّتِي فَإِنَّكَ
قَضَيْتَ عَلَى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ وَأَمَرْتَهُمْ بِدُعَائِكَ وَضَمِنْتَ لَهُمُ
الْإِجَابَةَ فَإِلَيْكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُ
يَدِي فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِي دُعَائِي وَبَلِّغْنِي مُنَايَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ
فَضْلِكَ رَجَائِي وَاكْفِنِي شَرَّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ مِنْ أَعْدَائِي يَا سَرِيعَ الرِّضَا
اغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ إِلَّا الدُّعَاءَ فَإِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تَشَاءُ يَا مَنِ اسْمُهُ
دَوَاءٌ وَذِكْرُهُ شِفَاءٌ وَطَاعَتُهُ غِنًى اِرْحَمْ مَنْ رَأْسُ مَالِهِ الرَّجَاءُ
وَسِلَاحُهُ الْبُكَاءُ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا نُورَ الْمُسْتَوْحِشِينَ
فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا
أَنْتَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ وَالْأَئِمَّةِ الْمَيَامِينَ مِنْ آلِهِ
وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔

۴۔ دُعائے مشلول

جناب سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے کتاب مہج الدعوات میں اس دعائے امیرالمومنین کے متعلق جناب امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس دعا میں اسمِ اعظم ہے۔ اور اس کا پڑھنا اجابت دعا کا باعث اور غم و الم دور ہونے کا موجب ہے۔ اس کی برکت سے پڑھنے والے کا قرض ادا ہو جائے گا محتاجی مالداری سے بدل جائے گی۔ گناہ بخش جائیں گے۔ شیطان اور سلطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ پھر حضرت فرماتے ہیں کہ اس دعا کو باطہارت پڑھا کرو۔ بغیر طہارت کے جرأت نہ کرو۔ چونکہ مشلول اس کو کہتے ہیں کہ جس کا بدن شل و بے حس ہو جائے اور جس شخص کو امیرالمومنین علیہ السلام نے یہ دعا مرحمت فرمائی تھی اُس کا جسم باپ کی بددعا سے شل ہو گیا تھا لیکن اس جلیل القدر دعا کی برکت سے اُس نے شفا پائی۔ اور اُس کی توبہ قبول ہوئی۔ بدیں وجہ یہ "دعائے مشلول" کے نام سے مشہور ہے اور دعا یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ
وَلَا كَيْفَ هُوَ وَلَا أَيْنَ هُوَ وَلَا حَيْثُ هُوَ إِلَّا هُوَ يَا ذَا الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ
يَا ذَا الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ يَا مَلِكُ يَا قُدُّوسُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا
مُهَيْمِنُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ

Presented by www.ziaraat.com

يَا مُفِيدُ يَا مُدَبِّرُ يَا شَدِيدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ يَا مُبِيدُ يَا وَدُودُ يَا مَحْمُودُ
يَا مَعْبُودُ يَا بَعِيدُ يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ يَا رَقِيبُ يَا حَسِيبُ يَا بَدِيعُ
يَا رَفِيعُ يَا مَنِيعُ يَا سَمِيعُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ يَا حَكِيمُ يَا قَدِيمُ
يَا عَلِيُّ يَا عَالِمُ يَا عَظِيمُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا مُسْتَعَانُ يَا
جَلِيلُ يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا مُقِيلُ يَا مُنِيلُ يَا نَبِيلُ يَا دَلِيلُ
يَا هَادِي يَا بَادِي يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ
يَا حَاكِمُ يَا عَالِمُ يَا قَاضِي يَا عَادِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ يَا طَاهِرُ يَا
مُطَهِّرُ يَا قَادِرُ يَا مُقْتَدِرُ يَا كَبِيرُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا
مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَلَا
وَلَدٌ وَلَا كَانَ مَعَهُ وَزِيرٌ وَلَا اتَّخَذَ مَعَهُ مُشِيرًا وَلَا احْتَاجَ إِلَى ظَهِيرٍ
وَلَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ
عُلُوًّا كَبِيرًا يَا عَلِيُّ يَا شَامِخُ يَا بَاذِخُ يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ يَا
مُفَرِّجُ يَا نَاصِرُ يَا مُنْتَصِرُ يَا مُدْرِكُ يَا مُهْلِكُ يَا مُنْتَقِمُ يَا بَاعِثُ يَا
وَارِثُ يَا طَالِبُ يَا غَالِبُ يَا مَنْ لَا يَفُوتُهُ هَارِبٌ يَا تَوَّابُ يَا أَوَّابُ
يَا وَهَّابُ يَا مُسَبِّبَ الْأَسْبَابِ يَا مُفَتِّحَ الْأَبْوَابِ يَا مَنْ حَيْثُ مَا دُعِيَ
أَجَابَ يَا طَهُورُ يَا شَكُورُ يَا عَفُوُّ يَا غَفُورُ يَا نُورَ النُّورِ يَا مُدَبِّرَ
الْأُمُورِ يَا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ يَا مُبِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُنِيرُ يَا بَصِيرُ يَا نَصِيرُ
يَا كَبِيرُ يَا وِتْرُ يَا فَرْدُ يَا أَبَدُ يَا سَنَدُ يَا صَمَدُ يَا كَافِي يَا شَافِي
يَا مُعَافِي يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا مُتَكَرِّمُ يَا مُتَفَرِّدُ
يَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ يَا مَنْ بَطَنَ فَخَبَرَ يَا مَنْ عُبِدَ
فَشَكَرَ يَا مَنْ عُصِيَ فَغَفَرَ يَا مَنْ لَا تَحْوِيهِ الْفِكَرُ يَا مَنْ لَا يُدْرِكُهُ بَصَرٌ
وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَثَرٌ يَا رَازِقَ الْبَشَرِ يَا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ يَا عَالِيَ الْمَكَانِ
يَا شَدِيدَ الْأَرْكَانِ يَا مُبَدِّلَ الزَّمَانِ يَا قَابِلَ الْقُرْبَانِ يَا ذَا الْمَنِّ وَ

الْإِحْسَانِ يَا ذَا الْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمٰنُ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ
فِي شَأْنٍ يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ يَا عَظِيمَ الشَّأْنِ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ
مَكَانٍ يَا سَامِعَ الْأَصْوَاتِ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ يَا مُنْجِحَ الطَّلِبَاتِ يَا قَاضِيَ
الْحَاجَاتِ يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ يَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا
كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤْلَاتِ
يَا مُحْيِيَ الْأَمْوَاتِ يَا جَامِعَ الشَّتَاتِ يَا مُطَّلِعًا عَلَى النِّيَّاتِ يَا رَادَّ مَا قَدْ
فَاتَ يَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْأَصْوَاتُ يَا مَنْ لَا تُضْجِرُهُ الْمَسْأَلَاتُ
وَلَا تَغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ يَا نُورَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ
النِّقَمِ يَا بَارِئَ النَّسَمِ يَا جَامِعَ الْأُمَمِ يَا شَافِيَ السَّقَمِ يَا خَالِقَ النُّورِ
وَالظُّلَمِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ يَا مَنْ لَا يَطَأُ عَرْشَهُ قَدَمٌ يَا أَجْوَدَ
الْأَجْوَدِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ
النَّاظِرِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ يَا ظَهْرَ اللَّاجِينَ
يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ يَا صَاحِبَ
كُلِّ غَرِيبٍ يَا مُونِسَ كُلِّ وَحِيدٍ يَا مَلْجَأَ كُلِّ طَرِيدٍ يَا مَأْوَى
كُلِّ شَرِيدٍ يَا حَافِظَ كُلِّ ضَالَّةٍ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَا رَازِقَ
الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيرِ يَا فَاكَّ كُلِّ أَسِيرٍ يَا مُغْنِيَ
الْبَائِسِ الْفَقِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَهُ التَّدْبِيرُ
وَالتَّقْدِيرُ يَا مَنِ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ يَسِيرٌ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ إِلَى
تَفْسِيرٍ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ خَبِيرٌ يَا
مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ
الْأَرْوَاحِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّمَاحِ يَا مَنْ بِيَدِهِ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا سَامِعَ كُلِّ
صَوْتٍ يَا سَابِقَ كُلِّ فَوْتٍ يَا مُحْيِيَ كُلِّ نَفْسٍ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا عُدَّتِي
فِي شِدَّتِي يَا حَافِظِي فِي غُرْبَتِي يَا مُونِسِي فِي وَحْدَتِي يَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي

Presented by www.ziaraat.com

يَا مُغْنِيْ حِيْنَ تُعْيِيْنِي الْمَذَاهِبُ وَتُسْلِمُنِي الْأَقَارِبُ وَيَخْذُلُنِيْ كُلُّ صَاحِبٍ
يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهُ
يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهُ يَا كَهْفَ مَنْ لَا كَهْفَ لَهُ يَا كَنْزَ مَنْ لَا كَنْزَ لَهُ
يَا رُكْنَ مَنْ لَا رُكْنَ لَهُ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ يَا جَارَ مَنْ لَا جَارَ لَهُ
يَا جَارِيَ اللَّصِيْقَ يَا رُكْنِيَ الْوَثِيْقَ يَا إِلٰهِيْ بِالتَّحْقِيْقِ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ
يَا شَفِيْقُ يَا رَفِيْقُ فُكَّنِيْ مِنْ حَلَقِ الْمَضِيْقِ وَاصْرِفْ عَنِّيْ كُلَّ هَمٍّ وَغَمٍّ
وَضِيْقٍ وَاكْفِنِيْ شَرَّ مَا لَا أُطِيْقُ وَأَعِنِّيْ عَلٰى مَا أُطِيْقُ يَا رَادَّ يُوْسُفَ
عَلٰى يَعْقُوْبَ يَا كَاشِفَ ضُرِّ أَيُّوْبَ يَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوُدَ يَا رَافِعَ عِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ وَمُنْجِيَهُ مِنْ أَيْدِي الْيَهُوْدِ يَا مُجِيْبَ نِدَاءِ يُوْنُسَ فِي
الظُّلُمَاتِ يَا مُصْطَفِيَ مُوْسٰى بِالْكَلِمَاتِ يَا مَنْ غَفَرَ لِآدَمَ خَطِيْئَتَهُ
وَرَفَعَ إِدْرِيْسَ مَكَانًا عَلِيًّا بِرَحْمَتِهِ يَا مَنْ نَجّٰى نُوْحًا مِنَ الْغَرَقِ يَا
مَنْ أَهْلَكَ عَادًا الْأُوْلٰى وَثَمُوْدَ فَمَا أَبْقٰى وَقَوْمَ نُوْحٍ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ
كَانُوْا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغٰى وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوٰى يَا مَنْ دَمَّرَ عَلٰى قَوْمِ
لُوْطٍ وَدَمْدَمَ عَلٰى قَوْمِ شُعَيْبٍ يَا مَنِ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا يَا
مَنِ اتَّخَذَ مُوْسٰى كَلِيْمًا وَاتَّخَذَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْهِمْ
أَجْمَعِيْنَ حَبِيْبًا يَا مُؤْتِيَ لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ وَالْوَاهِبَ لِسُلَيْمَانَ مُلْكًا
لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ يَا مَنْ نَصَرَ ذَا الْقَرْنَيْنِ عَلَى الْمُلُوْكِ
الْجَبَابِرَةِ يَا مَنْ أَعْطَى الْخِضْرَ الْحَيٰوةَ وَرَدَّ لِيُوْشَعَ ابْنِ نُوْنٍ نُوْرَ
الشَّمْسِ بَعْدَ غُرُوْبِهَا يَا مَنْ رَبَطَ عَلٰى قَلْبِ أُمِّ مُوْسٰى وَأَحْصَنَ
فَرْجَ مَرْيَمَ ابْنَتِ عِمْرَانَ يَا مَنْ حَصَّنَ يَحْيَى ابْنَ زَكَرِيَّا مِنَ
الذَّنْبِ وَسَكَّنَ عَنْ مُوْسَى الْغَضَبَ يَا مَنْ بَشَّرَ زَكَرِيَّا بِيَحْيٰى يَا مَنْ
فَدٰى إِسْمٰعِيْلَ مِنَ الذَّبْحِ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ يَا مَنْ قَبِلَ قُرْبَانَ هَابِيْلَ وَ
جَعَلَ اللَّعْنَةَ عَلٰى قَابِيْلَ يَا هَازِمَ الْأَحْزَابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ
مَلٰئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِيْنَ وَأَسْئَلُكَ بِكُلِّ مَسْئَلَةٍ
سَأَلَكَ بِهَا أَحَدٌ مِمَّنْ رَضِيْتَ عَنْهُ فَحَتَمْتَ لَهُ عَلَى الْإِجَابَةِ
يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ
يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ
سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ كُتُبِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ
فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَبِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ
مِنْ كِتَابِكَ وَبِمَا لَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَّ
الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ
إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ وَّأَسْئَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى الَّتِيْ نَعَتَّهَا فِيْ
كِتَابِكَ فَقُلْتَ وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَقُلْتَ ادْعُوْنِيْ
أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقُلْتَ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ
وَقُلْتَ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَأَنَا
أَسْئَلُكَ يَا إِلٰهِيْ وَأَدْعُوْكَ يَا رَبِّ وَأَرْجُوْكَ يَا سَيِّدِيْ وَأَطْمَعُ فِيْ
إِجَابَتِيْ يَا مَوْلَايَ كَمَا وَعَدْتَنِيْ وَقَدْ دَعَوْتُكَ كَمَا أَمَرْتَنِيْ
فَافْعَلْ بِيْ مَا أَنْتَ أَهْلُهٗ يَا كَرِيْمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ أَجْمَعِيْنَ ۞

پھر اپنی حاجات خداوند عالم سے طلب
کرے انشاء اللہ بر آئیں گی۔

Presented by www.ziaraat.com

۵- دعائے جامع

جناب سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے مہج الدعوات میں جناب امیر علیہ السلام سے یہ دعا روایت کی ہے اور حضرتؑ نے اس کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہے۔ اس دعا کے پڑھنے والے کے لئے بہت کچھ فضیلت و ثواب منقول ہے بالخصوص اس شخص کے لئے جو مدت عمر میں سو مرتبہ پڑھے اور وہ دعا یہ ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِیْ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بَعْدَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَعَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ بَعْدَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مَعَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَعْدَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَعَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فِیْ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَعْدَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَعَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِهٖ عَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِهٖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ فِیْ عِلْمِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَحَقٌّ لَهٗ ذٰلِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَنُوْرُ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَنُوْرُ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَهْلِیْلًا لَا یُحْصِیْهِ غَیْرُهٗ قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ وَّمَعَ كُلِّ اَحَدٍ وَّبَعْدَ كُلِّ اَحَدٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تَكْبِیْرًا لَا یُحْصِیْهِ غَیْرُهٗ قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ وَّمَعَ كُلِّ اَحَدٍ وَّبَعْدَ كُلِّ اَحَدٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَسْبِیْحًا لَا یُحْصِیْهِ غَیْرُهٗ قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ وَّمَعَ كُلِّ اَحَدٍ وَّبَعْدَ كُلِّ اَحَدٍ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰی بِكَ شَهِیْدًا فَاشْهَدْ لِیْ اَنَّ قَوْلَكَ حَقٌّ وَّفِعْلَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ قَضَاءَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ قَدَرَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ رُسُلَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ اَوْصِیَاءَهُمْ حَقٌّ وَّاَنَّ رَحْمَتَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ جَنَّتَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ نَارَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ قِیَامَتَكَ حَقٌّ وَّاَنَّكَ مُمِیْتُ الْاَحْیَاءِ مُحْیِی الْمَوْتٰی وَاَنَّكَ بَاعِثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ وَاَنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰی بِكَ شَهِیْدًا فَاشْهَدْ لِیْ اَنَّكَ رَبِّیْ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ رَسُوْلُكَ نَبِیِّیْ وَاَنَّ الْاَوْصِیَاءَ مِنْ بَعْدِهٖ اَئِمَّتِیْ وَاَنَّ الدِّیْنَ الَّذِیْ شَرَعْتَ دِیْنِیْ اَنَّ الْكِتَابَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نُوْرِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰی بِكَ شَهِیْدًا فَاشْهَدْ لِیْ اَنَّكَ اَنْتَ الْمُنْعِمُ عَلَیَّ لَا غَیْرُكَ لَكَ الْحَمْدُ بِنِعْمَتِكَ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِثْلَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِلْاَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَاَضْعَافَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِثْلَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِلْاَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَاَضْعَافَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِثْلَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِلْاَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَاَضْعَافَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِثْلَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِلْاَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَاَضْعَافَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَتَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰی مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّیَ الطَّیِّبَاتِ التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔

۶- دعائے معراج

کفعمی علیہ الرحمۃ مصباح میں تحریر فرماتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت کچھ فضائل کے ساتھ اس دعا کو نقل

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے۔ خداوند عالم اس پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے بلکہ اس کے ماں باپ اور پڑوسیوں کی بھی مغفرت فرماتا ہے۔ اور اس شخص کو ستر ہزار سال کی عبادت کا ثواب کرامت فرماتا ہے۔ ہر قسم کے غم دور ہوتے ہیں۔ قرض اس کا ادا ہوتا ہے۔ جو کوئی اس دعا کو مشک و زعفران سے لکھ کر بیمار کو پلائے تو مریض کو شفا حاصل ہو جو کوئی اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھے ہر ایک شر سے محفوظ رہے اور حاجتیں پوری ہوں۔ جو کوئی اپنے گھر میں رکھے۔ روزی میں وسعت ہو اور گھر تمام آفتوں سے محفوظ رہے۔ غرضیکہ اس دعا کے واسطہ سے حاجت طلب کرنے میں ہر مشکل آسان ہوتی ہے۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا مَنْ اَقَرَّ لَهٗ بِالْعُبُوْدِیَّةِ كُلُّ مَعْبُوْدٍ یَا مَنْ یَحْمَدُهٗ كُلُّ مَحْمُوْدٍ یَا مَنْ یَفْزَعُ اِلَیْهِ كُلُّ مَجْهُوْدٍ یَا مَنْ یُطْلَبُ عِنْدَهٗ كُلُّ مَفْقُوْدٍ یَا مَنْ سَائِلُهٗ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ یَا مَنْ بَابُهٗ عَنْ سُؤَالِهٖ غَیْرُ مَسْدُوْدٍ یَا مَنْ هُوَ غَیْرُ مَوْصُوْفٍ وَّلَا مَحْدُوْدٍ یَا مَنْ عَطَاؤُهٗ غَیْرُ مَمْنُوْعٍ وَّلَا مَنْكُوْدٍ یَا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعَاهُ لَیْسَ بِبَعِیْدٍ وَّهُوَ نِعْمَ الْمَقْصُوْدُ یَا مَنْ تَرَجَّاءُ عِبَادِهٖ بِحَبْلِهٖ مَشْدُوْدٌ یَا مَنْ شِبْهُهٗ وَمِثْلُهٗ غَیْرُ مَوْجُوْدٍ یَا مَنْ لَیْسَ بِوَالِدٍ وَّلَا مَوْلُوْدٍ یَا مَنْ كَرَمُهٗ وَفَضْلُهٗ لَیْسَ بِمَعْدُوْدٍ یَا مَنْ حَوْضُ بِرِّهٖ لِلْاَنَامِ مَوْرُوْدٌ یَا مَنْ لَا یُوْصَفُ بِقِیَامٍ وَّلَا قُعُوْدٍ یَا مَنْ لَا تَجْرِیْ عَلَیْهِ حَرَكَةٌ وَّلَا جُمُوْدٌ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ یَا رَاحِمَ الشَّیْخِ الْكَبِیْرِ یَعْقُوْبَ یَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوٗدَ یَا مَنْ لَّا یُخْلِفُ الْوَعْدَ وَیَعْفُوْ عَنِ الْمَوْعُوْدِ یَا مَنْ رِزْقُهٗ وَسِتْرُهٗ لِلْعَاصِیْنَ مَمْدُوْدٌ یَا مَنْ هُوَ مَلْجَاءُ كُلِّ مُقْصًی مَطْرُوْدٍ یَا مَنْ دَانَ لَهٗ جَمِیْعُ خَلْقِهٖ بِالسُّجُوْدِ یَا مَنْ لَیْسَ عَنْ نَیْلِهٖ وَجُوْدِهٖ اَحَدٌ مَصْدُوْدٌ یَا مَنْ لَا یَحِیْفُ فِیْ حُكْمِهٖ وَیَحْلُمُ عَنِ الظَّالِمِ الْعَنُوْدِ اِرْحَمْ عَبْدًا اَخَاطِئًا

یُوْفِیْ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تُرِیْدُ یَا بَارُّ یَا وَدُوْدُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ مَبْعُوْثٍ دَعٰی اِلٰی خَیْرِ مَعْبُوْدٍ وَّعَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اَهْلِ الْكَرَمِ وَالْجُوْدِ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِیْنَ ؕ

دعا پڑھنے کے بعد اپنی حاجت طلب کرے۔

۷۔ دعائے توسّل

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے اس دعا کو اپنی کتاب تحفۃ الزائر میں نقل کیا ہے ابن بابویہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس امر کے متعلق میں نے اس دعا کو پڑھا بہت جلد کامیابی کا دیکھا۔ یہ دعا حضرات آئمہ علیہم السّلام سے منقول ہے۔ اور دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَا اَبَا الْقَاسِمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا اِمَامَ الرَّحْمَةِ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّةِ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَی اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَا اَخَ الرَّسُوْلِ یَا زَوْجَ الْبَتُوْلِ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَی اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَیَّتُهَا الْبَتُوْلُ یَا قُرَّةَ عَیْنِ الرَّسُوْلِ یَا سَیِّدَتَنَا وَمَوْلَاتَنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكِ اِلَی اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكِ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْهَةً عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعِیْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ یَا حَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ اَیُّهَا الْمُجْتَبٰی یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا

Presented by www.ziaraat.com

مولانا اِنّا توجّہنا واستشفعنا وتوسّلنا بکَ اِلی اللہِ وقدّمناکَ
بینَ یدَی حاجاتِنا یا وجیہاً عِندَ اللہِ اشفع لنا عِندَ اللہِ یا اَبا عبدِ اللہِ
یا حُسَینَ بنَ عَلِیٍّ اَیُّہا الشّہیدُ یا بنَ رسولِ اللہِ یا حُجّۃَ اللہِ
علی خلقِہٖ یا سیّدَنا ومولانا اِنّا توجّہنا واستشفعنا وتوسّلنا
بکَ اِلی اللہِ وقدّمناکَ بینَ یدَی حاجاتِنا یا وجیہاً عِندَ اللہِ
اشفع لنا عِندَ اللہِ یا اَبا محمّدٍ یا عَلِیَّ بنَ الحُسَینِ یا زینَ العابدینَ
اَیُّہا السّجّادُ یا بنَ رسولِ اللہِ یا حُجّۃَ اللہِ علی خلقِہٖ یا سیّدَنا
ومولانا اِنّا توجّہنا واستشفعنا وتوسّلنا بکَ اِلی اللہِ وقدّمناکَ
بینَ یدَی حاجاتِنا یا وجیہاً عِندَ اللہِ اشفع لنا عِندَ اللہِ یا اَبا
جعفرٍ یا محمّدَ بنَ عَلِیٍّ اَیُّہا الباقِرُ یا بنَ رسولِ اللہِ یا حُجّۃَ
اللہِ علی خلقِہٖ یا سیّدَنا ومولانا اِنّا توجّہنا واستشفعنا و
توسّلنا بکَ اِلی اللہِ وقدّمناکَ بینَ یدَی حاجاتِنا یا وجیہاً
عِندَ اللہِ اشفع لنا عِندَ اللہِ یا اَبا عبدِ اللہِ یا جعفرَ بنَ محمّدٍ
اَیُّہا الصّادِقُ یا بنَ رسولِ اللہِ یا حُجّۃَ اللہِ علی خلقِہٖ یا سیّدَنا
ومولانا اِنّا توجّہنا واستشفعنا وتوسّلنا بکَ اِلی اللہِ وقدّمناکَ
بینَ یدَی حاجاتِنا یا وجیہاً عِندَ اللہِ اشفع لنا عِندَ اللہِ یا اَبا
اِبراہیمَ یا موسَی بنَ جعفرٍ اَیُّہا الکاظِمُ یا بنَ رسولِ اللہِ
یا حُجّۃَ اللہِ علی خلقِہٖ یا سیّدَنا ومولانا اِنّا توجّہنا واستشفعنا
وتوسّلنا بکَ اِلی اللہِ وقدّمناکَ بینَ یدَی حاجاتِنا یا وجیہاً
عِندَ اللہِ اشفع لنا عِندَ اللہِ یا اَبا الحسَنِ یا عَلِیَّ بنَ موسَی اَیُّہا
الرّضا یا بنَ رسولِ اللہِ یا حُجّۃَ اللہِ علی خلقِہٖ یا سیّدَنا ومولانا
اِنّا توجّہنا واستشفعنا وتوسّلنا بکَ اِلی اللہِ وقدّمناکَ بینَ یدَی
حاجاتِنا یا وجیہاً عِندَ اللہِ اشفع لنا عِندَ اللہِ یا اَبا جعفرٍ یا

محمّدَ بنَ عَلِیٍّ اَیُّہا التّقِیُّ الجوادُ یا بنَ رسولِ اللہِ یا حُجّۃَ اللہِ علی
خلقِہٖ یا سیّدَنا ومولانا اِنّا توجّہنا واستشفعنا وتوسّلنا بکَ
اِلی اللہِ وقدّمناکَ بینَ یدَی حاجاتِنا یا وجیہاً عِندَ اللہِ اشفع
لنا عِندَ اللہِ یا اَبا الحسَنِ یا عَلِیَّ بنَ محمّدٍ اَیُّہا الہادِی النّقِیُّ
یا بنَ رسولِ اللہِ یا حُجّۃَ اللہِ علی خلقِہٖ یا سیّدَنا ومولانا اِنّا
توجّہنا واستشفعنا وتوسّلنا بکَ اِلی اللہِ وقدّمناکَ بینَ یدَی
حاجاتِنا یا وجیہاً عِندَ اللہِ اشفع لنا عِندَ اللہِ یا اَبا محمّدٍ یا حسَنَ
بنَ عَلِیٍّ اَیُّہا الزّکِیُّ العسکرِیُّ یا بنَ رسولِ اللہِ یا حُجّۃَ اللہِ علی
خلقِہٖ یا سیّدَنا ومولانا اِنّا توجّہنا واستشفعنا وتوسّلنا بکَ
اِلی اللہِ وقدّمناکَ بینَ یدَی حاجاتِنا یا وجیہاً عِندَ اللہِ اشفع
لنا عِندَ اللہِ یا وَصِیَّ الحسَنِ والخلَفَ الصّالِحَ الحُجّۃَ اَیُّہا القائِمُ
المُنتَظَرُ المَہدِیُّ یا بنَ رسولِ اللہِ یا حُجّۃَ اللہِ علی خلقِہٖ یا سیّدَنا و
مولانا اِنّا توجّہنا واستشفعنا وتوسّلنا بکَ اِلی اللہِ وقدّمناکَ
بینَ یدَی حاجاتِنا یا وجیہاً عِندَ اللہِ اشفع لنا عِندَ اللہِ ؕ۔

۸۔ حدیثِ شریف کساء

حدیثِ کساء بڑی مشہور حدیث ہے۔ جس کو حضرات علماء نے بہت سی روایات سے نقل فرمایا ہے۔ قرآن کی یہ آیت اِنَّمَا یُرِیدُ اللہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیرًا ؕ یعنی اے اہل بیت! خدا بس یہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور ایسا پاک و پاکیزہ قرار دے جیسا کہ پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔ اسی آیت کو آیتِ تطہیر کہتے ہیں جو حضرات اہل بیت علیہم السّلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حدیثِ کساء میں اسی کے نازل ہونے کا تذکرہ ہے۔ اس کو روزانہ یا کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ جمعہ کی شب میں یا دن

Presented by www.ziaraat.com

میں پڑھنا نہایت درجہ اجر و ثواب و برکت کا باعث اور حاجتوں کے پورا ہو
اور ہر طرح کے رنج و غم دور ہونے کا موجب ہے۔ جیسا کہ اسی حدیث کے اخیر
سے ثابت ہے۔ اور یہ حدیث اس طرح ہے بسندِ صحیح۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ عَلَيْهَا
السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ
فَاطِمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ فَقَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ بَدَ
ضُعْفًا فَقُلْتُ لَهٗ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا اَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ فَقَالَ يَا فَاطِ
اِيْتِيْنِيْ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِيِّ فَغَطِّيْنِيْ بِهٖ فَاَتَيْتُهٗ بِالْكِسَاءِ الْيَمَا
فَغَطَّيْتُهٗ بِهٖ وَصِرْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِذَا وَجْهُهٗ يَتَلَاْلَأُ كَاَنَّهُ الْبَ
فِيْ لَيْلَةِ تَمَامِهٖ وَكَمَالِهٖ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَّاِذَا بِوَلَدِيَ الْحَسَ
قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا
قُرَّةَ عَيْنِيْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ فَقَالَ يَا اُمَّاهُ اِنِّيْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَ
طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّ
تَحْتَ الْكِسَاءِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَا
فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا صَاحِبَ حَوْضِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ
فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَّاِذَا بِوَلَدِيَ
الْحُسَيْنِ قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا وَلَدِيْ وَيَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ فَقَالَ لِيْ يَا اُمَّاهُ اِنِّيْ اَشَمُّ
عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ
اِنَّ جَدَّكَ وَاَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَدَنَى الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ اَتَاْذَنُ لِ

اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا
شَافِعَ اُمَّتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَاَقْبَلَ عِنْدَ
ذٰلِكَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَيَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِنِّيْ اَشَمُّ عِنْدَكِ
رَائِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَائِحَةُ اَخِيْ وَابْنِ عَمِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ
فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ
لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ لَهٗ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَخِيْ
يَا وَصِيِّيْ وَخَلِيْفَتِيْ وَصَاحِبَ لِوَائِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ
الْكِسَاءِ ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ وَعَلَيْكِ
السَّلَامُ يَا بِنْتِيْ وَيَا بَضْعَتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسَاءِ
فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيْعًا تَحْتَ الْكِسَاءِ اَخَذَ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِطَرَفَيِ
الْكِسَاءِ وَاَوْمَأَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاءِ
اَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ وَحَامَّتِيْ لَحْمُهُمْ لَحْمِيْ وَدَمُهُمْ دَمِيْ يُؤْلِمُنِيْ
مَا يُؤْلِمُهُمْ وَيَحْزُنُنِيْ مَا يَحْزُنُهُمْ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ
وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ لِّمَنْ اَحَبَّهُمْ
اِنَّهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ
وَغُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ
وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلَآئِكَتِيْ وَيَا سُكَّانَ
سَمٰوَاتِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَّبْنِيَّةً وَّلَا اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا
مُّنِيْرًا وَّلَا شَمْسًا مُّضِيْئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَّجْرِيْ وَلَا
فُلْكًا تَسْرِيْ اِلَّا فِيْ مَحَبَّةِ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ الَّذِيْنَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ
فَقَالَ الْاَمِيْنُ جِبْرَائِيْلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

Presented by www.ziaraat.com

هُمْ اَهْلُ بَیْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَاَبُوْهَا وَ
بَعْلُهَا وَبَنُوْهَا فَقَالَ جَبْرَائِیْلُ یَا رَبِّ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَهْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ
لِاَکُوْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ اللّٰهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ الْاَمِیْنُ
جَبْرَائِیْلُ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْعَلِیُّ الْاَعْلٰی یُقْرِئُكَ
السَّلَامَ وَیَخُصُّكَ بِالتَّحِیَّةِ وَالْاِکْرَامِ وَیَقُوْلُ لَكَ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ
اِنِّیْ مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِیَّةً وَلَا اَرْضًا مَدْحِیَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِیْرًا
وَلَا شَمْسًا مُضِیْئَةً وَلَا فَلَکًا یَدُوْرُ وَلَا بَحْرًا یَجْرِیْ وَلَا فُلْکًا
تَسْرِیْ اِلَّا لِاَجْلِکُمْ وَمَحَبَّتِکُمْ وَقَدْ اَذِنَ لِیْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَکُمْ
فَهَلْ تَاْذَنُ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا اَمِیْنَ
وَحْیِ اللّٰهِ اِنَّهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ جَبْرَائِیْلُ مَعَنَا تَحْتَ الْکِسَاءِ
فَقَالَ لِاَبِیْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْحٰی اِلَیْکُمْ یَقُوْلُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ
عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا فَقَالَ عَلِیٌّ لِاَبِیْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْکِسَاءِ مِنَ الْفَضْلِ
عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا وَاصْطَفَانِیْ
بِالرِّسَالَةِ نَجِیًّا مَا ذُکِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِیْ مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ اَهْلِ
الْاَرْضِ وَفِیْهِ جَمْعٌ مِنْ شِیْعَتِنَا وَمُحِبِّیْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ
الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِکَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰی اَنْ یَتَفَرَّقُوْا
فَقَالَ عَلِیٌّ اِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا وَفَازَ شِیْعَتُنَا وَرَبِّ الْکَعْبَةِ فَقَالَ
النَّبِیُّ ثَانِیًا یَا عَلِیُّ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا وَاصْطَفَانِیْ
بِالرِّسَالَةِ نَجِیًّا مَا ذُکِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِیْ مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِیْهِ
جَمْعٌ مِنْ شِیْعَتِنَا وَمُحِبِّیْنَا وَفِیْهِمْ مَهْمُوْمٌ اِلَّا وَفَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهُ
وَلَا مَغْمُوْمٌ اِلَّا وَکَشَفَ اللّٰهُ غَمَّهُ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَ
قَضَی اللّٰهُ حَاجَتَهُ فَقَالَ عَلِیٌّ اِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَکَذٰلِكَ

شِیْعَتُنَا فَازُوْا وَسُعِدُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۝

۹- دُعائے مجیر

یہ عظیم المرتبت دُعا ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آں حضرت ایک مرتبہ مقام ابراہیمؑ میں نماز میں مشغول تھے کہ جبرئیلؑ امین نازل ہوئے اور کہا یا رسُولَ اللہ جو شخص اِس دُعا کو ماہ رمضان المبارک کی تیرھویں۔ چودھویں اور پندرھویں تاریخ پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اگرچہ تعداد میں بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں اور ذراتِ ریگِ صحرا کے برابر ہوں۔ جو شخص اس دُعا کو پڑھتا رہے، ہر آفت و بلا سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص تین روزے رکھے اور اس دُعا کو سات مرتبہ پڑھے اور سیدھا لیٹ کر سوئے تو خواب میں آں حضرتؐ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ اِس دُعا کی برکت سے مریض شفا پاتا ہے۔ قرضدار کا قرض ادا ہوتا ہے۔ تنگدستی فراخی میں بدل جاتی ہے۔ مصائب کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ بادشاہ کے ظلم و جور اور شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ چار رکعت نماز پڑھے اور ہر ایک رکعت میں ایک مرتبہ سورہ الحمد اور گیارہ مرتبہ سورۃ توحید پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھے اور اپنے سر کے نیچے لکھ کر رکھے تو وہ چیز مل جائے گی۔ اور جو شخص اس دُعا کو دس مرتبہ پڑھے جہنم کی آگ اُس پر حرام ہو جائے گی۔ پھر جبرائیلؑ نے عرض کی کہ یا حضرت اس دُعا میں اسم اعظم ہے۔ سوائے متقی و پرہیزگار شخص کے کسی کو تعلیم نہ کیجئے۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَانَكَ یَا اللّٰهُ تَعَالَیْتَ یَا رَحْمٰنُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَكَ یَا رَحِیْمُ تَعَالَیْتَ یَا کَرِیْمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَكَ یَا مَلِكُ تَعَالَیْتَ یَا مَالِكُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَكَ یَا قُدُّوْسُ تَعَالَیْتَ یَا سَلَامُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ

Presented by www.ziaraat.com

سُبْحَانَكَ يَا مُؤْمِنُ تَعَالَيْتَ يَا مُهَيْمِنُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَزِيزُ تَعَالَيْتَ يَا جَبَّارُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُتَكَبِّرُ تَعَالَيْتَ يَا مُتَجَبِّرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا خَالِقُ تَعَالَيْتَ يَا بَارِئُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُصَوِّرُ تَعَالَيْتَ يَا مُقَدِّرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا هَادِي تَعَالَيْتَ يَا بَاقِي اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا وَهَّابُ تَعَالَيْتَ يَا تَوَّابُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا فَتَّاحُ تَعَالَيْتَ يَا مُرْتَاحُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا سَيِّدِي تَعَالَيْتَ يَا مَوْلَايَ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَرِيبُ تَعَالَيْتَ يَا رَقِيبُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُبْدِئُ تَعَالَيْتَ يَا مُعِيدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا حَمِيدُ تَعَالَيْتَ يَا مَجِيدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَدِيمُ تَعَالَيْتَ يَا عَظِيمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا غَفُورُ تَعَالَيْتَ يَا شَكُورُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا شَاهِدُ تَعَالَيْتَ يَا شَهِيدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا حَنَّانُ تَعَالَيْتَ يَا مَنَّانُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا بَاعِثُ تَعَالَيْتَ يَا وَارِثُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُحْيِي تَعَالَيْتَ يَا مُمِيتُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا شَفِيقُ تَعَالَيْتَ يَا رَفِيقُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا اَنِيسُ تَعَالَيْتَ يَا مُونِسُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا جَلِيلُ تَعَالَيْتَ يَا جَمِيلُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا خَبِيرُ تَعَالَيْتَ يَا بَصِيرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا حَفِيُّ تَعَالَيْتَ يَا مَلِيُّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ

سُبْحَانَكَ يَا مَعْبُودُ تَعَالَيْتَ يَا مَوْجُودُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا غَفَّارُ تَعَالَيْتَ يَا قَهَّارُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مَذْكُورُ تَعَالَيْتَ يَا مَشْكُورُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا جَوَادُ تَعَالَيْتَ يَا مَعَاذُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا جَمَالُ تَعَالَيْتَ يَا جَلَالُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا سَابِقُ تَعَالَيْتَ يَا رَازِقُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا صَادِقُ تَعَالَيْتَ يَا فَالِقُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا سَمِيعُ تَعَالَيْتَ يَا سَرِيعُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا رَفِيعُ تَعَالَيْتَ يَا بَدِيعُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا فَعَّالُ تَعَالَيْتَ يَا مُتَعَالُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَاضِي تَعَالَيْتَ يَا رَاضِي اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَاهِرُ تَعَالَيْتَ يَا طَاهِرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَالِمُ تَعَالَيْتَ يَا حَاكِمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا دَائِمُ تَعَالَيْتَ يَا قَائِمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَاصِمُ تَعَالَيْتَ يَا قَاسِمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا غَنِيُّ تَعَالَيْتَ يَا مُغْنِي اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا وَفِيُّ تَعَالَيْتَ يَا قَوِيُّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا كَافِي تَعَالَيْتَ يَا شَافِي اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُقَدِّمُ تَعَالَيْتَ يَا مُؤَخِّرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا اَوَّلُ تَعَالَيْتَ يَا آخِرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا ظَاهِرُ تَعَالَيْتَ يَا بَاطِنُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا رَجَاءُ تَعَالَيْتَ يَا مُرْتَجَى اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا ذَا الْمَنِّ تَعَالَيْتَ يَا ذَا الطَّوْلِ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ

Presented by www.ziaraat.com

سبحانک یا حی تعالیت یا قیوم اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا واحد تعالیت یا احد اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا سید تعالیت یا صمد اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا قدیر تعالیت یا کبیر اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا والی تعالیت یا متعالی اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا علی تعالیت یا اعلی اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا ولی تعالیت یا مولی اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا ذارئ تعالیت یا بارئ اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا خافض تعالیت یا رافع اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا مقسط تعالیت یا جامع اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا معز تعالیت یا مذل اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا حافظ تعالیت یا حفیظ اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا قادر تعالیت یا مقتدر اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا علیم تعالیت یا حلیم اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا حکم تعالیت یا حکیم اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا معطی تعالیت یا مانع اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا ضار تعالیت یا نافع اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا مجیب تعالیت یا حبیب اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا عادل تعالیت یا فاصل اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا لطیف تعالیت یا شریف اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا رب تعالیت یا حق اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا ماجد تعالیت یا واجد اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا عفو تعالیت یا منتقم اجرنا من النار یا مجیر

سبحانک یا واسع تعالیت یا موسع اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا رؤف تعالیت یا عطوف اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا فرد تعالیت یا وتر اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا مقیت تعالیت یا محیط اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا وکیل تعالیت یا عدل اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا مبین تعالیت یا متین اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا بر تعالیت یا ودود اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا رشید تعالیت یا مرشد اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا نور تعالیت یا منور اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا نصیر تعالیت یا ناصر اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا صبور تعالیت یا صابر اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا محصی تعالیت یا منشئ اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا سبحان تعالیت یا دیان اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا مغیث تعالیت یا غیاث اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا فاطر تعالیت یا حاضر اجرنا من النار یا مجیر
سبحانک یا ذا العز والجمال تبارکت یا ذا الجبروت والجلال
سبحانک لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین
فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین
وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین والحمد للہ
رب العلمین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم

۱۰- دعائے صد سبحان

"دعائے صحیفہ" بھی کہتے ہیں۔ اس دعا کے پڑھنے والے کے گناہ بخشے جاتے

Presented by www.ziaraat.com

ہیں۔ عمر اور رزق میں ترقی و وسعت ہوتی ہے۔ قوت حافظہ بڑھتی ہے۔ جو شخص اس
دعا کو بالالتزام پڑھے گا۔ خداوند عالم ستر بلائیں دنیا کی اور سات سو بلائیں آخرت کی
دفع فرمائے گا۔ اگر کسی شخص کو کوئی غم یا بیماری یا کسی طرح کی بے چینی ہو تو تین مرتبہ اس
دعا کو پڑھے۔ خداوند عالم اُسے غم و ہم سے نجات دے گا۔ اور اُس کی حاجت بر لائے گا
دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ مَا اَقْدَرَهٗ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَدِيْرٍ مَا اَعْظَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَظِيْمٍ مَا اَجَلَّهٗ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ جَلِيْلٍ مَا اَمْجَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَاجِدٍ مَا اَرْاَفَهٗ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَءُوْفٍ مَا اَعَزَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَزِيْزٍ مَا اَكْبَرَهٗ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَبِيْرٍ مَا اَقْدَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَدِيْمٍ مَا اَعْلَاهُ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَلِيٍّ مَا اَسْنَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ سَنِيٍّ مَا اَبْهَاهُ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ بَهِيٍّ مَا اَنْوَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُنِيْرٍ مَا اَظْهَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
ظَاهِرٍ مَا اَخْفَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ خَفِيٍّ مَا اَعْلَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَلِيْمٍ
مَا اَخْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ خَبِيْرٍ مَا اَكْرَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَرِيْمٍ
مَا اَلْطَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ لَطِيْفٍ مَا اَبْصَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَصِيْرٍ مَا
اَسْمَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ سَمِيْعٍ مَا اَحْفَظَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَفِيْظٍ مَا
اَمْلَاَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَلِيٍّ مَا اَوْفَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ وَفِيٍّ مَا اَغْنَاهُ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ غَنِيٍّ مَا اَعْطَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُعْطٍ مَا اَوْسَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ وَاسِعٍ مَا اَجْوَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ جَوَادٍ مَا اَفْضَلَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
مُفْضِلٍ مَا اَنْعَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُنْعِمٍ مَا اَسْيَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ سَيِّدٍ
مَا اَرْحَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَحِيْمٍ مَا اَشَدَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ شَدِيْدٍ مَا
اَقْوَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَوِيٍّ مَا اَحْمَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَمِيْدٍ مَا اَحْكَمَهٗ

وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَكِيْمٍ مَا اَبْطَشَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَاطِشٍ مَا اَقْوَمَهٗ وَ
سُبْحَانَهٗ مِنْ قَيُّوْمٍ مَا اَدْوَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ دَائِمٍ مَا اَبْقَاهُ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ بَاقٍ مَا اَفْرَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ فَرْدٍ مَا اَوْحَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
اَحَدٍ مَا اَصْمَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ صَمَدٍ مَا اَمْلَكَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَالِكٍ مَا
اَوْلَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ وَلِيٍّ مَا اَعْظَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَظِيْمٍ مَا اَكْمَلَهٗ وَ
سُبْحَانَهٗ مِنْ كَامِلٍ مَا اَتَمَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ تَامٍّ مَا اَعْجَبَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ عَجِيْبٍ مَا اَفْخَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ فَاخِرٍ مَا اَبْعَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
بَعِيْدٍ مَا اَقْرَبَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ مَا اَمْنَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَانِعٍ
مَا اَغْلَبَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ غَالِبٍ مَا اَعْفَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَفُوٍّ مَا اَحْسَنَهٗ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُحْسِنٍ مَا اَجْمَلَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ جَمِيْلٍ مَا اَقْبَلَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ قَابِلٍ مَا اَشْكَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ شَكُوْرٍ مَا اَغْفَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
غَافِرٍ مَا اَصْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ صَبُوْرٍ مَا اَخْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
جَبَّارٍ مَا اَدْيَنَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ دَيَّانٍ مَا اَقْضَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
قَاضٍ مَا اَمْضَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَاضٍ مَا اَنْفَذَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ نَافِذٍ
مَا اَحْلَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَلِيْمٍ مَا اَخْلَقَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ خَالِقٍ
مَا اَرْزَقَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَازِقٍ مَا اَقْهَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَاهِرٍ مَا
اَنْشَاَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُنْشِئٍ مَا اَمْلَكَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَالِكٍ مَا اَوْلَاهُ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ وَالٍ مَا اَرْفَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَفِيْعٍ مَا اَشْرَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ شَرِيْفٍ مَا اَبْسَطَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَاسِطٍ مَا اَقْبَضَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ قَابِضٍ مَا اَبْدَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَادٍ مَا اَقْدَسَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
قُدُّوْسٍ مَا اَطْهَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ طَاهِرٍ مَا اَزْكَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
زَكِيٍّ مَا اَهْدَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ هَادٍ مَا اَصْدَقَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
صَادِقٍ مَا اَعْوَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَوَّادٍ مَا اَفْطَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ فَاطِرٍ مَا

Presented by www.ziaraat.com

اَرْعَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَاعٍ مَّآ اَدْوَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُعِيْنٍ مَّآ اَوْهَبَهُ وَسُبْحَانَهُ
مِنْ وَّهَّابٍ مَّآ اَتْوَبَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ تَوَّابٍ مَّآ اَسْخَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ سَخِيٍّ مَّآ اَنْصَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
نَصِيْرٍ مَّآ اَسْلَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ سَلَامٍ مَّآ اَشْفَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
شَافٍ مَّآ اَنْجَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُّنْجٍ مَّآ اَبَرَّهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَارٍّ
مَّآ اَطْلَبَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ طَالِبٍ مَّآ اَدْرَكَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُّدْرِكٍ
مَّآ اَرْشَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَشِيْدٍ مَّآ اَعْطَفَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُّتَعَطِّفٍ
مَّآ اَعْدَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَدْلٍ مَّآ اَتْقَنَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُّتْقِنٍ
مَّآ اَحْكَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ حَكِيْمٍ مَّآ اَكْفَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
كَفِيْلٍ مَّآ اَشْهَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ شَهِيْدٍ مَّآ اَحْمَدَهُ وَسُبْحَانَهُ
هُوَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَبِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ دَافِعِ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّهُوَ
حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ؕ۔

۱۱۔ دُعائے سمات

یہ جلیل القدر دُعا ادعیۂ مشہورہ میں سے ہے۔ اور اکثر علمائے سلف اس دُعا کو بالالتزام پڑھا کرتے تھے مستحب ہے کہ اس دُعا کو بروز جمعۃ المبارک آخر ساعت میں تلاوت کی جائے۔ المختصر اس دُعا کا پڑھنا موجب آمرزش گناہ اور باعث ازدیاد روحانیت و رفع غم وہم ہے۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ
الْاَكْرَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ عَلٰى مَغَالِقِ اَبْوَابِ السَّمَآءِ لِلْفَتْحِ
بِالرَّحْمَةِ انْفَتَحَتْ وَاِذَا دُعِيْتَ بِهٖ عَلٰى مَضَآئِقِ اَبْوَابِ الْاَرْضِ
لِلْفَرَجِ انْفَرَجَتْ وَاِذَا دُعِيْتَ بِهٖ عَلَى الْعُسْرِ لِلْيُسْرِ تَيَسَّرَتْ وَاِذَا
دُعِيْتَ بِهٖ عَلَى الْاَمْوَاتِ لِلنُّشُوْرِ انْتَشَرَتْ وَاِذَا دُعِيْتَ بِهٖ عَلٰى
كَشْفِ الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ انْكَشَفَتْ وَبِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَكْرَمِ
الْوُجُوْهِ وَاَعَزِّ الْوُجُوْهِ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ
وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ مَّخَافَتِكَ وَبِقُوَّتِكَ
الَّتِيْ بِهَا تُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَتُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَبِمَشِيَّتِكَ الَّتِيْ دَانَ لَهَا الْعَالَمُوْنَ وَبِكَلِمَتِكَ
الَّتِيْ خَلَقْتَ بِهَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَبِحِكْمَتِكَ الَّتِيْ صَنَعْتَ بِهَا
الْعَجَآئِبَ وَخَلَقْتَ بِهَا الظُّلْمَةَ وَجَعَلْتَهَا لَيْلًا وَّجَعَلْتَ اللَّيْلَ
سَكَنًا وَّخَلَقْتَ بِهَا النُّوْرَ وَجَعَلْتَهُ نَهَارًا وَّجَعَلْتَ النَّهَارَ نُشُوْرًا مُّبْصِرًا
وَخَلَقْتَ بِهَا الشَّمْسَ وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّخَلَقْتَ بِهَا الْقَمَرَ
وَجَعَلْتَ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّخَلَقْتَ بِهَا الْكَوَاكِبَ وَجَعَلْتَهَا نُجُوْمًا وَّ
بُرُوْجًا وَّمَصَابِيْحَ وَزِيْنَةً وَّرُجُوْمًا وَّجَعَلْتَ لَهَا مَشَارِقَ وَمَغَارِبَ
وَجَعَلْتَ لَهَا مَطَالِعَ وَمَجَارِيَ وَجَعَلْتَ لَهَا فَلَكًا وَّمَسَابِحَ وَقَدَّرْتَهَا
فِي السَّمَآءِ مَنَازِلَ فَاَحْسَنْتَ تَقْدِيْرَهَا وَصَوَّرْتَهَا فَاَحْسَنْتَ تَصْوِيْرَهَا
وَاَحْصَيْتَهَا بِاَسْمَآئِكَ اِحْصَآءً وَّدَبَّرْتَهَا بِحِكْمَتِكَ تَدْبِيْرًا وَّاَحْسَنْتَ
تَدْبِيْرَهَا وَسَخَّرْتَهَا بِسُلْطَانِ اللَّيْلِ وَسُلْطَانِ النَّهَارِ وَالسَّاعَاتِ
وَعَدَدِ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابِ وَجَعَلْتَ رُؤْيَتَهَا لِجَمِيْعِ النَّاسِ مَرْاًى وَّاحِدًا
وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِمَجْدِكَ الَّذِيْ كَلَّمْتَ بِهٖ عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُوْسَى
بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُقَدَّسِيْنَ فَوْقَ اِحْسَاسِ الْكَرُوْبِيِّيْنَ
فَوْقَ غَمَآئِمِ النُّوْرِ فَوْقَ تَابُوْتِ الشَّهَادَةِ فِيْ عَمُوْدِ النَّارِ وَفِيْ
طُوْرِ سَيْنَآءَ وَفِيْ جَبَلِ حُوْرِيْثَ فِي الْوَادِ الْمُقَدَّسِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ
مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ مِنَ الشَّجَرَةِ وَفِيْ اَرْضِ مِصْرَ بِتِسْعِ اٰيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ وَّيَوْمَ فَرَقْتَ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ الْبَحْرَ فِي الْمُنْبَجِسَاتِ الَّتِيْ

Presented by www.ziaraat.com

صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَائِبَ فِي بَحْرِ سُوفٍ وَعَقَدْتَ مَاءَ الْبَحْرِ فِي قَلْبِ
الْغَمْرِ كَالْحِجَارَةِ وَجَاوَزْتَ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ وَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ
الْحُسْنَى عَلَيْهِمْ بِمَا صَبَرُوا وَأَوْرَثْتَهُمْ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا
الَّتِي بَارَكْتَ فِيهَا لِلْعَالَمِينَ وَأَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ وَمَرَاكِبَهُ
فِي الْيَمِّ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ وَبِمَجْدِكَ
الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِمُوسَى كَلِيمِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي طُورِ سِينَاءَ وَلِإِبْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلِيلِكَ مِنْ قَبْلُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَلِإِسْحٰقَ صَفِيِّكَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فِي بِئْرِ شِيَعٍ وَلِيَعْقُوبَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَيْتِ إِيلٍ
وَأَوْفَيْتَ لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِيثَاقِكَ وَلِإِسْحٰقَ بِحَلْفِكَ وَ
لِيَعْقُوبَ بِشَهَادَتِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ بِوَعْدِكَ وَلِلدَّاعِينَ بِأَسْمَائِكَ
فَأَجَبْتَ وَبِمَجْدِكَ الَّذِي ظَهَرَ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلَى قُبَّةِ الرُّمَّانِ وَبِآيَاتِكَ الَّتِي وَقَعَتْ عَلَى أَرْضِ مِصْرَ بِمَجْدِ الْعِزَّةِ
وَالْغَلَبَةِ بِآيَاتٍ عَزِيزَةٍ وَبِسُلْطَانِ الْقُوَّةِ وَبِعِزَّةِ الْقُدْرَةِ وَبِشَأْنِ
الْكَلِمَةِ التَّامَّةِ وَبِكَلِمَاتِكَ الَّتِي تَفَضَّلْتَ بِهَا عَلَى أَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَ
الْأَرْضِ وَأَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْآخِرَةِ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِي مَنَنْتَ بِهَا
عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ وَبِاسْتِطَاعَتِكَ الَّتِي أَقَمْتَ بِهَا عَلَى الْعَالَمِينَ وَ
بِنُورِكَ الَّذِي قَدْ خَرَّ مِنْ فَزَعِهِ طُورُ سِينَاءَ وَبِعِلْمِكَ وَجَلَالِكَ
وَكِبْرِيَائِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَبَرُوتِكَ الَّتِي لَمْ تَسْتَقِلَّهَا الْأَرْضُ وَ
انْخَفَضَتْ لَهَا السَّمٰوٰتُ وَانْزَجَرَ لَهَا الْعُمْقُ الْأَكْبَرُ وَرَكَدَتْ
لَهَا الْبِحَارُ وَالْأَنْهَارُ وَخَضَعَتْ لَهَا الْجِبَالُ وَسَكَنَتْ لَهَا الْأَرْضُ
بِمَنَاكِبِهَا وَاسْتَسْلَمَتْ لَهَا الْخَلَائِقُ كُلُّهَا وَخَفَقَتْ لَهَا الرِّيَاحُ
فِي جَرَيَانِهَا وَخَمَدَتْ لَهَا النِّيرَانُ فِي أَوْطَانِهَا وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي
عُرِفَتْ لَكَ بِهِ الْغَلَبَةُ دَهْرَ الدُّهُورِ وَحُمِدْتَ بِهِ فِي السَّمٰوٰتِ

وَالْأَرَضِينَ وَبِكَلِمَتِكَ كَلِمَةِ الصِّدْقِ الَّتِي سَبَقَتْ لِأَبِينَا آدَمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَذُرِّيَّتِهِ بِالرَّحْمَةِ وَأَسْأَلُكَ بِكَلِمَتِكَ الَّتِي غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ
وَبِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى
صَعِقًا وَبِمَجْدِكَ الَّذِي ظَهَرَ عَلَى طُورِ سِينَاءَ فَكَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ
وَرَسُولَكَ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ وَبِطَلْعَتِكَ فِي سَاعِيرَ وَظُهُورِكَ
فِي جَبَلِ فَارَانَ بِرَبَوَاتِ الْمُقَدَّسِينَ وَجُنُودِ الْمَلَائِكَةِ الصَّافِّينَ
وَخُشُوعِ الْمَلَائِكَةِ الْمُسَبِّحِينَ وَبِبَرَكَاتِكَ الَّتِي بَارَكْتَ فِيهَا عَلَى
إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَبَارَكْتَ لِإِسْحٰقَ صَفِيِّكَ فِي أُمَّةِ عِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ
لِيَعْقُوبَ إِسْرَائِيلِكَ فِي أُمَّةِ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِحَبِيبِكَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي عِتْرَتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأُمَّتِهِ
اللّٰهُمَّ وَكَمَا غِبْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نَشْهَدْهُ وَآمَنَّا بِهِ وَلَمْ نَرَهُ
صِدْقًا وَعَدْلًا أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُبَارِكَ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَرَحَّمَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَأَفْضَلِ
مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَجِيدٌ فَعَّالٌ لِمَا تُرِيدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔ پس
اپنی حاجت بیان کرے اور یہ کہے ۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ
الْأَسْمَاءِ الَّتِي لَا يَعْلَمُ تَفْسِيرَهَا وَلَا يَعْلَمُ بَاطِنَهَا غَيْرُكَ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ بِي مَا أَنَا
أَهْلُهُ وَاغْفِرْ لِي مِنْ ذُنُوبِي مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ
مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَاكْفِنِي مَؤُونَةَ إِنْسَانِ سَوْءٍ وَجَارِ سَوْءٍ وَقَرِينِ
سَوْءٍ وَسُلْطَانِ سَوْءٍ إِنَّكَ عَلَى مَا تَشَاءُ قَدِيرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۔ بعض نسخوں کے مطابق وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

Presented by www.ziaraat.com

کے بعد حاجت طلب کیجیے اور اس طرح کہیے۔ یَا اَللّٰهُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥ اور دعا
سمات کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَآءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَا
الَّتِیْ لَا یَعْلَمُ تَفْسِیْرَهَا وَلَا تَاْوِیْلَهَا وَلَا بَاطِنَهَا وَلَا ظَاهِرَهَا غَیْرُكَ اَنْ تُصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَرْزُقَنِیْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ پس اپنی حاج
طلب کرے اور کہے۔ وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ وَا
لِیْ مِنْ (دشمن کا نام لے) وَاغْفِرْ لِیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ وَلِوَالِ
وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَوَسِّعْ عَلَیَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَاكْفِنِیْ مُؤْ
اِنْسَانِ سَوْءٍ وَّجَارِ سَوْءٍ وَّسُلْطَانِ سَوْءٍ وَّقَرِیْنِ سَوْءٍ وَّیَوْمِ سَوْءٍ وَّسَاعَ
وَّانْتَقِمْ لِیْ مِمَّنْ یَّكِیْدُنِیْ وَمِمَّنْ یَّبْغِیْ عَلَیَّ وَیُرِیْدُ بِیْ وَبِاَهْلِیْ وَاَوْلَادِیْ وَا
وَجِیْرَانِیْ وَقَرَابَاتِیْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ظُلْمًا اِنَّكَ عَلٰی مَا تَشَآءُ قَ
وَّبِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ پھر کہے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الـ
تَفَضَّلْ عَلٰی فُقَرَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنٰی وَالثَّرْوَةِ وَعَلٰی مَ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَآءِ وَالصِّحَّةِ وَعَلٰی اَحْیَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُ
بِاللُّطْفِ وَالْكَرَامَةِ وَعَلٰی اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْ
وَالرَّحْمَةِ وَعَلٰی مُسَافِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ اِلٰی اَوْطَانِ
سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی
مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا

۱۲- دُعائے حجب

مہج الدعوات میں سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے اس دعا کے بہت کچھ فضائل لکھ
ہیں۔ مختصر آیہ ہیں کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے تو خداوند عالم اس کی دعا کو قبول فرماتا
اس دعا کو دیوانہ پڑھے تو وہ ہوش میں آجائے اور اگر اس دعا کو اس عورت پر پڑھا

وضع حمل دشوار ہو تو خداوند عالم یہ مرحلہ آسان کر دے گا۔ اگر کوئی شخص چالیس شب جمعہ یہ دعا
پڑھے تو خداوند عالم اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور کشائش رزق فرماتا ہے۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا مَنِ احْتَجَبَ بِشُعَاعِ نُوْرِهٖ عَنْ نَوَاظِرِ خَلْقِهٖ یَا
مَنْ تَسَرْبَلَ بِالْجَلَالِ وَالْعَظَمَةِ وَاشْتَهَرَ بِالتَّجَبُّرِ فِیْ قُدْسِهٖ یَا مَنْ
تَعَالٰی بِالْجَلَالِ وَالْكِبْرِیَآءِ فِیْ تَفَرُّدِ مَجْدِهٖ یَا مَنِ انْقَادَتِ الْاُمُوْرُ
بِاَزِمَّتِهَا طَوْعًا لِاَمْرِهٖ یَا مَنْ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ مُجِیْبَاتٍ
لِدَعْوَتِهٖ یَا مَنْ زَیَّنَ السَّمَآءَ بِالنُّجُوْمِ الطَّالِعَةِ وَجَعَلَهَا هَادِیَةً
لِخَلْقِهٖ یَا مَنْ اَنَارَ الْقَمَرَ الْمُنِیْرَ فِیْ سَوَادِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ بِلُطْفِهٖ یَا
مَنْ اَنَارَ الشَّمْسَ الْمُنِیْرَةَ وَجَعَلَهَا مَعَاشًا لِخَلْقِهٖ وَجَعَلَهَا مُفَرِّقَةً
بَیْنَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ بِعَظَمَتِهٖ یَا مَنِ اسْتَوْجَبَ الشُّكْرَ بِنَشْرِ سَحَآئِبِ
نِعَمِهٖ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ
كِتَابِكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ
فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ
اَثْبَتَّهٗ فِیْ قُلُوْبِ الصَّآفِّیْنَ الْحَآفِّیْنَ حَوْلَ عَرْشِكَ فَتَرَاجَعَتِ
الْقُلُوْبُ اِلَی الصُّدُوْرِ عَنِ الْبَیَانِ بِاِخْلَاصِ الْوَحْدَانِیَّةِ وَ
تَحْقِیْقِ الْفَرْدَانِیَّةِ مُقِرَّةً لَكَ بِالْعُبُوْدِیَّةِ وَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ اَنْتَ
اللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَسْئَلُكَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ تَجَلَّیْتَ بِهَا
لِلْكَلِیْمِ عَلَی الْجَبَلِ الْعَظِیْمِ فَلَمَّا بَدَا شُعَاعُ نُوْرِ الْحُجُبِ مِنْ
بَهَآءِ الْعَظَمَةِ خَرَّتِ الْجِبَالُ مُتَدَكْدِكَةً لِعَظَمَتِكَ وَجَلَالِكَ
وَهَیْبَتِكَ وَخَوْفًا مِنْ سَطْوَتِكَ رَاهِبَةً مِنْكَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَلَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ فَتَقْتَ بِهٖ
رَتْقَ عَظِیْمِ جُفُوْنِ عُیُوْنِ النَّاظِرِیْنَ الَّذِیْ بِهٖ تَدَبُّرُ حِكْمَتِكَ

Presented by www.ziaraat.com

وَشَوَاهِدَ حُجَجِ أَنْبِيَائِكَ يَعْرِفُونَكَ بِفِطَنِ الْقُلُوبِ وَأَنْتَ فِي غَوَاشِي
مُسْتَرَاتِ سَرِيرَاتِ الْغُيُوبِ أَسْأَلُكَ بِعِزَّةِ ذٰلِكَ الْاِسْمِ أَنْ تُصَلِّيَ
عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَصْرِفَ عَنِّي وَعَنْ أَهْلِ حُزَانَتِي وَ
جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَمِيعَ الْآفَاتِ وَالْعَاهَاتِ وَالْأَعْرَاضِ
وَالْأَمْرَاضِ وَالْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ وَالشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالضَّلَالَةِ وَالْعَمَىٰ
وَالْجَهْلِ وَالْغَضَبِ وَالْعُسْرِ وَالضِّيقِ وَفَسَادِ الضَّمِيرِ وَحُلُولِ النِّقْمَةِ
وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ لَطِيفٌ لِمَا تَشَاءُ

۱۳۔ دُعائے عدلیہ

اس دعا میں اعتقاداتِ حقہ کا تذکرہ ہے۔ ہر بندہ مومن کو چاہیے کہ اس دعا کو پڑھتا رہے تاکہ شیطان نزدیک نہ آنے پائے۔ اور اجر و ثواب کا مستحق ہو بلکہ جان کنی کے وقت میت کو اعتقاداتِ حقہ کی تلقین کرنے کے سلسلے میں اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔ دعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا
بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ
وَأَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِي الْمُحْتَاجُ الْفَقِيرُ الْحَقِيرُ
أَشْهَدُ لِمُنْعِمِي وَخَالِقِي وَرَازِقِي وَمُكْرِمِي كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهِ وَ
شَهِدَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهِ بِأَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
هُوَ ذُو النِّعَمِ وَالْإِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ أَزَلِيٌّ عَالِمٌ
أَبَدِيٌّ حَيٌّ أَحَدِيٌّ مَوْجُودٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيعٌ بَصِيرٌ مُرِيدٌ كَارِهٌ
مُدْرِكٌ صَمَدِيٌّ يَسْتَحِقُّ هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلَىٰ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي
عِزِّ صِفَاتِهِ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُودِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيمًا قَبْلَ

إِيجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا إِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ وَلَمْ
يَزَلْ سُبْحَانًا عَلَىٰ جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وُجُودُهُ قَبْلَ الْقَبْلِ فِي أَزَلِ الْآزَالِ
وَبَقَاؤُهُ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ انْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ غَنِيٌّ فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ
مُسْتَغْنٍ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ لَا جَوْرَ فِي قَضِيَّتِهِ وَلَا مَيْلَ فِي مَشِيَّتِهِ
وَلَا ظُلْمَ فِي تَقْدِيرِهِ وَلَا مَهْرَبَ مِنْ حُكُومَتِهِ وَلَا مَلْجَأَ مِنْ سَطَوَاتِهِ
وَلَا مَنْجَا مِنْ نَقِمَاتِهِ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ وَلَا يَفُوتُهُ أَحَدٌ إِذَا
طَلَبَهُ أَزَاحَ الْعِلَلَ فِي التَّكْلِيفِ وَسَوَّى التَّوْفِيقَ بَيْنَ الضَّعِيفِ وَالشَّرِيفِ
مَكَّنَ أَدَاءَ الْمَأْمُورِ وَسَهَّلَ سَبِيلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُورِ لَمْ يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ
إِلَّا دُونَ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهُ مَا أَبْيَنَ كَرَمَهُ وَأَعْلَىٰ شَأْنَهُ
سُبْحَانَهُ مَا أَجَلَّ نَيْلَهُ وَأَعْظَمَ إِحْسَانَهُ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ لِيُبَيِّنَ عَدْلَهُ
وَنَصَبَ الْأَوْصِيَاءَ لِيُظْهِرَ طَوْلَهُ وَفَضْلَهُ وَجَعَلَنَا مِنْ أُمَّةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ
وَخَيْرِ الْأَوْلِيَاءِ وَأَفْضَلِ الْأَصْفِيَاءِ وَأَعْلَى الْأَزْكِيَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آمَنَّا بِهِ وَبِمَا دَعَانَا إِلَيْهِ وَبِالْقُرْآنِ الَّذِي
أَنْزَلَهُ عَلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ الَّذِي نَصَبَهُ يَوْمَ الْغَدِيرِ وَأَشَارَ بِقَوْلِهِ
هٰذَا عَلِيٌّ إِلَيْهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ الْأَبْرَارَ وَالْخُلَفَاءَ الْأَخْيَارَ
بَعْدَ الرَّسُولِ الْمُخْتَارِ عَلِيٌّ قَامِعُ الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهِ سَيِّدُ أَوْلَادِهِ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ أَخُوهُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاتِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ
الْعَابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ ثُمَّ الْكَاظِمُ
مُوسَىٰ ثُمَّ الرِّضَا عَلِيٌّ ثُمَّ التَّقِيُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيٌّ ثُمَّ الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ الْحَسَنُ
ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلَفُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجَى الَّذِي
بِبَقَائِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهِ رُزِقَ الْوَرَىٰ وَبِوُجُودِهِ ثَبَتَتِ
الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَبِهِ يَمْلَأُ اللّٰهُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ
ظُلْمًا وَجَوْرًا وَأَشْهَدُ أَنَّ أَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ وَامْتِثَالَهُمْ فَرِيضَةٌ

Presented by www.ziaraat.com

وَطَاعَتُهُمْ مَفْرُوضَةٌ وَمَوَدَّتُهُمْ لَازِمَةٌ مَقْضِيَّةٌ وَالْاِقْتِدَاءُ بِهِمْ مُنْجِيَةٌ وَمُخَالَفَتُهُمْ مُرْدِيَةٌ وَهُمْ سَادَاتُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ وَ شُفَعَاءُ يَوْمِ الدِّيْنِ وَاَئِمَّةُ اَهْلِ الْاَرْضِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَاَفْضَلُ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمُسَاءَلَةَ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْكِتَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَائِيْ وَكَرَمُكَ وَرَحْمَتُكَ اَمَلِيْ لَا عَمَلَ لِيْ اَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِيْ اَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ اِلَّا اَنِّيْ اِعْتَقَدْتُ بِتَوْحِيْدِكَ وَعَدْلِكَ وَارْتَجَيْتُ اِحْسَانَكَ وَفَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ اِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَاٰلِهٖ مِنْ اَحِبَّتِكَ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِنِّيْ اَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا وَثَبَاتَ دِيْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ وَقَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهٗ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ وَعِنْدَ مَسْئَلَةِ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

۱۴۔ درودِ طوسی علیہ الرحمۃ

اسنادِ درودِ طوسی علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

ہر چند کہ درودِ طوسی بعض کتب میں مذکور ہے لیکن اصل اس درود کی دعائے توسّل ہے۔ اور بروایت ابن بابویہ قمیؒ یہ دعاء آئمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین سے

منسوب اور منقول ہے۔ اسی باعث سے اس درود کا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اور فائدہ اور طریقہ اس درود کا یہ لکھا ہے کہ جب کوئی حصولِ مطالب کے واسطے اس دعا کو شروع کرے تو ایک دوشنبہ سے شروع کرے، اور دوسرے دوشنبہ کو تمام کرے۔ مگر شروع کرنے سے قبل غسل کرے اور لباس پاکیزہ پہنے اور عطر لگائے اور پڑھنے کے وقت خوشبو اپنے پاس رکھے کہ خدائے تعالےٰ اس کی برکت سے دعا جلد مقبول کرتا ہے اور ہر روز گیارہ بار پڑھے اور سو بار شروع کرتے وقت اور سو بار تمام کرتے وقت یہ درود مختصر پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور دوسرا طریقہ اس کا یہ ہے کہ شب جمعہ اول ماہ مابین مغرب و عشاء غسل کرے۔ دو رکعت نماز بہ نیت حاجت ادا کرے اور بتوجہ قلب رو بقبلہ بیٹھ کر آیۂ کریمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ موافق اپنے نام کے اعداد کے پڑھے اور چالیس مرتبہ درود پڑھ کر سجدہ میں جائے اور سو بار سَهِّلْ بِفَضْلِكَ يَا عَزِيْزُ پڑھے۔ پھر درست بیٹھ کر بتوجہ تمام اس درودِ معظم کی تلاوت کرے اس کے بعد ہر روز بعد نمازِ صبح ایک مرتبہ پڑھا کرے۔ خدائے تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے دعا اس کی قبول فرمائے اور تمام گناہ اس کے معاف کرے اور ترقی رزق و نعمت و فراوانی مال و دولت عطا کرے۔ اور دشمن اس کے مقہور اور جملہ آفات سے امان الٰہی میں رہے اور روشنیٔ دل حاصل ہو۔ اور بروزِ قیامت بشفاعتِ حضرات چہاردہ معصومینؑ بہشتِ بریں میں مکانِ بلند میں جاگزیں ہو۔ اور عذابِ قبر اور ہولِ قیامت سے امن میں رہے۔ اور آتشِ دوزخ اس پر حرام ہو۔ اور جملہ بیماریوں اور تکالیف دنیوی سے حفظِ حافظِ حقیقی میں رہے۔

دعائے اعتصام درودِ طوسیؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ

Presented by www.ziaraat.com

شیء وانت العزیز الحکیم یا کائنا قبل کل شیء ویا باقیا
بعد فناء کل شیء یا من هو اقرب الی من حبل الورید یا من هو
فعال لما یرید یا من یحول بین المرء وقلبه یا من هو بالمنظر
الاعلی وبالافق المبین یا من لیس کمثله شیء وهو السمیع العلیم
یا من هو علی کل شیء قدیر اقض حاجاتی بحق محمد وّاله
الطیبین الطاهرین۔

درود طوسی علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللهم صل وسلم وزد وبارک علی النبی الامی العربی القرشی
المکی المدنی الابطحی التهامی السید البهی السراج المضیء
الکوکب الدری صاحب الوقار والسکینة المدفون بارض
المدینة العبد المؤید والرسول المسدد المصطفی الامجد المحمود
الاحمد حبیب اله العالمین وخاتم النبیین وسید المرسلین
وشفیع المذنبین ورحمة للعالمین ابی القاسم محمد صلی الله
علیه واله والصلوة والسلام علیک وعلی الک یا ابا القاسم یا
رسول الله یا امام الرحمة یا شفیع الامة یا کاشف الغمة
یا حجة الله علی خلقه یا سیدنا ومولینا انا توجهنا واستشفعنا
وتوسلنا بک الی الله وقدمناک بین یدی حاجاتنا فی الدنیا
والاخرة یا وجیها عند الله اشفع لنا عند الله اللهم صل وسلم
وزد وبارک علی السید المطهر والامام المظفر والشجاع الغضنفر
ابی شبیر وشبر قاسم طوبی وسقر الانزع البطین الاشرف المکین
الاشجع المتین العارف المبین الناصر المعین ولی الدین الوالی

الولی السید الرضی الامام الوصی الحاکم بالنص الجلی المخلص
الصفی المدفون بالغری لیث بنی غالب مظهر العجائب ومظهر
الغرائب ومفرق الکتائب والشهاب الثاقب والهزبر السالب
نقطة دائرة المطالب اسد الله الغالب غالب کل غالب ومطلوب
کل طالب صاحب المفاخر والمناقب امام المشارق والمغارب
الذی حبه فرض علی الحاضر والغائب مولینا ومولی الثقلین
الامام بالحق والامیر المطلق ابی الحسنین امیر المؤمنین علی بن ابی
طالب صلوة الله وسلامه علیه الصلوة والسلام علیک وعلی الک یا
ابا الحسنین یا امیر المؤمنین یا علی بن ابی طالب یا اخ الرسول یا
زوج البتول یا ابا السبطین یا حجة الله علی خلقه یا سیدنا و
مولانا انا توجهنا واستشفعنا وتوسلنا بک الی الله وقدمناک بین
یدی حاجاتنا فی الدنیا والاخرة یا وجیها عند الله اشفع لنا عند الله
اللهم صل وسلم وزد وبارک علی السیدة الجلیلة الجمیلة المعصومة
المظلومة الکریمة النبیلة المکروبة العلیلة ذات الاحزان
الطویلة فی المدة القلیلة الرضیة الحلیمة العفیفة السلیمة المجهولة
قدرا والمخفیة قبرا المدفونة سرا والمغصوبة جهرا سیدة
نساء الانسیة الحوراء ام الائمة النقباء النجباء بنت خیر الانبیاء
الطاهرة المطهرة البتول العذراء فاطمة التقیة النقیة الزهراء
صلوات الله وسلامه علیها الصلوة والسلام علیک وعلی ذریتک
یا فاطمة الزهراء یا بنت محمد رسول الله ایتها البتول یا قرة
عین الرسول یا بضعة النبی یا ام السبطین یا حجة الله علی خلقه
یا سیدتنا ومولتنا انا توجهنا واستشفعنا وتوسلنا بک الی الله
وقدمناک بین یدی حاجاتنا فی الدنیا والاخرة یا وجیهة

Presented by www.ziaraat.com

عِنْدَ اللهِ اِشْفَعِيْ لَنَا عِنْدَ اللهِ بِحَقِّكِ وَبِحَقِّ بَعْلِكِ وَبِحَقِّ ذُرِّيَّتِكِ
الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُجْتَبٰى وَالْاِمَامِ
الْمُرْتَجٰى سِبْطِ الْمُصْطَفٰى وَابْنِ الْمُرْتَضٰى عَلَمِ الْهُدٰى الْعَالِمِ الرَّفِيْعِ
ذِى الْحَسَبِ الْمَنِيْعِ وَالْفَضْلِ الْجَمِيْعِ الشَّفِيْعِ ابْنِ الشَّفِيْعِ الْمَقْتُوْلِ بِالسَّمِّ
النَّقِيْعِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ الْبَقِيْعِ الْعَالِمِ بِالْفَرَآئِضِ وَالسُّنَنِ صَاحِبِ
الْجُوْدِ وَالْمِنَنِ كَاشِفِ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى وَالْمِحَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ الَّذِىْ عَجَزَ عَنْ عَدِّ مَدَآئِحِهٖ لِسَانُ اللُّسْنِ الْاِمَامِ الْمُؤْتَمَنِ وَ
الْمَسْمُوْمِ الْمُمْتَحَنِ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِىْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللهِ
وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ
يَا سَيِّدِىْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ
حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الزَّاهِدِ وَالْاِمَامِ الْعَابِدِ
الرَّاكِعِ السَّاجِدِ وَلِىِّ الْمَلِكِ الْمَاجِدِ وَقَتِيْلِ الْكَافِرِ الْجَاحِدِ زَيْنِ
الْمَنَابِرِ وَالْمَسَاجِدِ صَاحِبِ الْمِحْنَةِ وَالْكَرْبِ وَالْبَلَآءِ الْمَدْفُوْنِ
بِاَرْضِ كَرْبَلَآءِ سِبْطِ رَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ وَنُوْرِ الْعَيْنَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى
الْكَوْنَيْنِ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِىْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ يَا حُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ
اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الْمَظْلُوْمُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا ابْنَ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا سَيِّدِىْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى
خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ
اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا

عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلٰى اَبِى
الْاَئِمَّةِ وَسِرَاجِ الْاُمَّةِ وَكَاشِفِ الْغُمَّةِ وَمُحْيِى السُّنَّةِ وَسَنِىِّ
الْهِمَّةِ وَرَفِيْعِ الرُّتْبَةِ وَاَنِيْسِ الْكُرْبَةِ وَصَاحِبِ النُّدْبَةِ الْمَدْفُوْنِ
بِاَرْضِ طَيْبَةِ الْمُبَرَّءِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَشَيْنٍ وَّاَفْضَلِ الْمُجَاهِدِيْنَ
وَاَكْمَلِ الشَّاكِرِيْنَ وَالْحَامِدِيْنَ شَمْسِ نَهَارِ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَقَمَرِ
اللَّيْلِ الْمُتَهَجِّدِيْنَ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ اَبِىْ مُحَمَّدٍ عَلِىِّ بْنِ
الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا
مُحَمَّدٍ يَا عَلِىَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَيُّهَا السَّجَّادُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ
اللهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ
حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ
بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَآئِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ
وَبَارِكْ عَلٰى قَمَرِ الْاَقْمَارِ وَنُوْرِ الْاَنْوَارِ وَقَآئِدِ الْاَخْيَارِ وَسَيِّدِ الْاَبْرَارِ
الطُّهْرِ الطَّاهِرِ وَالنَّجْمِ الزَّاهِرِ وَالْبَدْرِ الْبَاهِرِ وَالْبَحْرِ الزَّاخِرِ
وَالدُّرِّ الْفَاخِرِ الْمُلَقَّبِ بِالْبَاقِرِ السَّيِّدِ الْوَجِيْهِ الْاِمَامِ النَّبِيْهِ الْمَدْفُوْنِ
عِنْدَ جَدِّهٖ وَاَبِيْهِ الْحَبْرِ الْمَلِىِّ عِنْدَ الْعَدُوِّ وَالْوَلِىِّ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ
الْاَزَلِىِّ اَبِىْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِىٍّ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِىٍّ اَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا ابْنَ
رَسُوْلِ اللهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ
لَنَا عِنْدَ اللهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَآئِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الصَّادِقِ الصِّدِّيْقِ الْعَالِمِ

Presented by www.ziaraat.com

الوثيق الحليم الشفيق الهادي الى الطريق الساقي شيعته من الرحيق
ومبلغ اعدائه الى الحريق صاحب الشرف الرفيع ذي الحسب المنيع
والفضل الجميع الشفيع ابن الشفيع المدفون بارض البقيع المهذب
المؤيد الممجد الامجد الامام بالحق ابي عبدالله جعفر بن محمد
صلوات الله وسلامه عليهما الصلوة والسلام عليك يا ابا عبدالله
يا جعفر بن محمد ايها الصادق يا ابن رسول الله يا ابن امير المؤمنين
يا حجة الله على خلقه يا سيدنا ومولانا انا توجهنا واستشفعنا
وتوسلنا بك الى الله وقدمناك بين يدي حاجاتنا في الدنيا
والاخرة يا وجيها عندالله اشفع لنا عندالله بحقك وبحق جدك
وبحق ابائك الطاهرين اللهم صل وسلم وزد وبارك على السيد
الكريم والامام الحليم وسمي الكليم الصابر الكظيم صاحب العسكر
والجيش المدفون بمقابر قريش صاحب الشرف الانور والمجد
الاظهر والجبين الازهر والنور الابهر الامام بالحق ابي ابراهيم
موسى بن جعفر صلوات الله وسلامه عليه الصلوة والسلام عليك
يا ابا ابراهيم يا موسى ابن جعفر ايها الكاظم ايها العبد الصالح
يا ابن رسول الله يا ابن امير المؤمنين يا حجة الله على خلقه يا
سيدنا ومولانا انا توجهنا واستشفعنا وتوسلنا بك الى الله و
قدمناك بين يدي حاجاتنا في الدنيا والاخرة يا وجيها عندالله
اشفع لنا عندالله بحقك وبحق جدك وابائك الطاهرين اللهم
صل وسلم وزد وبارك على السيد المعصوم والامام المظلوم الشهيد
المسموم والغريب المغموم والقتيل المحروم العالم بالعلم
المكتوم البدر في النجوم الشمس الشموس وانيس النفوس
المدفون بارض طوس الرضي المرتضى المجتبى المقتدى الراضي

بالقدر والقضاء الامام بالحق ابي الحسن علي بن موسى الرضا
صلوات الله وسلامه عليه الصلوة والسلام عليك يا ابا الحسن
يا علي بن موسى ايها الرضا يا ابن رسول الله يا ابن امير المؤمنين
يا حجة الله على خلقه يا سيدنا ومولانا انا توجهنا واستشفعنا
بك الى الله وقدمناك بين يدي حاجاتنا في الدنيا والاخرة يا
وجيها عندالله اشفع لنا عندالله بحقك وبحق جدك وبحق ابائك
الطاهرين اللهم صل وسلم وزد وبارك على السيد العادل العالم
العابد الفاضل الكامل الباذل الاجود الجواد العارف باسرار
المبدء والمعاد ولكل قوم هاد ومناص المحبين يوم ينادي المناد
المذكور في الهداية والارشاد المدفون بارض بغداد السيد
العربي والامام الاحمدي والنور المحمدي الملقب بالتقي الامام
بالحق ابي جعفر محمد بن علي صلوات الله وسلامه عليهما الصلوة
والسلام عليك يا ابا جعفر يا محمد بن علي ايها التقي الجواد
يا ابن رسول الله يا ابن امير المؤمنين يا حجة الله على خلقه يا
سيدنا ومولانا انا توجهنا واستشفعنا وتوسلنا بك الى الله و
قدمناك بين يدي حاجاتنا في الدنيا والاخرة يا وجيها عندالله
اشفع لنا عندالله بحقك وبحق جدك وبحق ابائك الطاهرين
اللهم صل وسلم وزد وبارك على الامامين الهمامين التمامين
السيدين السندين الفاضلين الكاملين الباذلين العادلين العالمين
العاملين الاورعين الاطهرين الشمسين القمرين الكوكبين
النورين النيرين الاسعدين وارثي المشعرين واهلي الحرمين
كهفي التقى غوثي الورى بدري الدجى طودي النهى علمي الهدى
المدفونين بسرمن راى كاشفي البلوى والمحن صاحبي الجود

Presented by www.ziaraat.com

وَالْمَنَنِ الْإِمَامَيْنِ بِالْحَقِّ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقِيِّ وَأَبِي مُحَمَّدٍ
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا أَبَا الْحَسَنِ وَيَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَيَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ
يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا النَّقِيُّ الْهَادِيُّ وَأَيُّهَا الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ يَا ابْنَيْ
رَسُولِ اللّٰهِ يَا ابْنَيْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا حُجَّتَيِ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ
يَا سَيِّدَيْنَا وَمَوْلَيَيْنَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكُمَا إِلَى اللّٰهِ
وَقَدَّمْنَاكُمَا بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهَيْنِ
عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعَا لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكُمَا وَبِحَقِّ جَدِّكُمَا وَبِحَقِّ آبَائِكُمَا
الطَّاهِرِينَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى صَاحِبِ الدَّعْوَةِ
النَّبَوِيَّةِ وَالصَّوْلَةِ الْحَيْدَرِيَّةِ وَالْعِصْمَةِ الْفَاطِمِيَّةِ وَالْحِلْمِ الْحَسَنِيَّةِ
وَالشَّجَاعَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ وَالْعِبَادَةِ السَّجَّادِيَّةِ وَالْمَآثِرِ الْبَاقِرِيَّةِ وَ
الْآثَارِ الْجَعْفَرِيَّةِ وَالْعُلُومِ الْكَاظِمِيَّةِ وَالْحُجَجِ الرَّضَوِيَّةِ وَالْجُودِ
التَّقَوِيَّةِ وَالنَّقَاوَةِ النَّقَوِيَّةِ وَالْهَيْبَةِ الْعَسْكَرِيَّةِ وَالْغَيْبَةِ الْإِلٰهِيَّةِ
الْقَائِمِ بِالْحَقِّ وَالدَّاعِي إِلَى الصِّدْقِ الْمُطْلَقِ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَأَمَانِ اللّٰهِ
وَحُجَّةِ اللّٰهِ الْقَائِمِ بِأَمْرِ اللّٰهِ الْمُقْسِطِ لِدِينِ اللّٰهِ الْغَالِبِ بِأَمْرِ اللّٰهِ
وَالذَّابِّ عَنْ حَرَمِ اللّٰهِ إِمَامِ السِّرِّ وَالْعَلَنِ دَافِعِ الْكَرْبِ وَالْمِحَنِ
صَاحِبِ الْجُودِ وَالْمِنَنِ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ
صَاحِبِ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ وَخَلِيفَةِ الرَّحْمٰنِ وَمُظْهِرِ الْإِيمَانِ وَقَاطِعِ
الْبُرْهَانِ وَشَرِيكِ الْقُرْآنِ وَسَيِّدِ الْإِنْسِ وَالْجَانِّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَ
الْخَلَفَ الصَّالِحَ يَا إِمَامَ زَمَانِنَا أَيُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ
يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ يَا حُجَّةَ
اللّٰهِ عَلَى الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا

وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ
جَدِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ ۔ پس اپنی حاجت بیان کرے اور ہاتھوں کو اٹھا
کرکہے ۔ يَا سَادَاتِي وَيَا مَوَالِيَّ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكُمْ أَنْتُمْ أَئِمَّتِي وَعُدَّتِي
لِيَوْمِ فَقْرِي وَفَاقَتِي وَحَاجَتِي إِلَى اللّٰهِ وَتَوَسَّلْتُ بِكُمْ إِلَى اللّٰهِ
وَاسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ إِلَى اللّٰهِ وَبِحُبِّكُمْ وَبِقُرْبِكُمْ أَرْجُو النَّجٰوةَ مِنَ اللّٰهِ
فَكُونُوا عِنْدَ اللّٰهِ رَجَائِي يَا سَادَاتِي يَا أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ أَجْمَعِينَ
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ الْمَعْصُومِينَ الْمَظْلُومِينَ الْهَادِينَ
الْمَهْدِيِّينَ الْمُطَهَّرِينَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَتُوصِلَنِي إِلَى
مُرَادِي وَمَطْلُوبِي وَادْفَعْ عَنِّي شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ
وَعَفْوِكَ وَإِحْسَانِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَئِمَّتُنَا وَسَادَتُنَا وَقَادَتُنَا وَكُبَرَاؤُنَا وَشُفَعَاؤُنَا بِهِمْ
أَتَوَلّٰى وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّءُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ
وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمْ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَانْصُرْ
شِيعَتَهُمْ وَالْعَنْ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُمْ وَاغْضَبْ عَلَى مَنْ جَحَدَهُمْ وَعَجِّلْ
فَرَجَهُمْ وَأَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
إِلَى يَوْمِ الدِّينِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فِي الدُّنْيَا
زِيَارَتَهُمْ وَفِي الْآخِرَةِ شَفَاعَتَهُمْ وَزِدْنَا مَحَبَّتَهُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ
وَفِي زُمْرَتِهِمْ وَتَحْتَ لِوَائِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَاغْفِرْ وَارْحَمْ بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَفَرِّجْ عَنَّا بِهِمْ كُلَّ غَمٍّ وَاكْشِفْ عَنَّا بِهِمْ كُلَّ هَمٍّ
وَاقْضِ لَنَا بِهِمْ كُلَّ حَاجَةٍ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

Presented by www.ziaraat.com

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعِذْنَا بِهِمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاحْفَظْ بِهِمْ عِزَّتَنَا وَاسْتُرْ بِهِمْ عَوْرَتَنَا وَاكْفِنَا بِهِمْ بَغْيَ مَنْ بَغٰى عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِهِمْ عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَاَعِذْنَا بِهِمْ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ جَوْرِ السُّلْطَانِ الْعَنِيْدِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنَا بِهِمْ فِيْ سِتْرِكَ وَفِيْ حِفْظِكَ وَفِيْ كَنَفِكَ وَفِيْ حِرْزِكَ وَفِيْ اَمَانِكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا وَّحَسْبُنَا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

۱۵۔ دُعائے سباسب

یہ جلیل القدر دُعا جناب حجۃ اللہ الرحمان صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ سے منسوب ہے۔ یہ دُعا دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے سحر کو باطل کرنے اور دینی و دنیوی مقاصد کے پورا ہونے کے لیے مجرب اور بارہا دفعہ کی آزمودہ ہے۔ اس دعائے مبارکہ کو نصف شب گذرنے کے بعد پڑھنا مناسب ہے اور یہی وقت قبولیتِ دُعا کے لئے مخصوص ہے۔ اگرچہ بوقتِ ضرورت ہر وقت پڑھ سکتے ہیں جتنی بار چاہیں پڑھیں، تعداد معین نہیں ہے۔ چونکہ یہ دُعا ایسے امام سے تعلیم کی ہوئی ہے جو اب تک بحکم خداوند عالم زندہ وحیات ہیں۔ اگرچہ نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ لہٰذا اس دُعا کے سریع الاثر ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ اور وہ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ط وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ہ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ہ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ہ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ہ فَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ہ عُذْتُ بِاللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ سِحْرِ كُلِّ سَاحِرٍ وَّغَدْرِ كُلِّ غَادِرٍ وَّمَكْرِ كُلِّ مَاكِرٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ سَامَّةٍ وَّهَامَّةٍ وَّلَامَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَّاسْتِلَابِ كُلِّ ذِيْ صَوْلَةٍ وَّغَلَبَةِ كُلِّ عَدُوٍّ وَّشَمَاتَةِ كُلِّ كَاشِحٍ اَدْرَءُ بِاللّٰهِ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَاَسْتَعِيْنُ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ تَدَرَّعْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ مِنْ نَقْلِهِمْ وَتَحَصَّنْتُ بِقُوَّةِ اللّٰهِ مِنْ جُنُوْدِهِمْ وَدَفَعْتُهُمْ عَنِّيْ بِدِفَاعِ اللّٰهِ الْقَاهِرِ وَسُلْطَانِهِ الْبَاهِرِ وَرَمَيْتُهُمْ بِسَهْمِ اللّٰهِ الْقَاتِلِ وَسَيْفِهِ الْقَاطِعِ اَخَذْتُهُمْ بِبَطْشِ اللّٰهِ وَطَرَدْتُهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَفَرَّقْتُهُمْ تَفْرِيْقًا بِحَوْلِ اللّٰهِ مَزَّقْتُهُمْ تَمْزِيْقًا بِقُوَّةِ اللّٰهِ شَتَّتُّهُمْ تَشْتِيْتًا بِمَنَعَةِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ غَلَبْتُ مَنْ نَاوَانِيْ بِجُنْدِ اللّٰهِ الْاَغْلَبِ وَقَهَرْتُ مَنْ عَادَانِيْ بِسُلْطَانِ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ وَدَمَّرْتُ مَنْ قَصَدَنِيْ بِحَوْلِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ وَتَبَرَّاْتُ مَنْ اٰذَانِيْ بِاَخْذِ اللّٰهِ الْاَسْرَعِ وَدَفَعْتُ مَنِ اعْتَدٰى عَلَيَّ بِجَلَالِ اللّٰهِ الْاَمْنَعِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ وَلَا مَنَعَةَ وَلَا عَوْنَ وَلَا نَصْرَ وَلَا اَيْدَ وَلَا عِزَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ہ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ ہ هَزَمْتُ الْاَحْزَابَ بِسَطْوَةِ اللّٰهِ قَذَفْتُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ بِاِذْنِ اللّٰهِ سَلَّطْتُ عَلٰى اَفْئِدَتِهِمُ الرَّوْعَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَفَرَّقْتُهُمْ تَفْرِيْقًا بِسُلْطَانِ اللّٰهِ مَزَّقْتُهُمْ تَمْزِيْقًا بِقُوَّةِ اللّٰهِ دَمَّرْتُهُمْ تَدْمِيْرًا بِقُدْرَةِ اللّٰهِ اَخَذْتُ

Presented by www.ziaraat.com

اسماعهم وابصارهم وجوارحهم وادراكهم ببطش الله القوي
الشديد وشدته ودفعتهم عنا بحول الله العلي العظيم وقوته
وهزمتهم وجنودهم وابطالهم وشجعانهم وانصارهم و
اعوانهم بايد الله المتين ونصر الله المبين مهزومين مرعوبين
خائفين خائبين محسوبين مغلوبين مكسورين ماسورين
مبهورين مكهورين مقهورين اللهم ادفعهم عنا بحولك وقوتك و
وسطوتك مفرقين ممزقين مبهورين مكهورين مقهورين
مدحورين مذعورين صاغرين خاسرين مخذولين مغلوبين
مبهوتين مشموتين متبدلين تائهين في دهاهم عامهين
في آبائهم حائرين في ماءهم صائرين في تبابهم مشغولين
باجسادهم مكلومين في ابدانهم مجروحين في آرائهم مضروبين
برقابهم ممنوعين عن سهامهم مردوعين عن مرامهم
مجبوهين في كرتهم مصروعين عن وجههم شماتا مت…
متوجههم شتاتا عن مجمعهم مطبوعا على قلوبهم مختوما
على افئدتهم مغشيا على ابصارهم معقودا على السنتهم مربوطا
على احلامهم وافهامهم مشدودا على ايديهم وارجلهم
ممدوع لك اللهم في نحورهم مستعاذا بك من شرورهم
مستغاثا بك عليهم اللهم نأخذهم اخذك السريع وسلط
عليهم باسك الفجيع مدفوعين مصروعين من رعب
في انفسهم مسحورين في ابشارهم مكبوبين على وجوههم
ومناخرهم مخنوقين بحبائلهم واوتارهم مقيدين بالسلاسل
مكبلين بالاغلال مقرنين في الاصفاد مطروقين بمطارق
البلايا مصعوقين بصواعق المنايا مقطوعا دابرهم مفجوعا

مآبوهم مسلوبا سالبهم مغلوبا غالبهم يا موجودا عند الشدائد
امن يجيب المضطر اذا دعاه كتب الله لاغلبن انا ورسلي
ان الله قوي عزيز الا ان حزب الله هم الغالبون ان وليي الله
الذي نزل الكتاب وهو يتولى الصالحين انا كفيناك المستهزئين
فايدنا الذين آمنوا على عدوهم فاصبحوا ظاهرين لا اله الا
الله وحده انجز وعده ونصر عبده واعز جنده وهزم
الاحزاب وحده فله الملك وله الحمد والحمد لله رب
العلمين اصبحت في حمى الله الذي لا يستباح وفي ذمته التي
لا تخفر وفي جوار الله الذي لا يمنع وفي عزة الله التي لا تستذل
ولا تقهر وفي حزبه الذي لا يهزم وفي جنده الذي لا
يغلب وفي حريمه الذي لا يستباح بالله افتتحت وبالله استنجحت
وتعززت وتعوذت واستنصرت وبعزة الله تقويت على اعدائي بجلال
الله وكبريائه ظهرت عليهم وقهرتهم بحول الله وقوته و
تقويت واحترست واستعنت عليهم بالله وفوضت امري الى الله
حسبي الله ونعم الوكيل وتريهم ينظرون اليك وهم لا يبصرون
صم بكم عمي فهم لا يرجعون اتى امر الله علت كلمة الله
ولاحت حجة الله على اعداء الله الفاسقين وجنود ابليس اجمعين
لن يضروكم الا اذى وان يقاتلوكم يولوكم الادبار ثم
لا ينصرون ضربت عليهم الذلة والمسكنة اينما ثقفوا
اخذوا وقتلوا تقتيلا لا يقاتلونكم جميعا الا في قرى محصنة
او من وراء جدر باسهم بينهم شديد تحسبهم جميعا وقلوبهم
شتى ذلك بانهم قوم لا يعقلون تحصنت منهم باحصن الحصون
فما اسطاعوا ان يظهروه وما استطاعوا له نقبا وا…

Presented by www.ziaraat.com

شديد والتجأت الى كهف منيع وتمسكت بالحبل المتين ه وتدر
عت بدرع الله الحصينة وتدرقت بدرقة امير المومنين
عليه السلام وتعوذت بعوذته وتختمت بخاتم سليمان ابن داود
عليهما السلام ه فانا حيثما سلكت امن مطمئن وعدوي في الاهوال
حيران قد حفت بالمهانة والبس بالذل والصغار وقمع بالصغار
وضربت على نفسي سرادق الحياطة وادخلت على هياكل الهيبة
وتوجت بتاج الكرامة وتقلدت بسيف العز الذي لا يفل و
خفيت عن العيون وتواريت عن الظنون وامنت على روحي وسلمت
عن اعدائي فهم لي خاضعون وعني خائفون مني نافرون
كانهم حمر مستنفرة فرت من قسورة قصرت ايديهم
عن بلوغ ما يؤملونه في وصمت اذانهم عن سماع كلام يؤذيني
وعميت ابصارهم عني وخرست السنتهم عن ذكري وذهلت
عقولهم عن معرفتي وتخوفت وخفقت قلوبهم مني وارتعدت
ترائبهم من مخافتي وانفل حدهم وانكسرت شوكتهم
وانحل عزمهم وتشتت جمعهم وافترقت امورهم واختلفت
كلماتهم وضعف جندهم وانهزم جيشهم فولوا مدبرين
سيهزم الجمع ويولون الدبر بل الساعة موعدهم
والساعة ادهى وامر علوت عليهم بعلو الله الذي
كان يعلوا به علي عليه السلام صاحب الحروب ومنكس الرايات
ومفرق الاقران وتعوذت منهم بالاسماء الحسنى وكلماته العليا
وظهرت على اعدائي ببأس شديد وامر عتيد واذللتهم وتمعكت
رؤسهم ووطئت رقابهم وظلت اعناقهم لي خاضعين
تدخاب من ناواني وهلك من عاداني فانا المؤيد المحبور
المظفر المنصور قد الزمتني كلمة التقوى واستمسكت بالعروة
الوثقى واعتصمت بالحبل المتين فلن يضرني بغي الباغين ولا
كيد الكائدين ولا حسد الحاسدين ابد الابدين ودهر الداهرين ه
لن يراني احد ولن يجد بي احد ولن يقدر علي احد قل انما
ادعوا ربي ولا اشرك به احدا يا متفضل تفضل علي بالامن على
روحي والسلامة من اعدائي وحل بيني وبينهم بالملائكة الغلاظ
الشداد وايدني بالجنود الكثيرة والارواح المطيعة فيحصبونهم
بالحجة البالغة ويقذفونهم بالاحجار الدامغة ويضربونهم
بالسيف القاطع ويرمونهم بالشهاب الثاقب والحريق اللاهب
والشواظ المحرق ويقذفون من كل جانب دحورا ولهم
عذاب واصب الا من خطف الخطفة الى تدفنهم وتجزنهم
وتدمرهم وغلبتهم ببسم الله الرحمن الرحيم وطه ويس
والذاريات والطواسين والتنزيل والحواميم وكهيعص وحم عسق
وق والقرآن المجيد ون والقلم وما يسطرون وبمواقع النجوم
والطور وكتاب مسطور في رق منشور والبيت المعمور والسقف
المرفوع والبحر المسجور ان عذاب ربك لواقع ما له من دافع
فولوا مدبرين وعلى اعقابهم ناكصين واصبحوا في ديارهم
جاثمين فوقع الحق وبطل ما كانوا يعملون فغلبوا هنالك
وانقلبوا صاغرين والقي السحرة ساجدين ه فوقه الله سيئات
ما مكروا وحاق بهم ما كانوا به يستهزءون وحاق بآل
فرعون سوء العذاب ومكروا ومكر الله والله خير الماكرين
الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم
فزادهم ايمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل فانقلبوا بنعمة

Presented by www.ziaraat.com

مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ
عَظِيْمٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَاَدْرَءُ بِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ
وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا عِنْدَكَ يَا اَللّٰهُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ه جِبْرَائِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَمَامِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَائِيْ وَاللّٰهُ
تَعَالٰى مُطِلٌّ عَلَيَّ يَا مَنْ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا اُحْجُبْ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ اَعْدَائِيْ فَلَنْ يَصِلُوْا اِلَيَّ اَبَدًا بِشَيْءٍ يَسُوْءُنِيْ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ
سِتْرُ اللّٰهِ اِنَّ سِتْرَ اللّٰهِ كَانَ مَحْفُوْظًا حَسْبِيَ اللّٰهُ الَّذِيْ يَكْفِيْ مَا لَا
يَكْفِيْ اَحَدٌ سِوَاهُ ه وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً
اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ
وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا
فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ه اَللّٰهُمَّ
اضْرِبْ عَلَيَّ سُرَادِقَ حِفْظِكَ الَّذِيْ لَا تَهْتِكُهُ الرِّيَاحُ وَلَا تَخْرِقُهُ
الرِّمَاحُ وَقِ رُوْحِيْ بِرُوْحِ قُدْسِكَ الَّذِيْ مَنْ اَلْقَيْتَهٗ عَلَيْهِ اَصْبَحَ مُعَظَّمًا
فِيْ عُيُوْنِ النَّاظِرِيْنَ وَكَبِيْرًا فِيْ صُدُوْرِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ ه وَوَفِّقْ لِيْ
بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَاَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَاجْعَلْ صَلَاحِيْ فِيْ جَمِيْعِ مَا
اُؤَمِّلُهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ عَنِّيْ اَبْصَارَ النَّاظِرِيْنَ
وَاصْرِفْ قُلُوْبَهُمْ مِنْ شَرِّ مَا يُضْمِرُوْنَ اِلٰى خَيْرِ مَا لَا يَمْلِكُهٗ اَحَدٌ ه
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مَلَاذِيْ فَبِكَ اَلُوْذُ وَاَنْتَ عِيَاذِيْ فَبِكَ اَعُوْذُ يَا مَنْ
ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ لَهٗ اَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ اَجِرْنِيْ
مِنْ خِزْيِكَ وَمِنْ كَشْفِ سِتْرِكَ وَمِنْ نِسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْاِنْصِرَافِ

مِنْ شُكْرِكَ اَنَا فِيْ كَنَفِكَ فِيْ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَوَطَنِيْ وَاَسْفَارِيْ
ذِكْرُكَ شِعَارِيْ وَالثَّنَاءُ عَلَيْكَ دِثَارِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ خَوْفِيْ اَصْبَحَ
وَاَمْسٰى مُسْتَجِيْرًا بِاَمَانِكَ فَاَجِرْنِيْ مِنْ خِزْيِكَ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِكَ
وَاضْرِبْ عَلَيَّ سُرَادِقَ حِفْظِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ حِفْظِ عِنَايَتِكَ وَقِ رُوْحِيْ
بِخَيْرٍ مِنْكَ وَاكْفِنِيْ مِنْ مَؤُوْنَةِ اِنْسَانٍ سُوْءٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَرِيْنٍ
سُوْءٍ وَسَاعَةٍ سُوْءٍ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ
وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ه بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ه وَالضُّحٰى ه وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى ه مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ه وَ
لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ه وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ه
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ه وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ه وَوَجَدَكَ عَآئِلًا
فَاَغْنٰى ه فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ه وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ه وَاَمَّا
بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ه

اسناد

دعائے نورِ صغیر

سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے سلمان فارسی رضوان اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراؑ نے مجھ کو رطب عنایت فرمایا جس میں گٹھلی نہ تھی اور فرمایا یہ اس درخت کا ہے جو خداوند عالم نے میرے لیے بہشت میں لگایا ہے بسبب چند کلمات کے جو میرے پدر بزرگوار نے مجھے تعلیم فرمائے اور جنہیں میں ہر صبح و شام پڑھتی ہوں اگر چاہتے ہو کہ جب تک زندہ ہو تپ میں ہرگز مبتلا نہ ہو تو یہ دعا پڑھا کرو۔ سلمان کہتے ہیں کہ میں نے اہلِ مکہ و مدینہ سے ہزار نفر کو دعا تعلیم کی ان سب کو خدا نے شفا دی۔ (اس دعا کو صاحب تپ پڑھے مفید و مجرب ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

دُعائے نور صغیر (مترجم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشش کرنیوالا مہربان ہے

بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ

اس اللہ کے نام سے جو ہر شئے کو روشن کرنیوالا ہے اور اس اللہ کے نام سے جو نور کا روشن کرنیوالا ہے اور اس اللہ کے نام سے جس کی

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ

روشنی ہر روشنی پر فائق ہے اور ہم اس اللہ کے نام سے شروع کرتے ہوئے اپنے بگڑے کاموں کے بننے کی تمنا کرتے ہیں جو

النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ

تمام کام درست کرنے والا ہے۔ اس اللہ کے نام سے جس نے پیدا کیا نور سے نور کو تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے نور

وَاَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَى الطُّوْرِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ

کو نور سے پیدا کیا۔ اور نازل کیا نور کو طور پر اور اس گھر پر جو ہجوم ملائکہ سے آباد ہے۔ اور اس بام فلک پر جو بہت

الْمَرْفُوْعِ فِىْ كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ فِىْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ

بلند ہے جو کتاب کے کشادہ اوراق میں مذکور مزبور ہے جو کتاب علم و حکمت والے نبی پر

عَلٰى نَبِىٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُوْرٌ وَّبِالْفَخْرِ

اتری تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو عزت اور بزرگی میں زبان زد ہے فخر میں

مَشْهُوْرٌ وَّعَلَى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ مَشْكُوْرٌ وَّصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

مشہور زمانہ ہے اور تمام بندوں پر ہر خوشی اور غم کے نازل ہونے پر قابل شکر ہے۔ خدایا

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ۝

محمد اور اُن کی پاک و پاکیزہ اولاد پر صلواۃ بھیج۔

نادِ علیؑ کبیر

جس شخص کو کوئی مہم درپیش ہو سات بار پڑھے اور اگر حاکم کے پاس جائے تو تین بار اس دُعا کو اپنے اوپر دم کرے اور واسطے طلب فرزند کے روزانہ دس بار پڑھے اور طلب مال کے لیے روزانہ اکیس بار پڑھے۔ اور ادائے قرض کے لیے روزانہ پندرہ بار پڑھے۔ اگر عورت کے دردزہ ہو تو پانچ بار پانی پر دم کر کے پلائیں۔ دشمن کے لیے بھی تیر بہدف ہے۔ بازو پر باندھنے سے تمام آفات دنیاوی سے نجات ہو۔

نادِ علیؑ کبیر (مترجم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اس اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم ہے۔

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَآئِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِى النَّوَآئِبِ كُلُّ

(اے رسولؐ) آپ علیؑ کو پکاریئے جو عجائبات عالم کے مظہر ہیں آپ ان کو ہر مصیبت میں ناصر و مددگار پائیں گے یہی

هَمٍّ وَّغَمٍّ اِلَى اللّٰهِ حَاجَتِىْ وَعَلَيْهِ مُعَوَّلِىْ كُلَّمَا رَمَيْتَ

کہ ہر غم و الم میں اور میری حاجت کا پورا کرنیوالا اللہ ہی ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے اے محبوب خدا اور

مُتَقَاضِيًا فِى اللّٰهِ وَيَدُ اللّٰهِ لِىْ وَلِىُّ اللّٰهِ لِىْ اَدْعُوْكَ كُلِّ هَمٍّ

اے ولی خدا جب بھی آپ نے کسی کام کو کیا تو امر الٰہی کے مطابق کیا اللہ کا ہاتھ یعنی آپ میرے لیے ہیں اور

وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِىْ بِعَظَمَتِكَ يَا اَللّٰهُ وَبِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ

میں نے آپ کو ہر رنج و مصیبت میں پکارا ہے اور عنقریب میرا رنج و غم اے اللہ تیری عظمت کے واسطے اور اے محمد

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَبِوِلَايَتِكَ يَا عَلِىُّ يَا عَلِىُّ اَدْرِكْنِىْ بِحَقِّ لُطْفِكَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی نبوت کے صدقہ میں اور اے علیؑ آپ کی ولائت کے طفیل میں دور ہو جائیگا۔ اے علیؑ

الْخَفِىِّ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَنَا مِنْ شَرِّ اَعْدَآئِكَ بَرِىٌّ بَرِىٌّ

اے علیؑ آپ ان الطاف کریمانہ مخفی تصدیق ہیں جو آپ مجھ پر فرماتے ہیں اللہ بزرگ و برتر ہے اللہ بزرگ و برتر ہے

بَرِىٌّ اَللّٰهُ صَمَدِىْ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا اَبَا

(اے علیؑ) میں آپ کے دشمنوں کے شر سے بری ہوں اور نہ مجھے ان کا خوف خطر ہے نہ ان سے خائف ہوں اللہ میرا محافظ ہے۔

الْغَيْثِ اَغِثْنِىْ يَا عَلِىُّ اَدْرِكْنِىْ يَا قَاهِرَ الْعَدُوِّ وَيَا وَالِىَ الْوَلِىِّ

اے سب سے زیادہ فریاد کو پہنچنے والے آپ میری مدد کو پہنچیے اور میری مدد فرمایئے اس کے صدقہ میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اور اسی

يَا مَظْهَرَ الْعَجَآئِبِ يَا مُرْتَضٰى عَلِىُّ يَا قَهَّارُ تَقَهَّرْتَ بِالْقَهْرِ

مدد چاہتا ہوں اے دشمنوں پر قہر کرنیوالے اے ولیوں کے ولی (علیؑ) اے عجائبات کو ظاہر کرنیوالے تو اپنے قہر و جبروت کی بنا پر

وَالْقَهْرُ فِىْ قَهْرِ قَهْرِكَ يَا قَهَّارُ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ

قادر ہے اور غضب حقیقی تیرے ہی سزاوار ہے اے قہر کرنیوالے۔ اے صاحب حملہ شدید تو ہی قاہر ہے تو ہی غضب کرنیوالا

الْقَاهِرُ الْجَبَّارُ الْمُهْلِكُ الْمُنْتَقِمُ الْقَوِىُّ الَّذِىْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ

ہے اور تو ہی ہلاک کرنیوالا تو ہی حقیقی انتقام و بدلہ لینے والا ہے کیونکہ تجھ سے انتقام لینے کی کسی کو طاقت نہیں اور میں اپنے

وَاُفَوِّضُ اَمْرِىْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

تمام امور اللہ کے سپرد کرتا ہوں وہ اللہ جو یقیناً بندوں کے حالات سے بخوبی واقف ہے اور تمہارا اللہ ایک ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ حَسْبِىَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

اس کے سوا کوئی خدا نہیں وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ اللہ ہی میرے لیے کافی ہے اور وہی میرا بہترین وکیل ہے وہی بہترین مولا

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِىْ

اور نصرت کرنے والا ہے۔ اے فریاد کرنیوالوں کی فریاد کو پہنچنے والے میری فریاد کو پہنچیے اور اے مساکین پر رحم کرنیوالے

يَا اَرْحَمَ الْمَسَاكِيْنِ اِرْحَمْنِىْ يَا عَلِىُّ اَدْرِكْنِىْ يَا عَلِىُّ اَدْرِكْنِىْ

میرے اوپر بھی رحم فرمایئے اے علیؑ میری مدد کیجیے اور اے خدا میں جو علیؑ سے اپنی حاجت مانگ رہا ہوں وہ تیری رحمت

بِرَحْمَتِكَ وَمَنِّكَ وَجُوْدِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

تیرا احسان تیری جود و سخا کے صدقہ میں مانگ رہا ہوں۔ اے رحم کرنیوالوں میں سب

Presented by www.ziaraat.com

۱۷۔ دُعائے یستشیر

یہ جلیل القدر دُعا کتاب مہج الدعوات میں بسندِ معتبر جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے۔ اور اس دُعا کے فضائل بہت ہیں۔ مختصراً یہ ہیں کہ جس وقت کوئی شخص اس دعا کے پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے تو خدا آسمان سے نیکی و رحمت اس پہ نازل فرماتا ہے۔ اور خدا اس کو نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے۔ اور جو شخص تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے تو جو حاجت دنیا و آخرت کی خدا سے طلب کرے گا قبول ہوگی۔ اور عذابِ قبر سے نجات پائے گا اور سینہ کی تنگی دُور ہوگی۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الدَّآئِمُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ الْمُدَبِّرُ بِلَا وَزِيْرٍ وَّلَا خَلْقٍ مِّنْ عِبَادِهٖ يَّسْتَشِيْرُ الْاَوَّلُ غَيْرُ مَوْصُوْفٍ وَّالْبَاقِيْ بَعْدَ فَنَآءِ الْخَلْقِ الْعَظِيْمُ الرُّبُوْبِيَّةِ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَفَاطِرُهُمَا وَمُبْتَدِعُهُمَا بِغَيْرِ عَمَدٍ خَلَقَهُمَا وَفَتَقَهُمَا فَتْقًا فَقَامَتِ السَّمٰوٰتُ طَآئِعَاتٍ بِاَمْرِهٖ وَاسْتَقَرَّتِ الْاَرَضُوْنَ بِاَوْتَادِهَا فَوْقَ الْمَآءِ ثُمَّ عَلَا رَبُّنَا فِي السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى فَاَنَا اَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا رَافِعَ لِمَا وَضَعْتَ وَلَا وَاضِعَ لِمَا رَفَعْتَ وَلَا مُعِزَّ لِمَنْ اَذْلَلْتَ وَلَا مُذِلَّ لِمَنْ اَعْزَزْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ كُنْتَ اِذْ لَمْ تَكُنْ سَمَآءٌ مَّبْنِيَّةٌ وَّلَا اَرْضٌ مَّدْحِيَّةٌ وَّلَا شَمْسٌ مُّضِيْئَةٌ وَّلَا لَيْلٌ مُّظْلِمٌ وَّلَا نَهَارٌ مُّضِيْءٌ وَّلَا بَحْرٌ لُّجِّيٌّ وَّلَا جَبَلٌ رَّاسٍ وَّلَا نَجْمٌ سَارٍ وَّلَا قَمَرٌ مُّنِيْرٌ وَّلَا رِيْحٌ تَهُبُّ وَلَا سَحَابٌ يَّسْكُبُ وَلَا بَرْقٌ يَّلْمَعُ وَلَا رَعْدٌ يُّسَبِّحُ وَلَا رُوْحٌ تَنَفَّسُ وَلَا طَآئِرٌ يَّطِيْرُ وَلَا نَارٌ تَتَوَقَّدُ

وَلَا مَآءٌ يَّطَّرِدُ كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّكَوَّنْتَ كُلَّ شَيْءٍ وَّقَدَرْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّابْتَدَعْتَ كُلَّ شَيْءٍ وَّاَغْنَيْتَ وَاَفْقَرْتَ وَاَمَتَّ وَاَحْيَيْتَ وَاَضْحَكْتَ وَاَبْكَيْتَ وَعَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَيْتَ فَتَبَارَكْتَ يَا اللّٰهُ وَتَعَالَيْتَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيْمُ اَمْرُكَ غَالِبٌ وَّعِلْمُكَ نَافِذٌ وَّكَيْدُكَ غَرِيْبٌ وَّوَعْدُكَ صَادِقٌ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّحُكْمُكَ عَدْلٌ وَّكَلَامُكَ هُدًى وَّوَحْيُكَ نُوْرٌ وَّرَحْمَتُكَ وَاسِعَةٌ وَّعَفْوُكَ عَظِيْمٌ وَّفَضْلُكَ كَثِيْرٌ وَّعَطَآؤُكَ جَزِيْلٌ وَّحَبْلُكَ مَتِيْنٌ وَّاِمْكَانُكَ عَتِيْدٌ وَّجَارُكَ عَزِيْزٌ وَّبَاْسُكَ شَدِيْدٌ وَّمَكْرُكَ مَكِيْدٌ اَنْتَ يَا رَبِّ مَوْضِعُ كُلِّ شَكْوٰى وَحَاضِرُ كُلِّ مَلَاٍ وَّشَاهِدُ كُلِّ نَجْوٰى وَمُنْتَهٰى كُلِّ حَاجَةٍ وَّمُفَرِّجُ كُلِّ حَزِيْنٍ وَّغِنٰى كُلِّ فَقِيْرٍ مِّسْكِيْنٍ وَّحِصْنُ كُلِّ هَارِبٍ وَّاَمَانُ كُلِّ خَآئِفٍ حِرْزُ الضُّعَفَآءِ كَنْزُ الْفُقَرَآءِ مُفَرِّجُ الْغَمَّآءِ مُعِيْنُ الصَّالِحِيْنَ ذٰلِكَ اللّٰهُ رَبُّنَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تَكْفِيْ مِنْ عِبَادِكَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ وَاَنْتَ جَارُ مَنْ لَاذَ بِكَ وَتَضَرَّعَ اِلَيْكَ عِصْمَةُ مَنِ اعْتَصَمَ بِكَ مِنْ عِبَادِكَ نَاصِرُ مَنِ انْتَصَرَ بِكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَكَ جَبَّارُ الْجَبَابِرَةِ عَظِيْمُ الْعُظَمَآءِ كَبِيْرُ الْكُبَرَآءِ سَيِّدُ السَّادَاتِ مَوْلَى الْمَوَالِيْ صَرِيْخُ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ مُنَفِّسٌ عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ اَسْمَعُ السَّامِعِيْنَ اَبْصَرُ النَّاظِرِيْنَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ قَاضِيْ حَوَآئِجِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُغِيْثُ الصَّالِحِيْنَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ اَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنَا الْمَخْلُوْقُ وَاَنْتَ الْمَالِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَاَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الرَّازِقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَاَنْتَ الْمُعْطِيْ وَاَنَا السَّآئِلُ وَاَنْتَ الْجَوَادُ وَاَنَا الْبَخِيْلُ وَاَنْتَ الْقَوِيُّ وَاَنَا الضَّعِيْفُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ

Presented by www.ziaraat.com

وَاَنَا الذَّلِيْلُ وَاَنْتَ الْغَنِيُّ وَاَنَا الْفَقِيْرُ وَاَنْتَ السَّيِّدُ وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الْغَافِرُ وَاَنَا الْمُسِيْءُ وَاَنْتَ الْعَالِمُ وَاَنَا الْجَاهِلُ وَاَنْتَ الْحَلِيْمُ وَاَنَا الْعَجُوْلُ وَاَنْتَ الرَّحْمٰنُ وَاَنَا الْمَرْحُوْمُ وَاَنْتَ الْمُعَافِيْ وَاَنَا الْمُبْتَلٰى وَاَنْتَ الْمُجِيْبُ وَاَنَا الْمُضْطَرُّ وَاَنَا اَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمُعْطِيْ عِبَادَكَ بِلَا سُؤَالٍ وَّاَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْمُتَفَرِّدُ الصَّمَدُ الْفَرْدُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاسْتُرْ عَلَيَّ عُيُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّرِزْقًا وَّاسِعًا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔

چھبیسواں باب

حالات و اعمالِ ایام

حالاتِ ایامِ ہفتہ

جمعۃ المبارک

جمعہ کا روز بے حد مبارک روز ہے۔ اس روز غسل کرنا، حجامت بنوانا، ناخن تراشنا۔ خوشبو لگانا، نیا کپڑا پہننا سنّت ہے۔ نکاح کا یہ خاص دن ہے۔ سب کاموں کے لئے مبارک و سعید ہے۔ نمازِ جمعہ کی وجہ سے صبح کے بعد سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز ہے۔ اور اس کے بعد سفر میں مضائقہ نہیں۔ استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبح سے طلوعِ آفتاب تک اور اس کے بعد زوال سے عصر تک ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مقربین نازل ہوتے ہیں۔ اور چاندی کی تختیاں، سونے کے قلم لے کر مسجد کے دروازہ پر نور کی کرسیاں بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ اور ترتیب وار ان لوگوں کے نام جو مسجد میں آتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کہ پہلے کون آیا اور آخر میں کون آیا۔ یہاں تک کہ امام جماعت مسجد سے نکلے جب امام باہر آتا ہے تو وہ اپنے دفتر لپیٹتے ہیں۔ اور یہ فرشتے سوائے جمعہ کے کسی روز زمین پر نہیں آتے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ دو ساعتیں جمعہ کے روز ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ ایک تو خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد جس وقت تک نماز کے لئے صفیں اٹھیں۔ اور دوسری ساعت جمعہ کے آخری روز غروبِ آفتاب تک۔ روزِ جمعہ کی طرح شبِ جمعہ کے بھی بہت فضائل مرقوم ہیں اس میں بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ کو خداوندِ عالم حکم فرماتا ہے کہ آواز دے کہ کوئی سوال کرنے والا ہے تاکہ میں اس کے سوال کو پورا کردوں۔ کوئی توبہ کرنے والا ہے

Presented by www.ziaraat.com

تاکہ میں اس کی توبہ قبول کروں اور کوئی استغفار کرنے والا ہے تاکہ میں اس کو بخشوں۔

اعمالِ شب جمعہ

اس رات بہترین اعمال محمد وآلِ محمد علیہم السّلام پر صلوات بھیجنا اور خدا کی راہ میں صدقہ دینا ہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ شب جمعہ و روز جمعہ صدقہ دینا ہزار صدقہ کے برابر ہے۔ اور محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوات بھیجنا ہزار ثواب کے برابر ہے۔ اس رات سورۂ بنی اسرائیل (پارہ ۱۵) سورہ کہف (پارہ ۱۵) سورہ نمل (پارہ ۱۹) سورہ الم سجدہ (پارہ ۲۱) سورہ یٰسین (پارہ ۲۲) سورہ صٓ (پارہ ۲۳) سورہ دخان (پارہ ۲۵) سورہ واقعہ (پارہ ۲۷) کا پڑھنا مستحب ہے اور موجب ثوابِ عظیم ہے۔

اس شب کی دعائیں بہت ہیں۔ بہترین دعا دعائے کمیل اور دعائے عشرات ہے جن کا ذکر ادعیہ مشہورہ میں ہو چکا ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص شب جمعہ یا شب عید میں اس دعا کو دس مرتبہ پڑھے گا تو ثواب میں اس کے دس لاکھ حسنات لکھے جائیں گے دس لاکھ گناہ محو ہوں گے اور ہزار درجے بلند ہوں گے۔ وہ دعا یہ ہے۔

يَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ يَا ذَا الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ خَيْرِ الْوَرٰى سَجِيَّةً فَاغْفِرْ لَنَا يَا ذَا الْعُلٰى فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَنَجِّنَا مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَّغَمٍّ وَّاٰفَةٍ وَّبَلِيَّةٍ۔ اور شب جمعہ کی مخصوص دعاؤں میں سے ایک یہ دعائے جلیل القدر ہے کہ اس کو ہر شب جمعہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَخْشَاكَ حَتّٰى كَاَنِّيْ اَرَاكَ وَاَسْعِدْنِيْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِيْ بِمَعَاصِيْكَ وَخِرْ لِيْ فِيْ قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ قَدَرِكَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ نَفْسِيْ وَمَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَاَرِنِيْ فِيْهِ قُدْرَتَكَ يَا رَبِّ وَاَقِرَّ بِذٰلِكَ عَيْنِيْ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى هَوْلِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاَخْرِجْنِيْ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَّاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ اٰمِنًا وَّزَوِّجْنِيْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَاكْفِنِيْ مُؤْنَتِيْ وَمُؤْنَةَ عِيَالِيْ وَمُؤْنَةَ النَّاسِ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَاَهْلٌ لِذٰلِكَ اَنَا وَاِنْ تَغْفِرْ لِيْ فَاَهْلٌ لِذٰلِكَ اَنْتَ وَكَيْفَ تُعَذِّبُنِيْ يَا سَيِّدِيْ وَحُبُّكَ فِيْ قَلْبِيْ اَمَا وَعِزَّتِكَ لَئِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ بِيْ لَتَجْمَعَنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَوْمٍ طَالَ مَا عَادَيْتُهُمْ فِيْكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ اَوْلِيَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ارْزُقْنَا صِدْقَ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءَ الْاَمَانَةِ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى الصَّلَوٰتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَحَقُّ خَلْقِكَ اَنْ تَفْعَلَ ذٰلِكَ بِنَا اَللّٰهُمَّ افْعَلْهُ بِنَا بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ ظَنِّيْ اِلَيْكَ صَاعِدًا وَّلَا تُطْمِعَنَّ فِيَّ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا وَّاحْفَظْنِيْ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّيَقْظَانَ وَرَاقِدًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ سَبِيْلَكَ الْاَقْوَمَ وَقِنِيْ حَرَّ جَهَنَّمَ وَحَرِّ لِيَ الْمَضْرَمَ وَاحْطُطْ عَنِّي الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ خِيَارِ الْعَالَمِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ مِمَّا لَا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ وَلَا صَبْرَ لِيْ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ اور امام حسین علیہ السّلام کی زیارت پڑھنے کا بھی بیحد ثواب ہے۔

اعمالِ روزِ جمعہ

جمعہ کے روز غسل سنّتِ موکدہ ہے۔ بنا بر احوط حتی الامکان اسے ترک نہ کرنا چاہیئے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ روز جمعہ کا غسل پاکیزہ کرنے والا ہے۔ اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ غسل کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ اور بہترین اعمال محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوات بھیجنا ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ اس طرح کہے

Presented by www.ziaraat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ - بعد نماز عصر پڑھنا سات مرتبہ پڑھنا باعثِ مغفرت ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَعَلٰى اَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ - اور آخر روز جب کہ نصف آفتاب غروب ہو چکا ہو جو دعا کے قبول ہونے کا وقت ہے یہ کلمات زبان پر جاری کرے۔ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ اور بروز جمعہ سورۂ کہف (پارہ ۱۵) سورہ اعراف (پارہ ۸) سورۂ ہود (پارہ ۱۱) سورۂ مومنون (پارہ ۱۸) سورۂ صافات (پارہ ۲۳) سورۂ احقاف (پارہ ۲۶) اور سورہ رحمٰن (پارہ ۲۷) کا پڑھنا مستحب ہے۔ اس روز صبح کے وقت نماز جعفر طیار پڑھنے کا بہت اجر و ثواب ہے۔ اس روز کی دعائیں بہت ہیں جہاں تک ممکن ہو تلاوتِ قرآن کرے اور ادعیہ ماثورہ پڑھے۔

شنبہ (ہفتہ)

شنبہ کا روز مبارک ہے۔ اور سب کاموں کے لئے بہتر ہے خصوصاً سفر کرنا چنانچہ حدیث میں ہے کہ اگر ایک پتھر اپنے مقام سے شنبہ کے دن جدا ہوتا خداوند عالم اُس کو اپنی جگہ پر پھیر لاتا ہے لیکن اُس روز کپڑوں کا قطع کرنا نحس ہے اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبح سے دن چڑھے تک پھر زوالِ آفتاب سے عصر تک ہے۔ اس کی شب میں غذا ترک نہ کرنی چاہیئے۔ جناب صادق آلِ محمد علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص شنبہ اور یک شنبہ کی شب میں پیہم غذا کو ترک کرے اس سے ایک ایسی قوت زائل ہو جاتی ہے جو چالیس روز تک واپس نہیں آتی۔

یک شنبہ (اتوار)

اتوار کا دن اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے۔ اور مکان بنانے درخت لگانے اور شادی کرنے کے لئے خوب ہے نیا کپڑا قطع کرنا نحس ہے وہ لباس مبارک نہیں ہوتا اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبح سے ظہر تک اور پھر عصر سے شام تک ہے

دو شنبہ (پیر)

پیر کا روز بے حد منحوس ہے۔ اسی روز جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی۔ اور یہ روز بنی اُمیّہ کی طرف منسوب ہے کیونکہ بسبب شہادت امام حسین علیہ السلام کے اس روز کو عید قرار دیا۔ اور جس طرح ایام سال میں روز عاشورہ سب سے زیادہ نحس ہے۔ اسی طرح ہفتہ میں دو شنبہ کا دن نحس ہے۔ کسی کام کے لئے مبارک نہیں۔ البتہ لباس قطع کرنے کے لئے بہتر ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبح سے طلوعِ آفتاب تک اور دن چڑھے سے ظہر تک پھر عصر سے عشاء تک ہے جو شخص نماز صبح کی رکعت اول میں سورۂ ھل اتیٰ پڑھے گا تو وہ اس روز کی نحوست سے محفوظ رہے گا۔

سہ شنبہ (منگل)

منگل کا دن اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے۔ سفر اور طلب حاجت کے واسطے خوب ہے۔ خداوند عالم نے اس روز حضرت داؤد علیہ السلام کے واسطے لوہے کو نرم کر دیا۔ اس روز لباس قطع نہ کرنا چاہیئے۔ ایسے کپڑے چوری ہو جاتے ہیں یا وہ شخص ڈوب جاتا ہے یا جل جاتا ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت دن چڑھے سے ظہر تک اور عصر سے عشاء تک ہے۔

چہار شنبہ (بدھ)

بدھ کا روز اکثر کاموں کے لئے نحس ہے نیا لباس قطع کرنے اور کام کی ابتداء کے لئے بہتر ہے اور وہ کام تکمیل کو پہنچتا ہے۔ شاخ لگانا مسہل لینا اور حمام جانا خوب ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے ظہر تک اور عصر سے عشاء تک ہے۔

پنجشنبہ (جمعرات)

جمعرات کا دن مبارک روز اور سب کاموں کے لئے بہتر و خوب ہے منقول ہے

Presented by www.ziaraat.com

کہ جو شخص اس روز لباس قطع کرے تو ان کپڑوں میں علم عطا کیا جاتا ہے اور وہ شخص
لوگوں کی نگاہوں میں مکرم ہوتا ہے۔ اس روز سر تراشی کرنا اور ناخن لینا خوب ہے۔ مگر
چاہیئے کہ ایک ناخن برائے جمعہ رہنے دے کہ اُس روز وہ ناخن تراشے ایک روایت
میں اس روز دوا کی ممانعت وارد ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے طلوع
آفتاب تک اور ظہر سے عشاء تک ہے۔ اس روز قبور مومنین کی زیارت کے واسطے
جانا مستحب ہے۔ مثل شب جمعہ و روز جمعہ کے جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے جمعرات کے دن و رات کے لئے چار رکعت نماز منقول ہے ہر رکعت میں سُورہ
الحمد سات مرتبہ اور سُورہ انا انزلناہ ایک مرتبہ پڑھے اور بعد فراغت سو مرتبہ درود
پڑھے۔ اور سو مرتبہ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جِبْرَآئِیْلَ کہے۔ حق تعالےٰ اس کو جنت میں قصر
عطا فرمائے گا۔

ادعیہ ایام (ہفتہ)

یہ مخصوص دُعائیں حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام کی فرمودہ ہیں صحیفۂ کاملہ
سے نقل کی جاتی ہیں۔ جو شخص باوضو ہر روز کی دُعائے مخصوص بوقت صبح پڑھ لیا کرے
تو وہ تمام دن اُس روز کے شر سے حفظ و امانِ خدا میں رہے گا۔ اور انشاءاللہ اُسے
کوئی امر مکروہ پیش نہ آئے گا اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا۔

دُعائے روز یکشنبہ (اتوار)

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ بسم الله الذي لا ارجو الا
فضله ولا اخشى الا عدله ولا اعتمد الا قوله ولا امسك الا
بحبله بك استجير يا ذا العفو والرضوان من الظلم والعدوان
ومن غير الزمان وتواتر الاحزان ومن القضاء المدة قبل التاهب
والعدة واياك استرشد لما فيه الصلاح والاصلاح وبك استعين
فيما يقترن به النجاح والانجاح واياك ارغب في لباس العافية

وتمامها وشمول السلامة ودوامها واعوذ بك يا رب من همزات
الشياطين واحترز بسلطانك من جور السلاطين فتقبل ما كان من
صلاتي وصومي واجعل غدي وما بعده افضل من ساعتي ويومي
واعزني في عشيرتي وقومي واحفظني في يقظتي ونومي فانت الله خير
حافظا وانت ارحم الراحمين اللهم اني ابرء اليك في يومي هذا
وما بعده من الآحاد من الشرك والالحاد واخلص لك دعائي
تعرضا للاجابة واقيم نفسي على طاعتك رجاء للاثابة فصل
على محمد خير خلقك الداعي الى حقك واعزني بعزك الذي
لا يضام واحفظني بعينك التي لا تنام واختم بالانقطاع اليك
امري وبالمغفرة عمري انك انت الغفور الرحيم۔

دُعائے روز دوشنبہ (پیر)

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي لم يشهد احدا
حين فطر السموات والارض ولا اتخذ معينا حين برء النسمات
لم يشارك في الالهية ولم يظاهر في الوحدانية كلت الالسن
عن غاية صفته والعقول عن كنه معرفته وتواضعت الجبابرة
لهيبته وعنت الوجوه لخشيته وانقاد كل عظيم لعظمته فلك
الحمد متواترا متسقا ومتواليا مستوسقا وصلوته على رسوله
ابدا وسلامه دائما سرمدا اللهم اجعل اول يومي هذا صلاحا
واوسطه فلاحا واخره نجاحا واعوذ بك من يوم اوله فزع
واوسطه جزع واخره وجع اللهم اني استغفرك لكل نذر
نذرته وكل وعد وعدته وكل عهد عاهدته ثم لم اف به
واسئلك في مظالم عبادك عندي فايما عبد من عبيدك او امة

Presented by www.ziaraat.com

مِن اِمائِکَ کانَت لَہُ قِبَلی مَظلِمَۃٌ ظَلَمتُہا اِیّاہُ فی نَفسِہِ اَو فی
عِرضِہِ اَو فی مالِہِ اَو فی اَھلِہِ وَوَلَدِہِ اَو غیبَۃٍ اِغتَبتُہُ بِہا اَو
تَحامُلٌ عَلَیہِ بِمَیلٍ اَو ھَویً اَو اَنَفَۃٍ اَو حَمِیَّۃٍ اَو رِیاءٍ اَو عَصَبِیَّۃٍ
غائِباً کانَ اَو شاھِداً وَحَیّاً کانَ اَو مَیِّتاً فَقَصُرَت یَدی وَضاقَ
وُسعی عَن رَدِّھا اِلَیہِ وَالتَّحَلُّلِ مِنہُ فَاَسئَلُکَ یا مَن یَملِکُ الحاجاتِ
وَھِیَ مُستَجیبَۃٌ لِمَشِیَّتِہِ وَمُسرِعَۃٌ اِلیٰ اِرادَتِہِ اَن تُصَلِّیَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاَن تُرضِیَہُ عَنّی بِما شِئتَ وَتَھَبَ لی مِن عِندِکَ
رَحمَۃً اِنَّہُ لا تَنقُصُکَ المَغفِرَۃُ وَلا تَضُرُّکَ المَوھِبَۃُ یا اَرحَمَ
الرّاحِمینَ۔ اَللّٰھُمَّ اَولِنی فی کُلِّ یَومِ اثنَینِ نِعمَتَینِ مِنکَ ثِنتَینِ
سَعادَۃً فی اَوَّلِہِ بِطاعَتِکَ وَنِعمَۃً فی آخِرِہِ بِمَغفِرَتِکَ یا مَن
ھُوَ الاِلٰہُ وَلا یَغفِرُ الذُّنوبَ سِواہُ۔

دُعائے روز سہ شنبہ (منگل)

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَالحَمدُ حَقُّہُ کَما
یَستَحِقُّہُ حَمداً کَثیراً وَّاَعوذُ بِہِ مِن شَرِّ نَفسی اِنَّ النَّفسَ
لَاَمّارَۃٌ بِالسّوءِ اِلّا ما رَحِمَ رَبّی وَاَعوذُ بِہِ مِن شَرِّ الشَّیطانِ
الَّذی یَزیدُنی ذَنباً اِلیٰ ذَنبی وَاَحتَرِزُ بِہِ مِن کُلِّ جَبّارٍ فاجِرٍ
وَّسُلطانٍ جائِرٍ وَّعَدُوٍّ قاھِرٍ اَللّٰھُمَّ اجعَلنی مِن جُندِکَ فَاِنَّ
جُندَکَ ھُمُ الغالِبونَ وَاجعَلنی مِن حِزبِکَ فَاِنَّ حِزبَکَ ھُمُ
المُفلِحونَ وَاجعَلنی مِن اَولِیائِکَ فَاِنَّ اَولِیائَکَ لا خَوفٌ عَلَیھِم
وَلا ھُم یَحزَنونَ۔ اَللّٰھُمَّ اَصلِح لی دینی فَاِنَّہُ عِصمَۃُ اَمری
وَاَصلِح لی آخِرَتی فَاِنَّھا دارُ مَقَرّی وَاِلَیھا مِن مُجاوَرَۃِ اللِّئامِ
مَفَرّی وَاجعَلِ الحَیوۃَ زِیادَۃً لی فی کُلِّ خَیرٍ وَّالوَفاۃَ راحَۃً
لی مِن کُلِّ شَرٍّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِیّینَ وَتَمامِ
عِدَّۃِ المُرسَلینَ وَعَلیٰ آلِہِ الطَّیِّبینَ الطّاھِرینَ وَاَصحابِہِ
المُنتَجَبینَ وَھَب لی فِی الثُّلَثاءِ ثَلٰثاً لا تَدَع لی ذَنباً اِلّا
غَفَرتَہُ وَلا غَمّاً اِلّا اَذھَبتَہُ وَلا عَدُوّاً اِلّا دَفَعتَہُ بِبِسمِ اللہِ
خَیرِ الاَسماءِ بِسمِ اللہِ رَبِّ الاَرضِ وَالسَّماءِ اَستَدفِعُ کُلَّ
مَکروہٍ اَوَّلُہُ سَخَطُہُ وَاَستَجلِبُ کُلَّ مَحبوبٍ اَوَّلُہُ رِضاہُ
فَاختِم لی مِنکَ بِالغُفرانِ یا وَلِیَّ الاِحسانِ۔

دُعائے روز چہار شنبہ (بُدھ)

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذی جَعَلَ
اللَّیلَ لِباساً وَّالنَّومَ سُباتاً وَّجَعَلَ النَّھارَ نُشوراً لَکَ الحَمدُ
اَن بَعَثتَنی مِن مَرقَدی وَلَو شِئتَ جَعَلتَہُ سَرمَداً حَمداً
دائِماً لا یَنقَطِعُ اَبَداً وَّلا یُحصی لَہُ الخَلائِقُ عَدَداً اَللّٰھُمَّ لَکَ
الحَمدُ اَن خَلَقتَ فَسَوَّیتَ وَقَدَّرتَ وَقَضَیتَ وَاَمَتَّ وَ
اَحیَیتَ وَاَمرَضتَ وَشَفَیتَ وَعافَیتَ وَاَبلَیتَ وَعَلَی العَرشِ
استَوَیتَ وَعَلَی المُلکِ احتَوَیتَ اَدعوکَ دُعاءَ مَن ضَعُفَت
وَسیلَتُہُ وَانقَطَعَت حیلَتُہُ وَاقتَرَبَ اَجَلُہُ وَتَدانیٰ فِی الدُّنیا
اَمَلُہُ وَاشتَدَّت اِلیٰ رَحمَتِکَ فاقَتُہُ وَعَظُمَت لِتَفریطِہِ حَسرَتُہُ
وَکَثُرَت زَلَّتُہُ وَعَثرَتُہُ وَخَلَصَت لِوَجھِکَ تَوبَتُہُ فَصَلِّ عَلیٰ
مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِیّینَ وَعَلیٰ اَھلِ بَیتِہِ الطَّیِّبینَ الطّاھِرینَ
وَارزُقنی شَفاعَۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَلا تَحرِمنی
صُحبَتَہُ اِنَّکَ اَنتَ اَرحَمُ الرّاحِمینَ۔ اَللّٰھُمَّ اقضِ لی فِی الاَربِعاءِ
اَربَعاً اِجعَل قُوَّتی فی طاعَتِکَ وَنَشاطی فی عِبادَتِکَ وَرَغبَتی

Presented by www.ziaraat.com

فِي ثوابك وتزهدني فيما يوجب لي اليم عقابك انك لطيف لما تشاء ۝

دعائے روز پنجشنبہ (جمعرات)

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ الحمد لله الذي اذهب الليل مظلما بقدرته وجاء بالنهار مبصرا برحمته وكساني ضياءه وانا في نعمته اللهم فكما ابقيتني له فابقني لامثاله وصل على النبي محمد واله ولا تفجعني فيه وفي غيره من الليالي والايام بارتكاب المحارم واكتساب المآثم وارزقني خيره وخير ما فيه وخير ما بعده واصرف عني شره وشر ما فيه وشر ما بعده اللهم اني بذمة الاسلام اتوسل اليك وبحرمة القرآن اعتمد عليك وبمحمد المصطفى صلى الله عليه واله استشفع لديك واعرف اللهم ذمتي التي رجوت بها قضاء حاجتي يا ارحم الراحمين. اللهم اقض لي في الخميس خمسا لا يتسع لها الا كرمك ولا يطيقها الا نعمك سلامة اقوى بها على طاعتك وعبادة استحق بها جزيل مثوبتك وسعة في الحال من الرزق الحلال وان تؤمنني في مواقف الخوف بامنك وتجعلني من طوارق الهموم والغموم في حصنك صل على محمد وال محمد واجعل توسلي به شافعا يوم القيمة نافعا انك انت ارحم الراحمين.

دعائے روز جمعہ

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ الحمد لله الاول قبل الانشاء والاحياء والآخر بعد فناء الاشياء العليم الذي لا ينسى من ذكره ولا ينقص من شكره ولا يخيب من دعاه ولا يقطع رجاء من رجاه اللهم اني اشهدك وكفى بك شهيدا واشهد جميع ملائكتك وسكان سماواتك وحملة عرشك ومن بعثت من انبيائك ورسلك وانشات من اصناف خلقك اني اشهد انك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شريك لك ولا عديل ولا خلف لقولك ولا تبديل وان محمدا صلى الله عليه واله عبدك ورسولك ادى ما حملته الى العباد وجاهد في الله عز وجل حق الجهاد وانه بشر بما هو حق من الثواب وانذر بما هو صدق من العقاب اللهم ثبتني على دينك ما احييتني ولا تزغ قلبي بعد اذ هديتني وهب لي من لدنك رحمة انك انت الوهاب. صل على محمد وال محمد واجعلنا من اتباعه وشيعته واحشرني في زمرته ووفقني لاداء فرض الجمعات وما اوجبت علي فيها من الطاعات وقسمت لاهلها من العطاء في يوم الجزاء انك انت العزيز الحكيم ۝

دعائے روز شنبہ (ہفتہ)

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ بسم الله كلمة المعتصمين ومقالة المتحرزين واعوذ بالله تعالى من جور الجائرين وكيد الحاسدين وبغي الظالمين واحمده فوق حمد الحامدين اللهم انت الواحد بلا شريك والملك بلا تمليك لا تضاد في حكمك ولا تنازع في ملكك اسئلك ان تصلي على محمد عبدك ورسولك وان توزعني من شكر نعماك ما تبلغ بي

Presented by www.ziaraat.com

غَايَةَ رِضَاكَ وَاَنْ تُعِيْنَنِيْ عَلٰى طَاعَتِكَ وَلُزُوْمِ عِبَادَتِكَ وَ اسْتِحْقَاقِ مَثُوْبَتِكَ بِلُطْفِ عِنَايَتِكَ وَتَرْحَمَنِيْ بِصَدِّيْ عَنْ مَعَاصِيْكَ مَآ اَحْيَيْتَنِيْ وَتُوَفِّقَنِيْ لِمَا يَنْفَعُنِيْ مَآ اَبْقَيْتَنِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِكِتَابِكَ صَدْرِيْ وَتَحُطَّ بِتِلَاوَتِهٖ وِزْرِيْ وَتَمْنَحَنِيَ السَّلَامَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَنَفْسِيْ وَلَا تُوْحِشَ بِيْ اَهْلَ اُنْسِيْ وَتُتِمَّ اِحْسَانَكَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِيْ كَمَآ اَحْسَنْتَ فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

دُعائے عافیت

جو شخص بوقت صبح اس دُعا کو ایک مرتبہ بشرطِ اعتقاد پڑھے اُس دن کے تمام مکروہات اور شرِّ جن وانس اور دشمنوں سے امانِ خدا میں رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَلْبِسْنِيْ عَافِيَتَكَ وَجَلِّلْنِيْ عَافِيَتَكَ وَحَصِّنِّيْ بِعَافِيَتِكَ وَاَكْرِمْنِيْ بِعَافِيَتِكَ وَاَغْنِنِيْ بِعَافِيَتِكَ وَتَصَدَّقْ عَلَيَّ بِعَافِيَتِكَ وَهَبْ لِيْ عَافِيَتَكَ وَاَفْرِشْنِيْ عَافِيَتَكَ وَاَصْلِحْ لِيْ عَافِيَتَكَ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَافِيَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَافِنِيْ عَافِيَةً كَافِيَةً شَافِيَةً عَالِيَةً نَامِيَةً عَافِيَةً تُوَلِّدُ فِيْ بَدَنِي الْعَافِيَةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِالصِّحَّةِ وَالْاَمْنِ وَالسَّلَامَةِ فِيْ دِيْنِيْ وَبَدَنِيْ وَالْبَصِيْرَةِ فِيْ قَلْبِيْ وَالنَّفَاذِ فِيْ اُمُوْرِيْ وَالْخَشْيَةِ لَكَ وَالْخَوْفِ مِنْكَ وَالْقُوَّةِ عَلٰى مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖ مِنْ طَاعَتِكَ وَالْاِجْتِنَابِ لِمَا نَهَيْتَنِيْ عَنْهُ مِنْ مَّعْصِيَتِكَ اَللّٰهُمَّ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَزِيَارَةِ قَبْرِ رَسُوْلِكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَ

رَحْمَتُكَ وَبَرَكَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاٰلِ رَسُوْلِكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَبَدًا مَآ اَبْقَيْتَنِيْ فِيْ عَامِيْ هٰذَا وَفِيْ كُلِّ عَامٍ وَّاجْعَلْ ذٰلِكَ مَقْبُوْلًا مَّشْكُوْرًا مَذْكُوْرًا لَّدَيْكَ مَذْخُوْرًا عِنْدَكَ وَاَنْطِقْ بِحَمْدِكَ وَشُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَحُسْنِ الثَّنَآءِ عَلَيْكَ لِسَانِيْ وَاشْرَحْ لِمَرَاشِدِ دِيْنِكَ قَلْبِيْ وَاَعِذْنِيْ وَذُرِّيَّتِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّ السَّآمَّةِ وَالْهَآمَّةِ وَالْعَآمَّةِ وَاللَّآمَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ عَنِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ مُتْرَفٍ حَفِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ ضَعِيْفٍ وَّشَدِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ شَرِيْفٍ وَّوَضِيْعٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ قَرِيْبٍ وَّبَعِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ مَنْ نَّصَبَ لِرَسُوْلِكَ وَلِاَهْلِ بَيْتِهٖ حَرْبًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَادْحَرْ عَنِّيْ مَكْرَهٗ وَادْرَاْ عَنِّيْ شَرَّهٗ وَرُدَّ كَيْدَهٗ فِيْ نَحْرِهٖ وَاجْعَلْ بَيْنَ يَدَيْهِ سَدًّا حَتّٰى تُعْمِيَ عَنِّيْ بَصَرَهٗ وَتُصِمَّ عَنْ ذِكْرِيْ سَمْعَهٗ وَتُقْفِلَ دُوْنَ اِخْطَارِيْ قَلْبَهٗ وَتُخْرِسَ عَنِّيْ لِسَانَهٗ وَتَقْمَعَ رَاْسَهٗ وَتُذِلَّ عِزَّهٗ وَتَكْسِرَ جَبَرُوْتَهٗ وَتُذِلَّ رَقَبَتَهٗ وَتَفْسَخَ كِبْرَهٗ وَتُؤْمِنَنِيْ مِنْ جَمِيْعِ ضَرِّهٖ وَشَرِّهٖ وَغَمْزِهٖ وَهَمْزِهٖ وَلَمْزِهٖ وَحَسَدِهٖ وَعَدَاوَتِهٖ وَحَبَآئِلِهٖ وَمَصَآئِدِهٖ وَرَجِلِهٖ وَخَيْلِهٖ اِنَّكَ عَزِيْزٌ قَدِيْرٌ ؕ

دُعائے ہلال

چاند دیکھنے کے وقت دُعائے ہلال پڑھنا ہر مہینے سنّت ہے خاص کر ماہِ رمضان میں اور جس مقام سے چاند دیکھے اُسی مقام پر دعا پڑھنی چاہیئے بہتر یہ ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

شب اوّل میں دعائے ہلال پڑھے اور اگر اتفاق نہ ہو تو دوسری شب بلکہ تیسری شب
بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور بہتر ہے کہ دعا پڑھتے وقت رو بقبلہ ہو۔ چاند کی طرف اشارہ
کی ضرورت نہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وقت چاند
دیکھتے تھے تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فرماتے تھے
اور پھر پڑھتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ
كَذَا۔ پہلے "کذا" کی جگہ گزشتہ مہینہ کا نام اور دوسرے "کذا" کی جگہ اُس مہینہ کا نام
لے کہ جس کا چاند دیکھا ہے۔ نیز چاند دیکھتے وقت سات مرتبہ سورۂ الحمد پڑھنا مستحب
حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام چاند دیکھتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَيُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِيْعُ الدَّآئِبُ السَّرِيْعُ الْمُتَرَدِّدُ فِیْ مَنَازِلِ التَّقْدِيْرِ
الْمُتَصَرِّفُ فِیْ فَلَكِ التَّدْبِيْرِ اٰمَنْتُ بِمَنْ نَوَّرَ بِكَ الظُّلَمَ وَاَوْضَحَ
بِكَ الْبُهَمَ وَجَعَلَكَ اٰيَةً مِنْ اٰيَاتِ مُلْكِهٖ وَعَلَامَةً مِنْ عَلَامَاتِ
سُلْطَانِهٖ وَامْتَهَنَكَ بِالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ وَالطُّلُوْعِ وَالْاُفُوْلِ
وَالْاِنَارَةِ وَالْكُسُوْفِ فِیْ كُلِّ ذٰلِكَ اَنْتَ لَهٗ مُطِيْعٌ وَاِلٰى اِرَادَتِهٖ سَرِيْعٌ
سُبْحَانَهٗ مَا اَعْجَبَ مَا دَبَّرَ فِیْ اَمْرِكَ وَاَلْطَفَ مَا صَنَعَ فِیْ شَاْنِكَ
جَعَلَكَ مِفْتَاحَ شَهْرٍ حَادِثٍ لِاَمْرٍ حَادِثٍ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ رَبِّیْ
وَرَبَّكَ وَخَالِقِیْ وَخَالِقَكَ وَمُقَدِّرِیْ وَمُقَدِّرَكَ وَمُصَوِّرِیْ
وَمُصَوِّرَكَ اَنْ يُّصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ يَّجْعَلَكَ هِلَالَ بَرَكَةٍ
لَا تَمْحَقُهَا الْاَيَّامُ وَطَهَارَةٍ لَا تُدَنِّسُهَا الْاٰثَامُ هِلَالَ اٰمْنٍ
مِنَ الْاٰفَاتِ وَسَلَامَةٍ مِنَ السَّيِّئَاتِ هِلَالَ سَعْدٍ لَا نَحْسَ فِيْهِ
وَيُمْنٍ لَا نَكَدَ مَعَهٗ وَيُسْرٍ لَا يُمَازِجُهٗ عُسْرٌ وَخَيْرٍ لَا يَشُوْبُهٗ
شَرٌّ هِلَالَ اَمْنٍ وَّاِيْمَانٍ وَّنِعْمَةٍ وَّاِحْسَانٍ وَّسَلَامَةٍ وَّاِسْلَامٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَرْضٰى مَنْ طَلَعَ
عَلَيْهِ وَاَزْكٰى مَنْ نَظَرَ اِلَيْهِ وَاَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيْهِ وَوَفِّقْنَا فِيْهِ
لِلتَّوْبَةِ وَاعْصِمْنَا فِيْهِ مِنَ الْحَوْبَةِ وَاحْفَظْنَا فِيْهِ مِنْ مُبَاشَرَةِ
مَعْصِيَتِكَ وَاَوْزِعْنَا فِيْهِ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَاَلْبِسْنَا فِيْهِ جُنَنَ الْعَافِيَةِ
وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيْهِ الْمِنَّةَ اِنَّكَ الْمَنَّانُ الْحَمِيْدُ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

چاند دیکھنے کے نقش
: اور ہر مہینہ کا چاند دیکھ کر نقش دیکھنا مشہور ہے

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب چاند دیکھو اپنے مقام سے نہ ہٹو
جب تک یہ دعا نہ پڑھ لو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ
هٰذَا الشَّهْرِ وَفَتْحَهٗ وَنُوْرَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَطَهُوْرَهٗ وَرِزْقَهٗ

Presented by www.ziaraat.com

وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْبَرَكَةِ وَالتَّقْوٰى وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ:

دعاء و نماز روز اوّل ہر ماہ

روایت ہے کہ پہلی تاریخ ہر ماہ کی دو رکعت نماز پڑھے رکعت اول میں بعد الحمد کے تیس بار قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد تیس بار سورۃ انا انزلناہ پڑھے بعدہٗ کچھ صدقہ دے انشاء اللہ اس ماہ میں سلامتی رہے گی اور کہ جمیع آفات سے محفوظ رہیگا بعد نماز یہ دعا پڑھنا مستحب ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ

علیحدہ علیحدہ چاندوں کے لئے حسب ذیل چیزیں مخصوص ہیں جو چاند دیکھ کر دیکھی جائیں

ماہ محرم سورۃ کہف (پارہ ۱۵) یا سبزہ یا سونا یا چاندی	ماہ صفر سورۃ حٓمٓعٓسٓقٓ (پارہ ۲۵) یا آئینہ یا پانی یا انگوٹھی	ماہ ربیع الاوّل سورۃ مجادلہ (پ ۲۸) یا آئینہ یا جاری پانی یا اچھی صورت
ماہ ربیع الثانی سورۃ ملک (پارہ ۲۹) یا جواہر یا گھوڑا یا گوسفند	ماہ جمادی الاوّل سورۃ مزمل (پارہ ۲۹) روئے پسر یا روپیہ یا چاندی	ماہ جمادی الثانی سورۃ مدثر (پارہ ۲۹) یا روئے فرزند یا بڈھا آدمی
ماہ رجب سورۃ یٰسٓ (پارہ ۲۲) یا پھول یا ہتھیلی یا قرآن مجید	ماہ شعبان سورۃ جنّ (پارہ ۲۹) یا سبزہ یا رنگین کپڑا یا روئے پرہیزگار	ماہ رمضان سورۃ محمد (پ ۲۶) یا تلوار یا اہل و عیال یا بڈھا آدمی
ماہ شوال سورۃ فتح (پارہ ۲۶) یا ہتھیلی یا پانی یا فیروزہ یا سبزہ	ماہ ذوالقعدہ سورۃ نسا (پارہ ۴) یا خوبصورت چہرہ یا آئینہ یا جنگل یا پہاڑ	ماہ ذی الحجہ سورۃ فجر (پارہ ۳۰) یا اچھی صورت یا آب رواں

بارہ مہینوں کی تاریخہائے سعد و نحس

ماہ محرم۔ یہ مہینہ تمام غم و الم کا ہے	تاریخ	ماہ صفر اس مہینہ کی بھی بہت تاریخیں نحس ہیں کوئی تقریب نہیں کرنا چاہئے
نیک	۱	نحس اکبر
نیک	۲	نیک
نحس	۳	نحس
نیک مگر سفر کے لئے بد	۴	نیک مگر سفر کے لئے بد
نحس	۵	نحس
نیک	۶	نیک
نیک	۷	نیک۔ ولادت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ
نیک۔ مگر سفر کے لئے بد	۸	نیک۔ مگر بد ہے سفر کو
نیک	۹	نیک
شہادت امام حسین علیہ السلام۔ روز عاشورا	۱۰	نحس اکبر
نحس اکبر	۱۱	نیک
نیک	۱۲	نیک
نحس	۱۳	نحس
نحس اکبر	۱۴	نیک
نیک مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک۔ مگر قرض لینے دینے کو بد
نحس	۱۶	نحس
میانہ۔ قرض لینے دینے کو بد	۱۷	نحس۔ شہادت امام رضا علیہ السلام
نیک	۱۸	نیک
نیک	۱۹	نیک
میانہ	۲۰	نحس اکبر۔ روز اربعین امام حسینؑ
نحس	۲۱	نحس
نحس اکبر	۲۲	نیک
نیک	۲۳	نیک
نحس	۲۴	نحس
نحس۔ شہادت حضرت امام زین العابدینؑ	۲۵	نحس
نیک مگر نکاح و سفر کو بد	۲۶	نیک۔ مگر نکاح و سفر کو بد
نیک	۲۷	نیک
نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۸	نحس۔ وفات جناب رسول خدا و شہادت امام حسنؑ
نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

Presented by www.ziaraat.com

تاریخ	ماہ ربیع الاوّل	تاریخ	ماہ ربیع الآخر
۱	نیک	۱	نحس اکبر
۲	نحس ۔ بقولےؒ وفاتِ رسول خدا ہے	۲	نیک ۔ تعمیر مکان کے لئے نیک
۳	نحس	۳	نحس
۴	نحس اکبر ۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۴	نیک مگر سفر کے لئے بد ۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک
۸	نحس شہادت امام حسن عسکریؑ	۸	نیک ۔ مگر سفر کے لئے بد
۹	نیک ۔ عید شجاع	۹	نیک
۱۰	نحس اکبر	۱۰	نیک ۔ ولادت حضرت امام حسن عسکریؑ
۱۱	نیک	۱۱	نحس اکبر
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک ۔ روز مرگ یزید	۱۴	نیک
۱۵	نیک ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک ۔ مگر قرض لینے کے لئے بد
۱۶	نحس ۔ مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نحس ۔ مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	نیک روز ولادت جناب رسول خدا و امام جعفر صادقؑ	۱۷	میانہ ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک	۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک
۲۴	نحس	۲۴	نحس
۲۵	نحس	۲۵	نحس
۲۶	روز وفات حضرت ابوطالبؑ ۔ نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۸	نحس اکبر
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

نوٹ ۔ اس مہینہ کی بھی آٹھ تاریخ تک کوئی خوشی کی تقریب کرنے سے پرہیز کیا جائے اور ۹ تاریخ کو سوگ کھول دیا جائے۔

ف ۔ یہ قول اقوٰی ہے (سید العلماء مدظلہ)

تاریخ	ماہ جمادی الاولیٰ	تاریخ	ماہ جمادی الاخریٰ
۱	نیک ۔ ہلاکت ہارون رشید	۱	نحس
۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک
۳	نحس	۳	نحس ۔ وفات جناب سیدہؑ
۴	نیک مگر سفر کے لئے بد ۔ تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو ۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک ۔ مگر سفر کے لئے بد	۸	نیک مگر بد ہے سفر کو
۹	نیک	۹	نیک
۱۰	نحس اکبر	۱۰	نیک ۔ فتح جنگ جمل
۱۱	نحس اکبر	۱۱	نحس اکبر
۱۲	نیک	۱۲	نحس اکبر
۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک بقولے ولادت امام زین العابدینؑ و فتح بصرہ	۱۵	نیک بقولے ولادت امام زین العابدینؑ
۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۱۶	نحس تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۲۰	نیک ۔ ولادت جناب سیدہؑ
۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک
۲۴	نحس	۲۴	نحس
۲۵	نحس	۲۵	نحس
۲۶	نیک ۔ مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نحس اکبر	۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

یہ قول معتبر ہے (سید العلماء مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

تاریخ	ماہ رجب
۱	نیک ۔ ولادت امام محمد باقر علیہ السلام
۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک
۳	نحس ۔ شہادت امام علی نقیؑ
۴	نیک ۔ مگر بد ہے سفر کو۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نیک ۔ ولادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام
۶	نیک
۷	نیک تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک مگر بد ہے سفر کو
۹	نیک
۱۰	نیک ولادت امام محمد تقیؑ
۱۱	نحس اکبر
۱۲	نحس اکبر
۱۳	نیک ولادت جناب امیر علیہ السلام
۱۴	نیک
۱۵	عمل ام داؤد و شہادت امام جعفر صادقؑ
۱۶	نحس ۔ مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک
۱۹	نیک
۲۰	میانہ تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس
۲۲	نیک روز مرگ معاویہ
۲۳	روز غم کہ امام حسنؑ زخمی ہوئے
۲۴	نیک ۔ روز فتح خیبر
۲۵	نحس ۔ شہادت امام موسیٰ کاظمؑ
۲۶	نیک ۔ مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک ۔ عید بعثت و شب معراج
۲۸	نحس حضرت امام حسینؑ کی مدینہ سے روانگی
۲۹	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد

تاریخ	ماہ شعبان
۱	نیک
۲	نیک تعمیر مکان کو نیک
۳	نیک ولادت امام حسین علیہ السلام
۴	نیک ۔ مگر بد ہے سفر کو۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس
۶	نیک
۷	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک ۔ مگر بد ہے سفر کو
۹	نیک
۱۰	نیک
۱۱	نیک
۱۲	نیک
۱۳	نحس
۱۴	نحس اکبر
۱۵	نیک ولادت حضرت صاحب الامرؑ
۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک
۱۹	نیک
۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس
۲۲	نیک
۲۳	نیک
۲۴	نحس
۲۵	نحس
۲۶	نحس اکبر
۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

تاریخ	ماہ رمضان
۱	نیک
۲	نیک ۔ تعمیر مکان کے لئے نیک
۳	نحس اکبر
۴	نیک مگر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس
۶	نیک
۷	نیک ۔ تعمیر مکان کے لئے نیک
۸	نیک ۔ مگر سفر کے لئے بد
۹	نیک
۱۰	نیک
۱۱	نیک
۱۲	نیک
۱۳	نحس
۱۴	نیک
۱۵	نیک ۔ ولادت امام حسن علیہ السلام
۱۶	نحس ۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۱۷	میانہ ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک
۱۹	روز غم کہ جناب امیر علیہ السلام زخمی ہوئے شب قدر
۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۲۱	روز شہادت جناب امیرؑ روز غم و شب قدر
۲۲	نیک
۲۳	نیک ۔ شب قدر
۲۴	نحس اکبر
۲۵	نحس
۲۶	نیک مگر سفر کے لئے بد
۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

تاریخ	ماہ شوال
۱	نیک
۲	نحس اکبر ۔ تعمیر مکان کے لئے نیک
۳	نحس
۴	نیک ۔ مگر بد ہے سفر کو ۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس
۶	نحس اکبر
۷	نیک ۔ تعمیر مکان کے لئے نیک
۸	نحس اکبر ۔ یوم غم ۔ جنت البقیع
۹	نیک
۱۰	نیک
۱۱	نیک
۱۲	نیک
۱۳	نحس
۱۴	نیک
۱۵	بقولے شہادت امام جعفر صادقؑ
۱۶	نحس ۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک
۱۹	نیک
۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۲۱	نحس
۲۲	نیک
۲۳	نیک
۲۴	نحس
۲۵	نحس
۲۶	نیک ۔ مگر نکاح و سفر کو بد
۲۷	نیک
۲۸	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد

یہ قول قوی ہے (سید العلماء مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

تاریخ	ماہ ذی قعدہ	تاریخ	ماہ ذی الحجہ
۱	نیک	۱	نیک
۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک
۳	نحس	۳	نحس
۴	نیک مگر سفر کو بد ۔ تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک ۔ مگر سفر کے لئے بد ۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس	۵	نحس
۶	نحس اکبر	۶	نیک
۷	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۷	نحس شہادت امام محمد باقرؑ ۔ تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک ۔ مگر سفر کے لئے بد	۸	نحس اکبر
۹	نیک	۹	نحس ۔ شہادت حضرت مسلمؑ ۔ روز عرفہ
۱۰	نحس اکبر	۱۰	نیک ۔ یوم عید الاضحیٰ
۱۱	نیک ولادت حضرت امام علی رضاؑ	۱۱	نیک
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک ۔ ولادت امام علی نقیؑ
۱۶	نحس ۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۱۶	نحس ۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۱۷	میانہ ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک ۔ عید غدیر
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ ۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۲۰	نحس اکبر ۔ مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک
۲۴	نحس	۲۴	نیک ۔ عید مباہلہ
۲۵	عید دحو الارض ۔ ولادت حضرت ابراہیمؑ و عیسیٰؑ	۲۵	نحس
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک ۔ مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نحس اکبر	۲۸	نحس اکبر
۲۹	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نحس ۔ شہادت امام محمد تقیؑ	۳۰	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد

ہر مہینہ کی سعد و نحس تاریخیں

جناب علی ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ پہلی تاریخ سعد ہے۔ اس روز خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ یہ تاریخ طلب حاجات، قرب حاکم حاصل کرنے، طلب علم، خواستگاری عورت، سفر اور خرید و فروخت کے لئے مبارک ہے۔ اور اگر کوئی بندہ یا حیوان گم ہو جائے تو آٹھ روز میں واپس آ جائیگا اور بیمار شفا پائے گا۔ اور اگر اس روز لڑکا تولد ہو تو وہ بابرکت ہوگا۔ روزی میں وسعت ہوگی۔ اور پہلی شب کا خواب صحیح نہیں ہے۔

دوسری تاریخ نیک ہے۔ اس تاریخ حضرت حوا پیدا ہوئیں۔ بہتر و مناسب ہے کہ اس روز عورت کی خواستگاری کرے۔ گھر کی بنیاد رکھے۔ تمسک و قبالہ وغیرہ تحریر کرے طلب حاجت کرے اور کاروبار انتہا کرے۔ جو شخص اس روز اوّل وقت میں بیمار ہو جائے تو اس کی بیماری خفیف ہوگی لیکن آخر روز کی بیماری شدید ہوگی۔ اس روز جو فرزند پیدا ہوگا نیک صالح ہوگا۔ اور دوسری شب کا خواب صحیح نہیں ہے۔

تیسری تاریخ نحس ہے۔ حضرت آدمؑ و حواؑ بہشت سے زمین پر اتارے گئے حتی الامکان ہر کام سے پرہیز کرے۔ اس دن بھاگا ہوا واپس آ جائے گا جو بیمار ہوگا اس کی بیماری تکلیف دہ ہوگی۔ البتہ اگر اس روز فرزند پیدا ہو تو اس کی عمر دراز ہوگی روزی فراخ ہوگی۔ اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

چوتھی تاریخ نیک ہے۔ حضرت ہابیل پیدا ہوئے کھیتی باڑی کرنے۔ عمارت بنانے

واضح ہو کہ تاریخوں کی سعادت و نحوست اس تفصیل کے ساتھ جو مشہور ہے معتبر احادیث سے ثابت نہیں ہے۔ بے شک دنوں کے متعلق مثلاً دوشنبہ و چہارشنبہ (پیر و بدھ) کی نحوست اور شنبہ و پنجشنبہ (ہفتہ و جمعرات) کی سعادت معتبر روایات میں وارد ہیں بہر حال نیک و بد تاریخوں کی اہمیت اس درجہ نہیں ہونا چاہیے کہ ضروریات دینی و دنیوی کو اس کی وجہ سے معطل کر دیا جائے۔ (رشید العلماء مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

شکار کرنے اور جانور خریدنے کے لئے خوب ہے۔ البتہ سفر کرنا مکروہ ہے۔ خطرہ ہے کہ ...
ہو جائے یا اُس کا مال چوری یا کوئی بلا نازل ہو جائے۔ اس روز کا پیدا شدہ فرزند شائستہ و
مبارک ہوگا۔ بھاگے ہوئے کی واپسی دشوار ہوگی اور اس شب کا خواب صحیح ہے۔

پانچویں تاریخ نحس ہے۔ اس روز قابیل پیدا ہوا۔ اور اس تاریخ قابیل نے اپنے بھائی
ہابیل کو قتل کیا۔ اس روز نہ کوئی کام کرے اور نہ گھر سے باہر نکلے۔ جھوٹی قسم کھانے والا ...
پائے گا۔ اس روز کے مولود کا حال نیک ہوگا۔ اور اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر
سے ظاہر ہوگی۔

چھٹی تاریخ حاجات کے برآنے کے لئے شائستہ ہے اور خواستگاری عورت ...
اور سفر کرنا خواہ بری ہو یا بحری، خوب ہے۔ اور جانور خریدنے کے لئے بھی یہ تاریخ نیک
ہے۔ اس روز پیدا ہونے والا بچہ نیک نصیب اور آفات سے محفوظ ہوگا۔ شکار کرنے اور
طلب معاش وغیرہ کے لئے بھی خوب ہے۔ اس شب کا خواب سچا ہوتا ہے مگر اس کا اثر
ایک دو روز کے بعد ظاہر ہوگا۔

ساتویں تاریخ سب کاموں کے لئے اچھی ہے۔ اس روز مشق کتابت شروع کرنا
بدرجۂ کمال فائز ہوگا۔ عمارت بنانا اور عروسی کرنا خوب ہے جو لڑکا اس تاریخ پیدا ہو، نیک
نصیب ہوگا۔ اور اس کی روزی فراخ ہوگی۔ شکار اور طلب رزق کرنا بھی وارد ہے۔ اس
شب کا خواب صحیح ہے۔

آٹھویں تاریخ طلب حاجات اور خرید و فروخت کے لئے شائستہ ہے اگر بادشاہ
کے پاس حاجت لے کر جائے تو پوری ہوگی۔ اور اس روز بری و بحری سفر کرنا اور لڑائی پر
جانا مکروہ ہے۔ جو لڑکا پیدا ہوگا نیک اطوار ہوگا۔ بھاگا ہوا بمشکل دیر سے ہاتھ لگے گا۔ اس
روز جو بیمار ہوگا سختی اٹھائے گا اور اس شب کا خواب سچا ہے۔

نویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے۔ اس روز کسی کام کی ابتدا کرنا قرض لینا۔ زراعت
کرنا اور درخت لگانا خوب ہے اگر دشمن سے لڑائی ہو تو اس پر غالب آئیگا۔ سفر و سید...
... ہوگا۔ چوری شدہ مال جلدی ہاتھ لگے گا۔ اور اس تاریخ کا مولود نیک نصیب ہوگا۔ اور
جو اس تاریخ بیمار ہوگا۔ اُس کی بیماری سنگین صورت اختیار کرے گی۔ اس شب کے خواب
کی تعبیر برعکس ہوگی۔ اور بنا بر دیگر روایت تعبیر اُسی روز ظاہر ہوگی۔

دسویں تاریخ خرید و فروخت اور سفر کرنے کے لئے خوب ہے اس تاریخ حضرت
نوح علیہ السّلام متولد ہوئے۔ اس روز کا مولود معمر اور آسودہ حال ہوگا۔ گم شدہ ملے گا۔ بھاگا
ہوا واپس آئے گا۔ اس روز بیمار ہونے والے شخص کے لئے سزاوار ہے کہ وصیّت کرے۔
زراعت کرنا، خریدنا اور کاشت کرنا خوب ہے۔ اس شب کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔ اور
دیگر روایت کی بنا پر خواب کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہوگی۔

گیارہویں تاریخ ہر کام کے لئے شائستہ ہے اس تاریخ کو حضرت شیث علیہ السّلام
پیدا ہوئے تھے۔ خرید و فروخت کرنا بہتر ہے مگر بادشاہ کے پاس جانے سے پرہیز کرے
بھاگا ہوا شخص جلدی واپس آ جائے گا۔ بیمار شخص جلد شفایاب ہوگا۔ اس روز کا مولود نیک و
صالح ہوگا۔ اس شب کا خواب صحیح ہے۔ اگرچہ اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہو۔ بروایتے دیگر تین
روز میں تعبیر نکلے۔

بارھویں تاریخ نیک ہے۔ خواستگاری عورت کے لئے جانا۔ دکان کھولنا اور بحری
سفر کرنا خوب ہے۔ بیمار کے شفایاب ہو جانے کی اُمید ہے جو لڑکا پیدا ہو وہ نیک تربیت یافتہ
ہوگا۔ بڑی عمر پائے گا۔ بھاگا ہوا ہاتھ آئے گا۔ اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر
میں ظاہر ہوگی۔

تیرھویں تاریخ نحس ہے۔ لڑائی جھگڑا کرنے، بادشاہ کے پاس جانے، سر تراشی اور
سر میں تیل ملنے سے پرہیز کیا جائے۔ بھاگا ہوا شخص کے واپس آنے کی اُمید کم ہے۔ بیمار کی
بیماری شدید صورت اختیار کرے گی۔ اس روز کا مولود زندگانی نہ پائے گا۔ اس شب کا خواب
جھوٹا ہوتا ہے اور بروایتے دیگر جو خواب دیکھے اُس کا اثر نو روز میں ظاہر ہوگا۔

چودھویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے۔ اس روز جو فرزند پیدا ہوگا۔ ظالم ہوگا۔ اس
تاریخ طلب علم، خرید و فروخت اور سفر کرنا اور کشتی پر سوار ہونا خوب ہے۔ بیمار صحت پائیگا
بھاگا ہوا ہاتھ آئے گا۔ اس رات جو خواب دیکھے اُس کا اثر ۳ یا ۴ روز کے بعد ظاہر ہوگا۔

Presented by www.ziaraat.com

مگر اس شب کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔

پندرھویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے مگر قرض لینا یا دینا بد ہے۔ بیمار کو جلد صحت ہوگی۔ بھاگا ہوا جلد ہاتھ آئے گا۔ جو فرزند اس تاریخ پیدا ہوگا وہ یا گونگا ہوگا یا اُس کی زبان میں کوئی عیب ہوگا۔ اس شب کے خواب کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی۔

سولھویں تاریخ نحس ہے۔ کسی کام کے لئے اچھی نہیں مگر تعمیر مکان کے لئے خوب ہے۔ اس روز سفر کرنا موجب ہلاکت ہوگا۔ بھاگا ہوا جلد واپس آئے گا۔ بیمار شفایاب ہوگا۔ پیش از زوال پیدا شدہ فرزند دیوانہ ہوگا مگر بعد از زوال پیدا ہونے والے فرزند کا انجام بخیر ہوگا۔ اس شب کے خواب کا اثر دو روز کے بعد یا بروایتے دیر میں ظاہر ہوگا۔

سترھویں تاریخ میانہ ہے۔ لڑائی جھگڑا کرنے اور قرض لینے دینے سے پرہیز کرے۔ اس روز کے مولود کا حال نیک ہوگا۔ طلب حاجت نہ کی جائے۔ کیونکہ یہ روز بھاری ہے۔ بروایتے اس تاریخ کو شاخ لگانا خوب ہے۔ اس شب کا خواب سچا ہے۔ مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔

اٹھارویں تاریخ ہر کام کے لئے مبارک ہے۔ خرید و فروخت، زراعت و سفر کرنا بہتر ہے۔ اگر قرض دے گا وصول ہوگا۔ بیمار شفا پائے گا۔ اس تاریخ کو جو فرزند پیدا ہوگا سعید ہوگا۔ اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

انیسویں تاریخ سعد ہے۔ حضرت اسحٰقؑ پیدا ہوئے۔ سفر و طلب روزی اور حصول علم کے لئے بہتر ہے۔ بھاگا ہوا اور گم شدہ ۱۵ روز کے بعد واپس آجائے گا جو فرزند پیدا ہوگا۔ توفیق الٰہی پائے گا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

بیسویں تاریخ میانہ ہے۔ سفر کرنے اور حاجات کے برآنے کے لئے خوب ہے۔ بھاگے ہوئے شخص کا ہاتھ آنا مشکل ہے جو راہ بھول جائے معرض ہلاکت میں پڑے گا۔ بیمار کی بیماری شدت اختیار کرے گی۔ اس تاریخ کا مولود سختی و مشقت میں بسر کرے گا۔ اس شب کا خواب صحیح و مؤثر ہے۔

اکیسویں تاریخ نحس اکبر ہے لہٰذا اس روز نہ طلب حاجت کرے نہ بادشاہ کے پاس جائے اور نہ سفر کرے کیونکہ اس میں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ جو فرزند پیدا ہوگا وہ پریشانی و فقر میں مبتلا ہوگا۔ البتہ ذبح حیوانات خوب ہے۔ اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔

بائیسویں تاریخ حاجات کے برآنے اور خرید و فروخت کرنے کے لئے خوب ہے۔ بیمار جلد شفایاب ہوگا۔ اور مسافر بخیریت واپس آئے گا۔ اس شب کا خواب سچا ہے اور اس کی تعبیر بہت جلد ظاہر ہوگی۔

تیئیسویں تاریخ سعد ہے۔ اس روز حضرت یوسفؑ پیدا ہوئے۔ طلب حاجات، خواستگاری عورت اور تجارت کرنا خوب ہے۔ سفر وسیلۂ ظفر ثابت ہوگا جو فرزند پیدا ہوگا نیکوکار ہوگا اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

چوبیسویں تاریخ نحس اکبر ہے۔ اس تاریخ فرعون پیدا ہوا۔ پس کسی کام کے کرنے کا قصد نہ کرے۔ اس روز کا مولود سختی میں بسر کریگا۔ اور اُسے توفیق خیر نصیب نہ ہوگی۔ آخر عمر میں مرگ مفاجات کا شکار ہوگا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

پچیسویں تاریخ نحس ہے۔ بیمار کی بیماری طول پکڑے گی۔ البتہ جو فرزند پیدا ہوگا آخر میں فراخ روزی والا ہوگا۔ لیکن بلائے سخت میں گرفتار ہوگا۔ آخر میں چھٹکارا ہوگا۔ اس روز کے شر سے بچنے کے لئے نماز و دعا و تصدق کرے۔ اور اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔

چھبیسویں تاریخ برائے سفر شائستہ ہے لیکن بعض روایات کی بنا پر سفر کی خوبی ظاہر نہیں ہوتی۔ پس اس تاریخ ترک سفر مناسب ہے۔ خواستگاری عورت نہ کرے۔ اس روز جو ازدواج ہوگا زن و شوہر میں جدائی پر منتج ہوگا۔ بیمار کا حال بد ہوگا۔ اس روز کا مولود لمبی عمر پائیگا اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

ستائیسویں تاریخ ہر کام کے لئے خوب ہے جو فرزند اس روز پیدا ہوگا صاحب نیک نصیب ہوگا۔ اور عمر طبعی کو پہنچے گا۔ اور عوام میں ہر دلعزیز ہوگا۔ اس تاریخ سفر کرنا خوب ہے اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

اٹھائیسویں تاریخ سفر کو نیک ہے لیکن بعض روایات کی بنا پر سفر کرنا ۲۸، ۲۹ بلکہ ۳۰ تاریخ کو بھی مکروہ ہے۔ جب کہ چاند شعاع آفتاب میں ہو۔ لہٰذا ترک سفر کرنا مناسب ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

روز حضرت یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے۔ لہٰذا جو فرزند پیدا ہوگا مبتلائے غم والم ہوگا۔ اس رات کے خواب کا اثر اس روز ظاہر ہو۔ بنا بر روایتے دیگر تعبیر برعکس ظاہر ہوگی۔

اٹھتیسویں تاریخ خوب ہے جو فرزند پیدا ہو بُردبار ہوگا۔ سفر وسیلۂ ظفر ہوگا۔ اس روز نہ وصیت نامہ لکھے اور نہ دوستوں کی ملاقات کو جائے اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔

تیسویں تاریخ نیک ہے۔ خرید و فروخت اور نکاح کرنا خوب ہے۔ اس روز کا مولود بُردبار اور صاحبِ اقبال ہوگا۔ بھاگا ہوا واپس آئے گا۔ گم شدہ چیز ہاتھ آئے گی جو قرض دیگا جلد وصول ہوگا اور اس شب کا خواب صحیح اور مؤثر ہے۔

نوٹ:۔ اگر کسی کام کی بہت ضرورت ہو اور مہینہ کی تاریخ بد ہو مگر ایّام ہفتہ کا وہ دن نیک ہو تو اس کام کو کرے۔

ستائیسواں باب

حالات و اعمال ہر ماہ

ماہ محرم

خداوند عالم نے قرآن مجید میں چار مہینوں کو حرمت والا قرار دیا ہے۔ اور وہ یہ ہیں ایک محرم، دوسرا رجب، تیسرا ذی قعدہ، چوتھا ذی الحجہ۔ ان مہینوں میں کفار سے بھی لڑائی کا آغاز نہ کیا جاتا تھا۔ اور ماہِ محرّم کے تو نام سے ہی اس کا احترام ظاہر ہے حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم محرم کی پہلی تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتے اور یہ دعا تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاِلٰهُ الْقَدِيْمُ وَهٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ فَاَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَالْقُوَّةَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا يُقَرِّبُنِيْٓ اِلَيْكَ يَا كَرِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهٗ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهٗ يَا كَنْزَ مَنْ لَا كَنْزَ لَهٗ يَا حَسَنَ الْبَلَآءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَآءِ يَا عِزَّ الضُّعَفَآءِ يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى يَا مُنْجِىَ الْهَلْكٰى يَا مُنْعِمُ يَا مُجْمِلُ يَا مُفْضِلُ يَا مُحْسِنُ اَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَنُوْرُ النَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِيُّ الْمَآءِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ يَا اَللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا خَيْرًا مِّمَّا يَظُنُّوْنَ وَاغْفِرْ لَنَا مَا لَا يَعْلَمُوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِمَا يَقُوْلُوْنَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ؕ

ماہ محرم کی دسویں تاریخ کو روز عاشورہ کہتے ہیں۔ اس روز سیّد الشہداء خامس آلِ عباء ملکوں تھا حضرت امام حسین علیہ السّلام معہ اپنے اعزا و اصحاب کے کربلا میں بے جرم و خطا بھوکے پیاسے شہید ہوئے اور یہ دس روز امام مظلوم کو نہایت حزن و غم میں گزرے۔ لہٰذا مومنین کو چاہیئے کہ یہ دس روز عزاداری میں بسر کریں اور گریہ و نوحہ و ماتم میں مشغول رہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ماہ محرم وہ مہینہ تھا کہ کافر تک اس میں لڑائی کو حرام جانتے تھے۔ لیکن اس اُمّت کے منافقوں نے ماہ محرّم میں ہمارا خون حلال کیا۔ ہماری عورتوں بچوں کو قیدی بنایا۔ خیموں میں آگ لگائی۔ ہمارا مال و اسباب لوٹا۔ اور ہمارے بارے میں حُرمتِ رسول کی رعایت نہ کی۔ اس مصیبت نے ہماری آنکھوں کو زخمی کر دیا۔ پس لازم ہے کہ رونے والے اس مصیبت پر روئیں۔ کیونکہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر رونا گناہانِ کبیرہ کو محو کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں فرماتا ہے۔ کہ جب میرے جدّ امجد حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو آسمان نے خون اور سرخ خاک برسائی

Presented by www.ziaraat.com

مظلوم کے لئے تو اس قدر گریہ وزاری کرے کہ آنسو تیرے چہرہ پر جاری ہوں تو خداوند عالم تمام چھوٹے اور بڑے گناہوں کو بخش دے گا۔ پھر فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ جس وقت تو دنیا سے انتقال کرے تو کوئی گناہ تجھ پر باقی نہ ہو پس امام حسین علیہ السلام کی زیارت کر۔ آپ کے قاتلوں پر لعنت کر۔ اور جس وقت تجھ کو امام حسین علیہ السلام کی مصیبت یاد آئے تو کہہ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ (کاش میں بھی شہدائے کربلا کے ساتھ ہوتا۔ پس درجہ عظیم پر فائز ہوتا)۔

اعمال شب عاشورا

شب دہم وہ شب ہے کہ جس میں جناب سید الشہداء مع اعزہ و اصحاب و احباب کے عبادتِ الٰہی میں مشغول رہے۔ شہادت کی تیاریاں ہوتی رہیں۔ ساری رات جاگ کر بسر کی۔ لہٰذا محبانِ امام حسین علیہ السلام کا ایمانی فریضہ ہے کہ وہ بھی شب بیداری کریں۔ اور انکی مصیبتیں یاد کرکے روئیں۔ اور نوحہ و ماتم کی مجلسیں برپا کریں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص شب عاشورا حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بجالائے۔ گریہ وزاری کے ساتھ شب بیداری کرے اور عبادتِ الٰہی میں مشغول رہے۔ تو وہ بروزِ قیامت شہدائے کربلا کی طرح اپنے خون میں آلودہ محشور ہوگا۔ اور جو شخص شب و روز عاشورا زیارت بجالائے تو ایسا ہے کہ گویا وہ حضرت کی نصرت میں آپ کے سامنے شہید ہوا۔ اس شب چار رکعت نماز با دو سلام بجالائے۔ اور ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک مرتبہ کے بعد سورہ قل ھو اللہ پچاس دفعہ پڑھے۔ بروایت دیگر چار رکعت نماز دو دو کرکے اس طریق سے بجالائے کہ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس مرتبہ آیۃ الکرسی، دوسری رکعت میں دس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ، تیسری رکعت میں دس مرتبہ سورہ قل اعوذ برب الفلق اور چوتھی رکعت میں دس مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھے۔ تو خداوند عالم اس کو ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔

اعمالِ روزِ عاشورا

روزِ عاشورا بغیر روزہ کی نیّت کے فاقہ کریں۔ کھانا پینا موقوف کریں۔ حقہ بھی نہ پئیں

مجالس عزائے سید الشہداء برپا کریں۔ خوب گریہ و بکا کریں۔ اپنے گھر والوں کو حکم دیں کہ اسی طرح گریہ وزاری کریں اور صفِ ماتم بچھائیں جس طرح کہ اپنی سب سے پیاری اولاد کے مرنے پر روتے ہیں۔ اور آخر روز بعد عصر دو گھنٹہ دن رہے فاقہ شکنی کریں۔ اس روز دنیا کے کسی کام میں مشغول نہ ہوں۔ اور اپنے گھر کے لئے اس دن غلہ وغیرہ کسی چیز کا ذخیرہ نہ کریں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص روزِ عاشورا کو مصیبت و غم کا دن قرار دے گا تو خداوند عالم بروزِ قیامت اُس کے لئے خوشی کا دن قرار دے گا۔ اور جو کوئی روزِ عاشورا کو برکت کا دن سمجھے اور اپنے گھر کے لئے ذخیرہ کرے۔ تو خداوند عالم اس ذخیرہ کو مبارک نہ کرے گا۔ اور قیامت کے دن یزید وغیرہ کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا۔ حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو اشخاص حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بجالائیں۔ حضرت کی مصیبت پر خوب روئیں۔ اپنے گھر والوں اور جملہ متعلقین کو بھی رونے کا حکم دیں اور سامانِ عزا اپنے گھر میں برپا کریں۔ اور آپس میں ایک دوسرے سے رو کر ملاقات کریں اور ایک دوسرے کو حضرت کی مصیبت کا پرسا دیں تو خداوند عالم اجرِ عظیم کرامت فرمائے گا۔ ایک دوسرے کو پرسا ان الفاظ میں دیں۔

عَظَّمَ اللّٰہُ اُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا وَاِیَّاکُمْ مِنَ الطَّالِبِیْنَ بِثَارِہٖ مَعَ وَلِیِّہِ الْاِمَامِ الْمَہْدِیِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص روزِ عاشورا ہزار مرتبہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے۔ خداوند عالم اس کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور حضرت کے قاتلوں پر ہزار مرتبہ اس طرح لعنت کرنے کا بڑا ثواب ہے۔ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ وَ اَصْحَابِہٖ۔ عملِ عاشورا کے دو طریقے ہیں جو ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

پہلا طریقہ عمل عاشورا

یہ وہ عمل روزِ عاشورا ہے جو حضرت محمد باقر علیہ السلام نے علقمہ بن محمد کو تعلیم کیا

Presented by www.ziaraat.com

اس نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ مجھے وہ تعلیم فرمائیے کہ روز عاشورا اگر میں حضرت
امام حسین علیہ السلام کی قبر کے نزدیک ہوں تو اس زیارت کو پڑھوں۔ اور جب باہر کسی اور شہر
میں ہوں تب بھی اس کو اشارہ کر کے پڑھوں۔ اس پر حضرتؑ نے یہ عمل فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا
کہ اگر تم ایسا کرو گے تو خداوند عالم تم کو اجرِ عظیم اور ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔ حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے بھی بہت کچھ فضائل اس عمل کے منقول ہیں۔ منجملہ ان کے حضرت نے فرمایا کہ جب
کوئی مشکل پیش آئے تو اس زیارت کو پڑھو۔ اور خداوند عالم سے دعا کرو۔ اس زیارت اور دعا کی
برکت سے وہ حاجت روا ہوگی۔ لہٰذا روز عاشورا کے علاوہ اور دنوں میں بھی پڑھ سکتے ہیں
عمل یہ ہے کہ اپنے بند جامہ کھول دے اور آستین کو کہنی تک مصیبت زدہ کی طرح الٹ دے
اور صحرا یا چھت پر جا کر رجوع قلب و باچشم گریاں اول روز قبل دوپہر روضہ مقدس سید الشہدا
حضرت امام حسینؑ کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے پہلے یہ مختصر زیارت پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ پھر دو رکعت نماز زیارت پڑھے۔ اس کے بعد نیت کرے کہ
زیارت پڑھتا ہوں حضرت امام حسین علیہ السلام کی روز عاشورا سنت قربۃً الی اللہ
زیارت شروع کرے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ
رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاۤءِ سَيِّدَةِ النِّسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِيَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ
وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ
بِفِنَاۤئِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ جَمِيْعًا سَلَامُ اللهِ اَبَدًا
مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ
عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ
اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِي السَّمٰوٰتِ عَلٰى جَمِيْعِ
اَهْلِ السَّمٰوٰتِ فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ

عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ
عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِيْ رَتَّبَكُمُ اللهُ فِيْهَا وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ
اللهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ وَبَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ
مِنْهُمْ وَمِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَوْلِيَاۤئِهِمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ صَلَوَاتُ
اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ اِنِّيْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللهُ اٰلَ زِيَادٍ وَاٰلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللهُ بَنِيْ اُمَيَّةَ
قَاطِبَةً وَلَعَنَ اللهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ اللهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللهُ
شِمْرًا وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ وَتَهَيَّاَتْ
لِقِتَالِكَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِيْ
بِكَ فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِيْ اَكْرَمَ مَقَامَكَ وَاَكْرَمَنِيْ بِكَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ
طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ اِمَامٍ مَنْصُوْرٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ عِنْدَكَ وَجِيْهًا بِالْحُسَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ
اِلَى اللهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَاِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِلٰى فَاطِمَةَ وَاِلَى الْحَسَنِ
وَاِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ وَبِالْبَرَاۤءَةِ مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَنَصَبَ لَكَ الْحَرْبَ وَ
بِالْبَرَاۤءَةِ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ وَاَبْرَءُ اِلَى اللهِ
وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ ذٰلِكَ
وَبَنٰى عَلَيْهِ بُنْيَانَهٗ وَجَرٰى فِيْ ظُلْمِهٖ وَجَوْرِهٖ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى
اَشْيَاعِكُمْ بَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ مِّنْهُمْ وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ ثُمَّ
اِلَيْكُمْ بِمُوَالَاتِكُمْ وَمُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ وَبِالْبَرَاۤءَةِ مِنْ اَعْدَاۤئِكُمْ
وَالنَّاصِبِيْنَ لَكُمُ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَاۤءَةِ مِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ
وَاَوْلِيَاۤئِهِمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اِنِّيْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ
لِّمَنْ حَارَبَكُمْ وَوَلِيٌّ لِّمَنْ وَالَاكُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاكُمْ فَاَسْئَلُ

Presented by www.ziaraat.com

اللہ الذی اکرمنی بمعرفتکم ومعرفۃ اولیائکم ورزقنی البراءۃ
من اعدائکم ان یجعلنی معکم فی الدنیا والاخرۃ وان یثبت
لی عندکم قدم صدق فی الدنیا والاخرۃ واسألہ ان یبلغنی
المقام المحمود الذی لکم عند اللہ وان یرزقنی طلب ثاری
مع امام مہدی ظاہر ناطق بالحق منکم واسأل اللہ بحقکم
وبالشان الذی لکم عندہ ان یعطینی بمصابی بکم افضل ما یعطی
مصابا بمصیبتہ یالہا مصیبۃ ما اعظمہا واعظم رزیتہا
فی الاسلام وفی جمیع اہل السموت والارض اللہم اجعلنی فی
مقامی ہذا ممن تنالہ منک صلوات ورحمۃ ومغفرۃ اللہم
اجعل محیای محیا محمد وال محمد ومماتی ممات محمد
وال محمد صلواتک وسلامک علیہم اللہم ان ہذا یوم
تبرکت بہ بنو امیۃ وابن اکلۃ الاکباد اللعین ابن اللعین علی
لسانک ولسان نبیک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کل موطن
وموقف وقف فیہ نبیک صلی اللہ علیہ والہ اللہم العن اباسفیان
ومعویۃ ابن ابی سفیان ویزید ابن معاویۃ وال مروان علیہم
منک اللعنۃ ابد الابدین وہذا یوم فرحت بہ ال زیاد وال
مروان علیہم اللعنۃ بقتلہم الحسین صلوات اللہ علیہ اللہم
فضاعف علیہم اللعن منک والعذاب الالیم۔ اللہم انی
اتقرب الیک فی ہذا الیوم وفی موقفی ہذا وایام حیوتی
بالبراءۃ منہم واللعنۃ علیہم وبالموالاۃ لنبیک وال نبیک
علیہ وعلیہم السلام ۔ پس دو رکعت نماز پڑھے ۔ پھر سو مرتبہ اس طرح لعن کرے
اللہم العن اول ظالم ظلم حق محمد وال محمد واخر
تابع لہ علی ذلک اللہم العن العصابۃ التی جاہدت الحسین

صلواتک علیہ وشایعت وبایعت وتابعت علی قتلہ اللہم
العنہم جمیعا پھر سو مرتبہ اس طریق سے سلام کرے۔ السلام علیک یا ابا
عبد اللہ وعلی الارواح التی حلت بفنائک واناخت برحلک علیک
منی سلام اللہ ابدا ما بقیت وبقی اللیل والنہار ولا جعلہ اللہ
اخر العہد منی لزیارتک السلام علی الحسین وعلی علی ابن الحسین
وعلی اولاد الحسین وعلی اصحاب الحسین پھر ایک مرتبہ اس طرح لعن
کرے۔ اللہم خص انت اول ظالم باللعن منی وابدا بہ اولا ثم
الثانی ثم الثالث ثم الرابع اللہم العن یزید بن معاویۃ
خامسا والعن عبید اللہ ابن زیاد وابن مرجانۃ وعمر ابن سعد
وشمرا وال ابی سفیان وال زیاد وال مروان الی یوم القیمۃ
پھر سجدہ میں جائے اور کہے اللہم لک الحمد حمد الشاکرین لک
علی مصابہم الحمد للہ علی عظیم رزیتی اللہم ارزقنی
شفاعۃ الحسین علیہ السلام یوم الورود وثبت لی قدم صدق
عندک مع الحسین واولاد الحسین واصحاب الحسین الذین
بذلوا مہجہم دون الحسین علیہ السلام۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے اس
کے بعد دعائے علقمہ پڑھے وہ یہ ہے۔ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا مجیب
دعوۃ المضطرین یا کاشف کرب المکروبین یا غیاث
المستغیثین ویا صریخ المستصرخین ویا من ہو اقرب
الی من حبل الورید ویا من یحول بین المرء وقلبہ ویا من
ہو بالمنظر الاعلی وبالافق المبین ویا من ہو الرحمن الرحیم
علی العرش استوی ویا من یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور
ویا من لا یخفی علیہ خافیۃ ویا من لا تشتبہ علیہ الاصوات
ویا من لا تغلطہ الحاجات ویا من لا یبرمہ الحاح الملحین

Presented by www.ziaraat.com

وَيَا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ وَيَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ وَيَا بَارِئَ النُّفُوسِ بَعْدَ
الْمَوْتِ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ وَيَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنَفِّسَ
الْكُرُبَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤْلَاتِ يَا وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ
يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
أَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ التِّسْعَةِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَإِنِّي بِهِمْ
أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ فِي مَقَامِي هٰذَا وَبِهِمْ أَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ أَتَشَفَّعُ إِلَيْكَ
وَبِحَقِّهِمْ أَسْئَلُكَ وَأُقْسِمُ وَأَعْزِمُ عَلَيْكَ وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَهُمْ
عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالَّذِي فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ
عِنْدَهُمْ وَبِهِ خَصَصْتَهُمْ دُونَ الْعٰلَمِينَ وَبِهِ أَبَنْتَهُمْ وَأَبَنْتَ فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعٰلَمِينَ حَتّٰى
فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِينَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَأَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي وَتَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ مِنْ
أُمُورِي وَتَقْضِيَ عَنِّي دَيْنِي وَتُجِيرَنِي مِنَ الْفَقْرِ وَتُجِيرَنِي مِنَ
الْفَاقَةِ وَتُغْنِيَنِي عَنِ الْمَسْئَلَةِ إِلَى الْمَخْلُوقِينَ وَتَكْفِيَنِي هَمَّ مَنْ
أَخَافُ هَمَّهُ وَعُسْرَ مَنْ أَخَافُ عُسْرَهُ وَحُزُونَةَ مَنْ أَخَافُ
حُزُونَتَهُ وَشَرَّ مَنْ أَخَافُ شَرَّهُ وَمَكْرَ مَنْ أَخَافُ مَكْرَهُ وَبَغْيَ
مَنْ أَخَافُ بَغْيَهُ وَجَوْرَ مَنْ أَخَافُ جَوْرَهُ وَسُلْطَانَ مَنْ أَخَافُ
سُلْطَانَهُ وَكَيْدَ مَنْ أَخَافُ كَيْدَهُ وَمَقْدُرَةَ مَنْ أَخَافُ بَلَاءَ
مَقْدُرَتِهِ عَلَيَّ وَتَرُدَّ عَنِّي كَيْدَ الْكَيَدَةِ وَمَكْرَ الْمَكَرَةِ اَللّٰهُمَّ
مَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ وَ
مَكْرَهُ وَبَأْسَهُ وَأَمَانِيَّهُ وَامْنَعْهُ عَنِّي كَيْفَ شِئْتَ وَأَنّٰى شِئْتَ
اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّي بِفَقْرٍ لَا تَجْبُرُهُ وَبِبَلَاءٍ لَا تَسْتُرُهُ وَبِفَاقَةٍ
لَا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ لَا تُعَافِيهِ وَذُلٍّ لَا تُعِزُّهُ وَبِمَسْكَنَةٍ لَا

تَجْبُرُهَا اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ
فِي مَنْزِلِهِ وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِي بَدَنِهِ حَتّٰى تَشْغَلَهُ عَنِّي بِشُغْلٍ شَاغِلٍ
لَا فَرَاغَ لَهُ وَأَنْسِهِ ذِكْرِي كَمَا أَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّي
بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ وَقَلْبِهِ وَجَمِيعِ جَوَارِحِهِ
وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَلَا تَشْفِهِ حَتّٰى
تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهُ شُغْلًا شَاغِلًا بِهِ عَنِّي وَعَنْ ذِكْرِي وَاكْفِنِي يَا كَافِيَ
مَا لَا يَكْفِي سِوَاكَ فَإِنَّكَ الْكَافِي لَا كَافِيَ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ
سِوَاكَ وَمُغِيثٌ لَا مُغِيثَ سِوَاكَ وَجَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ مَنْ
كَانَ جَارُهُ سِوَاكَ وَمُغِيثُهُ سِوَاكَ وَمَفْزَعُهُ إِلٰى سِوَاكَ وَمَهْرَبُهُ وَ
مَلْجَأُهُ إِلٰى غَيْرِكَ وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوقٍ غَيْرِكَ فَأَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي
وَمَفْزَعِي وَمَهْرَبِي وَمَلْجَائِي وَمَنْجَايَ فَبِكَ أَسْتَفْتِحُ وَبِكَ أَسْتَنْجِحُ
وَبِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ وَأَتَوَسَّلُ وَأَتَشَفَّعُ فَأَسْئَلُكَ
يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَ
أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَأَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ تُصَلِّيَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي فِي مَقَامِي
هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكَرْبَهُ وَكَفَيْتَهُ
هَوْلَ عَدُوِّهِ فَاكْشِفْ عَنِّي كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّي كَمَا
فَرَّجْتَ عَنْهُ وَاكْفِنِي كَمَا كَفَيْتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي هَوْلَ مَا أَخَافُ
هَوْلَهُ وَمَؤُونَةَ مَا أَخَافُ مَؤُونَتَهُ وَهَمَّ مَا أَخَافُ هَمَّهُ بِلَا
مَؤُونَةٍ عَلٰى نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ وَاصْرِفْنِي بِقَضَاءِ حَوَائِجِي وَكِفَايَةِ مَا
أَهَمَّنِي هَمُّهُ مِنْ أَمْرِ آخِرَتِي وَدُنْيَايَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا
أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْكُمَا مِنِّي سَلَامُ اللّٰهِ أَبَدًا مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ
وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَلَا فَرَّقَ اللّٰهُ

بيني وبينكما اللهم احيني حيوة محمد وذريته وامتني مماتهم وتوفني على ملتهم واحشرني في زمرتهم ولا تفرق بيني وبينهم طرفة عين ابدا في الدنيا والاخرة يا امير المؤمنين ويا ابا عبد الله صلوات الله عليكما واتيتكما زائرا ومتوسلا الى الله ربي وربكما ومتوجها اليه بكما ومستشفعا بكما الى الله في حاجتي هذه فاشفعا لي فان لكما عند الله المقام المحمود والجاه الوجيه والمنزل الرفيع والوسيلة اني انقلب عنكما منتظرا لتنجز الحاجة وقضائها ونجاحها من الله بشفاعتكما لي الى الله في ذلك فلا اخيب ولا يكون منقلبي منقلبا خائبا خاسرا بل يكون منقلبي منقلبا راجحا مفلحا منجحا مستجابا لي بقضاء جميع حوائجي وتشفعا لي الى الله انقلب على ما شاء الله ولا حول ولا قوة الا بالله مفوضا امري الى الله ملجئا ظهري الى الله ومتوكلا على الله واقول حسبي الله وكفى سمع الله لمن دعا ليس لي وراء الله ووراءكم يا سادتي منتهى ما شاء ربي كان وما لم يشا لم يكن ولا حول ولا قوة الا بالله استودعكما الله ولا جعله الله اخر العهد مني اليكما انصرفت يا سيدي يا امير المؤمنين يا مولاي وانت يا ابا عبد الله يا سيدي سلامي عليكما متصل ما اتصل الليل والنهار واصل ذلك اليكما غير محجوب عنكما سلامي ان شاء الله واسئله بحقكما ان يشاء ذلك ويفعل فانه حميد مجيد انقلبت يا سيدي عنكما تائبا حامدا لله شاكرا راجيا للاجابة غير ايس ولا قانط ائبا عائدا راجعا الى زيارتكما غير راغب عنكما ولا عن زيارتكما بل راجع عائد ان شاء الله ولا حول ولا قوة الا بالله يا سادتي رغبت اليكما والى زيارتكما بعد ان زهد فيكما وفي زيارتكما اهل الدنيا فلا خيبني الله مما رجوت وما املت في زيارتكما انه قريب مجيب۔

دوسرا طریقہ عمل عاشورا

یہ وہ عملِ عاشورا ہے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے عبد اللہ بن سنان کو تعلیم فرمایا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں روزِ عاشورا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلا ہوا اور غمگین پایا۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا مولا رونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ یہی تاریخ تھی۔ جب میرے جدِّ امجد سیّد الشہداء امام حسین علیہ السّلام شہید ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ آپ آج کے روزے کے بارہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ بغیر روزہ کی نیّت کے فاقہ رکھو۔ اور بعد عصر ایک ساعت گزر جانے پر پانی سے افطار کرو کیونکہ آلِ رسُولؐ سے اسی وقت لڑائی موقوف ہوئی تھی۔ پھر فرمایا کہ پاک کپڑے پہنو اور بند قبا کھول دو۔ اور اہلِ مصیبت کی طرح آستینوں کو کہنیوں تک چڑھاؤ اور دن چڑھے جنگل یا چھت پر جا کر خضوع و خشوع سے دو دو رکعت چار رکعت نماز اس طور سے پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ قل یا ایّہا الکٰفرون اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ قل ہو اللہ اور تیسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ احزاب (پارہ ۲۱) اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ منافقون (پارہ ۲۸) پڑھو۔ اور اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو جو یاد ہوں پڑھو۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر اپنا منہ روضۂ مقدسہ حضرت امام حسین علیہ السّلام کی طرف کرو۔ اور آپؑ کی اور آپؑ کے اعزّہ و اصحاب کی شہادت کا خیال دل میں لا کر سلام کرو۔ اور صلوات بھیجو۔ اور ان کے قاتلوں پر لعنت کرو۔ بروایت دیگر ہزار مرتبہ اس طرح لعنت کرو۔ اللهم العن قتلة الحسين واصحابه۔ پھر جس جگہ کھڑے ہو وہاں سے چند قدم آگے بڑھاؤ اور کہو۔ انا لله وانا اليه راجعون رضا بقضائه

Presented by www.ziaraat.com

وَتَسْلِيماً لِلْاَمْرِهِ اگر سات مرتبہ یہ عمل کیا جائے تو بہتر ہے۔ اس کے بعد حضرت
فرمایا کہ اس حالت میں گریہ کرو اور اپنی جگہ پر واپس ہو کر پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْفَجَرَةَ
الَّذِيْنَ شَاقُّوا رَسُوْلَكَ وَحَارَبُوْا اَوْلِيَائَكَ وَعَبَدُوْا غَيْرَكَ وَاسْتَحَلُّوا
مَحَارِمَكَ وَالْعَنِ الْقَادَةَ وَالْاَتْبَاعَ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ فَخَبَّ وَاَوْضَعَ
مَعَهُمْ اَوْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ لَعْناً كَثِيْراً اَللّٰهُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ
وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاسْتَنْقِذْهُمْ مِنْ اَيْدِي الْمُنَافِقِيْنَ
الْمُضِلِّيْنَ وَالْكَفَرَةِ الْجَاحِدِيْنَ وَافْتَحْ لَهُمْ فَتْحاً يَسِيْراً وَاَتِحْ لَهُمْ
رَوْحاً وَفَرَجاً قَرِيْباً وَاجْعَلْ لَهُمْ مِنْ لَدُنْكَ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ
سُلْطَاناً نَصِيْراً۔ پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر آل محمد علیہم السلام کے دشمنوں کا
اور کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّ كَثِيْراً مِنَ الْاُمَّةِ نَاصَبَتِ الْمُسْتَحْفِظِيْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ
وَكَفَرَتْ بِالْكَلِمَةِ وَعَكَفَتْ عَلَى الْقَادَةِ الظَّلَمَةِ وَهَجَرَتِ الْكِتَابَ
وَالسُّنَّةَ وَعَدَلَتْ عَنِ الْحَبْلَيْنِ الَّذَيْنِ اَمَرْتَ بِطَاعَتِهِمَا وَالتَّمَسُّكِ
بِهِمَا فَاَمَاتَتِ الْحَقَّ وَحَادَتْ عَنِ الْقَصْدِ وَمَالَأَتِ الْاَحْزَابَ
وَحَرَّفَتِ الْكِتَابَ وَكَفَرَتْ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهَا وَتَمَسَّكَتْ
بِالْبَاطِلِ لَمَّا اعْتَرَضَهَا وَضَيَّعَتْ حَقَّكَ وَاَضَلَّتْ خَلْقَكَ
وَقَتَلَتْ اَوْلَادَ نَبِيِّكَ وَخِيَرَةَ عِبَادِكَ وَحَمَلَةَ عِلْمِكَ وَوَرَثَةَ
حِكْمَتِكَ وَوَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ فَزَلْزِلْ اَقْدَامَ اَعْدَائِكَ وَاَعْدَاءِ رَسُوْلِكَ
وَاَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ وَاَخْرِبْ دِيَارَهُمْ وَافْلُلْ سِلَاحَهُمْ
وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَفُتَّ فِيْ اَعْضَادِهِمْ وَاَوْهِنْ كَيْدَهُمْ
وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ وَطُمَّهُمْ
بِالْبَلَاءِ طَمّاً وَقُمَّهُمْ بِالْعَذَابِ قَمّاً وَعَذِّبْهُمْ عَذَاباً نُكْراً
وَخُذْهُمْ بِالسِّنِيْنَ وَالْمَثُلَاتِ الَّتِيْ اَهْلَكْتَ بِهَا اَعْدَائَكَ اِنَّكَ ذُو
نِقْمَةٍ مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ سُنَّتَكَ ضَائِعَةٌ وَاَحْكَامَكَ

مُعَطَّلَةٌ وَعِتْرَةَ نَبِيِّكَ فِي الْاَرْضِ هَائِمَةٌ اَللّٰهُمَّ فَاَعِنِ الْحَقَّ وَ
اَهْلَهُ وَاقْمَعِ الْبَاطِلَ وَاَهْلَهُ وَمُنَّ عَلَيْنَا بِالنَّجَاةِ وَاهْدِنَا اِلَى
الْاِيْمَانِ وَعَجِّلْ فَرَجَنَا وَانْظِمْهُ بِفَرَجِ اَوْلِيَائِكَ وَاجْعَلْهُمْ لَنَا
وُدّاً وَاجْعَلْنَا لَهُمْ وَفْداً اَللّٰهُمَّ وَاَهْلِكْ مَنْ جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ
نَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ عِيْداً وَاسْتَهَلَّ بِهِ فَرَحاً وَمَرَحاً وَخُذْ آخِرَهُمْ
كَمَا اَخَذْتَ اَوَّلَهُمْ وَضَاعِفِ اللّٰهُمَّ الْعَذَابَ وَالتَّنْكِيْلَ عَلٰى
ظَالِمِيْ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ وَاَهْلِكْ اَشْيَاعَهُمْ وَقَادَتَهُمْ وَاَبِرْ حُمَاتَهُمْ
وَجَمَاعَتَهُمْ اَللّٰهُمَّ وَضَاعِفْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى
عِتْرَةِ نَبِيِّكَ الْعِتْرَةِ الضَّائِعَةِ الْخَائِفَةِ الْمُسْتَذَلَّةِ بَقِيَّةٍ مِنَ الشَّجَرَةِ
الطَّيِّبَةِ الزَّاكِيَةِ الْمُبَارَكَةِ وَاَعْلِ اللّٰهُمَّ كَلِمَتَهُمْ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهُمْ
وَاكْشِفِ الْبَلَاءَ وَاللَّأْوَاءَ وَحَنَادِسَ الْاَبَاطِيْلِ وَالْعَمٰى عَنْهُمْ وَثَبِّتْ
قُلُوْبَ شِيْعَتِهِمْ وَحِزْبِكَ عَلٰى طَاعَتِكَ وَوِلَايَتِهِمْ وَنُصْرَتِهِمْ وَ
مُوَالَاتِهِمْ وَاَعِنْهُمْ وَامْنَحْهُمُ الصَّبْرَ عَلَى الْاَذٰى فِيْكَ وَاجْعَلْ لَهُمْ
اَيَّاماً مَشْهُوْدَةً وَاَوْقَاتاً مَحْمُوْدَةً مَسْعُوْدَةً تُوْشِكُ فِيْهَا
فَرَجَهُمْ وَتُوْجِبُ فِيْهَا تَمْكِيْنَهُمْ وَنَصْرَهُمْ كَمَا ضَمِنْتَ لِاَوْلِيَائِكَ
فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْناً يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ
بِيْ شَيْئاً۔ اَللّٰهُمَّ فَاكْشِفْ غُمَّتَهُمْ يَا مَنْ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ الضُّرِّ
اِلَّا هُوَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَاَنَا يَا اِلٰهِيْ عَبْدُكَ
الْخَائِفُ مِنْكَ وَالرَّاجِعُ اِلَيْكَ السَّائِلُ لَكَ الْمُقْبِلُ عَلَيْكَ اللَّاجِئُ
اِلٰى فِنَائِكَ الْعَالِمُ بِاَنَّهُ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ

Presented by www.ziaraat.com

دُعَائِي وَاسْمَعْ يَا اِلٰهِي عَلَانِيَتِي وَنَجْوَايَ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيتَ
عَمَلَهُ وَقَبِلْتَ نُسُكَهُ وَنَجَّيْتَهُ بِرَحْمَتِكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ
اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ بِاَكْمَلِ وَ
اَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَ
مَلَائِكَتِكَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ لَا تُفَرِّقْ
بَيْنِي وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاجْعَلْنِي
يَا مَوْلَايَ مِنْ شِيعَةِ مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
وَذُرِّيَّتِهِمُ الطَّاهِرَةِ الْمُنْتَجَبَةِ وَهَبْ لِيَ التَّمَسُّكَ بِحَبْلِهِمْ
وَالرِّضَا بِسَبِيلِهِمْ وَالْاَخْذَ بِطَرِيقَتِهِمْ اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ۔ پس سجدے
میں جاؤ اور رخسارہ اپنا خاک پر رکھو اور کہو۔ يَا مَنْ يَحْكُمُ مَا يَشَاءُ وَيَفْعَلُ مَا
يُرِيدُ اَنْتَ حَكَمْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ مَحْمُودًا مَشْكُورًا فَعَجِّلْ يَا
مَوْلَايَ فَرَجَهُمْ وَفَرَجَنَا بِهِمْ فَاِنَّكَ ضَمِنْتَ اِعْزَازَهُمْ بَعْدَ
الذِّلَّةِ وَتَكْثِيرَهُمْ بَعْدَ الْقِلَّةِ وَاِظْهَارَهُمْ بَعْدَ الْخُمُولِ يَا
اَصْدَقَ الصَّادِقِينَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ فَاَسْئَلُكَ يَا اِلٰهِي وَ
سَيِّدِي مُتَضَرِّعًا اِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ بَسْطَ اَمَلِي وَالتَّجَاوُزَ
عَنِّي وَقَبُولَ قَلِيلِ عَمَلِي وَكَثِيرِهِ وَالزِّيَادَةَ فِي اَيَّامِي وَتَبْلِيغِي
ذٰلِكَ الْمَشْهَدَ وَاَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ يُدْعٰى فَيُجِيبُ اِلٰى طَاعَتِهِمْ
وَمُوَالَاتِهِمْ وَنَصْرِهِمْ وَتُرِيَنِي ذٰلِكَ قَرِيبًا سَرِيعًا فِي عَافِيَةٍ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ پھر آسمان کی طرف سر بلند کرو اور کہو۔ اَعُوذُ بِكَ
اَنْ اَكُونَ مِنَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ اَيَّامَكَ فَاَعِذْنِي يَا اِلٰهِي بِرَحْمَتِكَ
مِنْ ذٰلِكَ ۔

اس کے بعد حضرتؑ نے عبداللہ بن سنان سے ارشاد فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے گا تو بہت سے حج اور بہت سے عمروں سے یہ عمل بہتر ہوگا۔ اور جو کوئی اس نماز کو اس روز بجا لائے اور یہ دعا پڑھے اور رجوعِ قلب سے اس عمل کو بجا لائے تو خداوندِ عالم اس کو مرگِ مفاجات یعنی ڈوبنے، جلنے اور مکان کے نیچے دب کر مرنے سے محفوظ رکھے گا۔ اور کوئی دشمن اس پر مسلط نہ ہوگا۔

زیارت آخر روز عاشورا

آخر روز عاشورا یہ زیارت پڑھیں جس میں شہداء کربلا کی زیارت اور جناب رسولِ خدا اور حضراتِ آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام سے تعزیت ادا کی گئی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ
نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا وَارِثَ مُوسٰى كَلِيمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسٰى رُوحِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
عَلِيٍّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِيدِ سِبْطِ
رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
الْبَشِيرِ النَّذِيرِ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ
الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خِيَرَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ
اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُورُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِي الزَّكِيُّ وَعَلٰى اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَقَامَتْ
فِي جِوَارِكَ وَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنِّي مَا بَقِيتُ وَ
بَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّ الْمُصَابُ
فِي الْمُؤْمِنِينَ وَفِي الْمُسْلِمِينَ وَفِي اَهْلِ السَّمٰوٰتِ اَجْمَعِينَ وَفِي

Presented by www.ziaraat.com

ان كان الضر والنفع من الله لن متوكل عليه

سُكّانِ الْاَرَضینَ فَاِنّا لِلّٰهِ وَاِنّا اِلَیْهِ راجِعُونَ وَصَلَواتُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ
وَتَحِیّاتُهُ عَلَیْكَ وَعَلىٰ آبائِكَ الطَّیِّبینَ الْمُنْتَجَبینَ وَعَلىٰ ذَراریهِمُ
الْهُداةِ الْمَهْدِیّینَ اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یا مَوْلایَ وَعَلَیْهِمْ وَعَلىٰ رُوحِكَ
وَعَلىٰ اَرْواحِهِمْ وَعَلىٰ تُرْبَتِكَ وَعَلىٰ تُرْبَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً
وَرِضْواناً وَرَوْحاً وَرَیْحاناً اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یا مَوْلایَ یا اَبا عَبْدِ اللّٰهِ
یَا بْنَ خاتَمِ النَّبِیّینَ وَیَا بْنَ سَیِّدِ الْوَصِیّینَ وَیَا بْنَ سَیِّدَةِ نِساءِ
الْعالَمینَ اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یا شَهیدُ یَا بْنَ الشَّهیدِ یا اَخَا الشَّهیدِ یا
اَبَا الشُّهَداءِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنّی فی هٰذِهِ السّاعَةِ وَفی هٰذَا
الْیَوْمِ وَفی هٰذَا الْوَقْتِ وَفی كُلِّ وَقْتٍ تَحِیَّةً كَثیرَةً وَسَلاماً
سَلامُ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ یَا بْنَ سَیِّدِ الْعالَمینَ
وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدینَ مَعَكَ سَلاماً مُتَّصِلاً مَا اتَّصَلَ اللَّیْلُ وَ
النَّهارُ اَلسَّلامُ عَلَى الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ الشَّهیدِ اَلسَّلامُ عَلىٰ عَلِیِّ
بْنِ الْحُسَیْنِ الشَّهیدِ اَلسَّلامُ عَلَى الْعَبّاسِ بْنِ اَمیرِ الْمُؤْمِنینَ
الشَّهیدِ اَلسَّلامُ عَلَى الشُّهَداءِ مِنْ وُلْدِ اَمیرِ الْمُؤْمِنینَ اَلسَّلامُ
عَلَى الشُّهَداءِ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ اَلسَّلامُ عَلَى الشُّهَداءِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَیْنِ
اَلسَّلامُ عَلَى الشُّهَداءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقیلٍ اَلسَّلامُ عَلىٰ كُلِّ
مُسْتَشْهَدٍ مَعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنینَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ
آلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُمْ عَنّی تَحِیَّةً كَثیرَةً وَسَلاماً اَلسَّلامُ عَلَیْكَ
یا رَسُولَ اللّٰهِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزاءَ فی وَلَدِكَ الْحُسَیْنِ اَلسَّلامُ
عَلَیْكِ یا فاطِمَةُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكِ الْعَزاءَ فی وَلَدِكِ الْحُسَیْنِ
اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یا اَمیرَ الْمُؤْمِنینَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزاءَ فی
وَلَدِكَ الْحُسَیْنِ اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یا اَبا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ
لَكَ الْعَزاءَ فی اَخیكَ الْحُسَیْنِ یا مَوْلایَ یا اَبا عَبْدِ اللّٰهِ اَنَا

ضَیْفُ اللّٰهِ وَضَیْفُكَ وَجارُ اللّٰهِ وَجارُكَ وَلِكُلِّ ضَیْفٍ وَجارٍ قِرًى وَ
قِرایَ فی هٰذَا الْوَقْتِ اَنْ تَسْأَلَ اللّٰهَ سُبْحانَهُ وَتَعالىٰ اَنْ یَرْزُقَنی
فَكاكَ رَقَبَتی مِنَ النّارِ اِنَّهُ سَمیعُ الدُّعاءِ قَریبٌ مُجیبٌ۔

ماہِ صفر

چونکہ ماہِ صفر کی بیسویں تاریخ روز چہلم جناب سید الشہداء ہے۔ اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کی علامت پانچ چیزیں ہیں۔ اکیاون رکعت روز و شب فریضہ و نافلہ نماز ادا کرنا، زیارت اربعین پڑھنا، داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا اور سجدۂ شکر میں پیشانی خاک پر رکھنا اور نماز میں بسم اللہ پکار کر کہنا۔ لہٰذا ہر مومن کو زیارت اربعین پڑھنی چاہیئے۔

زیارتِ اربعین۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تھوڑا سا دن چڑھ جائے تو اس طرح زیارت بجا لاؤ۔

اَلسَّلامُ عَلىٰ وَلِیِّ اللّٰهِ وَحَبیبِهِ اَلسَّلامُ عَلىٰ خَلیلِ اللّٰهِ وَنَجیبِهِ
اَلسَّلامُ عَلىٰ صَفِیِّ اللّٰهِ وَابْنِ صَفِیِّهِ اَلسَّلامُ عَلَى الْحُسَیْنِ الْمَظْلُومِ الشَّهیدِ
اَلسَّلامُ عَلىٰ اَسیرِ الْكُرُباتِ وَقَتیلِ الْعَبَراتِ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَشْهَدُ
اَنَّهُ وَلِیُّكَ وَابْنُ وَلِیِّكَ وَصَفِیُّكَ وَابْنُ صَفِیِّكَ الْفائِزُ بِكَرامَتِكَ
اَكْرَمْتَهُ بِالشَّهادَةِ وَحَبَوْتَهُ بِالسَّعادَةِ وَاجْتَبَیْتَهُ بِطیبِ
الْوِلادَةِ وَجَعَلْتَهُ سَیِّداً مِنَ السّادَةِ وَقائِداً مِنَ الْقادَةِ وَ
ذائِداً مِنَ الذّادَةِ وَاَعْطَیْتَهُ مَواریثَ الْاَنْبِیاءِ وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً
عَلىٰ خَلْقِكَ مِنَ الْاَوْصِیاءِ فَاَعْذَرَ فِی الدُّعاءِ وَمَنَحَ النُّصْحَ وَبَذَلَ
مُهْجَتَهُ فیكَ لِیَسْتَنْقِذَ عِبادَكَ مِنَ الْجَهالَةِ وَحَیْرَةِ الضَّلالَةِ
وَقَدْ تَوازَرَ عَلَیْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْیا وَباعَ حَظَّهُ بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنىٰ
وَشَرىٰ آخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْاَوْكَسِ وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدّىٰ فی هَواهُ وَ

Presented by www.ziaraat.com

أَسْخَطَكَ وَأَسْخَطَ نَبِيَّكَ وَأَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ أَهْلَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَحَمَلَةَ
الْأَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِينَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا
حَتَّىٰ سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ اللَّهُمَّ فَالْعَنْهُمْ
لَعْنًا وَبِيلًا وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ
اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمِينُ اللهِ
وَابْنُ أَمِينِهِ عِشْتَ سَعِيدًا وَمَضَيْتَ حَمِيدًا وَمُتَّ فَقِيدًا
مَظْلُومًا شَهِيدًا وَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ مُنْجِزٌ لَكَ مَا وَعَدَكَ وَمُهْلِكٌ
مَنْ خَذَلَكَ وَمُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللهِ
وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّىٰ أَتَاكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللهُ مَنْ
قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ
فَرَضِيَتْ بِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاهُ وَعَدُوٌّ
لِمَنْ عَادَاهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ
نُورًا فِي الْأَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ
الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ ثِيَابِهَا
وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ وَأَرْكَانِ الْمُسْلِمِينَ وَمَعْقِلِ
الْمُؤْمِنِينَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ
الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوَىٰ
وَأَعْلَامُ الْهُدَىٰ وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَىٰ وَالْحُجَّةُ عَلَىٰ أَهْلِ الدُّنْيَا
أَشْهَدُ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِإِيَابِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَائِعِ دِينِي وَ
خَوَاتِيمِ عَمَلِي وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَأَمْرِي لِأَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ
وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتَّىٰ يَأْذَنَ اللهُ لَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ
عَدُوِّكُمْ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ أَرْوَاحِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ وَأَجْسَامِكُمْ
شَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھو۔ اور جو چاہو دعا مانگو۔ حق تعالےٰ بر لائیگا۔
اور مناسب ہے کہ زیارت آخر روز عاشورا چہلم کے روز پڑھے۔ اس مہینہ کی ساتویں تاریخ
ولادت حضرت امام موسٰی کاظم علیہ السلام اور سترھویں تاریخ شہادت حضرت امام علی رضا
علیہ السلام ہے۔ اور بنا بر مشہور اٹھائیسویں تاریخ کو وفات جناب رسالت مآب صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام ہے۔ لہذا ان تاریخوں میں زیارت
جامعہ پڑھنی چاہیئے جو زیارات کے باب میں مذکور ہے۔

ماہ ربیع الاوّل

اس مہینہ کی پہلی رات شب ہجرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ آنحضرت
نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کا ارادہ فرمایا اور امیر المومنین علیہ السلام آں حضرت پر اپنی جان
فدا کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ اور آپ کے بستر پہ کفار کی تلواروں کے سایہ میں سو گئے
خداوند عالم نے فرشتوں کے ساتھ اس واقعہ جاں نثاری پر فخر و مباہات کا اظہار فرمایا۔ لہذا
اس نعمت عظمےٰ کے شکر کے لئے اس روز روزہ رکھنا مستحب ہے۔ اور حضرت رسولِ خدا
اور امیر المومنین کی زیارت پڑھیں جو زیارات کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

اس ماہ کی آٹھویں تاریخ کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت واقع ہوئی
اور حضور صاحب الامر صلوات اللہ علیہ امامت کے منصب جلیل پر فائز ہوئے۔ لہذا ان
دونوں حضرات کی زیارت پڑھنی چاہیئے۔

اس مہینہ کی نویں تاریخ کو عید کا دن ہے۔ جو "عید شجاع" کے نام سے مشہور ہے
بنا بر قول بعض علماء اس تاریخ کو عمر بن سعد قاتل سید الشہداء جہنم واصل ہوا۔ لہذا دوستان
آل محمد علیہم السلام کو چاہیئے کہ اس روز خوشی کریں۔ عمدہ و فاخرہ لباس پہنیں خوشبو لگائیں۔
عید منائیں۔ جو شخص اس روز کو عید قرار دے گا۔ خداوند عالم اس کو ثواب عظیم عطا فرمائے گا
اور اس مہینہ کی سترھویں تاریخ بروز جمعۃ المبارک بوقت طلوع صبح ولادت باسعادت جناب
رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ سنت ہے کہ اس روز غسل کریں۔ خدا کی راہ
میں صدقہ دیں۔ مسرت کا اظہار کریں۔ اور مشاہد مقدسہ خصوصاً روضہ مبارک جناب رسولِ خدا و

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امیر المومنینؑ کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اگر وہاں نہ پہنچ سکیں تو دور کے شہروں میں زیارت رسولِ خدا پڑھیں۔ اور اس تاریخ کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی بھی ولادت ہے۔ زیارت جامعہ پڑھنی چاہیئے۔

ماہ ربیع الثانی

اس مہینہ کی دسویں تاریخ کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام کی ولادت باسعادت ہے۔ اور بہت مبارک دن ہے۔ لہٰذا مستحب ہے کہ مومنین روزہ رکھیں۔ اعمالِ خیر بجا لائیں۔ اور آپ کی زیارت کے سلسلہ میں زیارت جامعہ پڑھیں۔

ماہ جمادی الاوّل

اس مہینہ کی تیسری تاریخ ولادت حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام ہے۔ یہ دن نہایت مبارک ہے۔ مستحب ہے کہ مومنین اس دن روزہ رکھیں، صدقہ دیں، عبادات اور اعمالِ خیر بجالائیں، اور آپؑ کی زیارت کے لیئے زیارت جامعہ پڑھیں اور اسی روز حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے بصرہ فتح کیا۔ لہٰذا ان کی زیارت بھی اس روز پڑھنا مناسب ہے۔

ماہ جمادی الاخریٰ

اس مہینہ کی تیسری تاریخ سیّدۂ عالم جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی وفات حسرت آیات اور اسی مہینہ کی بیسویں تاریخ آں معصومہ سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت ہے۔ لہٰذا مومنین کا ایمانی فریضہ ہے کہ تیسری تاریخ کو اُن معصومہ کے مراسم تعزیت بجا لائیں۔ اور آپؑ کے مصائب ذکر کر کے اظہارِ غم کریں۔ اور آپؑ کے دشمنوں پر لعنت کریں اور بیسویں تاریخ کو خوشی کریں۔ اس نعمت کے شکریہ میں روزہ رکھیں، صدقہ دیں۔ اعمالِ خیر بجالائیں۔ اور ان دونوں تاریخوں میں آں معصومہ کی زیارت پڑھیں۔ یہ زیارت مختصر اور مطلب ہے۔ اور ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ حَقُّهَا پھر کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمَتِكَ

وَابْنَةِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَصِيِّ نَبِيِّكَ صَلٰوةً تُزْلِفُهَا فَوْقَ زُلْفٰى عِبَادِكَ الْمُكْرَمِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرْضِيْنَ۔

اس کے بعد نماز زیارت پڑھیں۔ اور خداوند عالم سے مغفرت طلب کریں۔ وہ گناہ معاف فرمائے گا اور داخلِ جنّت کرے گا۔ اور اگر ممکن ہو تو نماز جناب سیّدہ صلوات اللہ علیہا بھی پڑھیں جو سُنّتی نمازوں میں بیان ہو چکی ہے۔

ماہ رجب

رجب کا مہینہ اُن چار مہینوں میں سے ہے جن کے احترام کے لحاظ سے کفار سے لڑائی حرام ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ رجب خدا کا مہینہ ہے۔ شعبان میرا مہینہ ہے۔ اور ماہِ رمضان میری اُمّت کے لئے استغفار کا مہینہ ہے۔ جو شخص ماہِ رجب میں ایک روزہ بھی رکھے گا تو وہ خدا کی خوشنودی کا مستحق ہوگا حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اوّل رجب یا وسطِ رجب یا آخر رجب میں ایک روزہ رکھے اُس کے گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا کہ جو شخص تین روز رجب میں روزے رکھے۔ خداوند عالم اُس کو ہر روزہ کے عوض میں سال بھر کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور جو آٹھ روزے رکھے تو خداوند عالم اُس کا حساب آسان فرمائے گا اور جو رجب کے پورے مہینہ میں روزے رکھے تو خداوند عالم اپنی خوشنودی و رضامندی اس کے واسطے لکھ دیگا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو ہر روز ان تسبیحات کو سو مرتبہ پڑھے۔ سُبْحَانَ الْاِلٰهِ الْجَلِيْلِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ الْاَعَزِّ الْاَكْرَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَهُوَ لَهٗ اَهْلٌ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ ماہِ رجب میں ہر روز صبح و شام ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھا کرو۔ يَا مَنْ اَرْجُوْهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَّاٰمَنُ سَخَطَهٗ عِنْدَ كُلِّ شَرٍّ يَا مَنْ يُّعْطِي الْكَثِيْرَ بِالْقَلِيْلِ يَا مَنْ يُّعْطِيْ مَنْ سَئَلَهٗ يَا مَنْ

Presented by www.ziaraat.com

تُعْطِيْ مَنْ لَمْ يَسْئَلْهُ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْهُ تَحَنُّنًا مِنْهُ وَرَحْمَةً اَعْطِنِيْ
بِمَسْئَلَتِيْ اِيَّاكَ جَمِيْعَ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيْعَ خَيْرِ الْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ
عَنِّيْ بِمَسْئَلَتِيْ اِيَّاكَ جَمِيْعَ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّهُ غَيْرُ
مَنْقُوْصٍ مَا اَعْطَيْتَ وَزِدْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ يَا كَرِيْمُ۔ پس حضرت بائیں
ہاتھ میں اپنی ریش مبارک لے کر اپنے داہنے ہاتھ کی انگشت سبابہ کو داہنی جانب اور بائیں
جانب حرکت دیتے تھے۔ اور یہ دعا پڑھتے تھے یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا النَّعْمَاءِ
وَالْجُوْدِ يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ حَرِّمْ شَيْبَتِيْ عَلَى النَّارِ۔ اور ہاتھ اُس وقت
رکھتے تھے جب تک کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر نہ ہو جاتی تھی۔

اس مہینہ کی پہلی شب کو غسل سنّت ہے۔ اور منقول ہے کہ اس مہینہ کی پہلی اور بیچ
اور آخری شب میں غسل کرنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ منقول ہے کہ جب ماہ رجب
چاند دیکھے تو یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ
وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

اور شب اوّل اور روز اوّل اور پندرھویں شب کو زیارت حضرت امام حسین
علیہ السّلام پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔ اس مہینہ کے پہلے جمعہ کو سو مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ
پڑھنے کا بہت ثواب ہے اور اس مہینہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز
پڑھنے کی بہت فضیلت وارد ہے۔ اس نماز کی ترکیب سنّتی نمازوں میں تفصیل سے بیان
ہو چکی ہے۔ اور اس ماہ میں کثرت سے طلب مغفرت کریں اور کہیں اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ
اَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ وارد ہے کہ اس شب میں رکعت نماز پڑھے۔ ہر دو رکعت بعد
سلام اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ قل ہو اللہ پڑھے کہ دنیا و آخرت کی بلاؤں سے
بے خوف ہو گا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ماہ رجب کی شب
اوّل کو بعد نماز عشاء یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِيْكٌ وَاَنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرٌ وَاَنَّكَ مَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ يَكُنْ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ

وَاٰلِهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكَ لِيُنْجِحَ بِكَ طَلِبَتِيْ
اَللّٰهُمَّ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَبِالْاَئِمَّةِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
اَنْجِحْ طَلِبَتِيْ۔ پس اپنی حاجت خدا سے طلب کرے اور ہر شب اس مہینے میں ہزار مرتبہ
کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور منقول ہے کہ جو کوئی تمام ماہ رجب میں ہزار بار کہے تو سو ہزار حسنہ
اس کے واسطے لکھے جائیں گے اور خدا بہشت میں اُس کے لیے ایک گھر بنوائے گا۔ اور تمام
ماہ میں ہزار بار سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ اور وارد ہوا ہے کہ تمام ماہ اس استغفار کو
سو بار پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور صبح و شام اس ماہ میں بلکہ تمام سال ستر بار
کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اور سنّت ہے کہ ہر روز ماہ رجب میں یہ دعا
پڑھے۔ اور بروایت سیّد ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعا جامع ترین دعا ہے
اور ہر وقت پڑھ سکتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صَبْرَ الشَّاكِرِيْنَ لَكَ وَ
عَمَلَ الْخَائِفِيْنَ مِنْكَ وَيَقِيْنَ الْعَابِدِيْنَ لَكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ وَاَنَا عَبْدُكَ الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ وَاَنْتَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ وَاَنَا
الْعَبْدُ الذَّلِيْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ وَامْنُنْ بِغِنَاكَ
عَلٰى فَقْرِيْ وَبِحِلْمِكَ عَلٰى جَهْلِيْ وَبِقُوَّتِكَ عَلٰى ضَعْفِيْ يَا قَوِيُّ
يَا عَزِيْزُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ
وَاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اور وارد ہے کہ ہر روز ماہ رجب میں یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِالْمَوْلُوْدَيْنِ
فِيْ رَجَبٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الثَّانِيْ وَابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ
وَاَتَقَرَّبُ بِهِمَا اِلَيْكَ خَيْرَ الْقُرَبِ يَا مَنْ اِلَيْهِ الْمَعْرُوْفُ طُلِبَ
وَفِيْمَا لَدَيْهِ رُغِبَ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ مُقْتَرِفٍ مُذْنِبٍ قَدْ
اَوْبَقَتْهُ ذُنُوْبُهُ وَاَوْثَقَتْهُ عُيُوْبُهُ فَطَالَ عَلَى الْخَطَايَا دُؤُوْبُهُ
وَمِنَ الرَّزَايَا خُطُوْبُهُ يَسْئَلُكَ التَّوْبَةَ وَحُسْنَ الْاَوْبَةِ وَالنُّزُوْعَ

Presented by www.ziaraat.com

عَنِ الْحَوْبَةِ وَمِنَ النَّارِ فَكَاكَ رَقَبَتِهِ وَالْعَفْوَ عَمَّا فِي رِبْقَتِهِ فَ...
يَا مَوْلَايَ أَعْظَمُ أَمَلِهِ وَبُقْيَتِهِ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ بِمَسَائِلِكَ الشَّرِ...
وَمَسَائِلِكَ الْمُنِيفَةِ اَنْ تَتَغَمَّدَنِي فِي هٰذَا الشَّهْرِ بِرَحْمَةٍ مِنْكَ...
وَاسِعَةٍ وَنِعْمَةٍ وَازِعَةٍ وَنَفْسٍ بِمَا رَزَقْتَهَا قَانِعَةٍ اِلٰى نُزُوْلِ الْحَا...
وَمَحَلِّ الْاٰخِرَةِ وَمَا هِيَ اِلَيْهِ صَائِرَةٌ۔ اگر ماہِ رجب کے روزے رکھنا...
ہوں یا عاجز ہو تو بدل روزہ مستحب ہے کہ ایک درم تصدق کرے یا ایک مُد (تقریباً)...
تین پاؤ) گندم یا جو دے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضر...
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب یا ہر روز ماہِ رجب ماہِ شعبا...
ماہِ رمضان میں تین تین مرتبہ الحمد اور آیۃ الکرسی اور سورۃ قل ھو اللہ اور سورۃ قل یا ایہا...
الکٰفرون اور سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور کہے...
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ...
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى...
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور تین مرتبہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَا...
اور چار سو مرتبہ کہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ تو خداوند عالم اس کے گنا...
بخش دے گا۔ اگرچہ شمار میں قطراتِ باراں و برگِ درختاں و کفِ دریا کے برابر ہوں...
حضرت نے فرمایا کہ اگر تمام عمر میں ایک دفعہ اس عمل کو بجا لائے تو خداوند عالم ہر حرف...
عوض میں ستر ہزار نیکیاں اس کو عطا فرمائے گا۔ اور خداوند عالم اس کو وہ نعمتیں عطا فرما...
کہ کسی آنکھ نے نہ دیکھی ہوں اور نہ کسی کان نے سنی ہوں۔

روایت میں وارد ہے کہ پندرھویں رجب کی شب کو بارہ رکعت نماز دو دو کر کے...
اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد جو سورۃ چاہے پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد سورۃ...
اور سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس اور سورہ قل ھو اللہ...
آیۃ الکرسی کو چار چار مرتبہ پڑھے۔ پھر چار مرتبہ کہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ...
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اس کے بعد کہے اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْ...

بِهٖ شَيْئًا وَمَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

اس مہینہ کی پہلی تاریخ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ولادت، تیسری تاریخ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی شہادت اور بنا برا قوی پانچویں تاریخ آپ کی ولادت دسویں تاریخ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت اور تیرھویں تاریخ مولائے کائنات ابو الائمہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولادت ہے۔ پندرھویں تاریخ شہادت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور پچیسویں تاریخ شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہے۔ ان تاریخوں میں زیارتِ جامعہ پڑھنی چاہیئے۔ اور اس مہینہ کی چوبیس تاریخ کو فتح خیبر ہے۔ لہٰذا اس نعمت کے شکر میں اس روز روزہ رکھیں اور ستائیسویں تاریخ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث برسالت ہوئے۔ لہٰذا اس تاریخ روزہ رکھیں اور حضرت کی زیارت پڑھیں۔

ماہ رجب کی پہلی اور پندرھویں اور آخری شب میں جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا ثوابِ عظیم کا باعث ہے۔ اور غسل کرنا ایسا ہے کہ جیسے ماں کے پیٹ سے پاک اور بیگناہ پیدا ہوا۔ بہترین اعمال نصف ماہِ رجب دعائے اُمّ داؤد ہے جو حاجات بر آنے، اور تکالیف دُور کرنے اور ظالموں کے مظالم رفع کرنے میں بیحد مجرب ہے۔

عَمَلِ اُمِّ دَاوُدْ

دعائے اُمّ داؤد کے بارہ میں روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ فاطمہ مادرِ داؤد ابن الحسن پسر زادہ حسن مجتبیٰ علیہ السلام جناب صادق آلِ محمدؐ کی دایہ تھیں اور آپ کو دودھ پلایا تھا جب محمد بن عبد اللہ بن الحسن نے مدینہ میں خروج کیا۔ اور منصور دوانقی کے لشکر نے آکر اُن کو قتل کیا۔ اور ان کے بھائی محمد کو بھی شہید کیا۔ اور عبد اللہ بن الحسن کو اور حسنی سادات کی ایک جماعت کو طوق و زنجیر میں قید کر کے مدینہ سے عراق لے گئے۔ داؤد بھی اُن میں تھے فاطمہ مادرِ داؤد کہتی ہیں کہ ایک مدت تک داؤد کی کوئی خبر مجھ کو نہ ملی۔ ہمیشہ الحاح و زاری کے ساتھ دعائیں کرتی رہی۔ اور میری التجا پر برادرانِ مومن اور دیگر بزرگ و صلحا بھی دعائیں کر...

Presented by www.ziaraat.com

لیکن قبولیت دُعا کا کوئی اثر مجھے محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میرا رنج و ملال بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ غم سے میں لاغر و نحیف ہو گئی۔ اور داؤد کی ملاقات سے بالکل مایوس ہو گئی۔ اسی اثنا میں میں نے سُنا کہ حضرت صادق علیہ السّلام کا مزاج ناساز ہے۔ میں آپ کی عیادت کو گئی حضرت نے داؤد کا حال دریافت فرمایا۔ اُس کا نام سُن کر میں روئی اور کہا آپؑ پر فدا ہوں۔ داؤد تو عراق میں قید ہے۔ اور میں اُس کی ملاقات سے مایوس ہو چکی ہوں۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ اُس کے لیئے دُعا کیجئے۔ کیونکہ وہ آپ کا رضاعی بھائی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ آپ اُس دُعا سے کیوں غافل ہیں جو دعائے استفتاح اور دُعائے اجابت و نجاح ہے اور وہ دعا ہے کہ اُس کے لیئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اس کے پڑھنے والے کے استقبال کے لئے فرشتے آتے ہیں۔ اور اُس کو قبولیت دعا کی خوش خبری دیتے ہیں۔ پس حضرت نے اُس عمل کی ترکیب تعلیم فرمائی۔ اور فرمایا کہ اس دعا کی حفاظت کرو۔ اور نا اہل کو تعلیم نہ کرو۔ کیونکہ دعا نہایت جلیل القدر ہے اور اس میں اسم اعظم ہے۔

اُمّ داؤد کہتی ہیں کہ اس دعا کو حضرت نے لکھ کر مجھے دیا۔ اور میں نے ماہِ رجب میں جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ عمل کیا۔ اور سولھویں شب ماہِ رجب بعد افطار روزہ و نماز عشاء تھوڑی دیر عبادت کر کے میں سوئی۔ خواب میں دیکھا کہ جناب رسولِ خدا مجھ کو فرماتے ہیں کہ اے مادرِ داؤد بشارت ہو تجھ کو کہ جمیع ملائکہ اور مُرسلین اور شہداء تیرے مددگار اور شفیع ہیں اور خوش ہو کہ حق تعالےٰ تیرے فرزند کا محافظ ہے۔ اور بہت جلد انشاء اللہ وہ تیرے پاس آتا ہے۔ میں خواب سے بیدار ہوئی۔ اور اتنے عرصہ میں کہ ایک بہت تیز سوار عراق سے مدینہ میں آسکتا ہے داؤد میرے پاس آگیا۔ اُس نے کہا کہ اے اماں میں قید خانہ میں نہایت سختی سے طوق و زنجیر میں گرفتار تھا۔ اور رہائی سے نا اُمیدی تھی۔ جب ماہِ رجب کی پندرھویں تاریخ آئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ تم جائے نماز پر بیٹھی ہو۔ اور تمہارے گرد کچھ بزرگ ہیں جو تسبیح خدا میں مشغول ہیں۔ ان میں سے ایک بزرگوار نے جن کے متعلق مجھے گمان ہوا کہ وہ میرے جدِ امجد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ مجھ سے ارشاد فرمایا کہ بشارت ہو کہ تیری ماں کی دعا تیرے حق میں قبول ہوئی۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو

منصور دوانقی کے سرکارے قید خانہ پر پہنچے۔ اور مجھ کو طلب کیا۔ اور رات ہی میں مجھ کو منصور کے پاس لے گئے۔ منصور نے حکم دیا کہ میری زنجیریں کاٹی جائیں۔ اور دس ہزار درہم دے۔ اور ایک تیز رفتار اونٹ پر مجھ کو سوار کر کے جلدی سے مدینہ بھجوا دیا۔

اس عمل کا طریقہ جو حضرتؑ نے تعلیم فرمایا یہ ہے کہ ماہ رجب کی تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھے۔ اور پندرھویں تاریخ زوال کے وقت یا قریب زوال غسل کرے اور جب زوال ہو جائے تو پاکیزہ کپڑے پہن کر تنہائی کے مقام پر جائے کہ جہاں کوئی شخص اس نہ آئے۔ اور دو دو رکعت کر کے آٹھ رکعتیں نافلۂ ظہر کی پڑھے۔ پھر آداب و شرائط کے ساتھ فریضۂ ظہر بجا لائے۔ اور نماز ظہر کے بعد مزید دو رکعت جس سورۃ کے ساتھ چاہے پڑھے اور اس کے بعد سو مرتبہ کہے یَا قَاضِیَ حَوَآئِجِ الطَّالِبِیْنَ ط پھر آٹھ رکعت نافلۂ عصر پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ اور ایک مرتبہ سورۃ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ پڑھے۔ پھر فریضۂ عصر خضوع و خشوع کے ساتھ بجا لائے۔ نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد پاکیزہ فرش پر بیٹھے۔ اور سو مرتبہ سورۃ حمد اور سو مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ پھر ایک ایک مرتبہ یہ سورتیں پڑھے۔ سورۃ انعام (پارہ ۷)، سورۃ بنی اسرائیل (پارہ ۱۵)، سورۃ کہف (پارہ ۱۵)، سورۃ لقمان (پارہ ۲۱)، سورۃ یٰسین (پارہ ۲۲)، سورۃ والصافات (پارہ ۲۳)، سورۃ حٰم سجدہ (پارہ ۲۴)، سورۃ شوریٰ (پارہ ۲۵)، سورۃ دخان (پارہ ۲۵)، سورۃ فتح (پارہ ۲۶)، سورۃ واقعہ (پارہ ۲۷)، سورۃ ملک (پارہ ۲۹)، سورۃ قلم (پارہ ۲۹)، اور سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (پارہ ۳۰) سے لے کر آخر قرآن تک اگر یہ سب سورتیں نہ پڑھ سکے تو ان کے بدلے ہزار مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ اور احتیاطاً اول تو مرتبہ سورۃ حمد اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی بھی پڑھے۔ ایک روایت کے بموجب سورۃ حمد سے قبل سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ اور آیۃ الکرسی کے بعد سو مرتبہ درود پڑھے اور پھر یہ دُعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ

Presented by www.ziaraat.com

شَيْءٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُكَ الْكِرَامُ وَأَنَا
عَلَىٰ ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ
الْعِزُّ وَلَكَ الْفَخْرُ وَلَكَ الْقَهْرُ وَلَكَ النِّعْمَةُ وَلَكَ الْعَظَمَةُ وَ
لَكَ الرَّحْمَةُ وَلَكَ الْمَهَابَةُ وَلَكَ السُّلْطَانُ وَلَكَ الْبَهَاءُ وَلَكَ
الْاِمْتِنَانُ وَلَكَ التَّسْبِيحُ وَلَكَ التَّقْدِيسُ وَلَكَ التَّهْلِيلُ وَلَكَ التَّكْبِيرُ
وَلَكَ مَا يُرَىٰ وَلَكَ مَا لَا يُرَىٰ وَلَكَ مَا فَوْقَ السَّمٰوٰتِ الْعُلَىٰ وَلَكَ مَا
تَحْتَ الثَّرَىٰ وَلَكَ الْأَرَضُونَ السُّفْلَىٰ وَلَكَ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ وَلَكَ مَا
تُحِبُّ وَتَرْضَىٰ بِهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ وَالشُّكْرِ وَالنَّعْمَاءِ اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَمِينِكَ وَحَبِيبِكَ وَآلِ مُحَمَّدٍ
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ جَبْرَائِيلَ أَمِينِكَ عَلَىٰ وَحْيِكَ وَالْقَوِيِّ عَلَىٰ أَمْرِكَ
وَالْمُطَاعِ فِي سَمٰوَاتِكَ وَمَحَالِّ كَرَامَاتِكَ الْمُتَحَمِّلِ لِكَلِمَاتِكَ
النَّاصِرِ لِأَنْبِيَائِكَ الْمُدَمِّرِ لِأَعْدَائِكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مِيكَائِيلَ
مَلَكِ رَحْمَتِكَ وَالْمَخْلُوقِ لِرَأْفَتِكَ وَالْمُسْتَغْفِرِ الْمُعِينِ لِأَهْلِ
طَاعَتِكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ إِسْرَافِيلَ حَامِلِ عَرْشِكَ وَصَاحِبِ
الصُّورِ الْمُنْتَظِرِ لِأَمْرِكَ وَالْوَجِلِ الْمُشْفِقِ مِنْ خِيفَتِكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَىٰ عِزْرَائِيلَ قَابِضِ أَرْوَاحِ جَمِيعِ خَلْقِكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ حَمَلَةِ
الْعَرْشِ الطَّاهِرِينَ وَعَلَىٰ مَلَائِكَةِ الذِّكْرِ أَهْلِ التَّأْمِينِ عَلَىٰ دُعَاءِ
الْمُؤْمِنِينَ وَعَلَى السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ الطَّيِّبِينَ وَعَلَىٰ مَلَائِكَتِكَ
الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ وَعَلَىٰ مَلٰئِكَةِ الْجِنَانِ وَخَزَنَةِ النِّيرَانِ وَمَلَكِ
الْمَوْتِ وَالْأَعْوَانِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ أَبِينَا
آدَمَ بَدِيعِ فِطْرَتِكَ الَّذِي أَكْرَمْتَهُ بِسُجُودِ مَلَائِكَتِكَ أَبَحْتَهُ

جَنَّتَكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ أُمِّنَا حَوَّاءَ الْمُطَهَّرَةِ مِنَ الرِّجْسِ الْمُصَفَّاةِ
مِنَ الدَّنَسِ الْمُفَضَّلَةِ مِنَ الْإِنْسِ الْمُتَرَدِّدَةِ بَيْنَ مَحَالِّ الْقُدْسِ
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ هَابِيلَ وَشِيثَ وَإِدْرِيسَ وَنُوحٍ وَهُودٍ وَصَالِحٍ
وَإِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَيُوسُفَ وَالْأَسْبَاطِ وَ
لُوطٍ وَشُعَيْبٍ وَأَيُّوبَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ وَيُوشَعَ وَمِيشَا وَالْخِضْرِ
وَذِي الْقَرْنَيْنِ وَيُونُسَ وَإِلْيَاسَ وَالْيَسَعَ وَذِي الْكِفْلِ وَطَالُوتَ وَ
دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَزَكَرِيَّا وَشَعْيَا وَيَحْيَىٰ وَتُورَخَ وَمَتَّىٰ وَإِرْمِيَا
وَحَيْقُوقَ وَدَانِيَالَ وَعُزَيْرٍ وَعِيسَىٰ وَشَمْعُونَ وَجِرْجِيسَ وَالْحَوَارِيِّينَ
وَالْأَتْبَاعِ وَخَالِدٍ وَحَنْظَلَةَ وَلُقْمَانَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَرَحِمْتَ وَبَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ وَالسُّعَدَاءِ
وَالشُّهَدَاءِ وَأَئِمَّةِ الْهُدَىٰ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْأَبْدَالِ وَالْأَوْتَادِ
وَالسُّيَّاحِ وَالْعُبَّادِ وَالْمُخْلِصِينَ وَالزُّهَّادِ وَأَهْلِ الْجِدِّ وَالِاجْتِهَادِ
وَاخْصُصْ مُحَمَّدًا وَأَهْلَ بَيْتِهِ بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَأَجْزَلِ كَرَامَاتِكَ
وَبَلِّغْ رُوحَهُ وَجَسَدَهُ مِنِّي تَحِيَّةً وَسَلَامًا وَزِدْهُ فَضْلًا وَشَرَفًا
وَكَرَمًا حَتَّىٰ تُبَلِّغَهُ أَعْلَىٰ دَرَجَاتِ أَهْلِ الشَّرَفِ مِنَ النَّبِيِّينَ
وَالْمُرْسَلِينَ وَالْأَفَاضِلِ الْمُقَرَّبِينَ۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مَنْ سَمَّيْتُ
وَمَنْ لَمْ أُسَمِّ مِنْ مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ
وَأَوْصِلْ صَلَوَاتِي إِلَيْهِمْ وَإِلَىٰ أَرْوَاحِهِمْ وَاجْعَلْهُمْ إِخْوَانِي فِيكَ
وَأَعْوَانِي عَلَىٰ دُعَائِكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَيْكَ وَبِكَرَمِكَ
إِلَىٰ كَرَمِكَ وَبِجُودِكَ إِلَىٰ جُودِكَ وَبِرَحْمَتِكَ إِلَىٰ رَحْمَتِكَ وَ
بِأَهْلِ طَاعَتِكَ إِلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِكُلِّ مَا سَأَلَكَ بِهِ

Presented by www.ziaraat.com

أَحَدٌ مِنْهُمْ مِنْ مَسْأَلَةٍ شَرِيفَةٍ غَيْرِ مَرْدُودَةٍ وَبِمَا دَعَوْكَ بِهِ
مِنْ دَعْوَةٍ مُجَابَةٍ غَيْرِ مُخَيَّبَةٍ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا حَلِيمُ
يَا كَرِيمُ يَا عَظِيمُ يَا جَلِيلُ يَا مُنِيلُ يَا جَمِيلُ يَا كَفِيلُ يَا وَكِيلُ
يَا مُقِيلُ يَا مُجِيرُ يَا خَبِيرُ يَا مُنِيرُ يَا مُنِيعُ يَا مُدِيلُ يَا مُحِيلُ يَا
كَبِيرُ يَا قَدِيرُ يَا بَصِيرُ يَا شَكُورُ يَا عَفُوُّ يَا بَرُّ يَا طُهْرُ يَا طَاهِرُ
يَا قَاهِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا سَاتِرُ يَا مُحِيطُ يَا مُقْتَدِرُ يَا حَفِيظُ يَا
مُتَجَبِّرُ يَا قَرِيبُ يَا وَدُودُ يَا حَمِيدُ يَا مَجِيدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ
يَا شَهِيدُ يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا قَابِضُ يَا بَاسِطُ
يَا هَادِي يَا مُرْسِلُ يَا مُرْشِدُ يَا مُسَدِّدُ يَا مُعْطِي يَا مَانِعُ يَا
دَافِعُ يَا رَافِعُ يَا بَاقِي يَا وَاقِي يَا خَلَّاقُ يَا رَزَّاقُ يَا وَهَّابُ يَا تَوَّابُ
يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ يَا مَنْ بِيَدِهِ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا نَفَّاعُ
يَا رَؤُوفُ يَا عَطُوفُ يَا كَافِي يَا شَافِي يَا مُعَافِي يَا مُكَافِي يَا وَفِيُّ
يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا
أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا نُورُ يَا مُدَبِّرُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا قُدُّوسُ يَا
نَاصِرُ يَا مُؤْنِسُ يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ يَا عَالِمُ يَا حَاكِمُ يَا بَادِئُ
يَا مُتَعَالِي يَا مُصَوِّرُ يَا مُسَلِّمُ يَا مُتَحَبِّبُ يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ يَا عَلِيمُ
يَا حَكِيمُ يَا جَوَادُ يَا بَارِئُ يَا بَارُّ يَا سَارُّ يَا عَدْلُ يَا فَاصِلُ يَا
دَيَّانُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ يَا بَدِيعُ يَا خَفِيرُ
يَا مُعِينُ يَا نَاشِرُ يَا غَافِرُ يَا قَدِيمُ يَا كَرِيمُ يَا مُسَهِّلُ
يَا مُيَسِّرُ يَا مُمِيتُ يَا مُحْيِي يَا نَافِعُ يَا رَازِقُ يَا مُقْتَدِرُ يَا مُسَبِّبُ
يَا مُغِيثُ يَا مُغْنِي يَا مُقْنِي يَا خَالِقُ يَا رَاصِدُ يَا وَاحِدُ يَا حَاضِرُ
يَا جَابِرُ يَا حَافِظُ يَا شَدِيدُ يَا غِيَاثُ يَا عَائِدُ يَا قَابِضُ يَا
مُنِيبُ يَا مُبِينُ يَا ظَاهِرُ يَا مُجِيبُ يَا مُفْضِلُ يَا مُسْتَجِيبُ

يَا عَادِلُ يَا بَصِيرُ يَا مُؤَمَّلُ يَا مُسْدِي يَا آذَابُ يَا وَافِي يَا رَاشِدُ
يَا مَلِكُ يَا رَبُّ يَا مُذِلُّ يَا مُعِزُّ يَا مَاجِدُ يَا رَازِقُ يَا وَلِيُّ يَا فَاضِلُ
يَا سُبْحَانُ يَا بَاسِطُ يَا مَنْ عَلَا فَاسْتَعْلَى فَكَانَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلَى يَا مَنْ
قَرُبَ فَدَنَا وَبَعُدَ فَنَأَى وَعَلِمَ السِّرَّ وَأَخْفَى يَا مَنْ إِلَيْهِ التَّدْبِيرُ وَ
لَهُ الْمَقَادِيرُ يَا مَنِ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ يَسِيرٌ يَا مَنْ هُوَ عَلَى مَا
يَشَاءُ قَدِيرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ الْأَرْوَاحِ
يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّمَاحِ يَا رَادَّ مَا قَدْ فَاتَ يَا نَاشِرَ الْأَمْوَاتِ يَا
جَامِعَ الشَّتَاتِ يَا رَازِقَ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَا فَاعِلَ مَا يَشَاءُ
كَيْفَ يَشَاءُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا حَيُّ حِينَ لَا
حَيَّ يَا حَيُّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتَى يَا حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْأَرْضِ يَا إِلٰهِي وَسَيِّدِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَارْحَمْ ذُلِّي وَفَقْرِي وَفَاقَتِي وَانْفِرَادِي
وَوَحْدَتِي وَخُضُوعِي بَيْنَ يَدَيْكَ وَاعْتِمَادِي عَلَيْكَ وَتَضَرُّعِي إِلَيْكَ
أَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَاضِعِ الذَّلِيلِ الْخَاشِعِ الْخَائِفِ الْمُشْفِقِ الْبَائِسِ
الْمَهِينِ الْحَقِيرِ الْجَائِعِ الْفَقِيرِ الْعَائِذِ الْمُسْتَجِيرِ الْمُقِرِّ بِذَنْبِهِ
الْمُسْتَغْفِرِ مِنْهُ الْمُسْتَكِينِ لِرَبِّهِ دُعَاءَ مَنْ أَسْلَمَتْهُ ثِقَتُهُ وَ
رَفَضَتْهُ أَحِبَّتُهُ وَعَظُمَتْ فَجِيعَتُهُ دُعَاءَ حَرِقٍ حَزِينٍ
ضَعِيفٍ مَهِينٍ بَائِسٍ مُسْتَكِينٍ بِكَ مُسْتَجِيرٍ اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ
بِأَنَّكَ مَلِيكٌ وَأَنَّكَ مَا تَشَاءُ مِنْ أَمْرٍ يَكُونُ وَأَنَّكَ عَلَى مَا
تَشَاءُ قَدِيرٌ وَأَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْحَرَامِ
وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَالْمَشَاعِرِ الْعِظَامِ وَبِحَقِّ

Presented by www.ziaraat.com

نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ يَا مَنْ وَهَبَ لِآدَمَ شَيْئًا وَلِإِبْرَاهِيمَ
إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَا مَنْ رَدَّ يُوسُفَ عَلٰى يَعْقُوبَ وَيَا مَنْ كَشَفَ
بَعْدَ الْبَلَاءِ ضُرَّ أَيُّوبَ يَا رَادَّ مُوسٰى عَلٰى أُمِّهِ وَيَا زَائِدَ الْخِضْرِ
فِي عِلْمِهِ وَيَا مَنْ وَهَبَ لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ وَلِزَكَرِيَّا يَحْيٰى وَلِمَرْيَمَ
عِيسٰى يَا حَافِظَ بِنْتِ شُعَيْبٍ وَيَا كَافِلَ وَلَدِ أُمِّ مُوسٰى أَسْأَلُكَ أَنْ
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا وَتُعْطِيَنِي
سُؤْلِي كُلَّهُ وَتُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِكَ وَتُوجِبَ لِي رِضْوَانَكَ وَأَمَانَكَ
وَإِحْسَانَكَ وَغُفْرَانَكَ وَجِنَانَكَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَفُكَّ عَنِّي كُلَّ حَلْقَةٍ
ضِيقٍ بَيْنِي وَبَيْنَ مَنْ يُؤْذِينِي وَتَفْتَحَ لِي كُلَّ بَابٍ وَتُلَيِّنَ لِي كُلَّ
صَعْبٍ وَتُسَهِّلَ لِي كُلَّ عَسِيرٍ وَتُخْرِسَ عَنِّي كُلَّ نَاطِقٍ بِشَرٍّ وَ
تَكُفَّ عَنِّي كُلَّ بَاغٍ وَتَكْبِتَ لِي كُلَّ عَدُوٍّ لِي وَحَاسِدٍ وَتَمْنَعَ مِنِّي
كُلَّ ظَالِمٍ وَتَكْفِيَنِي كُلَّ عَائِقٍ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ حَاجَتِي وَيُحَاوِلُ
أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ طَاعَتِكَ وَيُثَبِّطَنِي عَنْ عِبَادَتِكَ يَا مَنْ أَلْجَمَ
الْجِنَّ الْمُتَمَرِّدِينَ وَقَهَرَ عُتَاةَ الشَّيَاطِينِ وَأَذَلَّ رِقَابَ الْمُتَجَبِّرِينَ
وَرَدَّ كَيْدَ الْمُتَسَلِّطِينَ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَسْأَلُكَ بِقُدْرَتِكَ عَلٰى مَا
تَشَاءُ وَتَسْهِيلِكَ لِمَا تَشَاءُ كَيْفَ تَشَاءُ أَنْ تَجْعَلَ قَضَاءَ حَاجَتِي
فِيمَا تَشَاءُ۔ پس سجدے میں جائے دونوں رخساروں کو خاک پر رکھے اور کہے:۔
اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَارْحَمْ ذُلِّي
وَفَاقَتِي وَاجْتِهَادِي وَتَضَرُّعِي وَمَسْكَنَتِي وَفَقْرِي إِلَيْكَ يَا رَبِّ۔
پس حضرت نے فرمایا کہ سعی کرکہ آنسو آنکھ سے باہر آئے۔ اگرچہ بقدر سر مگس ہو کہ
وہ علامت ہے قبولیت دعا کی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سجدے میں ایک مرتبہ یہ
دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ فَارْحَمْ ذُلِّي وَخُضُوعِي بَيْنَ
يَدَيْكَ وَفَقْرِي وَفَاقَتِي إِلَيْكَ وَارْحَمْ انْفِرَادِي وَخُشُوعِي وَاجْتِهَادِي

بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَوَكُّلِي عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَسْتَفْتِحُ وَبِكَ أَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَآلِهِ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ سَهِّلْ لِي كُلَّ حُزُونَةٍ وَ
ذَلِّلْ لِي كُلَّ صُعُوبَةٍ وَأَعْطِنِي مِنَ الْخَيْرِ أَكْثَرَ مِمَّا أَرْجُو وَعَافِنِي
مِنَ الشَّرِّ وَاصْرِفْ عَنِّي السُّوءَ۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ سجدہ میں سو
مرتبہ کہے۔ يَا قَاضِيَ حَوَائِجِ الطَّالِبِينَ اقْضِ حَاجَتِي بِلُطْفِكَ يَا خَفِيَّ
الْأَلْطَافِ۔ اور اس عمل کے بارہ میں احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ ماہِ رجب کے
ہر مہینہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھ کر یہ عمل ہوسکتا ہے بلکہ جمعہ کے دن یا
ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ جو روز عرفہ ہے یا اور متبرک دنوں میں بغیر روزہ کے بھی یہ عمل
کرسکتے ہیں۔ لیکن اگر سوائے ماہِ رجب اور ذی قعدہ اور ذی الحجہ اور محرم کے یہ دعا پڑھی
جائے تو بجائے بِحُرْمَةِ هٰذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ کے صرف بِحُرْمَةِ الشَّهْرِ
الْحَرَامِ کہے۔

اعمال شب و روز مبعث۔ وارد ہے کہ پچیسویں ماہِ رجب کو روزہ رکھے۔
اور چھبیسویں کو روزہ رکھے۔ اور اس سے زیادہ ستائیس رجب کے روزہ کا ثواب ہے
اور اسی روز حضرت رسالت مآبؐ مبعوث ہوئے۔ روزہ اس روز کا برابر ہے۔ روزہ
ستر برس کے بروایتے ساٹھ برس کے۔ پس روزہ رکھے اور غسل سنت ہے۔ صلوات
بھیجے۔ اور آں حضرتؐ اور حضرت امیرالمومنینؑ کی شب و روز زیارت بجالائے اور
تمام رات عبادت میں بسر کرے۔ خدا ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔ بعد نماز عشا سو رہے
آخر شب اٹھے یا پیش از نصف شب بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کرکے پڑھے۔ ہر
رکعت میں بعد الحمد کے ایک چھوٹا سورۃ اور دوسرا یاسین پڑھے۔ اگر مشکل ہو تو ان رکعتوں
کو بیٹھے بیٹھے پڑھے اور سورۃ یٰسین کو قرآن سے دیکھ کر پڑھے۔ جب فارغ ہو تو جس
طرح نماز ختم کی ہے اسی طرح بیٹھا رہے یعنی وضع نشست نہ بدلے اور پھر سورۃ الحمد
اور چاروں قل اور انا انزلنا اور آیۃ الکرسی ہر ایک سات سات مرتبہ پڑھے۔ پھر یہ
دعا پڑھے۔

Presented by www.ziaraat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ عِزِّکَ عَلٰی اَرْکَانِ عَرْشِکَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ کِتَابِکَ وَبِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ وَذِکْرِکَ الْاَعْلٰی الْاَعْلٰی الْاَعْلٰی وَبِکَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ کُلِّهَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ۔

پس جو حاجت چاہے طلب کرے۔ انشاء اللہ مستجاب ہوگی۔ اور بسندِ معتبر منقول ہے کہ اس روز بارہ رکعت نماز بجالائے۔ ہر دو رکعت میں سلام اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے جو سورۃ کہ ممکن ہو پڑھے۔ جب فارغ ہو تو سورۃ الحمد اور چاروں قل ہر ایک چار چار مرتبہ پڑھے اور پھر چار مرتبہ کہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پس چار مرتبہ کہے۔ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا۔ اور چار مرتبہ کہے۔ لَا اُشْرِکُ بِرَبِّیْ اَحَدًا۔

اور بسندِ معتبر منقول ہے کہ اٹھائیسویں ماہ رجب کو روزہ رکھے اور انتیسویں اور تیسویں کا روزہ بھی فضیلت رکھتا ہے۔

ماہ شعبان

ماہِ شعبان کی فضیلت و عظمت ماہِ رجب سے زیادہ ہے اور یہ مہینہ سید الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہے۔ اس ماہ میں شروع سے آخر تک برابر روزے رکھنے کا بڑا اجر و ثواب ہے۔ اور استغفار و صلوات بھی اس مہینہ میں کثرت سے پڑھنا چاہیئے تاکہ جو بداعمالیاں گذشتہ مہینوں میں ازراہِ عصیاں و جہالت ہوئی ہیں اُن کا کفارہ ہو جائے۔ جناب صادق آلِ محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا کہ ماہ شعبان میرا مہینہ اور ماہِ رمضان خدا کا مہینہ ہے پس جو شخص ایک روز میرے مہینہ میں روزہ رکھے بروزِ قیامت میں اُس کی شفاعت کروں گا اور جو دو روزے رکھے گا اُس کے گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔ اور جو تین روزے رکھے گا اُس کو ندا کی جائے گی کہ اپنے عمل کو از سرِ نو بجالا۔ کیونکہ اب تیرا کوئی گناہ باقی نہیں رہا۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ماہِ شعبان میں کچھ صدقہ دے۔ اگرچہ آدھا خرما ہی ہو تو خداوند عالم اُس کے جسم کو آتشِ جہنم پر حرام فرمائے گا۔ اور جو شخص تین روز ماہ شعبان کے آخر میں روزہ رکھے۔ اور ماہِ رمضان کے روزوں سے ملا دے تو خداوند عالم دو مہینوں کے پے درپے روزوں کا ثواب اُس کو عطا فرمائے گا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہترین دعا ماہ شعبان میں استغفار ہے جو شخص اس ماہ میں ہر روز ستر مرتبہ کرے گا ایسا ہے کہ دوسرے مہینوں میں اُس نے ہزار مرتبہ استغفار کیا ہے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت استغفار کس طرح کرنا چاہیئے فرمایا کہو اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ اور بسند معتبر منقول ہے کہ ہر روز اس طرح ستر مرتبہ استغفار پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ط

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ماہِ شعبان میں ہزار مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ کہے تو خداوند عالم اُس کو ثوابِ عظیم عطا فرمائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ماہ شعبان کے روزہ سے غافل نہ ہونا۔ کیونکہ اس ماہ کے روزہ کا بہت ثواب ہے۔ اور اس ماہ میں بہترین اعمال تصدق کرنا ہے اور بسندِ معتبر منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام ہر روز ماہِ شعبان میں بوقت زوال اور شب پانزدہم اس صلوٰۃ کو پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفِ الْمَلٰٓئِکَةِ وَمَعْدِنِ الْعِلْمِ وَاَهْلِ بَیْتِ الْوَحْیِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْفُلْکِ الْجَارِیَةِ فِی

Presented by www.ziaraat.com

اللُّجَجِ الْغَامِرَةِ يَأْمَنُ مَنْ رَكِبَهَا وَيَغْرَقُ مَنْ تَرَكَهَا الْمُتَقَدِّمُ
لَهُمْ مَارِقٌ وَالْمُتَاَخِّرُ عَنْهُمْ زَاهِقٌ وَاللَّازِمُ لَهُمْ لَاحِقٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْكَهْفِ الْحَصِيْنِ وَغِيَاثِ الْمُضْطَرِّ الْمُسْتَكِيْنِ وَمَلْجَاِ
الْهَارِبِيْنَ وَمَنْجَا الْخَآئِفِيْنَ وَعِصْمَةِ الْمُعْتَصِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً كَثِيْرَةً طَيِّبَةً تَكُوْنُ لَهُمْ رِضًى وَّ
لِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَدَآءً وَّقَضَآءً بِحَوْلٍ مِّنْكَ وَقُوَّةٍ يَا رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِيْنَ الْاَبْرَارِ
الْاَخْيَارِ الَّذِيْنَ اَوْجَبْتَ لَهُمْ حُقُوْقَهُمْ وَفَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ
وَوِلَايَتَهُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاعْمُرْ قَلْبِيْ
بِطَاعَتِكَ وَلَا تُخْزِنِيْ بِمَعْصِيَتِكَ وَارْزُقْنِيْ مُوَاسَاةَ مَنْ قَتَّرْتَ
عَلَيْهِ مِنْ رِّزْقِكَ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَنَشَرْتَ عَلَيَّ مِنْ
عَدْلِكَ وَاَحْيَيْتَنِيْ تَحْتَ ظِلِّكَ وَهٰذَا شَهْرُ نَبِيِّكَ سَيِّدِ
رُسُلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ شَعْبَانُ الَّذِيْ حَفَفْتَهٗ مِنْكَ بِالرَّحْمَةِ
وَالرِّضْوَانِ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
يَدْاَبُ فِيْ صِيَامِهٖ وَقِيَامِهٖ فِيْ لَيَالِيْهِ وَاَيَّامِهٖ بُخُوْعًا لَّكَ
فِيْ اِكْرَامِهٖ وَاِعْظَامِهٖ اِلٰى مَحَلِّ حِمَامِهٖ اَللّٰهُمَّ فَاَعِنَّا عَلَى
الْاِسْتِنَانِ بِسُنَّتِهٖ فِيْهِ وَنَيْلِ الشَّفَاعَةِ لَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْهُ
لِيْ شَفِيْعًا مُّشَفَّعًا وَّطَرِيْقًا اِلَيْكَ مَهْيَعًا وَّاجْعَلْنِيْ لَهٗ مُتَّبِعًا
حَتّٰى اَلْقَاكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَنِّيْ رَاضِيًا وَّعَنْ ذُنُوْبِيْ غَاضِيًا
قَدْ اَوْجَبْتَ لِيْ مِنْكَ الرَّحْمَةَ وَالرِّضْوَانَ وَاَنْزَلْتَنِيْ دَارَ الْقَرَارِ
وَمَحَلَّ الْاَخْيَارِ۔ اس ماہ کی تیسری تاریخ بہت مبارک ہے اس میں حضرت
سید الشہداء امام حسینؑ کی ولادت باسعادت ہوئی ہے پس بطور شکر یہ روزہ رکھو۔ اور
اس دعا کو پڑھو۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَوْلُوْدِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ
هَادَتِهٖ قَبْلَ اسْتِهْلَالِهٖ وَوِلَادَتِهٖ بَكَتْهُ السَّمَآءُ وَمَنْ فِيْهَا وَالْاَرْضُ
مَنْ عَلَيْهَا وَلَمَّا يَطَاْ لَابَتَيْهَا قَتِيْلِ الْعَبْرَةِ وَسَيِّدِ الْاُسْرَةِ
مَمْدُوْدِ بِالنُّصْرَةِ يَوْمَ الْكَرَّةِ الْمُعَوَّضِ مِنْ قَتْلِهٖ اَنَّ الْاَئِمَّةَ
نَسْلِهٖ وَالشِّفَآءَ فِيْ تُرْبَتِهٖ وَالْفَوْزَ مَعَهٗ فِيْ اَوْبَتِهٖ وَالْاَوْصِيَآءَ
عِتْرَتِهٖ بَعْدَ قَآئِمِهِمْ وَغَيْبَتِهٖ حَتّٰى يُدْرِكُوا الْاَوْتَارَ وَ
اَرُوا الثَّارَ وَيُرْضُوا الْجَبَّارَ وَيَكُوْنُوْا خَيْرَ اَنْصَارٍ صَلَّى اللّٰهُ
هِمْ مَعَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ فَبِحَقِّهِمْ اِلَيْكَ اَتَوَسَّلُ
سْئَلُ سُؤَالَ مُقْتَرِفٍ وَّمُعْتَرِفٍ مُّسِيْءٍ اِلٰى نَفْسِهٖ مِمَّا فَرَّطَ
وْمِهٖ وَاَمْسِهٖ يَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ اِلٰى مَحَلِّ رَمْسِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِهٖ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَبَوِّئْنَا مَعَهٗ
الْكَرَامَةِ وَمَحَلَّ الْاِقَامَةِ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا اَكْرَمْتَنَا
رِفَتِهٖ فَاَكْرِمْنَا بِزُلْفَتِهٖ وَارْزُقْنَا مُرَافَقَتَهٗ وَسَابِقَتَهٗ
لْنَا مِمَّنْ يُّسَلِّمُ لِاَمْرِهٖ وَيُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ عِنْدَ ذِكْرِهٖ
مِيْعِ اَوْصِيَآئِهٖ وَاَهْلِ اصْطِفَآئِهٖ الْمَمْدُوْدِيْنَ مِنْكَ بِالْعَدَدِ
نَيْ عَشَرَ النُّجُوْمِ الزُّهَرِ وَالْحُجَجِ عَلٰى جَمِيْعِ الْبَشَرِ اَللّٰهُمَّ
بْ لَنَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ خَيْرَ مَوْهِبَةٍ وَّاَنْجِحْ لَنَا فِيْهِ كُلَّ
كَمَا وَهَبْتَ الْحُسَيْنَ لِمُحَمَّدٍ جَدِّهٖ وَعَاذَ فُطْرُسُ بِمَهْدِهٖ
نُ عَآئِذُوْنَ بِقَبْرِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ نَشْهَدُ تُرْبَتَهٗ وَنَنْتَظِرُ
تَهٗ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔
اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت اور غسل زیارت اس روز مستحب ہے
ھویں شب دو رکعت نماز اور چودھویں شب چار رکعت نماز اور پندرھویں شب
نماز پڑھنا سنت ہے۔ اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ یٰسین

Presented by www.ziaraat.com

ملک، سورۃ قل ہو اللہ پڑھے۔ اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو قرآن میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ اور ان تینوں دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔

نیمۂ شعبان

شب نیمۂ شعبان اور روز نیمۂ شعبان دونوں بے حد مبارک ہیں۔ پندرھویں شب جو شب برات کے نام سے موسوم و مشہور ہے۔ بڑی مبارک رات ہے۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں رات کو عبادت میں بسر کرو۔ اور دن کو روزہ رکھو۔ یقیناً اول شب سے آخر شب تک خدا کی جانب سے ندا کی جاتی ہے کہ آیا کوئی استغفار کرنے والا ہے کہ اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے تاکہ میں اس کے گناہوں کو بخشوں۔ آیا کوئی ایسا ہے کہ روزی طلب کرے اور میں اس کی روزی زیادہ کروں۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چاہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی روحیں اس سے مصافحہ کریں تو وہ شعبان کی پندرھویں شب کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے لہٰذا ہر مومن کو چاہیئے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھے۔ (جو زیارات کے باب میں مذکور ہے۔) اور چونکہ اس شب کی بڑی فضیلت و عظمت یہ ہے کہ حضور امام آخر الزمان صاحب الامر علیہ السلام کی ولادت باسعادت اس شب کی صبح کو واقع ہوئی اس لئے سنت ہے کہ اس شب میں یہ دعا پڑھی جائے جو بمنزلہ حضرت کی زیارت کے ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ وَمَوْلُوْدِهَا وَحُجَّتِكَ وَمَوْعُوْدِهَا الَّتِيْ قَرَنْتَ اِلٰى فَضْلِهَا فَضْلًا فَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ وَلَا مُعَقِّبَ لِاٰيَاتِكَ نُوْرُكَ الْمُتَاَلِّقُ وَضِيَاۤؤُكَ الْمُشْرِقُ وَالْعَلَمُ النُّوْرُ فِيْ طَخْيَاۤءِ الدَّيْجُوْرِ الْغَاۤئِبُ الْمَسْتُوْرُ جَلَّ مَوْلِدُهٗ وَكَرُمَ مَحْتِدُهٗ وَالْمَلٰۤئِكَةُ شُهَّدُهٗ وَاللّٰهُ نَاصِرُهٗ وَمُؤَيِّدُهٗ اِذَا اٰنَ مِيْعَادُهٗ وَالْمَلٰۤئِكَةُ اَمْدَادُهٗ سَيْفُ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَنْبُوْ وَنُوْرُهُ الَّذِيْ لَا يَخْبُوْ وَذُو الْحِلْمِ الَّذِيْ لَا يَصْبُوْ مَدَارُ الدَّهْرِ وَنَوَامِيْسُ الْعَصْرِ وَوُلَاةُ الْاَمْرِ وَالْمُنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الذِّكْرُ وَمَا يَتَنَزَّلُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاَصْحَابُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ تَرَاجِمَةُ وَحْيِهٖ وَوُلَاةُ اَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى خَاتِمِهِمْ وَقَاۤئِمِهِمُ الْمَسْتُوْرِ عَنْ عَوَالِمِهِمْ اَللّٰهُمَّ وَاَدْرِكْ بِنَاۤ اَيَّامَهٗ وَظُهُوْرَهٗ وَقِيَامَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاقْرِنْ ثَارَنَا بِثَارِهٖ وَاكْتُبْنَا فِيْ اَعْوَانِهٖ وَخُلَصَاۤئِهٖ وَاَحْيِنَا فِيْ دَوْلَتِهٖ نَاعِمِيْنَ وَبِصُحْبَتِهٖ غَانِمِيْنَ وَبِحَقِّهٖ قَاۤئِمِيْنَ وَمِنَ السُّوْۤءِ سَالِمِيْنَ يَاۤ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰۤى اَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِيْنَ وَعِتْرَتِهِ النَّاطِقِيْنَ وَالْعَنْ جَمِيْعَ الظَّالِمِيْنَ وَاحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَاۤ اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ۔

وارد ہے کہ اس شب کو چار رکعت نماز پڑھے دو سلام سے اور ہر رکعت میں بعد الحمد سو مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ اور بعد نماز یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ وَّمِنْ عَذَابِكَ خَاۤئِفٌ وَّبِكَ مُسْتَجِيْرٌ رَبِّ لَا تُبَدِّلْ اِسْمِيْ وَلَا تُغَيِّرْ جِسْمِيْ رَبِّ لَا تَجْهَدْ بَلَاۤئِيْ رَبِّ لَا تُشْمِتْ بِيْ اَعْدَاۤئِيْ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَاۤؤُكَ اَنْتَ كَمَاۤ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ وَفَوْقَ مَا يَقُوْلُ الْقَاۤئِلُوْنَ فِيْكَ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اس شب میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سو مرتبہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو خداوند عالم اس کے گزشتہ گناہ بخش دے گا اور دنیا و آخرت کی حاجتیں بر لائے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

وارد ہے کہ شب نیمۂ شعبان میں دس رکعت نماز دو دو کر کے پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ پڑھیں۔ پھر سجدہ کریں اور یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدَ سَوَادِیْ وَخَيَالِیْ وَبَيَاضِیْ يَا عَظِيْمَ كُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیَ الْعَظِيْمَ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُهٗ غَيْرُكَ يَا عَظِيْمُ۔

بہترین دعا اس شب میں بلکہ ہر شب جمعہ میں دعائے کمیل ہے جو ادعیۂ ماثورہ کے باب میں درج ہے۔ غرضکہ اس شب مبارکہ میں جاگنا اور تلاوت قرآن اور دعا و نماز میں بسر کرنا آتش جہنم سے آزادی اور دعا قبول ہونے کا باعث ہے پھر علی الصباح اس عریضہ کا پیش کرنا معمول مومنین ہے جو حضور صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں استغاثہ ہے جو حسب ذیل ہے۔

عَرِیْضۂ حَاجَت

بحضور پر نور شہنشاہ دوران حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہٗ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كَتَبْتُ اِلَيْكَ يَا مَوْلَایَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ مُسْتَغِيْثًا بِكَ وَشَكَوْتُ مَا نَزَلَ بِیْ مُسْتَجِيْرًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بِكَ مِنْ اَمْرٍ قَدْ دَهَمَنِیْ وَاَشْغَلَ قَلْبِیْ وَاَطَالَ فِكْرِیْ وَسَلَبَنِیْ بَعْضَ لُبِّیْ وَغَيَّرَ خَطِيْرَ نِعْمَةِ اللّٰهِ عِنْدِیْ وَاَسْلَمَنِیْ عِنْدَ تَخَيُّلِ وُرُوْدِهِ الْخَلِيْلُ وَتَبَرَّاَ مِنِّیْ عِنْدَ تَرَائِیْ اِقْبَالِهٖ اِلَیَّ الْحَمِيْمُ وَعَجَزَتْ عَنْ دِفَاعِهٖ حِيْلَتِیْ وَخَانَنِیْ فِیْ تَحَمُّلِهٖ صَبْرِیْ وَقُوَّتِیْ فَلَجَاْتُ فِيْهِ اِلَيْكَ وَتَوَكَّلْتُ وَتَوَسَّلْتُ فِی الْمَسْاَلَةِ لِلّٰهِ جَلَّ ثَنَآؤُهٗ عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ فِیْ دِفَاعِهٖ عَنِّیْ عِلْمًا بِمَكَانِكَ مِنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلِیِّ التَّدْبِيْرِ وَمَالِكِ الْاُمُوْرِ وَاثِقًا بِكَ فِی الْمُسَارَعَةِ فِی الشَّفَاعَةِ اِلَيْهِ جَلَّ ثَنَآؤُهٗ فِیْ اَمْرِیْ مُتَيَقِّنًا لِاِجَابَتِهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِيَّاكَ بِاِعْطَآءِ سُؤْلِیْ وَاَنْتَ

يَا مَوْلَایَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ جَدِيْرٌ بِتَحْقِيْقِ ظَنِّیْ وَتَصْدِيْقِ اَمَلِیْ فِيْكَ فِیْ اَمْرِ۔

یہاں اپنی حاجات و پریشانیاں لکھیں۔۔

فِيْمَا لَا طَاقَةَ لِیْ بِحَمْلِهٖ وَلَا صَبْرَ لِیْ عَلَيْهِ وَاِنْ كُنْتُ مُسْتَحِقًّا لَهٗ وَلِاَضْعَافِهٖ بِقَبِيْحِ اَفْعَالِیْ وَتَفْرِيْطِیْ فِی الْوَاجِبَاتِ الَّتِیْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَغِثْنِیْ يَا مَوْلَایَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ عِنْدَ اللَّهَفِ وَقَدِّمِ الْمَسْاَلَةَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَمْرِیْ قَبْلَ حُلُوْلِ التَّلَفِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ فَبِكَ بُسِطَتِ النِّعْمَةُ عَلَیَّ وَاَسْئَلِ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهٗ لِیْ نَصْرًا عَزِيْزًا وَفَتْحًا قَرِيْبًا فِيْهِ بُلُوْغُ الْاٰمَالِ وَخَيْرُ الْمَبَادِیْ وَخَوَاتِيْمُ الْاَعْمَالِ وَالْاَمْنُ مِنَ الْمَخَاوِفِ كُلِّهَا فِیْ كُلِّ حَالٍ اِنَّهٗ جَلَّ ثَنَآؤُهٗ لِمَا يَشَآءُ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيْدُ وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فِی الْمَبْدَاِ وَالْمَاٰلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ۔

یہاں اپنا نام لکھیں۔۔

ھدایات:۔ زعفران سے عریضہ کے درمیان میں اپنی حاجات لکھ کر نیچے اپنا نام لکھے۔ اور خوشبو یعنی عطر لگا کر آٹے یا پاک مٹی میں رکھ کر دریا یا نہر یا گہرے کنویں میں علی الصبح ڈالے۔ جس وقت عریضہ دریا میں ڈالنے کا ارادہ کرے تو جناب حسین بن روح کو پکارے۔ اسین بن روح! اور یہ دعا پڑھ کر عریضہ ڈال دے۔

يَا حُسَيْنَ بْنَ رَوْحٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَشْهَدُ اَنَّ وَفَاتَكَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنَّكَ حَیٌّ عِنْدَ اللّٰهِ مَرْزُوْقٌ وَقَدْ خَاطَبْتُكَ فِیْ حَيٰوتِكَ الَّتِیْ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهٰذِهٖ رُقْعَتِیْ وَحَاجَتِیْ اِلٰی مَوْلٰنَا صَاحِبِ الْاَمْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلِّمْهَا اِلَيْهِ فَاَنْتَ الثِّقَةُ الْاَمِيْنُ۔

Presented by www.ziaraat.com

ماہ رمضان

ماہِ رمضان المبارک ماہِ خداوندِ عالم ہے۔ اور شریف ترین مہینہ ہے یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں رحمت و بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہِ شعبان کے آخر میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا مہینہ برکت و رحمت و مغفرت لے کر تمہارے پاس آیا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ خدا کے نزدیک سب مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے دن تمام دنوں سے اور اس کی راتیں تمام راتوں سے بہتر ہیں۔ اس مہینہ میں تمہارا سانس لینا تسبیح کا ثواب رکھتا ہے۔ تمہارا سونا بمنزلۂ عبادت ہے۔ تمہارے عمل مقبول ہیں اور تمہاری دعائیں مستجاب ہیں۔ پس تم صدقِ نیت سے خداوندِ عالم سے سوال کرو کہ وہ اس مبارک مہینہ میں روزہ رکھنے اور قرآن پڑھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اے لوگو! تم میں سے کسی مومن کا اس مہینہ میں روزہ کھلوائے گا۔ اس کو خدائے بزرگ و برتر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اس کے گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے سن کر کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب روزہ افطار کرانے کی قدرت نہیں رکھتے۔ حضرت نے فرمایا کہ آتش جہنم سے پرہیز کرو۔ اور روزہ داروں کا روزہ افطار کراؤ۔ اگرچہ آدھے خرمے سے ہو یا ایک گھونٹ پانی ہو۔ پھر فرمایا کہ جو اس مہینہ میں مجھ پر اور میری اولاد پر کثرت سے صلوٰت بھیجے گا۔ خداوند عالم اس کے اعمال کی ترازو روزِ قیامت جاری فرمائے گا۔ اور جو شخص اس مہینہ میں قرآن کی ایک آیت پڑھے گا تو اس کو اس قدر ثواب مرحمت فرمائے گا جتنا کہ اور مہینوں میں ختم قرآن کا ہوتا ہے لوگو! اس مہینہ میں بہشت کے دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ لہٰذا خدا سے دعا کرو کہ تمہارے لئے ان کو بند نہ کرے۔ اور اس مہینہ میں جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں خدا سے سوال کرو کہ تمہارے لئے ان کو نہ کھولے۔ اور اس مہینہ میں شیطان مقید ہوتے ہیں۔ پس تم خدا سے دعا کرو کہ تم پر شیطان کو مسلط نہ کرے۔

اس مہینہ کی پندرھویں تاریخ کو سبطِ اکبر حضرت امام حسن مجتبےٰ علیہ السّلام کی ولادت باسعادت ہے۔ لہٰذا زیارتِ جامعہ اس روز پڑھنی چاہیئے۔ اور اکیسویں تاریخ حضرت ابو الائمہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی شہادت ہے۔ پس حضرت کی زیارت پڑھنی چاہیئے۔

آدابِ دخولِ ماہِ رمضان

ہلالِ ماہِ رمضان کا طلب کرنا سنّت ہے۔ اور بعض علماء اسے واجب جانتے ہیں۔ پس چاند دیکھے تو رو بقبلہ ہو کر ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے۔ اور ہلال کو خطاب کر کے یہ کہے۔ رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالْمُسَارَعَۃِ اِلٰی مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَھْرِنَا ھٰذَا وَارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَعَوْنَہٗ وَاصْرِفْ عَنَّا ضُرَّہٗ وَشَرَّہٗ وَبَلَآءَہٗ وَفِتْنَتَہٗ۔ اور بہترین دعا وہ دعائے صحیفۂ کاملہ ہے۔ جو دعائے ہلال کے بیان میں مذکور ہے۔ روایت میں ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رویت ہلال ماہ رمضان کے وقت قبلہ رو ہو کر یہ فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالْعَافِیَۃِ الْمُجَلِّلَۃِ وَدِفَاعِ الْاَسْقَامِ وَالْعَوْنِ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَالصِّیَامِ وَالْقِیَامِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنَا لِشَھْرِ رَمَضَانَ وَتَسَلَّمْہُ مِنَّا وَسَلِّمْنَا فِیْہِ حَتّٰی یَنْقَضِیَ عَنَّا شَھْرُ رَمَضَانَ وَقَدْ عَفَوْتَ عَنَّا وَغَفَرْتَ لَنَا وَرَحِمْتَنَا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب ہلال ماہِ رمضان کی طرف نظر کرے تو یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ قَدْ حَضَرَ شَھْرُ رَمَضَانَ وَقَدِ افْتَرَضْتَ عَلَیْنَا صِیَامَہٗ وَاَنْزَلْتَ فِیْہِ الْقُرْاٰنَ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ

Presented by www.ziaraat.com

الهدى والفرقان اللهم اعنا على صيامه وتقبله منا وسلمنا فيه وسلمنا منه وسلمه لنا في يسر منك وعافية انك على كل شيء قدير يا رحمن يا رحيم

شب اول میں مجامعت[1] سنت ہے۔ اور یہ اسی مہینہ کی خصوصیت ہے بخلاف اس کے دوسرے مہینوں کی شب اول میں جماع مکروہ ہے۔ اور شب اول میں غسل سنت ہے کہ غسل کرنے والے کو اس سال خارش بدن نہ ہوگی۔ نہر جاری میں غسل کرے اور تیس چلو پانی سر پر ڈالے کہ آئندہ ماہ رمضان تک طہارت معنوی ہوجائے گی اور شب اول میں زیارت امام حسین علیہ السلام نزدیک و دور سے سنت ہے جو موجب ثواب عظیم ہے۔ شب اول ماہ رمضان کے روزوں کی نیت کرے اور پھر ہر شب نیت[2] کرے کہ میں ماہ رمضان کا روزہ رکھتا ہوں یا رکھتی ہوں ادا واجب قربۃً الی اللہ الفاظ کا زبان پر لانا معتبر نہیں ہے بلکہ قصد و ارادہ کا دل میں پیدا کرنا لازم ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص شب اول یا روز اول دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ انا فتحنا پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد سورۃ حمد جو سورۃ چاہے پڑھے تو خداوند عالم اس سال کی جمیع آفات و بلیات سے محفوظ رکھے گا۔ روز اول غسل کرنا آب جاری میں سنت ہے۔ اور وارد ہے کہ جو روز اول ایک چلو گلاب میں ڈالے تو وہ خواری و پریشانی سے نجات پائے گا۔ اور اگر ہر روز اسی طرح کرے تو اس روز بلاؤں سے ایمن میں ہوگا اور اس سال مرض سرسام سے بے خطر رہے گا۔

بہترین اعمال تلاوت قرآن مجید ہے۔ اور ہر چیز کی ایک بہار ہے اور قرآن شریف کی بہار ماہ رمضان المبارک ہے۔ کثرت سے صلوٰۃ پڑھنا اور استغفار کا ورد کرنا بہتر اور موجب کفارہ گناہان گذشتہ ہے۔ شب و روز کے نوافل حتی الامکان ترک نہ کرے اور طاق راتوں میں خصوصاً آخری دس تاریخوں میں ہر شب غسل سنت ہے۔

---

[2] احوط یہ ہے کہ شب اول میں پورے مہینے کے روزوں کی نیت کرے اور ہر شب علیحدہ بھی نیت کرتا رہے۔ ۱۲

[1] ہمبستری

اعمال شب و روز

حضرت آئمہ علیہم السلام سے منقول ہے کہ ہر نماز کے بعد ماہ رمضان میں یہ دعا پڑھے۔ یا علی یا عظیم یا غفور یا رحیم انت الرب العظیم الذی لیس کمثله شيء وهو السميع البصير وهذا شهر عظمته وكرمته وشرفته وفضلته على الشهور وهو الشهر الذي فرضت صيامه علي وهو شهر رمضان الذي انزلت فيه القرآن هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان وجعلت فيه ليلة القدر وجعلتها خيرا من الف شهر فيا ذا المن ولا يمن عليك من علي بفكاك رقبتي من النار فيمن تمن عليه وادخلني الجنة برحمتك يا ارحم الراحمين۔

منقول ہے کہ جو شخص ہر شب اس ماہ میں یہ دعا پڑھے مستحق اجر عظیم ہوگا دعا یہ ہے اللهم رب هذا الشهر رمضان الذي انزلت فيه القرآن وافترضت على عبادك فيه الصيام صل على محمد وآل محمد وارزقني حج بيتك الحرام في عامي هذا وفي كل عام واغفر لي تلك الذنوب العظام فانه لا يغفرها غيرك يا رحمن يا علام

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر شب اس ماہ مبارک میں یہ دعا پڑھے۔ اللهم اني اسئلك ان تجعل فيما تقضي وتقدر من الامر المحتوم في الامر الحكيم من القضاء الذي لا يرد ولا يبدل ان تكتبني من حجاج بيتك الحرام المبرور حجهم المشكور سعيهم المغفور ذنوبهم المكفر عن سيئاتهم وان تجعل فيما تقضي وتقدر ان تطيل عمري في خير وعافية وتوسع في رزقي وتجعلني ممن تنتصر به لدينك ولا تستبدل بي

Presented by www.ziaraat.com

غیبتی اور یہ دعا بھی ہر شب پڑھے ۔ اَللّٰھُمَّ بِرَحْمَتِکَ فِی الصَّالِحِیْنَ فَاَدْخِلْنَا
وَفِیْ عِلِّیِّیْنَ فَارْفَعْنَا وَبِکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ مِّنْ عَیْنٍ سَلْسَبِیْلٍ فَاسْقِنَا
وَمِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ بِرَحْمَتِکَ فَزَوِّجْنَا وَمِنَ الْوِلْدَانِ الْمُخَلَّدِیْنَ
کَاَنَّھُمْ لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ فَاَخْدِمْنَا وَمِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَ
لُحُوْمِ الطَّیْرِ فَاَطْعِمْنَا وَمِنْ ثِیَابِ السُّنْدُسِ وَالْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ
فَاَلْبِسْنَا وَلَیْلَۃَ الْقَدْرِ وَحَجَّ بَیْتِکَ الْحَرَامِ وَقَتْلًا فِیْ سَبِیْلِکَ
فَوَفِّقْ لَنَا وَصَالِحَ الدُّعَاۤءِ وَالْمَسْئَلَۃِ فَاسْتَجِبْ لَنَا وَاِذَا جَمَعْتَ
الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَارْحَمْنَا وَبَرَآءَۃً مِّنَ النَّارِ
فَاکْتُبْ لَنَا وَفِیْ جَھَنَّمَ فَلَا تَغُلَّنَا وَفِیْ عَذَابِکَ وَھَوَانِکَ فَلَا
تَبْتَلِنَا وَمِنَ الزَّقُّوْمِ وَالضَّرِیْعِ فَلَا تُطْعِمْنَا وَمَعَ الشَّیَاطِیْنِ فَلَا
تَجْعَلْنَا وَفِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِنَا فَلَا تَکْبُبْنَا وَمِنْ ثِیَابِ النَّارِ
وَسَرَابِیْلِ الْقَطِرَانِ فَلَا تُلْبِسْنَا وَمِنْ کُلِّ سُوْۤءٍ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا
اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ فَنَجِّنَا ۔

اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے اپنے شیعوں کو لکھا کہ
ہر شب اس ماہ میں یہ دعا پڑھا کرو کہ اس مہینے کی دعاء کو ملائکہ سنتے ہیں ۔ اور اس کے صاحب
کے لئے استغفار کرتے ہیں ۔ اور وہ جلیل القدر دعا یہ ہے ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الثَّنَآءَ
بِحَمْدِکَ وَاَنْتَ مُسَدِّدٌ لِّلصَّوَابِ بِمَنِّکَ وَاَیْقَنْتُ اَنَّکَ اَنْتَ اَرْحَمُ
الرَّاحِمِیْنَ فِیْ مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَۃِ وَاَشَدُّ الْمُعَاقِبِیْنَ فِیْ مَوْضِعِ
النَّکَالِ وَالنَّقِمَۃِ وَاَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرِیْنَ فِیْ مَوْضِعِ الْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَۃِ
اَللّٰھُمَّ اَذِنْتَ لِیْ فِیْ دُعَآئِکَ وَمَسْئَلَتِکَ فَاسْمَعْ یَا سَمِیْعُ مِدْحَتِیْ
وَاَجِبْ یَا رَحِیْمُ دَعْوَتِیْ وَاَقِلْ یَا غَفُوْرُ عَثْرَتِیْ فَکَمْ یَا اِلٰھِیْ
مِنْ کُرْبَۃٍ قَدْ فَرَّجْتَھَا وَھُمُوْمٍ قَدْ کَشَفْتَھَا وَعَثْرَۃٍ قَدْ
اَقَلْتَھَا وَرَحْمَۃٍ قَدْ نَشَرْتَھَا وَحَلْقَۃِ بَلَاۤءٍ قَدْ فَکَکْتَھَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ
وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِجَمِیْعِ
مَحَامِدِہٖ کُلِّھَا عَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِہٖ کُلِّھَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا
مُضَادَّ لَہٗ فِیْ مُلْکِہٖ وَلَا مُنَازِعَ لَہٗ فِیْ اَمْرِہٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ فِیْ خَلْقِہٖ وَلَا شَبِیْہَ لَہٗ فِیْ عَظَمَتِہٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْفَاشِیْ فِی
الْخَلْقِ اَمْرُہٗ وَحَمْدُہُ الظَّاھِرِ بِالْکَرَمِ مَجْدُہُ الْبَاسِطِ بِالْجُوْدِ
یَدَہُ الَّذِیْ لَا تَنْقُصُ خَزَآئِنُہٗ وَلَا تَزِیْدُہٗ کَثْرَۃُ الْعَطَآءِ اِلَّا
جُوْدًا وَّکَرَمًا اِنَّہٗ ھُوَ الْعَزِیْزُ الْوَھَّابُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ قَلِیْلًا
مِّنْ کَثِیْرٍ مَّعَ حَاجَۃٍ بِیْ اِلَیْہِ عَظِیْمَۃٍ وَّغِنَاکَ عَنْہُ قَدِیْمٌ وَّھُوَ
عِنْدِیْ کَثِیْرٌ وَّھُوَ عَلَیْکَ سَھْلٌ یَّسِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَفْوَکَ عَنْ
ذَنْبِیْ وَتَجَاوُزَکَ عَنْ خَطِیْٓئَتِیْ وَصَفْحَکَ عَنْ ظُلْمِیْ وَسِتْرَکَ
عَلٰی قَبِیْحِ عَمَلِیْ وَحِلْمَکَ عَنْ کَثِیْرِ جُرْمِیْ عِنْدَ مَا کَانَ مِنْ
خَطَاِیْ وَعَمْدِیْ اَطْمَعَنِیْ فِیْ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَا اَسْتَوْجِبُہٗ مِنْکَ
الَّذِیْ رَزَقْتَنِیْ مِنْ رَّحْمَتِکَ وَاَرَیْتَنِیْ مِنْ قُدْرَتِکَ وَعَرَّفْتَنِیْ
مِنْ اِجَابَتِکَ فَصِرْتُ اَدْعُوْکَ اٰمِنًا وَّاَسْئَلُکَ مُسْتَاْنِسًا لَّا خَآئِفًا
وَّلَا وَجِلًا مُّدِلًّا عَلَیْکَ فِیْمَا قَصَدْتُ فِیْہِ اِلَیْکَ فَاِنْ اَبْطَاَ عَنِّیْ
عَتَبْتُ بِجَھْلِیْ عَلَیْکَ وَلَعَلَّ الَّذِیْ اَبْطَاَ عَنِّیْ ھُوَ خَیْرٌ لِّیْ لِعِلْمِکَ
بِعَاقِبَۃِ الْاُمُوْرِ فَلَمْ اَرَ مَوْلًی کَرِیْمًا اَصْبَرَ عَلٰی عَبْدٍ لَّئِیْمٍ مِّنْکَ
عَلَیَّ یَا رَبِّ اِنَّکَ تَدْعُوْنِیْ فَاُوَلِّیْ عَنْکَ وَتَتَحَبَّبُ اِلَیَّ فَاَتَبَغَّضُ
اِلَیْکَ وَتَتَوَدَّدُ اِلَیَّ فَلَا اَقْبَلُ مِنْکَ کَاَنَّ لِیَ التَّطَوُّلَ عَلَیْکَ فَلَمْ
یَمْنَعْکَ ذٰلِکَ مِنَ الرَّحْمَۃِ لِیْ وَالْاِحْسَانِ اِلَیَّ وَالتَّفَضُّلِ عَلَیَّ بِجُوْدِکَ
وَکَرَمِکَ فَارْحَمْ عَبْدَکَ الْجَاھِلَ وَجُدْ عَلَیْہِ بِفَضْلِ اِحْسَانِکَ
اِنَّکَ جَوَادٌ کَرِیْمٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَالِکِ الْمُلْکِ مُجْرِی الْفُلْکِ

Presented by www.ziaraat.com

مُسَخِّرِ الرِّيَاحِ فَالِقِ الْإِصْبَاحِ دَيَّانِ الدِّينِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰى حِلْمِهِ بَعْدَ عِلْمِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى عَفْوِهِ بَعْدَ قُدْرَتِهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى طُولِ اَنَاتِهِ فِي غَضَبِهِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى مَا يُرِيدُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خَالِقِ الْخَلْقِ بَاسِطِ الرِّزْقِ فَالِقِ الْإِصْبَاحِ ذِي الْجَلَالِ وَ
الْإِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ الَّذِي بَعُدَ فَلَا يُرٰى وَقَرُبَ فَشَهِدَ
النَّجْوٰى تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مُنَازِعٌ يُعَادِلُهُ
وَلَا شَبِيهٌ يُشَاكِلُهُ وَلَا ظَهِيرٌ يُعَاضِدُهُ قَهَرَ بِعِزَّتِهِ الْأَعِزَّاءَ
وَتَوَاضَعَ لِعَظَمَتِهِ الْعُظَمَاءُ فَبَلَغَ بِقُدْرَتِهِ مَا يَشَاءُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي يُجِيبُنِي حِينَ اُنَادِيهِ وَيَسْتُرُ عَلَيَّ كُلَّ عَوْرَةٍ وَاَنَا اَعْصِيهِ
وَيُعَظِّمُ النِّعْمَةَ عَلَيَّ فَلَا اُجَازِيهِ فَكَمْ مِنْ مَوْهِبَةٍ هَنِيئَةٍ قَدْ
اَعْطَانِي وَعَظِيمَةٍ مَخُوفَةٍ قَدْ كَفَانِي وَبَهْجَةٍ مُونِقَةٍ قَدْ اَرَانِي
وَبَلِيَّةٍ مُوبِقَةٍ قَدْ دَرَأَ عَنِّي فَاُثْنِي عَلَيْهِ حَامِدًا وَاَذْكُرُهُ
مُسَبِّحًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا يُهْتَكُ حِجَابُهُ وَلَا يُغْلَقُ بَابُهُ وَلَا
يُرَدُّ سَائِلُهُ وَلَا يُخَيَّبُ آمِلُهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُؤْمِنُ الْخَائِفِينَ
وَيُنَجِّي الصَّالِحِينَ وَيَرْفَعُ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَيَضَعُ الْمُسْتَكْبِرِينَ وَ
يُهْلِكُ مُلُوكًا وَيَسْتَخْلِفُ آخَرِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَاصِمِ الْجَبَّارِينَ
مُبِيرِ الظَّالِمِينَ مُدْرِكِ الْهَارِبِينَ نَكَالِ الظَّالِمِينَ صَرِيخِ
الْمُسْتَصْرِخِينَ مَوْضِعِ حَاجَاتِ الطَّالِبِينَ مُعْتَمَدِ الْمُؤْمِنِينَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مِنْ خَشْيَتِهِ تَرْعَدُ السَّمَاءُ وَسُكَّانُهَا وَ
تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَعُمَّارُهَا وَتَمُوجُ الْبِحَارُ وَمَنْ يَسْبَحُ فِي
غَمَرَاتِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَخْلُقُ وَلَمْ يُخْلَقْ وَيَرْزُقُ
وَلَا يُرْزَقُ وَيُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ وَيُمِيتُ الْاَحْيَاءَ وَيُحْيِي الْمَوْتٰى

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاَمِينِكَ وَصَفِيِّكَ وَحَبِيبِكَ
وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَحَافِظِ سِرِّكَ وَمُبَلِّغِ رِسَالَاتِكَ اَفْضَلَ وَ
اَحْسَنَ وَاَجْمَلَ وَاَكْمَلَ وَاَزْكٰى وَاَنْمٰى وَاَطْيَبَ وَاَطْهَرَ وَاَسْنٰى
وَاَكْثَرَ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ
عَلٰى اَحَدٍ مِنْ عِبَادِكَ وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَصَفْوَتِكَ وَاَهْلِ الْكَرَامَةِ
عَلَيْكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَصِيِّ رَسُولِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ وَاَخِي رَسُولِكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى
خَلْقِكَ وَآيَتِكَ الْكُبْرٰى وَالنَّبَاِ الْعَظِيمِ وَصَلِّ عَلَى الصِّدِّيقَةِ
الطَّاهِرَةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلٰى
سِبْطَيِ الرَّحْمَةِ وَاِمَامَيِ الْهُدٰى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ وَصَلِّ عَلٰى اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ
بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسٰى وَمُحَمَّدِ
بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْخَلَفِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ
حُجَجِكَ عَلٰى عِبَادِكَ وَاُمَنَائِكَ فِي بِلَادِكَ صَلٰوةً كَثِيرَةً دَائِمَةً
اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّ اَمْرِكَ الْقَائِمِ الْمُؤَمَّلِ وَالْعَدْلِ
الْمُنْتَظَرِ وَحُفَّهُ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَاَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ
يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ الدَّاعِيَ اِلٰى كِتَابِكَ وَالْقَائِمَ
بِدِينِكَ اِسْتَخْلِفْهُ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِ
مَكِّنْ لَهُ دِينَهُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ لَهُ اَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ
اَمْنًا يَعْبُدُكَ لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهُ وَاَعْزِزْ بِهِ
وَانْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ وَانْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيزًا وَافْتَحْ لَهُ فَتْحًا
يَسِيرًا وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا اَللّٰهُمَّ

Presented by www.ziaraat.com

ذِيْلِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ حَتّٰى لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ اَحَدٍ
مِّنَ الْخَلْقِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْ دَوْلَةٍ كَرِيْمَةٍ تُعِزُّ بِهَا
الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهٗ وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَاَهْلَهٗ وَتَجْعَلُنَا فِيْهَا مِنَ
الدُّعَاةِ اِلٰى طَاعَتِكَ وَالْقَادَةِ اِلٰى سَبِيْلِكَ وَتَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ مَا عَرَّفْتَنَا مِنَ الْحَقِّ فَحَمِّلْنَاهُ وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ
فَبَلِّغْنَاهُ اَللّٰهُمَّ الْمُمْ بِهٖ شَعَثَنَا وَاشْعَبْ بِهٖ صَدْعَنَا وَارْتُقْ بِهٖ
فَتْقَنَا وَكَثِّرْ بِهٖ قِلَّتَنَا وَاَعْزِزْ بِهٖ ذِلَّتَنَا وَاَغْنِ بِهٖ عَائِلَنَا
وَاقْضِ بِهٖ عَنْ مُغْرَمِنَا وَاجْبُرْ بِهٖ فَقْرَنَا وَسُدَّ بِهٖ خَلَّتَنَا وَ
يَسِّرْ بِهٖ عُسْرَنَا وَبَيِّضْ بِهٖ وُجُوْهَنَا وَفُكَّ بِهٖ اَسْرَنَا وَاَنْجِحْ
بِهٖ طَلِبَتَنَا وَاَنْجِزْ بِهٖ مَوَاعِيْدَنَا وَاسْتَجِبْ بِهٖ دَعْوَتَنَا وَاَعْطِنَا
بِهٖ سُؤْلَنَا وَبَلِّغْنَا بِهٖ مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اٰمَالَنَا وَاَعْطِنَا بِهٖ
فَوْقَ رَغْبَتِنَا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَاَوْسَعَ الْمُعْطِيْنَ اشْفِ بِهٖ
صُدُوْرَنَا وَاَذْهِبْ بِهٖ غَيْظَ قُلُوْبِنَا وَاهْدِنَا بِهٖ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ
مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
وَانْصُرْنَا بِهٖ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّنَا اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَشْكُوْ اِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنَا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَغَيْبَةَ وَلِيِّنَا وَ
كَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا وَشِدَّةَ الْفِتَنِ بِنَا وَتَظَاهُرَ الزَّمَانِ
عَلَيْنَا فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعِنَّا عَلٰى ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِّنْكَ تُعَجِّلُهٗ
وَبِضُرٍّ تَكْشِفُهٗ وَنَصْرٍ تُعِزُّهٗ وَسُلْطَانِ حَقٍّ تُظْهِرُهٗ وَرَحْمَةٍ
مِّنْكَ تُجَلِّلُنَاهَا وَعَافِيَةٍ مِّنْكَ تُلْبِسُنَاهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص
دعا کو ماہ رمضان میں ہر نماز واجب کے بعد پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جائیں
دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِ

كُلَّ فَقِيْرٍ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ اَللّٰهُمَّ اكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ اَللّٰهُمَّ
اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِيْنٍ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوْبٍ اَللّٰهُمَّ
رُدَّ كُلَّ غَرِيْبٍ اَللّٰهُمَّ فُكَّ كُلَّ اَسِيْرٍ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ
مِّنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيْضٍ اَللّٰهُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا
بِغِنَاكَ اَللّٰهُمَّ غَيِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ اَللّٰهُمَّ اقْضِ عَنَّا
الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

اعمالِ سحر

سحر کھانا سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السّلام سے منقول ہے
کہ جناب رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا کہ خدا اور فرشتے ان لوگوں پر صلوات بھیجتے ہیں جو سحر
کے وقت استغفار کرتے ہیں۔ اور سحری کھاتے ہیں۔ پس تم سحری کھاؤ۔ اگرچہ ایک گھونٹ
پانی ہو۔ اور میری اُمت کو چاہیئے کہ سحر کا کھانا ترک نہ کرے اگرچہ خرمے کا ایک دانہ ہو
سحر و افطار کے وقت سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ کا پڑھنا بے حد ثواب کا باعث ہے۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام یہ دُعا بوقتِ سحر پڑھا کرتے تھے۔ یہ جلیل القدر دُعا ہے
اس میں اسمِ اعظم ہے جو کوئی اس کو خضوع و خشوع اور رجوعِ قلب سے پڑھے۔ تو
اس کے ذریعہ سے دُعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ دُعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
مِنْ بَهَائِكَ بِاَبْهَاهُ وَكُلُّ بَهَائِكَ بَهِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
بِبَهَائِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِاَجْمَلِهٖ وَكُلُّ
جَمَالِكَ جَمِيْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ جَلَالِكَ بِاَجَلِّهٖ وَكُلُّ جَلَالِكَ جَلِيْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِجَلَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ بِاَعْظَمِهَا
وَكُلُّ عَظَمَتِكَ عَظِيْمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعَظَمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ نُوْرِكَ بِاَنْوَرِهٖ وَكُلُّ نُوْرِكَ نَيِّرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِنُوْرِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ رَحْمَتِكَ بِاَوْسَعِهَا

Presented by www.ziaraat.com

وَكُلُّ رَحْمَتِكَ وَاسِعَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِاَتَمِّهَا وَكُلُّ كَلِمَاتِكَ تَامَّةٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ
بِاَكْمَلِهٖ وَكُلُّ كَمَالِكَ كَامِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ اَسْمَآئِكَ بِاَكْبَرِهَا وَكُلُّ اَسْمَآئِكَ كَبِيْرَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِزَّتِكَ
بِاَعَزِّهَا وَكُلُّ عِزَّتِكَ عَزِيْزَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَشِيَّتِكَ بِاَمْضَاهَا وَكُلُّ مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ قُدْرَتِكَ
بِالْقُدْرَةِ الَّتِی اسْتَطَلْتَ بِهَا عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيْلَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ
بِاَنْفَذِهٖ وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَاهُ وَكُلُّ قَوْلِكَ رَضِیٌّ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَسَآئِلِكَ
بِاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَكُلُّ مَسَآئِلِكَ اِلَيْكَ حَبِيْبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِمَسَآئِلِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِاَشْرَفِهٖ وَكُلُّ
شَرَفِكَ شَرِيْفٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِاَدْوَمِهٖ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَآئِمٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِاَفْخَرِهٖ
وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ مِنْ عُلُوِّكَ بِاَعْلَاهُ وَكُلُّ عُلُوِّكَ عَالٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعُلُوِّكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِاَقْدَمِهٖ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيْمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ اٰيَاتِكَ بِاَكْرَمِهَا وَكُلُّ اٰيَاتِكَ كَرِيْمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَسْئَلُكَ بِاٰيَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَا اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الشَّاْنِ
وَالْجَبَرُوْتِ وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ شَاْنٍ وَحْدَهٗ وَجَبَرُوْتٍ وَحْدَهَا اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَا تُجِيْبُنِیْ حِيْنَ اَسْئَلُكَ فَاَجِبْنِیْ يَا اَللّٰهُ۔ پس حاجت
طلب کرے۔ انشاءاللہ تعالےٰ بر آئے گی۔

یہ دعا مختصر ترین دعائے سحر ہے۔ يَا مَفْزَعِیْ عِنْدَ كُرْبَتِیْ وَيَا غَوْثِیْ
عِنْدَ شِدَّتِیْ اِلَيْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَغَثْتُ وَبِكَ لُذْتُ لَا اَلُوْذُ
بِسِوَاكَ وَلَا اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلَّا مِنْكَ فَاَغِثْنِیْ وَفَرِّجْ عَنِّیْ يَا مَنْ
يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّی الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّی
الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا
تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِیْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُصِيْبَنِیْ
اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرَضِّنِیْ مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ يَا عُدَّتِیْ فِیْ كُرْبَتِیْ وَيَا صَاحِبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَيَا
وَلِيِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ وَيَا غَايَتِیْ فِیْ رَغْبَتِیْ اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِیْ وَالْاٰمِنُ
رَوْعَتِیْ وَالْمُقِيْلُ عَثْرَتِیْ فَاغْفِرْ لِیْ خَطِيْئَتِیْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اعمالِ افطار

شرعی غروب آفتاب کے وقت روزہ افطار کرنا چاہئے۔ سنّت ہے کہ نماز مغرب پڑھ کر روزہ افطار کیا جائے۔ لیکن اگر بھوک پیاس زیادہ ہو جس کی وجہ سے نماز میں اچھی طرح توجہ نہ ہو سکے یا کچھ اور لوگ اس کے ساتھ افطار کے انتظار میں ہوں تو بہتر ہے کہ نماز مغرب سے قبل افطار کرے۔ نیم گرم پانی سے روزہ افطار کرنا معدہ کو صاف کرتا ہے۔ بینائی کو قوت دیتا ہے۔ روشنی کو زیادہ کرتا ہے۔ بلغم کو قطع اور دردِ سر کو دور کرتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص حلال خرمے سے افطار کرے اس کی نماز اجر و ثواب میں چار

Presented by www.ziaraat.com

برابر ہوتی ہے۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پانی سے افطار کرنا قلب کے گناہوں کو دھوتا ہے۔ اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بوقتِ افطار کسی مسکین کو ایک روٹی دے تو اس کے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ افطار کے وقت یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ۔ وقت افطار اور بعد سحر کھانے کے سورہ انا انزلناہ پڑھے۔ اور بوقتِ افطار یہ کہے۔ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ لِيْ غَيْرُكَ اِغْفِرْ لِيَ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ اِلَّا الْعَظِيْمُ اور جب لقمہ اول اٹھائے تو یہ کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اِغْفِرْ لِيْ۔

تاریخ وار ادعیہ (دعائیں)

پہلی تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صِيَامِيْ فِيْهِ صِيَامَ الصَّائِمِيْنَ وَقِيَامِيْ فِيْهِ قِيَامَ الْقَائِمِيْنَ وَنَبِّهْنِيْ فِيْهِ عَنْ نَوْمَةِ الْغَافِلِيْنَ وَهَبْ لِيْ جُرْمِيْ فِيْهِ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَاعْفُ عَنِّيْ يَا عَافِيًا عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ دوسری تاریخ اَللّٰهُمَّ قَرِّبْنِيْ فِيْهِ اِلٰى مَرْضَاتِكَ وَجَنِّبْنِيْ فِيْهِ مِنْ سَخَطِكَ وَنَقِمَاتِكَ وَوَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِقِرَاءَةِ اٰيَاتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ تیسری تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ فِيْهِ الذِّهْنَ وَالتَّنْبِيْهَ وَبَاعِدْنِيْ فِيْهِ مِنَ السَّفَاهَةِ وَالتَّمْوِيْهِ وَاجْعَلْ لِيْ نَصِيْبًا مِّنْ كُلِّ خَيْرٍ تُنْزِلُ فِيْهِ بِجُوْدِكَ يَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِيْنَ چوتھی تاریخ اَللّٰهُمَّ قَوِّنِيْ فِيْهِ عَلٰى اِقَامَةِ اَمْرِكَ وَاَذِقْنِيْ فِيْهِ حَلَاوَةَ ذِكْرِكَ وَاَوْزِعْنِيْ فِيْهِ لِاَدَاءِ شُكْرِكَ بِكَرَمِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِحِفْظِكَ وَسِتْرِكَ يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ پانچویں تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْهِ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ فِيْهِ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ الْقَانِتِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ فِيْهِ مِنْ اَوْلِيَائِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ بِرَاْفَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ چھٹی تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَخْذُلْنِيْ فِيْهِ لِتَعَرُّضِ مَعْصِيَتِكَ وَلَا تَضْرِبْنِيْ بِسِيَاطِ نَقِمَتِكَ وَزَحْزِحْنِيْ فِيْهِ مِنْ مُوْجِبَاتِ سَخَطِكَ بِمَنِّكَ وَاَيَادِيْكَ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَةِ الرَّاغِبِيْنَ۔ ساتویں تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى صِيَامِهٖ وَقِيَامِهٖ وَجَنِّبْنِيْ فِيْهِ مِنْ هَفَوَاتِهٖ وَاٰثَامِهٖ وَارْزُقْنِيْ فِيْهِ ذِكْرَكَ بِدَوَامِهٖ بِتَوْفِيْقِكَ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ۔ آٹھویں تاریخ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ فِيْهِ رَحْمَةَ الْاَيْتَامِ وَاِطْعَامَ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءَ السَّلَامِ وَمُجَانَبَةَ اللِّئَامِ وَصُحْبَةَ الْكِرَامِ بِطَوْلِكَ يَا مَلْجَاَ الْاٰمِلِيْنَ نویں تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ فِيْهِ نَصِيْبًا مِّنْ رَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ وَاهْدِنِيْ فِيْهِ لِبَرَاهِيْنِكَ السَّاطِعَةِ وَخُذْ بِنَاصِيَتِيْ اِلٰى مَرْضَاتِكَ الْجَامِعَةِ بِمَحَبَّتِكَ يَا اَمَلَ الْمُشْتَاقِيْنَ دسویں تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْهِ مِنَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ عَلَيْكَ وَاجْعَلْنِيْ فِيْهِ مِنَ الْفَائِزِيْنَ لَدَيْكَ وَاجْعَلْنِيْ فِيْهِ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ اِلَيْكَ بِاِحْسَانِكَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِيْنَ گیارہویں تاریخ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيَّ فِيْهِ الْاِحْسَانَ وَكَرِّهْ اِلَيَّ فِيْهِ الْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَحَرِّمْ عَلَيَّ فِيْهِ السَّخَطَ وَالنِّيْرَانَ بِعَوْنِكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ بارہویں تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ زَيِّنِّيْ فِيْهِ بِالسِّتْرِ وَالْعَفَافِ وَاسْتُرْنِيْ فِيْهِ بِلِبَاسِ الْقُنُوْعِ وَالْكَفَافِ وَاحْمِلْنِيْ فِيْهِ عَلَى الْعَدْلِ وَالْاِنْصَافِ وَاٰمِنِّيْ فِيْهِ مِنْ كُلِّ مَا اَحْذَرُ وَاَخَافُ بِعِصْمَتِكَ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِيْنَ۔ تیرہویں تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ فِيْهِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْاَقْذَارِ وَصَبِّرْنِيْ فِيْهِ عَلٰى كَائِنَاتِ الْاَقْدَارِ وَوَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِلتُّقٰى وَصُحْبَةِ الْاَبْرَارِ بِعَوْنِكَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الْمَسَاكِيْنِ۔ چودھویں تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِيْ فِيْهِ بِالْعَثَرَاتِ وَاَقِلْنِيْ فِيْهِ مِنَ الْخَطَايَا وَالْهَفَوَاتِ وَلَا تَجْعَلْنِيْ فِيْهِ غَرَضًا لِّلْبَلَايَا وَالْاٰفَاتِ بِعِزَّتِكَ يَا عِزَّ الْمُسْلِمِيْنَ

Presented by www.ziaraat.com

پندرھویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْہِ طَاعَةَ الْخَاشِعِیْنَ وَاشْرَحْ فِیْہِ صَدْرِیْ بِاِنَابَةِ الْمُخْبِتِیْنَ بِاَمَانِکَ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ سولھویں تاریخ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِمُوَافَقَةِ الْاَبْرَارِ وَجَنِّبْنِیْ فِیْہِ مُرَافَقَةَ الْاَشْرَارِ وَاٰوِنِیْ فِیْہِ بِرَحْمَتِکَ اِلٰی دَارِ الْقَرَارِ بِاِلٰھِیَّتِکَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ۔ سترھویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْہِ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَاقْضِ فِیْہِ الْحَوَائِجَ وَالْاٰمَالَ یَا مَنْ لَا یَحْتَاجُ اِلَی التَّفْسِیْرِ وَالسُّؤَالِ یَا عَالِمًا بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعَالَمِیْنَ۔ اٹھارویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ نَبِّھْنِیْ فِیْہِ لِبَرَکَاتِ اَسْحَارِہٖ وَنَوِّرْ فِیْہِ قَلْبِیْ بِضِیَاءِ اَنْوَارِہٖ وَخُذْ بِکُلِّ اَعْضَائِیْ اِلَی اتِّبَاعِ اٰثَارِہٖ بِنُوْرِکَ یَا مُنَوِّرَ قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ۔ انیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّرْ فِیْہِ حَظِّیْ مِنْ بَرَکَاتِہٖ وَسَھِّلْ سَبِیْلِیْ اِلٰی خَیْرَاتِہٖ وَلَا تَحْرِمْنِیْ قَبُوْلَ حَسَنَاتِہٖ یَا ھَادِیًا اِلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنِ۔ بیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ فِیْہِ اَبْوَابَ الْجِنَانِ وَاَغْلِقْ عَنِّیْ فِیْہِ اَبْوَابَ النِّیْرَانِ وَوَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ یَا مُنْزِلَ السَّکِیْنَةِ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اکیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فِیْہِ اِلٰی مَرْضَاتِکَ دَلِیْلًا وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْہِ عَلَیَّ سَبِیْلًا وَاجْعَلِ الْجَنَّةَ لِیْ مَنْزِلًا وَمَقِیْلًا یَا قَاضِیَ حَوَائِجِ الطَّالِبِیْنَ۔ بائیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ فِیْہِ اَبْوَابَ فَضْلِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ فِیْہِ بَرَکَاتِکَ وَوَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِمُوْجِبَاتِ مَرْضَاتِکَ وَاَسْکِنِّیْ فِیْہِ بُحْبُوْحَاتِ جَنَّاتِکَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ۔ تیئسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ فِیْہِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَطَھِّرْنِیْ فِیْہِ مِنَ الْعُیُوْبِ وَامْتَحِنْ قَلْبِیْ فِیْہِ بِتَقْوَی الْقُلُوْبِ یَا مُقِیْلَ عَثَرَاتِ الْمُذْنِبِیْنَ۔ چوبیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِیْہِ مَا یُرْضِیْکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِمَّا یُؤْذِیْکَ وَاَسْئَلُکَ التَّوْفِیْقَ فِیْہِ لِاَنْ اُطِیْعَکَ وَلَا اَعْصِیَکَ یَا جَوَادَ السَّائِلِیْنَ۔ پچیسویں تاریخ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْہِ مُحِبًّا لِاَوْلِیَائِکَ وَمُعَادِیًا لِاَعْدَائِکَ مُسْتَنًّا بِسُنَّةِ خَاتَمِ اَنْبِیَائِکَ یَا عَاصِمَ قُلُوْبِ النَّبِیِّیْنَ۔ چھبیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَعْیِیْ فِیْہِ مَشْکُوْرًا وَذَنْبِیْ فِیْہِ مَغْفُوْرًا وَعَمَلِیْ فِیْہِ مَقْبُوْلًا وَعَیْبِیْ فِیْہِ مَسْتُوْرًا یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ۔ ستائیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْہِ فَضْلَ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَصَیِّرْ اُمُوْرِیْ فِیْہِ مِنَ الْعُسْرِ اِلَی الْیُسْرِ وَاقْبَلْ مَعَاذِیْرِیْ وَحُطَّ عَنِّیَ الْوِزْرَ یَا رَؤُوْفًا بِعِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ۔ اٹھائیسویں تاریخ اَللّٰھُمَّ وَفِّرْ حَظِّیْ فِیْہِ مِنَ النَّوَافِلِ وَاَکْرِمْنِیْ فِیْہِ بِاِحْضَارِ الْمَسَائِلِ وَقَرِّبْ فِیْہِ وَسِیْلَتِیْ اِلَیْکَ مِنْ بَیْنِ الْوَسَائِلِ یَا مَنْ لَا یَشْغَلُہٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ۔ انتیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ فِیْہِ بِالرَّحْمَةِ وَارْزُقْنِیْ فِیْہِ التَّوْفِیْقَ وَالْعِصْمَةَ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ مِنْ غَیَاھِبِ التُّھْمَةِ یَا رَحِیْمًا بِعِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ تیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صِیَامِیْ فِیْہِ بِالشُّکْرِ وَالْقَبُوْلِ عَلٰی مَا تَرْضَاہُ وَیَرْضَاہُ الرَّسُوْلُ مُحْکَمَةً فُرُوْعُہٗ بِالْاُصُوْلِ بِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اعمال شب قدر

شب قدر بڑی مبارک رات ہے۔ اور اس کی بہت کچھ فضیلت ہے۔ اس شب کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ یہ وہ رات ہے کہ جس میں شب کے لئے تمام امور مال و اولاد تندرستی و بیماری۔ عزت و ذلت وغیرہ مقدر ہوتے ہیں۔ اور رات بھر ملائکہ حضور صاحب الامر علیہ السلام کے پاس آتے ہیں۔ لہٰذا ہر مومن کو چاہیئے کہ شب بیداری کرے۔ اور عبادت و تلاوت قرآن اور دعاؤں میں مشغول رہے۔ چونکہ شب قدر ماہ رمضان کی انیسویں رات اور اکیسویں

Presented by www.ziaraat.com

رات اور تیئسویں رات سے باہر نہیں ہے۔ لہٰذا ان تینوں راتوں میں اعمال بجا لائے۔ علی الخصوص تیئسویں شب میں زیادہ اہتمام کرے۔ ان تینوں راتوں میں غسل سنّت مؤکدہ ہے۔ بہتر ہے کہ غروبِ آفتاب کے قریب غسل کیا جائے تاکہ نماز مغرب و عشاء غسل کے ساتھ پڑھے۔ جنابِ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص شب قدر کو دو رکعت نماز بجا لائے۔ اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد سات مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہو کر ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے تو اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا کہ خداوند عالم اُس کو اور اُس کے ماں باپ کو بخش دے گا اور ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ ان شبوں میں قرآن مجید ہاتھ میں لے اور کھولے اور اپنے مُنہ کے سامنے رکھے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِيْهِ وَفِيْهِ اسْمُكَ الْاَكْبَرُ وَ اَسْمَآئُكَ الْحُسْنٰى وَمَا يُخَافُ وَيُرْجٰى اَنْ تَجْعَلَنِيْ مِنْ عُتَقَآئِكَ مِنَ النَّارِ وَتَقْضِيَ حَوَآئِجِيْ لِلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ پھر اپنی حاجت خداوند عالم سے طلب کرے۔ انشاء اللہ وہ حاجت پوری ہو گی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ قرآن مجید سر پر رکھے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الْقُرْاٰنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَهٗ بِهٖ وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَهٗ فِيْهِ وَبِحَقِّكَ عَلَيْهِمْ فَلَا اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ۔ پس دس مرتبہ کہے بِكَ يَا اَللّٰهُ اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ بِعَلِيٍّ اور دس مرتبہ بِفَاطِمَةَ اور دس مرتبہ بِالْحَسَنِ اور دس مرتبہ بِالْحُسَيْنِ اور دس مرتبہ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اور دس مرتبہ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ بِمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ اور دس مرتبہ بِعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اور دس مرتبہ بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اور دس مرتبہ بِالْحُجَّةِ الْقَآئِمِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

پس جو حاجت رکھتا ہو۔ خدا سے طلب کرے اور زیارت امام حسین علیہ السّلام کی ان تینوں شبوں میں سنّتِ مؤکدہ ہے جو باب زیارت میں مذکور ہے۔ اور سو رکعت نماز تینوں شب پڑھنا سنّت ہے خصوصاً تیئسویں شب کو بجالائے کہ بڑی فضیلت ہے اور بہت تاکید ہے۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔ اور اگر اُس شخص کے ذمّہ قضا نمازیں ہوں تو ان سو رکعتوں کے بدلے اپنی قضا نمازیں پڑھے۔ اور جوشن کبیر اور صلوٰۃ و ذکر الٰہی جو ہو سکے بجالائے۔ اور گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ اور مطالب دنیا و آخرت کا خدا سے سوال کرے۔ اور ماں باپ عزیز و اقارب و برادر مومن زندہ و مُردہ کے لئے دعا کرے۔ اُنیسویں شب کے اعمال مخصوص یہ ہیں کہ علاوہ عمل مذکور کے سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اور سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ کہے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِيْ وَ تُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ وَفِيْمَا تَفْرُقُ مِنَ الْاَمْرِ الْحَكِيْمِ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَآءِ الَّذِيْ لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ اَنْ تَكْتُبَنِيْ مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُوْرِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِيْ وَتُقَدِّرُ اَنْ تُطِيْلَ عُمْرِيْ وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ وَتَقَدِّرَ لِيْ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ مَا هُوَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

پس اپنی حاجت خدا سے طلب کرے۔

اکیسویں شب کو بھی غسل و اعمال و زیارت بجالائے۔ جس طور پر مذکور ہوا اور اس شب کی فضیلت شب سابق سے زیادہ ہے۔ اور دہۂ آخر کی دعاؤں میں سے جو دعا اس شب کی ہے پڑھے۔ اور وہ آگے مذکور ہیں۔ اور:۔

تیئسویں شب کے اعمال بھی یہی ہیں۔ بدستور بجالائے اور شب بیداری کرے۔ اور تلاوتِ قرآن اور دُعاؤں میں مشغول رہے اور توبہ کرے کہ اس شب میں حکمتِ الٰہی کے ماتحت مرگ و بلا اور روزی و قضا مقدّر ہوتی ہے۔ اور جو کچھ کہ اُس سال تا شب قدر آئندہ واقع ہونے والا ہوتا ہے۔ پس خوشا حال اُس کا جو عبادت میں شب

Presented by www.ziaraat.com

بسر کرے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو سورۂ عنکبوت و
سورۂ روم اس شب پڑھے وہ اہل بہشت سے ہے۔ اور سورۂ حٰمٓ دخان اور ہزار بار
سورۂ انّا انزلناہ کا پڑھنا بھی وارد ہے۔ اور زیارت امام حسین علیہ السّلام بجا لائے اور
دعا اس شب کی ادعیہ دہۂ آخر میں سے پڑھے جو آگے مذکور ہے۔ اور جو شخص اس شب
کو بیداری کرے۔ اور سو رکعت نماز پڑھے۔ حق تعالےٰ اس کی روزی کشادہ کرے گا
اور دشمنوں کے شر سے بچائے گا۔ ڈوبنے اور گھر کے نیچے دبنے اور لقمہ گلے میں پھنسنے اور
جانوروں کے چیر پھاڑ کھانے سے محفوظ رکھے گا۔ اور دعائے جوشن کبیر و صغیر کے اس
شب میں پڑھنے کی بڑی فضیلت وارد ہے۔ اور اس شب یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِيْ فِيْ عُمُرِيْ وَاَوْسِعْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ وَاَصِحَّ لِيْ
جِسْمِيْ وَبَلِّغْنِيْ اَمَلِيْ وَاِنْ كُنْتُ مِنَ الْاَشْقِيَاۤءِ فَامْحُنِيْ مِنَ
الْاَشْقِيَاۤءِ وَاكْتُبْنِيْ مِنَ السُّعَدَاۤءِ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ
عَلٰى نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۤءُ وَيُثْبِتُ
وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتَابِ۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْفَرِ
عِبَادِكَ نَصِيْبًا مِّنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَاَنْتَ مُنْزِلُهٗ
مِنْ نُّوْرٍ تَهْدِيْ بِهٖ اَوْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا اَوْ رِزْقٍ تَقْسِمُهٗ اَوْ بَلَاۤءٍ
تَدْفَعُهٗ اَوْ ضُرٍّ تَكْشِفُهٗ وَاكْتُبْ لِيْ مَا كَتَبْتَ لِاَوْلِيَاۤئِكَ الصَّالِحِيْنَ
الَّذِيْنَ اسْتَوْجَبُوْا مِنْكَ الثَّوَابَ وَاٰمَنُوْا بِرِضَاكَ عَنْهُمْ مِّنَ
الْعِقَابِ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّافْعَلْ بِيْ ذٰلِكَ بِرَحْمَتِكَ يَاۤ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اور صحیفۂ کاملہ میں
دعائے مکارم الاخلاق اور دعائے توبہ کو ضرور پڑھے اور ان کا ثواب بہت ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

دعائے مکارم الاخلاق

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَلِّغْ بِاِيْمَانِيْ اَكْمَلَ الْاِيْمَانِ
وَاجْعَلْ يَقِيْنِيْ اَفْضَلَ الْيَقِيْنِ وَانْتَهِ بِنِيَّتِيْۤ اِلٰۤى اَحْسَنِ النِّيَّاتِ وَ

بِعَمَلِيْۤ اِلٰۤى اَحْسَنِ الْاَعْمَالِ اَللّٰهُمَّ وَفِّرْ بِلُطْفِكَ نِيَّتِيْ وَصَحِّحْ بِمَا
عِنْدَكَ يَقِيْنِيْ وَاسْتَصْلِحْ بِقُدْرَتِكَ مَا فَسَدَ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاكْفِنِيْ مَا يَشْغَلُنِي الْاِهْتِمَامُ بِهٖ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِمَا
تَسْئَلُنِيْ غَدًا عَنْهُ وَاسْتَفْرِغْ اَيَّامِيْ فِيْمَا خَلَقْتَنِيْ لَهٗ وَاَغْنِنِيْ وَ
اَوْسِعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِكَ وَلَا تَفْتِنِّيْ بِالنَّظَرِ وَاَعِزَّنِيْ وَلَا تَبْتَلِيَنِّيْ
بِالْكِبْرِ وَعَبِّدْنِيْ لَكَ وَلَا تُفْسِدْ عِبَادَتِيْ بِالْعُجْبِ وَاَجْرِ لِلنَّاسِ
عَلٰى يَدَيَّ الْخَيْرَ وَلَا تَمْحَقْهُ بِالْمَنِّ وَهَبْ لِيْ مَعَالِيَ الْاَخْلَاقِ
وَاعْصِمْنِيْ مِنَ الْفَخْرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا
تَرْفَعْنِيْ فِي النَّاسِ دَرَجَةً اِلَّا حَطَطْتَنِيْ عِنْدَ نَفْسِيْ مِثْلَهَا وَلَا تُحْدِثْ
لِيْ عِزًّا ظَاهِرًا اِلَّاۤ اَحْدَثْتَ لِيْ ذِلَّةً بَاطِنَةً عِنْدَ نَفْسِيْ بِقَدَرِهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمَتِّعْنِيْ بِهُدًى صَالِحٍ لَّاۤ
اَسْتَبْدِلُ بِهٖ وَطَرِيْقَةِ حَقٍّ لَّاۤ اَزِيْغُ عَنْهَا وَنِيَّةِ رُشْدٍ لَّاۤ اَشُكُّ
فِيْهَا وَعَمِّرْنِيْ مَا كَانَ عُمُرِيْ بِذْلَةً فِيْ طَاعَتِكَ فَاِذَا كَانَ عُمُرِيْ
مَرْتَعًا لِّلشَّيْطَانِ فَاقْبِضْنِيْۤ اِلَيْكَ قَبْلَ اَنْ يَّسْبِقَ مَقْتُكَ اِلَيَّ اَوْ
يَسْتَحْكِمَ غَضَبُكَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ خَصْلَةً تُعَابُ مِنِّيْ اِلَّاۤ اَصْلَحْتَهَا
وَلَا عَآئِبَةً اُؤَنَّبُ بِهَا اِلَّا حَسَّنْتَهَا وَلَاۤ اُكْرُوْمَةً فِيَّ نَاقِصَةً اِلَّاۤ
اَتْمَمْتَهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَبْدِلْنِيْ مِنْ
بِغْضَةِ اَهْلِ الشَّنَاٰنِ الْمَحَبَّةَ وَمِنْ حَسَدِ اَهْلِ الْبَغْيِ الْمَوَدَّةَ وَ
مِنْ ظِنَّةِ اَهْلِ الصَّلَاحِ الثِّقَةَ وَمِنْ عَدَاوَةِ الْاَدْنَيْنَ الْوَلَايَةَ
وَمِنْ عُقُوْقِ ذَوِي الْاَرْحَامِ الْمَبَرَّةَ وَمِنْ خِذْلَانِ الْاَقْرَبِيْنَ
النُّصْرَةَ وَمِنْ حُبِّ الْمُدَارِيْنَ تَصْحِيْحَ الْمِقَةِ وَمِنْ رَدِّ الْمُلَابِسِيْنَ
كَرَمَ الْعِشْرَةِ وَمِنْ مَرَارَةِ خَوْفِ الظَّالِمِيْنَ حَلَاوَةَ الْاَمَنَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ لِّيْ يَدًا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَ

Presented by www.ziaraat.com

لسانا على من خاصمني و ظفرا بمن عاندني و هب لي مكرا على
من كايدني و قدرة على من اضطهدني و تكذيبا لمن قصبني
و سلامة ممن توعدني و وفقني لطاعة من سددني و متابعة
من ارشدني اللهم صل على محمد و آله و سددني لان
اعارض من غشني بالنصح و اجزي من هجرني بالبر و اثيب
من حرمني بالبذل و اكافي من قطعني بالصلة و اخالف
من اغتابني الى حسن الذكر و ان اشكر الحسنة و اغضي عن
السيئة اللهم صل على محمد و آله و حلني بحلية الصالحين
و البسني زينة المتقين في بسط العدل و كظم الغيظ و اطفاء
النائرة و ضم اهل الفرقة و اصلاح ذات البين و افشاء
العارفة و ستر العائبة و لين العريكة و خفض الجناح و حسن
السيرة و سكون الريح و طيب المخالقة و السبق الى الفضيلة
و ايثار التفضل و ترك التعيير و الافضال على غير المستحق و القول
بالحق و ان عز و استقلال الخير و ان كثر من قولي و فعلي
و استكثار الشر و ان قل من قولي و فعلي و اكمل ذلك لي
بدوام الطاعة و لزوم الجماعة و رفض اهل البدع و مستعمل
الرأي المخترع اللهم صل على محمد و آله و اجعل اوسع
رزقك علي اذا كبرت و اقوى قوتك في اذا نصبت و لا تبتلينى
بالكسل عن عبادتك و لا العمى عن سبيلك و لا بالتعرض
لخلاف محبتك و لا مجامعة من تفرق عنك و لا مفارقة
من اجتمع اليك اللهم صل على محمد و آل محمد و اجعلني
اصول بك عند الضرورة و اسألك عند الحاجة و اتضرع
اليك عند المسكنة و لا تفتني بالاستعانة بغيرك اذا اضطررت

و لا بالخضوع لسؤال غيرك اذا افتقرت و لا بالتضرع الى من
دونك اذا رهبت فاستحق بذلك خذلانك و منعك و اعراضك
يا ارحم الراحمين اللهم اجعل ما يلقي الشيطان في روعي من
التمني و التظني و الحسد ذكرا لعظمتك و تفكرا في قدرتك
و تدبيرا على عدوك و ما اجرى على لساني من لفظة فحش او هجر
او شتم عرض او شهادة باطل او اغتياب مؤمن غائب او سب
حاضر و ما اشبه ذلك نطقا بالحمد لك و اغراقا في الثناء
عليك و ذهابا في تمجيدك و شكرا لنعمتك و اعترافا باحسانك
و احصاء لمننك اللهم صل على محمد و آله و لا اظلمن و انت
مطيق للدفع عني و لا اظلمن و انت القادر على القبض مني و لا
اضلن و قد امكنتك هدايتي و لا افتقرن و من عندك وسعي
و لا اطغين و من عندك وجدي اللهم الى مغفرتك وفدت
و الى عفوك قصدت و الى تجاوزك اشتقت و بفضلك وثقت و
ليس عندي ما يوجب لي مغفرتك و لا في عملي ما استحق به
عفوك و ما لي بعد ان حكمت على نفسي الا فضلك فصل على محمد
و آله و تفضل علي اللهم و انطقني بالهدى و الهمني التقوى
و وفقني للتي هي ازكى و استعملني بما هو ارضى اللهم اسلك
بي الطريقة المثلى و اجعلني على ملتك اموت و احيى اللهم
صل على محمد و آله و متعني بالاقتصاد و اجعلني من اهل
السداد و من ادلة الرشاد و من صالحي العباد و ارزقني فوز المعاد
و سلامة المرصاد اللهم خذ لنفسك من نفسي ما يخلصها و
ابق لنفسي من نفسي ما يصلحها فان نفسي هالكة او تعصمها
اللهم انت عدتي ان حزنت و انت منتجعي ان حرمت

Presented by www.ziaraat.com

استعانتي إن كرثت وعندك مما فات خلف ولما فسد صلاح
وفيما أنكرت تغيير فامنن علي قبل البلاء بالعافية وقبل
الطلب بالجدة وقبل الضلال بالرشاد واكفني مؤونة معرة
العباد وهب لي أمن يوم المعاد وامنحني حسن الإرشاد اللهم
صل على محمد وآله وادرأ عني بلطفك واغذني بنعمتك و
أصلحني بكرمك وداوني بصنعك وأظلني في ذراك وجللني
رضاك ووفقني إذا اشتكلت علي الأمور لأهداها وإذا تشابهت
الأعمال لأزكاها وإذا تناقضت الملل لأرضاها اللهم صل
على محمد وآله وتوجني بالكفاية وسمني حسن الولاية
وهب لي صدق الهداية ولا تفتني بالسعة وامنحني حسن
الدعة ولا تجعل عيشي كدا ولا ترد دعائي علي ردا فإني لا أجعل
لك ضدا ولا أدعو معك ندا اللهم صل على محمد وآله وامنعني
من السرف وحصن رزقي من التلف ووفر ملكتي بالبركة فيه و
أصب بي سبيل الهداية للبر فيما أنفق منه اللهم صل على محمد
وآله واكفني مؤونة الاكتساب وارزقني من غير احتساب فلا
أشتغل عن عبادتك بالطلب ولا أحتمل إصر تبعات المكسب
اللهم فاطلبني بقدرتك ما أطلب وأجرني بعزتك مما أرهب
اللهم صل على محمد وآله وصن وجهي باليسار ولا تبتذل
جاهي بالإقتار فأسترزق أهل رزقك وأستعطي شرار خلقك
فأفتتن بحمد من أعطاني وأبتلى بذم من منعني وأنت من
دونهم ولي الإعطاء والمنع اللهم صل على محمد وآله وارزقني
صحة في عبادة وفراغا في زهادة وعلما في استعمال وورعا
في إجمال اللهم اختم بعفوك أجلي وحقق في رجاء رحمتك

أملي وسهل إلى بلوغ رضاك سبلي وحسن في جميع أحوالي عملي
اللهم صل على محمد وآله ونبهني لذكرك في أوقات الغفلة
واستعملني بطاعتك في أيام المهلة وانهج لي إلى محبتك سبيلا
سهلة أكمل لي بها خير الدنيا والآخرة اللهم صل على محمد
وآله كأفضل ما صليت على أحد من خلقك قبله وأنت مصل
على أحد بعده وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقني
برحمتك عذاب النار آمين آمين إنك على كل شيء قدير
وهو عليك يسير يا أوسع الواهبين وأكرم الأجودين فصل على
محمد وآله الطاهرين وعلى جميع المرسلين وعبادك المؤمنين
إنك ذو رحمة قريبة من المحسنين۔

دعائے توبہ: اللهم إنه يحجبني عن مسألتك خلال
ثلاث وتحدوني عليها خلة واحدة يحجبني أمر أمرت به
فأبطأت عنه ونهي نهيتني عنه فأسرعت إليه ونعمة
أنعمت بها علي فقصرت في شكرها ويحدوني على مسألتك
تفضلك على من أقبل بوجهه إليك ووفد بحسن ظنه إليك
إذ جميع إحسانك تفضل وإذ كل نعمك ابتداء فها أنا
ذا يا إلهي واقف بباب عزك وقوف المستسلم الذليل وسائلك
على الحياء مني سؤال البائس المعيل مقر لك بأني لم أستسلم
وقت إحسانك إلا بالإقلاع عن عصيانك ولم أخل في الحالات
كلها من امتنانك فهل ينفعني يا إلهي إقراري عندك بسوء
ما اكتسبت وهل ينجيني منك اعترافي لك بقبيح ما ارتكبت
أم أوجبت لي في مقامي هذا سخطك أم لزمني في وقت
دعاي مقتك سبحانك لا أيأس منك وقد فتحت لي باب التوبة

Presented by www.ziaraat.com

إليك بل أقول مقال العبد الذليل الظالم لنفسه المستخف بحرمة ربه الذي عظمت ذنوبه فجلت وأدبرت أيامه فولت حتى إذا رأى مدة العمل قد انقضت وغاية العمر قد انتهت وأيقن أنه لا محيص له منك ولا مهرب له عنك تلقاك بالإنابة وأخلص لك التوبة فقام إليك بقلب طاهر نقي ثم دعاك بصوت حائل خفي قد تطأطأ لك فانحنى ونكس رأسه فانثنى قد أرعشت خشيته رجليه وغرقت دموعه خديه يدعوك بيا أرحم الراحمين ويا أرحم من انتابه المسترحمون ويا أعطف من أطاف به المستغفرون ويا من عفوه أكثر من نقمته ويا من رضاه أوفر من سخطه ويا من تحمد إلى خلقه بحسن التجاوز ويا من عود عباده قبول الإنابة ويا من استصلح فاسدهم بالتوبة ويا من رضي من فعلهم باليسير ويا من كافى قليلهم بالكثير ويا من ضمن لهم إجابة الدعاء ويا من وعدهم على نفسه بتفضله حسن الجزاء ما أنا بأعصى من عصاك فغفرت له وما أنا بألوم من اعتذر إليك فقبلت منه وما أنا بأظلم من تاب إليك فعدت عليه أتوب إليك في مقامي هذا توبة نادم على ما فرط منه مشفق مما اجتمع عليه خالص الحياء مما وقع فيه عالم بأن العفو عن الذنب العظيم لا يتعاظمك وأن التجاوز عن الإثم الجليل لا يستصعبك وأن احتمال الجنايات الفاحشة لا يتكأدك وأن أحب عبادك إليك من ترك الاستكبار عليك وجانب الإصرار ولزم الاستغفار وأنا أبرأ إليك من أن أستكبر وأعوذ بك من أن أصر وأستغفرك

لما قصرت فيه وأستعين بك على ما عجزت عنه اللهم صل على محمد وآله وهب لي ما يجب علي لك وعافني مما أستوجبه منك وأجرني مما يخافه أهل الإساءة فإنك مليء بالعفو مرجو للمغفرة معروف بالتجاوز ليس لحاجتي مطلب سواك ولا لذنبي غافر غيرك حاشاك ولا أخاف على نفسي إلا إياك إنك أهل التقوى وأهل المغفرة صل على محمد وآل محمد واقض حاجتي وأنجح طلبتي واغفر ذنبي وآمن خوف نفسي إنك على كل شيء قدير وذلك عليك يسير آمين رب العالمين۔

جمعۃ الوداع اور اعمال دہۂ آخر

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے منقول ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ماہ رمضان کے آخری جمعہ کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب حضرتؐ کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا اے جابر ماہِ رمضان کا یہ آخری جمعہ ہے، اس کو وداع کرو اور کہو۔

اللهم لا تجعله آخر العهد من صيامنا إياه فإن جعلته فاجعلني مرحوما ولا تجعلني محروما۔ وارد ہے کہ آخری دس شبوں میں ہر شب یہ دعا پڑھے۔ أعوذ بجلال وجهك الكريم أن ينقضي عني شهر رمضان أو يطلع الفجر من ليلتي هذه ولك قبلي ذنب أو تبعة تعذبني عليه۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آں حضرتؐ آخری ہر شب کو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللهم إنك قلت في كتابك شهر رمضان الذي أنزل فيه القرآن هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان فعظمت حرمة شهر رمضان بما أنزلت فيه من القرآن وخصصته بليلة القدر وجعلتها خيرا من

Presented by www.ziaraat.com

الف شهر اللهم وهذه ايام شهر رمضان قد انقضت و
لياليه قد تصرمت وقد صرت يا الهي منه الى ما انت اعلم
به مني واحصى لعدده من الخلق اجمعين فاسئلك بما سألك
به ملائكتك المقربون وانبياؤك المرسلون وعبادك
الصالحون ان تصلي على محمد وآل محمد وان تفك رقبتي
من النار وتدخلني الجنة برحمتك وان تتفضل علي بعفوك
وكرمك وتتقبل تقربي وتستجيب دعائي وتمن علي
بالامن يوم الخوف من كل هول اعددته ليوم القيمة الهي
واعوذ بوجهك الكريم وجلالك العظيم ان ينقضي ايام
شهر رمضان ولياليه ولك قبلي تبعة او ذنب تؤاخذني
به او خطيئة تريد ان تقتصها مني لم تغفرها لي سيدي سيدي سيدي
اسئلك يا لا اله الا انت اذ لا اله الا انت بلا اله الا انت ان كنت رضيت عني
في هذا الشهر فازدد عني رضا وان لم تكن رضيت عني فمن
الآن فارض عني يا ارحم الراحمين يا الله يا احد يا صمد
يا من لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد اور اس دعا کو بہت
پڑھنا چاہیے۔ يا ملين الحديد لداود عليه السلام يا كاشف الضر
والكرب العظام عن ايوب عليه السلام اي مفرج هم يعقوب
عليه السلام اي منفس غم يوسف عليه السلام صل على محمد
وآل محمد كما انت اهله ان تصلي عليهم اجمعين وافعل
بي ما انت اهله ولا تفعل بي ما انا اهله۔

اور ستائیسویں شب کو بھی غسل سنت ہے۔ اور حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام اس شب کو بار بار یہ دعا پڑھتے تھے۔ اول شب سے تا آخر شب اللهم
ارزقني التجافي عن دار الغرور والانابة الى دار الخلود والاستعداد

للموت قبل حلول الفوت۔ اور انتیسویں تاریخ اور شب آخر کو بھی غسل سنت
ہے۔ اور زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام شب آخر کو پڑھنا بہت ثواب ہے
اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آخر شب ماہ مبارک کو یہ دعا
پڑھے۔ اللهم لا تجعله آخر العهد من صيامي لشهر رمضان و
اعوذ بك ان يطلع فجر هذه الليلة الا وقد غفرت لي اور سنت
ہے کہ یہ دعا پڑھے۔ اللهم اني اسئلك باحب ما دعيت به وارضى
ما رضيت به عن محمد وعن اهل بيت محمد عليه و
عليهم السلام ان تصلي عليه وعليهم ولا تجعل وداع شهري
هذا وداع خروجي من الدنيا ولا وداع آخر عبادتك ووفقني
فيه لليلة القدر واجعلها لي خيرا من الف شهر مع تضاعف
الاجر والاجابة والعفو عن الذنب برضى الرب۔ ایک روایت
میں وارد ہے کہ آخر شب سورۃ انعام و سورۃ کہف و سورۃ یٰس پڑھے اور سو مرتبہ کہے
استغفر الله واتوب اليه۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دہۂ
آخر کی ہر شب کی ایک ایک دعا مخصوص وارد ہے۔ اور یہ دعائیں بہت جلیل القدر
ہیں۔ اور مطالب دنیا و آخرت پر مشتمل ہیں۔

دعائے شب بست و یکم ۲۱:۔ يا مولج الليل في النهار ويا مولج
النهار في الليل ومخرج الحي من الميت ومخرج الميت من
الحي يا رازق من يشاء بغير حساب يا الله يا رحمن يا الله
يا رحيم يا الله يا الله يا الله لك الاسماء الحسنى والامثال
العليا والكبرياء والآلاء اسئلك ان تصلي على محمد وآل
محمد وان تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي
مع الشهداء واحساني في عليين واسائتي مغفورة وان تهب
لي يقينا تباشر به قلبي وايمانا تذهب الشك عني و

Presented by www.ziaraat.com

تُرْضِیَنِی بِمَا قَسَمْتَ لِی وَ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِیقِ وَارْزُقْنِی فِیهَا ذِکْرَکَ وَشُکْرَکَ
وَالرَّغْبَةَ اِلَیْکَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِیقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ
مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ۔

دعائے شب بست و دوم ۲۲: یَا سَالِخَ النَّهَارِ مِنَ اللَّیْلِ فَاِذَا نَحْنُ
مُظْلِمُونَ وَمُجْرِیَ الشَّمْسِ لِمُسْتَقَرِّهَا بِتَقْدِیرِکَ یَا عَزِیزُ
یَا عَلِیمُ وَمُقَدِّرَ الْقَمَرِ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُونِ الْقَدِیمِ
یَا نُورَ کُلِّ نُورٍ وَّمُنْتَهٰی کُلِّ رَغْبَةٍ وَّ وَلِیَّ کُلِّ نِعْمَةٍ یَا اللّٰهُ
یَا رَحْمٰنُ یَا اللّٰهُ یَا قُدُّوسُ یَا اَحَدُ یَا وَاحِدُ یَا فَرْدُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ
یَا اللّٰهُ لَکَ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی وَالْاَمْثَالُ الْعُلْیَا وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْاٰلَاءُ
اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَنْ تَجْعَلَ اسْمِی
فِی هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فِی السُّعَدَاءِ وَرُوحِی مَعَ الشُّهَدَاءِ وَاِحْسَانِی
فِی عِلِّیِّینَ وَاِسَاءَتِی مَغْفُورَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِی یَقِینًا تُبَاشِرُ بِهٖ
قَلْبِی وَاِیْمَانًا یُذْهِبُ الشَّکَّ عَنِّی وَتُرْضِیَنِی بِمَا قَسَمْتَ لِی
اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
الْحَرِیقِ وَارْزُقْنِی فِیهَا ذِکْرَکَ وَشُکْرَکَ وَالرَّغْبَةَ اِلَیْکَ
وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِیقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ
مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ۔

دعائے شب بست و سوم ۲۳: یَا رَبَّ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَجَاعِلَهَا خَیْرًا
مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ وَّرَبَّ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْجِبَالِ وَالْبِحَارِ وَالظُّلَمِ
وَالْاَنْوَارِ وَالْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ یَا بَارِئُ یَا مُصَوِّرُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ
یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا اللّٰهُ یَا قَیُّومُ یَا اللّٰهُ یَا بَدِیعُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ
لَکَ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی وَالْاَمْثَالُ الْعُلْیَا وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْاٰلَاءُ

اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اسْمِی فِی
هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فِی السُّعَدَاءِ وَرُوحِی مَعَ الشُّهَدَاءِ وَاِحْسَانِی فِی عِلِّیِّینَ
وَاِسَاءَتِی مَغْفُورَةً وَّ اَنْ تَهَبَ لِی یَقِینًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِی وَاِیمَانًا
یُذْهِبُ الشَّکَّ عَنِّی وَتُرْضِیَنِی بِمَا قَسَمْتَ لِی وَ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا
حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِیقِ
وَارْزُقْنِی فِیهَا ذِکْرَکَ وَشُکْرَکَ وَالرَّغْبَةَ اِلَیْکَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ
وَالتَّوْفِیقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ
وَعَلَیْهِمْ۔

دعائے شب بست و چہارم ۲۴: یَا فَالِقَ الْاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّیْلِ
سَکَنًا وَّالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا یَا عَزِیزُ یَا عَلِیمُ یَا ذَا الْمَنِّ
وَالطَّوْلِ وَالْقُوَّةِ وَالْحَوْلِ وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا اللّٰهُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا اللّٰهُ یَا ظَاهِرُ یَا
بَاطِنُ یَا حَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ لَکَ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی
وَالْاَمْثَالُ الْعُلْیَا وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْاٰلَاءُ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اسْمِی فِی هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فِی السُّعَدَاءِ وَ
رُوحِی مَعَ الشُّهَدَاءِ وَاِحْسَانِی فِی عِلِّیِّینَ وَاِسَاءَتِی مَغْفُورَةً وَّاَنْ
تَهَبَ لِی یَقِینًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِی وَاِیمَانًا یُذْهِبُ الشَّکَّ عَنِّی
وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِی وَ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِیقِ وَارْزُقْنِی فِیهَا ذِکْرَکَ وَشُکْرَکَ
وَالرَّغْبَةَ اِلَیْکَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِیقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ
مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ۔

دعائے شب بست و پنجم ۲۵: یَا جَاعِلَ اللَّیْلِ لِبَاسًا وَّالنَّهَارِ مَعَاشًا
وَّالْاَرْضِ مِهَادًا وَّ الْجِبَالِ اَوْتَادًا یَا اللّٰهُ یَا قَاهِرُ یَا اللّٰهُ یَا جَبَّارُ

Presented by www.ziaraat.com

يَا اللهُ يَا سَمِيعُ يَا اللهُ يَا قَرِيبُ يَا اللهُ يَا مُجِيبُ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ
لَكَ الْاَسْمَاۤءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاۤءُ وَالْاٰلَاۤءُ اَسْئَلُكَ اَنْ
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
فِي السُّعَدَاۤءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَاۤءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاِسَاۤءَتِيْ
مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَاِيْمَانًا يُذْهِبُ
الشَّكَّ عَنِّيْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا
ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيْقَ
لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ۔

دعائے شب بست وششم۔ يَا جَاعِلَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اٰيَتَيْنِ يَا مَنْ
مَحَا اٰيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلَ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْهُ
وَرِضْوَانًا يَا مُفَصِّلَ كُلِّ شَيْءٍ تَفْصِيْلًا يَا اللهُ يَا مَاجِدُ يَا وَهَّابُ
يَا اللهُ يَا جَوَادُ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ لَكَ الْاَسْمَاۤءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ
الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاۤءُ وَالْاٰلَاۤءُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاۤءِ وَرُوْحِيْ
مَعَ الشُّهَدَاۤءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاِسَاۤءَتِيْ مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ
تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَاِيْمَانًا يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ
وَتُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَ
شُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ
لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

دعائے شب بست وہفتم۔ يَا مَادَّ الظِّلِّ وَلَوْ شِئْتَ لَجَعَلْتَهٗ سَاكِنًا
وَّجَعَلْتَ الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ثُمَّ قَبَضْتَهٗ اِلَيْكَ قَبْضًا يَّسِيْرًا

يَا ذَا الْحَوْلِ وَالطَّوْلِ وَالْكِبْرِيَاۤءِ وَالْاٰلَاۤءِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ عَالِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ يَا قُدُّوْسُ
يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا اللهُ
يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ لَكَ الْاَسْمَاۤءُ
الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاۤءُ وَالْاٰلَاۤءُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
فِي السُّعَدَاۤءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَاۤءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاِسَاۤءَتِيْ
مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَاِيْمَانًا يُذْهِبُ
الشَّكَّ عَنِّيْ وَتُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ
فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا
ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيْقَ
لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ۔

دعائے شب بست وششم۔ يَا خَازِنَ اللَّيْلِ فِي الْهَوَاۤءِ وَيَا خَازِنَ
النُّوْرِ فِي السَّمَاۤءِ وَمَانِعَ السَّمَاۤءِ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَ
حَابِسَهُمَاۤ اَنْ تَزُوْلَا يَا عَلِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا غَفُوْرُ يَا دَاۤئِمُ
يَا اللهُ يَا وَارِثُ يَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ
لَكَ الْاَسْمَاۤءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاۤءُ وَالْاٰلَاۤءُ اَسْئَلُكَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ
اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاۤءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَاۤءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ
وَاِسَاۤءَتِيْ مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَ
اِيْمَانًا يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ وَتُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ وَاٰتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ
وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالرَّهْبَةَ

Presented by www.ziaraat.com

مِنْكَ وَالتَّوْبَةَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ۔

دعائے شب بست ونہم۔ يَا مُكَوِّرَ اللَّيْلِ عَلَى النَّهَارِ وَمُكَوِّرَ النَّهَارِ عَلَى اللَّيْلِ يَا عَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ يَا رَبَّ الْاَرْبَابِ وَسَيِّدَ السَّادَاتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ لَكَ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاۗءُ وَالْاٰلَاۗءُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاۗءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَاۗءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاِسَاۗءَتِيْ مَغْفُوْرَةً وَّ اَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَاِيْمَانًا يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ وَتُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ وَ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالتَّوْبَةَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ۔

دعائے شب سی ام۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَنْبَغِيْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ يَا قُدُّوْسُ يَا نُوْرُ يَا نُوْرَ الْقُدْسِ يَا سُبُّوْحُ يَا مُنْتَهَى التَّسْبِيْحِ يَا رَحْمٰنُ يَا فَاعِلَ الرَّحْمَةِ يَا اَللّٰهُ يَا عَلِيْمُ يَا كَبِيْرُ يَا اَللّٰهُ يَا لَطِيْفُ يَا جَلِيْلُ يَا اَللّٰهُ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ لَكَ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاۗءُ وَالْاٰلَاۗءُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاۗءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَاۗءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاِسَاۗءَتِيْ مَغْفُوْرَةً وَّ اَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَاِيْمَانًا يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ وَتُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ وَ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالتَّوْبَةَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ۔

ماہ شوال

شب عید بڑی بابرکت وعظمت رات ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص شب عید عبادت میں بسر کرے اُس کا دل اُس روز نہ مرے گا جس دن کہ خوف کی وجہ سے لوگوں کے دل مُردہ ہوں گے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میرے پدر بزرگوار عید کی رات عبادت ونماز میں صبح تک بسر فرماتے تھے۔ اور تمام رات مسجد میں رہتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اے فرزند آج کی رات شب قدر سے کم نہیں ہے۔ اس شب میں غسل سنت ہے۔ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنی چاہیئے۔ شب کے اعمال مختصراً یہ ہیں کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ہزار مرتبہ اور اگر دشوار ہو تو سو مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ مذکور پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ کہے۔ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ اور پھر کہے۔ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْجُوْدِ يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ يَا مُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ۔ پس خدا سے اپنی حاجت طلب کرے جو انشاء اللہ بر آئے گی۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو پڑھے جس حاجت کو خدا سے مانگے پوری ہوگی۔ اور اس کے گناہ اگرچہ بے حد ہوں تو بھی خدا بخش دے گا۔ اور شب عید میں نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد اور بروز عید نماز صبح اور نماز عید کے بعد ان تکبیروں کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَا اَوْلَانَا۔

Presented by www.ziaraat.com

عید کے دن سُنّت ہے کہ اوّل روز خرمے سے افطار کرے۔ اور چھت کے نیچے غسل کرنا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنا سنّت مؤکدہ ہے۔ آج کے روز دو چیزوں کا ذکر ضروری ہے۔ ایک فطرہ، دوسری نماز عید۔

فطرہ

فطرہ واجب ہے۔ اور شریعت میں اس کی بہت تاکید ہے۔ اور شرائط کے ہوتے ہوئے اسے ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ جو شخص تشہد میں محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوات نہ بھیجے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر عمداً فطرہ ادا نہ کیا جائے تو روزے قبول نہ ہونگے فطرہ نفس کو تمام روحانی کثافتوں سے پاک کرتا ہے۔ اور اس کے ادا کرنے والا دوسرے سال تک ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔ فطرہ ہر ایسے شخص پر واجب ہے جو بالغ و عاقل ہو اور آزاد ہو۔ یعنی کسی کا غلام و کنیز نہ ہو۔ اور غنی ہو[1]۔ یعنی سال بھر کے کھانے کا اسباب رکھتا ہو۔ خواہ نقد اتنا روپیہ موجود ہو یا ملازمت ایسی ہو جو مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ اور بسر اوقات کے لئے کافی ہے یا پیشہ ایسا کرتا ہے جو عموماً اس کے مصارف کو پورا کر دیتا ہے۔ اور اس سے سال بھر بآسانی گزار لیتا ہے۔ پس اگر ایسا نہ ہو تو وہ فقیر ہے۔ اور اس پر فطرہ دینا واجب نہیں، البتہ مستحب ہے۔ اور اگر ایک صاع (احتیاطاً ۳ سیر) سے زیادہ نہ ہو۔ تو بہتر یہ ہے کہ اپنے عیال میں جو کہ فقیر ہیں، دست گردان کرے یعنی کسی ایک کو بحیثیت فطرہ دے۔ اور وہ دوسرے کو دے اور وہ تیسرے کو، حتیٰ کہ آخری شخص[2] تک پہنچ جائے۔ پس اس کا جی چاہے تو عیال ہی سے کسی شخص کو دے دے یا کسی اور فقیر کو دے۔ پس جب یہ شرطیں جس شخص میں پائی جائیں تو اس کا

[1] غنی ہونا شرط وجوب ہے شرط صحت نہیں ہے۔ یعنی اگر غیر غنی شخص بھی ادا کرنا چاہے تو ادا کر سکتا ہے کوئی امر مانع نہیں ہے (آقائے محسن حکیم مدظلہ)

[2] بشرطیکہ سب بالغ، عاقل اور مسلمان ہوں ۱۲

اپنا فطرہ بھی واجب ہے۔ اور اس شخص کا بھی جو عیال میں داخل ہو۔ خواہ اس کا نفقہ فطرہ دینے والے پر واجب ہو یا نہ ہو۔ اور وہ بالغ ہو یا نابالغ۔ اور آزاد ہو یا غلام و کنیز۔ اسی طرح اس مہمان کا فطرہ بھی واجب ہے۔ جو عیال میں محسوب ہو جائے۔ اگرچہ وہ آخر ماہ رمضان میں جب کہ عید کا چاند ظاہر ہو، مہمان ہوا ہو۔ البتہ چاند ہو چکنے کے بعد مہمان ہو تو اس کا فطرہ میزبان کے ذمّہ واجب نہیں ہے۔ اور اگر میزبان فقیر ہو۔ اور مہمان غنی ہو تو خود مہمان پر اپنا فطرہ واجب ہوگا۔

فطرہ چاند رات کو غروب آفتاب کے وقت سے واجب ہو جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ رات ہی میں علیحدہ کرے اور فطرہ نکالنے میں نماز عید کے وقت سے زیادہ تاخیر[1] جائز نہیں ہے۔ اور اگر نماز عید کے بعد تک نہ نکالا ہو تو احوط یہ ہے کہ عید کی شام تک بہ نیت[2] قربت دے اور قضا یا ادا کی تصریح[3] نہ کرے۔ اور اگر فطرہ علیحدہ کر لیا ہو تو کسی خاص مستحق کے انتظار میں تاخیر جائز ہے۔

فطرہ کی مقدار ایک صاع ہے جو ایک عربی وزن ہے جو اسی تولہ کے سیر کے حساب سے تقریباً سوا تین سیر بنتا ہے۔ احتیاطاً ساڑھے تین سیر دینا بہتر ہے۔ ایک فطرہ میں اس قدر گیہوں یا جو یا خرما وغیرہ جو چیز کھانے میں زیادہ استعمال ہوتی ہو، مستحق کو دی جائے۔ اور اگر بجائے جنس کے اس کی وہ قیمت دی جائے جو نکالنے کے وقت ہو تو بھی کافی ہے۔

مستحقین فطرہ فقراء ہیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ اعزّا کو غیروں پر ترجیح دے۔ اور اعزّا کے بعد ہمسایوں کو اور ان کے بعد اہلِ علم کو اوروں پر مقدم کرے۔ اور زمانۂ غیبتِ امام میں بہتر یہ ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کے حوالے کرے اور فطرہ لینے والے کے

[1] یہ حکم بر بنا احتیاط (وجوبی) ہے ۱۲۔ [2] زکوٰۃ فطرہ کے ادا کرنے کا وقت روز عید ظہر تک ہے اور بنا بر احتیاط واجب وقتِ ظہر سے تاخیر نہ کرے (آقائے محسن حکیم) [3] بلکہ احوط یہ ہے کہ قبل زوال فطرہ دیدے یا علیحدہ کرے اور اگر زوال سے بھی تاخیر ہو تو اسی دن دیدے یا علیحدہ کرے بلکہ اگر اس دن بھی نہ دے تب بھی (احوط) (وجوبی) یہ ہے کہ فطرہ دے ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

لئے شرط ہے کہ سیّد نہ ہو۔ لیکن اگر فطرہ دینے والا بھی سیّد ہو تو جائز ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ جو فقیر فطرہ لے اُس کا نفقہ فطرہ دینے والے پر واجب نہ ہو۔ اور اگر زوجہ اپنا فطرہ فقیر شوہر کو دے تو جائز ہے۔ ایک محتاج کو ایک فطرہ سے کم نہ دینا چاہیئے لیکن کئی فطرے ایک کو دے سکتے ہیں۔

نماز عید

عید کی نماز غیبت امام زمان علیہ السّلام کے زمانہ میں سُنّت ہے۔ اور اس کا وقت طلوع آفتاب سے لے کر زوالِ آفتاب تک ہے۔ تنہا بھی اور جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ اس نماز کی دو رکعت ہیں۔ یوں نیّت کرے کہ نماز عید فطر پڑھتا ہوں سُنّت قربۃً الی اللہ۔ پس تکبیرۃ الاحرام یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ رکعت اوّل میں سُورۃ الحمد اور یہ سورۃ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی ۝ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۝ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۝ وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۝ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۝ سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰی ۝ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۝ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی ۝ وَنُیَسِّرُکَ لِلْیُسْرٰی ۝ فَذَکِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی ۝ سَیَذَّکَّرُ مَنْ یَّخْشٰی ۝ وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی ۝ الَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْکُبْرٰی ۝ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ۝ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ۝ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ۝ پھر ہاتھ اٹھا کے قنوت پڑھے۔ اور دعاءِ قنوت یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰی وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ هٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ

لہ اگر فقراء اتنے زیادہ ہوں کہ اُن کو ایک فطرہ بھی نہ دیا جا سکتا ہو تو کم دینا بلا اشکال ہے۔ (آقائے محسن مدظلہ)

عِیْدًا وَّلِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَّشَرَفًا وَّکَرَامَةً وَّمَزِیْدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْهِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا سَئَلَکَ بِهٖ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُکَ الْمُخْلَصُوْنَ۔

اس کے بعد تکبیر کہے۔ اور پھر ہاتھ اٹھا کر یہی دُعا قنوت پڑھے۔ اسی طرح ہر مرتبہ تکبیر کہہ کے پانچ مرتبہ یہی قنوت پڑھے۔ پس رکوع و سجود بجا لائے۔ اور کھڑا ہو۔ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے یہ سورۃ پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا ۝ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْیٰهَا ۝ فَکَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَیْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا ۝ وَلَا یَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

اس کے بعد ہاتھ اٹھا کے پھر وہی قنوت پڑھے۔ بعدہٗ تکبیر کہے۔ اور پھر وہی قنوت پڑھے۔ اسی طرح ہر مرتبہ تکبیر کہہ کے چار مرتبہ وہی قنوت پڑھے۔ بعد ازاں رکوع و سجود و تشہد و سلام کہہ کر نماز کو تمام کرے۔ (اس کے بعد دو خطبے پڑھے جو صفحہ ۶۱۶ تا ۶۲۰ پر درج ہیں)

ماہ ذیقعدہ

ذی قعدہ کا مہینہ بھی حرمت والے مہینوں میں سے ہے کہ جن میں جدال و قتال حرام ہے۔ اس مہینہ کی گیارھویں تاریخ ولادت حضرت امام رضا علیہ السّلام اور آخری

Presented by www.ziaraat.com

تاریخ شہادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہے۔ ان تاریخوں میں زیارتِ جامعہ پڑھنی چاہیئے۔ اور اس مہینہ کی پچیسویں تاریخ دحو الارض ہے۔ یعنی اس روز کعبہ کے نیچے زمین بچھائی گئی۔ اور پہلے جس روز آسمان سے زمین پر رحمت نازل ہوئی، یہی دن تھا۔ اسی روز کعبہ نصب ہوا۔ اور اسی روز کعبہ کی تعظیم کا حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا۔ بے حد مبارک تاریخ ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس روز روزہ رکھے اور اس شب عبادت میں بسر کرے۔ اس کے لئے ایسے سو سال کی عبادت لکھی جائے گی جن میں دنوں کے روزے رکھے ہوں۔ اور راتوں میں عبادت کی ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس روز دن چڑھے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد پانچ مرتبہ سورۃ والشمس پڑھے اور نماز ختم کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا مُقِيْلَ الْعَثَرَاتِ اَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ اَجِبْ دَعْوَتِيْ يَا سَمِيْعَ الدَّعَوَاتِ اِسْمَعْ صَوْتِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

ماہِ ذی الحجہ

ذی الحجہ کا مہینہ بے حد مبارک اور محترم ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص پہلی تاریخ روزہ رکھے۔ خداوند عالم اس کو ثواب کثیر عطا فرمائیگا آٹھویں تاریخ کو "یوم ترویہ" کہتے ہیں۔ بڑا بابرکت دن ہے۔ اس روز غسل کرنا سنت ہے۔ اس دن کا روزہ ساٹھ برس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ پھر نویں تاریخ جسے "روز عرفہ" کہتے ہیں۔ یہ شب و روز دونوں بے حد مبارک ہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ شبِ عرفہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ شب خداوند عالم سے مناجات کی رات ہے جو شخص اس شب توبہ کرے اس کی توبہ قبول ہوگی۔ اس شب میں غسل اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت سنت مؤکدہ ہے جو شخص حج میں شریک نہ ہو سکے۔ اور نہ کربلا میں حاضر ہونے کا موقع ملے تو اسے چاہیئے کہ

کسی بلند مقام پر یا وسیع جنگل میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھے پھر شام تک ذکر خدا میں مشغول رہے تاکہ ان لوگوں کے ثواب میں شریک ہو جو حج میں معروف ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب دعا میں مشغول ہو تو چاہیئے کہ سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ اور سو مرتبہ قل ہو اللہ اور سو مرتبہ انا انزلناہ اور سو مرتبہ آیۃ الکرسی اور سو مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور سو مرتبہ درود پڑھے۔ پھر دعا میں مشغول ہو۔ اور بہترین دعا صحیفہ کاملہ کی دعا ہے۔ اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعائے روز عرفہ یہ منقول ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا يَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَوَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَلَكَ بَرَاءَتِيْ وَبِكَ حَوْلِيْ وَمِنْكَ قُوَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الرِّيَاحِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيَاحُ وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّعِظَامِيْ وَعُرُوْقِيْ وَمَقَامِيْ وَمَقْعَدِيْ وَمَدْخَلِيْ وَمَخْرَجِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيَ النُّوْرَ يَا رَبِّ يَوْمَ اَلْقَاكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے یہ دعا منقول ہے۔ اَللّٰهُمَّ كَمَا سَتَرْتَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَعْلَمْ فَاغْفِرْ لِيْ مَا تَعْلَمُ وَكَمَا وَسِعَنِيْ عِلْمُكَ فَلْيَسَعْنِيْ عَفْوُكَ وَكَمَا بَدَاْتَنِيْ بِالْاِحْسَانِ فَاَتِمَّ نِعْمَتَكَ بِالْغُفْرَانِ وَكَمَا اَكْرَمْتَنِيْ بِمَعْرِفَتِكَ فَاشْفَعْهَا بِمَغْفِرَتِكَ وَكَمَا عَرَّفْتَنِيْ وَحْدَانِيَّتَكَ فَاَكْرِمْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَكَمَا عَصَمْتَنِيْ مِمَّا لَمْ اَكُنْ اَعْتَصِمُ مِنْهُ اِلَّا بِعِصْمَتِكَ

Presented by www.ziaraat.com

نَاغْفِرْلِیْ مَالَوْشِئْتَ عَصَمْتَنِیْ مِنْهُ یَاجَوَادُ یَاکَرِیْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ اور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے یہ دعا منقول ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَبِاُمُوْرٍ قَدْ سَلَفَتْ مِنِّیْ وَاَنَا بَیْنَ یَدَیْكَ بِرُمَّتِیْ وَاِنْ تَعْفُ عَنِّیْ فَاَهْلُ الْعَفْوِ اَنْتَ یَا اَهْلَ الْعَفْوِ یَا اَحَقَّ مَنْ عَفَا اِغْفِرْلِیْ وَلِاِخْوَانِیْ۔

اس مہینہ کی ساتویں تاریخ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام کی شہادت ہے۔ لہٰذا زیارت جامعہ پڑھنی چاہیئے جو باب زیارات میں مذکور ہے۔

عید الاضحیٰ

دسویں تاریخ ذی الحجہ کو عید الاضحیٰ یعنی عید قربان ہے۔ یہ دن اور رات بہت مبارک ہیں۔ یہ رات اُن چار شبوں میں سے ہے۔ جن میں جاگنے اور عبادت کی بے حد تاکید ہے۔ اس شب و روز میں غسل و زیارت امام حسین علیہ السّلام سُنّتِ مؤکدہ ہے اور عید قربان کی نماز کی ترکیب بھی وہی ہے جو ماہ شوال میں عید الفطر کے متعلق بیان کی گئی ہے۔ اور مستحب ہے کہ عید قربان کے روز نماز ظہر سے بارہویں تاریخ کی نماز صبح تک ہر نماز کے بعد یہ تکبیریں پڑھے۔ اور جو لوگ مقامِ منیٰ میں ہوں وہ تیرھویں تاریخ کی نماز صبح تک تکبیریں پڑھیں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی مَا هَدَانَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا ۝

قربانی

عید قربان کو قربانی کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے بلکہ جو شخص قدرت رکھتا ہے۔ اُس پر بعض فقہاء کے نزدیک واجب ہے۔ اور قربانی گیارھویں اور بارہویں تاریخ کو بھی ہو سکتی ہے۔ اور حج میں تیرھویں کو بھی کر سکتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت اُمّ سلمہؓ اُمّ المومنین نے

جناب رسُولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں عرض کیا کہ عید قربان قریب ہے میرے پاس قربانی کے جانور کی قیمت نہیں۔ آیا میں قرض لے کر قربانی کر سکتی ہوں تو حضرت نے فرمایا۔ ہاں قرض لے کر قربانی کرو۔ یقیناً وہ قرض ادا ہو جائے گا۔ قربانی کے لئے اونٹ یا گائے یا بھیڑ یا بکرا ہونا چاہیئے۔ سُنّت ہے کہ اگر اونٹ یا گائے ہو تو مادہ اور اگر بھیڑ یا بکری ہو تو نر۔ بہتر ہے کہ ذی الحجہ کے پہلے دہیہ میں جانور کو خرید لے لیکن اس جانور کی قربانی کرنا مکروہ ہے جو گھر میں پلا ہو۔ اونٹ پانچ سال یا زیادہ کا ہو۔ اور گائے یا بکری دوسرے برس میں ہو بلکہ اگر پورے دو سال کی ہو تو بہتر ہے اور بھیڑ چھ مہینے کی کافی ہے اگر سات مہینے کی ہو گئی ہو تو بہتر ہے۔ اور جانور کے اعضاء میں کسی قسم کا عیب یا نقص نہ ہو۔ اندھا اور کانا اور لنگڑا، سینگ ٹوٹا، کان کٹا اور بہت دُبلا نہ ہو۔ اور ضعیف، بوڑھا اور بیمار بھی نہ ہو۔ اور خصّی بھی نہ ہو۔ اگر بغیر خصی کا جانور ممکن نہ ہو تو جائز ہے۔ اور سُنّت ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔ اگر نہ کر سکے تو قصاب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے۔ اور شرائط ذبح کے مطابق ذبح کرنا چاہیئے اور سُنّت ہے کہ بوقتِ ذبح یہ دعا پڑھے۔

وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پس ذبح کرے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ۔ اور اگر اس کے ساتھ مل کر کئی آدمیوں نے قربانی کی ہے تو کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا۔ اور کسی دوسرے ایک شخص کی طرف سے ہے تو کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُ۔ اور اگر کئی اشخاص کی طرف سے ہے تو کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُمْ بہتر یہ ہے کہ مِنْهُ یا مِنَّا کی جگہ پر اُن لوگوں کا نام لیا جائے جن کی طرف سے قربانی ہے۔ سُنّت ہے کہ قربانی کی کھال اور کلّہ اور پائے وغیرہ مستحق کو دے دیئے جائیں اور ان چیزوں کو قصاب کی اُجرت میں لگا دینا یا کھال یا اُس کی قیمت کو تصدّق نہ کرنا عمل صحیح نہیں ہے اور اگر قصاب مومن و پریشان حال ہو تو بطور تصدق اُسے دیدے۔ گوشت کا

Presented by www.ziaraat.com

ایک حصّہ فقراء و مساکین میں تقسیم کرے۔ ایک حصّہ ہمسایوں کو دے۔ اور ایک حصّہ اپنے اور اپنے عیال کے تصرّف میں لائے۔ اور نماز عید پڑھنے کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کرے۔ اگر ایک جانور اپنے لئے اور ایک اپنے اہل و عیال کے لئے قربانی کرے تو بہتر ہے بلکہ اگر اپنے ماں باپ اور اولاد اور دوسرے عزیزوں کی طرف سے جو مرگئے ہوں، قربانیاں کرے تو بھی اچھا ہے۔ اور اگر صرف ایک ہی قربانی اپنے اور اپنے عیال کی طرف سے کرے تو بھی کافی ہے۔ بلکہ اگر ایک شخص قربانی پر قادر نہ ہو تو سات آدمی بلکہ ستر آدمیوں تک ایک قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔

عید غدیر

ماہِ ذی الحجہ کی اٹھارویں تاریخ عید غدیر ہے کہ اسی دن خداوند عالم نے دین کو کامل فرمایا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے غدیر خم کے موقع پر حضرت امیر المومنین علیہ السّلام کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر فرمایا۔ یہ بے حد مبارک روز ہے حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بروز قیامت عرشِ خدا کے سامنے چار روز ایسی زیب زینت کے حاضر کئے جائیں گے۔ جس طرح دلہن کو آراستہ کرتے ہیں ایک روز جمعۃ المبارک۔ ایک روز عید الفطر۔ ایک روز عید قربان اور ایک روز عید غدیر اور ان سب میں عید غدیر کا دن ایسا ہوگا کہ جیسے ستاروں میں چاند ہوتا ہے۔ یہ دعا کے قبول ہونے کا دن ہے۔ عمدہ لباس پہننے کا دن ہے۔ محمد و آلِ محمد علیہم السّلام پر صلوات بھیجنے کا دن ہے۔ گناہوں کے ترک کرنے کا دن ہے۔ خدا کی عبادت کرنے کا دن ہے اور روزہ داروں کے روزے کھلوانے کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جس میں ایک مومن دوسرے مومن کا چہرہ دیکھ کر تبسّم کرے اور جو ایسا کرے گا تو خداوند عالم بروز قیامت اُس پر رحمت کی نظر فرمائے گا۔ اُس کی حاجتیں برلائے گا۔ جو مومن اس روز ایک دوسرے سے معانقہ و مصافحہ کرے تو یہ کلمات کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِيْنَ بِوِلَايَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ

علیہم السّلام۔ آج دن کے روزہ کا بہت بڑا ثواب ہے۔ اور آج صدقہ دینا بھی بے حد اجر کا باعث ہے۔ چنانچہ ایک درہم صدقہ کا ثواب ہزار درہم صدقہ کے ثواب کے برابر ہے سُنّت ہے کہ اس روز اوّل وقت غسل کرے۔ اور قبل زوال دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ اور دس مرتبہ سورۃ انّا انزلناہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھنی چاہیئے۔ یہ نماز ثواب عظیم کا موجب ہے۔ اس کے بعد جو دعا کی جائے خداوند عالم قبول فرمائے گا۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ نماز نہ پڑھ سکے تو دو رکعت نماز جس سورۃ کے ساتھ چاہے پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ زوال کے قریب پڑھے۔ کیونکہ یہی وہ وقت تھا کہ رسولِ خدا نے امیر المومنین علیہ السّلام کو غدیر خم پر اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ اور اگر پہلی رکعت میں ایک دفعہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ پڑھے تو بہتر ہوگا پھر نماز سے فارغ ہو کر سجدہ میں جائے۔ اور سو مرتبہ شُكْرًا لِلّٰهِ کہے۔ پھر سجدے سے اٹھ کر بیٹھے۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّكَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُوًا اَحَدٌ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ كَمَا كَانَ مِنْ شَاْنِكَ اَنْ تَفَضَّلْتَ عَلَيَّ بِاَنْ جَعَلْتَنِيْ مِنْ اَهْلِ اِجَابَتِكَ وَاَهْلِ دِيْنِكَ وَاَهْلِ دَعْوَتِكَ وَوَفَّقْتَنِيْ لِذٰلِكَ فِيْ مُبْتَدَءِ خَلْقِيْ تَفَضُّلًا مِنْكَ وَكَرَمًا وَجُوْدًا ثُمَّ اَرْدَفْتَ الْفَضْلَ فَضْلًا وَالْجُوْدَ جُوْدًا وَالْكَرَمَ كَرَمًا رَاْفَةً مِنْكَ وَرَحْمَةً اِلٰى اَنْ جَدَّدْتَ ذٰلِكَ الْعَهْدَ لِيْ تَجْدِيْدًا بَعْدَ تَجْدِيْدِكَ خَلْقِيْ وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا نَاسِيًا سَاهِيًا غَافِلًا فَاَتْمَمْتَ نِعْمَتَكَ بِاَنْ ذَكَّرْتَنِيْ ذٰلِكَ وَمَنَنْتَ بِهٖ عَلَيَّ وَهَدَيْتَنِيْ لَهٗ فَلْيَكُنْ مِنْ شَاْنِكَ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ اَنْ تُتِمَّ لِيْ ذٰلِكَ وَلَا تَسْلُبْنِيْهِ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ عَلٰى ذٰلِكَ وَاَنْتَ عَنِّيْ رَاضٍ فَاِنَّكَ اَحَقُّ الْمُنْعِمِيْنَ اَنْ تُتِمَّ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاَجَبْنَا دَاعِيَكَ بِمَنِّكَ فَلَكَ الْحَمْدُ

Presented by www.ziaraat.com

غفرانك ربنا و الیك المصیر آمنا بالله وحده لا شریك له
و برسوله محمد صلی الله علیه و آله و صدقنا و اجبنا داعی
الله و اتبعنا الرسول فی موالاة مولینا و مولی المؤمنین
امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب عبد الله و اخی رسوله و الصدیق
الاکبر و الحجة علی بریته المؤید به نبیه و دینه الحق
المبین علما لدین الله و خازنا لعلمه و عیبة غیب الله و
موضع سر الله و امین الله علی خلقه و شاهده فی بریته
اللهم ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم
فآمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفر عنا سیئاتنا و توفنا
مع الابرار ربنا و آتنا ما وعدتنا علی رسلك و لا تخزنا یوم
القیمة انك لا تخلف المیعاد فانا یا ربنا بمنك و لطفك اجبنا
داعیك و اتبعنا الرسول و صدقناه و صدقنا مولی المؤمنین
و کفرنا بالجبت و الطاغوت فولنا ما تولینا و احشرنا مع
ائمتنا فانا بهم مؤمنون موقنون و لهم مسلمون آمنا بسرهم
و علانیتهم و شاهدهم و غائبهم و حیهم و میتهم و رضینا
بهم ائمة و قادة و سادة و حسبنا بهم بیننا و بین الله دون
خلقه لا نبتغی بهم بدلا و لا نتخذ من دونهم ولیجة
برئنا الی الله من کل من نصب لهم حربا من الجن
و الانس من الاولین و الآخرین و کفرنا بالجبت و الطاغوت
و الاوثان الاربعة و اشیاعهم و اتباعهم و کل من والاهم
من الجن و الانس من اول الدهر الی آخره اللهم انا نشهدك
انا ندین بما دان به محمد و آل محمد صلی الله علیه و علیهم
و قولنا ما قالوا و دیننا ما دانوا به ما قالوا به قلنا ما دانوا

دنا و ما انکروا انکرنا و من والوا والینا و من عادوا عادینا و من
لعنوا لعنا و من تبرؤا منه تبرانا منه و من ترحموا علیه ترحمنا
علیه آمنا و سلمنا و رضینا و اتبعنا موالینا صلوات الله علیهم
اللهم فتمم لنا ذلك و لا تسلبنا و اجعله مستقرا ثابتا عندنا
و لا تجعله مستعارا و احینا ما احییتنا علیه و امتنا اذا امتنا
علیه آل محمد ائمتنا فبهم نأتم و ایاهم نوالی و عدوهم
عدو الله نعادی فاجعلنا معهم فی الدنیا و الآخرة و من
المقربین فانا بذلك راضون یا ارحم الراحمین۔

پھر سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور سو مرتبہ شُکْرًا لِلّٰہ کہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ عمل بجا لائے گا تو ایسا ہے کہ گویا اس نے غدیر خم پر رسولِ خدا کے سامنے امیر المومنینؑ کی خلافت پر بیعت کی۔ اور یہ عمل کرنے والا شخص اُن لوگوں کی مانند ہے جو حضور صاحب الامر علیہ السلام کے ساتھ آپ کے زیرِ علم ہوں گے۔ شبِ غدیر اور روزِ غدیر کو زیارت جناب امیر علیہ السلام کی پڑھنا نہایت درجہ فضیلت رکھتا ہے جو زیارات کے باب میں مذکور ہے۔ بنا بر قول مشہور یہ ہے کہ آج کے روز مومنین باہم صیغۂ اخوت پڑھتے ہیں۔ چاہیے کہ ایک مومن اپنا دایاں ہاتھ اپنے برادرِ مومن کے داہنے ہاتھ پر رکھے اور یہ کہے۔ آخیتك
فی الله و صافیتك فی الله و صافحتك فی الله و عاهدت الله و
ملائکته و کتبه و رسله و انبیاءه و الائمة المعصومین
علیهم السلام علی انی ان کنت من اهل الجنة و الشفاعة و
اذن لی بان ادخل الجنة لا ادخلها الا و انت معی۔ پس وہ برادر مومن کہے۔ قبلت بعدہ کہے۔ اسقطت عنك جمیع حقوق الاخوة ما
خلا الدعاء و الزیارة و الشفاعة۔

Presented by www.ziaraat.com

عیدِ مُباہلہ

ذی الحجہ کی چوبیسویں تاریخ کو روزِ عیدِ مباہلہ ہے کہ جس میں آیہ مباہلہ نازل ہونے کے بعد نصاریٰ پر نفرین کرنے اور اُن پر عذاب کے نازل ہونے کی دُعا کے لئے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حکم خداوندی کے ماتحت حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السّلام اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور امام حسن و امام حسین علیہما السّلام کو ساتھ لے کر دولت سرا سے باہر تشریف لائے۔ جب یہ پانچوں بزرگوار اُس مقام کے قریب پہنچے جو مباہلہ کے لئے مقرر تھا۔ تو نجران کے نصاریٰ ان نورانی اور پاکیزہ صورتوں کو دیکھ کر گھبرا اُٹھے۔ ان کو ایسا معلوم ہونے لگا کہ آسمان و زمین میں نزولِ عذاب کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں سے جو سب سے بڑا عالم تھا وہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں اس وقت ایسے چند مقدس چہرے دیکھ رہا ہوں کہ وہ اگر پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹ جانے کی دُعا کریں تو وہ بھی ہٹ جائے گا۔ اور اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ ان سے ہرگز ہرگز مباہلہ نہ کرنا ورنہ سب کے سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ چنانچہ نصاریٰ نے مباہلہ کی جرأت نہ کی اور ذلت کے ساتھ صلح کی اور جزیہ دینا قبول کیا۔ پس یہ دن دوستانِ محمدؐ و آلِ محمد علیہم السّلام کے لئے بڑی خوشی کا دن ہے کہ اس روز اسلام کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔ اور خداوند عالم نے پنج تن پاکؑ کا خاص شرف دنیا کے سامنے ظاہر فرمایا۔ اسی روز حضرت امیرالمؤمنین علی علیہ السّلام نے بحالتِ رکوع سائل کو انگشتری عطا فرمائی۔ جس پر آپ کی شان میں آیۂ ولایت نازل ہوئی اس تاریخ غسل کرنا اور روزہ رکھنا سنّت ہے۔ اور زیارت جامعہ کا پڑھنا مناسب ہے۔ فقراء و مساکین کو صدقہ دینا موجب ثوابِ عظیم ہے۔ اس تاریخ کی نماز بھی مثل نماز عید غدیر قبل از زوال دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ اور دس مرتبہ سورۃ انا انزلناہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد جو حاجت چاہے طلب کرے۔ انشاء اللہ العزیز قبول ہوگی۔ اور اس روز وہ دعاء

پڑھنی چاہیئے۔ جو جبرئیلؑ امین رسولِ خداؐ کے پاس اُس دن لے کر نازل ہوئے۔ اس دعاء کی بہت کچھ فضیلت و عظمت منقول ہے۔ جب کوئی اس دعا کو مانگتا ہے تو وہ مستجاب ہوتی ہے۔ وہ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ بَهَآئِكَ بِاَبْهَاهُ وَكُلُّ بَهَآئِكَ بَهِیٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِبَهَآئِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَلَالِكَ بِاَجَلِّهٖ وَكُلُّ جَلَالِكَ جَلِيْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِاَجْمَلِهٖ وَكُلُّ جَمَالِكَ جَمِيْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ بِاَعْظَمِهَا وَكُلُّ عَظَمَتِكَ عَظِيْمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعَظَمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ نُّوْرِكَ بِاَنْوَرِهٖ وَكُلُّ نُوْرِكَ نَيِّرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ رَّحْمَتِكَ بِاَوْسَعِهَا وَكُلُّ رَحْمَتِكَ وَاسِعَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ بِاَكْمَلِهٖ وَكُلُّ كَمَالِكَ كَامِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِاَتَمِّهَا وَكُلُّ كَلِمَاتِكَ تَآمَّةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ اَسْمَآئِكَ بِاَكْبَرِهَا وَكُلُّ اَسْمَآئِكَ كَبِيْرَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِزَّتِكَ بِاَعَزِّهَا وَكُلُّ عِزَّتِكَ عَزِيْزَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَّشِيَّتِكَ بِاَمْضَاهَا وَكُلُّ مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِی اسْتَطَلْتَ بِهَا عَلٰى كُلِّ

Presented by www.ziaraat.com

شَيْءٍ وَكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيْلَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ بِاَنْفَذِهٖ وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَاهُ
وَكُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ مَسَائِلِكَ بِاَحَبِّهَا وَكُلُّ مَسَائِلِكَ اِلَيْكَ حَبِيْبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِمَسَائِلِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ
لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِاَشْرَفِهٖ وَ
كُلُّ شَرَفِكَ شَرِيْفٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِاَدْوَمِهٖ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَائِمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِاَفْخَرِهٖ
وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ عَلَائِكَ بِاَعْلَاهُ وَكُلُّ عَلَائِكَ عَالٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
بِعَلَائِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ اٰيَاتِكَ بِاَعْجَبِهَا وَكُلُّ اٰيَاتِكَ
عَجِيْبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاٰيَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
مِنْ مَنِّكَ بِاَقْدَمِهٖ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيْمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَنِّكَ
كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَا اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الشُّئُوْنِ وَالْجَبَرُوْتِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ شَاْنٍ وَكُلِّ جَبَرُوْتٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَا تُجِيْبُنِيْ
بِهٖ حِيْنَ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ بِبَهَاءِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْئَلُكَ بِجَلَالِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ

اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ بِاَعَمِّهٖ وَكُلُّ رِزْقِكَ عَامٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
بِرِزْقِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عَطَائِكَ بِاَهْنَاهُ وَكُلُّ عَطَائِكَ
هَنِيْءٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعَطَائِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِكَ
بِاَعْجَلِهٖ وَكُلُّ خَيْرِكَ عَاجِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِخَيْرِكَ كُلِّهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ بِاَفْضَلِهٖ وَكُلُّ
فَضْلِكَ فَاضِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِفَضْلِكَ كُلِّهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْنِيْ عَلَى الْاِيْمَانِ بِكَ
وَالتَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَالْوِلَايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
وَالْبَرَاءَةِ مِنْ عَدُوِّهٖ وَالْاِئْتِمَامِ بِالْاَئِمَّةِ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
فَاِنِّيْ قَدْ رَضِيْتُ بِذٰلِكَ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
رَسُوْلِكَ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ
الْوَسِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الْكَبِيْرَةَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّقَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اٰتَيْتَنِيْ
وَاحْفَظْنِيْ فِيْ غَيْبَتِيْ وَفِيْ كُلِّ غَائِبٍ هُوَ لِيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْنِيْ عَلَى الْاِيْمَانِ بِكَ وَالتَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَسْئَلُكَ خَيْرَ الْخَيْرِ رِضْوَانَكَ وَالْجَنَّةَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّرِّ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاحْفَظْنِيْ مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّمِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ
عُقُوْبَةٍ وَّمِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ وَّمِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَّمِنْ كُلِّ شَرٍّ وَّمِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ
وَّمِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ نَزَلَتْ اَوْ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى
الْاَرْضِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيْ هٰ…

Presented by www.ziaraat.com

فِي هٰذَا الشَّهْرِ وَفِي هٰذِهِ السَّنَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
وَّاقْسِمْ لِي مِنْ كُلِّ سُرُوْرٍ وَّمِنْ كُلِّ بَهْجَةٍ وَّمِنْ كُلِّ اسْتِقَامَةٍ وَّمِنْ
كُلِّ فَرَجٍ وَّمِنْ كُلِّ عَافِيَةٍ وَّمِنْ كُلِّ سَلَامَةٍ وَّمِنْ كُلِّ كَرَامَةٍ
وَّمِنْ كُلِّ رِزْقٍ وَّاسِعٍ حَلَالٍ طَيِّبٍ وَّمِنْ كُلِّ نِعْمَةٍ وَّمِنْ كُلِّ سَعَةٍ
نَزَلَتْ اَوْ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هٰذِهِ
اللَّيْلَةِ وَفِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي هٰذَا الشَّهْرِ وَفِي هٰذِهِ السَّنَةِ اَللّٰهُمَّ
اِنْ كَانَتْ ذُنُوْبِي قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِي عِنْدَكَ وَحَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ
وَغَيَّرَتْ حَالِي عِنْدَكَ فَاِنِّي اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِي لَا يُطْفَأُ
وَبِوَجْهِ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَبِوَجْهِ وَلِيِّكَ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى
وَبِحَقِّ اَوْلِيَآئِكَ الَّذِيْنَ انْتَجَبْتَهُمْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَنْ تَغْفِرَ لِي مَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِي وَاَنْ تَعْصِمَنِي فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي
وَاَعُوْذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ اَعُوْدَ فِي شَيْءٍ مِّنْ مَعَاصِيْكَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِي
حَتّٰى تَتَوَفَّانِي وَاَنَا لَكَ مُطِيْعٌ وَّاَنْتَ عَنِّي رَاضٍ وَّاَنْ تَخْتِمَ لِي
عَمَلِي بِاَحْسَنِهِ وَتَجْعَلَ لِي ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ وَاَنْ تَفْعَلَ بِي مَا اَنْتَ
اَهْلُهُ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَيَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ
مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

عید نوروز

نوروز وہ دن ہے کہ جس روز آفتاب برج حمل میں داخل ہوتا ہے جس کی تاریخ
بحساب شمسی اکیس مارچ ہوتی ہے۔ اس دن کے بہت فضائل ہیں۔ حضرت معلّی بن خنیس
سے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے خاص صحابی تھے۔ منقول ہے وہ کہتے ہیں
میں نوروز کے دن حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ وہ دن
ہے کہ خداوند عالم نے اس روز بندوں کی روحوں سے اقرار لیا کہ اس کو وحدہٗ لا شریک

سمجھیں اور کسی کو اس کی عبادت میں شریک قرار نہ دیں۔ یہی پہلا وہ دن ہے کہ جس میں
آفتاب نے اپنی پہلی کرن زمین پر ڈالی۔ اس دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی نے طوفان
کے بعد کوہ جودی پر قرار پکڑا۔ اس روز خداوند عالم نے اُن چند ہزار آدمیوں کو زندہ فرمایا
جو طاعون کے خوف سے بھاگ گئے تھے اور دفعۃً خدا نے اُن سب کو موت دیدی۔ ایک
مدت کے بعد جب اُن کی ہڈیاں رہ گئیں تو ایک پیغمبر کا وہاں گزر ہوا۔ اس نے خداوند عالم
سے سوال کیا کہ پالنے والے مجھے دکھا دے کہ تو کس طرح بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے
خداوند عالم کی طرف سے وحی ہوئی کہ تم ان ہڈیوں پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ اُس نبی نے اُن
پر پانی چھڑکا۔ وہ سب بقدرت خدا زندہ ہوگئے۔ اسی وجہ سے سُنّت ہے کہ مومنین اُس
روز ایک دوسرے پر پانی چھڑکیں یا خود اپنے اُوپر پانی ڈالیں اور غسل کریں۔ جو لوگ زندہ
ہوئے وہ تیس ہزار تھے اور وہ پیغمبر حضرت حزقیل تھے۔ اسی روز امیر المومنین نے دوشِ
مبارک رسولؐ پر چڑھ کر خانہ کعبہ میں بت شکنی کی۔ عید غدیر کا بھی روز تھا۔ اور اسی روز
بعد قتل عثمان حضرت امیر المومنینؑ کو خلافت ظاہری بھی حاصل ہوئی۔ اسی روز امیر المومنینؑ
نے خارجیوں سے جنگ نہروان میں فتح پائی۔ اور اسی روز حضور صاحب العصر عجل اللہ فرجہٗ
کا ظہور ہوگا۔ اور اسی روز باقی امام بھی دنیا کی طرف رجعت کریں گے۔ پھر صادق آلِ محمدؐ
علیہ السلام نے معلّی سے فرمایا کہ یہ روز ہمارا اور ہمارے شیعوں کا ہے۔ اس روز غسل کرو
پاک و پاکیزہ کپڑے پہنو۔ خوشبو لگاؤ۔ روزہ رکھو۔ اور نماز ظہرین اور نوافل سے فارغ ہو
کر چار رکعت دو دو کر کے اس طرح بجا لاؤ کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ
انا انزلناہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل یا ایہا الکافرون اور تیسری
رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد دس دس
مرتبہ سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھو۔ اور نماز کے بعد
سجدۂ شکر میں جا کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِيَآءِ
الْمَرْضِيِّيْنَ وَجَمِيْعِ اَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ
بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَصَلِّ عَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَاَجْسَادِهِمْ اَللّٰهُمَّ

Presented by www.ziaraat.com

مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ لَنَا فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا الَّذِيْ فَضَّلْتَهٗ وَكَرَّمْتَهٗ وَشَرَّفْتَهٗ وَعَظَّمْتَ خَطَرَهٗ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَيَّ حَتّٰى لَا اَشْكُرَ اَحَدًا غَيْرَكَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ مَا غَابَ عَنِّيْ فَلَا يَغِيْبَنَّ عَنِّيْ عَوْنُكَ وَحِفْظُكَ وَمَا فَقَدْتُ مِنْ شَيْءٍ فَلَا تُفْقِدْنِيْ عَوْنَكَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا اَتَكَلَّفَ مَا لَا اَحْتَاجُ اِلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

حضرت فرماتے ہیں کہ جب تم ایسا کرو گے تو تمہارے پچاس سال کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اور یا ذاالجلال والاکرام بہت کہتے رہو۔ اور بعض روایات میں ہے کہ تحویل کے وقت یہ دعا پڑھے بلکہ لکھا ہے کہ تین سو چھیاسٹھ مرتبہ پڑھے۔ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ يَا مُدَبِّرَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَا مُحَوِّلَ الْحَوْلِ وَالْاَحْوَالِ حَوِّلْ حَالَنَا اِلٰى اَحْسَنِ الْحَالِ۔ اور مشہور ہے کہ جو شخص یہ سات سلام نوروز کے دن مشک و زعفران سے چینی کے برتن میں لکھ کر گلاب سے دھو کر پیئے۔ تو وہ سال بھر تک درد و رنج اور جانوروں کے زہر سے محفوظ رہے گا۔ سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهَارُوْنَ سَلَامٌ عَلٰى اِلْيَاسِيْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ اور مرقوم ہے کہ تحویل کے وقت مشک و زعفران سے یہ نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے یا پیئے الا ۔ ٩ ااا و ااا الو ۔ ااا ھ عطی۔ اور منقول ہے کہ جو شخص سورۃ بنی اسرائیل (پ۱۵)، سورۃ نور (پ۱۸)، سورۃ حدید (پ۲۷)، سورۃ حشر (پ۲۸)، سورۃ صف (پ۲۸)، سورۃ معارج (پ۲۹) اور سورۃ اعلیٰ (پ۳۰) کی تلاوت نوروز کے دن کرے گا وہ تمام سال ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اور اسی دن یہ دعا سال بھر تمام بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے پانی پر پڑھ کر مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑکتے اور پیتے ہیں۔ اَللّٰهُ رَبِّيْ رَبِّيَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبِّيَ اللّٰهُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ حَسْبُنَا اللّٰهُ رَبِّيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الْقَحْطِ وَالطَّاعُوْنِ وَالْغَرَقِ

وَالْحَرْقِ وَالْمَوْتِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَشَرِّ كِتَابٍ سَبَقَ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ پھر سات مرتبہ پڑھے اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَمُظْهِرِ لُطْفِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

آبِ نیساں

نوروز سے تئیس دن کے بعد نیساں کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے جو تیس روز کا ہے اس مہینے میں جو پانی برستا ہے، اُسے آبِ نیساں کہتے ہیں۔ جو شخص اُس پانی کو جمع کر کے اور اس پر سورۃ الحمد اور آیۃ الکرسی اور چاروں قل: قل یا ایھا الکافرون : قل ھو اللہ، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس اور سورۃ انا انزلناہ کو ستر ستر دفعہ پڑھے۔ اور پھر ستر مرتبہ اللہ اکبر اور ستر مرتبہ لا الہ الا اللہ اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور پھر اُسے پیئے تو خداوند عالم اُس کے دل کو نور و روشنی اور فہم و فراست و بینائی سے بھر دے گا۔ اور اُس کی زبان پر کلماتِ حکمت جاری کرے گا۔ اور اُس کے دل سے خیانت و غیبت اور بخل و حسد اور غرور و تکبر و حرص کو دور کرے گا۔ اور اُسے تمام آفات و بلیّات سے محفوظ رکھے گا۔ اور جو کوئی شخص سات روز تک صبح و شام اس پانی (آبِ نیساں) کو پیئے گا۔ تو اُس کے جسم اور ہڈیوں اور رگوں سے ہر قسم کے درد اور بیماریاں اور روگ دور ہو جائیں گے۔ اور جس ع.. ت کے لڑکا نہ ہوتا ہو۔ اور وہ اس نیّت سے اس پانی کو پیئے تو خداوند عالم اُس کو فرزند عطا فرمائے گا۔ اور جو عورت بانجھ ہو تو وہ بفضلِ خدا حاملہ ہو جائے گی۔

....ﷺ....

Presented by www.ziaraat.com

کتاب الحاجات والتعویذات

اس میں حاجتوں یعنی ادائے قرض، وسعت رزق
ازالۂ مصیبت و دفع خوف و نظرِ بد اور علاج امراض،
اور تعویذات و نقش اور اعمالِ سفر درج ہیں۔

اٹھائیسواں باب

بیان اعمال حاجات و وسعت رزق
و ادائے قرض وغیرہ

آلام و مشکلات اور مصائب و شدائد کے دفعیہ و ازالہ کے لئے اور حاجات و مطالب میں کامیابی و کامرانی کے واسطے حضرت آئمہ معصومین علیہم السّلام سے بہت سی نمازیں اور دعائیں اور اوراد منقول ہیں جو مومن یا مومنہ صدق دل سے رجوعِ قلب اور الحاح و زاری کے ساتھ ان اعمال کو بجالائے تو انشاء اللہ العزیز اُسے کامیابی حاصل ہوگی۔ چند اعمال و ادعیہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

نمازِ حاجت

پہلی نماز۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی غم میں مبتلا ہو تو دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۃ توحید اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک دفعہ سورۃ توحید پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد خداوند عالم سے طلبِ حاجت کرے۔

دوسری نماز۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو غسل کرے اور پاکیزہ کپڑے پہن کر مکان کی چھت پر دو رکعت نماز بجالائے۔ اور بعد ختم نماز سجدہ میں سو مرتبہ کہے یَا جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اَنْتُمَا کَافِیَانِ فَاکْفِیَانِیْ وَاَنْتُمَا حَافِظَانِ فَاحْفَظَانِیْ وَاَنْتُمَا کَالِیَانِ فَاکْلِیَانِیْ۔ حضرت فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عمل کو بجالائے۔ خداوند عالم اس کی حاجات برلائے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

تیسری نماز۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی حاجت رکھتا ہو۔ آدھی رات کو غسل کرے۔ پاکیزہ لباس پہنے۔ اور ایک کورے گھڑے یا لوٹے کو پانی سے بھر کر اس پر دس مرتبہ سورۃ انّا انزلناہ پڑھے۔ اور پانی کو اپنی جا نماز کے گرد اور مقام سجدہ پر چھڑک کے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ انّا انزلناہ پڑھے۔ بعد ختم نماز دُعا مانگے جو انشاء اللہ قبول ہو گی۔

چوتھی نماز۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بروز جمعہ قبل نماز فریضہ چار رکعت نماز دو دو کر کے پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور پندرہ مرتبہ سورۃ توحید یعنی سورۃ قل ھو اللہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اور نماز کے بعد ہاتھوں کو بلند کر کے اپنی حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ اس کی حاجت روا ہو گی۔

پانچویں نماز۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وضو کرے۔ اور دو رکعت نماز مثل نماز صبح بجا لائے اور سلام کے بعد یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِكٌ وَّاَنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مُّقْتَدِرٌ وَّبِاَنَّكَ مَا تَشَآءُ مِنْ اَمْرٍ يَّكُوْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللهِ رَبِّكَ وَرَبِّيْ لِيُنْجِحَ لِيْ بِكَ طَلِبَتِيْ اَللّٰهُمَّ بِنَبِيِّكَ اَنْجِحْ لِيْ طَلِبَتِيْ بِمُحَمَّدٍ۔ پھر اپنی حاجت طلب کرے جو انشاء اللہ پوری ہو گی۔

اعمال وسعتِ رزق

حسب ذیل امور موجب سعادت و برکت اور وسعتِ رزق کا باعث ہیں۔

تعقیباتِ نماز صبح و عصر کا پڑھنا بعد نماز صبح طلوعِ آفتاب تک جا نماز پر بیٹھے رہنا مؤذن کی اذان سن کر اس کے الفاظ خود بھی دہرانا۔ صدقہ دینا۔ خویش و اقرباء سے نیکی کرنا۔ خیانت نہ کرنا۔ محسن کا شکریہ ادا کرنا۔ حرص و طمع ترک کرنا۔ جھوٹی قسم سے پرہیز کرنا۔ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا۔ جو چیز دستر خوان پر گرے اس کا کھا لینا۔ گھر کے صحن میں جھاڑو دینا۔ پاخانہ میں کلام نہ کرنا۔ صبح کو طلبِ رزق میں جانا۔ استغفار کرنا۔ غروبِ آفتاب کے وقت چراغ روشن کرنا۔ یاقوت و فیروزہ وغیرہ کی انگوٹھی پہننا۔ برادر مومن کے لئے غائبانہ دعا کرنا۔ نماز پنج گانہ نہایت رجوعِ قلب سے پڑھنا اور رات کو باوضو سونا۔

حسب ذیل امور نحوست اور فقیری و تنگدستی کا باعث ہیں۔ گھر میں کوڑا کرکٹ رکھنا۔ رات کو جھاڑو دینا۔ مکڑی کا جالا گھر میں رکھنا۔ حمام میں پیشاب کرنا۔ بحالتِ جنابت کچھ کھانا۔ کھڑے ہو کر کنگھی کرنا۔ مغرب و عشا کے درمیان سونا۔ نمازِ صبح کے بعد طلوعِ آفتاب سے پہلے سو جانا۔ جو فقیر رات کو سوال کرے اسے کچھ نہ دینا۔ زنا کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ گانا سننا۔ اظہارِ حرص کرنا۔ عزیزوں سے بدی کرنا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔ جلدی جلدی نماز پڑھنا۔ منہ سے چراغ بجھانا۔ لہسن۔ پیاز کے چھلکے جلانا۔ پیشاب کرنے کی جگہ پر وضو کرنا۔ قبر پر بیٹھنا۔ چوکھٹ پر بیٹھنا۔ بکریوں کے درمیان سے گزرنا۔ دانتوں سے ناخن کاٹنا اور پانی رات کو کھلا رکھنا۔

نماز وسعتِ رزق۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے۔ کہ مع مستحبات کے وضو کامل کرے۔ اور دو رکعت نماز بجا لائے۔ اور رکوع و سجود میں مستحبات ادا کرے۔ پھر نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔ يَا مَاجِدُ يَا وَاحِدُ يَا كَرِيْمُ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللهِ رَبِّكَ وَرَبِّيْ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَسْئَلُكَ نَفْحَةً كَرِيْمَةً مِّنْ نَّفَحَاتِكَ وَفَتْحًا يَّسِيْرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا

Presented by www.ziaraat.com

الْمَّ بِهٖ شَعْثِيْ وَ اَقْضِيْ بِهٖ دَيْنِيْ وَ اَسْتَعِيْنُ بِهٖ عَلٰى عِيَالِيْ۔

دیگر نماز برائے زیادتی رزق ۔ منقول ہے کہ ایک سائل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں مال دار تھا۔ سب مال تلف ہو گیا۔ اب تنگدستی و عسرت میں مبتلا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ جب تو گھر سے بازار جانے کا ارادہ کرے تو مسجد میں جا کر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے اور پھر کہے۔

غَدَوْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ وَغَدَوْتُ بِلَا حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ وَّلٰكِنْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ اَلْتَمِسُ مِنْ فَضْلِكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَيَسِّرْ لِيْ ذٰلِكَ وَاَنَا خَافِضٌ فِيْ عَافِيَتِكَ۔

وُسعتِ رزق کی دُعائیں

(۱) حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے وسعتِ رزق کے لیے یہ دُعا منقول ہے۔ يَا رَازِقَ الْمُقِلِّيْنَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنِ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ

(۲) حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ زیادتی رزق کے لیے نماز فریضہ کے درمیان سجدہ کی حالت میں یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ اُرْزُقْنِيْ وَارْزُقْ عِيَالِيْ مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

(۳) جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے دفعِ افلاس کے لیے یہ دعا مروی ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔

(۴) آں حضرت صلعم سے بیماری و تنگ دستی دور کرنے کے لیے یہ دعا بھی منقول ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

(۵) حضرت آئمہ معصومین علیہم السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس دعا کو بروز جمعہ ستر مرتبہ پڑھے۔ اس پر تین جمعہ گزرنے نہیں پاتے مگر یہ کہ خدا اُس کو اپنے فضل سے غنی کر دیتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا مُفِيْدُ يَا غَفُوْرُ يَا وَدُوْدُ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(۶) ہر روز یہ دُعا بھی بیس مرتبہ پڑھنا وارد ہے۔ وسعتِ روزی حاصل ہوگی۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ۔

(۷) جناب امیر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اگر دروازے طلبِ معاش کے کسی پر بند ہو جائیں تو یہ دُعا پوست آہو پر لکھ کر اُس کپڑے میں رکھے جو وہ پہنتا ہو یا اپنے پاس رکھے۔ اور اپنے سے جدا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اُس کا رزق وسیع کرے گا۔ اور طلبِ معاش کے دروازے ایسے راستے سے کھول دے گا کہ جہاں گمان بھی نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ لَا طَاقَةَ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ بِالْجَهْدِ وَلَا صَبْرَ لَهٗ عَلَى الْبَلَاءِ وَلَا قُوَّةَ لَهٗ عَلَى الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا تَحْظُرْ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ رِزْقَكَ وَلَا تُقَتِّرْ عَلَيْهِ سَعَةَ مَا عِنْدَكَ وَلَا تَحْرِمْهُ فَضْلَكَ وَلَا تَحْسِمْهُ مِنْ جَزِيْلِ قِسَمِكَ وَلَا تَكِلْهُ اِلٰى خَلْقِكَ وَلَا اِلٰى نَفْسِهٖ فَيَعْجِزَ عَنْهَا وَيَضْعُفَ عَنِ الْقِيَامِ فِيْمَا يُصْلِحُهٗ وَيُصْلِحُ مَا قِبَلَهٗ بَلْ تَفَرَّدْ بِلَمِّ شَعَثِهٖ وَتَوَلَّ لِيْ كِفَايَتَهٗ وَانْظُرْ اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ اِنَّكَ اِنْ وَكَلْتَهٗ اِلٰى خَلْقِكَ لَمْ يَنْفَعُوْهُ وَاِنْ اَلْجَاْتَهٗ اِلٰى اَقْرِبَائِهٖ حَرَمُوْهُ وَاِنْ اَعْطَوْهُ اَعْطَوْهُ قَلِيْلًا نَكِدًا وَّاِنْ مَنَعُوْهُ مَنَعُوْهُ كَثِيْرًا وَّاِنْ بَخِلُوْا فَهُمْ لِلْبُخْلِ اَهْلٌ اَللّٰهُمَّ اَغْ

Presented by www.ziaraat.com

وعلی اللہ فلیتوکلوا اِنّ اللہ یحب المتوکلین۔

(اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھے) مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تُخْلِهِ مِنْهُ فَاِنَّهُ مُضْطَرٌّ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ اِلٰى مَا فِيْ يَدَيْكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْهُ وَاَنْتَ بِهٖ خَبِيْرٌ عَلِيْمٌ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

(۸) خواص قرآنی سورتوں میں ہے کہ جو کوئی سورۃ حجر (پارہ ۱۴) لکھ کر اپنی جیب میں رکھے یا اپنے بازو پر باندھے۔ خداوند عالم اُس کے رزق کو وسیع فرماتا ہے۔ سورۃ القارعۃ (پارہ ۳۰) کے بارے میں یہی وارد ہے۔ سورۃ یوسف (پارہ ۱۲) کو لکھ کر اور اُس کو پانی سے دھو کر اُسے پینا بھی موجب زیادتی رزق ہے۔ اور جو کوئی سورۃ فاطر (پارہ ۲۲) کی ان آیات کو روئی کے کپڑے کے چار پارچوں پر لکھ کر مالِ تجارت میں رکھے، تو تجارت میں برکت اور منفعت میں زیادتی ہوگی۔ وہ آیات یہ ہیں۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔

ادعیۂ ادائے قرض

پہلی دُعا۔ بروز جمعہ یہ دعا پڑھے اور بغیر قید جمعہ بھی وارد ہوئی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

دوسری دُعا۔ یہ دعا حضرت عیسٰی علیہ السلام نے ایک قرض دار شخص کو تعلیم فرمائی کہ اسے پڑھے تاکہ خداوند عالم اُس کا قرض ادا کرے۔ اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو۔ اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَمُنَفِّسَ الْغَمِّ وَمُذْهِبَ الْاَحْزَانِ وَمُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَرَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَنْتَ رَحْمَانِيْ وَرَحْمَانُ كُلِّ شَيْءٍ فَارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَتَقْضِيْ بِهَا عَنِّيَ الدَّيْنَ۔

تیسری دُعا۔ یہ دُعا کثرت سے پڑھنا ادائے قرض کا باعث ہے۔ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ۔

چوتھی دُعا۔ قرض کی ادائیگی کے لئے یہ دُعا بھی وارد ہے۔ يَا مَنْ يَّكْفِيْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَا يَكْفِيْ مِنْهُ شَيْءٌ يَّا اَللّٰهُ يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاقْضِ عَنِّيَ الدَّيْنَ وَافْعَلْ بِيْ كَذَا وَكَذَا (کذا وکذا) کی جگہ اپنی حاجات عرض کرے۔

پانچویں دُعا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ یا مولا میرا قرض لوگوں سے وصول نہیں ہوتا۔ حضرت نے فرمایا کہ تو یہ دعا پڑھ کہ اس سے ان لوگوں پر تیرے قرض کی ادائیگی آسان ہو جائے گی۔ اَللّٰهُمَّ هَبْ لِيْ لَحْظَةً مِّنْ لَّحَظَاتِكَ تُيَسِّرُ عَلٰى غُرَمَائِيْ بِهَا الْقَضَاءَ وَتُيَسِّرُ لِيْ بِهَا الْاِقْتِضَاءَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

چھٹی دُعا۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص معمولی طریقہ پر دو رکعت نماز پڑھ کر اُس کو پڑھے تو خداوند عالم اُس کے قرض کو ادا فرمائیگا اگرچہ اس قدر سونا ہو کہ جس سے رُوئے زمین بھر جائے۔ وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ۔

ساتویں دُعا۔ جو حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ادائے قرض کے لیے پڑھا

Presented by www.ziaraat.com

کرتے تھے وہ دعا یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد وھب لی العافیۃ من دین تخلق به وجھی و یحار فیه ذھنی و یتشعب له فکری و یطول بممارسته شغلی و اعوذ بک یا رب من ھم الدین و فکرہ و شغل الدین و سھرہ فصل علی محمد و آله و اعذنی منه و استجیر بک یا رب من ذلته فی الحیاۃ و من تبعته بعد الوفاۃ فصل علی محمد و آله و اجرنی منه بوسع فاضل او کفاف واصل اللّٰھم صل علی محمد و آله واحجبنی من السرف والازدیاد و قومنی بالبذل والاقتصاد و علمنی حسن التقدیر واقبضنی بلطفک عن التبذیر و اجر من اسباب الحلال ارزاقی و وجه فی ابواب البر انفاقی وازو عنی من المال ما یحدث لی مخیلۃ او تادیا الی بغی او ما اتعقب منه طغیانا اللّٰھم حبب الی صحبۃ الفقراء و اعنی علی صحبتھم بحسن الصبر و ما زویت عنی من متاع الدنیا الفانیۃ فاذخرہ لی فی خزائنک الباقیۃ واجعل ما خولتنی من حطامھا و عجلت لی من متاعھا بلغۃ الی جوارک و وصلۃ الی قربک و ذریعۃ الی جنتک انک ذو الفضل العظیم و انت الجواد الکریم۔

انتیسواں باب

بعض خوفناک امور کے متعلق اعمال

مصیبت و غم و الم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس پر کوئی مصیبت نازل ہو تو اول بہ نیت طلب حاجت غسل کرے پھر دو رکعت نماز بجالائے۔ اور بعد فراغت نماز یہ دعا پڑھے۔ یا فارج الھم و کاشف الغم یا رحمن الدنیا والآخرۃ و رحیمھما فرج ھمی واکشف غمی یا اللہ الواحد الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفوا احد اعصمنی و طھرنی واذھب ببلیتی۔ اس کے بعد آیۃ الکرسی اور سورۃ **قل اعوذ برب الفلق** اور سورۃ **قل اعوذ برب الناس** پڑھے۔

(۲) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس وقت کوئی شخص غم میں مبتلا ہو یا کوئی تکلیف درپیش ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اللہ ربی لا اشرک به شیئا توکلت علی الحی الذی لا یموت۔

(۳) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کسی مہم کے درپیش ہونے یا کسی حادثہ و اندوہ کے نازل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے یا من تحل به عقد المکارہ و یا من یفثا به حد الشدائد و یا من یلتمس منه المخرج الی روح الفرج ذلت لقدرتک الصعاب و تسببت بلطفک الاسباب و جری بقدرتک القضاء و مضت علی ارادتک الاشیاء فھی بمشیتک دون قولک مؤتمرۃ و بارادتک دون نھیک منزجرۃ انت المدعو للمھمات و انت المفزع فی الملمات لا یندفع منھا الا ما دفعت و لا ینکشف منھا الا ما کشفت و قد نزل بی یا رب ما قد تکادنی ثقله و الم بی ما قد بھظنی حمله و بقدرتک اوردته علی و بسلطانک وجھته الی فلا مصدر لما اوردت و لا صارف لما وجھت و لا فاتح لما اغلقت و لا مغلق لما فتحت و لا میسر لما عسرت و لا ناصر لمن خذلت فصل علی محمد و آله وافتح لی یا رب باب الفرج بطولک واکسر عنی سلطان الھم بحولک و انلنی حسن النظر فیما شکوت و اذقنی حلاوۃ الصنع فیما سالت وھب لی من لدنک رحمۃ و

Presented by www.ziaraat.com

فَرَجًا هَنِيْئًا وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ عِنْدِكَ مَخْرَجًا وَّحِيًّا وَّلَا تَشْغَلْنِيْ بِالْاِهْتِمَامِ عَنْ تَعَاهُدِ فُرُوْضِكَ وَاسْتِعْمَالِ سُنَّتِكَ فَقَدْ ضِقْتُ لِمَا نَزَلَ بِيْ يَا رَبِّ ذَرْعًا وَّامْتَلَأْتُ بِحَمْلِ مَا حَدَثَ عَلَيَّ هَمًّا وَّاَنْتَ الْقَادِرُ عَلٰى كَشْفِ مَا مُنِيْتُ بِهٖ وَدَفْعِ مَا وَقَعْتُ فِيْهِ فَافْعَلْ بِيْ ذٰلِكَ وَاِنْ لَّمْ اَسْتَوْجِبْهُ مِنْكَ يَا ذَا الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَذَا الْمَنِّ الْكَرِيْمِ فَاَنْتَ قَادِرٌ يَّا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

ادعیہ دفع خوف وغیرہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ عمل خوف میں یہ دعا پڑھے۔ يَا كَافِيًا مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَا يَكْفِيْ مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

(۲) دعائے کفایۃ البلاء بڑی مشہور دعا ہے۔ جس کا پڑھنا ہر قسم کے خوف و ڈر سے امن و امان میں ہونے کا باعث ہے۔ اَللّٰهُمَّ بِكَ اُسَاوِرُ وَبِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَنْتَصِرُ وَبِكَ اَمُوْتُ وَبِكَ اَحْيٰى اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَنِيْ وَرَزَقْتَنِيْ وَسَتَرْتَنِيْ وَسَتَرْتَنِيْ عَنِ الْعِبَادِ بِلُطْفِكَ خَوَّلْتَنِيْ اِذَا هَوَيْتُ رَدَدْتَنِيْ وَاِذَا عَثَرْتُ اَقَلْتَنِيْ وَاِذَا مَرِضْتُ شَفَيْتَنِيْ وَاِذَا دَعَوْتُكَ اَجَبْتَنِيْ يَا سَيِّدِيْ اِرْضَ عَنِّيْ فَقَدْ اَرْضَيْتَنِيْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

(۳) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تو کسی جابر حاکم کے پاس جائے جس سے تو خوف زدہ ہو۔ پس جس وقت تیری نظر اس پر پڑے اس دعا کو پڑھ، ظالم کے ظلم سے محفوظ ہو جائے گا۔ يَا مَنْ لَّا يُضَامُ وَلَا يُرَامُ وَبِهٖ تَوَاصَلَتِ الْاَرْحَامُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاكْفِنِيْ شَرَّهٗ بِحَوْلِكَ

(۴) انہی حضرت سے روایت ہے کہ جب کسی حاکم کے پاس جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک پہلے اپنی داہنی طرف پڑھے۔ پھر اسی طرح بائیں جانب پڑھے۔ پھر آگے پھر پیچھے۔ پھر اوپر پھر نیچے کی طرف پڑھے۔ اور اگر حاکم ستمگار کے پاس جانا ہو تو جب اس کے چہرہ پر نظر پڑے۔ تو تین مرتبہ اسی کو پڑھے۔ اور پڑھتے وقت بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرتا جائے اور جب تک اس کے سامنے رہے۔ انگلیوں کو نہ کھولے۔

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی جابر و ظالم حاکم کے سامنے جائے اور اس سے ترساں ہو تو جس وقت اس کے مقابل ہو کہے كٓهٰيٰعٓصٓ اور ہر حرف پر داہنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرتا جائے پھر کہے حٰمٓ عٓسٓقٓ اور اسی طرح بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے۔ اور اس کے بعد کہے۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا۔ پھر اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول دے شر سے محفوظ رہے گا۔

(۶) ظلم ظالم کے دفع کرنے کے لئے ایک مشت خاک ایسی لے کہ جس پر دھوپ نہ پڑی ہو۔ یہ آیت پڑھے اور دشمن کے منہ پر چھڑکے۔ خداوند عالم دشمن کو ذلیل و مغلوب فرمائے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ طٰسٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ۝ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ ۝

(۷) جو شخص اس دعا کو ہر روز سات مرتبہ پڑھے وہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور وہ سب اس کے مطیع و منقاد ہو جائیں گے۔ وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ اَعْدَآئِيْ كَمَا سَخَّرْتَ الرِّيْحَ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَلَيِّنْهُمْ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَلِّلْهُمْ كَمَا ذَلَّلْتَ فِرْعَوْنَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَهِّرْهُمْ كَمَا قَهَّرْتَ اَبَا جَهْلٍ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا

Presented by www.ziaraat.com

يَرْجِعُوْنَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔

رہائی قید کے لئے دُعائیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت یوسف علیہ السّلام کے پاس قید خانہ میں جبرئیل آئے۔ اور کہا کہ اے یوسفؑ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا وَّارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ۔

(۲) وارد ہے کہ جو قیدی ان کلمات کو پڑھے۔ حق تعالےٰ اسے جلد نجات دے گا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ۔

(۳) اگر کوئی شخص قید میں اس دعا کو ہر روز سات مرتبہ پڑھے۔ چند روز میں رہائی پائے۔ يَا مَنْ كَفَانِيْ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا وَّلَمْ يَكْفِنِيْ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدٌ سِوَاهُ يَا اَحَدُ مَنْ لَّا اَحَدَ لَهٗ اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْكَ يَا اَللّٰهُ فَاَغِثْنِيْ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ۔

(۴) ان کلمات کو قید میں بہت پڑھے۔ انشاءاللہ تعالےٰ جلد رہائی ہو جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

(۵) جو شخص قید میں سورۃ طور یا سورۃ انفطار یا سورۃ انا انزلناہ کو بہت پڑھے انشاءاللہ تعالےٰ بہت جلد قید سے رہائی پائے گا۔

گم شدہ اشیاء کے لئے دُعائیں

اگر کوئی شخص غائب ہو۔ اور اس کی خبر نہ آتی ہو تو نصف شب کے بعد اٹھ کر گوشۂ خانہ میں کھڑا ہو جائے۔ اور بتوجہ ستر مرتبہ کہے۔ يَا مُعِيْدُ رُدَّ عَلَيَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ اسی ہفتہ

میں خدا چاہے تو خبر آئے۔

(۲) ایک کاغذ کے چاروں گوشوں پر اَلشَّهِيْدُ الْحَقُّ لکھے۔ اور نام گم شدہ کا کاغذ کے درمیان لکھے۔ اور نصف شب میں زیر آسمان کھڑے ہو کر ستر مرتبہ یہی اسم کہے انشاءاللہ گم شدہ اور غائب کی خبر معلوم ہو گی۔

(۳) یہ دُعا پڑھے۔ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ...... اس چیز کا نام لے جو کھو گئی ہو۔ اللہ تعالےٰ بسلامت پہنچا دے گا۔

(۴) اگر کوئی بھاگ گیا یا غائب ہو اس کے واپس لانے کے لئے اس دعا کو لکھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ السَّمَآءَ سَمَآؤُكَ وَالْاَرْضَ اَرْضُكَ وَالْبَرَّ بَرُّكَ وَالْبَحْرَ بَحْرُكَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَكَ فَاجْعَلِ الْاَرْضَ بِمَا رَحُبَتْ عَلٰى یہاں اس کا اور اس کے باپ کا نام لکھے۔ اَضْيَقَ مِنْ مَسْكِ جَمَلٍ وَّ خُذْ بِسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَقَلْبِهٖ اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ

اور اس دُعا کے گرد آیۃ الکرسی لکھے۔ اور تین دن ہوا میں معلق لٹکائے۔ پھر اس جگہ دفن کر دے جہاں وہ سوتا تھا۔

(۵) جب کوئی شخص بھاگ جائے تو اس دُعا کو لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اس کے آگے اس کا نام لکھے۔ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِهٖ اِذَآ اَخْرَجَهَا لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۔ اس کے بعد اس تعویذ کو لپیٹ کر لکڑی کی دو کھپچیوں میں رکھ کر جس گھر میں وہ سوتا تھا اس کے کسی تاریک گوشہ میں رکھ کر بھاری پتھر کے نیچے دبا دے انشاءاللہ گم شدہ کی خبر جلد ملے گی۔

(۶) سورۃ عبس وتولیٰ اور سورۃ والعادیات (پارہ ۳۰) کا پڑھنا گم شدہ کے ملنے اور غائب کی خبر آنے کا باعث ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

ادعیۂ دفع شیاطین و دفع سحر

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیاطین جن و انس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے یہ دعا منقول ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(۲) حضرت جبرئیل نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دیو کے دفع کرنے کے لئے جو حضرت کی طرف شعلۂ آتش ہاتھ میں لئے آرہا تھا۔ یہ دعا تعلیم کی۔ جس وقت حضرت نے اس دعا کو پڑھا وہ دیو منہ کے بل گر پڑا۔ اور وہ آگ بھی خاموش ہو گئی وہ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ التَّآمَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ۝

(۳) حرز ابودجانہ۔ جس کے متعلق ابودجانہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا حضرت میں شیاطین جن سے بہت تکلیف میں ہوں۔ گھر کے صحن میں ایسی چیز دیکھتا ہوں جو گشتی پڑھتی ہے۔ اس کی آواز مثل چکی اور بجلی کی صدا کی طرح ہے۔ اس سے آگ کے شعلے میری طرف آتے ہیں۔ جناب رسول اکرم نے جناب امیر علیہ السلام کو بلا کر اس حرز کے لکھنے کا حکم دیا اور مجھ کو عطا فرمایا میں نے اس کو اپنے پاس رکھا اور سوتے وقت سر کے نیچے رکھ دیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ کوئی فریاد کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ اے ابودجانہ تم نے ہم کو جلا دیا۔ جب تک میں زندہ ہوں۔ کبھی بھی تمہارے گھر نہ آؤں گا۔ اور نہ وہاں جاؤں گا جہاں یہ حرز ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ هٰذَا كِتَابُ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَتْ اَعْدَآءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

(۴) دفع سحر کے لئے نماز شب کے بعد بوقت سحر یہ دعا سات مرتبہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا بِاٰيَاتِنَا اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُوْنَ ۝

(۵) جناب امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے اپنے متعلق سحر کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ ہرن کے پوست پر ان کلمات کو لکھ کر اپنے بازو وغیرہ پر باندھ لے پھر تجھ کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ ۔

Presented by www.ziaraat.com

(۶) جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ دعا پڑھے اگر تمام جن و انس جمع ہوں گے۔ اس شخص کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ وَاِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ وَاِلَيْكَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ وَاِلَيْكَ فَوَّضْتُ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ وَمِنْ قِبَلِيْ وَادْفَعْ عَنِّيْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

(۷) سورہ یٰس (پارہ ۲۲) کو لکھ کر اپنے پاس رکھنا اور سورہ جاثیہ (پارہ ۲۵) اپنے سرہانے رکھنا جنات کے شر سے حفاظت کا باعث ہے۔

ادعیہ دفع نظر بد!

(۱) حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ نظر بد کی تاثیر کو روکنے کے لئے اس آیت کو پڑھو۔ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص ایسی زینت کرے کہ جس پر نظر بد کا خوف ہو تو گھر سے نکلتے وقت سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

(۳) تعویذ جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امام حسن و امام حسین علیہما السلام کے لئے تحریر فرمایا وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ يَا ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِيْمِ وَالْمَنِّ الْقَدِيْمِ وَالْوَجْهِ الْكَرِيْمِ ذَا الْكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ وَالدَّعَوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْيُنِ الْاِنْسِ

(۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس تعویذ سے اپنی عورتوں

اور اولاد کو خدا کی پناہ میں دو۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ وَاَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا عَامَّةً مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

حفاظت جان و مال کے لئے دعائیں

(۱) جو شخص اول روز یا اول شب میں اس دعا کو پڑھے۔ وہ اس روز و شب میں سانپ اور بچھو وغیرہ اور چور کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔ اَللّٰهُمَّ عَقَدْتُ زُبَانَى الْعَقْرَبِ وَلِسَانَ الْحَيَّةِ وَيَدَ السَّارِقِ بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(۲) جو شخص صبح و شام اس دعا کو پڑھے۔ کسی گزند پہنچانے والے سے اس کو ضرر نہ پہنچے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

(۳) اگر ڈوبنے یا جلنے کا خوف ہو تو کہے۔ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

اگر سورہ مائدہ (پارہ ۶) لکھ کر گھر میں یا صندوق میں رکھی جائے تو وہ گھر اور صندوق چوری سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر سورہ اعراف (پ ۸) گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے تو دشمن اور سانپ اور درندہ وغیرہ کے ضرر سے اور راستہ بھول جانے سے محفوظ رہے گا اور جو شخص سورہ توبہ (پ ۱۰) کو لکھ کر مال تجارت یا اپنی ٹوپی میں رکھے تو چور اور آگ سے محفوظ رہے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

تیسواں باب

بیان اعمال و ادعیہ متعلق امراض وغیرہ

ثواب بیماری و عیادت مریض و ادعیہ بیماری

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک شب بیمار رہے اور جو شرط قبولیت ہے اُس کو قبول کرے اور جو تکلیف اٹھائی ہے۔ اُس سے کسی کو مطلع نہ کرے اور صبح کو شکر خدا بجالائے تو خداوند عالم اُس کو ثواب عظیم مرحمت فرماتا ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کی بیماری اُس کو گناہوں سے پاک کرنے والی اور خدا کی رحمت ہے۔ اور کافر کی بیماری اس کے لئے عذاب و لعنت ہے حدیث میں ہے کہ خداوند عالم جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو بخار یا درد سر یا درد چشم ان تینوں میں سے ایک نہ ایک تحفہ اُس کے لئے بھیج دیتا ہے۔ روایت میں ہے کہ جب کسی مومن کو بخار ہوتا ہے تو اُس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں کہ جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی بیمار کی حاجت میں سعی کرے خواہ کامیاب ہو یا ناکام۔ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے احادیث میں عیادت کرنے والوں کے لئے بے انتہا مدارج ثواب وارد ہیں۔ پس مریض کو چاہیے کہ اپنی بیماری کی اطلاع برادران ایمانی کو دے تاکہ وہ اس کی عیادت کرکے ثواب حاصل کریں۔ اور مریض کو بھی ثواب ہو۔ پھر جس وقت لوگ تیمارداری کو آئیں تو اُن کو داخل ہونے کی اجازت دے شاید انہیں میں سے کسی کی دعا سے وہ شفایاب ہو جائے اس لئے کہ ہر شخص کی ایک دُعا مستجاب ہوا کرتی ہے بلکہ عیادت کرنے والوں کو بھی چاہیئے کہ مریض سے التماس دعا کریں کیونکہ بیمار کی دُعا مثل فرشتوں کی دعا کے ہے۔ حضرات آئمہ علیہم السلام سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص کسی بیمار کی عیادت کو جائے تو اس کے پاس سات مرتبہ پڑھے۔ اُعِيذُكَ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

منقول ہے کہ جب کسی کا بیٹا بیمار ہو تو ماں کو چاہیئے کہ اسی گھر کی چھت پر جائے جس میں وہ لڑکا بیمار پڑا ہے اور سر برہنہ کر کے بالوں کو زیر آسمان کھولے اور سجدہ میں جاکر اس طرح دعا کرے۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّ اَنْتَ اَعْطَيْتَهٗ وَ اَنْتَ وَهَبْتَهٗ لِيْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ هِبَتَكَ الْيَوْمَ جَدِيْدَةً اِنَّكَ قَادِرٌ مُّقْتَدِرٌ۔ اس عمل سے انشاء اللہ العزیز فرزند شفایاب ہو جائے گا۔

دیگر ۔ مریض کا داہنا بازو پکڑ کر ستر مرتبہ سورۃ الحمد پڑھنا موجب شفا و رحمت ہے اگر اس قدر نہ پڑھے تو چالیس مرتبہ پڑھے اور اگر اس سے کم کرے تو سات مرتبہ پڑھے۔ ورنہ کم از کم ایک مرتبہ عیادت کرنے والے کو اس کا پڑھنا مناسب ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ اگر ستر مرتبہ سورۃ الحمد مردہ پر پڑھی جائے اور وہ زندہ ہو جائے تو کوئی تعجب نہیں دوسری حدیث میں ہے کہ جس شخص کے لئے سورۃ الحمد باعث شفا نہ ہو اس کو کسی چیز سے شفا نہ ہوگی۔ سورۃ تحریم (پ ۲۸) کا مریض پر پڑھنا مرض کو زائل کرتا ہے۔ سورۃ والعصر اور سورۃ مجادلہ (پ ۲۸) کا مریض پر پڑھنا بھی موجب شفا ہے۔ اور سورۃ والتین (پارہ ۳۰) کو اگر کسی کھانے کی چیز پر پڑھے اور وہ مریض کھائے تو شفا حاصل ہوگی۔ نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنی اولاد میں سے کسی کو ان کی بیماری میں یہ تعلیم فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِنِيْ بِشِفَائِكَ وَ دَاوِنِيْ بِدَوَائِكَ وَ عَافِنِيْ مِنْ بَلَائِكَ فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ ۔ نیز وہ دعا جو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو جب کہ آپ مریض تھے تعلیم فرمائی یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ وَ صَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ وَ خُرُوْجًا مِنَ الدُّنْيَا اِلٰى رَحْمَتِكَ ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طلب شفا کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ يَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَ مُذْهِبَ الدَّاءِ اَنْزِلْ عَلٰى مَا بِيْ مِنْ دَاءٍ شِفَاءً۔ منقول ہے کہ ان آیات کو لکھ کر مریض اپنے پاس رکھے انشاء اللہ

Presented by www.ziaraat.com

شفا پائے گا۔ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔

صدقہ:- ہر زمانہ میں فقراء و مساکین کو خدا کی راہ میں صدقہ دینا آسمانی و زمینی بلاؤں کے رد کرنے والا اور گناہوں کے معاف ہونے کا موجب ہے۔ صدقہ سے بڑھ کر رزق و آمدنی میں ترقی کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں۔ صدقہ دینے سے خداوند عالم کی برکتیں اور رحمتیں ہم کنار ہوتی ہیں۔ صدقہ دینے والا مستحق ثواب عظیم ہوتا ہے۔ لہٰذا حالتِ بیماری میں خصوصاً ہر شخص کو چاہیے کہ صدقہ دے اور حسبِ توفیق فقراء و مومنین کے ساتھ سلوک کرے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ صدقہ دینا طولِ عمر کا باعث اور ستر قسم کی بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔

عمل گندم۔ داؤد بن رزقی سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ مدینہ میں سخت بیمار ہوا۔ یہ خبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو بھی پہنچی۔ حضرت نے مجھ کو لکھا کہ تمہاری بیماری کی خبر معلوم ہوئی۔ تم ایک صاع احتیاطاً ۳½ سیر گیہوں منگواؤ اور چت لیٹ کر وہ گیہوں اپنے سینہ پر ڈالو اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ اِذَا سَئَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّمَكَّنْتَ لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْتَهٗ خَلِيْفَتَكَ عَلٰى خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُعَافِيَنِیْ مِنْ عِلَّتِیْ پھر اٹھ کر سیدھے بیٹھو اور اپنے گرد کے گیہوں ایک جگہ جمع کرو۔ اور یہی دعا پڑھو۔ اور اس گیہوں کے چار حصے کر کے چار مسکینوں کو اسی وقت دو اور پھر یہی دعا پڑھو۔ داؤد کہتے ہیں کہ حضرت کے حکم کے موافق میں نے عمل کیا۔ شفایاب ہو گیا۔ اور میرے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی یہ عمل کیا سب نے شفا پائی۔

عمل گوسفند۔ منقول ہے کہ اگر کوئی مریض اچھا نہ ہوتا ہو تو تین یا پانچ یا سات گوسفند صحیح و بے عیب حلال قیمت سے خریدیں۔ اور ایک ایک کو بیمار کے گرد پھرائیں اور یہ دعا پڑھتے جائیں۔ اَللّٰهُمَّ يَا مُنْزِلَ الشِّفَآءِ وَمُذْهِبَ الدَّآءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْزِلْ عَلٰى هٰذَا الْمَرِيْضِ الشِّفَآءَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ پھر ان کو ذبح کر کے مستحقین کو تقسیم کریں اور کھال وغیرہ بھی مستحقین کو دے دیں۔

آبِ نیساں۔ بارش کا وہ پانی جو نوروز سے تیس دن کے بعد ماہِ نیساں شروع ہونے پر تیس دن کے اندر برسے۔ آبِ نیساں ہے۔ اس پانی پر وہ عمل کرنے کے بعد جو عید نوروز کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ پانی سات دن تک ہر روز صبح و شام پیئے۔ اس کے جسم اور رگوں اور ہڈیوں سے تمام درد اور بیماریاں دفع ہو جائیں گی۔

خاکِ شفا۔ حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے حرم مبارک کی خاک پاک سوائے موت کے ہر مرض کی دوا ہے۔ پس جو کوئی بقصدِ شفا خاک پاک کو کھانے کا ارادہ کرے تو وہ ایسی خاکِ شفا مہیا کرے جو کیفیت مخصوصہ کے ساتھ اپنے مقام سے اٹھائی گئی ہو۔ اس میں سے ایک چنے کے دانے سے کچھ کم مقدار اپنے ہاتھ میں لے کر بوسہ دے۔ آنکھوں سے لگائے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ الطَّاهِرَةِ وَرَبَّ النُّوْرِ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِيْهِ وَرَبَّ الْجَسَدِ الَّذِیْ سَكَنَ فِيْهِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ هٰذَا الطِّيْنَ اَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ۔ اور اپنی بیماری کا نام لے کر پھر بسم اللہ کہہ کر خاکِ شفا کھائے اور اوپر سے تھوڑا سا آبِ زمزم یا آبِ نیساں یا معمولی پانی پیئے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّسُقْمٍ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ وَرَبَّ الْوَصِیِّ الَّذِیْ وَارَتْهُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ هٰذَا الطِّيْنَ لِیْ شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّاَمَانًا مِّنْ كُلِّ سُوْٓءٍ وَّخَوْفٍ وَّعِزًّا مِّنْ كُلِّ ذُلٍّ وَّعَافِيَةً مِّنْ كُلِّ سُوْٓءٍ وَّغِنًى مِّنْ كُلِّ فَقْرٍ۔

واضح ہو کہ خاکِ شفا کو مقدار مذکورہ سے زیادہ یا بغیر ضرورت کے کھانا ...

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ شدید ضرورت پر ایسا عمل کرے اور مقدار میں بھی نہایت احتیاط سے کام لے۔ کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص بغیر قصد شفا کے خاکِ پاک کو کھائے یا مقدار مذکور سے زیادہ استعمال کرے تو ایسا ہے کہ اس نے ہمارا گوشت کھایا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو کوئی بیماری لاحق ہو ہر روز بوقت صبح چالیس روز تک چالیس دفعہ یہ دعا پڑھے انشاء اللہ شفا ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

حدیث قدسی میں خداوند عالم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ اے محمد جو کوئی مریض یہ دعا پڑھے۔ اس کو میں شفا عطا کروں گا۔ يَا مُصَحِّحَ اَبْدَانِ مَلَآئِكَتِهٖ وَيَا مُفَرِّغَ تِلْكَ الْاَبْدَانِ لِطَاعَتِهٖ وَيَا خَالِقَ الْاٰدَمِيِّيْنَ صَحِيْحًا وَّمُبْتَلًى وَّيَا مُعَرِّضَ اَهْلِ السَّقَمِ وَاَهْلِ الصِّحَّةِ لِلْاَجْرِ وَالْبَلِيَّةِ وَيَا مُدَاوِيَ الْمَرْضٰى وَشَافِيَهُمْ بِطِبِّهٖ وَيَا مُفَرِّجًا عَنْ اَهْلِ الْبَلَاءِ بَلَايَاهُمْ بِجَلِيْلِ رَحْمَتِهٖ قَدْ نَزَلَ بِيْ مِنَ الْاَمْرِ مَا رَفَضَنِيْ فِيْهِ اَقَارِبِيْ وَاَهْلِيْ وَالصَّدِيْقُ وَالْبَعِيْدُ وَمَا شَمِتَ بِيْ فِيْهِ اَعْدَآئِيْ حَتّٰى صِرْتُ مَذْكُوْرًا بِبَلَآئِيْ فِيْ اَفْوَاهِ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَاَعْيَتْنِيْ اَقَاوِيْلُ اَهْلِ الْاَرْضِ بِقِلَّةِ عِلْمِهِمْ بِدَوَآءِ دَآئِيْ وَطِبُّ دَآئِيْ فِيْ عِلْمِكَ عِنْدَكَ مُثْبَتٌ فَانْفَعْنِيْ بِطِبِّكَ فَلَا طَبِيْبَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْكَ وَلَا رَحِيْمَ اَشَدُّ تَعَطُّفًا مِّنْكَ عَلَيَّ قَدْ غَيَّرَتْ بَلِيَّتُكَ نِعَمَكَ عَلَيَّ فَحَوِّلْ ذٰلِكَ عَنِّيْ اِلَى الْفَرَجِ وَالرَّخَاءِ اِنَّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ لَمْ اَرْجُهُ مِنْ غَيْرِكَ فَانْفَعْنِيْ بِطِبِّكَ وَدَاوِنِيْ بِدَوَآئِكَ يَا رَحِيْمُ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو مریض اس دعا کو پڑھے انشاء اللہ وہ شفا پائے گا۔ اِلٰهِيْ كُلَّمَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ بِنِعْمَةٍ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِيْ وَكُلَّمَا ابْتَلَيْتَنِيْ بِبَلِيَّةٍ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ شُكْرِيْ

عِنْدَ نِعْمَتِهٖ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ صَبْرِيْ عِنْدَ بَلَآئِهٖ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ رَاٰنِيْ عَلَى الْمَعَاصِيْ فَلَمْ يُعَاقِبْنِيْ وَيَا مَنْ رَاٰنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ عَلَيْهَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاشْفِنِيْ مِنْ مَّرَضِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی عارضہ میں مبتلا ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس مقام پر رکھے اور یہ آیت پڑھے شفا ہوگی۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

دیگر۔ ہر مرض کے لئے نماز واجب کے بعد سات مرتبہ سجدہ گاہ پر ہاتھ پھیرے اور اس کے بعد ہاتھ مقام درد و مرض پر پھیرے اور ہر مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ يَا مَنْ كَبَسَ الْاَرْضَ عَلَى الْمَآءِ وَسَدَّ الْهَوَآءَ بِالسَّمَآءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهٖ اَحْسَنَ الْاَسْمَآءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَارْزُقْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ مَا اَرْجُوْ وَمَا لَا اَرْجُوْ وَعَافِنِيْ۔ نام مرض کا لے۔

دیگر۔ منہاج المومنین میں ہے کہ خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ جو کوئی میرا بندہ بیمار ہو اور اس کے علاج معالجے سے حکیم عاجز آگئے ہوں تو یہ دعا پڑھے یا لکھ کر پانی سے دھوئے اور پئے انشاء اللہ شفا پائے گا۔ يَا مُصَحِّحَ اَبْدَانِ الْمَلَآئِكَةِ وَيَا خَالِقَ الْاٰدَمِيِّ صَحِيْحًا يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

ادعیہ خاص امراض

بخار

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفع بخار کے لئے جناب امیر علیہ السلام کو دعا تعلیم فرمائی جسے حضرت نے پڑھا۔ اور اسی وقت شفا حاصل ہوئی وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ جِلْدِيَ الرَّقِيْقَ وَعَظْمِيَ الدَّقِيْقَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فَوْرَةِ الْحَرِيْقِ يَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰهِ فَلَا تَاْكُلِيْ

Presented by www.ziaraat.com

اَللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِي الدَّمَ وَلَا تَفُوْرِي مِنَ الْفَمِ وَانْتَقِلِيْ اِلٰى مَنْ يَزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ۔

دیگر۔ برائے دفع بخار۔ کاغذ کے تین ٹکڑوں کو لے کر ایک پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔

اور دوسرے پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور تیسرے پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اس کے بعد ہر پرچہ کاغذ پر تین مرتبہ سورۃ توحید پڑھے۔ اور بخار کے مریض کو دے کہ وہ ہر روز صبح ایک پرچہ کاغذ کھائے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص بخار میں مبتلا ہو۔ اُسے چاہیئے کہ گھر میں مقام خلوت میں دو رکعت نماز بجا لائے۔ بعد فراغت نماز اپنا منہ دائیں طرف زمین پر رکھے۔ اور دس بار یہ دعا پڑھے يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَتَشَفَّعُ بِكِ اِلَى اللهِ فِيْمَا نَزَلَ بِيْ۔ انشاء اللہ اس کا بخار اتر جائے گا۔

دیگر۔ جسے بخار آرہا ہو۔ اُسے چاہیئے کہ ہزار مرتبہ سورۃ توحید پڑھے اور اس کے بعد جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا واسطہ دے کر اللہ تعالٰی سے طلب شفا کرے۔ انشاء اللہ بخار سے آرام آجائے گا۔

دیگر۔ دعائے نور پڑھے جو جناب سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام سے منقول ہے۔ چاہیئے کہ بیمار اسے صبح و شام پڑھے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے شفا پائے گا اور اگر تندرست آدمی اس کا ورد رکھے بخار سے محفوظ رہے گا وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بِسْمِ اللهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللهِ النُّوْرِ النُّوْرِ بِسْمِ اللهِ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ وَاَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَى الطُّوْرِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ فِيْ كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ عَلٰى نَبِيٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُوْرٌ وَّبِالْفَخْرِ مَشْهُوْرٌ وَّعَلَى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ مَشْكُوْرٌ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ صاحب تپ یہ نقش اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ شفا پائے گا۔

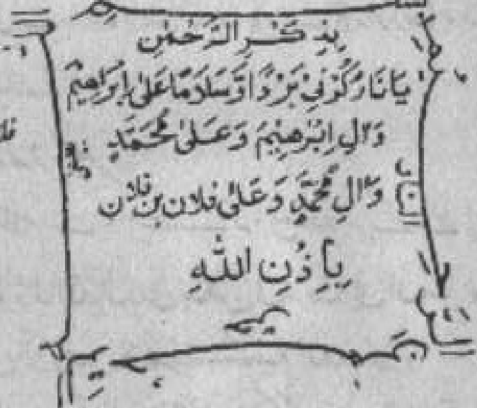

فلاں بن فلاں کی جگہ مریض اور اس کے باپ کا نام لکھے

دیگر۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ پوست آہو پر لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ بخار سے آرام حاصل ہوگا۔ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝

دیگر۔ ان آیات کو لکھ کر والے بازو پر بخار والے شخص کے باندھا جائے جو موجب شفا ہے (فلاں بن فلاں کی جگہ مریض اور اس کے باپ کا نام لکھے) بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا يَا شَافِيْ يَا كَافِيْ يَا مُعَافِيْ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ بِاسْمِ فلان بن فلان بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَاِلَى اللهِ وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللهُ ۝

Presented by www.ziaraat.com

دیگر۔ تپ لرزہ کے دفعیہ کے لئے ان آیات کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے انشاء اللہ شفا یابی ہو گی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ ؁

دیگر:۔ خواص سورۃ میں ہے کہ سورۃ عنکبوت (پارہ ۲۰) کو لکھ کر پانی سے دھوئے۔ اور جس شخص کو چوتھیا بخار آتا ہو۔ وہ اسے پی لے۔ انشاء اللہ بخار جاتا رہے گا۔ اور صاحب درد اسے پی لے تو اس کا درد زائل ہو جائے گا۔

درد سر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ دفع درد سر کے لئے ہاتھ سر پر پھیرے اور سات مرتبہ کہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؁

دیگر۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے شکایت کی کہ ہفتہ میں دو مرتبہ میرے آدھے سر میں درد ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ جس طرف درد ہوتا ہے اُس طرف ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ پڑھو۔ يَا ظَاهِرًا مَوْجُوْدًا وَيَا بَاطِنًا غَيْرَ مَفْقُوْدٍ اُرْدُدْ عَلٰى عَبْدِكَ الضَّعِيْفِ اَيَادِيْكَ الْجَمِيْلَةَ عِنْدَهٗ وَاَذْهِبْ عَنْهُ مَا بِهٖ مِنْ اَذًى اِنَّكَ رَحِيْمٌ قَدِيْرٌ۔

دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص درد شقیقہ میں مبتلا ہو۔ وہ ان آیات کو پڑھے شفا ہو گی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؁

دیگر۔ درد شقیقہ اور آدھے سر کے درد سے شفا کے لئے یہ دعا لکھ کر جانب درد پر لگائے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اِسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا بِرَبٍّ يَبِيْدُ ذِكْرُهٗ وَلَا مَعَكَ شُرَكَآءُ يَقْضُوْنَ مَعَكَ وَلَا كَانَ قَبْلَكَ اِلٰهٌ نَدْعُوْهُ وَنَتَعَوَّذُ بِهٖ وَنَتَضَرَّعُ اِلَيْهِ وَنَدَعُكَ وَلَا اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا مِنْ اَحَدٍ فَنَشُكَّ فِيْكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ عَافِ فلان بن فلان وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ (فلاں بن فلاں کی جگہ مریض اور اس کے باپ کا نام لکھے)

دیگر۔ خواص سورۃ میں ہے کہ ہاتھ سے ماتھے کو پکڑ کر سورۃ الحمد اور سورۃ توحید اور سورۃ فلق اور سورۃ ناس کا پڑھنا اور پھر ہاتھوں کو منہ پر ملنا شفائے درد سر کا باعث ہے۔ سورۃ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ (پارہ ۳۰) اور سورۃ نٓ وَالْقَلَمِ (پارہ ۲۹) کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے درد سر جاتا رہتا ہے۔

درد چشم

آنکھ کے درد سے شفا کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا سَمِيْعَ الدُّعَآءِ يَا لَطِيْفًا لِّمَا تَشَآءُ رُدَّ عَلَيَّ بَصَرِيْ۔

دیگر۔ ضعف چشم کے ازالہ کے لئے یہ دعا پڑھے۔ اُعِيْذُ نُوْرَ بَصَرِيْ بِنُوْرِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفَاُ اور ہاتھ آنکھوں پر ملے۔ پھر آیۃ الکرسی پڑھے۔

دیگر۔ اَلْحَيُّ کو اُنیس مرتبہ پانی پر پڑھے۔ اور اُس سے آنکھوں کو دھو ڈالے۔ آشوب چشم دفع ہو گا۔

دیگر۔ اَلشَّكُوْرُ۔ کو پانی پر پڑھ کر اس سے دُکھتی ہوئی آنکھوں کو دھونا صحت کا باعث ہے۔

دیگر۔ روئی کو پانی میں تر کر کے آنکھ پر رکھے اور کہے عَيْنُ الشَّمْسِ فِيْ لُجَّةِ الْبَحْرِ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔

برائے حفاظت وصحت چشم ہر روز کہے وَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔

Presented by www.ziaraat.com

دیگر۔ سورۂ فصلت لکھ کر اسے آبِ باراں سے دھوئے اور اس پانی سے سرمہ پیسے۔ اور وہ سرمہ آنکھوں میں لگائے۔ سرخی و دردِ چشم وغیرہ زائل ہوگا۔

دیگر۔ ان آیات کو خاکِ شفا اور آبِ زمزم سے کسی برتن پر لکھے اور اس کو دھو کر کسی شیشی میں محفوظ کرلے اور اس کی سلائی آنکھوں میں لگائے تاکہ سب آفات سے آنکھیں سالم ہوں۔ وہ آیات یہ ہیں۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔

خواص سورہ میں ہے کہ سورہ رحمٰن (پارہ ۲۷) کو لکھ کر بازو پر باندھنے سے آشوبِ چشم جاتا رہتا ہے۔ اور سورہ اذا الشمس کورت (پارہ ۳۰) کو آنکھوں پر پڑھنا باعثِ قوتِ بینائی ہے۔ اور جالا اور پیپ اس سے زائل ہوتے ہیں۔ اور سورہ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (پارہ ۳۰) کو لکھ کر بازو پر باندھنے سے وہ سفیدی زائل ہو جاتی ہے جو آنکھ میں پڑ جائے۔ اور سورہ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (پارہ ۳۰) کو آنکھ پر پڑھنا دردِ چشم کے زائل ہونے کا باعث ہے۔ اور سورہ قل ہو اللہ احد کو دکھتی ہوئی آنکھ پر پڑھنا موجبِ صحتِ چشم ہے۔

دیگر۔ راوی کہتا ہے کہ میری آنکھ سے دکھائی نہ دیتا تھا۔ ایک شب میں نے جناب امیر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ عناب کو باریک پیس کر آنکھ میں لگا۔ جب اس نے لگایا آنکھیں روشن ہوگئیں۔

دردِ گوش و دندان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مقامِ دردِ گوش پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ کہا جائے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ انشاءاللہ درد رفع ہوگا۔

مکارم الاخلاق میں ہے کہ اس آیت کو سات بار روغنِ یاسمن یا روغنِ بنفشہ پر پڑھے اور اس روغن کو کان میں ٹپکائے۔ انشاءاللہ شفا حاصل ہوگی وہ آیت یہ ہے۔

كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔

دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہاتھ دردِ دندان کے مقام پر رکھ کر سورہ فاتحہ اور سورہ توحید اور سورہ قدر ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد کہے۔ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ۔

دیگر۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ چاہیے کہ ہاتھ موضعِ سجود پر ملے اور پھر دندان دردناک پر اسے ملے اور کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

دیگر۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جسے دردِ دندان کی شکایت ہو اسے چاہیے کہ اپنی انگلی دکھتے دانتوں پر رکھے اور سات مرتبہ کہے هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ۔

دردِ پہلو

جو شخص ذات الجنب (نمونیہ) میں مبتلا ہو۔ تین مرتبہ مقامِ درد پر ہاتھ پھیرے اور ہر بار کہے۔ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى مَا يَشَآءُ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ۔

دیگر۔ اس آیت کو بوقتِ سحر کاغذ پر لکھ کر مریض ذات الجنب کے بازو پر باندھا جائے انشاءاللہ درد زائل ہوگا اور مریض کو شفا حاصل ہوگی۔ وہ آیت یہ ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

....

Presented by www.ziaraat.com

قولنج و فالج و سل و صرع وغیرہ

حضرات آئمہ علیہم السّلام سے روایت ہے کہ قولنج و مرض فالج کے لئے سورۃ الحمد اور سورۃ توحید اور سورۃ فلق اور سورۃ والناس کسی تختی پر لکھے۔ پھر اس کے نیچے اس دعا کو لکھ کر بارش کے پانی سے دھوئے، اور ناشتے کے وقت مریض اس کو پئے۔ انشاء اللہ شفا پائے گا دعا یہ ہے۔ اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الْکَرِیْمِ وَبِعِزَّتِہِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَ بِقُدْرَتِہِ الَّتِیْ لَا یَمْتَنِعُ مِنْھَا شَیْءٌ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْوَجَعِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَمِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْہُ۔

دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جس کو سل کا عارضہ ہو۔ اُسے چاہیئے کہ اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ مریض شفا پائے گا۔ دعا یہ ہے۔ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّ الْاَرْبَابِ وَسَیِّدَ السَّادَاتِ وَیَا اِلٰہَ الْاٰلِھَۃِ وَیَا مَلِکَ الْمُلُوْکِ وَیَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِشْفِنِیْ وَعَافِنِیْ مِنْ دَآئِیْ ھٰذَا فَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ اَتَقَلَّبُ فِیْ قَبْضَتِکَ وَنَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جس کسی کو صرع (مرگی) کا مرض ہو اس پر یہ دعا پڑھی جائے۔ عَزَمْتُ عَلَیْکَ یَا رِیْحُ بِالْعَزِیْمَۃِ الَّتِیْ عَزَمَ بِھَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَلٰی جِنِّ وَادِی الصَّفْرَاءِ فَاَجَابُوْا وَاَطَاعُوْا لَمَّا اَجَبْتِ وَاَطَعْتِ وَخَرَجْتِ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (فلاں بن فلاں کی جگہ مریض اور اُس کی ماں کا نام لے)۔

دیگر۔ اس آیت کو صاحب صرع پر پڑھا جائے اور لکھ کر اُس کے پاس رہے۔ وہ آیت یہ ہے۔ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ وَقَدْ ھَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَآ اٰذَیْتُمُوْنَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ۔

دیگر۔ خواص سورۃ میں ہے کہ سورۃ البقر کو لکھ کر اس کو دھویا جائے، اور پانی مریض صرع پر چھڑکیں۔ مرض زائل ہو گا۔ اور سورۃ رحمٰن (پارہ ۲۷) کو لکھ کر مصروع کے پاس رکھنا موجب صحت ہے۔ اور سورۃ تحریم (پارہ ۲۸) کو صرع کے مریض پر پڑھنا شفا کا باعث ہے۔ اور سورۃ واللیل کان میں پڑھنے سے مریض کو ہوش آجاتا ہے۔ اور ایک پیالہ پانی پر سورۃ الحمد اور سورۃ معوذتین (سورۃ قل اعوذ برب الفلق و سورۃ قل اعوذ برب النّاس) پڑھ کر اس پانی کو مریض صرع کے سر اور منہ پر چھڑکا جائے۔ انشاء اللہ آرام آجائے گا۔

دیگر۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے روایت ہے کہ بواسیر کے مریض پر یہ دعا پڑھی جائے۔ یَا جَوَادُ یَا مَاجِدُ یَا رَحِیْمُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا بَارِئُ یَا رَحِیْمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْدُدْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَاکْفِنِیْ اَمْرَ وَجَعِیْ۔

دیگر۔ مریض بواسیر پر سورۃ سبّح اسم پڑھنے سے مرض جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ سورۃ یٰسٓ کو شہد سے لکھ کر اسے دھوئے اور پئے۔ بواسیر کا عارضہ دُور ہو جائے گا۔

جذام و برص

مکارم الاخلاق میں ہے کہ ان آیات کو صاحب جذام پر پڑھا جائے اور لکھ کر اس پر باندھا جائے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہو گی۔ آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ بِاسْمِ (اس کے آگے مریض اور اُس کی ماں کا نام لکھے)۔

دیگر۔ اگر جذام و داغ سفید ہو جائے تو تین روزے ایام بیض یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو رکھے اور بوقتِ افطار سو بار اَلْمَجِیْدُ کہے۔ انشاء اللہ مرض جاتا رہیگا۔

دیگر۔ خاکِ تربتِ امام حسین علیہ السّلام تین روز کھائے۔ (کھانے کا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے)۔

دیگر۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے روایت ہے کہ گائے کا گوشت سویلق دستی کے ساتھ کھانے سے برص جاتا رہتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

دیگر۔ اَلشَّافِی تین سو اکانوے مرتبہ دوا پر پڑھ کر مریض کو کھلائیں۔ انشاء اللہ شفاء حاصل ہوگی۔

مرض وبا چیچک وطاعون وغیرہ

اس شکل کو لکھ کر دفع چیچک کے لئے مریض کے بازو پر باندھیں تاکہ آبلے نہ نکلیں اور اگر ظاہر ہونے لگے ہیں تو کمی کے ساتھ برآمد ہوں ←

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	رَبِّ الْعَالَمِیْنَ	اَلرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ	اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ	صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ	غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ	عَلَیْھِمْ	وَلَا الضَّآلِّیْنَ

دیگر۔ طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے ہر روز اس طرح سے دعا کرنا مشہور ہے۔

یَا مَنْ لَطِیْفُ لَمْ یَزَلْ اَلْطُفْ بِنَا فِیْمَا نَزَلْ

اَنْتَ الْقَوِیُّ نَجِّنَا عَنْ قَھْرِکَ یَوْمَ الْخَلَلْ

دیگر۔ جب وبا شروع ہو تو وقتاً فوقتاً اس دعا کو پڑھے بلکہ لکھ کر دروازہ پر چسپاں کرے۔ انشاء اللہ تعالےٰ محفوظ رہے گا۔ اَللّٰھُمَّ یَا وَلِیَّ الْوَلَآءِ وَیَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلَآءِ وَیَا سَامِعَ الدُّعَآءِ اَجِرْنِیْ عَنِ الْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْوَبَآءِ وَالْجَلَآءِ بِحَقِّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَفَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

خنازیر وغیرہ

حضرت امام رضا علیہ السّلام سے مروی ہے کہ اس دعا کو مریض خنازیر پر پڑھنے سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ یَا رَءُوْفُ یَا رَحِیْمُ یَا رَبِّ یَا سَیِّدِیْ۔

دیگر۔ مکارم الاخلاق میں ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السّلام کی کنیز کی گردن پر خنازیر نکل آئی۔ حضرت نے مذکورہ بالا دعا سے تعلیم فرمائی۔ چنانچہ اس دعا کے بار بار پڑھنے سے اُسے شفا حاصل ہوگئی۔

دیگر۔ تین روز میں ہر روز تین بار خنازیر پر پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَھُوَ یَامُرُکَ اَنْ لَّا تَکْبَرَ۔ پس تین بار کہے اِبْتَدَا بِالْحَسَنِ قَبْلَ اَنْ یَّبْتَدِئَ بِکَ اور ہر بار آب دہن اُس پر ڈالے۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔

نسیان

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ جس چیز کو سنو اُسے حفظ کر لو تو ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔

سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَعْتَدِیْ عَلٰی اَھْلِ مَمْلَکَتِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَاْخُذُ اَھْلَ الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّبَصَرًا وَّفَھْمًا وَّعِلْمًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

دیگر برائے قوت حافظہ و دفع نسیان سورۃ حشر کو شیشہ کے پیالے پر لکھ کر اور آب باراں سے دھو کر پیئے۔ صاحب حافظہ ہوگا۔

دیگر۔ ان آیات کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے۔ نسیان میں کمی ہوجائے گی وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا لِنَفْتِنَھُمْ فِیْہِ وَرِزْقُ رَبِّکَ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی۔

دیگر۔ ہر روز نماز صبح کے بعد قبل اس کے کہ کوئی لفظ کہے یہ دعا پڑھے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ فَلَا یَفُوْتُ شَیْئًا عِلْمُہٗ وَلَا یَئُوْدُہٗ حافظہ تیز ہوجائیگا اور نسیان کم ہوجائے گا۔

دیگر۔ جو شخص نماز میں کثیر السہو ہو اُسے چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

Presented by www.ziaraat.com

دیگر۔ روزہ رکھنا، قرآن کی تلاوت کرنا، مسواک کرنا اور آیۃ الکرسی پڑھنا، قوتِ حافظہ کا باعث ہیں۔ اور قبر کی تختی پڑھنا، ترش سیب کھانا، سبز دھنیا استعمال کرنا، ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنا اور چوہے کا جھوٹا کھانا۔ نسیان و بھول کا موجب ہیں۔

تسخیر و محبت

اگر زوجہ تابعدار نہ ہو تو سورۃ زخرف لکھ کر دھوئے اور اُسے پلائے انشاء اللہ تعالیٰ فرمانبردار ہو جائے گی۔

دیگر۔ بروز جمعہ ہزار بار شیرینی پر اَلْوَدُوْدُ پڑھے جسے کھلائے محبت ہو گی۔ اور زن و شوہر کے مابین اُلفت و موافقت کے لئے کھانے پر پڑھ کر کھلائے۔

دیگر۔ عزیز و اقارب میں عزت کے لئے نمازِ صبح کے بعد ننانوے بار اَلْمَجِیْدُ پڑھے۔

دیگر۔ زن و شوہر میں ناچاقی ہو تو اَلْمَانِعُ سبت کہے موافقت ہو گی۔

دیگر۔ اگر کسی مومنہ کا شوہر مکروہاتِ دنیا میں گرفتار ہو۔ اور زوجہ سے لاپرواہی برتتا اور محبت نہ کرتا ہو تو چاہیئے کہ زوجہ دو رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سات مرتبہ یہ آیہ مجیدہ پڑھے۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِیْرٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ جب سلام کے بعد نماز ختم کرے تو ستر مرتبہ یہ درود پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَیْهِ اس کے بعد ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَیِّنْ قَلْبَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃ (بجائے فلاں شوہر اور اس کی ماں کا نام لے) کَمَا لَیَّنْتَ الْحَدِیْدَ لِدَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَسَخِّرْ لِیْ كَمَا سَخَّرْتَ الرِّیْحَ لِسُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ وَاَلِّفْ بَیْنَنَا كَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَخَدِیْجَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اکتیسواں باب

اعمال وادعیہ سفر

سفر کے لئے بہترین دن روز شنبہ اس کے بعد منگل و جمعرات ہیں۔ اور بدترین دن سفر کے لئے پیر و بدھ ہیں۔ اور بروز جمعہ نمازِ جمعہ یا ظہر سے قبل سفر ممنوع ہے اور سفر کے لئے مہینوں کی بدترین تاریخیں تیسری، چوتھی، پانچویں، آٹھویں، تیرھویں، اٹھارھویں، اکیسویں، چوبیسویں، پچیسویں اور چھبیسویں ہیں۔ اور قمر در عقرب کی تاریخیں بھی نحس ترین ہیں۔ سُنّت ہے کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو روانگی سے قبل غسل کرے اور دو رکعت نماز بجا لائے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ توحید اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے اور بعد فراغت نماز کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَذُرِّیَّتِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَخَاتِمَةَ عَمَلِیْ اور کچھ خاکِ شفا اس کی تسبیح ساتھ ہونی چاہیئے۔ اور اُسے اُٹھاتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ طِیْنَةُ قَبْرِ الْحُسَیْنِ وَلِیِّكَ اتَّخَذْتُهَا حِرْزًا لِّمَا اَخَافُ وَلِمَا لَا اَخَافُ اور گھر سے نکلتے وقت کہے بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ۔ اور یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ حَسْبِیَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ اُمُوْرِیْ كُلِّهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اور یہ دعا بھی پڑھے۔ اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلٰٓئِكَةُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْیَوْمِ الْجَدِیْدِ الَّذِیْ اِذَا غَابَتْ شَمْسُهٗ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ غَیْرِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیَاطِیْنِ وَمِنْ شَرِّ السِّبَاعِ وَالْهَوَامِّ وَمِنْ شَرِّ رُكُوْبِ الْمَحَارِمِ كُلِّهَا اُجِیْرُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ۔ اس کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ پڑھ کر گھر سے روانہ ہو۔ خداوند عالم اس کے جان و مال کو محفوظ رکھے گا۔ اور سفر میں کامیابی اور ہر قسم کے ضرر و نقصان

Presented by www.ziaraat.com

سے حفاظت رہے گی۔ پھر دروازہ پر کھڑے ہو کر اُس طرف منہ کرے کہ جدھر جانے کا قصد ہے اور تسبیح جناب سیدہ اور الحمد اور آیۃ الکرسی منہ کے سامنے اور داہنی طرف اور بائیں طرف پڑھے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ وَاحْفَظْ مَا مَعِیْ وَسَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مَا مَعِیْ وَبَلِّغْنِیْ وَبَلِّغْ مَا مَعِیْ بِبَلَاغِكَ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ۔ اور جو کچھ ہو صدقہ دے۔ اور صدقہ دیتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اشْتَرَیْتُ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ سَلَامَتِیْ وَسَلَامَةَ سَفَرِیْ چاہیئے کہ سفر میں سورۃ طور (پارہ ۲۷) اور سورۃ صف (پارہ ۲۸) اور سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھتا رہے تاکہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہے۔ اور اگر دریا کا سفر ہو تو کشتی جہاز وغیرہ میں سوار ہوتے وقت کہے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اگر دریا میں تلاطم دیکھے تو بائیں جانب تکیہ کرے۔ اور داہنی جانب سے موج کی جانب اشارہ کر کے کہے۔ قِرِّیْ بِقَرَارِ اللّٰهِ وَاسْكُنِیْ بِسَكِیْنَةِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور جب دریا میں زیادہ اضطراب ہو۔ اور غرق ہونے کے قریب کی نوبت آجائے تو خاکِ شفا دریا میں ڈالے۔ تلاطم ٹھہر جائے گا۔ اور سورۃ محمد (پارہ ۲۶) اور سورۃ اقرا (پارہ ۳۰)، کا دریا پر پڑھنا تلاطم و طغیانی سے سلامتی کا باعث ہے۔

روایت میں ہے کہ عقیق کی انگوٹھی اپنے پاس رکھے جس پر یہ دعا کندہ ہو۔
مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور دوسری طرف عقیق کے مُحَمَّدٌ وَّعَلِیٌّ کھدا ہو تو چور سے بے خطر ہو گا۔ اور سنّت ہے کہ سر پر عمامہ ہو۔ اور تحت الحنک بھی ہو۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ میں اس شخص کا جو سفر کے ارادہ سے گھر سے نکلے اور سر پر عمامہ تحت الحنک کے ساتھ بندھا ہو اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ چور سے اور ڈوبنے جلنے وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔ اگر راستہ بھول جائے تو کہے:۔ یَا صَالِحُ یَآ اَبَا صَالِحٍ اَرْشِدُوْنَا اِلَی الطَّرِیْقِ یَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ اور اگر تنہا سفر کرے تو کہے مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ وَاَدِّ غَیْبَتِیْ ؏

کتاب الزیارات و الخطبات

(اس میں چہاردہ معصومین کی زیارتیں اور جمعہ و عیدین کے مشہور و معروف خطبے درج ہیں ؏)

Presented by www.ziaraat.com

تینتیسواں باب

زیاراتِ چہاردہ معصومین علیہم السّلام

ایام متبرکہ ہیں اور اُن ایام میں جن میں چہاردہ معصومین علیہم السّلام کی ولادت باسعادت اور وفات حسرت آیات واقع ہوئی ہے۔ زیارت پڑھنا مستحب اور موجب صد خیر و برکت اور باعث مغفرت ذنوب ہے۔ مومنین باصفا کو لازم و واجب ہے کہ ایام متبرکہ کی نسبت کے لحاظ سے آداب و شرائط کے ساتھ زیارات بجا لائیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت کرے۔ بروزِ قیامت اُس کی شفاعت بذمہ آنحضرتؐ ہوگی۔ اور جس کی آں حضرت شفاعت فرمائیں گے وہ ضرور جنتی ہے۔ ایسا ہی اجر و ثواب جناب امیر المومنین علیہ السّلام اور جناب فاطمہ زہرا سیدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا۔ حضرت امام حسن مجتبےٰ و حضرت امام حسین شہید کربلا و دیگر آئمہ معصومین علیہم السّلام کے مشاہد مقدسہ کی زیارت میں ہے غسل کرنا پاک و پاکیزہ لباس پہننا۔ خوشبو لگانا اور خضوع و خشوع اور رجوعِ قلب سے انگشتِ شہادت سے اشارہ کرکے زیارت پڑھنا آدابِ زیارات میں داخل ہے۔ یہاں پر وہ مختصر زیارات نقل کی جاتی ہیں جو ہر مقام بعید پر ہر معصوم کے لئے پڑھی جاسکتی ہیں۔

زیارت جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهٗ حَتّٰى اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ فَجَزَاكَ اللهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پھر چار رکعت نماز زیارت جس سورت کے ساتھ چاہے دو دو رکعت کرکے پڑھے۔

زیارت جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَلِيْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ صَفِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْنِ اللهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِيَآءِ اللهِ وَرُسُلِهٖ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللهِ وَخَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ الشَّهِيْدَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَآءُ الْاِنْسِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَغْصُوْبَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُوْرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى رُوْحِكِ وَبَدَنِكِ اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكِ وَاَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَنْ اٰذَاكِ فَقَدْ اٰذٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُوْلَ اللهِ

Presented by www.ziaraat.com

صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ لِاَنَّكِ بِضْعَةٌ مِنْهُ وَرُوحُهُ الَّذِیْ بَیْنَ جَنْبَیْهِ
اُشْهِدُ اللهَ وَرُسُلَهُ وَمَلَائِكَتَهُ اَنِّیْ رَاضٍ عَمَّنْ رَضِیْتِ عَنْهُ سَاخِطٌ
عَلٰی مَنْ سَخِطْتِ عَلَیْهِ مُتَبَرِّءٌ مِمَّنْ تَبَرَّأْتِ مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَالَیْتِ
مُعَادٍ لِمَنْ عَادَیْتِ مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ
وَكَفٰی بِاللهِ شَهِیْدًا وَحَسِیْبًا وَجَازِیًا وَمُثِیْبًا ط پھر درود شریف پڑھ کر
دو رکعت نماز زیارت بجا لائے۔

زیارت حضرت امیر المومنین علیہ السلام

یہ زیارت جو زیارت ششم کے نام سے مشہور ہے۔ روضۂ مبارک میں اور دوسرے شہروں میں ہر وقت اور ہر جگہ پڑھ سکتے ہیں حضرت کی قبر مطہر کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صِفْوَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا اَمِیْنَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اصْطَفَاهُ اللهُ وَاخْتَصَّهُ وَاخْتَارَهُ
مِنْ بَرِیَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْلَ اللهِ مَا دَجَی اللَّیْلُ وَغَسَقَ وَاَضَاءَ
النَّهَارُ وَاَشْرَقَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ مَا صَمَتَ صَامِتٌ وَنَطَقَ نَاطِقٌ وَذَرَّ
شَارِقٌ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَوْلَانَا اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ صَاحِبِ السَّوَابِقِ وَالْمَنَاقِبِ وَالنَّجْدَةِ وَمُبِیْدِ
الْكَتَائِبِ الشَّدِیْدِ الْبَاْسِ الْعَظِیْمِ الْمِرَاسِ الْمَكِیْنِ الْاَسَاسِ سَاقِی
الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْكَاْسِ مِنْ حَوْضِ الرَّسُوْلِ الْمَكِیْنِ الْاَمِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰی
صَاحِبِ النُّهٰی وَالْفَضْلِ وَالطَّوَائِلِ وَالْمَكْرُمَاتِ وَالنَّوَائِلِ اَلسَّلَامُ
عَلٰی فَارِسِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَیْثِ الْمُوَحِّدِیْنَ وَقَاتِلِ الْمُشْرِكِیْنَ وَوَصِیِّ
رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَیَّدَهُ
اللهُ بِجَبْرَئِیْلَ وَاَعَانَهُ بِمِیْكَائِیْلَ وَاَزْلَفَهُ فِی الدَّارَیْنِ وَحَبَاهُ بِكُلِّ
مَا تَقَرُّ بِهِ الْعَیْنُ وَصَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَعَلٰی

اَوْلَادِهِ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَعَلَی الْاَئِمَّةِ الرَّاشِدِیْنَ الَّذِیْنَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَفَرَضُوْا عَلَیْنَا الصَّلَوَاتِ وَاَمَرُوْا بِاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ
وَعَرَّفُوْنَا صِیَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا
اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَعْسُوْبَ الدِّیْنِ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا بَابَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَیْنَ اللهِ النَّاظِرَةَ وَیَدَهُ
الْبَاسِطَةَ وَاُذُنَهُ الْوَاعِیَةَ وَحِكْمَتَهُ الْبَالِغَةَ وَنِعْمَتَهُ السَّابِغَةَ
وَنِقْمَتَهُ الدَّامِغَةَ اَلسَّلَامُ عَلٰی قَسِیْمِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی
نِعْمَةِ اللهِ عَلَی الْاَبْرَارِ وَنِقْمَتِهِ عَلَی الْفُجَّارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُتَّقِیْنَ
الْاَخْیَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَخِیْ رَسُوْلِ اللهِ وَابْنِ عَمِّهِ وَزَوْجِ ابْنَتِهِ وَالْمَخْلُوْقِ
مِنْ طِیْنَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَصْلِ الْقَدِیْمِ وَالْفَرْعِ الْكَرِیْمِ اَلسَّلَامُ
عَلَی الثَّمَرِ الْجَنِیِّ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِی الْحَسَنِ عَلِیٍّ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَجَرَةِ طُوْبٰی
وَسِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی اَلسَّلَامُ عَلٰی آدَمَ صِفْوَةِ اللهِ وَنُوْحٍ نَبِیِّ اللهِ وَاِبْرَاهِیْمَ
خَلِیْلِ اللهِ وَمُوْسٰی كَلِیْمِ اللهِ وَعِیْسٰی رُوْحِ اللهِ وَمُحَمَّدٍ حَبِیْبِ
اللهِ وَمَنْ بَیْنَهُمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ
وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِیْقًا اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسَلِیْلِ الْاَطْهَارِ
وَعَنَاصِرِ الْاَخْیَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی وَالِدِ الْاَئِمَّةِ الْاَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی
حَبْلِ اللهِ الْمَتِیْنِ وَجَنْبِهِ الْمَكِیْنِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْنِ اللهِ فِیْ اَرْضِهِ وَخَلِیْفَتِهِ وَالْحَاكِمِ بِاَمْرِهِ
وَالْقَیِّمِ بِدِیْنِهِ وَالنَّاطِقِ بِحِكْمَتِهِ وَالْعَامِلِ بِكِتَابِهِ اَخِ
الرَّسُوْلِ وَزَوْجِ الْبَتُوْلِ وَسَیْفِ اللهِ الْمَسْلُوْلِ اَلسَّلَامُ عَلٰی
صَاحِبِ الدَّلَالَاتِ وَالْاٰیَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ الْقَاهِرَاتِ
الزَّاهِرَاتِ وَالْمُنْجِیْ مِنَ الْهَلَكَاتِ الَّذِیْ ذَكَرَهُ اللهُ فِیْ مُحْكَمِ
الْاٰیَاتِ فَقَالَ تَعَالٰی وَاِنَّهُ فِیْ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ

Presented by www.ziaraat.com

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْمِ اللّٰهِ الرَّضِیِّ وَ وَجْهِهِ الْمُضِیْءِ وَجَنْبِهِ الْعَلِیِّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَجِ اللّٰهِ وَاَوْصِيَائِهِ وَخَاصَّةِ اللّٰهِ وَاَصْفِيَائِهِ وَخَالِصَتِهِ وَاُمَنَائِهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ قَصَدْتُكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ وَحُجَّتَهُ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكَ مُتَقَرِّبًا اِلَی اللّٰهِ بِزِيَارَتِكَ فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ اللّٰهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكَ فِيْ خَلَاصِ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَقَضَاءِ حَوَائِجِيْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط

زیارت حضرت امام حسن علیہ السّلام

اوقات شریفہ میں مثلاً حضرت کے روز ولادت و روز وفات کو آنحضرت کی زیارت پڑھنی اولیٰ و انسب ہے۔ زیارت یہ ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ اَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَيْفَ لَا تَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَاَنْتَ سَبِيْلُ الْهُدٰی وَحَلِيْفُ التُّقٰی وَخَامِسُ اَصْحَابِ الْكِسَاءِ غَذَّتْكَ يَدُ الرَّحْمَةِ وَرُبِّيْتَ فِيْ حِجْرِ الْاِسْلَامِ وَرَضِعْتَ مِنْ ثَدْيِ الْاِيْمَانِ فَطِبْتَ حَيًّا وَطِبْتَ مَيِّتًا غَيْرَ اَنَّ الْاَنْفُسَ غَيْرُ طَيِّبَةٍ بِفِرَاقِكَ وَلَا شَاكَّةٍ فِي الْحَيٰوةِ لَكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت بجالائے۔

زیارت حضرت امام حسین علیہ السّلام

گھر کے صحن میں یا کوٹھے پر جاکر داہنی طرف اور بائیں طرف جانب آسمان نظر کرے اور بالائے سر دیکھے۔ پھر حضرت کی قبر مطہر کی طرف بقصد زیارت اشارہ کرکے پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰی كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ

مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهِ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَطَعْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَتّٰی اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ ط يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّيْنِ وَاَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰی وَاَعْلَامُ الْهُدٰی وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی وَالْحُجَّةُ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ وَاَنْبِيَآءَهُ وَرُسُلَهُ اَنِّيْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِيْنِيْ وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ وَقَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِكُمْ وَعَلٰی اَجْسَادِكُمْ وَعَلٰی اَجْسَامِكُمْ وَعَلٰی شَاهِدِكُمْ وَعَلٰی غَآئِبِكُمْ وَعَلٰی ظَاهِرِكُمْ وَعَلٰی بَاطِنِكُمْ۔ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھیں اور اگر نماز زیارت پڑھنے سے قبل پڑھ لیں تب بھی کوئی حرج نہیں پھر حضرت اکبرؑ کی زیارت کا قصد کرکے پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ وَابْنُ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنُ

Presented by www.ziaraat.com

المظلوم ولعن الله امة قتلتك ولعن الله امة ظلمتك ولعن الله
امة سمعت بذلك فرضيت به۔
پھر باقی سب شہدائے کربلا کی زیارت کا قصد کریں اور کہیں۔ السلام علیکم
یا اولیاء الله واحباءه السلام علیکم یا اصفیاء الله واوداءه السلام
علیکم یا انصار دین الله السلام علیکم یا انصار رسول الله السلام
علیکم یا انصار امیر المؤمنین السلام علیکم یا انصار فاطمة الزهراء
سیدة نساء العالمین السلام علیکم یا انصار ابی محمد الحسن
بن علی الزکی الناصح السلام علیکم یا انصار ابی عبدالله بابی انتم
وامی طبتم وطابت الارض التی فیها دفنتم وفزتم فوزا عظیما
فیالیتنی کنت معکم فافوز معکم۔

زیارت حضرت امام زین العابدین و حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام

زیارت جامعہ ہے

السلام علی اولیاء الله واصفیائه السلام علی امناء الله واحبائه
السلام علی انصار الله وخلفائه السلام علی محال معرفة الله السلام علی
مساکن ذکر الله السلام علی مظهری امر الله ونهیه السلام علی الدعاة
الی الله السلام علی المستقرین فی مرضات الله السلام علی المخلصین
فی طاعة الله السلام علی الادلاء علی الله السلام علی الذین من والاهم
فقد والی الله ومن عاداهم فقد عادی الله ومن عرفهم فقد عرف
الله ومن جهلهم فقد جهل الله ومن اعتصم بهم فقد اعتصم
بالله ومن تخلی منهم فقد تخلی من الله عزوجل واشهد الله انی
سلم لمن سالمکم وحرب لمن حاربکم مؤمن بسرکم وعلانیتکم
مفوض فی ذلك کله الیکم لعن الله عدو آل محمد من الجن

والانس وابرء الی الله منهم وصلی الله علی محمد وآله وسلم۔

مختصر زیارت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

حدیث میں ہے کہ راوی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت کا ثواب کس قدر ہے؟ آپ نے فرمایا جس قدر حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب ہے۔ زیارت یہ ہے۔

السلام علیك یا ابا جعفر محمد بن علی البر التقی الامام
الوفی السلام علیك ایها الرضی الزکی السلام علیك یا ولی الله السلام علیك یا نجی الله
السلام علیك یا سفیر الله السلام علیك یا سر الله السلام علیك
یا ضیاء الله السلام علیك یا سناء الله السلام علیك یا کلمة الله
السلام علیك یا رحمة الله السلام علیك ایها النور الساطع السلام
علیك ایها البدر الطالع السلام علیك ایها الطیب من الطیبین
السلام علیك ایها الطاهر من المطهرین السلام علیك ایها
الآیة العظمی السلام علیك ایها الحجة الکبری السلام علیك
ایها المطهر من الزلات السلام علیك ایها المنزه عن المعضلات
السلام علیك ایها العلی عن نقص الاوصاف السلام علیك ایها
الرضی عند الاشراف السلام علیك یا عمود الدین اشهد انك
ولی الله وحجته فی ارضه وانك جنب الله وخیرة الله ومستودع
علم الله وعلم الانبیاء ورکن الایمان وترجمان القرآن و
اشهد ان من اتبعك علی الحق والهدی وان من انکرك ونصب
لك العداوة علی الضلالة والردی ابرء الی الله والیك منهم
فی الدنیا والآخرة والسلام علیك ما بقیت وبقی اللیل والنهار

Presented by www.ziaraat.com

مختصر زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام

منقول ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جو شخص میری غربت میں زیارت کریگا خداوند عالم اس کو اجر کثیر و ثواب جمیل عطا فرمائے گا۔ بروز قیامت وہ شخص ہمارے زمرہ میں داخل ہوگا۔ اور اُسے درجاتِ عالیہ عطا ہوں گے اور ہمارا رفیق ہوگا۔ زیارت یہ ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللّٰهِ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُودَ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِسْمٰعِيْلَ ذَبِيْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ وَلِيِّ اللّٰهِ وَوَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الْبَارِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الشَّهِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَارُّ التَّقِيُّ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت حضرت امام محمد تقیؑ و حضرت امام علی نقیؑ و حضرت امام حسن عسکری علیہم السلام

ایام متبرکہ و اوقات شریفہ میں مثلاً روزہائے ولادت و شہادت میں ان حضرات کی زیارت

پڑھنا افضل و اولیٰ ہے پس زیارت جامعہ جو مذکور ہوئی پڑھنی کافی ہوگی۔ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھنی چاہیئے۔

زیارت حضور صاحب الامر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ

آنحضرتؑ کی زیارت سرداب میں اور تمام شہروں میں اور اُن کے اجداد طاہرین کے ضریح ہائے مقدسہ میں پڑھنی خوب ہے مستحب ہے کہ ہر روز بعد نماز صبح حضور صاحب العصرؑ کی زیارت پڑھی جائے۔ زیارت یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَايَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ وَعَنْ وَالِدَيَّ وَوَلَدِيْ وَعَنِّيْ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمُنْتَهٰى رِضَاهُ وَعَدَدَ مَا اَحْصَاهُ كِتَابُهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ عِلْمُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُجَدِّدُ لَهٗ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ كُلِّ يَوْمٍ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً فِيْ رَقَبَتِيْ اَللّٰهُمَّ كَمَا شَرَّفْتَنِيْ بِهٰذَا التَّشْرِيْفِ وَفَضَّلْتَنِيْ بِهٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ وَخَصَصْتَنِيْ بِهٰذِهِ النِّعْمَةِ فَصَلِّ عَلٰى مَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَالذَّابِّيْنَ عَنْهُ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَآئِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فِي الصَّفِّ الَّذِيْ نَعَتَّ اَهْلَهٗ فِيْ كِتَابِكَ فَقُلْتَ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ عَلٰى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ وَاٰلِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ بَيْعَةٌ لَهٗ فِيْ عُنُقِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

مختصر زیارت جامعہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر وقت خصوصاً عرفہ کے

Presented by www.ziaraat.com

دن اور ہر مقام پر ہر معصوم کے لئے اس طرح زیارت پڑھ سکتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا خِيَرَةَ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ وَاَمِيْنَهُ عَلٰى وَحْيِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ حُجَّةُ اللهِ عَلٰى خَلْقِهِ وَبَابُ عِلْمِهِ وَوَصِيُّ
نَبِيِّهِ وَالْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِهِ فِيْ اُمَّتِهِ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً غَصَبَتْكَ حَقَّكَ وَقَعَدَتْ
مَقْعَدَكَ وَاَنَا بَرِيْءٌ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اِلَيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ الْبَتُوْلُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا زَيْنَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللهُ
عَلَيْكِ وَعَلَيْهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً غَصَبَتْكِ
حَقَّكِ وَمَنَعَتْكِ مَا جَعَلَ اللهُ لَكِ حَلَالًا اَنَا بَرِيْءٌ اِلَيْكِ مِنْهُمْ
وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ ن الْحَسَنَ الزَّكِيَّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَبَايَعَتْ فِيْ اَمْرِكَ
وَشَايَعَتْ اَنَا بَرِيْءٌ اِلَيْكَ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى
اَبِيْكَ وَجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً اِسْتَحَلَّتْ
دَمَكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَاسْتَبَاحَتْ حَرِيْمَكَ وَلَعَنَ اللهُ
اَشْيَاعَهُمْ وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ اَنَا بَرِيْءٌ
اِلَى اللهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا
مُحَمَّدٍ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ
بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ
عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ
الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ صَاحِبَ الزَّمَانِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِتْرَتِكَ الطَّاهِرَةِ الطَّيِّبَةِ يَا مَوَالِيَّ كُوْنُوْا شُفَعَائِيْ
فِيْ حَطِّ وِزْرِيْ وَخَطَايَايَ اٰمَنْتُ بِاللهِ وَبِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاَتَوَلّٰى
اٰخِرَكُمْ بِمَا اَتَوَلّٰى اَوَّلَكُمْ وَبَرِئْتُ مِنَ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ
وَالْعُزّٰى يَا مَوَالِيَّ اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ
وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللهُ
ظَالِمِيْكُمْ وَغَاصِبِيْكُمْ وَلَعَنَ اللهُ اَشْيَاعَهُمْ وَاَتْبَاعَهُمْ وَاَهْلَ
مَذْهَبِهِمْ وَاَبْرَاُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ۔

زیارت حضرت ابو الفضل العباس علیہ السّلام

آپ کی قبر منور کی طرف رخ کر کے بخضوع و خشوع اس طرح زیارت پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ
وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ وَرِضْوَانُهٗ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ اَشْهَدُ وَاُشْهِدُ
اللهَ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى بِهِ الْبَدْرِيُّوْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ اللهِ الْمُنَاصِحُوْنَ لَهٗ فِيْ جِهَادِ اَعْدَائِهِ الْمُبَالِغُوْنَ فِيْ نُصْرَةِ
اَوْلِيَائِهِ الذَّابُّوْنَ عَنْ اَحِبَّائِهِ فَجَزَاكَ اللهُ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَاَكْثَرَ
الْجَزَاءِ وَاَوْفَرَ الْجَزَاءِ وَاَوْفٰى جَزَاءِ اَحَدٍ مِمَّنْ وَفٰى بِبَيْعَتِهٖ وَاسْتَجَابَ
لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاَطَاعَ وُلَاةَ اَمْرِهٖ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَالَغْتَ فِي النَّصِيْحَةِ
وَاَعْطَيْتَ غَايَةَ الْمَجْهُوْدِ فَبَعَثَكَ اللهُ فِي الشُّهَدَاءِ وَجَعَلَ رُوْحَكَ
مَعَ اَرْوَاحِ السُّعَدَاءِ وَاَعْطَاكَ مِنْ جِنَانِهٖ اَفْسَحَهَا مَنْزِلًا وَاَفْضَلَهَا
غُرَفًا وَرَفَعَ ذِكْرَكَ فِيْ عِلِّيِّيْنَ فِي الْعَالَمِيْنَ وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اَشْهَدُ
اَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ وَاَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى بَصِيْرَةٍ مِنْ اَمْرِكَ

Presented by www.ziaraat.com

معتدیاً بالصالحین ومتبعاً للنبیین فجمع الله بیننا وبینک وبین رسوله واولیآئه فی منازل المخبتین فانه ارحم الراحمین۔

زیارات ایام ہفتہ

روز شنبہ (ہفتہ)

روز شنبہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات وسلام بھیجنے کا مخصوص دن ہے جس کا طریق یہ ہے۔

السلام علیک یا رسول الله ورحمة الله وبرکاته السلام علیک یا محمد بن عبد الله السلام علیک یا خیرة الله السلام علیک یا حبیب الله السلام علیک یا صفوة الله السلام علیک یا امین الله اشهد انک رسول الله واشهد انک محمد بن عبد الله واشهد انک قد نصحت لامتک وجاهدت فی سبیل ربک وعبدته حتی اتاک الیقین فجزاک الله یا رسول الله افضل ما جزی نبیاً عن امته اللهم صل علی محمد وآل محمد افضل ما صلیت علی ابراهیم وآل ابراهیم انک حمید مجید۔

روز یک شنبہ (اتوار)

روز یک شنبہ یعنی اتوار حضرت امیر المومنین علیہ السلام پر اس طریق میں درود سلام کا مخصوص دن ہے۔

السلام علی الشجرة النبویة والدوحة الهاشمیة المضیئة المثمرة بالنبوة المونقة بالامامة وعلی ضجیعیک آدم ونوح علیهما السلام السلام علیک وعلی اهل بیتک الطیبین الطاهرین السلام علیک وعلی الملآئکة المحدقین بک والحافین بقبرک یا مولای یا امیر المومنین هذا یوم الاحد وهو یومک وباسمک وانا ضیفک

فیه وجارک فاضفنی یا مولای واجرنی فانک کریم تحب الضیافة وماموز بالاجارة فافعل ما رغبت الیک فیه ورجوته منک بمنزلتک واهل بیتک عند الله ومنزلته عندکم وبحق ابن عمک رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وعلیهم اجمعین۔

روز دوشنبہ (پیر)

روز دوشنبہ (پیر) کا دن مخصوص ہے حضرت امام حسن وحضرت امام حسین علیہما السلام کی زیارت سے جو اس طرح بجالانی چاہیئے۔ السلام علیک یا ابن رسول رب العالمین السلام علیک یا ابن امیر المومنین السلام علیک یا ابن فاطمة الزهرآء السلام علیک یا حبیب الله السلام علیک یا صفوة الله السلام علیک یا امین الله السلام علیک یا حجة الله السلام علیک یا نور الله السلام علیک یا صراط الله السلام علیک یا بیان حکم الله السلام علیک یا ناصر دین الله السلام علیک ایها السید الزکی السلام علیک ایها البر الوفی السلام علیک ایها القائم الامین السلام علیک ایها العالم بالتاویل السلام علیک ایها الهادی المهدی السلام علیک ایها الطاهر الزکی السلام علیک ایها التقی النقی السلام علیک ایها الحق الحقیق السلام علیک ایها الشهید الصدیق السلام علیک یا ابا محمد الحسن بن علی ورحمة الله وبرکاته۔

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

السلام علیک یا ابن رسول الله السلام علیک یا ابن امیر المومنین السلام علیک یا ابن سیدة نسآء العالمین اشهد انک قد اقمت الصلوة واتیت الزکوة وامرت بالمعروف ونهیت عن المنکر وعبدت الله مخلصاً وجاهدت فی الله حق جهاده حتی اتاک الیقین۔

Presented by www.ziaraat.com

فعلیک السلام منی ما بقیت وبقی اللیل والنهار وعلی اهل بیتک الطیبین الطاهرین انا یا مولای مولی لک ولاهل بیتک سلم لمن سالمکم وحرب لمن حاربکم مؤمن بسرکم وجهرکم وظاهرکم وباطنکم لعن الله اعدائکم من الاولین والآخرین وانا ابرء الی الله تعالی منهم یا مولای یا ابا محمد یا مولای یا ابا عبد الله هذا یوم الاثنین وهو یومکما وباسمکما وانا فیه ضیفکما فاضیفانی واحسنا ضیافتی فنعم من استضیف به انتما وانا فیه من جوارکما فاجیرانی فانکما مأموران بالضیافة والاجارة فصلی الله علیکما وآلکما الطیبین۔

روز سہ شنبہ (منگل)

روز سہ شنبہ (منگل) حضرت امام زین العابدین و حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام کی زیارت کا مخصوص دن ہے۔ لہٰذا یہ زیارت پڑھے۔

السلام علیکم یا خزان علم الله السلام علیکم یا تراجمة وحی الله السلام علیکم یا ائمة الهدی السلام علیکم یا اعلام التقی السلام علیکم یا اولاد رسول الله انا عارف بحقکم مستبصر بشانکم معاد لاعدائکم موال لاولیائکم بابی انتم وامی صلوات الله علیکم اللهم انی اتوالی آخرهم کما توالیت اولهم وابرء من کل ولیجة دونهم واکفر بالجبت والطاغوت واللات والعزی صلوات الله علیکم یا موالی ورحمة الله وبرکاته السلام علیک یا سید العابدین وسلالة الوصیین السلام علیک یا باقر علم النبیین السلام علیک یا صادقا مصدقا فی القول والفعل یا موالی هذا یومکم وهو یوم الثلثاء وانا فیه ضیف لکم ومستجیر بکم فاضیفونی واجیرونی بمنزلة الله عندکم وآل بیتکم الطیبین الطاهرین۔

روز چہار شنبہ (بدھ)

روز چہار شنبہ (بدھ) حضرت امام موسیٰ کاظم و حضرت امام علی رضا و حضرت امام محمد تقی و حضرت امام علی نقی علیہم السلام کی زیارت کا مخصوص دن ہے پس ان کی زیارت اس طرح بجالائی جائے۔ السلام علیکم یا اولیاء الله السلام علیکم یا حجج الله السلام علیکم یا نور الله فی ظلمات الارض السلام علیکم صلوات الله علیکم وعلی اهل بیتکم الطیبین الطاهرین بابی انتم وامی لقد عبدتم الله مخلصین وجاهدتم فی الله حق جهاده حتی اتاکم الیقین فلعن الله اعدائکم من الجن والانس اجمعین وانا ابرء الی الله والیکم منهم یا مولای یا ابا ابراهیم موسی بن جعفر یا مولای یا ابا الحسن علی بن موسی یا مولای یا ابا جعفر محمد بن علی یا مولای یا ابا الحسن علی بن محمد انا مولی لکم مؤمن بسرکم وجهرکم متضیف بکم فی یومکم هذا وهو یوم الاربعاء ومستجیر بکم فاضیفونی واجیرونی باهل بیتکم الطیبین الطاهرین۔

روز پنجشنبہ (جمعرات)

روز پنجشنبہ (جمعرات) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مخصوص ہے اور آپ کی زیارت اس طرح پڑھی جائے۔ اور روز جمعہ کے لئے صفحہ ۶۱۲ دیکھیں۔

السلام علیک یا ولی الله السلام علیک یا حجة الله وخالصته السلام علیک یا امام المؤمنین ووارث المرسلین وحجة رب العالمین صلی الله علیک وعلی اهل بیتک الطیبین الطاهرین یا مولای یا ابا محمد الحسن بن علی انا مولی لک ولاهل بیتک وهذا یومک وهو یوم الخمیس وانا ضیفک فیه ومستجیر بک فیه فاحسن ضیافتی واجارتی بحق اهل بیتک الطیبین الطاهرین۔

Presented by www.ziaraat.com

زیارت ناحیہ مقدسہ

یہ زیارت حضرت صاحب العصر علیہ السلام نے اپنے جد مظلوم حضرت امام حسینؑ کی بارگاہ میں پیش کی ہے

اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلِيْقَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَيْثٍ وَلِيِّ
اللّٰهِ وَخِيَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِدْرِيْسَ الْقَآئِمِ لِلّٰهِ بِحُجَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ الْمُجَابِ
فِيْ دَعْوَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی هُوْدٍ الْمَمْدُوْدِ مِنَ اللّٰهِ بِمَعُوْنَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی
صَالِحٍ الَّذِيْ تَوَّجَهُ اللّٰهُ بِكَرَامَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ
اجْتَبَاهُ اللّٰهُ بِخُلَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْمٰعِيْلَ الَّذِيْ فَدَاهُ اللّٰهُ بِذِبْحٍ
عَظِيْمٍ مِنْ جَنَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْحَاقَ الَّذِيْ جَعَلَ اللّٰهُ النُّبُوَّةَ فِيْ
ذُرِّيَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی يَعْقُوْبَ الَّذِيْ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ بِرَحْمَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی يُوْسُفَ الَّذِيْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنَ الْجُبِّ بِعَظَمَتِهٖ اَلسَّلَامُ
عَلٰی مُوْسَی الَّذِيْ فَلَقَ اللّٰهُ الْبَحْرَ لَهٗ بِقُدْرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی هَارُوْنَ
الَّذِيْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِنُبُوَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی شُعَيْبٍ الَّذِيْ نَصَرَهُ اللّٰهُ عَلٰی
اُمَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی دَاوٗدَ الَّذِيْ تَابَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ خَطِيْئَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی
سُلَيْمَانَ الَّذِيْ ذَلَّتْ لَهُ الْجِنُّ بِعِزَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَيُّوْبَ الَّذِيْ
شَفَاهُ اللّٰهُ مِنْ عِلَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی يُوْنُسَ الَّذِيْ اَنْجَزَ اللّٰهُ مَضْمُوْنَ
عِدَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی زَكَرِيَّا الصَّابِرِ فِيْ مِحْنَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی يَحْيٰی
الَّذِيْ اَزْلَفَهُ اللّٰهُ بِشَهَادَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی عُزَيْرٍ الَّذِيْ اَحْيَاهُ اللّٰهُ
بَعْدَ مِيْتَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی عِيْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ وَكَلِمَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
حَبِيْبِ اللّٰهِ وَصِفْوَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ
الْمَخْصُوْصِ بِاُخُوَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ ابْنَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی
اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَصِيِّ اَبِيْهِ وَخَلِيْفَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَيْنِ
الَّذِيْ سَمَحَتْ نَفْسُهٗ بِمُهْجَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فِيْ سِرِّهٖ
وَعَلَانِيَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ جَعَلَ اللّٰهُ الشِّفَآءَ فِيْ تُرْبَتِهٖ اَلسَّلَامُ
عَلٰی مَنِ الْاِجَابَةُ تَحْتَ قُبَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ الْاَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اَلسَّلَامُ
عَلَی ابْنِ خَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ سَيِّدِ الْاَوْصِيَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ
سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ جَنَّةِ الْمَاْوٰی اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ
زَمْزَمَ وَالصَّفَا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَهْتُوْكِ
الْخِبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی خَامِسِ اَصْحَابِ الْكِسَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی غَرِيْبِ
الْغُرَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَهِيْدِ الشُّهَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی قَتِيْلِ الْاَدْعِيَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی سَاكِنِ كَرْبَلَآءَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بَكَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ السَّمَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ذُرِّيَّتُهُ الْاَزْكِيَآءُ اَلسَّلَامُ عَلٰی يَعْسُوْبِ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ
عَلٰی مَنَازِلِ الْبَرَاهِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّةِ السَّادَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْجُيُوْبِ
الْمُضَرَّجَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الشِّفَاهِ الذَّابِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النُّفُوْسِ الْمُصْطَلَمَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَرْوَاحِ الْمُخْتَلَسَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَجْسَادِ الْعَارِيَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْجُسُوْمِ الشَّاحِبَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الدِّمَآءِ السَّآئِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَعْضَآءِ الْمُقَطَّعَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُوْسِ الْمُشَالَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی اٰبَآئِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی اَبْنَآئِكَ
الْمُسْتَشْهَدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی ذُرِّيَّتِكَ النَّاصِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُضَاجِعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْقَتِيْلِ الْمَظْلُوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی
اَخِيْهِ الْمَسْمُوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِيٍّ الْكَبِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَی الرَّضِيْعِ الصَّغِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَبْدَانِ
السَّلِيْبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْعِتْرَةِ الْقَرِيْبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُجَدَّلِيْنَ فِی الْفَلَوَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّازِحِيْنَ عَنِ الْاَوْطَانِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَدْفُوْنِيْنَ بِلَا اَكْفَانٍ اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُوْسِ الْمُفَرَّقَةِ
عَنِ الْاَبْدَانِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَظْلُوْمِ بِلَا
نَاصِرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰی سَاكِنِ التُّرْبَةِ الزَّاكِيَةِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَاحِبِ
الْقُبَّةِ السَّامِيَةِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ افْتَخَرَ بِهٖ

Presented by www.ziaraat.com

جِبْرَائِيلُ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ نَاغَاهُ فِي الْمَهْدِ مِيكَائِيلُ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ نُكِثَتْ
ذِمَّتُهُ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ اُرِيقَ بِالظُّلْمِ
دَمُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَرَّعِ بِكَاسَاتِ
الرِّمَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْحُورِ فِي الْوَرٰى
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ دَفَنَهُ اَهْلُ الْقُرٰى اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَقْطُوعِ الْوَتِينِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْمُحَامِي بِلَا مُعِينٍ اَلسَّلَامُ عَلَى الشَّيْبِ الْخَضِيبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْخَدِّ
التَّرِيبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَدَنِ السَّلِيبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوعِ
بِالْقَضِيبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّاْسِ الْمَرْفُوعِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَجْسَامِ الْعَارِيَةِ
فِي الْفَلَوَاتِ تَنْهَشُهَا الذِّئَابُ الْعَادِيَاتُ وَتَخْتَلِفُ اِلَيْهَا السِّبَاعُ
الضَّارِيَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمَرْفُوفِينَ
حَوْلَ قُبَّتِكَ الْحَافِّينَ بِتُرْبَتِكَ الطَّائِفِينَ بِعَرْصَتِكَ الْوَارِدِينَ
لِزِيَارَتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فَاِنِّي قَصَدْتُ اِلَيْكَ وَرَجَوْتُ الْفَوْزَ
لَدَيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ الْعَارِفِ بِحُرْمَتِكَ الْمُخْلِصِ فِي وِلَايَتِكَ
الْمُتَقَرِّبِ اِلَى اللّٰهِ بِمَحَبَّتِكَ الْبَرِيءِ مِنْ اَعْدَائِكَ سَلَامَ مَنْ قَلْبُهُ بِمُصَابِكَ
مَقْرُوحٌ وَدَمْعُهُ عِنْدَ ذِكْرِكَ مَسْفُوحٌ سَلَامَ الْمَفْجُوعِ الْحَزِينِ
الْوَالِهِ الْمُسْتَكِينِ سَلَامَ مَنْ لَوْ كَانَ مَعَكَ بِالطُّفُوفِ رَمٰى بِنَفْسِهِ
حَدَّ السُّيُوفِ وَبَذَلَ حُشَاشَتَهُ دُونَكَ لِلْحُتُوفِ وَجَاهَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ
وَنَصَرَكَ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيْكَ وَفَدَاكَ بِرُوحِهِ وَجَسَدِهِ وَمَالِهِ وَ
وَلَدِهِ وَرُوحُهُ لِرُوحِكَ فِدَاءٌ وَاَهْلُهُ لِاَهْلِكَ وِقَاءٌ فَلَئِنْ اَخَّرَتْنِي
الدُّهُورُ وَعَاقَنِي عَنْ نَصْرِكَ الْمَقْدُورُ وَلَمْ اَكُنْ لِمَنْ حَارَبَكَ
مُحَارِبًا وَلِمَنْ نَصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ مُنَاصِبًا فَلَاَنْدُبَنَّكَ صَبَاحًا
وَمَسَاءً وَلَاَبْكِيَنَّ لَكَ بَدَلَ الدُّمُوعِ دَمًا حَسْرَةً عَلَيْكَ وَتَاَسُّفًا
عَلٰى مَا دَهَاكَ وَتَلَهُّفًا حَتّٰى اَمُوتَ بِلَوْعَةِ الْمُصَابِ وَغُصَّةِ الْاِكْتِئَابِ

اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ
وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعُدْوَانِ وَاَطَعْتَ اللّٰهَ وَمَا عَصَيْتَهُ وَتَمَسَّكْتَ
بِهِ فَاَرْضَيْتَهُ وَخَشِيتَهُ وَرَاقَبْتَهُ وَاسْتَجَبْتَهُ وَسَنَنْتَ السُّنَنَ
وَاَطْفَاْتَ الْفِتَنَ وَدَعَوْتَ اِلَى الرَّشَادِ وَاَوْضَحْتَ سُبُلَ السَّدَادِ
وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ الْجِهَادِ وَكُنْتَ لِلّٰهِ طَائِعًا وَلِجَدِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ تَابِعًا وَلِقَوْلِ اَبِيكَ سَامِعًا وَاِلٰى وَصِيَّةِ
اَخِيكَ مُسَارِعًا وَلِعِمَادِ الدِّينِ رَافِعًا وَلِلطُّغْيَانِ قَامِعًا وَلِلطُّغَاةِ
مُقَارِعًا وَلِلْاُمَّةِ نَاصِحًا وَفِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ سَابِحًا وَلِلْفُسَّاقِ
مُكَافِحًا وَبِحُجَجِ اللّٰهِ قَائِمًا وَلِلْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ رَاحِمًا وَ
لِلْحَقِّ نَاصِرًا وَعِنْدَ الْبَلَاءِ صَابِرًا وَلِلدِّينِ كَالِئًا وَعَنْ حَوْزَتِهِ
مُرَامِيًا تَحُوطُ الْهُدٰى وَتَنْصُرُهُ وَتَبْسُطُ الْعَدْلَ وَتَنْشُرُهُ وَ
تَنْصُرُ الدِّينَ وَتُظْهِرُهُ وَتَكُفُّ الْعَابِثَ وَتَزْجُرُهُ وَتَاْخُذُ لِلدَّنِيِّ
مِنَ الشَّرِيفِ وَتُسَاوِي فِي الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ كُنْتَ رَبِيعَ
الْاَيْتَامِ وَعِصْمَةَ الْاَنَامِ وَعِزَّ الْاِسْلَامِ وَمَعْدِنَ الْاَحْكَامِ وَحَلِيفَ
الْاِنْعَامِ سَالِكًا طَرَائِقَ جَدِّكَ وَاَبِيكَ مُشْبِهًا فِي الْوَصِيَّةِ لِاَخِيكَ
وَفِيَّ الذِّمَمِ رَضِيَّ الشِّيَمِ ظَاهِرَ الْكَرَمِ مُتَهَجِّدًا فِي الظُّلَمِ قَوِيمَ
الطَّرَائِقِ كَرِيمَ الْخَلَائِقِ عَظِيمَ السَّوَابِقِ شَرِيفَ النَّسَبِ مُنِيفَ
الْحَسَبِ رَفِيعَ الرُّتَبِ كَثِيرَ الْمَنَاقِبِ مَحْمُودَ الضَّرَائِبِ جَزِيلَ
الْمَوَاهِبِ حَلِيمٌ رَشِيدٌ مُنِيبٌ جَوَادٌ شَدِيدٌ عَلِيمٌ اِمَامٌ شَهِيدٌ
اَوَّاهٌ مُنِيبٌ حَبِيبٌ مَهِيبٌ كُنْتَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ
وَلَدًا وَلِلْقُرْاٰنِ سَنَدًا وَلِلْاُمَّةِ عَضُدًا وَفِي الطَّاعَةِ مُجْتَهِدًا حَافِظًا
لِلْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ نَاكِبًا عَنْ سُبُلِ الْفُسَّاقِ بَاذِلًا لِلْمَجْهُودِ طَوِيلَ
الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا زُهْدَ الرَّاحِلِ عَنْهَا نَاظِرًا

Presented by www.ziaraat.com

الیها بعین المستوحشین منها آمالک عنها مکفوفة وهمتک عن
زینتها مصروفة والحاظک عن بهجتها مطروفة ورغبتک فی
الآخرة معروفة حتی اذا الجور مد باعه واسفر الظلم قناعه و
دعی الغی اتباعه وانت فی حرم جدک قاطن وللظالمین مباین
جلیس البیت والمحراب معتزل عن اللذات والشهوات تنکر
المنکر بقلبک ولسانک علی حسب طاقتک وامکانک ثم اقتضاک
العلم للانکار ولزمک ان تجاهد الفجار فسرت فی اولادک و
اهالیک وشیعتک وموالیک وصدعت بالحق والبینة ودعوت
الی الله بالحکمة والموعظة الحسنة وامرت باقامة الحدود و
والطاعة للمعبود ونهیت عن الخبائث والطغیان وواجهوک
بالظلم والعدوان فجاهدتهم بعد الایعاد الیهم وتاکید
الحجة علیهم فنکثوا ذمامک وبیعتک واسخطوا ربک وجدک
وبدؤک بالحرب فثبت للطعن والضرب وطحنت جنود الفجار
واقتحمت قسطل الغبار مجالدا بذی الفقار کانک علی المختار
فلما راوک ثابت الجاش غیر خائف ولا خاش نصبوا لک غوائل
مکرهم وقاتلوک بکیدهم وشرهم وامر اللعین جنوده
فمنعوک الماء ووروده وناجزوک القتال وعاجلوک النزال
ورشقوک بالسهام والنبال وبسطوا الیک اکف الاصطلام ولم
یرعوا لک ذماما ولا راقبوا فیک آثاما فی قتلهم اولیائک
ونهبهم رحالک وانت مقدم فی الهبوات ومحتمل للاذیات
قد عجبت من صبرک ملائکة السموات فاحدقوا بک من کل
الجهات واثخنوک بالجراح وحالوا بینک وبین الرواح ولم
یبق لک ناصر وانت صابر محتسب تذب عن نسوتک واولادک

حتی نکسوک عن جوادک فهویت الی الارض جریحا تطؤک الخیول
بحوافرها وتعلوک الطغاة ببواترها قد رشح للموت جبینک و
اختلفت بالانقباض والانبساط شمالک ویمینک تدیر طرفا
خفیا الی رحلک وبیتک وقد شغلت بنفسک عن ولدک واهالیک
واسرع فرسک شاردا الی خیامک محمحما باکیا فلما رأین
النساء جوادک مخزیا وسرجک علیه ملویا برزن من الخدور
ناشرات الشعور علی الخدود لاطمات عن الوجوه سافرات
وبالعویل داعیات وبعد العز مذللات والی مصرعک مبادرات
والشمر جالس علی صدرک ومولغ سیفه علی نحرک قابض علی
شیبتک بیده ذابح لک بمهنده قد سکنت حواسک وخفیت
انفاسک ورفع علی القناة راسک وسبی اهلک کالعبید وصفدوا
فی الحدید فوق اقتاب المطیات تلفح وجوههم حر الهاجرات
یساقون فی البراری والفلوات ایدیهم مغلولة الی الاعناق
یطاف بهم فی الاسواق فالویل للعصاة الفساق لقد قتلوا
بقتلک الاسلام وعطلوا الصلوة والصیام ونقضوا السنن والاحکام
وهدموا قواعد الایمان وحرفوا آیات القرآن وهمجوا فی البغی
والعدوان لقد اصبح رسول الله صلی الله علیه واله وسلم من
اجلک موتورا وعاد کتاب الله مهجورا وغودر الحق اذ قهرت
مقهورا وفقد بفقدک التکبیر والتهلیل والتحریم والتحلیل
والتنزیل والتاویل وظهر بعدک التغییر والتبدیل والالحاد
والتعطیل والاهواء والاضالیل والفتن والاباطیل فقام ناعیک
عند قبر جدک الرسول صلی الله علیه واله فنعاک الیه بالدمع
الهطول قائلا یا رسول الله قتل سبطک وفتاک واستبیح اهلک

Presented by www.ziaraat.com

وحماك وسبيت بعدك ذراريك ووقع المحذور بعترتك وذويك
فانزعج الرسول وبكى قلبه المهول وعزاك بك الملائكة والانبياء
وفجعت بك امك الزهراء واختلفت جنود الملائكة المقربين
تعزي اباك امير المومنين واقيمت لك المآتم في اعلى
عليين ولطمت عليك الحور العين وبكت السماء وسكانها
والجنان وخزانها والاهضاب واقطارها والبحار وحيتانها
ومكة وبنيانها والجنان وولدانها والبيت والمقام والمشعر
الحرام والحل والاحرام اللهم فبحرمة هذا المكان المنيف
صل على محمد وآل محمد واحشرني في زمرتهم وادخلني
الجنة بشفاعتهم اللهم اني اتوسل اليك يا اسرع الحاسبين
ويا اكرم الاكرمين ويا احكم الحاكمين بمحمد خاتم
النبيين رسولك الى العالمين اجمعين وباخيه الانزع
البطين العالم المكين علي امير المومنين وبفاطمة سيدة
نساء العالمين وبالحسن الزكي عصمة المتقين وبابي عبد الله
اكرم المستشهدين وباولاده المقتولين وبعترته المظلومين
وبعلي بن الحسين زين العابدين وبمحمد بن علي قبلة الاوابين
وبجعفر بن محمد اصدق الصادقين وبموسى بن جعفر مظهر البراهين وبعلي بن
موسى ناصر الدين وبمحمد بن علي قدوة المهتدين وبعلي بن محمد ازهد الزاهدين وبالحسن
بن علي وارث المستخلفين وبالحجة على الخلق اجمعين ان
تصلي على محمد وآل محمد الصادقين الابرين آل طه ويسين
وان تجعلني في القيمة من الآمنين المطمئنين الفائزين الفرحين
المستبشرين اللهم اكتبني في المسلمين والحقني بالصالحين
واجعل لي لسان صدق في الآخرين وانصرني على الباغين واكفني

كيد الحاسدين واصرف عني مكر الماكرين واقبض عني ايدي
الظالمين واجمع بيني وبين السادة الميامين في اعلى عليين مع
الذين انعمت عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين
برحمتك يا ارحم الراحمين اللهم اني اقسم عليك بنبيك
المعصوم وبحكمك المحتوم ونهيك المكتوم وبهذا القبر
الملموم الموسد في كنفه الامام المعصوم المقتول المظلوم
ان تكشف ما بي من الغموم وتصرف عني شر القدر المحتوم
وتجيرني من النار ذات السموم اللهم جللني بنعمتك ورضني
بقسمك وتغمدني بجودك وكرمك وباعدني من مكرك
ونقمتك اللهم اعصمني من الزلل وسددني في القول والعمل
وافسح لي في مدة الاجل واعفني من الاوجاع والعلل وبلغني
بموالي وبفضلك افضل الامل اللهم صل على محمد وآل محمد
واقبل توبتي وارحم عبرتي واقل عثرتي ونفس كربتي واغفر لي
خطيئتي واصلح لي في ذريتي اللهم لا تدع لي في هذا المشهد
المعظم والمحل المكرم ذنبا الا غفرته ولا عيبا الا سترته
ولا غما الا كشفته ولا رزقا الا بسطته ولا اهلا الا عمرته
ولا فسادا الا اصلحته ولا املا الا بلغته ولا دعاء الا اجبته
ولا مضيقا الا فرجته ولا شملا الا جمعته ولا امرا الا اتممته
ولا مالا الا كثرته ولا خلقا الا حسنته ولا انفاقا الا اخلفته
ولا حالا الا آخرته ولا سوءا الا اصلحته ولا حسودا الا قمعته
ولا عدوا الا اردیته ولا شرا الا كفيته ولا مرضا الا شفيته
ولا بعيدا الا ادنيته ولا شعثا الا لممته ولا سؤالا الا اعطيته
اللهم اني اسئلك خير العاجلة وثواب الآجلة اللهم اغنني

Presented by www.ziaraat.com

بجلالك عن الحرام وبفضلك عن جميع الانام اللهم انى اسئلك علما نافعا وقلبا خاشعا ويقينا شافيا وعملا زاكيا وصبرا جميلا واجرا جزيلا اللهم ارزقنى شكر نعمتك على وزد فى احسانك وكرمك الى واجعل قولى فى الناس مسموعا و عملى عندك مرفوعا واثرى فى الخيرات متبوعا وعدوى مقموعا اللهم صل على محمد وآل محمد الاخيار فى آناء الليل واطراف النهار واكفنى شر الاشرار وطهرنى من الذنوب والاوزار واجرنى من النار واحلنى دار القرار واغفر لى ولجميع اخوانى فيك واخواتى المؤمنين والمؤمنات برحمتك وكرمك يا ارحم الراحمين۔

روز جمعہ

روز جمعۃ المبارک حضرت قائم آلِ محمد صاحب الامر عجل اللہ فرجہ سے مخصوص ہے۔ اور اسی روز حضور صاحب العصر علیہ السلام ظہور فرمائیں گے۔ حضور کی اس طرح زیارت بجالائی جائے۔

السلام عليك يا حجة الله فى ارضه السلام عليك يا عين الله فى خلقه السلام عليك يا نور الله الذى يهتدى به المهتدون ويفرج به عن المؤمنين السلام عليك ايها المهذب الخائف السلام عليك ايها الولى الناصح السلام عليك يا سفينة النجاة السلام عليك يا عين الحيوة السلام عليك صلى الله عليك وعلى اهل بيتك الطيبين الطاهرين السلام عليك عجل الله لك ما وعدك من النصر وظهور الامر السلام عليك يا مولاى انا مولاك عارف باولاك واخراك اتقرب الى الله تعالى بك وباهل بيتك وانتظر ظهورك وظهور الحق على يديك واسئل الله ان يصلى على محمد وآل محمد وان يجعلنى من المنتظرين لك والتابعين والناصرين لك على اعدائك والمستشهدين بين يديك فى جملة اوليائك يا مولاى يا صاحب الزمان صلوات الله عليك وعلى اهل بيتك هذا يوم الجمعة وهو يومك المتوقع فيه ظهورك والفرج فيه للمؤمنين على يديك وقتل الكافرين بسيفك وانا يا مولاى فيه ضيفك وجارك وانت يا مولاى كريم من اولاد الكرام ومامور بالضيافة والاجارة فاضفنى واجرنى صلوات الله عليك وعلى اهل بيتك الطيبين الطاهرين

نزيلك حيث ما اتجهت ركابى ۞ وضيفك حيث كنت من البلاد

خطبہ اولیٰ یوم جمعہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى كان موجودا قبل حدوث الاشياء ويبقى بعد فناء الاشياء تفرد بالاولية والقدم ووسم كل شيء ما عداه بالفناء والعدم كما قال عز شانه كل شيء هالك الا وجهه وكل نفس ذائقة الموت وقال كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام سبحان من لا يخفى عليه اختلاف النيات ولا يعزب عنه معاصى العباد فى الخلوات سبحان الله الذى منه خلقة العباد واليه المعاد فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره نشهد ان لا اله الا هو الملك الذى لا ينازع فى ملكه ولا يضاد فى حكمه يعذب من يشاء بما يشاء كيف يشاء ويرحم من يشاء بما يشاء كيف يشاء تعذيبه المسيئين عدل وعفوه تفضل ونشهد ان محمدا سيد المرسلين وخير المبشرين والمنذرين

Presented by www.ziaraat.com

صلى الله عليه وآله الهداة المهديين من ركب سفينتهم نجوا واهتدى ومن تخلف عنها ضل فغرق وهوى أوصيكم عباد الله بالاعتصام بالتقوى فإنه حبل متين وعروة وثقى وبمبادرتكم الموت قبل حلوله وإعداد العمل الصالح قبل نزوله فإنه وارد واقع نازل فإن تفروا منه أو كنتم في بروج مشيدة الله الله عباد الله فإن كل حي في الدنيا إلى فناء وكل مدة فيها إلى انتهاء فوا عجباه كيف هذه الغفلة وإنما نحن كركب وقوف من أبناء السبيل سيضرب عليهم طبل الرحيل فيرتحلون عما قليل وا أسفاه إلى متى تلك الرقدة ونحن في دار بالبلاء محفوفة وبالغدر معروفة لا يدوم أحوالها ولا تسلم نزالها العيش فيها مذموم والأمان فيها معدوم كيف لا تعتبرون وإخوانكم قد سلكوا في بطون البرزخ سبيلا وفقدت أجسادهم وعميت أخبارهم أمدا طويلا جيران لا يتآنسون وأحباء لا يتزاورون واغربتاه من بيت وحدتنا ومنزل وحشتنا ومحط حفرتنا ومفرد غربتنا وامصيبتاه ما أسرع الطلب وأبعد السفر وأقل الزاد وانفساه إذا أسلمنا الأحباء إلى الملائكة الغلاظ الشداد واحزناه إذا انقطع ذكرنا عن خواطر الأحباء والأقرباء وأكلت الديدان محاسننا وتصرمت الأعضاء فليبك الباكون قبل أن لا ينفع البكاء وليستغفرن عن الخطيئات التي تحول بين الأمهات والآباء إن أحسن الحديث وأبلغ الموعظة كتاب الله أعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم والعصر إن الإنسان لفي خسر إلا الذين آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔ اس کے بعد پیشنماز بیٹھ جائے اور تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر اٹھ کر دوسرا خطبہ پڑھے۔

خطبۂ ثانیہ یوم جمعہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي لا إله إلا هو الحليم الكريم غافر الذنب وقابل التوب وهو الغفور الرحيم سبحان من سبقت رحمته غضبه وبسط اليدين بالرحمة سبحان من لم يكلف نفسا إلا دون وسعها وعفا عن السيئات ولم يجازها سبحان من لا يزداد على معاصي العباد إلا كرما وجودا وعلى كثرة الذنوب إلا عفوا وصفحا نشهد أن لا إله إلا هو العطوف على العباد بجوده والعواد على المذنبين بحلمه ونشهد أن محمدا نبيه وحبيبه سيد المرسلين وشفيع المذنبين بعثه رحمة للعالمين صلى الله عليه وآله الداعين إلى سبيل الله بالحكمة والموعظة الحسنة قادة الأمم وأولياء النعم ومعدن الرحمة أوصيكم عباد الله بالتوبة عما سلف من ذنوبكم والإنابة عن الأوزار التي أثقلت ظهوركم فإنه تعالى كريم بكم رؤف عليكم يقبل اليسير ويعفو عن الكثير قال الله تعالى وقوله الحق توبوا إلى الله توبة نصوحا عسى ربكم أن يكفر عنكم سيئاتكم ويدخلكم جنات تجري من تحتها الأنهار وقال قل يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم لا تقنطوا من رحمة الله إن الله يغفر الذنوب جميعا إنه هو الغفور الرحيم ألا قد أمركم الله في محكم كتابه بالصلوة على نبيه وحبيبه فقال تعليما لكم وتشريفا لصفيه إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل على سيد المرسلين وشفيع المذنبين نبينا محمد صلى الله عليه وآله وعلى

Presented by www.ziaraat.com

إمام المسلمين وقائد الغر المحجلين أمير المؤمنين علي بن
أبي طالب صلوات الله عليه وآله وعلى سيدة نساء العالمين وبضعة
خاتم النبيين سيدتنا فاطمة بنت رسول الله صلوات الله عليها
وعلى الحسن المجتبى والحسين الشهيد بكربلاء وعلي بن الحسين
ومحمد بن علي وجعفر بن محمد وموسى بن جعفر وعلي بن موسى
ومحمد بن علي وعلي بن محمد والحسن بن علي عليهم الصلوٰة
والسلام اللهم صل على مولانا صاحب الزمان ماحي آثار البدع
والطغيان هادم بنية الشرك والنفاق حاصد فروع البغي والشقاق
صلوات الله وسلامه عليه وعلى آبائه الكرام ما اتصل الليالي والايام
اللهم عجل فرجه وسهل مخرجه والحل ناظرنا بنظرة منا اليه
واجعلنا من المستشهدين بين يديه وتفضل على امرائنا المؤمنين
بمزيد التوفيقات وازدياد الإقبال وعلو الدرجات اللهم افعل
بنا ما انت اهله ولا تفعل بنا ما نحن اهله بجاه محمد وآله
المعصومين صلوات الله عليهم اجمعين اللهم اجعلنا ممن
يذكر فتنفعه الذكرى إن الله يامر بالعدل والإحسان وايتاء
ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون ۝

خطبۂ اولیٰ عید الفطر

بسم الله الرحمن الرحيم ۝

الحمد لله الذي عفوه تفضل وعقوبته عدل يستر على من لو يشاء
فضحه ويجود على من لو يشاء منعه سبحان من بنى افعاله على التفضل
واجرى قدرته على التجاوز سبحان من فتح لعفو عباده باب
التوبة وحسن الاوبة وتفضل على اعمالهم الخير بالجزاء

بالزيادة فقال وقوله الحق وتوبوا الى الله توبة نصوحا عسى ربكم
ان يكفر عنكم سيئاتكم ويدخلكم جنات تجري من تحتها الانهار
وقال من جاء بالحسنة فله عشر امثالها الله اكبر الله اكبر
لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد والله اكبر على ما
هدانا وله الشكر على ما اولانا سبحان الله الذي هدانا لدينه
الذي اصطفاه وسبيله الذي ارتضاه وبصرنا لما يوجب الزلفة
لديه والوصول اليه فاثرنا الصيام شهر رمضان الذي انزل فيه
القرآن وجعل فيه ليلة القدر التي هي خير من الف شهر وهو
شهر الله وسيد الشهور وغرتها وهو شهر التوبة وشهر المغفرة
وشهر الجائزة نومنا فيه عبادة وانفاسنا فيه تسبيح وعملنا فيه
مقبول ودعاؤنا فيه مستجاب نحمده على ما اصطفانا بفضله دون
الامم الماضية واهل القرون الخالية فصمنا نهاره وقمنا ليله
على تقصير وادينا فيه من حقه قليلا من كثير حتى فارقنا عند
تمام وقته وانقطاع مدته فنحن مودعوه وداع من عز فراقه
علينا واوحشنا انصرافه عنا فنحن قائلون السلام عليك يا شهر الله
الاكبر وعيد اوليائه الاعظم السلام عليك يا اكرم مصحوب
من الاوقات ويا خير شهر في الايام والساعات السلام عليك من
قرين جل قدره موجودا وافجع فراقه مفقودا السلام عليك من
شهر لا تنافسه الايام ومن شهر هو من كل امر سلام السلام عليك
كما وردت علينا بالبركات وغسلت عنا دنس الخطيئات السلام
عليك من مطلوب قبل وقته ومحزون عليه عند فراقه السلام
عليك وعلى فضلك التي حرمناه وعلى ما كان من بركاتك سلبناه
اللهم فارحمنا برحمتك واعصمنا بعافيتك وامددنا بعصمتك

Presented by www.ziaraat.com

واغفر لنا وتب علينا فانك انت التواب الرحيم نحمدك اللهم
كما انت اهله ونستعينك ونستغفرك ونشهد ان لا اله الا انت
وحدك لا شريك لك ونشهد ان محمدا عبدك ورسولك ارسلته
الى الناس كافة بشيرا ونذيرا ونزلت عليه القرآن تبيانا لكل شيء
وايضاحا وتفصيلا ونشهد انه بلغ رسالاتك وجاهد في الله حق
جهاده وعبدك حتى اتاه اليقين صلى الله عليه وآله المعصومين
الا ان هذا اليوم يوم جعله الله لكم عيدا وجعلكم له اهلا
فاذكروا الله يذكركم وكبروه وعظموه وسبحوه ومجدوه
وادعوه يستجب لكم واستغفروه يغفر لكم وتضرعوا وابتهلوا
وتوبوا وانيبوا وادوا فطرتكم فانها سنة نبيكم وفريضة
واجبة من ربكم فليخرجها كل امرء منكم عن نفسه وعن
عياله كلهم ذكرهم وانثاهم صغيرهم وكبيرهم صاعا
مما غلب من قوتكم وتعاونوا على البر والتقوى وتراحموا
وتعاطفوا وادوا فرائض الله عليكم فيما امركم به من
ايفاء المكتوبات واقامة الجماعة والجمعات واداء الزكوٰة
وصيام شهر رمضان وحج بيت الله الحرام والامر بالمعروف
والنهي عن المنكر والاحسان الى فقرآء المؤمنين سيما ذوي
الارحام منكم والى نسآئكم وما ملكت ايمانكم واتقوا الله
مما نهاكم عنه من اتيان الفواحش وشرب المسكرات والجور
وترك الواجبات عصمنا الله واياكم بالتقوى وجعل الآخرة
خيرا لنا ولكم من هذه الدنيا ان احسن الحديث وابلغ الموعظة
كلام الله اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم
قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ﴿

خطبۂ ثانیہ عید الفطر

بسم الله الرحمن الرحيم ط

الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد
الله اكبر على ما هدانا وله الشكر على ما اولانا الحمد لله الذي لم
يجعلنا زنادقة مضلين ولا مبتدعة شاكين مرتابين ولا عن اهلبيت
نبيه منحرفين نحمده على ما هدانا وما كنا لنهتدي لولا ان
هدانا الله والحمد لله رب العلمين ونشهد ان لا اله الا الله
الواحد الاحد الصمد الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان محمدا
عبده ورسوله المجتبى وان عليا ولي الله وسيد الاوصياء وان
ذريته المعصومين ائمتنا وسادتنا وقادتنا الى الجنة بهم
نتولى ومن اعدآئهم نتبرء اللهم وال من والاهم واخذل
من خذلهم امين رب العالمين اوصيكم عباد الله بتقوى الله
واغتنام طاعته واعداد العمل الصالح في هذه الايام الفانية
الخالية قبل ان يهجم عليكم الموت الذي لا مهرب منه ولا مفر
ان الله وملآئكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه
وسلموا تسليما اللهم صل على محمد عبدك ورسولك وحبيبك
وصفيك افضل صلواتك على انبيآئك واوليائك اللهم صل على
امير المؤمنين وقائد الغر المحجلين وسيد الوصيين اسد الله
الغالب علي بن ابي طالب عليه السلام وال من والاه وعاد من
عاداه اللهم صل على فاطمة بنت نبيك محمد ووال من
والاها وعاد من عاداها اللهم صل على الحسن والحسين امامي
المسلمين ووال من والاهما وعاد من عاداهما اللهم صل على

Presented by www.ziaraat.com

عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ
وَّعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَّالِ مَنْ وَّالَاهُمْ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْحُجَّةِ
الْخَلَفِ الْقَآئِمِ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِيِّ الَّذِي بِبَقَآئِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا
وَبِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَبِهٖ يَمْلَاُ الْاَرْضَ
قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ
عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ وَعَجِّلْ لَنَا اَللّٰهُمَّ ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ
بَعِيْدًا وَّنَرَاهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَشْهَدُ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ اَئِمَّتُنَا الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ الْمَعْصُوْمُوْنَ
الْمُكَرَّمُوْنَ نَحْنُ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ
وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ وَاَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ
وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَامْلَاْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ
وَطَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ
وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ
اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلٰى عُلَمَآئِنَا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيْحَةِ وَعَلَى
الْمُتَعَلِّمِيْنَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ وَعَلَى الْمُسْتَمِعِيْنَ بِالْاِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ
وَعَلٰى مَرْضَى الْمُسْلِمِيْنَ بِالشِّفَآءِ وَالصِّحَّةِ وَعَلٰى مَوْتَاهُمْ بِالرَّحْمَةِ
وَالْمَغْفِرَةِ وَعَلٰى مَشَآئِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ وَعَلَى الشَّبَابِ بِالْاِنَابَةِ
وَالتَّوْبَةِ وَعَلَى النِّسَآءِ بِالْحَيَآءِ وَالْعِفَّةِ وَعَلَى الْاَغْنِيَآءِ بِالتَّوَاضُعِ
وَالسَّعَةِ وَعَلَى الْفُقَرَآءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَعَلَى الْغُرَبَآءِ بِالْاَمْنِ
وَالسَّلَامَةِ وَعَلَى الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ وَعَلَى الْاُسَرَآءِ بِالْخَلَاصِ
وَالرَّاحَةِ وَعَلَى الْاُمَرَآءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ بِالْاِنْصَافِ

وَحُسْنِ السِّيْرَةِ وَعَلَى التُّجَّارِ بِالْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ
فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَاقْضِ مَآ اَوْجَبْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ
وَرَحْمَتِكَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَّذَّكَّرُ فَتَنْفَعُهُ
الذِّكْرٰى۔

خطبۂ اولی عید الضحیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا
هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَآ اَوْلَانَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا
رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَآ اَبْلَانَا سُبْحَانَ اللّٰهِ
الَّذِي ابْتَلَى الْبَرَايَا بِاَنْوَاعِ الْبَلَايَا لِئَلَّا يُبْطِلَ الْجَزَآءَ وَلِتُحْسِنَ
الْعَطَايَا فَبَعَثَ الرُّسُلَ وَنَصَبَ هُدَاةً خَيْرَ السُّبُلِ ضَعِيْفَةَ الْحَالَاتِ
قَوِيَّةً فِي عَزَآئِمِ النِّيَّاتِ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهُمْ اُولِي قُوَّةٍ شَدِيْدَةٍ
فَظَلَّتِ الْاَعْنَاقُ لَهُمْ خَاضِعِيْنَ وَحَفَضَتْ لَهُمْ اَجْنِحَةُ الْمُتَكَبِّرِيْنَ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا جَعَلَ عَظَمَةَ
الْاِخْتِبَارِ وَالْبَلَآءِ سَبَبًا لِّمَزِيْدِ الْمَثُوْبَةِ وَالْجَزَآءِ فَحَشَرَ الْخَلَآئِقَ
بِاَجْمَعِهِمْ بِاَحْجَارٍ وَّجُدْرَانٍ لَّا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَا تُبْصِرُ وَلَا تَسْمَعُ
اِبْتِلَآءً عَظِيْمًا وَّامْتِحَانًا شَدِيْدًا وَلَوْ اَرَادَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَنْ يَّضَعَ
بَيْتَهُ الْحَرَامَ وَالْمَشَاعِرَ الْعِظَامَ بَيْنَ جَنَّاتٍ وَّاَنْهَارٍ سَهْلٍ وَّقَرَارٍ
لَّكَانَ قَدْ صَغَّرَ قَدْرَ الْجَزَآءِ عَلٰى حَسَبِ ضُعْفِ الْبَلَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي وَضَعَ الْبَيْتَ بِبَكَّةَ بَيْتًا مُّبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ وَجَعَلَهٗ مَثَابَةً
لِّلنَّاسِ كَآفَّةً وَّمَا مَنًا لِّلْعَاكِفِيْنَ وَالْعَابِدِيْنَ اِعْمَلُوْا عِبَادَ اللّٰهِ

Presented by www.ziaraat.com

فِی مِثْلِ هٰذَا الْیَوْمِ الْعَظِیْمِ اِبْتَلَی اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلَ بِذَبْحِ وَلَدِهٖ اِسْمٰعِیْلَ
فَرَآٰی الْخَلِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی الْمَنَامِ وَهُوَ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَنَّهٗ لِوَلَدِهٖ
ذَابِحٌ وَّلِدَمِهٖ سَافِحٌ فَانْتَبَهَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنْ رَّقْدَتِهٖ مَرْهُوْبًا وَّمِنْ مَّنَامِهٖ مَرْعُوْبًا وَّقَالَ
لِاِبْنِهٖ یَا خَیْرَ الْبَنِیْنَ وَیَا سُلَالَةَ النَّبِیِّیْنَ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ عِیَانًا
اَنِّیْ اَذْبَحُكَ قُرْبَانًا فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی یَا سَیِّدَ الْوَرٰی فَقَالَ یٰۤاَبَتِ
افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ فَاِذَا فَرَیْتَ مِنِّیْ
الْاَوْدَاجَ وَفَارَ لَكَ الدَّمُ الثَّجَاجُ فَاحْسِبْنِیْ عِنْدَ اللّٰهِ فَرَضًا اِذْ جَعَلَ اللّٰهُ
ذٰلِكَ عَلَیْكَ فَرْضًا وَّضُمَّ ثَوْبَكَ عَنْ دَمِیْ لِئَلَّا تَرَاهُ الشَّفِیْقَةُ اُمِّیْ
وَاقْرَءْ عَلَیْهَا سَلَامِیْ مُبَیِّعًا وَّارْدُدْ اِلَیْهَا قَمِیْصِیْ مُسَلِّیًا وَّقُلْ لَّهَا
اِنَّ ابْنَكِ فَقَدَهٗ مَوْلَاهُ الْكَرِیْمُ اِلٰی دَارِ الْخُلْدِ وَالنَّعِیْمِ فَلَمَّا انْتَهَتْ
مَقَالَتُهٗ وَانْتَهَتْ وَصِیَّتُهٗ شَدَّهُ الْخَلِیْلُ شَدًّا وَّثِیْقًا وَّاَضْجَعَهٗ اِضْجَاعًا
رَفِیْقًا فَاَقْبَلَتِ الطَّیْرُ عَلَیْهِ عَاكِفَةً وَّاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ
رَاجِفَةً وَّالْمَلٰٓئِكَةُ مُتَفَزِّعَةً وَّالْوُحُوْشُ مُتَسَرِّعَةً وَّالسَّمَآءُ مِنْ
فَوْقِهِمْ تَضِجُّ وَالْاَرْضُ مِنْ تَحْتِهِمْ تَضِجُّ رَحْمَةً لِّلطِّفْلِ الصَّغِیْرِ
وَّتَعَجُّبًا مِّنْ صَبْرِ الشَّیْخِ الْكَبِیْرِ فَلَمَّا قَدْ رَاَی اللّٰهُ صِدْقَ نِیَّتِهٖ وَ
اِخْلَاصَ طَوِیَّتِهٖ وَقُوَّةَ صَبْرِهٖ عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ نَادٰی اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ
یٰۤاِبْرَاهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ وَفَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ فَنَهَضَ عِنْدَ
ذٰلِكَ الْخَلِیْلُ بِالْمُدْیَةِ اِلٰی مَآ اَتَاهُ جِبْرَئِیْلُ مِنَ الْفِدْیَةِ فَذَبَحَهَا
قُرْبَانًا وَّجَهَرَ عَلَیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ عِیَانًا فَاَجْرَاهَا اللّٰهُ فِیْ عَقِبِهٖ
سُنَّةً اَكْمَلَ عَلَیْكُمْ بِهَا الْمِنَّةَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰی
مَآ اَوْلَانَا الَّذِیْ تَفَضَّلَ عَلَیْنَا بِالْاِنْعَامِ وَالْاِكْرَامِ وَرَزَقَنَا مِنْ بَهِیْمَةِ

الْاَنْعَامِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ الذَّبِیْحَیْنِ الْمَبْعُوْثِ عَلٰی
كَآفَّةِ الْاَنَامِ وَعَلٰٓی اٰلِهِ الْكِرَامِ مَا دَامَ عَوْدُ الْعِیْدِ وَحَجُّ بَیْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ
اَلَا اِنَّ هٰذَا الْیَوْمَ یَوْمٌ قَدْ جَرَتِ السُّنَّةُ بِاِرَاقَةِ دَمٍ سَآئِلٍ تَكُوْنُ غَالِیَةً
اِثْمَانُهَا كَامِلَةً فِیْ اَرْكَانِهَا فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَ
اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ وَاَبْلَغَ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ
الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ط

خطبۂ ثانیہ عید الضحیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَهْدِیْهِ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْهِ
وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِی
اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُوْنَ وَجَعَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ
بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا مَّنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِهِمَا
فَقَدْ غَوٰی اُوْصِیْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَی اللّٰهِ الَّذِیْ یَنْفَعُ بِطَاعَتِهٖ مَنْ
اَطَاعَهٗ وَالَّذِیْ یَضُرُّ بِمَعْصِیَتِهٖ مَنْ عَصَاهُ الَّذِیْٓ اِلَیْهِ مَعَادُكُمْ
وَعَلَیْهِ حِسَابُكُمْ فَاِنَّ التَّقْوٰی وَصِیَّةُ اللّٰهِ فِیْكُمْ وَفِی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِیَّاكُمْ
اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

Presented by www.ziaraat.com

وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا اِنْتَفِعُوْا بِمَوْعِظَةِ اللّٰهِ وَالْزَمُوْا كِتَابَهٗ فَاِنَّهٗ
اَبْلَغُ الْمَوْعِظَةِ وَخَيْرُ الْاُمُوْرِ فِي الْمَعَادِ عَاقِبَةً وَلَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ الْحُجَّةَ
فَلَا يَهْلِكُ مَنْ هَلَكَ اِلَّا عَنْ بَيِّنَةٍ وَلَا يَحْيٰى مَنْ حَيَّ اِلَّا عَنْ بَيِّنَةٍ وَقَدْ
بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلَ بِهٖ فَالْزَمُوْا وَصِيَّتَهٗ وَمَا تَرَكَ فِيْكُمْ مِنْ
بَعْدِهٖ مِنَ الثَّقَلَيْنِ كِتَابِ اللّٰهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ لَا يَضِلُّ مَنْ تَمَسَّكَ
بِهِمَا وَلَا يَهْتَدِيْ مَنْ تَرَكَهُمَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
رَسُوْلِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَصِيِّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ
عَادَاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَالِ مَنْ وَالَاهَا وَعَادِ مَنْ عَادَاهَا اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اِمَامَيِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالِ مَنْ وَالَاهُمَا وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ
ابْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ
وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْحُجَّةِ
الْخَلَفِ الْقَائِمِ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِيِّ الَّذِيْ بِبَقَائِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا
وَبِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَبِهٖ يَمْلَاُ الْاَرْضَ
قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَهٗ فَتْحًا
يَسِيْرًا وَانْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيْزًا اَللّٰهُمَّ اَظْهِرْ بِهٖ دِيْنَكَ وَسُنَّةَ
نَبِيِّكَ حَتّٰى لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْ دَوْلَةٍ كَرِيْمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الْاِسْلَامَ
وَاَهْلَهٗ وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَاَهْلَهٗ وَتَجْعَلُنَا فِيْهَا مِنَ الدُّعَاةِ اِلٰى
طَاعَتِكَ وَالْقَادَةِ اِلٰى سَبِيْلِكَ وَتَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اَللّٰهُمَّ مَا حَمَّلْتَنَا مِنَ الْحَقِّ فَعَرِّفْنَاهُ وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَعَلِّمْنَاهُ اَللّٰهُمَّ
ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ

وَاَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَامْلَاْ
قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاكْفُفْ
اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ
وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلٰى عُلَمَائِنَا بِالزُّهْدِ
وَالنَّصِيْحَةِ وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ وَعَلَى الْمُسْتَمِعِيْنَ
بِالْاِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلٰى مَرْضَى الْمُسْلِمِيْنَ بِالشِّفَاءِ وَالصِّحَّةِ
وَعَلٰى مَوْتَاهُمْ بِالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَعَلٰى مَشَايِخِنَا بِالْوَقَارِ
وَالسَّكِيْنَةِ وَعَلَى الشَّبَابِ بِالْاِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ وَعَلَى النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ
وَالْعِفَّةِ وَعَلَى الْاَغْنِيَاءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ وَعَلَى الْفُقَرَاءِ بِالصَّبْرِ
وَالْقَنَاعَةِ وَعَلَى الْغُرَبَاءِ بِالْاَمْنِ وَالسَّلَامَةِ وَعَلَى الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ
وَالْغَلَبَةِ وَعَلَى الْاُسَرَاءِ بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ وَعَلَى الْاُمَرَاءِ بِالْعَدْلِ
وَالشَّفَقَةِ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ بِالْاِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّيْرَةِ وَعَلَى التُّجَّارِ
بِالْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَاقْضِ
مَا اَوْجَبْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا ذَا الْجُوْدِ
وَالْكَرَمِ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعُهُ الذِّكْرٰى۔

Presented by www.ziaraat.com

ضمیمہ مفیدہ

مع

ملحقات جدیدہ

مسائلِ متفرقہ

فرمودہ اعلم دوران، افقہ زمان، اعلم العلماء مجتہد اعظم آقائے آقا سید محسن طباطبائیؒ حکیم نجفی مدظلہ العالی علیٰ رؤوس المسلمین۔

مسئلہ۔ اگر مردہ مجتہد زندہ سے اعلم ہو تو اس کی تقلید پر تمام مسائل میں باقی رہنا واجب ہے۔ اور اگر زندہ مجتہد اس سے اعلم ہو تو پھر زندہ کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔ اور اگر دونوں مجتہد حیؒ اور مجتہد میت مساوی ہوں تو پھر مقلّد کو اختیار ہے کہ جس کی جی چاہے تقلید کرے اگرچہ زندہ کی تقلید کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ (۲) صرف اونٹ نجاست خور کا پسینہ نجس ہے۔ ہر حیوان نجاست خور کا پسینہ نجس نہیں ہے۔

مسئلہ (۳) احتیاط مستحب یہ ہے کہ پنڈلی کے جدا ہونے کی جگہ تک پاؤں کا مسح کرے اور ہاتھ کو پاؤں پر رکھ کر اگر تھوڑا سا کھینچے کہ جس پر مسح صادق آجائے تو کافی ہوگا

مسئلہ (۴) تمام غسلوں کی نیّت سے ایک ہی غسل کافی ہے اور وضو کی بھی احتیاج نہیں۔ اگر ان میں سے ایک غسلِ جنابت ہو، جنابت کا قصد کرے یا غیر جنابت غسل کا مگر غیر جنابت کی حالت میں احتیاطًا وضو کرنا چاہیئے۔ اور اگر نہ تمام غسلوں کی نیت کرے اور نہ ان میں سے کسی ایک کی بلکہ صرف قربت کی نیّت کرے تو ظاہرًا یہ غسل باطل ہے مگر یہ کہ اجمالاً تمام کی نیّت ہو جائے۔

مسئلہ (۵) امام علیہ السّلام کے زمانہ میں جمعہ کے دن واجب ہے کہ نماز ظہر کی بجائے نماز جمعہ کو پڑھے لیکن موجودہ زمانے میں جب کہ امام علیہ السلام غائب ہیں اگر کوئی شخص نماز جمعہ پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔ لیکن اس کے لئے احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز ظہر کو بھی بعد میں پڑھے۔

مسئلہ (۶) "اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ" اذان و اقامت کا جز نہیں لیکن شہادتین کے بعد یہ جملہ کہنا بہ نیّت قربت مستحب ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

مسئلہ (۷) بڑھا مرد یا بوڑھی عورت اگر روزہ رکھنے سے معذور ہوں تو اُن پر کفارہ مد کا وجوب مشکل ہے۔ جہاں دینا ہے تو احتیاط یہ ہے کہ گندم سے ہو بلکہ دو دو مد ہونے چاہئیں۔

مسئلہ (۸) خمس کو ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف خواہ مستحق موجود ہو یا نہ۔ منتقل کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر مستحق کے موجود ہوتے ہوئے ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کرکے لے جانا فوریت کے منافی ہو تو پھر احتیاط اس میں ہے کہ بغیر حاکم شرع کی اجازت سے نقل نہ کرے۔

مسئلہ (۹) مال خمس سہم امام علیہ السلام کا اختیار مجتہد عادل کو ہے اگرچہ غیر اعلم ہو۔ اور اس کا مصرف وہ موارد ہیں جن میں امام علیہ السلام کی خوشنودی و رضا شامل ہو یعنی مومنین کی ضروریات کا رفع کرنا اور اہلِ علم حضرات کی حاجتوں کو پورا کرنا اور ترویج و اشاعتِ دین کے مقام کو اہمیت حاصل ہے۔

مسئلہ (۱۰) اگر تحصیلِ علم مستحب ہو، اور وہ کسب کرنے پر قادر ہو، اور وہ کسب اس کی شان کے لائق ہو تو پھر اسے زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ اور اگر کسب کرنے پر قادر نہ ہو۔ یا وہ کسب اس کی شایانِ شان نہ ہو تو پھر اُسے سہم فقرا سے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

مسئلہ (۱۱) وہ جنس جو بعض شہروں میں تو وزن یا پیمائش سے فروخت ہوتی ہو۔ اور بعض دوسرے شہروں میں گن کر فروخت ہوتی ہو تو اُس کا ہر ایک شہر میں اُسی شہر کے رواج کے تحت حکم ہوگا۔ یعنی جہاں وزن ہوگا وہاں سود ہوگا۔ اور جہاں وزن کے ساتھ فروخت نہ ہو تو وہاں سود نہ ہوگا۔

مسئلہ (۱۲) اگر جنس ایک رہے صرف صنف بدل جائے جیسے گندم اور آٹا تو ان میں سود حرام ہوگا۔ اور اگر ایک چیز دوسری سے پیدا ہو تو یہ دو جنسیں ہوں گی اور سود ان میں ثابت نہ ہوگا۔ جیسے دودھ اور مکھن۔

مسئلہ (۱۳) مجتہد میت کی تقلید پر باقی رہنے کا جواز اقوی ہے۔ لیکن ابتداءً مردہ مجتہد کی تقلید جائز نہیں۔

مسئلہ (۱۴) اگر نماز میت میں متعدد صفیں ہوں اور سب لوگ فرادیٰ نماز پڑھیں۔ تو نماز کی صحت محلِ تامل ہے۔

مسئلہ (۱۵) میت کو قبر سے نکال کر مشاہدِ مشرفہ معصومین علیہم السلام میں منتقل بنا بر اقویٰ جائز ہے۔

مسئلہ (۱۶) بغرض تیمم زمین پر باہم دونوں ہتھیلیوں کو مارنا اور بنا بر احوط دو مرتبہ مارنا چاہیئے۔ ایک مرتبہ تو پیشانی اور دونوں ہاتھوں کے مسح کے لئے اور دوسری مرتبہ صرف ہاتھوں کے مسح کے لئے۔

مسئلہ (۱۷) احتیاط واجب اس میں ہے کہ زوج خود عورت کی طرف سے اپنے ساتھ عقد پڑھنے میں وکیل نہ بنے۔

مسئلہ (۱۸) عام متعارف بندوق کے شکار کا حلال ہونا بعید نہیں۔ بخصوص جب گولی مخروطی شکل کی ہو۔ البتہ چھوٹی چھوٹی گولیاں جنہیں چھرے کہتے ہیں ان میں اشکال ہے۔

مسئلہ (۱۹) زندہ مچھلی کا کھانا جائز ہے۔

مسئلہ (۲۰) جب مچھلی کو زندہ پانی سے باہر نکال کر دو ٹکڑے کر دیا جائے تو اگر اس کا ایک ٹکڑا جو ابھی زندہ ہو۔ دوبارہ پانی میں جا پڑے تو اس کا کھانا بھی حلال ہے۔

مسئلہ (۲۱) اگر شوہر بیوی کو نذر کرنے سے روک دے تو پھر عورت نذر نہیں کر سکتی۔ البتہ جب شوہر کے حق کے منافی نہ ہو تو پھر شوہر کی اجازت کے معتبر ہونے میں اشکال ہے اگرچہ اعتبار بعید نہیں۔

مسئلہ (۲۲) اگر نذر اطاعت کے کام کرنے کی ہو تو پھر دو رکعت نماز یا ایک دن کا روزہ رکھنا کافی ہوگا۔ اور اگر نذر کرے کہ ایک حین روزہ رکھوں گا تو اُسے چھ ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے۔ اور اگر نذر کرے کہ ایک زمانہ روزہ رکھوں گا تو اُسے پانچ دن روزے رکھنے ہوں گے۔

مسئلہ (۲۳) اگر باپ بیٹے کو اور شوہر بیوی کو قسم کھانے سے منع کریں تو پھر بیٹے اور بیوی کی قسم صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ (۲۴) جب بیٹا باپ کی اور بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر قسم کھائے تو باپ اور

Presented by www.ziaraat.com

شوہر کو حق حاصل ہے کہ وہ ان کی قسم کو ختم کر دیں۔

مسئلہ (۲۵) جب انسان مجبوری یا بھول جانے کی وجہ سے قسم پر عمل نہ کرے تو اُس پر کفارہ واجب نہیں۔ یہی حکم ہے اس کے لئے جب کوئی اُسے مجبور کرے کہ وہ اپنی قسم پر عمل نہ کرے اسی طرح اُس وسواسی شخص کی قسم کہ جو کہتا ہے کہ "واللہ ابھی نماز میں مشغول ہوتا ہوں" اور پھر وہ اپنے وسواس کی وجہ سے نماز میں مشغول نہ ہو۔ اور اگر اس کا وسواس اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ وہ شخص بے اختیار اپنی قسم پر عمل نہ کر رہا ہو تو پھر اس پر بھی کفارہ نہیں۔

مسئلہ (۲۶) اگر وقف خراب ہو جائے تو پھر بھی وہ وقف سے خارج نہیں ہوگا۔ مسجد میں حکم یہی ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری چیزوں سے جب وہ فائدہ اٹھانا ممکن نہ ہو۔ کہ جس کے لئے وقف تھیں تو وقف باطل ہو جائے گا۔ اور وہ چیزیں مطلق صدقہ ہو جائیں گی۔

مسئلہ (۲۷) بیوی منقولات جیسے حیوانات وغیرہ سے وارث ہوگی۔ اسی طرح مکان درخت، لکڑیاں وغیرہ سے بھی وارث ہوگی لیکن وارث اگر اسے اس کی قیمت دے تو اسے قبول کر لینی واجب ہوگی۔ میوہ درخت، کھیتی جو شوہر کے مرنے کے وقت موجود تھی خود ان سے ارث لے سکتی ہے لیکن بیوی زمین سے خواہ گھر کی ہو یا باغات کی یا زراعتی ہو۔ کسی سے بھی نہ عین سے اور نہ اُس کی قیمت سے وارث ہوگی۔

مسئلہ (۲۸) جب کوئی شخص مر جائے تو اس کے بالغ وارث اپنے حصّہ سے مرنیوالے کی عزاداری مثل فاتحہ وغیرہ میں خرچ کر سکتے ہیں لیکن وہ نابالغ وارث کے حصّہ سے کوئی روپیہ وغیرہ مرنے والے کی عزاداری پر خرچ نہیں کر سکتے۔

مسئلہ (۲۹) جب کوئی انسان کسی کی غیبت کرے تو اس کے لئے احتیاط واجب ہے کہ اگر دنگہ فساد وغیرہ پیدا نہ ہو تو اس شخص سے جا کر معافی مانگے اور اس سے کہے کہ وہ اس کو حلال کر دے۔ اور اگر معافی مانگنا ممکن نہ ہو تو پھر اس کے لئے خدا سے گناہوں کی بخشش کے لئے دعا کرے۔

مسئلہ (۳۰) حاکم شرع کی اجازت کے بغیر کوئی بھی شخص ایسے شخص کے مال کو جو خمس نہیں دیتا حاکم شرع کو دینے کی غرض سے نہیں اٹھا لے جا سکتا۔

مسئلہ (۳۱) وہ آواز اور طرز جو لہو و لعب کی محافل کے ساتھ مخصوص ہے۔ وہ غنا ہے۔ اور حرام ہے۔ اگر یہ نوحہ یا مجلس امام حسین علیہ السلام یا قرآن کو اسی طرز کے ساتھ جو غنا ہے پڑھے تو بھی حرام ہے (جیسا کہ آج کل ہماری مجالس میں سینما و گراموفون وغیرہ کی طرز و آواز پر قصیدے بنا کر پڑھے جاتے ہیں یہ بھی حرام ہیں) البتہ صرف اچھی آواز اور خوش الحانی سے کہ جس سے غنا نہ بنے مجالس و قرآن کا پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ (۳۲) وہ انعامات وغیرہ جو بینک اُن اشخاص کو اپنی طرف سے دیتا ہے کہ جن کا حساب بینک میں ہوتا ہے چونکہ وہ لوگوں کو تشویق دلانے کی غرض سے اپنی طرف سے دیتا ہے اور جس سے کسی کو ضرر و نقصان نہیں پہنچتا لہٰذا حلال و جائز ہے۔

مسئلہ (۳۳) گلی و کوچہ و بازار میں کہ جہاں عورتیں گذرتی ہیں ماتم کرنا جائز ہے۔ جب کہ ماتم داروں کے سینے قمیص وغیرہ سے پوشیدہ ہوں۔ اور اسی طرح ماتمی دستوں کے ساتھ علم وغیرہ لے کر جانا بھی جائز ہے۔ لیکن انہیں چاہیئے کہ آلاتِ لہو و لعب اپنے ساتھ استعمال نہ کریں۔

مسئلہ (۳۴) ہبہ میں اور ہدیہ میں اور جو کچھ ڈھونڈنے سے ملے یا وصیت کے ذریعہ سے منتقل ہو۔ اور اگر مال میں زیادتی ہو جائے (جیسے جانوروں کے بچے پیدا ہو جائیں) تو اس زیادتی میں اور اُس میراث میں جو غیر متوقع طور پر ہاتھ لگے بنا بر احوط خمس دینا ہوگا۔

مسئلہ (۳۵) اقوٰی یہ ہے کہ نماز واجب کے وقت نوافل یومیہ کے علاوہ مستحب نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ (۳۶) واجب ہے کہ جہاں پر نماز پڑھے وہ پوری جگہ ایسی نجاست سے جو نماز گذار کے جسم یا لباس میں سرایت کر سکتی ہو، پاک ہو۔ پس اگر وہ جگہ خشک ہو۔ اور نجاست سرایت نہ کرے تو نماز صحیح ہے مگر جائے سجدہ اگر نجس ہو تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ اگرچہ خشک ہی ہو بلکہ مستحب ہے کہ تمام جگہ پاک ہو۔

مسئلہ (۳۷) اگر ذکر رکوع یا ذکر سجود بھول جائے اور رکوع یا سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد یاد آئے تو نماز صحیح ہوگی مگر پلٹ نہیں سکتا۔ اگرچہ ابھی بعد کے رکن میں نہ بھی داخل ہوا

Presented by www.ziaraat.com

ہو کیونکہ اُس کا محل گذر چکا پس لازم ہے کہ اس کمی کی وجہ سے سجدۂ سہو بجالائے۔

مسئلہ (۳۸) اگر یہ پتہ نہ چلے کہ خلفِ اکبر کون ہے تو پھر دونوں لڑکوں پر وجوبِ کفائی کی طرح والدین کی عبادات بجالانے کا حکم ہے۔

مسئلہ (۳۹) جب قضا نمازیں ایک دن کی ہوں جیسے ظہر اور عصر ایک دن کی تو ترتیب سے ان کی قضا بجالانا واجب ہے۔ اور اگر ایک دن کی نہ ہوں تو پھر ترتیب وار بجالانے میں اشکال ہے۔ اگرچہ احتیاط اسی میں ہے۔

مسئلہ (۴۰) جب کسی انسان کی کسی جگہ پر کوئی ملک و جائداد ہو۔ اور وہ چھ ماہ اس ملک و جائداد میں رہ بھی چکا ہو تو وہ جگہ اُس کا وطن ہوگا لیکن اگر وہاں کے قصدِ وطنیّت سے اعراض کر چکا ہو تو پھر وہ جگہ وطن نہ ہوگی۔ اگرچہ ملک بھی موجود ہو۔ اور چھ ماہ بھی رہ چکا ہو۔

مسئلہ (۴۱) جب یہ صادق آجائے کہ کسی کا سفر کرنا اُس کا شغل و عمل ہے تو وہ نماز پوری پڑھے گا اگرچہ پہلا سفر ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ (۴۲) افعالِ نماز میں گمان کا یقین کے حکم میں ہونا مشکل ہے لہٰذا بجالانے کے گمان میں نماز کے بعد اس نماز کا اعادہ کرے اور نہ بجالانے کے گمان کے وقت واپس لوٹ کر اس چیز کو بجالائے اور پھر اعادۂ نماز بھی کرے۔

مسئلہ (۴۳) وہ چیز جو باپ اپنی بیٹی کو بطور جہیز دیتا ہے اگر تو باپ صلح یا بخشش کے طور پر اپنی لڑکی کا ملک قرار دے تو پھر وہ لڑکی سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر اس نے جہیز اپنی لڑکی کا ملک قرار نہ دیا ہو تو پھر وہ اُسے واپس لے سکتا ہے۔

٭٭٭

مسائل بطور سوال و جواب

منقول از بیان الخُمس

سوال (۱) آیۂ قرآن وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ الخ لفظ "غنیمت" ان ساتوں قسموں کو شامل ہے جن کا کثیر احادیث میں ذکر ہے یا لفظ غنیمت سے مراد صرف وہ مال ہے جو جنگ کے بعد کفار سے لوٹ میں جبر و قہر سے حاصل ہو۔ مذہب اہلبیتؑ و مسلک شیعیانِ اہلبیتؑ میں غنیمت سے مراد فائدہ مکتسبہ ہے یا صرف لوٹ کا مال۔

جواب۔ باسمہ تعالیٰ۔ مراد مطلق غنیمت ہے مگر مراد کا استثنا ہوا ہے۔ اسے رسالۂ توضیح سے جاننا چاہیئے۔

سوال (۲) آیۂ مذکورہ میں ذوی القربیٰ سے مراد آئمہ زمانہ ہیں جو آں حضرتؐ کے بعد اُن کی جگہ حجّتِ خدا اور امامِ خلق ہوئے ہیں۔ یا ذوی القربیٰ سے مراد تمام سادات ہیں۔

جواب:۔ ذوی القربیٰ سے مُراد بالخصوص آئمہ طاہرین علیہم السّلام ہیں اور سہم سادات کے حق دار سادات بنی ہاشم ہیں۔

سوال (۳) سہم امام کسے کہتے ہیں اور کن حصّوں کو سہم امام کہا جاتا ہے اور کیا امامِ زمانہ پر یہ فرض ہے کہ وہ سہم امام صرف سادات پر تقسیم کریں یا انہیں یہ حق حاصل ہے کہ جہاں ضرورت ہو۔ اور مصلحت سمجھیں صرف یا تقسیم کریں اگرچہ غیر سادات بھی ہوں۔

جواب:۔ سہم امام سے مراد خدا اور رسول اور ذوی القربیٰ کے حصّے ہیں۔ اور سہم سادات سے مراد یتامیٰ و مساکین اور ابن سبیل کے حصّے ہیں۔

سوال (۴) حضرات آئمہ معصومین علیہم السلام سہم امام سادات سے مختص رکھتے تھے۔ یا حسبِ ضرورت و مصلحت صرف فرماتے تھے۔ اگر صورتِ دوم درست ہے تو کن کن پر اور کس کس کام پر صرف فرماتے تھے۔

جواب۔ اپنی نظر میں جہاں مصلحت سمجھتے صَرف فرماتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

سوال (۵) کیا بوقتِ ضرورت سہمِ امام کا ایک حصّہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے علوم دین کی تحصیل پر صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ مجتہد کی اجازت سے جس کی تقلید ہو جائز ہے۔

سوال۔ (۶) غیبتِ امامؑ کے زمانہ میں کیا شیعوں کو خمس معاف کر دیا گیا ہے یا جاری ہے اور جو چیز شیعوں پر معاف کر دی گئی ہے۔ وہ خمس ہے یا انفال ہیں؟

جواب۔ جو چیز معاف کر دی گئی ہے۔ وہ میدانِ جنگ کے لوٹ کے مال اور انفال ہیں۔

سوال (۷) غیبتِ امامؑ کے زمانہ میں کیا مجتہدِ جامع الشرائط کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ فرمان و عمل آئمہ طاہرین علیہم السّلام کے مطابق خمس اور خاص کر سہمِ امام تقسیم فرمائیں یا نہیں۔

جواب۔ حاکمِ شرع اور نائبِ امام کی نظر میں اگر وہ ان اُمور میں سے ہے جہاں سہمِ امام صرف ہو سکتا ہے تو درست ہے۔ جیسا کہ رسالہ کی طرف رجوع کرنے سے واضح ہو جائیگا۔

سوال (۸) زید زمین و مکان اور دیگر اموال رکھتا ہے۔ اور ہر سال اخراجات سے زیادہ منفعت حاصل کرتا ہے جو اخراجات سال کے بعد بچ جاتے ہیں مگر اس نے کبھی اس نے خمس ادا نہیں کیا۔ اسی طرح اُسے معلوم ہے کہ اُس کے آباو اجداد بھی یہی جائداد رکھتے تھے بلکہ اُس کی آمدنی سے مزید جائداد خریدتے تھے مگر خمس کسی نے ادا نہیں کیا تو اس صورت میں زید پر واجب ہے کہ وہ اپنی جدی و پدری اور اپنی کمائی ہوئی جائداد کے ہر حصّہ سے زمین یا مکان یا سامان خانگی وغیرہ سے خمس ادا کرے۔ اگر لازم ہے تو کیا ایسا کرنے سے وہ بری الذمّہ ہو جائے گا۔

جواب۔ مال میراث میں اگر باپ دادا کے خمس ادا کرنے یا نہ کرنے کا علم و یقین نہ ہو تو اس مال کو صحیح سمجھیں۔ اور اگر یہ یقین ہے کہ خمس واجب تھا اور یہ نہیں ادا کیا گیا تو چاہیئے کہ ادا کرے۔ البتہ سال کے منافع میں جو سال کے خرچ سے بچ رہے اُس کا خمس ادا کرنا لازم ہے پس انشاءاللہ بری الذمّہ ہو جائے گا۔

سوال (۹) بعض فقہاء فرماتے ہیں۔ اور اپنی کتب و رسائل میں لکھتے ہیں کہ جو مال بذریعہ تجارت یا بذریعہ مشاہرہ ملازمت یا اُجرت یا حق الخدمت وغیرہ ایسے شخص سے حاصل ہو

جس نے باوجود خمس حاصل ہونے کے پھر بھی ادا نہیں کیا۔ محصل پر لازم ہے کہ قبل از استعمال اس کا خمس ادا کرے ورنہ اس کا استعمال درست نہ ہوگا۔

جواب۔ جو منافع سال کے خرچہ سے بچیں۔ ان پر خمس واجب ہے، سال پورا ہو جانے کے بعد، رہا مسئلہ خدمت و محنت و مزدوری یا ملازمت وغیرہ تو وہ اگر حکومت کی ہے تو حاکمِ شرع کی اجازت ضروری ہے۔ یعنی بحیثیت وکیل ہونے کے اُجرت یا تنخواہ حاصل کرے پھر تمسک کرے اور آخر سال میں جو خرچ سے بچ رہے اُس سے خمس ادا کرے۔

نمازِ حضرت صاحب العصر والزمان عجّل اللہ تعالیٰ فرجہٗ

(عطیہ مولانا نقوی مدظلہ العالی)

یہ نماز دو رکعت ہے۔ رکعت اول میں سورۃ حمد تلاوت کرنے کے وقت جب آیۂ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچیں اُسے سو مرتبہ کہیں اور آخری مرتبہ سورۃ کو تمام کریں اور اس کے بعد سورۃ توحید یعنی سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ لخ ایک مرتبہ پڑھیں۔ دوسری رکعت بھی اسی طریقے سے بجا لائیں اور نماز ختم کرنے کے بعد کھڑے ہو کر یہ دعا رجوعِ قلب سے پڑھیں، انشاءاللہ جملہ اُمورِ عظیمہ میں کامیابی حاصل ہوگی، تصفیۂ قلب، تزکیہ نفس، اطمینان، روحانیت و نورانیت کے درجہ پر فائز ہوں گے۔ یہ نماز عجیب و غریب اسرار کی حامل ہے، شبِ جمعہ آخر شب یہ نماز پڑھنی چاہیئے، ورنہ ہر ایک شب پڑھی جا سکتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا وَسِعَتِ السَّمَآءُ وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ نِ الَّذِيْنَ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِمْ وَعَجِّلْ اَللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ بِقَآئِمِهِمْ وَاَظْهِرْ اِعْزَازَهٗ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَايَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اُنْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَايَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِحْفَظَانِيْ

Presented by www.ziaraat.com

يَا نَكُمَا حَافِظَايَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ۔

ترجمہ۔ بارِ الٰہا! بلائیں بڑھ گئی ہیں، گناہ جو پوشیدہ تھے ظاہر ہو گئے ہیں۔ پردہ کھل گیا ہے۔ زمین باوجود آسمان کی وسعت کے تنگ ہو گئی ہے۔ اے پالنے والے تجھ سے اپنی شکایت کرتا ہوں اور تکلیف و مصیبت کے وقت تجھ سے ہی مدد کا خواستگار ہوں۔ پروردگارا! تو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اپنی رحمتِ کاملہ نازل فرما۔ جن کی اطاعت کا تو نے ہی حکم دیا ہے۔ بارِ الٰہا تو ان کے قائم (آلِ محمدؐ) کے ساتھ ان کی کشائش میں تعجیل فرما۔ اور ان کے اعزاز و منزلت کو ظاہر فرما۔ اے محمد مصطفےٰؐ اور اے علی مرتضیٰؑ! آپ حضرات میری کفایت فرمایئے۔ یقیناً آپ کی کفایت میرے لئے کافی ہے۔ میری نصرت فرمایئے اس لئے کہ آپ ہی میرے ناصر و مددگار ہیں۔ میری حفاظت کیجئے۔ یقیناً آپ ہی میرے محافظ و معین ہیں۔ اے میرے آقا و مولا۔ اے شہنشاہِ زمانہ! اے فریاد رس! میری فریاد کو پہنچئے۔ میری نصرت و امداد کیجئے اور اپنی پناہ میں رکھیئے تاکہ جمیع آفات سے مامون رہوں۔

دعائے معرفت

رجوع الی الامام الزمان عجل اللہ فرجہ کے لئے یہ دعا ہر روز بعد نماز صبح پڑھنی چاہیئے انشاء اللہ العزیز تصفیۂ قلب حاصل ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِيْ۔

ترجمہ۔ بارالٰہا تو مجھے اپنی ذات کی معرفت مرحمت فرما۔ پس اگر تو نے مجھے اپنی ذات کی معرفت سے شناسا نہ کیا تو میں یقیناً تیرے رسول کو نہ پہچان سکوں گا

پروردگارا! تو مجھے اپنے رسول (محمد مصطفےٰؐ) کی معرفت نصیب کر، کیونکہ اگر میں تیرے رسولؐ کی معرفت سے محروم رہا تو مجھے تیری حجت کی معرفت حاصل نہ ہوگی۔ خداوندا! تو مجھے اپنی حجت (امام آخر الزمان عجل اللہ فرجہ) کی معرفت عطا کر کیونکہ اگر تو نے اپنی حجت کی معرفت نہ عنایت فرمائی تو میں یقیناً اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

زیارت حضرت زینب خاتون علیہا السّلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُصْطَفٰى وَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ عَلِيِّ بْنِ الْمُرْتَضٰى سَيِّدِ الْاَوْصِيَاءِ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُخْتَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ الزَّكِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الدَّاعِيَةُ الْخَفِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَالِمَةُ الْغَيْرُ الْمُعَلَّمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَهْمُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَغْمُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَضْرُوْبَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَاْسُوْرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ الصُّغْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا صَاحِبَةَ الْمُصِيْبَةِ الْعُظْمٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَيْنَبَ الْكُبْرٰى وَ الْعِصْمَةِ الصُّغْرٰى اَشْهَدُ اَنَّكِ كُنْتِ صَابِرَةً مُجَلَّلَةً مُعَظَّمَةً مُكَرَّمَةً مُحَدَّثَةً مُخَدَّرَةً مُوَقَّرَةً فِيْ جَمِيْعِ حَالَاتِكِ وَ مُنْقَلَبَاتِكِ وَ مُصِيْبَاتِكِ وَ امْتِحَانَاتِكِ حَتّٰى فِيْ اَشَدِّهَا وَ اَمَرِّهَا وَ هِيَ وَ اللّٰهِ وُقُوْفُكِ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ وَ اَخُوْكِ الْعَطْشَانُ مَصْرُوْعٌ فِيْ عُمْقِ الْحَائِرِ مِنْ كَثْرَتِ جِرَاحَاتِ السَّيْفِ وَ السِّنَانِ وَ الشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰى صَدْرِهٖ وَ حُزْنَاهُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْكِ

Presented by www.ziaraat.com

يَا بِنْتَ الزَّهْرَاءِ وَيَا بِنْتَ خَدِيجَةَ الْكُبْرَىٰ اَشْهَدُ اَنَّكِ قَدْ نَصَحْتِ لِلّٰهِ
وَلِرَسُولِهِ وَلِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَنَصَرْتِهِمْ
بِقَلْبِكِ وَلِسَانِكِ وَجَاهَدْتِ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ فَنِعْمَ الْاُخْتُ اَنْتِ
لِلْحُسَيْنِ وَنِعْمَ الْاَخُ لَكِ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكُمَا وَعَلَىٰ
مَنْ اَحَبَّكُمَا وَنَصَرَكُمَا لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَلَبَتْ قِنَاعَكِ وَضَرَبَتْ بِكَعْبِ
الرِّمَاحِ عَلَىٰ اَعْضَائِكِ وَحَرَقَتْ خِيَامَكِ وَعَسَرَتْ عِيَالَكِ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً
سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ وَلَمْ يَحْزَنْ يَا سَيِّدَتِي وَمَوْلَاتِي اَنَا زَائِرُ
تُكِ وَلِاَخِيكِ الْحُسَيْنِ وَمُحِبُّكُمَا وَمُعِينُكُمَا فَاشْفَعُوا لِي وَلِآبَائِي وَاُمَّهَاتِي
وَاَجْدَادِي وَاَسْئَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحَقِّكِ وَبِحَقِّ جَدِّكِ وَاَبِيكِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
وَاُمِّكِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَاَخَاكِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ
بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمُخْتَلَفِ الْمَلٰئِكَةِ وَمَهْبِطِ الْوَحْيِ التَّنْزِيلِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

مناجات (خمسة عشر ١٥) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

پہلی مُناجات (توبہ کرنے والوں کے لئے)

اِلٰهِي اَلْبَسَتْنِي الْخَطَايَا ثَوْبَ مَذَلَّتِي وَجَلَّلَنِي التَّبَاعُدُ مِنْكَ لِبَاسَ
مَسْكَنَتِي وَاَمَاتَ قَلْبِي عَظِيمُ جِنَايَتِي فَاَحْيِهِ بِتَوْبَةٍ مِنْكَ يَا اَمَلِي وَبُغْيَتِي
وَيَا سُؤْلِي وَمُنْيَتِي فَبِعِزَّتِكَ مَا اَجِدُ لِذُنُوبِي سِوَاكَ غَافِرًا وَلَا اَرٰى لِكَسْرِي
غَيْرَكَ جَابِرًا وَقَدْ خَضَعْتُ بِالْاِنَابَةِ اِلَيْكَ وَعَنَوْتُ بِالْاِسْتِكَانَةِ لَدَيْكَ
فَاِنْ طَرَدْتَنِي مِنْ بَابِكَ فَبِمَنْ اَلُوذُ وَاِنْ رَدَدْتَنِي عَنْ جَنَابِكَ فَبِمَنْ اَعُوذُ فَوَا
اَسَفَا مِنْ خَجْلَتِي وَافْتِضَاحِي وَالَهْفَا مِنْ سُوءِ عَمَلِي وَاجْتِرَاحِي اَسْئَلُكَ يَا
غَافِرَ الذَّنْبِ الْكَبِيرِ وَيَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيرِ اَنْ تَهَبَ لِي مُوبِقَاتِ الْجَرَائِرِ
وَتَسْتُرَ عَلَيَّ فَاضِحَاتِ السَّرَائِرِ وَلَا تُخْلِنِي فِي مَشْهَدِ الْقِيَامَةِ مِنْ بَرْدِ عَفْوِكَ

وَمَغْفِرَتِكَ وَلَا تُعْرِنِي مِنْ جَمِيلِ صَفْحِكَ وَسَتْرِكَ اِلٰهِي ظَلِّلْ عَلَىٰ ذُنُوبِي غَمَامَ
رَحْمَتِكَ وَاَرْسِلْ عَلَىٰ عُيُوبِي سَحَابَ رَاْفَتِكَ اِلٰهِي هَلْ يَرْجِعُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ
اِلَّا اِلَىٰ مَوْلَاهُ اَمْ هَلْ يُجِيرُهُ مِنْ سَخَطِهِ اَحَدٌ سِوَاهُ اِلٰهِي اِنْ كَانَ النَّدَمُ عَلَى
الذَّنْبِ تَوْبَةً فَاِنِّي وَعِزَّتِكَ مِنَ النَّادِمِينَ وَاِنْ كَانَ الْاِسْتِغْفَارُ مِنَ الْخَطِيئَةِ
حِطَّةً فَاِنِّي لَكَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ لَكَ الْعُتْبَىٰ حَتّٰى تَرْضٰى اِلٰهِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ
تُبْ عَلَيَّ وَبِحِلْمِكَ اعْفُ عَنِّي وَبِعِلْمِكَ بِي اَرْفُقْ بِي اِلٰهِي اَنْتَ الَّذِي فَتَحْتَ لِعِبَادِكَ
بَابًا اِلَىٰ عَفْوِكَ سَمَّيْتَهُ التَّوْبَةَ فَقُلْتَ تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا فَمَا عُذْرُ مَنْ
اَغْفَلَ دُخُولَ الْبَابِ بَعْدَ فَتْحِهِ اِلٰهِي اِنْ كَانَ قَبُحَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسُنِ
الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ اِلٰهِي مَا اَنَا بِاَوَّلِ مَنْ عَصَاكَ فَتُبْتَ عَلَيْهِ وَتَعَرَّضَ لِمَعْرُوفِكَ
فَجُدْتَ عَلَيْهِ يَا مُجِيبَ الْمُضْطَرِّ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ يَا عَظِيمَ الْبِرِّ يَا عَلِيمًا بِمَا فِي السِّرِّ
يَا جَمِيلَ السِّتْرِ اِسْتَشْفَعْتُ اِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَتَوَسَّلْتُ بِجَنَابِكَ وَتَرَحُّمِكَ
فَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَلَا تُخَيِّبْ فِيكَ رَجَائِي وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَكَفِّرْ خَطِيئَتِي بِمَنِّكَ وَ
رَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ٥

دوسری مناجات (شکوہ کرنے والوں کے لئے)

اِلٰهِي اِلَيْكَ اَشْكُو نَفْسًا بِالسُّوءِ اَمَّارَةً وَاِلَى الْخَطِيئَةِ مُبَادِرَةً وَبِمَعَاصِيكَ مُولَعَةً
وَبِسَخَطِكَ مُتَعَرِّضَةً تَسْلُكُ بِي مَسَالِكَ الْمَهَالِكِ وَتَجْعَلُنِي عِنْدَكَ اَهْوَنَ هَالِكٍ
كَثِيرَةَ الْعِلَلِ طَوِيلَةَ الْاَمَلِ اِنْ مَسَّهَا الشَّرُّ تَجْزَعُ وَاِنْ مَسَّهَا الْخَيْرُ تَمْنَعُ مَيَّالَةً
اِلَى اللَّعِبِ وَاللَّهْوِ مَمْلُوَّةً بِالْغَفْلَةِ وَالسَّهْوِ تُسْرِعُ بِي اِلَى الْحَوْبَةِ وَتُسَوِّفُنِي بِالتَّوْبَةِ
اِلٰهِي اِلَيْكَ اَشْكُو عَدُوًّا يُضِلُّنِي وَشَيْطَانًا يُغْوِينِي قَدْ مَلَاَ بِالْوَسْوَاسِ صَدْرِي
وَاَحَاطَتْ هَوَاجِسُهُ بِقَلْبِي يُعَاضِدُ لِيَ الْهَوٰى وَيُزَيِّنُ لِي حُبَّ الدُّنْيَا وَيَحُولُ بَيْنِي
وَبَيْنَ الطَّاعَةِ وَالزُّلْفٰى اِلٰهِي اِلَيْكَ اَشْكُو قَلْبًا قَاسِيًا مَعَ الْوَسْوَاسِ مُتَقَلِّبًا وَبِالرَّيْنِ
وَالطَّبْعِ مُتَلَبِّسًا وَعَيْنًا عَنِ الْبُكَاءِ مِنْ خَوْفِكَ جَامِدَةً وَاِلَىٰ مَا تَسُرُّهَا طَامِحَةً

Presented by www.ziaraat.com

إلهي لا حول لي ولا قوة إلا بقدرتك ولا نجاة لي من مكاره الدنيا إلا بعصمتك
فأسألك ببلاغة حكمتك ونفاذ مشيتك أن لا تجعلني لغير جودك متعرضا ولا
تصيرني للفتن غرضا وكن لي على الأعداء ناصرا وعلى المخازي والعيوب ساترا ومن
البلاء واقيا وعن المعاصي عاصما برأفتك ورحمتك يا أرحم الراحمين ۔

تیسری مناجات (اللہ سے خوف رکھنے والوں کے لئے)

إلهي أتراك بعد الإيمان بك تعذبني أم بعد حبي إياك تبعدني أم مع
رجائي لرحمتك وصفحك تحرمني أم مع استجارتي بعفوك تسلمني حاشا لوجهك
الكريم أن تخيبني ليت شعري ألشقاء ولدتني أمي أم للعناء ربتني فليتها لم
تلدني ولم تربني وليتني علمت أمن أهل السعادة جعلتني وبقربك وجوارك خصصتني
فتقر بذلك عيني وتطمئن له نفسي إلهي هل تسود وجوها خرت ساجدة
بعظمتك أو تخرس ألسنة نطقت بالثناء على مجدك وجلالتك أو تطبع على قلوب
انطوت على محبتك أو تصم أسماعا تلذذت بسماع ذكرك في إرادتك أو تغل أكفا
رفعتها الآمال إليك رجاء رأفتك أو تعاقب أبدانا عملت بطاعتك حتى نحلت في
مجاهدتك أو تعذب أرجلا سعت في عبادتك إلهي لا تغلق على موحديك أبواب
رحمتك ولا تحجب مشتاقيك عن النظر إلى جميل رؤيتك إلهي نفس أعززتها
بتوحيدك كيف تذلها بمهانة هجرانك وضمير انعقد على مودتك كيف
تحرقه بحرارة نيرانك إلهي أجرني من أليم غضبك وعظيم سخطك يا حنان
يا منان يا رحيم يا رحمن يا جبار يا قهار يا غفار يا ستار نجني برحمتك من عذاب
النار وفضيحة العار إذا امتاز الأخيار من الأشرار وحالت الأحوال وهالت
الأهوال وقرب المحسنون وبعد المسيئون ووفيت كل نفس ما كسبت وهم لا يظلمون ۔

چوتھی مناجات (اُمیدواروں کے لئے)

يا من إذا سأله عبد أعطاه وإذا أمل ما عنده بلغه مناه وإذا أقبل عليه
قربه وأدناه وإذا جاهره بالعصيان ستر على ذنبه وغطاه وإذا توكل عليه
أحسبه وكفاه إلهي من الذي نزل بك ملتمسا قراك فما قريته ومن
الذي أناخ ببابك مرتجيا نداك فما أوليته أيحسن أن أرجع عن
بابك بالخيبة مصروفا ولست أعرف سواك مولى بالإحسان موصوفا كيف
أرجو غيرك والخير كله بيدك وكيف أؤمل سواك والخلق والأمر لك
أأقطع رجائي منك وقد أوليتني ما لم أسأله من فضلك أم تفقرني
إلى مثلي وأنا أعتصم بحبلك يا من سعد برحمته القاصدون ولم يشق
بنقمته المستغفرون كيف أنساك ولم تزل ذاكري وكيف ألهو عنك و
أنت مراقبي إلهي بذيل كرمك أعلقت يدي ولنيل عطاياك
بسطت أملي فأخلصني بخالصة توحيدك واجعلني من صفوة عبيدك
يا من كل هارب إليه يلتجئ وكل طالب إياه يرتجي يا خير مرجو ويا
أكرم مدعو ويا من لا يرد سائله ولا يخيب آمله يا من بابه
مفتوح لداعيه وحجابه مرفوع لراجيه أسألك بكرمك أن تمن
علي من عطائك بما تقر به عيني ومن رجائك بما تطمئن به نفسي
ومن اليقين بما تهون به علي مصيبات الدنيا وتجلو به عن بصيرتي
غشوات العمى برحمتك يا أرحم الراحمين ۔

پانچویں مناجات (اللہ کی طرف رغبت کرنے والوں کے لئے)

إلهي إن كان قل زادي في المسير إليك فلقد حسن ظني بالتوكل عليك
وإن كان جرمي قد أخافني من عقوبتك فإن رجائي قد أشعرني
بالأمن من نقمتك وإن كان ذنبي قد عرضني لعقابك فقد آذنني
حسن ثقتي بثوابك وإن أنامتني الغفلة عن الاستعداد من لقائك
فقد نبهتني المعرفة بكرمك وآلائك وإن أوحش ما بيني و

Presented by www.ziaraat.com

بينت فرط العصيان والطغيان فقد انسني بشر الغفران والرضوان أسألك بسبحات وجهك وبأنوار قدسك وأبتهل إليك بعواطف رحمتك ولطائف برك أن تحقق ظني بما أؤمله من جزيل إكرامك وجميل إنعامك في القربى منك والزلفى لديك والتمتع بالنظر إليك وها أنا متعرض لنفحات روحك وعطفك ومنتجع غيث جودك ولطفك فار من سخطك إلى رضاك هارب منك إليك راج أحسن ما لديك معول على مواهبك مفتقر إلى رعايتك إلهي ما بدأت بي من فضلك فتممه وما وهبت لي من كرمك فلا تسلبه وما سترته علي بحلمك فلا تهتكه وما علمته من قبيح فعلي فاغفره إلهي استشفعت بك إليك واستجرت بك منك أتيتك طامعا في إحسانك راغبا في امتنانك مستسقيا وابل طولك مستمطرا غمام فضلك طالبا مرضاتك قاصدا جنابك واردا شريعة رفدك ملتمسا سني الخيرات من عندك وافدا إلى حضرة جمالك مريدا وجهك طارقا بابك مستكينا لعظمتك وجلالك فافعل بي ما أنت أهله من المغفرة والرحمة ولا تفعل بي ما أنا أهله من العذاب والنقمة برحمتك يا أرحم الراحمين ٭

چھٹی مناجات (شکر کرنے والوں کے لئے)

إلهي أذهلني عن إقامة شكرك تتابع طولك وأعجزني عن إحصاء ثنائك فيض فضلك وشغلني عن ذكر محامدك ترادف عوائدك وأعياني عن نشر عوارفك توالي أياديك وهذا مقام من اعترف بسبوغ النعماء وقابلها بالتقصير وشهد على نفسه بالإهمال والتضييع وأنت الرؤوف الرحيم البر الكريم الذي لا يخيب قاصديه ولا يطرد عن فنائه آمليه بساحتك تحط رحال الراجين وبعرصتك تقف آمال المسترفدين فلا تقابل آمالنا بالتخييب والإياس ولا تلبسنا سربال القنوط والإبلاس إلهي

تصاغر عند تعاظم آلائك شكري وتضاءل في جنب إكرامك إياي ثنائي ونشري جللتني نعمك من أنوار الإيمان حللا وضربت علي لطائف برك من العز كللا وقلدتني مننك قلائد لا تحل وطوقتني أطواقا لا تفل فآلاؤك جمة ضعف لساني عن إحصائها ونعماؤك كثيرة قصر فهمي عن إدراكها فضلا عن استقصائها فكيف لي بتحصيل الشكر وشكري إياك يفتقر إلى شكر فكلما قلت لك الحمد وجب علي لذلك أن أقول لك الحمد إلهي فكما غذيتنا بلطفك وربيتنا بصنعك فتمم علينا سوابغ النعم وادفع عنا مكاره النقم وآتنا من حظوظ الدارين أرفعها وأجلها عاجلا وآجلا ولك الحمد على حسن بلائك وسبوغ نعمائك حمدا يوافق رضاك ويمتري العظيم من برك ونداك يا كريم يا غفور يا رحيم برحمتك يا أرحم الراحمين

ساتویں مناجات (اللہ کی اطاعت کرنے والوں کے لئے)

اللهم ألهمنا طاعتك وجنبنا معصيتك ويسر لنا بلوغ ما نتمنى من ابتغاء رضوانك وأحللنا بحبوحة جنانك واقشع عن بصائرنا سحاب الارتياب واكشف عن قلوبنا أغشية المرية والحجاب وأزهق الباطل عن ضمائرنا وأثبت الحق في سرائرنا فإن الشكوك والظنون لواقح الفتن ومكدرة لصفو المنائح والمنن اللهم احملنا في سفن نجاتك ومتعنا بلذيذ مناجاتك وأوردنا حياض حبك وأذقنا حلاوة ودك وقربك وجعل جهادنا فيك وهمنا في طاعتك وأخلص نياتنا في معاملتك فإنا بك ولك ولا وسيلة لنا إليك إلا أنت إلهي اجعلني من المصطفين الأخيار وألحقني بالصالحين الأبرار السابقين إلى المكرمات المسارعين إلى الخيرات العاملين للباقيات الصالحات الساعين إلى رفيع الدرجات إنك على كل شيء قدير وبالإجابة جدير برحمتك يا أرحم الراحمين -

Presented by www.ziaraat.com

آٹھویں مناجات (اللہ کی طرف ارادہ کرنے والوں کے لئے)

سُبْحَانَكَ مَا أَضْيَقَ الطُّرُقَ عَلَى مَنْ لَمْ تَكُنْ دَلِيلَهُ وَمَا أَوْضَحَ الْحَقَّ عِنْدَ مَنْ هَدَيْتَهُ سَبِيلَهُ إِلٰهِي فَاسْلُكْ بِنَا سُبُلَ الْوُصُولِ إِلَيْكَ وَسَيِّرْنَا فِي أَقْرَبِ الطُّرُقِ لِلْوُفُودِ عَلَيْكَ قَرِّبْ عَلَيْنَا الْبَعِيدَ وَسَهِّلْ عَلَيْنَا الْعَسِيرَ الشَّدِيدَ وَأَلْحِقْنَا بِعِبَادِكَ الَّذِينَ هُمْ بِالْبِدَارِ إِلَيْكَ يُسَارِعُونَ وَبَابَكَ عَلَى الدَّوَامِ يَطْرُقُونَ وَإِيَّاكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَعْبُدُونَ وَهُمْ مِنْ هَيْبَتِكَ مُشْفِقُونَ الَّذِينَ صَفَّيْتَ لَهُمُ الْمَشَارِبَ وَبَلَّغْتَهُمُ الرَّغَائِبَ وَأَنْجَحْتَ لَهُمُ الْمَطَالِبَ وَقَضَيْتَ لَهُمْ مِنْ فَضْلِكَ الْمَآرِبَ وَمَلَأْتَ لَهُمْ ضَمَائِرَهُمْ مِنْ حُبِّكَ وَرَوَّيْتَهُمْ مِنْ صَافِي شِرْبِكَ فَبِكَ إِلَى لَذِيذِ مُنَاجَاتِكَ وَصَلُوا وَمِنْكَ أَقْصَى مَقَاصِدِهِمْ حَصَّلُوا فَيَا مَنْ هُوَ عَلَى الْمُقْبِلِينَ عَلَيْهِ مُقْبِلٌ وَبِالْعَطْفِ عَلَيْهِمْ عَائِدٌ مُفْضِلٌ وَبِالْغَافِلِينَ عَنْ ذِكْرِهِ رَحِيمٌ رَؤُوفٌ وَبِجَذْبِهِمْ إِلَى بَابِهِ وَدُودٌ عَطُوفٌ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ أَوْفَرِهِمْ مِنْكَ حَظّاً وَأَعْلَاهُمْ عِنْدَكَ مَنْزِلاً وَأَجْزَلِهِمْ مِنْ وُدِّكَ قِسْماً وَأَفْضَلِهِمْ فِي مَعْرِفَتِكَ نَصِيباً فَقَدِ انْقَطَعَتْ إِلَيْكَ هِمَّتِي وَانْصَرَفَتْ نَحْوَكَ رَغْبَتِي فَأَنْتَ لَا غَيْرُكَ مُرَادِي وَلَكَ لَا لِسِوَاكَ سَهَرِي وَسُهَادِي وَلِقَاؤُكَ قُرَّةُ عَيْنِي وَوَصْلُكَ مُنَى نَفْسِي وَإِلَيْكَ شَوْقِي وَفِي مَحَبَّتِكَ وَلَهِي وَإِلَى هَوَاكَ صَبَابَتِي وَرِضَاكَ بُغْيَتِي وَرُؤْيَتُكَ حَاجَتِي وَجِوَارُكَ طَلَبِي وَقُرْبُكَ غَايَةُ سُؤْلِي وَفِي مُنَاجَاتِكَ رَوْحِي وَرَاحَتِي وَعِنْدَكَ دَوَاءُ عِلَّتِي وَشِفَاءُ غُلَّتِي وَبَرْدُ لَوْعَتِي وَكَشْفُ كُرْبَتِي فَكُنْ أَنِيسِي فِي وَحْشَتِي وَمُقِيلَ عَثْرَتِي وَغَافِرَ زَلَّتِي وَقَابِلَ تَوْبَتِي وَمُجِيبَ دَعْوَتِي وَوَلِيَّ عِصْمَتِي وَمُغْنِيَ فَاقَتِي وَلَا تَقْطَعْنِي عَنْكَ وَلَا تُبْعِدْنِي مِنْكَ يَا نَعِيمِي وَجَنَّتِي وَيَا دُنْيَايَ وَآخِرَتِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۔

نویں مناجات (محبت کرنے والوں کے لئے)

إِلٰهِي مَنْ ذَا الَّذِي ذَاقَ حَلَاوَةَ مَحَبَّتِكَ فَرَامَ مِنْكَ بَدَلاً وَمَنْ ذَا الَّذِي أَنِسَ بِقُرْبِكَ فَابْتَغَى عَنْكَ حِوَلاً إِلٰهِي فَاجْعَلْنَا مِمَّنِ اصْطَفَيْتَهُ لِقُرْبِكَ وَوِلَايَتِكَ وَأَخْلَصْتَهُ لِوُدِّكَ وَمَحَبَّتِكَ وَشَوَّقْتَهُ إِلَى لِقَائِكَ وَرَضَّيْتَهُ بِقَضَائِكَ وَمَنَحْتَهُ بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَحَبَوْتَهُ بِرِضَاكَ وَأَعَذْتَهُ مِنْ هَجْرِكَ وَقِلَاكَ وَبَوَّأْتَهُ مَقْعَدَ الصِّدْقِ فِي جِوَارِكَ وَخَصَصْتَهُ بِمَعْرِفَتِكَ وَأَهَّلْتَهُ لِعِبَادَتِكَ وَهَيَّمْتَ قَلْبَهُ لِإِرَادَتِكَ وَاجْتَبَيْتَهُ لِمُشَاهَدَتِكَ وَأَخْلَيْتَ وَجْهَهُ لَكَ وَفَرَّغْتَ فُؤَادَهُ لِحُبِّكَ وَرَغَّبْتَهُ فِيمَا عِنْدَكَ وَأَلْهَمْتَهُ ذِكْرَكَ وَأَوْزَعْتَهُ شُكْرَكَ وَشَغَلْتَهُ بِطَاعَتِكَ وَصَيَّرْتَهُ مِنْ صَالِحِي بَرِيَّتِكَ وَاخْتَرْتَهُ لِمُنَاجَاتِكَ وَقَطَعْتَ عَنْهُ كُلَّ شَيْءٍ يَقْطَعُهُ عَنْكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ دَأْبُهُمُ الِارْتِيَاحُ إِلَيْكَ وَالْحَنِينُ وَدَهْرُهُمُ الزَّفْرَةُ وَالْأَنِينُ جِبَاهُهُمْ سَاجِدَةٌ لِعَظَمَتِكَ وَعُيُونُهُمْ سَاهِرَةٌ فِي خِدْمَتِكَ وَدُمُوعُهُمْ سَائِلَةٌ مِنْ خَشْيَتِكَ وَقُلُوبُهُمْ مُتَعَلِّقَةٌ بِمَحَبَّتِكَ وَأَفْئِدَتُهُمْ مُنْخَلِعَةٌ مِنْ مَهَابَتِكَ يَا مَنْ أَنْوَارُ قُدْسِهِ لِأَبْصَارِ مُحِبِّيهِ رَائِقَةٌ وَسُبُحَاتُ وَجْهِهِ لِقُلُوبِ عَارِفِيهِ شَائِقَةٌ يَا مُنَى قُلُوبِ الْمُشْتَاقِينَ وَيَا غَايَةَ آمَالِ الْمُحِبِّينَ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ كُلِّ عَمَلٍ يُوصِلُنِي إِلَى قُرْبِكَ وَأَنْ تَجْعَلَكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا سِوَاكَ وَأَنْ تَجْعَلَ حُبِّي إِيَّاكَ قَائِداً إِلَى رِضْوَانِكَ وَشَوْقِي إِلَيْكَ ذَائِداً عَنْ عِصْيَانِكَ وَامْنُنْ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ عَلَيَّ وَانْظُرْ بِعَيْنِ الْوُدِّ وَالْعَطْفِ إِلَيَّ وَلَا تَصْرِفْ عَنِّي وَجْهَكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ الْإِسْعَادِ وَالْحُظْوَةِ عِنْدَكَ يَا مُجِيبُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۔

دسویں مناجات (اللہ کی طرف وسیلہ پکڑنے کے لئے)

إِلٰهِي لَيْسَ لِي وَسِيلَةٌ إِلَيْكَ إِلَّا عَوَاطِفُ رَأْفَتِكَ وَلَا لِي ذَرِيعَةٌ إِلَيْكَ إِلَّا عَوَارِفُ رَحْمَتِكَ وَشَفَاعَةُ نَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَمُنْقِذِ الْأُمَّةِ مِنَ الْغُمَّةِ فَاجْعَلْهُمَا لِي سَبَباً إِلَى سَبِيلِ غُفْرَانِكَ وَصَيِّرْهُمَا لِي وُصْلَةً إِلَى الْفَوْزِ

Presented by www.ziaraat.com

برضوانك وقد حل رجائي بحرم كرمك وحط طمعي بفناء جودك فحقق فيك املي واختم بالخير عملي واجعلني من صفوتك الذين احللتهم بحبوحة جنتك وبوأتهم دار كرامتك واقررت اعينهم بالنظر اليك يوم لقائك واورثتهم منازل الصدق في جوارك يا من لا يفد الوافدون على اكرم منه ولا يجد القاصدون ارحم منه يا خير من خلا به وحيد ويا اعطف من اوى اليه طريد الى سعة عفوك مددت يدي وبذيل كرمك اعلقت كفي فلا تولني الحرمان ولا تبلني بالخيبة والخسران يا سميع الدعاء يا ارحم الراحمين ۝

گیارھویں مناجات (اللہ کی طرف محتاج لوگوں کے لئے)

الهي كسري لا يجبره الا لطفك وحنانك وفقري لا يغنيه الا عطفك واحسانك وروعتي لا يسكنها الا امانك وذلتي لا يعزها الا سلطانك وامنيتي لا يبلغنيها الا فضلك وخلتي لا يسدها الا طولك وحاجتي لا يقضيها غيرك وكربي لا يفرجه سوى رحمتك وضري لا يكشفه غير رافتك وغلتي لا يبردها الا وصلك ولوعتي لا يطفيها الا لقاؤك وشوقي اليك لا يبله الا النظر الى وجهك وقراري لا يقر دون دنوي منك ولهفتي لا يردها الا روحك وسقمي لا يشفيه الا طبك وغمي لا يزيله الا قربك وجرحي لا يبرئه الا صفحك ورين قلبي لا يجلوه الا عفوك ووسواس صدري لا يزيحه الا امرك فيا منتهى امل الاملين ويا غاية سؤل السائلين ويا اقصى طلبة الطالبين ويا اعلى رغبة الراغبين ويا ولي الصالحين ويا امان الخائفين ويا مجيب دعوة المضطرين ويا ذخر المعدمين ويا كنز البائسين ويا غياث المستغيثين ويا قاضي حوائج الفقراء والمساكين ويا اكرم الاكرمين ويا ارحم الراحمين

لك تخضعي وسؤالي واليك تضرعي وابتهالي اسالك ان تنيلني من روح رضوانك وتديم علي نعم امتنانك وها انا بباب كرمك واقف ولنفحات برك متعرض وبحبلك الشديد معتصم وبعروتك الوثقى متمسك الهي ارحم عبدك الذليل ذا اللسان الكليل والعمل القليل وامنن عليه بطولك الجزيل واسكن تحت ظلك الظليل يا كريم يا جميل يا ارحم الراحمين ۝

بارھویں مناجات (عارفین کے لئے)

الهي قصرت الالسن عن بلوغ ثنائك كما يليق بجلالك وعجزت العقول عن ادراك كنه جمالك وانحسرت الابصار دون النظر الى سبحات وجهك ولم تجعل للخلق طريقا الى معرفتك الا بالعجز عن معرفتك الهي فاجعلنا ترسخت اشجار الشوق اليك في حدائق صدورهم واخذت لوعة محبتك بمجامع قلوبهم فهم الى اوكار الافكار ياوون وفي رياض القرب والمكاشفة يرتعون ومن حياض المحبة بكاس الملاطفة يكرعون وشرايع المصافاة يردون قد كشف الغطاء عن ابصارهم وانجلت ظلمة الريب عن عقائدهم وضمائرهم وانتفت مخالجة الشك عن قلوبهم وسرائرهم وانشرحت بتحقيق المعرفة صدورهم وعلت لسبق السعادة في الزهادة هممهم وعذب في معين المعاملة شربهم وطاب في مجلس الانس سرهم وامن في مواطن المخافة سربهم واطمانت بالرجوع الى رب الارباب انفسهم وتيقنت بالفوز والفلاح ارواحهم وقرت بالنظر الى محبوبهم اعينهم واستقر بادراك السؤل ونيل المامول قرارهم وربحت في بيع الدنيا بالاخرة تجارتهم الهي ما الذ خواطر الالهام بذكرك على القلوب وما احلى المسير اليك بالاوهام في مسالك الغيوب وما اطيب طعم حبك وما اعذب شرب قربك فاعذنا من طردك

Presented by www.ziaraat.com

والعائدك واجعلنا من اخص عارفيك واصلح عبادك واصدق طائعيك واخلص عبادك يا عظيم يا جليل يا كريم يا منيل برحمتك ومنك يا ارحم الراحمين ۔

تیرھویں مناجات (اللہ کا ذکر کرنے والوں کے لئے)

الٰہی لولا الواجب من قبول امرک لنزھتک من ذکری ایاک علی ان ذکری لک بقدری لا بقدرک وما عسی ان یبلغ مقداری حتی اجعل محلا لتقدیسک ومن اعظم النعم علینا جریان ذکرک علی السنتنا واذنک لنا بدعائک وتنزیھک وتسبیحک الٰہی فالھمنا ذکرک فی الخلاء والملاء واللیل والنھار والاعلان والاسرار وفی السراء والضراء وانسنا بالذکر الخفی واستعملنا بالعمل الزکی والسعی المرضی وجازنا بالمیزان الوفی الٰہی بک ھامت القلوب الوالھۃ وعلی معرفتک جمعت العقول المتباینۃ فلا تطمئن القلوب الا بذکرک ولا تسکن النفوس الا عند رؤیاک انت المسبح فی کل مکان والمعبود فی کل زمان والموجود فی کل اوان والمدعو بکل لسان والمعظم فی کل جنان واستغفرک من کل لذۃ بغیر ذکرک ومن کل راحۃ بغیر انسک ومن کل سرور بغیر قربک ومن کل شغل بغیر طاعتک الٰہی انت قلت وقولک الحق یا ایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا وقلت وقولک الحق فاذکرونی اذکرکم فامرتنا بذکرک ووعدتنا علیہ ان تذکرنا تشریفا لنا وتفخیما واعظاما وھا نحن ذاکروک کما امرتنا فانجز لنا ما وعدتنا یا ذاکر الذاکرین ویا خیر الحاکمین یا ارحم الراحمین ۔

چودھویں مناجات (اللہ سے پناہ مانگنے والوں کے لئے)

اللھم یا ملاذ اللائذین ویا معاذ العائذین ویا منجی الھالکین ویا عاصم البائس المستکین ویا راحم المساکین ویا مجیب المضطرین ویا کنز المفتقرین ویا جابر المنکسرین ویا ماوی المنقطعین ویا ناصر المستضعفین ویا مجیر الخائفین ویا مغیث المکروبین ویا حصن اللاجین ان لم اعذ بعزتک فبمن اعوذ وان لم الذ بقدرتک فبمن الوذ وقد الجاتنی الذنوب الی التشبث باذیال عفوک واحوجتنی الخطایا الی استفتاح ابواب صفحک ودعتنی الاساءۃ الی الاناخۃ بفناء عزک وحملتنی المخافۃ من نقمتک علی التمسک بعروۃ عطفک وما حق من اعتصم بحبلک ان یخذل ولا یلیق بمن استجار بعزک ان یسلم او یھمل الٰہی فلا تخلنا من حمایتک ولا تعرنا من رعایتک وذدنا عن موارد الھلکۃ فانا بعینک وفی کنفک ولک اسئلک باھل خاصتک من ملائکتک والصالحین من بریتک ان تجعل علینا واقیۃ تنجینا من الھلکات وتجنبنا من الآفات وتکننا من دواھی المصیبات وان تنزل علینا من سکینتک وان تغشی وجوھنا بانوار محبتک وان تؤوینا الی شدید رکنک وان تحوینا فی اکناف عصمتک برافتک ورحمتک یا ارحم الراحمین ۔

پندرھویں مناجات (زاہدین کے لئے)

الٰہی اسکنتنا دارا حفرت لنا حفر مکرھا وعلقتنا بایدی المنایا فی حبائل غدرھا فالیک نلتجی من مکائد خدعھا وبک نعتصم من الاغترار بزخارف زینتھا فانھا المھلکۃ طلابھا المتلفۃ حلالھا المحشوۃ بالآفات المشحونۃ بالنکبات الٰہی فزھدنا فیھا

Presented by www.ziaraat.com

وَسَلِّمْنَا مِنْهَا بِتَوْفِيقِكَ وَعِصْمَتِكَ وَانْزِعْ عَنَّا جَلَابِيبَ مُخَالَفَتِكَ وَتَوَلَّ أُمُورَنَا
بِحُسْنِ كِفَايَتِكَ وَأَوْفِرْ مَزِيدَنَا مِنْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ وَأَجْمِلْ صِلَاتِنَا مِنْ
فَيْضِ مَوَاهِبِكَ وَاغْرِسْ فِي أَفْئِدَتِنَا أَشْجَارَ مَحَبَّتِكَ وَأَتْمِمْ لَنَا أَنْوَارَ
مَعْرِفَتِكَ وَأَذِقْنَا حَلَاوَةَ عَفْوِكَ وَلَذَّةَ مَغْفِرَتِكَ وَأَقْرِرْ أَعْيُنَنَا يَوْمَ
لِقَائِكَ بِرُؤْيَتِكَ وَأَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قُلُوبِنَا كَمَا فَعَلْتَ بِالصَّالِحِينَ
مِنْ صَفْوَتِكَ وَالْأَبْرَارِ مِنْ خَاصَّتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ ۝

مناجاتِ مذکورہ کے پڑھنے سے قلب نورانی ہوتا ہے حاجتیں بر آتی ہیں تزکیہ نفس اور جلائے باطن ہوتا ہے گناہوں کی طرف میلان نہیں ہوتا۔ عبادت میں دل لگتا ہے اور ان کا پڑھنا مشتمل ہے فوائدِ کثیرہ پر جس کی تفصیل کی اس کتاب مختصر میں گنجائش نہیں ہے۔

ادعیہ مخصوصہ انبیا علیہم السلام

دعائے حضرت پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار میں تلاوت فرمائی ہے اور شرِ کفار سے محفوظ رہے۔ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے گا۔ خدا اس کی اعانت اور مدد فرمائے گا جس طرح اس نے میری مدد کی اور ہزاروں پیغمبروں کی تبلیغ کا ثواب عطا کرے گا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا مُؤْنِسَ الْمُسْتَوْحِشِينَ يَا أَنِيسَ الْمُتَفَرِّدِينَ وَيَا ظَهْرَ الْمُنْقَطِعِينَ
وَيَا مَالَ الْمُقِلِّينَ وَيَا قُوَّةَ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَيَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ وَيَا مَوْضِعَ
شَكْوَى الْغُرَبَاءِ وَيَا مُتَفَرِّدًا بِالْجَلَالِ وَيَا مَعْرُوفًا بِالنَّوَالِ وَيَا كَثِيرَ
الْإِفْضَالِ أَغِثْنِي عِنْدَ كُرْبَتِي وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ۔

دعائے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام

کفعمی نے نقل کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے رُکنِ یمانی کی طرف دو رکعت نماز ادا کی اور یہ دعا پڑھی۔ مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ جو شخص تیری ذرّیت سے اس دعا کو پڑھے تو وہ مجھ سے جو چیز چاہے اس کو عطا کروں گا اور جس چیز سے چاہے دور رکھوں گا اور اس کے دل سے دُنیا کی محبت زائل کروں گا اور اس کے سینہ کو حکمت اور دانش سے بھر دوں گا۔ دعا یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا
حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرَضِّنِي مِنَ
الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

دعائے حضرتِ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام

مروی ہے کہ جب حضرت نوحؑ نے پانی اور اُس کی موجوں کی طرف نگاہ کی تو جناب نوح علیہ السلام پر ہول طاری ہوا تب حق سبحانہٗ وتعالےٰ نے حضرت نوح علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہزار بار کہو تو نجات ملے گی چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے بموجب حکم عمل کیا۔ خداوند تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان سے نجات دی۔

دعائے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

وارد ہے کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا گیا تو حضرت نے یہ دُعا تلاوت فرمائی جس کی برکت سے آگ ان پر گلزار کر دی گئی۔ علماء نے اس دُعا کے بہت سے خواص لکھے ہیں۔ ہر مشکل وقت میں اس کی تلاوت باعثِ نجات ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَا أَللّٰهُ يَا أَللّٰهُ يَا أَللّٰهُ يَا أَللّٰهُ أَنْتَ الْمَرْهُوبُ
رَهِبَ مِنْكَ جَمِيعُ خَلْقِكَ يَا أَللّٰهُ يَا أَللّٰهُ يَا أَللّٰهُ يَا أَللّٰهُ أَنْتَ الرَّفِيعُ

Presented by www.ziaraat.com

فِیْ عَرْشِکَ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوٰاتِکَ وَاَنْتَ الْمُطِلُّ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّلَا یُطِلُّ شَیْءٌ عَلَیْکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْتَ اَعْظَمُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ فَلَا یَصِفُ اَحَدٌ عَظَمَتَکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا نُوْرَ النُّوْرِ قَدِ اسْتَضَاءَ بِنُوْرِکَ اَھْلُ سَمٰوٰاتِکَ وَاَرْضِیْکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ تَعَالَیْتَ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ شَرِیْکٌ وَّتَکَبَّرْتَ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ ضِدٌّ یَا نُوْرَ النُّوْرِ یَا مُنَوِّرَ کُلِّ نُوْرٍ اَلْخَامِدِ لِنُوْرِکَ یَا مَلِیْکَ کُلِّ مَلِیْکٍ یَّفْنٰی غَیْرُکَ یَا نُوْرَ النُّوْرِ یَا مَنْ مَّلَاَ اَرْکَانَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِعَظَمَتِہٖ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا ھُوَ یَا ھُوَ یَا مَنْ لَّیْسَ کَھُوَ اِلَّا ھُوَ اَغِثْنِی السَّاعَۃَ یَا مَنْ اَمْرُہٗ کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ ھُوَ اَقْرَبُ اٰھِیًا شَرَاھِیًا اَدُوْنَایَ اَمْسَاۤ ذُوْثِ اٰلِ شَدَّایَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا رَبَّاہُ یَا رَبَّاہُ یَا رَبَّاہُ یَا غَایَۃَ مُنْتَھٰی رَغْبَتَاہُ۔

دعائے حضرتِ یعقوب علیہ السّلام

کفعمی میں منقول ہے کہ ملک الموت نے یہ دعا حضرتِ یعقوبؑ کو تعلیم کی جب آنحضرتؑ نے اس دعا کو پڑھا تو صبح ہونے سے پہلے یوسف علیہ السلام کا پیراہن جناب یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ شرِ ظالمان کے لئے یہ دعا پڑھنا چاہیئے:

یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَطِعُ اَبَدًا وَّلَا یُحْصِیْہِ غَیْرُہٗ یَا کَثِیْرَ الْخَیْرِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَا دَآئِمَ الْمَعْرُوْفِ یَا مَعْرُوْفًا بِالْمَعْرُوْفِ یَا مَنْ ھُوَ بِالْخَیْرِ مَوْصُوْفٌ اَکْفِنَا شَرَّ مَا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ۔

دعائے حضرت یوسف علیہ السّلام

کتاب المصباح میں کفعمی نے اور کتاب قصص الانبیاء میں سعد بن ہبت اللہ راوندی نے نقل کیا ہے کہ جبرئیلؑ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تعلیم دی کہ جب آپ نے یہ دعا پڑھی

تو زندانِ چاہ سے نجات پائی۔ جب کوئی شخص کسی ظالم کی قید میں ہو۔ تو اس دعا کا پڑھنا باعثِ نجات ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّتَرْزُقَنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَآ اَحْتَسِبُ۔

یہ دعا تفسیر طبرسی میں اور تفسیر علی ابن ابراہیم میں بعینہٖ منقول ہے اور لکھا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس کی برکت سے حضرت یوسف علیہ السلام کی تمام مشکلات کو زندانِ چاہ میں آسان کر دیا اور قید سے نجات دی اور عورتوں کے کید و مکر سے خلاصی ہوئی اور مصر کی بادشاہی اس رب العزت نے بخشی۔

دُعائے حضرتِ ایوب علیہ السّلام

کتاب مصباح میں کفعمی نے نقل کیا ہے کہ جناب حضرت ایوب علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ الْیَوْمَ فَاَعِذْنِیْ وَاَسْتَجِیْرُ بِکَ الْیَوْمَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ فَاَجِرْنِیْ وَاَسْتَغِیْثُ بِکَ الْیَوْمَ فَاَغِثْنِیْ وَاَسْتَصْرِخُکَ الْیَوْمَ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّیْ فَاَصْرِخْنِیْ وَاَسْتَنْصِرُکَ الْیَوْمَ فَانْصُرْنِیْ وَاَسْتَعِیْنُ بِکَ الْیَوْمَ اَبْصِرِیْ فَاَعِنِّیْ وَاَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ فَاَکْفِنِیْ وَاَعْتَصِمُ بِکَ فَاَعْصِمْنِیْ وَاٰمِنُ بِکَ فَاٰمِنِّیْ وَاَسْئَلُکَ فَاَعْطِنِیْ وَاَسْتَرْزِقُکَ فَارْزُقْنِیْ وَاَسْتَغْفِرُکَ فَاغْفِرْلِیْ وَاَدْعُوْکَ فَاذْکُرْنِیْ وَاَسْتَرْحِمُکَ فَارْحَمْنِیْ۔

دُعائے جناب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام

کتاب مصباح میں کفعمی نے نقل کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دعا کو طلب کفایت شرِ فرعون میں پڑھا اور حق تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نصرت اور

Presented by www.ziaraat.com

فرعون پر فتح دی۔ پس اعدا پر فتح حاصل ہونے کے لئے اس دعا کا پڑھنا خاصیتِ عجیبہ رکھتا ہے اور وہ دعائے جلیل القدر یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَا فَوْقَهُنَّ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْرَءُ بِكَ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَسْتَعِيْنُكَ عَلَيْهِ فَاكْفِنِيْهِ بِمَا شِئْتَ ۝

دُعائے یوشع بن نون علیہ السلام

وہ دُعائے عجیب الخواص جس کو حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے پڑھا ہے اور اس کی مدد سے آفتاب ایک مدت تک ایک مرکز پر رہا۔ دعا یہ ہے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطُّهْرِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ الْمَكْتُوْبِ عَلٰى سُرَادِقِ الْحَمْدِ وَسُرَادِقِ الْمَجْدِ وَسُرَادِقِ الْقُدْرَةِ وَسُرَادِقِ السُّلْطَانِ وَسُرَادِقِ السَّرَآئِرِ اَدْعُوْكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ النُّوْرُ الْبَآرُّ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الصَّادِقُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَنُوْرُهُنَّ وَقِيَامُهُنَّ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ حَنَّانٌ نُوْرٌ دَآئِمٌ قُدُّوْسٌ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ۝

دُعائے حضرت خضر و الیاس علیہما السلام

مصباح میں کفعمی نے نقل کیا ہے کہ جناب خضر و الیاس علیہما السلام نے اس دعا کو پڑھا:-

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كُلُّ نِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ الْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا اللّٰهُ۔

دعائے جناب یونس بن متی علیہ السلام

کتاب حیوٰۃ الحیوان اور کتاب مصباح کفعمی میں منقول ہے کہ حضور پیغمبر (روحی فداہ) نے فرمایا کہ آیا تم چاہتے ہو کہ میں بتلاؤں تمہیں ایسا کلمہ کہ اگر کوئی صاحب کرب اس کو پڑھے گا تو اس کی برکت سے حق سبحانہٗ و تعالیٰ اس شخص کے کرب و تکلیف کو زائل کرے گا اور جو بندہ مسلمان اس دعا کے بعد کوئی حاجت خدا تعالیٰ سے طلب کرے وہ اس کی حاجت روا ہوگی اور دُعا اُس کی مستجاب ہوگی۔ وہ کلمہ میرے بھائی یونس کی دُعا ہے جس کو خدائے تعالیٰ نے حکایت فرمایا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور کتاب جامع الجامع میں علامہ طبرسی نے ذکر کیا ہے کہ جب نزولِ عذاب سے قوم یونس علیہ السلام کو خوف ہوا تو اُنھوں نے یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوْبَنَا قَدْ عَظُمَتْ وَجَلَّتْ وَاَنْتَ اَعْظَمُ مِنْهَا وَاَجَلُّ فَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ اَهْلُهٗ پس رفع ہوا عذاب اُن کا اور محفوظ رہے۔

دعائے حضرت ہُود علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق آل محمد علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضور ختمی رسالت سرورِ کائنات (روحی فداہ) مسجد میں داخل ہوئے دیکھا کہ ایک شخص سجدے میں ہے اور یہ دعا پڑھ رہا ہے

مَا عَلَيْكَ يَا رَبِّ لَوْ اَرْضَيْتَ عَنِّيْ كُلَّ مَنْ لَّهٗ قِبَلِيْ تَبِعَةٌ وَغَفَرْتَ لِيْ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَاَدْخَلْتَنِيْ الْجَنَّةَ فَاِنَّ مَغْفِرَتَكَ لِلظّٰلِمِيْنَ وَاَنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

پس حضورؐ نے فرمایا اے ساجد اپنا سر سجدے سے اُٹھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تیری دُعا قبول کی۔ یہ وہ دعا ہے کہ جو بندہ مومن اس کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کی دعا کو مستجاب کرے گا یہ دُعا میرے بھائی ہُودؑ کی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

دعائے جناب داؤد علیہ السلام

مروی ہے کہ جب حضرتِ داؤد علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہٗ عزّ و جل نے آنحضرتؑ کو وحی بھیجی کہ اے داؤدؑ! تم نے فرشتگان حفظ (یعنی کراماً کاتبین) کو تعب میں ڈال دیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ وہ اس کا ثواب کثیرہ بوجہ زیادتی کے لکھ نہیں سکتے۔ وہ دعائے عجیب الخاصیت یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ دَائِمًا مَعَ دَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ بَاقِيًا مَعَ بَقَائِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرَمِ وَجْهِكَ وَعِزِّ جَلَالِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

دعائے جناب سلیمان علیہ السلام

مروی ہے کہ جناب سلیمان علیہ السلام نے اِس دعا کو قفلِ بستہ پر تلاوت فرمایا جس کی برکت سے وہ قفلِ بستہ کھل گیا۔ تمام رُکے ہوئے کاموں کے لئے یہ دعا عجیب الاثر ہے:

اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ اهْتَدَيْتُ وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْتُ وَبِنِعْمَتِكَ اَصْبَحْتُ وَاَمْسَيْتُ هٰذِهٖ ذُنُوْبِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْهَا وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ؛

دعائے حضرتِ آصف بن برخیا علیہ السلام

مروی ہے کہ تختِ بلقیس کو اس دعائے عجیب الاثر کی تلاوت سے حاضر کیا اور حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام اِس دعا کی تاثیر سے مردے زندہ کرتے تھے۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم اِس دعا میں ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الطَّاهِرُ الْمُطَهَّرُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا ۔ بجائے کذا و کذا حاجت طلب کرے۔

دعائے جناب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

مروی ہے کہ جب حضرت روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اِس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہٗ و تعالیٰ عزّ و جل نے آنجناب کو آسمان پر اُٹھا لیا۔ اور یہودیوں کے شر سے ہمیشہ کے لئے نجات دی اور منقول ہے کہ حضرت پیغمبرؐ اولادِ عبدالمطلب کو مکرّر سفارش فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے اِس دعا کو پڑھ کر سوال کرو۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو شخص خلوصِ دل سے اِس دعا کو پڑھے۔ اس کے اثر سے عرشِ الٰہی لرز اُٹھے گا اِس وقت خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اے ملائکہ گواہ رہو کہ میں نے اِس بندۂ مخلص کی دعا قبول کی اور اس کی دینی و دنیوی تمام حاجتوں کو بر لایا۔ وہ دعائے مبارک یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَدْعُوْكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْاَعَزِّ وَاَدْعُوْكَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الصَّمَدِ وَاَدْعُوْكَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْوِتْرِ وَاَدْعُوْكَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ الَّذِيْ هُوَ اَثْبَتُ اَرْكَانِكَ كُلِّهَا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ مَا اَصْبَحْتُ فِيْهِ وَاَمْسَيْتُ ؛

ادعیہ دوازدہ گانہ منسوب بہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام

دعائے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام۔ منقول ہے کہ جو اِس دعا کو کسی دیوانے پر پڑھے تو وہ ہوش میں آ جائے گا اور عسرتِ ولادت کے وقت پڑھے تو ولادت میں آسانی ہوگی پڑھنے والے کا گھر آگ سے محفوظ رہے گا اگر چالیس مرتبہ اس کو پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگر یہ دعا سلطانِ جابر کے واسطے پڑھے تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو اس کو سوتے وقت پڑھے ہر حرف کے عوض میں خدائے تعالیٰ دس لاکھ ملک مقرر کرے گا جو اس کے لئے استغفار کریں گے اور حسنات لکھیں گے اور فضائل دعا کے بے شمار ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ حَيٌّ لَا تَمُوْتُ وَصَادِقٌ لَا تَكْذِبُ وَقَاهِرٌ لَا تُقْهَرُ وَبَدِيٌّ لَا

Presented by www.ziaraat.com

تَنْفَدُ وَقَرِيْبٌ لَا تَبْعُدُ وَقَادِرٌ لَا تُضَادُّ وَغَافِرٌ لَا تَظْلِمُ وَصَمَدٌ لَا تُطْعَمُ وَقَيُّوْمٌ لَا تَنَامُ وَمُجِيْبٌ لَا تَسْأَمُ وَجَبَّارٌ لَا تُعَانُ وَعَظِيْمٌ لَا تُرَامُ وَعَالِمٌ لَا تُعَلَّمُ وَقَوِيٌّ لَا تَضْعُفُ وَعَلِيْمٌ لَا تَجْهَلُ وَجَلِيْلٌ لَا تُوْصَفُ وَوَفِيٌّ لَا تُخْلِفُ وَغَالِبٌ لَا تُغْلَبُ وَعَادِلٌ لَا تَحِيْفُ وَغَنِيٌّ لَا تَفْتَقِرُ وَكَبِيْرٌ لَا تُغَادَرُ وَحَلِيْمٌ لَا تَجُوْرُ وَوَكِيْلٌ لَا تَحِيْفُ وَفَرْدٌ لَا تَسْتَشِيْرُ وَوَهَّابٌ لَا تَمَلُّ وَعَزِيْزٌ لَا تَسْتَذِلُّ وَسَمِيْعٌ لَا تَذْهَلُ وَجَوَادٌ لَا تَبْخَلُ وَحَافِظٌ لَا تَغْفُلُ وَقَائِمٌ لَا تَسْهُوْ وَدَائِمٌ لَا تَفْنٰى وَمُحْتَجِبٌ لَا تُرٰى وَبَاقٍ لَا تَبْلٰى وَوَاحِدٌ لَا تُشَبَّهُ وَمُقْتَدِرٌ لَا تُنَازَعُ يَا كَرِيْمُ الْجَوَادُ الْمُتَكَرِّمُ يَا ظَاهِرُ يَا قَاهِرُ اَنْتَ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ يَا عَزِيْزُ الْمُتَعَزِّزُ يَا مَنْ يُّنَادٰى مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ بِاَلْسِنَةٍ شَتّٰى وَلُغَاتٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَّحَوَائِجَ مُتَتَابِعَةٍ لَا يَشْغَلُكَ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ اَنْتَ الَّذِيْ لَا تُفْنِيْكَ الدُّهُوْرُ وَلَا تُحِيْطُ بِكَ الْاَمْكِنَةُ وَلَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ يَسِّرْ لِيْ مَا اَخَافُ عُسْرَهٗ وَفَرِّجْ عَنِّيْ مَا اَخَافُ كُرْبَهٗ وَسَهِّلْ لِيْ مَا اَخَافُ حُزْنَهٗ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؕ

دعائے حضرت امام حسن علیہ السلام

یہ دعائے جلیل ہر کام کے لئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے اور مشتمل ہے فوائد بے شمار پہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

يَا عُدَّتِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ يَا وَلِيِّيْ فِيْ نِعْمَتِيْ يَا مُنْجِحِيْ فِيْ حَاجَتِيْ يَا مَفْزَعِيْ فِيْ وَرْطَتِيْ يَا مُنْقِذِيْ مِنْ هَلَكَتِيْ يَا كَالِئِيْ فِيْ وَحْدَتِيْ اِغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاجْمَعْ لِيْ شَمْلِيْ وَاَنْجِحْ لِيْ طَلِبَتِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ وَاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّلَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْعَافِيَةِ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا تَوَفَّيْتَنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

دعائے حضرت امام حسین علیہ السلام

اس دعا کو بعد نماز پڑھنا چاہیئے۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا حق سبحانہٗ تعالیٰ اس کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ محشور فرمائے گا اور آنجناب اس کے شفیع ہوں گے آخرت میں اور خدا تعالیٰ اس کے کرب کو دور کر دے گا۔ اور قرض ادا کر دے گا اور ہر امر مشکل کو آسان کر دے گا اور راہِ ہدایت اس کے لئے واضح فرمائے گا اور اس کو اس کے دشمن پہ غالب فرمائے گا اور سینہ اس کا کشادہ کر دے گا اور شہادت وحدانیت کی موت کے وقت تلقین فرمائے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ وَمَعَاقِدِ عَرْشِكَ وَسُكَّانِ سَمٰوٰتِكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لِيْ فَقَدْ رَهِقَنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ عُسْرِيْ يُسْرًا ؕ

دعائے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے حشر اس کا امام زین العابدین علیہ السلام کے ساتھ ہوگا اور آنجناب اس کو خود جنت میں داخل فرمائیں گے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ يَا دَائِمُ يَا دَيْمُوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ وَيَا فَارِجَ الْهَمِّ وَيَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَيَا صَادِقَ الْوَعْدِ ؕ

دعائے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: یہ دعا مشتمل ہے فوائد کثیرہ پہ ہر امر کے لئے پڑھ سکتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ لِيْ عِنْدَكَ رِضْوَانٌ وَّوُدٌّ فَاغْفِرْ لِيْ وَلِمَنْ تَبِعَنِيْ مِنْ اِخْوَانِيْ وَاَوْلَادِيْ وَطَيِّبْ مَا فِيْ صُلْبِيْ ؕ

دعائے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کو بروئے نورانی محشور فرمائے گا اور وہ ہمراہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے داخل بہشت ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ يَا مَنْ هُوَ دَانٍ غَيْرُ مُتَدَانٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِجْعَلْ لِشِيْعَتِيْ وَلِاِخْوَانِيْ وَاَحِبَّائِيْ مِنَ النَّارِ وِقَاءً لَّهُمْ عِنْدَكَ رِضًى وَّاغْفِرْ ذُنُوْبَهُمْ وَيَسِّرْ اُمُوْرَهُمْ وَاقْضِ دُيُوْنَهُمْ وَاسْتُرْ عَوْرَاتِهِمْ وَهَبْ لَهُمُ الْكَبَائِرَ الَّتِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ يَا مَنْ لَّا يَخَافُ الضَّيْمَ وَلَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِجْعَلْ لِّيْ مِنْ كُلِّ غَمٍّ فَرَجًا ؕ

Presented by www.ziaraat.com

دعائے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کی حاجت کو بر لائے گا اور روز قیامت اس کو جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ محشور فرمائے گا اور داخل بہشت کرے گا انشاء اللہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَ يَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَ فَالِقَ الْحَبِّ وَ بَارِئَ النَّسَمِ وَ مُحْيِيَ الْمَوْتٰى وَ مُمِيْتَ الْاَحْيَاءِ وَ دَائِمَ الثَّبَاتِ وَ مُخْرِجَ النَّبَاتِ اِفْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ ۝

دعائے حضرت امام رضا علیہ السلام۔ اس دعا کا پڑھنے والا ہمیشہ حق پر رہے گا اور گمراہ نہ ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي الْهُدٰى وَ ثَبِّتْنِيْ عَلَيْهِ وَ احْشُرْنِيْ عَلَيْهِ اٰمِنًا ۝

دعائے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام۔ کہ جو اس دعا کو پڑھے گا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام بروز قیامت اس کے شفیع ہوں گے يَا مَنْ لَا تَشْبِيْهَ لَهٗ وَ الْاَمْثَالَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُفْنِي الْمَخْلُوْقِيْنَ وَ تَبْقٰى اَنْتَ حَلُمْتَ عَنْ مَنْ عَصَاكَ وَ فِي الْمَغْفِرَةِ رِضَاكَ

دعائے حضرت امام علی نقی علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا امام علی نقی علیہ السلام اس کے شفیع ہوں گے اور اس کو خود داخل بہشت فرمائیں گے۔ يَا نُوْرُ يَا بُرْهَانُ يَا مُنِيْرُ يَا مُبِيْنُ يَا رَبِّ اكْفِنِيْ شَرَّ الشُّرُوْرِ وَ اٰفَاتِ الدُّهُوْرِ وَ اَسْئَلُكَ النَّجَاةَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۝

دعائے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدا تعالیٰ اس کو آنجناب کے ساتھ محشور فرمائے گا اور آتش دوزخ سے نجات دے گا اگرچہ اس پر واجب ہو گئی ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يَا عَزِيْزَ الْعِزِّ فِيْ عِزِّهٖ اَعِزَّنِيْ بِعِزِّكَ وَ اَيِّدْنِيْ بِنَصْرِكَ وَ ابْعِدْ عَنِّيْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ ادْفَعْ عَنِّيْ بِدَفْعِكَ وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ خِيَارِ خَلْقِكَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا فَرْدُ يَا صَمَدُ ۝

دعائے حضرت حجۃ منتظر سلام اللہ علیہ وعجل اللہ فرجہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰهِيْ بِحَقِّ مَنْ نَاجَاكَ وَ بِحَقِّ مَنْ دَعَاكَ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَفَضَّلْ عَلٰى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنَاءِ وَ الثَّرْوَةِ وَ عَلٰى مَرْضَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَاءِ وَ الصِّحَّةِ وَ عَلٰى اَحْيَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَ الْكَرَمِ وَ عَلٰى اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ عَلٰى غُرَبَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ اِلٰى اَوْطَانِهِمْ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

نقوش ایام ہفتہ

از حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

بروز اتوار

جو شخص بروز اتوار اس نقش کو دیکھے آتش دوزخ سے نجات پائے گا اور جملہ کام اس پر آسان ہوں گے اور خلق و اکابر و اشراف میں معزز ہوگا اور اس کے دشمن مقہور ہوں گے۔

اِنَّا فَتَحْنَا	لَكَ فَتْحًا	مُّبِيْنًا	يَا سُبُّوْحُ	يَا قُدُّوْسُ
۱	۱۱۴۱	۹۷	۱۸۱	۲۵۸
۸۷	۷	۲	۵۹۵	۴۶
۴	۱۸۴	۱۶۲	۱۴۵	۵۵۴۵
۱۶۲	۴۶	سح	۴۱	۱۸
لَا	اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ	اللّٰهِ

Presented by www.ziaraat.com

بروز پیر

جو شخص اس نقش کو بروز پیر دیکھے ہر قسم کی بلاؤں و آفاتِ ارضی وسماوی اور دشمنوں سے محفوظ رہے گا اور لوگوں میں محبوب ہوگا اور دعا اس کی مستجاب ہوگی۔

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ	وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ	وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ	حافظا فَاللّٰہُ خَیْرٌ	وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ
۱	۱۸۱	۸	۷	۱۵
۸	ع	۷	۱۷۳	۵ے ۵
۶	ع ۱	۲۷۲	۷	۸ ۶
۲ع	۱۸	ع ۳	۷	ع ۷۱
لَآ اِلٰہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ	رَّسُوْلُ	اللّٰہِ

بروز منگل

جو کوئی شخص اس نقش کو بروز منگل دیکھے۔ جملہ آفات و بلیات سے خداوند تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا اور گناہانِ کبیرہ وصغیرہ کی عقوبت سے اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا اور مراد قبول ہوگی۔

یَا نُوْرَ النُّوْرِ	یَا مُنَوِّرَ	النُّوْرِ	یَا خَالِقَ	النُّوْرِ
۱ و	۱۸	۷۱ و	۸	و ع
۵ع۳	۷	۲ع	۷	۷۲
۲۲	۲۴	۲	۲	۵ ع ۳
و ۳	ے ۵	ع ۱	۷ع	۴۴ے
لَآ اِلٰہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ	رَّسُوْلُ	اللّٰہِ

بروز بدھ

جو شخص اس نقش کو بروز بدھ دیکھے جملہ بلاؤں اور آفتوں سے اُس مہینے محفوظ رہے گا اور خلائق کی نظر میں محترم رہے گا اور اس کی حاجت مشروع خداوند تعالیٰ بر لائے گا۔

یَا اَللّٰہُ	یَا فَتَّاحُ	یَا اَللّٰہُ	یَا قُدُّوْسُ	یَا رَزَّاقُ
۱	۱۸۱	۸۱۸۸	۱۱۸	۸و
و	۱۸	۷	۳	۳
ع	ع	۲۱	۲۸۲	۳
۱۴	ے	ع	ے	۵۲۵
۱	۸۱	۱۱	۲۸	۳

بروز جمعرات

جو شخص اس نقش کو بروز جمعرات دیکھے وہ تمام خلائق کی نظر میں عزیز محترم ہووے اور دولت ملے اور جملہ آفات و بلیات سے محفوظ رہے اور دنیا و آخرت کی کام روائی ہو۔

یَا بُدُّوْحُ	یَا وَدُوْدُ	یَا اَللّٰہُ	یَا فَتَّاحُ	یَا سُبُّوْحُ
۱	۲۱	۱۰۰	۷	۲۰۲
۱۲	۶	۱۳	۳	۲
ے	ع	و	و	وا
۲	و	۱۲ و	ع	ووا
۹ع	۸	۳۱	۳	۳

Presented by www.ziaraat.com

بروز جمعہ

ملیقاً	ملیقاً	انت تعلم	مافی قلوبہم	ملیقاً
۱	ع ۱	۲	ع	۱۸
ع	۵ء۵	۵۵۷۸	۱۲	۱۲
۷۲	ع	۱۲	ع ۵	۱۳
۵۲۵	ع	۱۳۱	ع وا	۳ ی
لَآ اِلٰہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ	رَّسُوْلُ	اللّٰہِ

جو کوئی اس نقش کو بروز جمعہ دیکھے اس روز سے اُس کے دشمن دوست ہو جائیں اور مراد حسب دلخواہ برآوے اور خلائق کی نظر میں عزیز و مکرم ہو جائے اور جملہ بلیات سے محفوظ رہے۔

بروز ہفتے

وَاُفَوِّضُ	اَمْرِیْٓ	اِلَی اللّٰہِ	اِنَّ اللّٰہَ	بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ
مُحَمَّدٌ عَلِیٌّ	۵۳	۷۶	۱۲۰۲	۷
۱۷۳	ے	۱۲	ع	۱۷
۶	۷۰و	۸۱۷۵	وا	۱۷
۱۸	۱۷	۶و	ع	۱۰۷۱
لَا	اِلٰہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ	اللّٰہِ

جو شخص اس نقش کو بروز شنبہ دیکھے جملہ بلاؤں اور آفتوں سے ہفتہ آئندہ تک حفاظت خداوند تعالیٰ میں محفوظ رہیگا اور روبرو بادشاہان و امراء ہیبت سے بچے گا اور جو اس کو دیکھے گا محبت کرے گا اور ہر قسم مخافات سے امن میں رہے گا

Presented by www.ziaraat.com